وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى

احادیثِ نبویہ کا اوّلیں جامع اور مستند مجموعہ

مؤطّا امام مالک (مکمل) علیہ الرحمۃ

تصنیف

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ

متوفی ۱۷۹ھ

ترجمہ و تحشیہ

علامہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری

نظرِ ثانی و تخریج

محمد نواز نظامی

ناشر

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبیلِ سکینہؑ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد۔(پاکستان)

محترم جناب _____

السلام علیکم

کتاب کوئی بھی ہو ہر آدمی کی دسترس میں نہیں ہوتی۔ یا تو اس کی قیمت اتنی ہوتی ہے کہ اس مہنگائی کے دور میں عام آدمی اس بات کا متحمل نہیں ہوسکتا کہ وہ ان کتابوں کو خرید کر اپنے گھروں میں رکھے تا کہ ان کے بچوں کی صحیح تربیت ہو سکے۔ اور ان کی معلومات میں اضافہ ہو سکے۔ اگر عام طالبعلم کتابیں پڑھ کر ڈاکٹر یا انجینیر بن سکتا ہے تو وہ اپنی ہی زبان میں دینی کتابیں پڑھے تو اسے کیوں کر سمجھ نہیں آسکتیں اور وہ ان کتابوں کو پڑھ کر دین حق کو سمجھ سکتا ہے چاہے وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتا ہو۔ اور پھر علم حاصل کرنا تو ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اسی حدیث رسولؐ کی روشنی میں ہم کو یہ موقع ملا کہ ہم دینِ حق کی بہتر خدمت کر سکیں۔ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ہم تقریباً ۵۰۰ کتب پر مشتمل ایک اسلامی ڈیجیٹل لائبریری پیش کر رہے ہیں۔ ان DVD's پر لکھ دیا گیا ہے کہ

NOT FOR COMMERCIAL USE

ہم علماء دین و اہلِ نظر سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ تمام مومنوں و مومنات کو دورِ حاضر کے جدید تکنیکی تقاضوں کی ضرورت سے ہم آہنگی کی طرف توجہ دلائیں۔ سبیلِ سکینہؑ اُن تمام حضرات کی شکر گزار ہے جنہوں نے ہماری کاوش میں بھرپور ساتھ دیا خصوصاً ziaraat.com جس کے ذریعے سے مزید اسلامی ویب سائٹس نے اس ڈیجیٹل لائبریری کو اپنی ویب سائٹس پر جگہ دی یعنی ہم سب کی یہی کوشش ہے کہ علم حاصل کرنے کیلئے ہر اس ضروری قدم کی طرف بڑھیں جس سے محمد و آلِ محمد ﷺ کی خوشنودی حاصل ہو۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محمد و آلِ محمد ﷺ کے فضل سے ہمارے علم میں اضافہ کرے اور ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ تا کہ ہم علم کے ہتھیار سے شیطانی تباہ کاری و موجودہ دہشتگردی کا مقابلہ کر سکیں۔

ہم ایک بار پھر اسلامی معاشرے کے علمی شخصیات سے گزارش کرتے ہیں کہ قولِ رسول کے مطابق
تمام مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کی شدید ضرورت پر توجہ دلائیں۔

نوٹ۔(اسلامی ڈیجیٹل لائبریری www.ziaraat.com پر online دستیاب ہے۔)

(دعا گو ۔سید نذر عباس و ممبران سبیل سکینہؑ ۔ ۱۵ شعبان ۱۴۲۹ھ)

email: sabeelesakina@gmail.com

Presented by www.ziaraat.com

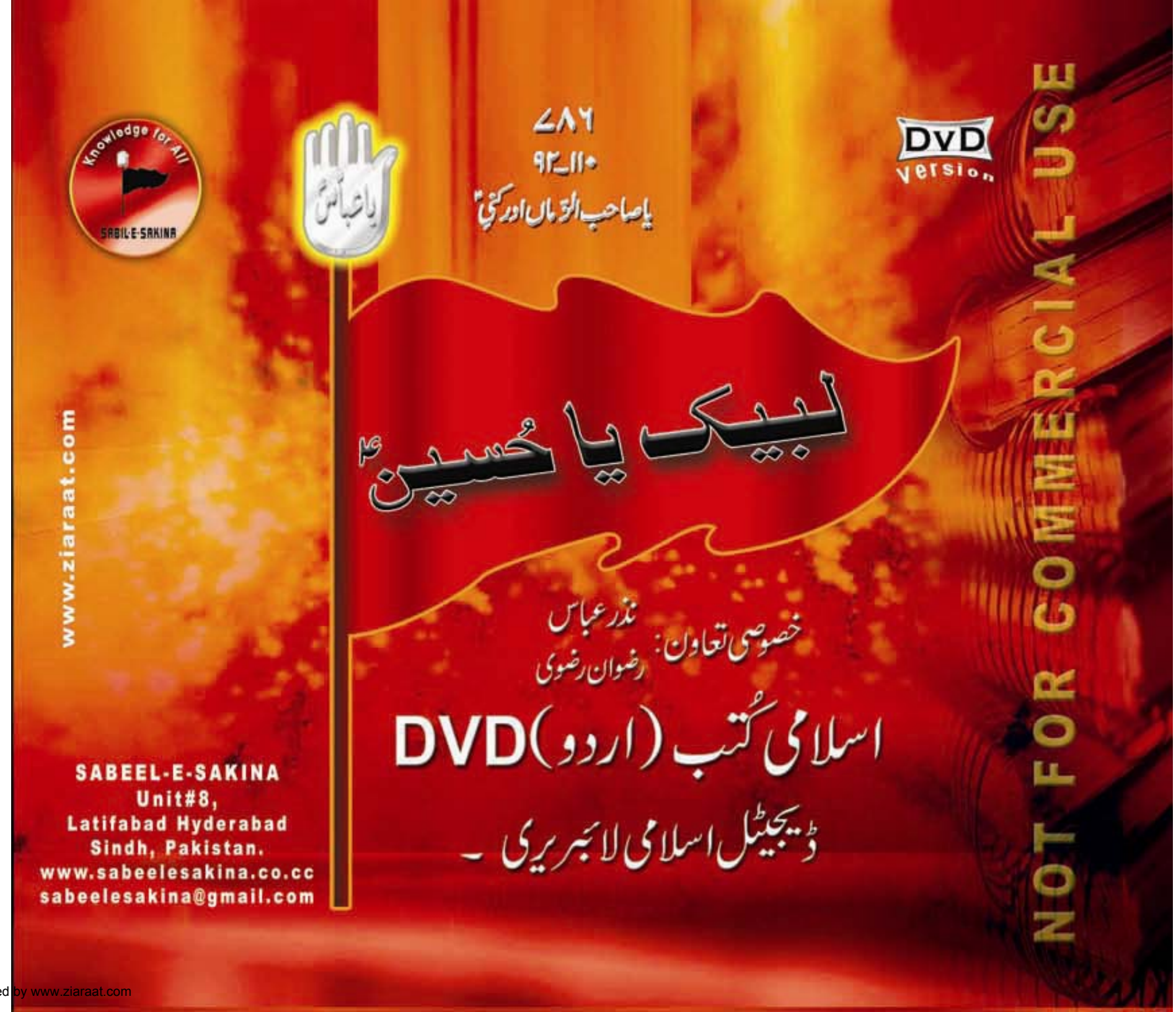

Presented by www.ziaraat.com

Copyright ©
All Rights reserved

This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ اس کا کوئی حصہ، لائن، پیراگراف یا کسی مواد کی نقل کرنا یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

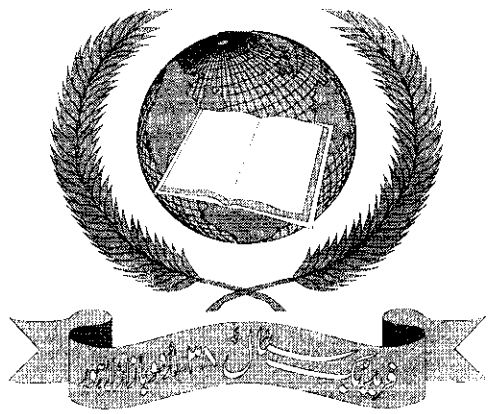

اشاعت اوّل : 1403ھ/1983ء
اشاعت دوئم : صفر 1424ھ/اپریل 2003ء
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
قیمت : -/[redacted] روپے

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹
ای میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

موطا امام مالک

باب	عنوان	صفحہ
	عرضِ ناشر	۱۹
	عرضِ مترجم	۲۰
	امام مالک رحمۃ اللہ علیہ	۲۲
	ولادت اور نام ونسب	۲۲
	اساتذہ	۲۲
	تلامذہ	۲۳
	شخصیت	۲۳
	معمولاتِ زندگی	۲۴
	درسِ حدیث	۲۵
	کلمات الثناء	۲۵
	کرم بالائے کرم	۲۶
	ابتلاء	۲۶
	مالکی مسلک کا رواج	۲۷
	وصال	۲۷
	موطأ امام مالک (حالات وخدمات)	۲۹
	سبب تالیف	۲۹
	مدارج تالیف	۲۹
	وجہ تسمیہ	۲۹
	تالیف میں اخلاص	۳۰
	شرف اوّلیت	۳۰
	اسلوب	۳۲
	بلاغات	۳۲
	اسانید	۳۲
	چار نادر حدیثیں	۳۳
	تعدادِ احادیث	۳۳
	موطأ امام مالک کے راوی	۳۳
	موطأ امام مالک کے نسخے	۳۳
	موطأ کی شروح وتعلیقات	۳۳
	۱ - کتابُ وقوت الصلوة	۳۵
۱	اوقات نماز کا بیان	۳۵
۲	نماز جمعہ کا وقت	۴۰
۳	جس نے نماز کی ایک رکعت پائی	۴۰
۴	دلوک الشمس اور غسق اللیل کی تفسیر	۴۱
۵	اوقات نماز کا بیان	۴۲
۶	نماز سے سوجانے کا بیان	۴۳
۷	دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت	۴۴
۸	کچا لہسن کھا کر مسجد میں جانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت	۴۵
	۲ - کتابُ الطهارة	۴۵
۱	وضو کی ترکیب	۴۵
۲	سونے والے کا وضو کرنا جبکہ نماز پڑھنے کھڑا ہو	۴۷
۳	وضو کا پانی	۴۸
۴	جن باتوں سے وضو لازم نہیں آتا	۵۰
۵	آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہ کرنا	۵۱
۶	وضو وطہارت کے متعلقات	۵۲
۷	سر اور کانوں کے مسح کا بیان	۵۶
۸	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۵۷
۹	موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ	۵۹

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۰	[illegible]	۶۰
۱۱	[illegible]	۶۰
۱۲	اگر نماز میں نکسیر کا خون بہہ جائے	۶۱
۱۳	ہنسی سے وضو لازم آتا ہے	۶۱
۱۴	بدبودی نکلنے سے وضو نہ کرنا	۶۲
۱۵	شرمگاہ چھونے سے وضو کا لازم ہونا	۶۲
۱۶	اپنی عورت کو بوسہ دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۶۴
۱۷	غسل جنابت کا طریقہ	۶۴
۱۸	دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے	۶۵
۱۹	جنبی کا غسل کرنے سے پہلے سونے یا کھانے کا ارادہ ہو تو قبل ازیں وضو کر لے	۶۶
۲۰	جنبی نے غسل کیے بغیر بھول کر نماز پڑھ لی یا ناپاک کپڑے سے پڑھی تو نماز کا اعادہ کرے	۶۷
۲۱	عورت کو اگر احتلام ہو جائے تو مرد کی طرح اس کے لیے بھی غسل کرنا لازم ہے	۶۸
۲۲	غسل جنابت کے متعلقات	۶۹
۲۳	تیمّم کا بیان	۶۹
۲۴	تیمّم کا طریقہ	۷۱
۲۵	جنبی کا تیمّم کرنا	۷۲
۲۶	حائضہ عورت کے ساتھ مرد کو کیا باتیں حلال ہیں؟	۷۲
۲۷	حائضہ کب پاک ہوتی ہے؟	۷۳
۲۸	حیض کے متعلقات	۷۳
۲۹	مستحاضہ کا بیان	۷۴
۳۰	ننھے بچے کے پیشاب کا حکم	۷۶
۳۱	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا	۷۶
۳۲	مسواک کے بارے میں	۷۷
	۳ - کتابُ الصلوٰۃ	۷۸
۱	نماز کی اذان کے بارے میں	۷۸
۲	سفر میں بغیر وضو اذان کہنے کا بیان	۸۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳	[illegible]	۸۳
۴	[illegible]	۸۳
۵	[illegible]	۸۵
۶	قرأت کا بیان	۸۶
۷	نماز فجر کی قرأت کا بیان	۸۷
۸	سورۂ فاتحہ کا بیان	۸۸
۹	نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا	۸۹
۱۰	جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنا	۹۰
۱۱	امام کے پیچھے آمین کہنے کے بارے میں	۹۱
۱۲	نماز میں بیٹھنے کا طریقہ	۹۲
۱۳	نماز میں تشہد پڑھنا	۹۴
۱۴	جو امام سے پہلے سر اٹھا لے	۹۷
۱۵	جس نے دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیر دیا	۹۷
۱۶	نمازی کو شک ہو جائے تو اپنی یاد پر نماز پوری کرے	۹۹
۱۷	جو نماز پوری کر لینے یا دو رکعتیں پڑھ لینے کے بعد سہواً کھڑا ہو جائے	۱۰۰
۱۸	نماز میں غافل کرنے والی چیز کو دیکھنا	۱۰۱
	۴ - کتابُ السھو	۱۰۲
۱	نماز میں بھول جانے پر کیا کرے؟	۱۰۲
	۵ - کتابُ الجمعۃ	۱۰۲
۱	جمعہ کے روز غسل کرنے کا بیان	۱۰۲
۲	جب امام خطبہ پڑھے تو سامعین خاموش رہیں	۱۰۴
۳	جس نے نماز جمعہ کی رکعت پائی	۱۰۶
۴	جس کی نماز جمعہ کے وقت نکسیر پھوٹ نکلے	۱۰۶
۵	جمعہ کے روز سعی کرنے کا بیان	۱۰۷
۶	دورانِ سفر جمعہ پڑھنے کے لیے امام کا کسی گاؤں میں اترنا	۱۰۷
۷	جمعہ کی اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے	۱۰۸
۸	جمعہ کے روز کپڑے بدلنا' لوگوں کی گردنوں سے	

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
	پیدا ہونا اور اماں کی طرف سے نیابتاً	۱۰۹
۶	نماز بعد فوت ہونے صحابہ و تابعین و غیرہ عذر سے نماز	
	اجر [illegible]	۱۱۰
	۶ - کتابُ الصلوٰۃ فی رمضان	
۱	رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب	۱۱۱
۲	قیام رمضان کے بارے میں	۱۱۲
	۷ - کتاب صلوۃ اللیل	۱۱۴
۱	نماز تہجد کا بیان	۱۱۴
۲	حضور کی نماز وتر	۱۱۷
۳	وتر کے بارے میں حکم	۱۲۰
۴	طلوع فجر کے بعد وتر پڑھنا	۱۲۴
۵	فجر کی سنتوں کا بیان	۱۲۵
	۸ - کتاب صلوۃ الجماعۃ	۱۲۶
۱	باجماعت نماز کی فضیلت	۱۲۶
۲	نماز عشاء و فجر کی جماعت کا بیان	۱۲۷
۳	امام کے ساتھ نماز کا اعادہ کرنا	۱۲۹
۴	جماعت سے نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۳۰
۵	امام کا بیٹھ کر نماز پڑھنا	۱۳۰
۶	بیٹھنے کی نسبت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۱۳۲
۷	نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان	۱۳۲
۸	نماز عصر کا بیان	۱۳۳
۹	ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کی اجازت	۱۳۴
۱۰	عورت کو صرف قمیص اور دوپٹے سے نماز پڑھنے کی اجازت	۱۳۵
	۹ - کتاب قصر الصلوۃ فی السفر	
۱	سفر اور حضر میں دو نمازوں کا جمع کرنا	۱۳۶
۲	سفر میں قصر نماز پڑھنا	۱۳۸

باب	عنوان	صفحہ
۳	[illegible]	۱۳۹
۴	[illegible]	[illegible]
۵	امام کی نماز جب کہ وہ بھولنے کا اعادہ کرے	۱۴۱
۶	مسافر امام اور مقتدی کی نماز کا بیان	۱۴۱
۷	مسافر کا دن یا رات میں نفل پڑھنا اور سواری پر نماز ادا کرنا	۱۴۲
۸	نماز چاشت کا بیان	۱۴۳
۹	نماز چاشت کے بارے میں	۱۴۴
۱۰	نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان	۱۴۴
۱۱	نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت	۱۴۵
۱۲	سفر میں نمازی کے آگے سترہ ہو	۱۴۶
۱۳	نماز میں کنکریوں کا ہٹانا	۱۴۶
۱۴	صفیں درست کرنے کے بارے میں	۱۴۷
۱۵	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا	۱۴۷
۱۶	صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا	۱۴۸
۱۷	حاجت بول و براز کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت	۱۴۸
۱۸	نماز کا انتظار کرنا اور نماز کے لیے جانا	۱۴۸
۱۹	جس چیز پر سجدہ کرے تو اس پر دونوں ہاتھ رکھے	۱۵۰
۲۰	نماز میں کسی جانب دیکھنا یا ضرورتاً لقمہ دینا	۱۵۰
۲۱	اگر امام کو رکوع میں پائے تو کیا کرے؟	۱۵۱
۲۲	حضور پر درود پڑھنے کا بیان	۱۵۱
۲۳	نماز کی ادائیگی کے متعلقات	۱۵۲
۲۴	نماز کے متعلقات کا بیان	۱۵۵
۲۵	نماز کی ترغیب کا بیان	۱۶۰
	۱۰ - کتابُ العیدین	۱۶۱
۱	عیدین کے لیے غسل کرنا	۱۶۱
۲	عیدین میں خطبے سے پہلے نماز کا حکم	۱۶۱
۳	عید الفطر میں نماز سے پہلے کھانا	۱۶۲
۴	نماز عید میں تکبیریں اور قرآن	۱۶۳

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
۱	[illegible]	
	نمازیں	
۲	نماز عید [illegible]	
	[illegible]	
۷	امام کے لیے نماز عید کو جانے کا وقت اور خطبے کا انتظار کرنا	۱۶۴
	۱۱ - کتاب صلوۃ الخوف	۱۶۴
۱	نماز خوف کا بیان	۱۶۴
	۱۲ - کتاب صلوۃ الکسوف	۱۶۶
۱	نماز کسوف کا طریقہ	۱۶۶
۲	نماز کسوف کے بارے میں روایات	۱۶۸
	۱۳ - کتابُ الاستسقاء	۱۶۹
۱	نماز استسقاء کا طریقہ	۱۶۹
۲	نماز استسقاء کے بارے میں روایات	۱۶۹
۳	بارش کو ستاروں کی وجہ سے جاننا	۱۷۰
	۱۴ - کتابُ القبلة	۱۷۱
۱	بول و براز کے وقت قبلہ رو ہونے کی ممانعت	۱۷۱
۲	بول و براز کے وقت قبلہ رو ہونے کی اجازت	۱۷۱
۳	جانب قبلہ تھوکنے کی ممانعت	۱۷۲
۴	قبلہ کے بارے میں روایات	۱۷۲
۵	مسجد نبوی کی فضیلت	۱۷۳
۶	عورتوں کا مسجدوں میں جانا	۱۷۳
	۱۵ - کتابُ القرآن	۱۷۴
۱	قرآن مجید چھونے کے لیے باوضو ہونے کا حکم	۱۷۴
۲	بغیر وضو کے قرآن مجید پڑھنا	۱۷۵
۳	تلاوت قرآن مجید کا ورد مقرر کرنا	۱۷۵
۴	قرآن مجید کے بارے میں روایات	۱۷۶
۵	سجدۂ تلاوت کے متعلق روایات	۱۷۸
۶	سورۂ اخلاص اور سورۂ ملک کا بیان	۱۸۰

باب	عنوان	صفحہ
۴	[illegible]	۱۸۱
۸	[illegible]	۱۸۲
۵	[illegible]	۱۸۴
۱۰	نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت	۱۸۷
	۱۶ - کتابُ الجنائز	۱۸۸
۱	مردے کو غسل دینے کا بیان	۱۸۸
۲	مردے کے کفن کا بیان	۱۸۹
۳	جنازے کے آگے چلنے کا بیان	۱۹۰
۴	جنازے کے پیچھے آگ لے جانے کی ممانعت	۱۹۱
۵	نماز جنازہ کی تکبیریں	۱۹۱
۶	میت کے لیے دعا کرنا	۱۹۲
۷	نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھنا	۱۹۲
۸	نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا	۱۹۳
۹	نماز جنازہ کے متعلقات	۱۹۳
۱۰	مردے کو دفن کرنے کا بیان	۱۹۴
۱۱	جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونا اور قبروں پر بیٹھنا	۱۹۵
۱۲	میت پر رونے کی ممانعت	۱۹۶
۱۳	مصیبت کے وقت صبر کرنا	۱۹۷
۱۴	بوقت مصیبت صبر کرنے کے متعلق روایات	۱۹۷
۱۵	کفن چور کے بارے میں روایات	۱۹۹
۱۶	جنازے کے دیگر متعلقات	۱۹۹
	۱۷ - کتابُ الزکوٰۃ	۲۰۲
۱	کس مال کی زکوٰۃ دینا واجب ہے؟	۲۰۲
۲	سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان	۲۰۲
۳	کانوں کی زکوٰۃ کا بیان	۲۰۵
۴	دفینے کی زکوٰۃ کا بیان	۲۰۵
۵	جن چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں جیسے زیورات، ڈلی اور عنبر	۲۰۶
۶	یتیم کے مال کی زکوٰۃ اور اس کے لیے تجارت کرنا	۲۰۷

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
۴	[illegible]	۲۰۰
۵	[illegible]	۲۰۳
۵	[illegible]	۲۱۰
۱۰	[illegible]	۲۱۱
۱۱	مویشیوں کی زکوٰۃ	۲۱۱
	صدقہ کا بیان	۲۱۲
۱۲	نیل گائے کی زکوٰۃ کا بیان	۲۱۳
۱۳	مشترکہ مال کی زکوٰۃ	۲۱۵
۱۴	بکریوں کی تعداد میں بچے بھی شمار کیے جائیں گے	۲۱۷
۱۵	اگر کسی کے ذمے دو سال کی زکوٰۃ واجب الادا ہو	۲۱۸
۱۶	زکوٰۃ وصول کرتے وقت لوگوں کو تنگ کرنے کی ممانعت	۲۱۹
۱۷	کن لوگوں کے لیے مال زکوٰۃ لینا جائز ہے؟	۲۲۰
۱۸	زکوٰۃ نہ دینے والوں پر سختی کرنے کا بیان	۲۲۰
۱۹	پھلوں اور میووں کی زکوٰۃ	۲۲۱
۲۰	اناج اور زیتون کی زکوٰۃ	۲۲۳
۲۱	جن پھلوں پر زکوٰۃ واجب نہیں	۲۲۴
۲۲	وہ پھل، ساگ اور ترکاری جن پر زکوٰۃ نہیں	۲۲۶
۲۳	لونڈی، غلام، گھوڑوں اور شہد کی زکوٰۃ	۲۲۷
۲۴	اہل کتاب اور مجوسیوں سے جزیہ لینے کا بیان	۲۲۷
۲۵	ذمیوں سے عشر لینا	۲۳۰
۲۶	مال زکوٰۃ ادا کر کے پھر خریدنا یا لوٹانا	۲۳۰
۲۷	جن پر صدقۂ فطر واجب ہے	۲۳۱
۲۸	صدقۂ فطر کی مقدار	۲۳۲
۲۹	صدقۂ فطر ادا کرنے کا وقت	۲۳۲
۳۰	جن پر صدقۂ فطر واجب نہیں	۲۳۳
	۱۸ - کتابُ الصیام	۲۳۳
۱	رمضان کا چاند دیکھنا اور افطاری کا بیان	۲۳۳
۲	فجر سے پہلے روزے کی نیت کرنا	۲۳۴

باب	عنوان	صفحہ
۳	[illegible]	۲۳۶
۵	[illegible]	۲۳۷
۶	روزہ دار کے لیے بوسہ کی ممانعت	۲۳۸
۷	دوران سفر روزہ رکھنے کا بیان	۲۳۹
۸	رمضان میں سفر سے آنے اور جانے کا بیان	۲۴۰
۹	رمضان کے روزے کا کفارہ	۲۴۰
۱۰	روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے کا بیان	۲۴۲
۱۱	عاشورہ کے روزے کا بیان	۲۴۳
۱۲	عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ نیز دائمی روزے کا بیان	۲۴۳
۱۳	وصال کے روزوں کی ممانعت	۲۴۴
۱۴	کفارۂ قتلِ خطا اور کفارۂ ظہار کے روزوں کا بیان	۲۴۴
۱۵	بیمار کے روزوں کا بیان	۲۴۵
۱۶	نذر کا روزہ اور میت کی طرف سے روزے رکھنا	۲۴۵
۱۷	عذر کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنے کا فدیہ	۲۴۶
۱۸	نفلی روزوں کی قضاء کا بیان	۲۴۹
۱۹	عذر کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنے کا فدیہ	۲۵۰
۲۰	روزوں کی قضاء کے بارے میں	۲۵۱
۲۱	یوم شک کے روزے کا بیان	۲۵۱
۲۲	روزے کے بارے میں دیگر روایات	۲۵۱
	۱۹ - کتابُ الاعتکاف	۲۵۳
۱	اعتکاف کا بیان	۲۵۳
۲	جن چیزوں کے بغیر اعتکاف درست نہیں	۲۵۵
۳	معتکف کا نماز عید کے لیے نکلنا	۲۵۵
۴	اعتکاف کی قضاء کا بیان	۲۵۶
۵	اعتکاف میں نکاح کرنا	۲۵۷
۶	شب قدر کا بیان	۲۵۸

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
	کتاب الحج	۲۵۹
	[illegible]	[illegible]
۲	[illegible]	۲۶۰
۳	احرام میں جو کپڑے پہننا ممنوع ہیں	۲۶۱
۴	احرام میں رنگین کپڑے پہننا	۲۶۲
۵	محرم کا پیٹی باندھنا	۲۶۳
۶	محرم کا منہ کو ڈھانپنا	۲۶۳
۷	دوران حج خوشبو لگانے کا بیان	۲۶۴
۸	احرام باندھنے کے میقات	۲۶۶
۹	احرام باندھنے کا طریقہ اور لبیک کہنا	۲۶۷
۱۰	احرام میں بلند آواز سے لبیک کہنا	۲۶۸
۱۱	حج افراد کا بیان	۲۶۹
۱۲	حج قران کا بیان	۲۶۹
۱۳	لبیک نہ کہنے کا بیان	۲۷۱
۱۴	اہل مکہ اور مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے احرام کا بیان	۲۷۲
۱۵	ہدی کے گلے میں کچھ لٹکا دینے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا	۲۷۳
۱۶	اگر عورت کو دوران حج حیض آ جائے	۲۷۴
۱۷	حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا بیان	۲۷۵
۱۸	عمرہ میں کب لبیک کہنا موقوف کرے؟	۲۷۵
۱۹	تمتع کا بیان	۲۷۶
۲۰	جس صورت میں آدمی متمتع نہیں ہوتا	۲۷۷
۲۱	عمرہ کے بارے میں دیگر روایات	۲۷۸
۲۲	محرم کے نکاح کا بیان	۲۷۹
۲۳	محرم کا پچھنے لگوانا	۲۸۰
۲۴	محرم کے لیے کس شکار کا کھانا جائز ہے؟	۲۸۰
۲۵	کس شکار کا کھانا محرم کے لیے جائز نہیں؟	۲۸۳
۲۶	حرم کے شکار کا بیان	۲۸۴
۲۷	شکار کے بارے میں حکم	۲۸۵

باب	عنوان	صفحہ
۲۸	[illegible]	۲۸۱
۲۹	[illegible]	۲۸۶
۳۰	[illegible]	[illegible]
۳۱	دشمن روک دیں	۲۸۸
۳۲	جو دشمن کے علاوہ کسی اور سبب سے رک جائے	۲۸۹
۳۳	تعمیر کعبہ کا بیان	۲۹۱
۳۴	طواف میں رمل کرنا	۲۹۱
۳۵	طواف میں استلام کرنا	۲۹۲
۳۶	استلام کے وقت حجر اسود کو چومنا	۲۹۳
۳۷	طواف کے دوگانے کا بیان	۲۹۳
۳۸	نماز فجر یا نماز عصر کے بعد طواف کا دوگانہ ادا کرنا	۲۹۴
۳۹	خانہ کعبہ سے رخصت ہونے کا بیان	۲۹۵
۴۰	طواف کے دیگر متعلقات	۲۹۶
۴۱	صفا سے سعی شروع کرنے کا بیان	۲۹۷
۴۲	سعی کے بارے میں دیگر روایات	۲۹۷
۴۳	عرفہ کے دن روزہ رکھنا	۲۹۹
۴۴	منیٰ کے دنوں میں روزے رکھنے کا بیان	۳۰۰
۴۵	ہدی کے لیے جو جانور درست ہیں	۳۰۰
۴۶	ہدی کے ہانکنے کا طریقہ	۳۰۱
۴۷	اگر ہدی چلنے سے عاجز یا گم ہو جائے	۳۰۲
۴۸	بیوی سے صحبت کرنے والے کی ہدی کا بیان	۳۰۳
۴۹	حج فوت ہو جانے والے کی ہدی کا بیان	۳۰۵
۵۰	طواف زیارت سے پہلے بیوی سے صحبت کر لینے والے کی ہدی کا بیان	۳۰۵
۵۱	حسب استطاعت ہدی سے کیا مراد ہے؟	۳۰۶
۵۲	ہدی کے متعلق دیگر روایات	۳۰۷
۵۳	عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کا بیان	۳۰۹
۵۴	وقوف کرنا جب کہ پاک نہ ہو اور اپنی سواری پر ٹھہرنا	۳۰۹

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
۵۵	وقوف عرفات کا بیان	۳۰۰
۵۶	کمزوروں اور بیماروں کو بھیج دینے کا بیان	۳۰۱
۵۷	عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت	۳۱۱
۵۸	حج کی قربانی کا بیان	۳۱۲
۵۹	نحر کرنے کا طریقہ	۳۱۲
۶۰	سر منڈانے کا طریقہ	۳۱۳
۶۱	قصر کا بیان	۳۱۴
۶۲	تلبید کا بیان	۳۱۵
۶۳	بیت اللہ میں نماز پڑھنا' عرفات میں نماز قصر کرنا اور خطبہ جلدی پڑھنا	۳۱۵
۶۴	ترویہ کے روز منیٰ میں نمازیں اور منیٰ وعرفات میں جمعہ	۳۱۶
۶۵	مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان	۳۱۶
۶۶	منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان	۳۱۷
۶۷	مکہ اور منیٰ میں مقیم کی نماز	۳۱۸
۶۸	ایام تشریق کی تکبیروں کا بیان	۳۱۹
۶۹	معرس اور محصب میں نماز پڑھنا	۳۱۹
۷۰	منیٰ کے دنوں میں مکہ مکرمہ کے اندر شب باشی کرنا	۳۲۰
۷۱	کنکریاں مارنے کا بیان	۳۲۰
۷۲	رمی جمار میں رخصت کا بیان	۳۲۱
۷۳	طواف زیارت کا بیان	۳۲۳
۷۴	حائضہ کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا بیان	۳۲۳
۷۵	حائضہ کے طواف زیارت کا بیان	۳۲۴
۷۶	پرندیا چرند شکار کرنے کا طریقہ	۳۲۶
۷۷	حالت احرام میں ٹڈی مارنے کا فدیہ	۳۲۷
۷۸	قربانی سے پہلے سر منڈانے کا فدیہ	۳۲۷
۷۹	جو کسی رکن کو بھول جائے تو کیا کرے؟	۳۲۹
۸۰	فدیہ کے متعلق دیگر مسائل	۳۲۹
۸۱	حج کے متعلق دیگر روایات	۳۳۱

باب	عنوان	صفحہ
۸۲	بغیر سر منڈائے عورت کا بال کترانا	۳۳۰
۸۳	قتل کئے جانے والوں کا بیان	۳۳۰
	۲۱ کتاب الجهاد	۳۳۴
۱	جہاد کی رغبت دلانا	۳۳۴
۲	دشمن کے ملک میں قرآن کریم لے جانے کی ممانعت	۳۳۶
۳	جہاد میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت	۳۳۶
۴	امان دے کر وعدہ وفا کرنا	۳۳۷
۵	مجاہدین کی امداد کرنے کا بیان	۳۳۸
۶	غنیمت کے متعلق روایات	۳۳۹
۷	جن چیزوں کا خمس نہیں دیا جائے گا	۳۳۹
۸	مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے چیز کا کھانا جائز ہے	۳۳۹
۹	مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے جو چیز دی جائے	۳۴۰
۱۰	ہتھیار قتل کرنے والے کو دینا	۳۴۱
۱۱	خمس سے امام کا نفلی عطیہ دینا	۳۴۳
۱۲	جہاد میں گھوڑے کا حصہ	۳۴۳
۱۳	مال غنیمت سے کچھ چھپالینا	۳۴۴
۱۴	راہِ خدا میں شہادت پانا	۳۴۶
۱۵	شہادت کی آرزو	۳۴۸
۱۶	شہید کے غسل کا بیان	۳۴۸
۱۷	راہِ خدا میں دھوکا دینا بُرا ہے	۳۴۹
۱۸	جہاد کی ترغیب کا بیان	۳۴۹
۱۹	گھوڑوں' گھڑ دوڑ اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا بیان	۳۵۱
۲۰	ذمیوں میں سے مسلمان ہو جانے والے کی زمین کا بیان	۳۵۲
۲۱	دو یا زیادہ افراد کو ایک قبر میں دفن کرنا' نیز حضور کا وعدہ پورا کرنا	۳۵۳

Presented by www.ziaraat.com

باب	مضامین	صفحہ
	۲۲ کتاب النذور والایمان	۳۵۱
	[illegible]	۳۵۱
۲	[illegible]	۳۵۱
۳	کعبہ تک پیدل جانے کا بیان	۳۵۶
۴	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باعث جو منتیں جائز نہیں	۳۵۶
۵	لغو قسم کا بیان	۳۵۸
۶	جن قسموں کا کفارہ واجب نہیں	۳۵۹
۷	جن قسموں کا کفارہ واجب ہے	۳۵۹
۸	قسم کا کفارہ	۳۶۰
۹	قسم کے متعلق دیگر روایات	۳۶۱
	۲۳ - کتابُ الضحایا	۳۶۲
۱	جس جانور کی قربانی منع ہے	۳۶۲
۲	جن جانوروں کی قربانی مستحب ہے	۳۶۲
۳	امام کے نماز عید سے لوٹنے سے پہلے قربانی کی ممانعت ہے	۳۶۲
۴	قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے کا بیان	۳۶۳
۵	ایک قربانی میں کئی آدمیوں کا شریک ہونا	۳۶۵
۶	پیٹ کے بچے کی قربانی نیز ایام قربانی	۳۶۷
	۲۴ - کتابُ الذبائح	۳۶۸
۱	ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنے کا بیان	۳۶۸
۲	کسی جانور کو مجبوراً ذبح کرنا	۳۶۹
۳	جس ذبیحہ کا کھانا مکروہ ہے	۳۷۰
۴	اگر ذبیحہ کے پیٹ سے بچہ برآمد ہو	۳۷۰
	۲۵ - کتابُ الصید	۳۷۱
۱	لکڑی یا پتھر سے مارے ہوئے جانور کو نہ کھانا	۳۷۱
۲	سدھائے ہوئے جانوروں کے ذریعے شکار کرنا	۳۷۲
۳	دریائی شکار کا بیان	۳۷۳
۴	دانتوں والے ہر درندے کا حرام ہونا	۳۷۴
۵	جن جانوروں کا کھانا مکروہ ہے	۳۷۴

باب	مضامین	صفحہ
۶	[illegible]	۳۷۵
۷	[illegible]	۳۷۵
	۲۶ کتاب العقیقۃ	۳۷۶
۱	عقیقے کے متعلق روایات	۳۷۶
۲	عقیقے کا طریقہ	۳۷۷
	۲۷ - کتابُ الفرائض	۳۷۸
۱	اولاد کی میراث کا بیان	۳۷۸
۲	میاں بیوی کی میراث کا بیان	۳۷۹
۳	صاحب اولاد ماں باپ کی میراث	۳۸۰
۴	اخیافی بھائی بہنوں کی میراث کا بیان	۳۸۱
۵	سگے بھائی بہنوں کی میراث کا بیان	۳۸۱
۶	سوتیلے بہن بھائیوں کی میراث کا بیان	۳۸۲
۷	دادا کی میراث کا بیان	۳۸۳
۸	نانی اور دادی کی میراث کا بیان	۳۸۵
۹	کلالہ کی میراث کا بیان	۳۸۷
۱۰	پھوپھی کی میراث کا بیان	۳۸۹
۱۱	عصبات کی میراث کا بیان	۳۸۹
۱۲	جو میراث کا حق دار نہیں	۳۹۰
۱۳	مختلف مذہب والوں کی وراثت کا بیان	۳۹۱
۱۴	ان کی میراث جن کی موت کا وقت معلوم نہ ہو	۳۹۲
۱۵	لعان والی عورت کے بچے اور ولد الزنا کی میراث	۳۹۳
	۲۸ - کتابُ النکاح	۳۹۴
۱	نکاح کے پیغام کا بیان	۳۹۴
۲	کنواری اور شوہر دیدہ سے اجازت لینا	۳۹۵
۳	مہر اور حباء کا بیان	۳۹۶
۴	خلوت صحیحہ کا بیان	۳۹۸
۵	شوہر دیدہ اور کنواری کے پاس رہنے کا بیان	۳۹۹
۶	نکاح میں جو شرطیں درست نہیں	۴۰۰
۷	حلالہ اور اس کے مشابہ نکاح کا بیان	۴۰۰

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
۹	[illegible]	[illegible]
۱۰	[illegible]	[illegible]
۱۰	جس عورت [illegible] نکاح [illegible]	۴۰۲
۱۱	جو نکاح جائز نہیں	۴۰۳
۱۲	آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح	۴۰۴
۱۳	لونڈی کو تین طلاق دینے کے بعد خریدنا	۴۰۵
۱۴	دو بہنوں یا ماں بیٹی کو ملک یمین میں رکھنا	۴۰۶
۱۵	باپ کی لونڈی سے صحبت نہ کرے	۴۰۶
۱۶	اہل کتاب کی لونڈیوں سے ممانعتِ نکاح	۴۰۷
۱۷	احصان کے متعلق روایات	۴۰۸
۱۸	نکاح متعہ کا بیان	۴۰۹
۱۹	غلام کے نکاح کا بیان	۴۱۰
۲۰	مشرک کی زوجہ کا خاوند سے پہلے مسلمان ہونا	۴۱۱
۲۱	ولیمہ کے متعلق روایات	۴۱۲
۲۲	نکاح کے متعلق دیگر روایات	۴۱۴
	۲۹- کتابُ الطلاق	۴۱۶
۱	تین طلاقوں کا بیان	۴۱۶
۲	کنایہ کے الفاظ خلیہ و بریہ وغیرہ	۴۱۷
۳	جس تملیک سے طلاق بائن پڑتی ہے	۴۱۸
۴	جس تملیک سے ایک طلاق پڑتی ہے	۴۱۹
۵	جس تملیک سے طلاق بائن نہیں پڑتی	۴۲۰
۶	ایلاء کا بیان	۴۲۱
۷	غلام کے ایلاء کا بیان	۴۲۳
۸	آزاد کے ظہار کا بیان	۴۲۳
۹	غلام کے ظہار کا بیان	۴۲۵
۱۰	اختیار دینے کا بیان	۴۲۵
۱۱	خلع کے متعلق روایات	۴۲۷
۱۲	خلع کی طلاق کا بیان	۴۲۸
۱۳	لعان کے متعلق روایات	۴۲۸

باب	عنوان	صفحہ
۱۴	[illegible]	[illegible]
۱۵	[illegible]	[illegible]
۱۶	[illegible]	۴۳۳
۱۷	بوقت طلاق عورت کی مالی امداد	۴۳۴
۱۸	غلام کی طلاق کے متعلق روایات	۴۳۶
۱۹	حاملہ لونڈی کو طلاق دی تو نفقہ دیا جائے	۴۳۷
۲۰	اس عورت کی عدت جس کا خاوند گم ہو جائے	۴۳۷
۲۱	قروء طلاق عدت اور حائضہ کی طلاق کا بیان	۴۳۸
۲۲	جس گھر میں طلاق دی عدت وہیں پوری کرے	۴۴۰
۲۳	نفقہ مطلقہ کے متعلق روایات	۴۴۱
۲۴	مطلقہ لونڈی کی عدت کا بیان	۴۴۲
۲۵	عدت کے متعلق دیگر روایات	۴۴۳
۲۶	تحکیم کا بیان	۴۴۴
۲۷	جس عورت سے نکاح نہ کیا اسے طلاق دینے کی قسم کھانا	۴۴۴
۲۸	جو اپنی عورت سے جماع نہ کر سکے اسے مہلت دینا	۴۴۵
۲۹	طلاق کے متعلق دیگر روایات	۴۴۵
۳۰	حاملہ کی عدت جس کا خاوند مر جائے	۴۴۸
۳۱	عورت کا اسی گھر میں عدت پوری کرنا جہاں خاوند فوت ہوا	۴۴۹
۳۲	ام ولد کی عدت کا بیان جس کا مالک فوت ہو جائے	۴۵۱
۳۳	لونڈی کی عدت جب کہ اس کا آقا یا خاوند مر جائے	۴۵۱
۳۴	عزل کے متعلق روایات	۴۵۲
۳۵	سوگ کے متعلق روایات	۴۵۳
	۳۰ - کتابُ الرضاع	۴۵۶
۱	بچے کو دودھ پلانا	۴۵۶
۲	جوان آدمی کو دودھ پلانا	۴۵۹
۳	رضاعت کے متعلق دیگر روایات	۴۶۲

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
	۱۔ کتاب البیوع	۴۶۴
۱	بیع کے متعلق روایات	۴۶۴
۲	لونڈی غلام بیچنے کا حکم	۴۶۴
۳	موالنڈے کا حکم	۴۶۵
۴	لونڈی غلام میں عیب نکل آنے کا حکم	۴۶۶
۵	اگر لونڈی کو شرط لگا کر بیچا جائے	۴۶۸
۶	خاوند والی لونڈی سے وطی کی ممانعت ہے	۴۶۹
۷	درخت بیچا گیا تو پھل اس میں شامل نہیں	۴۶۹
۸	پھلوں کو پختگی ظاہر ہونے تک بیچنا منع ہے	۴۷۰
۹	عریہ کے فروخت کرنے کا بیان	۴۷۰
۱۰	پھلوں اور کھیتی کی بیع میں آفت آنے کا بیان	۴۷۱
۱۱	کچھ پھلوں کو بیع سے مستثنیٰ کرنا جائز ہے	۴۷۲
۱۲	کھجوروں کی مکروہ بیع	۴۷۲
۱۳	مزابنہ اور محاقلہ بیع کا بیان	۴۷۳
۱۴	پھلوں کی بیع کے دیگر مسائل	۴۷۶
۱۵	پھلوں کی بیع کا بیان	۴۷۹
۱۶	سونے چاندی کو فروخت کرنے کا بیان	۴۷۹
۱۷	بیع صَرف کا بیان	۴۸۲
۱۸	مُراطلہ کا بیان	۴۸۳
۱۹	بیع عینہ اور قبضے سے پہلے فروخت کرنا	۴۸۵
۲۰	اناج کی وہ معیادی بیع جو مکروہ ہے	۴۸۷
۲۱	اناج میں سلفہ کرنے کا بیان	۴۸۸
۲۲	اناج کے بدلے اناج بیچا جائے تو کمی بیشی نہ ہو	۴۸۹
۲۳	اناج بیچنے کے متعلق دیگر روایات	۴۹۲
۲۴	ذخیرہ اندوزی اور نرخ بڑھانا	۴۹۴
۲۵	جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا	۴۹۴
۲۶	جانوروں کو جس طرح بیچنا جائز نہیں ہے	۴۹۶
۲۷	جانور کو گوشت کے بدلے فروخت کرنا	۴۹۶
۲۸	گوشت کو گوشت کے بدلے فروخت کرنا	۴۹۷
۲۹	نئے ذرائع کا بیان	۴۹۷
۳۰	بیع کے حلال اور حرام ہونے سے متعلق بیان	۴۹۸
۳۱	بازار میں خرید و فروخت کا بیان	۴۹۹
۳۲	ناپنا، تولنا اور تولنے والی چیزوں کا بیان	۵۰۰
۳۳	ایک کی دو بیع کرنا ممنوع ہے	۵۰۲
۳۴	دھوکے کی بیع	۵۰۳
۳۵	ملامسہ اور منابذہ کا بیان	۵۰۴
۳۶	بیع مرابحہ کا بیان	۵۰۵
۳۷	برنامے پر بیع کا بیان	۵۰۷
۳۸	بیع خیار کا بیان	۵۰۸
۳۹	قرض میں سود کے متعلق روایات	۵۰۹
۴۰	قرض کے متعلق دیگر روایات	۵۱۰
۴۱	شرکت، تولیہ اور اقالہ کا بیان	۵۱۲
۴۲	مقروض کے مفلس ہو جانے کا بیان	۵۱۳
۴۳	جس چیز میں سلف جائز ہے	۵۱۵
۴۴	جو باتیں سلف میں درست نہیں	۵۱۵
۴۵	مول تول یا بیع جو ممنوع ہے	۵۱۷
۴۶	بیع کے متعلق دیگر روایات	۵۱۸
	۳۲ - کتابُ القراض	۵۱۹
۱	قراض یا مضاربت کا بیان	۵۱۹
۲	جس طرح کی مضاربت جائز ہے	۵۲۰
۳	کس طرح کی مضاربت جائز نہیں ہے؟	۵۲۱
۴	مضاربت میں جو شرطیں جائز ہیں	۵۲۲
۵	جو شرطیں مضاربت میں جائز نہیں	۵۲۲
۶	اسباب میں مضاربت	۵۲۴
۷	مضاربت کے مال کا کرایہ	۵۲۵
۸	مالِ مضاربت میں نقصان	۵۲۶
۹	مالِ مضاربت سے کتنا خرچ کرنا جائز ہے؟	۵۲۷
۱۰	مالِ مضاربت سے کیا خرچ جائز نہیں ہے؟	۵۲۸

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
۱۲	[illegible]	۵۲۹
۱۳	[illegible]	۵۳۰
۱۳	[illegible]	۸۲۵
۱۴	مضاربت کا حساب کرنا	۵۳۰
۱۵	مضاربت کے دیگر مسائل	۵۳۱
	۳۳ - کتابُ المساقاة	۵۳۳
۱	مساقات کے متعلق روایات	۵۳۳
۲	مساقات میں خدمت غلام کی شرط کرنا	۵۳۹
	۳۴ - الکتاب کراء الارض	۵۴۰
۱	زمین کو کرائے پر دینے کے متعلق روایات	۵۴۰
	۳۵ - کتابُ الشفعة	۵۴۰
۱	جس میں شفعہ ہوسکتا ہے	۵۴۱
۲	جن چیزوں میں شفعہ نہیں ہوسکتا	۵۴۴
	۳۶ - کتابُ الاقضیة	۵۴۶
۱	حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی ترغیب	۵۴۶
۲	گواہی کے متعلق روایات	۵۴۸
۳	حدِ قذف والے کی گواہی	۵۴۸
۴	گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنا	۵۴۹
۵	ایک شخص ہلاک ہوگیا جس کا لوگوں پر قرض تھا' نیز اس پر لوگوں کا قرض تھا اور گواہ صرف ایک ہو	۵۵۲
۶	دعویٰ کا فیصلہ	۵۵۳
۷	لڑکوں کی گواہی	۵۵۳
۸	منبر رسول پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان	۵۵۳
۹	منبر پر قسم کھانے کا بیان	۵۵۴
۱۰	مرہونہ کا روکنا جائز نہیں ہے	۵۵۴
۱۱	پھلوں اور جانوروں کو رہن رکھنا	۵۵۵
۱۲	جانور کو گروی رکھنے کا بیان	۵۵۵
۱۳	دو آدمیوں کے پاس رہن رکھنے کا بیان	۵۵۶
۱۴	رہن کے متعلق دیگر احکام	۵۵۷

باب	عنوان	صفحہ
۱۵	جانور کو [illegible] سے پہلے [illegible]	۵۵۸
۱۶	[illegible]	۵۵۹
۱۷	[illegible]	۵۶۰
۱۸	اسلام سے پھر جانے والے کا حکم	۵۶۰
۱۹	جو اپنی عورت کے ساتھ کسی کو پائے	۵۶۲
۲۰	راستے میں پڑے ہوئے بچے کا حکم	۵۶۳
۲۱	بیٹے کو باپ سے ملانا	۵۶۳
۲۲	جولڑکا کسی سے ملایا جائے اس کا وارث ہونا	۵۶۵
۲۳	لونڈیوں کی اولاد کا بیان	۵۶۶
۲۴	بنجر زمین کو آباد کرنے کا حکم	۵۶۷
۲۵	پانی دینے کا بیان	۵۶۷
۲۶	مروّت کا بیان	۵۶۷
۲۷	مال تقسیم کرنے کا بیان	۵۶۸
۲۸	ضواری اور حریسہ کا بیان	۵۶۹
۲۹	جو کسی کے جانور کو نقصان پہنچائے	۵۷۰
۳۰	کاریگروں کو جو چیزیں دی جاتی ہیں	۵۷۰
۳۱	حوالے اور کفالت کا بیان	۵۷۰
۳۲	جس نے کپڑا خریدا اور اس میں عیب نکل آیا	۵۷۱
۳۳	جو ہبہ جائز نہیں	۵۷۲
۳۴	جو عطیہ جائز نہیں ہے	۵۷۸
۳۵	ہبہ کا حکم	۵۷۸
۳۶	صدقہ میں رجوع کرنے کا بیان	۵۷۹
۳۷	عمریٰ کا بیان	۵۷۹
۳۸	گری پڑی چیز کا بیان	۲۸۰
۳۹	غلام نے اگر لقطے کو خرچ کر دیا	۵۸۱
۴۰	گم ہوجانے والے جانور کا بیان	۵۸۱
۴۱	زندہ اگر مردے کی طرف سے صدقہ خیرات کرے	۵۸۲
	۳۷ - کتابُ الوصیة	۵۸۴
۱	وصیت کا حکم	۵۸۴

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
۱	مرد[illegible] بچوں اور بے وقوف کی وصیت	۵۸۱
۲	تہائی سے زیادہ میں وصیت کرنا	۵۸۵
۳	[illegible] بعض اور جب ورثاء بالغ ہیں تو وہ	
	اپنے کتنے مال کا اختیار رکھتے ہیں؟	۵۸۶
۵	وارث کے لئے وصیت کرنا اور اسے کچھ مال دے	
	دینا	۵۸۷
۶	نامرد کا بیان اور لڑکے کا وارث کون ہے؟	۵۸۹
۷	مال میں عیب نکلے تو تاوان کس پر ہے؟	۵۹۰
۸	دیگر مسائل قضاء اور قضاء کا مکروہ ہونا	۵۹۱
۹	غلام اگر کسی کا نقصان کرے یا زخمی کردے	۵۹۲
۱۰	اپنی اولاد کو کیا دینا جائز ہے؟	۵۹۳
	۳۸ - کتابُ العتق والولاء	۵۹۳
۱	جو غلام میں اپنا حصہ آزاد کردے	۵۹۳
۲	آزاد کرنے میں شرط رکھنا	۵۹۴
۳	جو غلاموں کو آزاد کردے اور ان کے سوا مال نہ	
	رکھتا ہو	۵۹۵
۴	غلام آزاد ہوجائے تو اس کا مال کون لے گا؟	۵۹۵
۵	ام ولد کا آزاد ہونا اور آزاد کرنے کا اختیار	۵۹۶
۶	جس کو عتاق واجب میں آزاد کرنا جائز ہے	۵۹۷
۷	جن کو عتاق واجب میں آزاد کرنا جائز نہیں	۵۹۸
۸	مردے کی جانب سے آزاد کرنا	۵۹۹
۹	غلام آزاد کرنے کی فضیلت نیز زانیہ اور ولد الزنا کا	
	آزاد کرنا	۶۰۰
۱۰	ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے	۶۰۱
۱۱	غلام جب آزاد ہو تو ولاء کو اپنی طرف کھینچتا ہے	۶۰۲
۱۲	ولاء کی میراث کا بیان	۶۰۴
۱۳	میراث سائبہ اور اس غلام کی میراث جس کو یہودی	
	یا نصرانی نے آزاد کیا	۶۰۵

باب	عنوان	صفحہ
	۳۹ - کتاب المکاتب	۶۰۶
۱	مکاتب [illegible] کا بیان	۶۰۶
۲	مکاتب میں [illegible]	[illegible]
۳	مکاتب سے نقد رقم لینے کا بیان	۶۱۱
۴	مکاتب کا کسی کو زخمی کرنا	۶۱۴
۵	مکاتب کی کتابت کو بیچ دینا	۶۱۵
۶	مکاتب کی محنت مزدوری کا بیان	۶۱۷
۷	مکاتب اگر قسطوں میں بدل کتابت ادا کردے تو	
	آزاد ہوجائے گا	۶۱۸
۸	مکاتب جب آزاد ہوجائے تو اس کی میراث	۶۱۹
۹	مکاتب پر شرط لگانے کا بیان	۶۲۰
۱۰	مکاتب جب آزاد ہوجائے تو اس کی ولاء کا بیان	۶۲۱
۱۱	جس مکاتب کا آزاد کرنا درست نہیں	۶۲۳
۱۲	مکاتب اور ام ولد کی آزادی کا بیان	۶۲۳
۱۳	مکاتب کے متعلق وصیت کرنے کا بیان	۶۲۴
	۴۰ - کتابُ المدبر	۶۲۸
۱	مدبر کی اولاد کا بیان	۶۲۸
۲	مدبر کے احکام	۶۳۰
۳	مدبر کرنے کی وصیت کرنا	۶۳۰
۴	لونڈی کو مدبر کرنے کے بعد صحبت کرنے کا بیان	۶۳۲
۵	مدبر کو فروخت کرنے کا بیان	۶۳۲
۶	مدبر کسی کو اگر آزاد کردے	۶۳۴
۷	ام ولد اگر کسی کو زخمی کردے	۶۳۶
	۴۱ - کتابُ الحدود	۶۳۶
۱	سنگسار کرنے کے متعلق روایات	۶۳۶
۲	جو خود زنا کا اقرار کرے	۶۴۱
۳	حدِ زنا کے متعلق دیگر روایات	۶۴۲
۴	عورت کو غصب کرلینے والے کا بیان	۶۴۳
۵	حدِ قذف نفی نسب اور اشارتاً گالی دینا	۶۴۳

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
۸	[illegible] ہاتھ کاٹنا [illegible]	۶۴۷
۹	چور حاکم تک پہنچ جائے تو سفارش نہ کی جائے	۶۴۸
۱۰	ہاتھ کاٹنے کے متعلق دیگر روایات	۶۴۸
۱۱	جن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا	۶۵۲
	۴۲ - کتابُ الاشربة	۶۵۴
۱	خمر کی حد کا بیان	۶۵۴
۲	جن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے	۶۵۵
۳	جن دو چیزوں کو ملا کر نبیذ نہ بنائی جائے	۶۵۶
۴	شراب کا حرام ہونا	۶۵۶
۵	شراب کی حرمت کے متعلق دیگر روایات	۶۵۷
	۴۳ - کتابُ العقول	۶۵۸
۱	دیتوں کا بیان	۶۵۸
۲	دیت کے وصول کرنے کا طریقہ	۶۵۸
۳	قتل عمد کی دیت پر رضامندی اور مجنون کی جنایت	۶۵۹
۴	قتل خطا کی دیت کا بیان	۶۶۰
۵	غلطی سے کسی کو زخمی کر دینے کی دیت	۶۶۱
۶	عورت کی دیت کا بیان	۶۶۱
۷	پیٹ کے بچے کی دیت	۶۶۳
۸	جس پر پوری دیت لازم آتی ہے	۶۶۴
۹	اس آنکھ کی دیت جو قائم رہی مگر بینائی جاتی رہی	۶۶۵
۱۰	زخموں کی دیت کا بیان	۶۶۵
۱۱	انگلیوں کی دیت	۶۶۶
۱۲	دانتوں کی دیت	۶۶۸
۱۳	دانتوں کی دیت کا طریقہ	۶۶۸
۱۴	غلام کے زخموں کی دیت	۶۶۹
۱۵	ذمی کافر کی دیت کا بیان	۶۷۰
۱۶	جن جنایات کی دیت قاتل کو اپنے مال سے ادا	

باب	عنوان	صفحہ
	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
۱۸	[illegible]	[illegible]
۱۹	جو مارو فریب یا جادو سے مارا گیا	۶۷۶
۲۰	قتل عمد میں کیا واجب ہے؟	۶۷۷
۲۱	قتل کا قصاص	۶۷۷
۲۲	قتل عمد میں معاف کر دینا	۶۷۹
۲۳	زخموں کا قصاص	۶۷۹
۲۴	سائبہ کی دیت و جنایت	۶۸۰
	۴۴ - کتابُ القسامة	۶۸۱
۱	قسامت میں پہلے وارثوں سے قسم لینا	۶۸۱
۲	خون کے وارثوں میں سے کن سے قسم لی جائے گی؟	۶۸۴
۳	قتل خطا میں قسامت	۶۸۵
۴	قسامت میں میراث	۶۸۶
۵	غلام میں قسامت	۶۸۶
	۴۵ - کتابُ الجامع	۶۸۷
۱	مدینہ اور اہل مدینہ کے حق میں دعا	۶۸۷
۲	مدینہ منورہ میں رہنے اور اس سے نکلنے کا بیان	۶۸۸
۳	مدینہ طیبہ کی حرمت کا بیان	۶۹۱
۴	مدینہ منورہ کی وباء کا بیان	۶۹۶
۵	مدینہ منورہ سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان	۶۹۶
۶	مدینہ منورہ کے دیگر فضائل	۶۹۸
۷	طاعون کا بیان	۶۹۹
	۴۶ - کتابُ القدر	۷۰۱
۱	تقدیر کے بارے میں قیل وقال کی ممانعت	۷۰۱
۲	تقدیر کے متعلق دیگر روایات	۷۰۵
	۴۷ - کتابُ حسن الخلق	۷۰۶
۱	خوش خلقی کے متعلق روایات	۷۰۶
۲	شرم وحیاء کا بیان	۷۰۸

Presented by www.ziaraat.com

باب	عنوان	صفحہ
۱	[illegible]	[illegible]
۲	[illegible]	[illegible]
	۴۸ - کتاب اللباس	۷۱۰
۱	زیب وزینت کے لیے لباس پہننا	۷۱۰
۲	رنگین کپڑے پہننا اور سونے کا استعمال	۷۱۱
۳	اونی اور ریشمی کپڑے پہننے کا حکم	۷۱۲
۴	جن کپڑوں کا پہننا عورتوں کے لیے مکروہ ہے	۷۱۲
۵	کپڑا لٹکائے رکھنے کا بیان	۷۱۳
۶	اگر عورت کپڑا لٹکائے تو کیا حکم ہے؟	۷۱۴
۷	جوتے پہننے کا حکم	۷۱۴
۸	کپڑے پہننے کا حکم	۷۱۵
	۴۹ - کتاب صفة النبی ﷺ	۷۱۶
۱	حضور کے حلیہ مبارک کا بیان	۷۱۶
۲	حضرت عیسیٰ بن مریم اور دجال کا بیان	۷۱۶
۳	فطری سنتوں کا بیان	۷۱۶
۴	بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت	۷۱۷
۵	مساکین کا بیان	۷۱۷
۶	کافر کی آنتوں کا بیان	۷۱۸
۷	چاندی کے برتن سے پینے اور پانی میں پھونک مارنے کی ممانعت	۷۱۹
۸	کھڑے ہوکر پانی پینے کا حکم	۷۱۹
۹	کھانا پلانا دائیں جانب سے شروع کرنا	۷۲۰
۱۰	کھانے پینے کے متعلق دیگر روایات	۷۲۰
۱۱	گوشت کھانے کا بیان	۷۲۶
۱۲	انگوٹھی پہننے کا بیان	۷۲۷
۱۳	جانوروں کے گلے سے پٹہ اور گھنٹی کھول لینا	۷۲۷
	۵۰ - کتاب العین	۷۲۷
۱	نظر لگنے پر وضو کروانا	۷۲۷
۲	نظر والے پر دم کرنا	۷۲۸
۳	[illegible]	[illegible]
۴	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	[illegible]
۵	[illegible]	[illegible]
۶	بخار کی وجہ سے غسل کرنا	۷۳۲
۷	مریض کی عیادت اور فال لینا	۷۳۲
	۵۱ - کتاب الشعر	۷۳۳
۱	بالوں کے متعلق سنت	۷۳۳
۲	بالوں میں کنگھی کرنا	۷۳۴
۳	بالوں کو رنگنے کا بیان	۷۳۴
۴	تعوذ کے متعلق حکم	۷۳۵
۵	خدا کے لیے محبت کرنا	۷۳۶
	۵۲ - کتاب الرؤیا	۷۳۸
۱	خواب کے متعلق روایات	۷۳۸
۲	چوسر یا شطرنج کے متعلق روایات	۷۴۰
	۵۳ - کتاب السلام	۷۴۱
۱	سلام کرنے کا طریقہ	۷۴۱
۲	یہودی اور نصرانی کو سلام کرنے کا طریقہ	۷۴۱
۳	سلام کے متعلق دیگر روایات	۷۴۲
	۵۴ - کتاب الاستئذان	۷۴۴
۱	کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لینا	۷۴۴
۲	چھینک کے جواب کا بیان	۷۴۶
۳	تصویروں اور مورتیوں کا بیان	۷۴۶
۴	گوہ کھانے کا بیان	۷۴۷
۵	کتوں کے متعلق روایات	۷۴۹
۶	بکریاں رکھنے والوں کا نام	۷۴۹
۷	چوہا گھی میں گر جائے اور نماز کے وقت کھانا	۷۵۰
۸	جس کی نحوست سے بچنا چاہیے	۷۵۱
۹	بُرے ناموں کا بیان	۷۵۱
۱۰	پچھنے لگوانا اور ان کی مزدوری	۷۵۲

Presented by www.ziaraat.com

	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳	[illegible]	۷۵۲
۱۴	اس غلام یا لونڈی کے بارے میں جو عورت کے لیے خیانت کرے	۷۵۵
۱۵	غلام کے احکام	۷۵۵
۱۶	لونڈی غلام کے ساتھ نرمی سے سلوک کرنا	۷۵۶
۱۷	لونڈی غلام کی تربیت کرنا	۷۵۶
	۵۵ - کتابُ البیعة	۷۵۷
۱	بیعت کا بیان	۷۵۷
	۵۶ - کتابُ الکلام	۷۵۸
۱	کیسی گفتگو مکروہ ہے؟	۷۵۸
۲	گفتگو سوچ سمجھ کر کی جائے	۷۵۹
۳	ذکر الٰہی کو چھوڑ کر عبث قیل وقال مکروہ ہے	۷۶۰
۴	غیبت کا بیان	۷۶۱
۵	زبان کے گناہوں کا بیان	۷۶۲
۶	دو میں سے ایک کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا	۷۶۳
۷	سچ اور جھوٹ کے متعلق روایات	۷۶۳
۸	اسراف اور دو غلے پن کا بیان	۷۶۴
۹	بعض افراد کے گناہوں کی وجہ سے سب پر عذاب	۷۶۵
۱۰	اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا بیان	۷۶۵
۱۱	بادل گرجتے وقت کیا کہنا چاہیے؟	۷۶۵
۱۲	حضور کے ترکہ کا بیان	۷۶۶
	۵۷ - کتابُ جھنم	۷۶۶
۱	جہنم کا بیان	۷۶۶
	۵۸ - کتابُ الصدقة	۷۶۶
۱	صدقے کی فضیلت	۷۶۶
۲	سوال سے بچنے کا بیان	۷۶۹
۳	صدقہ وخیرات میں جو بات مکروہ ہے	۷۷۱

	۵۹ - کتاب العلم	۷۷۳
	[illegible]	۷۷۳
	۶۰ - کتاب دعوة المظلوم	۷۷۴
	مظلوم کی بددعا سے بچنا چاہیے	۷۷۴
	۶۱ - کتاب اسماء النبی ﷺ	۷۷۵
۱	حضور (ﷺ) کے اسماء طیبہ کا بیان	۷۷۵
	ضروری التماس	۷۷۸
	عظمت الوہیت	۷۸۱
	مقام مصطفےٰ	۷۸۲
	منصب صحابیت	۷۸۵
	تابعین پر الزام	۷۸۹
	نرالی تہذیب	۷۹۰
	نرالی دیانت	۷۹۲
	ٹیڈی ترجمہ	۷۹۳
	اہلیلی ترجمانی	۷۹۴
	صلوٰۃ وسلام میں بدعت	۷۹۵

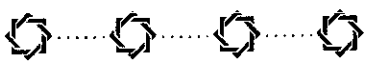

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

عرض ناشر

حقیقت میں قرآن و حدیث ہی دین سے ماخذ ہیں۔ قرآن کریم [illegible] ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوئی تھیں ان کی تشریح ﷺ کی مبارک زندگی کلام الٰہی کی عملی اور منہ بولتی تصویر ہے۔ آپ جو کچھ کرتے اور فرماتے رہے وہی حدیث ہے۔ احادیث کا مطالعہ کرنے سے اللہ کے حبیب کی ساری زندگی کا نقشہ نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے اور پڑھنے والے کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کے شب و روز کس طرح گزارنے ہیں۔

اس ضرورت کے پیش نظر اکابر نے احادیث کے ذخیرے جمع کیے تاکہ اہل اسلام کو رہنمائی کا پورا سروسامان میسر آجائے۔ مشہور کتب احادیث صحیح بخاری، سنن نسائی، مسند امام اعظم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ اور اشعۃ اللمعات (مکمل ۴ جلد) کو بفضلہ تعالیٰ ہم اردو ترجمے کے ساتھ شایان شان طریقے سے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر چکے ہیں اور اب موطا امام مالک کو لے کر حاضر خدمت ہیں اور یہ سعادت بھی فرید بک سٹال حاصل کر رہا ہے۔

موطا امام مالک کا ترجمہ بھی صحیح بخاری اور سنن ابن ماجہ کے فاضل مترجم اور ادیب شہیر علامہ محمد عبدالحلیم خاں اختر شاہجہان پوری نے کیا ہے۔ نیز معلوماتی اور بصیرت افروز حواشی لکھے ہیں، موصوف کا انداز تحریر سادہ، ایمان افروز، شگفتہ اور رواں ہے کیونکہ علوم دینیہ میں مہارت کے ساتھ ساتھ وہ زبان و بیان پر بھی پوری قدرت رکھتے ہیں۔ موصوف کی تصانیف و تراجم کو عوام سے خواص تک ہر طبقۂ فکر میں بے حد پسند کیا جاتا ہے۔

ہم اپنے قارئین کے شکر گزار ہیں کہ جنہوں نے امید سے بڑھ کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور ہمارے پیش کردہ ان علمی و ایمانی ذخیروں کو یوں ہاتھوں ہاتھ لے گئے جیسے وہ اسی انتظار میں بیٹھے تھے، ہم اپنی پبلشر برادری کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں دل کھول کر ہمارے ساتھ تعاون کیا اور ہمیں یقین واثق ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس پذیرائی اور تعاون میں روز بروز اضافہ ہوتا رہے گا اور ہم اس میدان میں آگے ہی قدم بڑھاتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سید اعجاز احمد
(قدس سرہ العزیز)

Presented by www.ziaraat.com

عرضِ مترجم

الحمد للہ حمدا کثیرا کثیرا کہ یہ دائمی مریض و سراپا معصیت اپنی علمی بے مائیگی کے باوجود آج بفضلہٖ تعالیٰ صحیح بخاری وسنن ابنِ ماجہ کے بعد موطا امام مالک کے ترجمہ وحواشی کی ذمہ داری سے فارغ ہوگیا' یہ سب میرے خالق و مالک کا فضل وکرم اور اس کے محبوب ﷺ کی نگاہ عنایت کا کرشمہ ہے جو میرے مشائخ عظام کے لطف کرم سے میسر آیا۔ احقر نے اس ترجمہ اور حواشی کے اندر حسب ذیل امور کو پیشِ نظر رکھا ہے۔

(۱) کوشش کی ہے کہ آسان' شگفتہ' بامحاورہ اور ایمان افروز زبان میں اردو ترجمہ ہو جائے۔

(۲) ترجمہ وحواشی میں حفظِ مراتب کو پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس کا لحاظ رکھنا اہم ترین دینی فریضہ ہے اور ذرا سی بے توجہی سے ایک بات مفید ہونے کی جگہ ایمان کے لیے مضر ہو جاتی ہے۔

(۳) پیش آمدہ آیات کا حوالہ اس کے آگے قوسین کے اندر دیا ہے تاکہ قارئین کو قرآن کریم میں آیات کو تلاش کرنے کی سہولت ہو جائے۔ پہلا نمبر سورت کا اور دوسرا آیت کا ہے۔

(٤) آیات کا بالمقابل اردو ترجمہ پیش کر دیا ہے' جو تفاسیر معتبرہ ومعتمدہ سے پوری مطابقت رکھتا ہے۔

(۵) سند کو چھوڑ کر صرف روایت کرنے والے صحابی یا تابعی سے اردو ترجمہ شروع کیا ہے تاکہ ہر حدیث کا ترجمہ اس کے بالمقابل برابر رہے کیونکہ متن سے ترجمے کے الفاظ زائد ہوتے ہیں۔

(٦) اجتہادی مسائل میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا مذہب ہے۔ احقر نے حواشی میں ان کے ساتھ دوسرے ائمہ کے مذاہب کی وضاحت بھی کر دی ہے اور خصوصاً امامِ اعظم ابوحنیفہ کے مذاہب کی وضاحت کرتے ہوئے حنفی مذہب کی تائید کرنے والی حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔

(۷) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عالمِ مدینہ' علوم دینیہ کے سمندر اور امام مذہب ہونے کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے سچے عاشق تھے بلکہ یوں کہیے کہ اپنے دور میں کاروانِ عاشقانِ رسول کے قافلہ سالار تھے۔ انہوں نے عشقِ رسول کی ایسی شمع روشن کی جو اہلِ ایمان کو مشعل راہ کا کام دیتی رہے گی۔ بفضلہٖ تعالیٰ احقر نے بھی موطا امام مالک کا ترجمہ بساط بھر اسی رنگ میں ڈوب کر کیا ہے اور حواشی کے اندر جذبۂ عشقِ رسول کو چمکانے کی خاطر ایسی احادیث کے مفہوم کو اجاگر کرنے کی حتی الامکان خصوصی کوشش کی ہے جو شانِ رسالت کو بیان کر رہی ہیں۔ حواشی میں اکابر کی کتب معتمدہ سے پوری پوری مدد لی گئی ہے۔ چونکہ ایسی ہی عبارت کے ساتھ حواشی میں حوالہ بھی پیش کر دیا گیا ہے' لہٰذا ان کتابوں کی یہاں فہرست پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ ان حواشی کو تاریخی لحاظ سے تنویر المسالک حواشی موطا امام مالک اور اگر کوئی چاہے تو تاریخی لحاظ سے انہیں مظہر المسالک شرح موطا امام مالک کے نام سے بھی یاد کر سکتا ہے۔

موطا امام مالک کتب احادیث کے اندر امہات الکتب میں شامل اور اس سلسلے میں سرفہرست بھی ہے' ہر دور میں اہلِ علم حضرات نے اس سے استفادہ کیا اور تا قیامت کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ عربی میں ہونے کے باعث ہر ایک اس ایمان افروز مجموعے سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ افادیت کو عام کرنے کی خاطر اسے ترجمے کے ساتھ منظرِ عام پر لانے کا اقدام بڑا مبارک اور اہلِ اسلام کی

Presented by www.ziaraat.com

خیر خواہی ہے۔ یہ ناچیز اس کے ترجمہ وتحشیہ میں کہاں تک کامیاب رہا اس کا اندازہ تو اہل علم حضرات ہی لگا سکتے ہیں؛ ہاں اتنا ضرور عرض کر دینا لگا کہ احقر کو اپنی نااہلی اور علمی بے مائگی کا پورا پورا احساس ہے لہٰذا علم دوست حضرات اس ناچیز کی غلطیوں اور فروگذاشتوں سے ناشر کی معرفت مطلع فرمائیں اور اپنے سدید مشوروں سے بھی نوازیں تو یہ ان کی ذرہ نوازی ہوگی

دوسلسلہ تسلسل بیان کے ساتھ یہ پارہ بھی ختم ہوا اس لیے کہ اہل اسلام کو یہ پہنچے۔ خدائے ذوالمنن اپنے اس حقیر بندے کی اس ناچیز کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اسے ناشر اور اس کا خاندان و کرم پورا بھی اس کے لیے ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم.

وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین.

خاکپائے اکابر: محمد عبدالحکیم خاں اختر
مجددی، مظہری، شاہجہاں پوری
لاہور چھاؤنی
۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ/۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء

Presented by www.ziaraat.com

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

(از قلم مولانا غلام رسول سعیدی مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور)

حضرت امام مالک وہ سب سے پہلے شخص ہیں جو دنیائے علم میں بیک وقت حدیث اور فقہ کے امام کہلائے' ایک طرف مغرب اور مشرق میں ان کے مقلدین کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے تو دوسری طرف امہات کتب حدیث میں سے اکثر ایسی ہیں جن کی کچھ نہ کچھ احادیث کا سلسلۂ سند امام مالک تک پہنچتا ہے۔ فنِ حدیث میں سب سے پہلے انہوں نے باقاعدہ ایک کتاب لکھی اور اس کے بعد تصنیفات کتب حدیث کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

امام مالک کی شخصیت عشق رسالت سے معمور تھی۔ مدینہ کے ذرہ ذرہ سے انہیں پیار تھا' اس مقدس شہر کی سرزمین میں وہ کبھی کسی سواری پر نہیں بیٹھے اس خیال سے کہ ممکن ہے کہ کبھی اس جگہ حضور پیادہ چلے ہوں' پھر جس جگہ آقا پیدل چلے ہوں اس جگہ غلام سوار ہو کر چلے یہ نہ انداز محبت ہے نہ طور غلامی۔

درس حدیث کا بہت اہتمام کرتے تھے' غسل کر کے عمدہ اور صاف لباس زیب تن کرتے' پھر خوشبو لگا کر مسند درس پر بیٹھ جاتے' اسی طرح بیٹھے رہتے۔ کبھی دورانِ درس پہلو نہیں بدلتے تھے۔ ایک دفعہ دوران درس بچھو انہیں پیہم ڈنگ لگاتا رہا۔ مگر اس پیکر عشق و محبت کے جسم میں کوئی اضطراب نہیں آیا اور وہ اسی انہماک اور استغراق کے ساتھ اپنے محبوب کی دلکش روایات اور دل نشین احادیث بیان کرتے رہے۔

ولادت اور نام ونسب

امام مالک کا پورا نام اس طرح ہے امام دارالہجرت امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث الاصبحی۔ امام مالک کے پردادا ابو عامر بن عمرو جلیل القدر صحابی تھے۔ (امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۷) غزوہ بدر کے سوا وہ حضور ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ (شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ درایۃ الموطا ص ۱۷) امام مالک کے جدِ اعلیٰ عمرو بن حارث ذواصبح کے ساتھ مشہور تھے۔ اس وجہ سے آپ کو اصبحی کہا جاتا ہے۔ (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ بستان المحدثین ص ۱۲) امام مالک کے سال ولادت میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ لیکن امام مالک کے تلمیذ رشید یحییٰ بن بکیر نے بیان فرمایا ہے کہ آپ کی ولادت ۹۳ھ میں ہوئی ہے اور امام ذہبی نے اسی کو صحیح ترین قول قرار دیا ہے۔ (امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۱۲) شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے کہ امام مالک شکم مادر میں عام معمول کے خلاف تین سال تک رہے ہیں۔

(شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ درایۃ الموطا ص ۱۸)

اساتذہ

خلفائے راشدین کے عہد میں مسائل فقہیہ اور فتاویٰ کے سلسلہ میں عام طور پر لوگوں کا رجوع حضرت عائشہ' عبداللہ بن مسعود' عبداللہ بن عمر' عبداللہ بن عباس' ابو ہریرہ' انس اور جابر رضی اللہ عنہم کی طرف ہوتا تھا اور یہی وہ نفوس قدسیہ تھے جو اس زمانہ میں دائرہ علمیہ کا مرکز قرار پائے تھے۔ عصر صحابہ کے بعد فقہاء تابعین نے ان حضرات کی میراث کو سنبھالا جن میں سعید بن مسیب' عروہ' سالم اور قاسم کے نام بڑے مشہور ہیں۔ تابعین کے بعد تبع تابعین میں سے ابن شہاب زہری' یحییٰ بن سعید انصاری' زید بن اسلم' ربیعہ' ابوزناد وغیرہم نے اس سلسلہ کو قائم رکھا۔ امام مالک نے جس علمی فضا میں ہوش وحواس کی آنکھ کھولی' وہ انہی حضرات کا زمانہ تھا۔ حضرات تبع

Presented by www.ziaraat.com

تابعین جس علم کو تابعین اور وہ صحابہ کرام سے سینہ بہ سینہ منتقل کرتے چلے آرہے تھے اس علم کو انہوں نے ان تمام بزرگ حضرات سے

امام مالک نے اپنے زمانہ کے مشائخ میں سے [illegible] کے حالات میں شامل تھے۔ علامہ زرقانی لکھتے ہیں کہ آپ نے نو سو سے زیادہ مشائخ اور بزرگانِ دین سے علم دین حاصل کیا ہے۔ (شرح مؤطا امام مالک للزرقانی، مطبوعہ المکتبۃ الثقافیۃ، ص ۱۰)

آپ کے اساتذہ میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں۔ عاصم بن عبداللہ بن العوام، ابراہیم بن عبداللہ بن عمر، زید بن اسلم، نافع مولیٰ ابن عمر، حمید الطویل، سعید المقبری، ابوحازم، سلمہ بن دینار، شریک بن عبداللہ بن ابی نمر، صالح بن کیسان، زہری، صفوان بن سلیم، ربیع بن ابی عبدالرحمٰن، ابوالزناد ابن المنکدر، عبداللہ بن دینار ابوطوالہ، عبدربہ، یحییٰ بن سعید، عمرو بن ابی عمر، مولی المطلب علاء بن عبدالرحمان، ہشام بن عروہ، یزید بن الہاجر، یزید بن عبداللہ بن خصیفہ، ابوالزبیر المکی، ابراہیم موسیٰ بن عقبہ، ایوب السختیانی، اسماعیل بن ابی حکیم، حمید بن عبدالرحمان، جعفر بن محمد صادق، حمید بن قیس مکی، داؤد بن الحسن، زیاد بن سعد، زید بن رباح، سالم ابی النضر، سہیل بن ابی صالح، صفی مولیٰ ابوایوب، ضمرہ بن سعید، طلحہ بن عبدالملک الایلی، عبداللہ بن ابی بکر بن حزم، عبداللہ بن القفل الہاشمی، عبداللہ بن یزید، عبدالرحمان بن ابی صعصعہ، عبدالرحمان بن القاسم، عبداللہ بن ابی عبداللہ الانمر، عمرو بن مسلم بن عمارہ بن اکیمہ، عمرہ بن یحییٰ بن عمارہ، قطن بن وہب، ابوالاسود عروہ، محمد بن عمرو بن حلملہ، محمد بن یحییٰ بن حبان، مخرجہ بن بکیر وغیرہم۔

(حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۵)

تلامذہ

امام مالک رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں مستقل سکونت رکھی تھی اور مسلمانوں کے لیے یہ مبارک شہر تمام شہروں میں قلب کی حیثیت رکھتا ہے اس وجہ سے اطراف واکناف سے لوگ یہاں آتے رہتے تھے اور مدینہ منورہ میں امام دارالہجرت مالک بن انس کی علمی شہرت اپنے کمال پر پہنچی ہوئی تھی۔ اس وجہ سے بے شمار لوگوں کو آپ سے علم حدیث کے سماع کا موقعہ حاصل ہوا۔ امام مالک سے ان کے مشائخ، معاصرین اور عام تلامذہ سب قسم کے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

مشائخ میں ابن شہاب زہری، یحییٰ بن سعید انصاری اور یزید بن عبداللہ بن الہاد، معاصرین میں سے اوزاعی، ثوری، ورقاء بن عمر الشعبہ بن الحجاج، ابن جریج، ابراہیم بن طہمان، لیث بن سعد اور ابن عیینہ اور عمر میں بزرگ حضرات میں سے ابواسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید القطان، عبدالرحمان بن مہدی، حسین بن ولید نیشاپوری، روح بن عبادہ، زید بن الحباب، امام شافعی، ابن المبارک، ابن وہب، ابن قاسم، قاسم بن یزید الجرمی، معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن ایوب مصری، ابوعلی حنفی، ابونعیم، ابوعاصم، ابوالولید طیالسی، احمد بن عبداللہ بن یونس، اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع، بشر بن عمر الزاہدی، جویرہ بن اسماء، خالد بن مخلد، سعید بن منصور، عبداللہ بن رجاء مکی، قعنبی، اسماعیل بن یونس، اویس یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، ابومسہر عبداللہ بن یوسف عبدالعزیز اویسی، مکی بن ابراہیم، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، یحییٰ بن فرعہ، قتیبہ بن سعید، ابو مصعب زہری، اسماعیل بن موسیٰ فزاری، خلف بن ہشام، عبدالاعلیٰ بن حماد الدرسی، سوید بن سعید، مصعب ابن عبداللہ زبیری، ہشام بن عمار، عتبہ بن عبداللہ مروزی اور ابوحذافہ احمد بن اسماعیل مدنی ہیں۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۶)

شخصیت

امام مالک کا قد دراز، بدن فربہ اور رنگ سفید مائل بہ زردی تھا۔ آنکھیں بڑی اور خوبصورت تھیں، ناک بلند اور سر پر برائے نام بال تھے، مونچھیں بطرز سبالہ رکھا کرتے تھے۔ امام مالک نے ستاسی سال کی عمر گزاری لیکن ڈاڑھی میں خضاب کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ یمن، مصر اور خراسان کے بنے ہوئے بیش قیمت لباس زیب تن کیا کرتے تھے۔ عام طور پر سفید رنگ کا لباس پہنتے تھے اور عطر

Presented by www.ziaraat.com

لگاتے تھے' سر پر عمامہ باندھتے تھے اور دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکایا کرتے تھے اور ضرورت کے بغیر کبھی سرمہ نہیں لگاتے تھے۔

[illegible]

کہا تو فرمایا اللہ تعالیٰ مومنین کے بارے میں فرماتا ہے [illegible] آپ کا مصحف ہمیشہ میرے سامنے رہتا ہے جس کو میرے دل پر نقش ہو جائے۔

امام مالک کو تحصیل علم کی بے حد لگن تھی۔ زمانہ طالب علمی میں آپ کے پاس چھ سو یا دو سو تھا کتابوں کا اتنا ذخیرہ تھا کہ مکان کی چھت توڑ کر اس کی لکڑیاں فروخت کیں اور کتابیں خریدیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر دولت کا دروازہ کھول دیا۔ آپ کا حافظہ نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ فرماتے ہیں: جس چیز کو میں ایک بار دیکھتا ہوں اس کو یاد کر لیتا ہوں اور پھر اس کو نہیں بھولتا۔

امام مالک مدینہ منورہ کے جس مکان میں رہتے تھے وہ عبداللہ بن مسعود کی رہائش گاہ تھی۔ مسجد نبوی میں اس جگہ بیٹھتے جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھا کرتے تھے۔ امام مالک فرماتے ہیں: میں نے پوری زندگی میں کبھی کسی بیوقوف شخص کے ساتھ ہم نشینی نہیں کی۔ امام مالک تنہائی میں کھانا کھاتے تھے۔ اس لیے کسی شخص نے آپ کے خورد ونوش کے احوال بیان نہیں کیے' وقار اور دبدبہ کے باوجود امام مالک اپنے اہل وعیال اور خدام کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آتے تھے۔ مدینہ منورہ کا بے حد احترام کرتے تھے' آپ نے حرم مدینہ میں کبھی قضائے حاجت نہیں کی۔ قضائے حاجت کے لیے تمام عمر حرم مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے رہے۔ امام مالک مدینہ منورہ میں کبھی سوار ہو کر نہیں نکلتے تھے اور اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ جس شہر میں رسول اللہ ﷺ کا روضہ ہو اس شہر کی سرزمین کو سواری کے سموں سے روندتے ہوئے مجھے حیاء آتی ہے۔

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹' بستان المحدثین ص ۱۳۱۲۲)

معمولات زندگی

امام مالک کی زندگی سادہ اور پروقار تھی' لوگوں کے ساتھ معاملات میں بے حد خلیق اور متواضع تھے' انہوں نے ساری زندگی علمی خدمت اور تعظیم حرم رسول میں گزاری۔ ابومصعب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ میں نے اس وقت تک فتویٰ لکھنا نہیں شروع کیا جب تک ستر علماء نے میری اہلیت کی گواہی نہیں دی۔ امام زرقانی بیان کرتے ہیں کہ امام مالک نے اپنے ہاتھ سے ایک لاکھ احادیث تحریر کی ہیں۔ سترہ سال کی عمر میں درس حدیث شروع کیا اور اس وقت ان کا حلقہ درس اپنے معاصرین کے حلقوں میں سب سے بڑا حلقہ تھا۔ طلباء کا انبوہ کثیر ہر وقت ان کے دروازے پر موجود رہتا تھا۔ انہوں نے اپنے دروازے پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔ پہلے خواص اہل علم کو آنے کی اجازت تھی اور پھر عام طلباء کو۔

(شیخ محمد عبدالباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ' شرح الزرقانی الموطا ص ۳)

قتیبہ بیان کرتے ہیں کہ جب امام مالک ہمارے پاس تشریف لاتے تو عمدہ لباس زیب تن ہوتا اور خوشبو لگائی ہوئی ہوتی تھی۔ ابن سعد لکھتے ہیں کہ امام مالک نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لاتے تھے' جنازہ پڑھنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے' بیماروں کی عیادت کرتے تھے' لوگوں کے حقوق ادا کرتے تھے' مسجد میں مجلس منعقد کرتے' پھر کسی وجہ سے مسجد میں بیٹھنا ترک کر دیا اور نماز پڑھ کر چلے جاتے۔ پھر جنازوں میں بھی جانا چھوڑ دیا اور لوگوں کے پاس جا کر تعزیت کیا کرتے' آخر عمر میں جمعہ اور پانچ نمازوں کے لیے مسجد میں جانے کے سوا سب کچھ چھوڑ دیا لیکن لوگوں کی محبت اور عقیدت میں فرق نہ آیا۔ بسا اوقات اس سلسلہ میں فرماتے کہ ہر شخص اپنا عذر بیان کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔

امام مالک انتہائی سادہ اور بے نفس تھے۔ ابن مہدی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے امام مالک سے مسئلہ پوچھا۔ آپ

Presented by www.ziaraat.com

نے فرمایا: میں اس کو اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا۔ وہ شخص کہنے لگا: میں بڑی دور سے آپ کا نام سن کر مسئلہ معلوم کرنے آیا تھا۔ آپ

(امام ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۹)

درسِ حدیث

امام مالک نے سترہ سال کی عمر میں تعلیم و تدریس کی ابتداء کر دی تھی حدیث شریف پڑھانے سے پہلے غسل کرتے عمدہ اور بیش قیمت لباس زیب تن کرتے، خوشبو لگاتے، پھر ایک تخت پر نہایت عجز وانکساری سے بیٹھتے اور جب تک درس جاری رہتا انگیٹھی میں عود اور لوبان ڈالتے رہتے تھے، درسِ حدیث کے درمیان کبھی پہلو نہیں بدلتے تھے۔ عبداللہ بن المبارک بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں درس حدیث میں حاضر ہوا۔ امام مالک روایت حدیث فرما رہے تھے، اسی دوران ایک بچھو کی نیش زنی کے باوجود آپ نے نہ پہلو بدلا، نہ سلسلہ روایت ترک کیا اور نہ ہی آپ کے تسلسل کلام میں کچھ فرق واقع ہوا۔ بعد میں آپ نے فرمایا: میرا اس تکلیف پر اس قدر صبر کرنا کچھ اپنی طاقت کی بناء پر نہ تھا بلکہ محض رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے تھا۔

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۴۸ھ بستان المحدثین ص ۲۰)

عام طور پر درسِ حدیث کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ استاد حدیث پڑھے اور شاگرد سنتا رہے، دوسرا یہ کہ شاگرد حدیث پڑھے اور استاد سنتا رہے۔ اہل عراق نے درس حدیث کے لیے صرف پہلے طریقہ کو اختیار کر لیا اور اسی طریقہ میں درس حدیث کو منحصر خیال کرتے تھے۔ اس وجہ سے امام مالک اور حجاز کے دوسرے علماء نے درس حدیث کے لیے دوسرے طریقے کو اختیار کر لیا تھا۔

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۴۸ھ بستان المحدثین ص ۱۹)

کلمات الثناء

حضور ﷺ کی حدیث ہے کہ عنقریب لوگ علم کی طلب میں سفر کر کے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے پھر بھی انہیں عالم مدینہ سے بہتر کوئی عالم نہ مل سکے گا۔ سفیان بن عیینہ اور امام عبدالرزاق کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے اس فرمان میں امام مالک کی طرف اشارہ ہے۔ (شیخ محمد عبدالباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ شرح الزرقانی للموطا ج ۱ ص ۳) امام شافعی فرماتے تھے کہ امام مالک علماء کے درمیان ایک درخشندہ ستارے کی مانند ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ اگر امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا۔ ابن وہب کہتے ہیں کہ اگر مالک اور لیث نہ ہوتے تو ہم گمراہ ہو جاتے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے تھے کہ جس بات پر ثوری، مالک اور اوزاعی اتفاق کر لیں وہ سنت ہے خواہ اس باب میں صریح نص وارد نہ ہو۔ (امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۰۹) امام نسائی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تبع تابعین کی جماعت میں امام مالک سے زیادہ عظیم کوئی شخص نہیں اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی شخص حدیث میں مامون تھا۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۹)

عبدالرحمان بن مہدی کہتے تھے کہ سفیان ثوری روایت حدیث میں امام تھے اور اوزاعی قواعد سلف کے امام تھے اور امام مالک ان دونوں فنون کے امام تھے نیز وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے امام مالک سے کوئی زیادہ عقلمند شخص نہیں دیکھا۔ (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ درایۃ الموطا ص ۱۷) یحییٰ بن سعید قطان اور یحییٰ بن معین انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث کہتے تھے۔ نیز ابن معین کہتے تھے کہ امام مالک مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ ابن قدامہ کہتے ہیں کہ امام مالک اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ قوی حافظہ رکھتے تھے۔ امام احمد بن احمد نے کہا کہ ابن شہاب زہری کے شاگردوں میں امام مالک سب سے فائق تھے اور امام بخاری نے کہا کہ صحیح ترین سند یہ ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

مالک عن نافع عن ابن عمر ۔ (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ ازالۃ الخفا ص ۱۷) امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ امام مالک استاذ [illegible]

امام نسائی فرماتے ہیں کہ امام مالک متعدد خصائل میں منفرد ہیں۔ اول طول علم معلومات کا فی ذکاوت ثاقب اور وسعت علم ثالث ان کی روایات کی جمعیت پر آئمہ کا اتفاق رابع ان کے تدین تقوی اور اتباع سنت پر لوگوں کا اجماع خامس فقہ اور فتوی میں ان کا تقدم۔ (امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۱۴)

کرم بالائے کرم

امام دارالہجرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی محبت سے حظ وافر عطا فرمایا تھا' وہ اسوۂ رسول کے سراپا اور سنت نبوی کی عملی تصویر تھے۔

مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب امام مالک کے سامنے حضور کا ذکر کیا جاتا تو شدت جذبات سے ان کا رنگ متغیر ہو جاتا اور اسم مبارک کی تعظیم کے لیے بے اختیار جھک جاتے تھے۔ مدینہ طیبہ کے ذرہ ذرہ سے انہیں عشق تھا اور وہ حرم رسول کی گلیوں اور بازاروں کا بھی احترام کرتے تھے' اسی وجہ سے حضور ﷺ کی بارگاہ سے امام مالک کو بیش بہا نعمتیں نصیب ہوئی تھیں۔ امام ابونعیم اصفہانی اپنی سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں کہ خلف امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام مالک نے فرمایا: دیکھو تمہارے مصلے کے نیچے کیا ہے؟ انہوں نے دیکھا تو ایک کاغذ تھا جس میں امام مالک کے بعض احباب نے اپنا خواب لکھا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کی مجلس میں لوگ جمع ہیں' آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے اپنے منبر کے نیچے علم چھپا رکھا ہے اور مالک کو حکم دیا کہ وہ اس علم کو لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

اسماعیل بن مزاحم مروزی بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی اور آپ سے استفسار کیا کہ حضور ہم آپ کے بعد کس سے سوال کیا کریں؟ فرمایا: مالک بن انس سے۔

ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی' آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور کافی لوگ آپ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور مالک حضور ﷺ کے سامنے مؤدب کھڑے تھے' حضور کے پاس مشک تھی' آپ اس میں سے تھوڑی تھوڑی مشک مالک کو دے رہے تھے اور وہ اس مشک کو لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے۔

محمد بن رمح بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی تو آپ سے پوچھا: حضور مالک اور لیث میں زیادہ علم کس کا ہے؟ فرمایا: میرے علم کا وارث مالک ہے۔

ثنی بن سعید بیان کرتے ہیں کہ امام مالک فرماتے تھے کہ میری کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں میں نے حضور ﷺ کی زیارت نہ کی ہو۔ (حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی متوفی ۴۳۰ھ حلیۃ الاولیاء ج ۶ ص ۳۱۶ تا ۳۱۷)

ابتلاء

امام مالک کا مسلک تھا کہ طلاق مکروہ واقع نہیں ہوتی' ان کے زمانہ کے حاکم نے اس مسئلہ میں ان سے اختلاف کیا اور ان کو زدوکوب کیا اور اونٹ پر سوار کرا کے شہر میں پھرایا' اس حال میں بھی امام مالک نے بآواز بلند فرمایا کہ جو شخص مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے میں ابوعامر مالک بن انس اصبحی ہوں اور میرا مسلک یہ ہے کہ طلاق مکروہ واقع نہیں ہوتی۔ جعفر بن سلیمان تک جب یہ خبر پہنچی کہ امام مالک بلند آواز سے یہ اعلان کر رہے ہیں تو اس نے حکم جاری کیا کہ انہیں اونٹ سے اتار لیا جائے۔

Presented by www.ziaraat.com

امام احمد بن حنبل سے جب اس واقعہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: طلاق مکروہ نافذ نہ کرنے کی بناء پر بعض حکام

مالکی مسلک کا رواج

مغربی ممالک خصوصاً اندلس میں امام مالک کے مسلک کا بہت زیادہ پرچار ہوا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ وہاں کے لوگ جب حج اور زیارت روضۂ منورہ کے لیے حرمین حاضر ہوتے تو مدینہ منورہ میں امام مالک کی شہرت، مقبولیت اور آپ کے علم وفضل سے بہت متاثر ہوتے۔ اس سبب سے اندلس میں عام طور پر لوگ امام مالک کے فتاویٰ کی پیروی کرتے تھے۔ چنانچہ قرطبہ سے یحییٰ بن یحییٰ مصمودی مدینہ منورہ پہنچے، وہ ایک سال تک امام مالک کی خدمت میں رہے اور واپس آ کر انہوں نے موطا امام مالک اور فتاویٰ امام مالک کی تبلیغ اور اشاعت کی۔ اسی طرح اندلس کے ایک اور عالم عیسیٰ بن دینار بھی امام مالک کے شاگرد تھے اور ان دو حضرات نے دیارِ مغرب میں امام مالک کے مسلک کی بہت زیادہ خدمت کی۔ ابن حزم نے لکھا ہے کہ یحییٰ بن یحییٰ کو شاہی دربار میں پذیرائی حاصل تھی اور تمام شہروں میں قاضیوں کا تقرر ان کی رائے سے ہوتا تھا اور یحییٰ بن یحییٰ اس بات کا خاص خیال رکھا کرتے تھے کہ کسی ایسے شخص کو قاضی نہ مقرر کر دیا جائے جو مالکی مسلک سے اختلاف رکھتا ہو۔ (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ، بستان المحدثین ص ۳۵)

وصال

یحییٰ بن یحییٰ مصمودی بیان کرتے ہیں کہ جب امام مالک کا مرض الموت طویل ہوا اور وقت آخر آ پہنچا تو مدینہ منورہ اور دوسرے شہروں سے تمام علماء اور فقہاء امام مالک کے مکان میں جمع ہو گئے تا کہ امام مالک کی آخری ملاقات سے فیض یاب اور ان کی وصیتوں سے بہرہ مند ہوں۔ یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ اس وقت امام مالک کی عیادت کرنے والے مجھ سمیت ایک سو تیس علماء حاضر تھے۔ میں بار بار امام کے پاس جاتا اور سلام عرض کرتا تھا کہ اس آخری وقت میں امام کی نظر مجھ پر پڑ جائے اور وہ نظر میری سعادت اخروی کا وسیلہ بن جائے۔ میں اسی کیفیت میں تھا کہ امام نے آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم کو کبھی ہنسایا اور کبھی رلایا، اس کے حکم سے زندہ رہے، اس کے حکم سے جان دیتے ہیں، اس کے بعد فرمایا: موت آ گئی۔ خدا تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب ہے۔ حاضرین نے عرض کیا: اس وقت آپ کے باطن کا کیا حال ہے؟ فرمایا: میں اس وقت اولیاء اللہ کی مجلس کی وجہ سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں اہل علم کو اولیاء اللہ گردانتا ہوں، اللہ تعالیٰ کو حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد علماء سے زیادہ کوئی شخص پسند نہیں ہے۔ نیز میں اس لیے بھی خوش ہوں کہ میری تمام زندگی علم کی تحصیل اور اس کی تعلیم میں گزری ہے اور میں اس سلسلہ میں اپنی تمام مساعی کو مستجاب اور مشکور گمان کرتا ہوں، اس لیے کہ تمام فرائض اور سنن اور ان کے ثواب کی تفصیلات ہم کو زبان رسالت سے معلوم ہوئیں مثلاً حج کا اتنا ثواب ہے اور زکوٰۃ کا اتنا اور ان تمام معلومات کو سوائے حدیث کے طالب علم کے اور کوئی شخص نہیں جان سکتا اور یہی علم اصل میں نبوت کی میراث ہے۔ یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کہتے ہیں کہ اس کے بعد امام مالک نے ربیع کی ایک روایت بیان کی کہ کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلانا روئے زمین کی تمام دولت کو صدقہ کرنے سے بہتر ہے اور کسی شخص کی دینی الجھن دور کر دینا سو حج کرنے سے افضل ہے اور ابن شہاب زہری کی روایات سے بتلایا کہ کسی شخص کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔ یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ اس گفتگو کے بعد امام مالک نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ، بستان المحدثین ۱۳۹) امام ذہبی لکھتے ہیں کہ امام مالک کا سن وصال مؤرخین کے اتفاق سے ۱۷۹ھ ہے البتہ تاریخ میں اختلاف ہے۔ ابو مصعب اور ابن وہب نے تاریخ وصال ۱۰ ربیع الاول بیان کی ہے، ابن سحنون نے گیارہ ربیع الاوّل، ابن

Presented by www.ziaraat.com

ابی اویس نے چودہ ربیع الاول تاریخ بتلائی ہے اور مصعب زبیری نے آپ کا وصال ماہ صفر میں ذکر کیا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

موطاء امام مالک

فن حدیث میں جس کتاب کو سب سے پہلے مدون کیا گیا وہ موطاء امام مالک ہے۔ امام شافعی نے اس کتاب کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ کتاب اللہ کے بعد روئے زمین پر اس سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں ہے۔ (شیخ محمد عبدالباقی زرقانی شرح الموطاء زرقانی ج ۱ ص ۸) اور فن جرح وتعدیل کے مشہور امام حافظ ابوزرعہ رازی متوفی ۲۶۴ھ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ موطاء کی تمام احادیث صحیح ہیں تو وہ حانث نہیں ہوگا۔ (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی متوفی ۱۲۲۹ھ بستان المحدثین ص ۲۶) ابوبکر بن العربی نے کہا: فن حدیث میں صحیح بخاری ثانوی حیثیت رکھتی ہے اور اس موضوع پر اصل اوّل موطاء امام مالک ہے۔ (مولانا عبدالحیٔ لکھنوی ۱۳۰۴ھ التعلیق الممجد ص ۱۵) اور حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ موطاء کی صحت اور قوت سے لوگوں کے دلوں میں جس قدر ہیبت طاری ہے اس کا کوئی کتاب مقابلہ نہیں کرسکتی۔ (مولانا عبدالحی لکھنوی ۱۳۰۴ھ التعلیق الممجد ص ۱۶) حافظ ابن حبان لکھتے ہیں کہ فقہاء مدینہ میں امام مالک وہ شخص ہیں جنہوں نے روایات کے بارے میں تحقیق سے کام لیا اور جو شخص حدیث میں ثقہ نہ تھا اس سے اعراض فرمایا۔ وہ صحیح روایات کے علاوہ نہ اور کوئی چیز روایت کرتے اور نہ کسی غیر ثقہ سے حدیث بیان کرتے۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۹) یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ آج قوم کے پاس فن حدیث میں موطاء سے زیادہ کوئی صحیح کتاب نہیں ہے۔ محمد بن سرّی کہتے تھے کہ میں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو عرض کیا: حضور مجھے کچھ احادیث بیان فرمایئے جن کو میں آپ سے روایت کروں۔ فرمایا: اے ابن السرّی میں نے مالک کو ایک خزانہ دیا ہے جس کو وہ تم میں تقسیم کریں گے اور یاد رکھو وہ خزانہ موطاء ہے۔ پھر فرمایا: اللہ کی کتاب اور میری سنّت کے بعد مسلمانوں کے لیے موطاء سے زیادہ کوئی صحیح چیز نہیں ہے' اس کتاب کا سماع کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

(مولانا عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ التعلیق الممجد ص ۱۵)

سبب تالیف

حافظ ابومصعب زہری لکھتے ہیں کہ خلیفہ منصور عباسی نے امام مالک سے فرمائش کی تھی کہ آپ لوگوں کے لیے ایک کتاب تصنیف کردیجئے جس پر عمل کرنے کے لیے میں لوگوں کو آمادہ کروں۔ امام مالک مختلف عذر پیش کرتے رہے مگر خلیفہ نے باصرار شدید آپ کو اس کام کے لیے تیار کرلیا۔ بالآخر امام مالک نے موطاء کی تصنیف شروع کی لیکن اس کی تکمیل سے پہلے منصور کا انتقال ہوگیا اور اس کے بیٹے محمد مہدی کے ابتدائی دورِ خلافت میں اس کتاب کی تکمیل ہوگئی۔ (علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ تزئین الممالک ص ۴۳)

مدارج تالیف

ابن الوہاب ذکر کرتے ہیں کہ امام مالک نے ایک لاکھ احادیث میں سے موطاء کا انتخاب کیا۔ پہلے اس میں دس ہزار احادیث جمع کیں پھر مسلسل غور کرتے رہے یہاں تک کہ اس میں پانچ سو احادیث باقی رہ گئیں۔ حافظ ابن عبدالبر لکھتے ہیں کہ امام اوزاعی کے شاگرد عمر بن عبدالواحد کہتے ہیں کہ ہم نے چالیس دن میں امام مالک کو موطاء سنائی تو آپ نے فرمایا کہ جس کتاب کو میں نے چالیس سال میں تالیف کیا تم نے اس کو چالیس دنوں میں حاصل کرلیا۔ (مولانا عبدالحیٔ لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ التعلیق الممجد ص ۱۵)

وجہ تسمیہ

موطاء کا لفظ ''وطی'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی روندنے کے ہیں۔ امام مالک نے کتاب کی تالیف کے بعد اس کو مدینہ منورہ کے ستر فقہاء کے سامنے پیش کیا جنہوں نے اس کتاب کو انظار دقیقہ سے روندا' اس وجہ سے اس کا نام موطاء پڑ گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

یہ لفظ ''ھو الطاۃ'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی موافقت ہیں چونکہ اس کتاب کے ساتھ امام مالک کے زمانے کے تمام علماء نے موافقت کی تھی اس لیے اس کا نام موطا رکھا گیا۔

تالیف میں اخلاص

جب امام مالک نے موطا کی تصنیف کا شروع کیا تو آپ کے کئی اصحاب نے بھی آپ کی طرح تصنیف میں لکھنا شروع کر دیا۔ بعض لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ کیوں اپنے آپ کو اس تصنیف کی وجہ سے تکلیف میں ڈال رہے ہیں جب کہ اور لوگوں نے بھی اس طرز کی کتابیں لکھنی شروع کر دی ہیں؟ امام مالک نے فرمایا عنقریب لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کا کام محض اللہ کے لیے ہے۔ چنانچہ موطاء کے ظہور میں آنے کے بعد وہ تمام کتابیں اپنی رونق اور شہرت کھو بیٹھیں اور اس زمانہ کی تالیفات میں سے سوائے موطاء کے آج کسی کا نام ونشان نہیں ملتا۔ (شاہ ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ مقدمہ مسوی ج ۱ ص ۲۵)

امام مالک موطاء کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اپنا اخلاص ثابت کرنے کے لیے موطاء کے مسودہ کے تمام اوراق کو پانی میں ڈال دیا اور فرمایا: اگر ان اوراق میں سے ایک ورق بھی بھیگ گیا تو مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ لیکن یہ امام مالک کی صدق نیت اور اخلاص کا ثمرہ تھا کہ پانی میں ڈالنے کے باوجود ان اوراق میں سے کوئی ورق بھی نہیں بھیگا اور اس کام میں امام مالک کا اخلاص اور ان کی للّٰہیت تمام لوگوں پر ظاہر ہوگئی۔ (شیخ محمد عبدالباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ شرح الزرقانی للموطاء ج ۱ ص ۲۵)

شرفِ اولیّت

تاریخی طور پر اس بات میں کسی شخص کو مجالِ سخن نہیں ہے کہ حدیث کا جو سب سے پہلا مجموعہ امت کے ہاتھوں میں پہنچا ہے وہ موطاء امام مالک ہے۔ البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ صحیح مجرد میں پہلی کتاب بخاری ہے یا موطاء' بہر حال جمہور کی رائے یہی ہے کہ صحیح مجرد میں پہلی کتاب امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری کی الجامع الصحیح ہے جو آج تمام دنیا میں صحیح بخاری کے نام سے معروف ہے اور بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ صحیح مجرد میں پہلی کتاب موطاء امام مالک ہے لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے کیونکہ موطاء میں بکثرت بلاغات' مراسیل اور منقطعات ہیں اور انقطاع سند بہر حال صحت حدیث کے منافی ہے۔ بعض لوگ اس جواب میں صحیح بخاری کے تراجم اور تعلیقات سے معارضہ کرتے ہیں کیونکہ امام بخاری نے متعدد جگہ سند ذکر کیے بغیر متن حدیث سے ترجمۃ الباب قائم کیا ہے اور بعض جگہ ترجمۃ الباب میں معلق احادیث وارد کی ہیں، پس اگر انقطاع سند موطاء کی صحت مجردہ کے لیے مانع ہے تو یہ سقم صحیح بخاری میں بھی پایا جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ صحیح بخاری کی تعلیقات اور تراجم کی دوسرے توابع اور شواہد سے تقویت اور تائید ہو جاتی ہے تو موطاء کی بلاغات اور مراسیل وغیرہ کو بھی دوسرے قرائن سے تائید حاصل ہے۔

اس معارضہ کے جواب میں اولاً گزارش یہ ہے کہ موطاء کی تمام احادیث بلا استثناء پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکیں۔ چنانچہ حافظ ابن عبدالبر مالکی اندلسی نے تصریح کی ہے کہ موطاء کی چار احادیث ایسی ہیں جن کی اور کسی سند سے تائید نہیں ہو سکی۔ (شیخ محمد عبدالباقی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ شرح الزرقانی للموطاء ج ۱ ص ۸) ثانیاً ان منقطع احادیث کا کسی اور سند سے متصل ثابت ہونا ایک اور بات ہے لیکن جن اسناد سے امام مالک نے ان کو روایت کیا ہے وہ بہر حال منقطع ہیں اور ان اسناد کے لحاظ سے وہ احادیث فنی طور پر صحیح نہیں ہوں گی کیونکہ انقطاع صحت حدیث کے منافی ہے جیسا کہ اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی وضاع راوی آ جائے تو اس سند کے لحاظ سے وہ حدیث بہر حال موضوع قرار پائے گی خواہ متن حدیث کسی دوسری صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو۔ ثالثاً امام بخاری نے جس قدر تعلیقات وارد کی ہیں وہ سب اصل میں متصل ہیں اور امام بخاری نے ان احادیث کا علی وجہ الاتصال ہی سماع کیا ہے لیکن عمداً متعدد حکمتوں کی بناء پر ان کی اسناد کو حذف کر دیا برخلاف موطاء کی بلاغات کے' کیونکہ امام مالک کو وہ تمام بلاغات علی وجہ الانقطاع ملی ہیں جیسا کہ عنقریب واضح ہو

Presented by www.ziaraat.com

جائے گا۔ (صحیح بخاری کے باب میں ہم نے ان حکمتوں کو بیان کر دیا ہے (سعیدی) رابعاً امام مالک کی تمام منقطع احادیث کتاب کے اصل موضوع

ظاہر ہے اور امام بخاری کی تصریح "ما وضعت فی جامعی هذا الا ما صح" سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے۔

ہر ایک شخص کا میلان اور مسلک جدا ہوتا ہے ہماری رائے اس مسئلہ میں بہر حال یہی ہے کہ صحیح تر حدیثیں احادیث نقل کرنے کا شرف جس شخص نے سب سے پہلے حاصل کیا وہ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ہیں اور نفس حدیث کا سب سے پہلا مجموعہ جس شخص نے امت مسلمہ کو فراہم کیا وہ امام ابوعبداللہ مالک بن انس اصبحی ہیں۔

آج تک تمام علماء سلفاً خلفاً یہی لکھتے آ رہے ہیں کہ احادیث کا سب سے پہلا مجموعہ امام مالک نے پیش کیا لیکن مولوی عبد الرشید نعمانی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے احادیث کا مجموعہ جس شخص نے پیش کیا وہ امام اعظم ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ جب جامع کوفہ کی اس مشہور علمی درس گاہ میں مسند فقہ وعلم پر جلوہ آراء ہوئے جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے باقاعدہ طور پر چلی آ رہی تھی تو آپ نے جہاں علم کلام کی بنیاد ڈالی' فقہ کا عظیم الشان فن مدون کیا' وہاں ہی علم حدیث کی ایک اہم ترین خدمت یہ انجام دی کہ احادیث احکام میں سے صحیح اور معمول بہ روایات کا انتخاب فرما کر ایک مستقل تصنیف میں ان کو ابواب فقہیہ پر مرتب کیا جس کا نام کتاب الآثار ہے اور آج امت کے پاس احادیث صحیحہ کی سب سے قدیم ترین کتاب یہی ہے'' پھر لکھتے ہیں:

''ممکن ہے کہ بعض لوگ کتاب الآثار کو احادیث صحیحہ کا اولین مجموعہ بتانے پر چونکیں اس لیے اس حقیقت کو آشکارا کرنا نہایت ضروری ہے''۔

اور کتاب الآثار کی اولیت پر دلیل قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بلاشبہ علامہ مغلطائی کے نزدیک اس بارے میں اولیت کا شرف امام مالک کو حاصل ہے''۔ لیکن کتاب الآثار موطاء سے پہلے کی تصنیف ہے جس سے خود موطاء کی تالیف میں استفادہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ حافظ سیوطی ''تبیین الصحیفة فی مناقب الامام ابو حنیفه'' میں تحریر فرماتے ہیں:

من مناقب ابی حنیفة التی انفرد بها انه اول من دون علم الشریعة ورتبه ابوابا ثم تبعه مالک بن انس فی ترتیب الموطاء ولم یسبق ابا حنیفة احد.

(ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۱۵۸ تا ۱۶۱)

امام ابوحنیفہ کے ان خصوصی مناقب سے کہ جن میں وہ منفرد ہیں ایک یہ بھی ہے کہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور اس کی ابواب پر ترتیب کی' پھر امام مالک بن انس نے موطاء کی ترتیب میں انہیں کی پیروی کی اور اس باب میں ابوحنیفہ پر کسی کو سبقت نہیں ہے۔

لیکن ارباب فہم پر ظاہر ہوگا کہ نعمانی صاحب کی اس دلیل میں کوئی جان نہیں ہے کیونکہ حافظ سیوطی نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے سب سے پہلے علم شریعت کی تدوین کی ہے اور علم شریعت علم حدیث سے عام ہے اور جب دعویٰ خاص اور دلیل عام ہو تو تقریب تام نہیں ہوتی اور خصوصاً اس لیے بھی کہ حافظ سیوطی نے خود تنویر الحوالک میں موطاء کو حدیث کی پہلی کتاب قرار دیا ہے۔ اس لیے **تبیین الصحیفہ** میں ان کے کلام **"اول من دون علم الشریعة"** میں شریعت سے مراد علم حدیث کے ماسوا ماننا پڑے گا۔ امام اعظم ابوحنیفہ کی دینی خدمات کا ایک الگ مقام ہے۔ کتاب وسنت سے مسائل کے استخراج اور علم شریعت کی کتب اور ابواب کے ساتھ باقاعدہ تدوین کی خدمت میں ان پر کوئی سابقیت نہیں رکھتا۔ اس حقیقت کو آشکارا کرنے کے لیے حافظ سیوطی نے ان کے بارے میں

Presented by www.ziaraat.com

فرمایا: ''انه اول من دون علم الشریعة'' اسی طرح سب سے پہلے انہوں نے اجتہاد کے اصول اور پیمانے وضع کیے اور بعد کے

ہے۔ ان حدیث میں انہوں نے کتاب الآثار تصنیف کیا جس کی پوری تحقیق ہم اس سے متعلق عنوان کے تحت ذکر کر چکے ہیں۔

اسلوب

امام مالک کسی عنوان کو ثابت کرنے کے لیے اولاً حدیث مسند وارد کرتے ہیں اور اگر حدیث مسند نہ مل سکے تو ثقات تابعین سے حدیث مرسل روایت کرتے ہیں' جب حدیث مرسل بھی نہ مل سکے تو بلاغات کو وارد کرتے ہیں' اس کے بعد آثار صحابہ کی طرف رجوع کرتے ہیں' آثار میں حضرت عمر کے قضایا اور حضرت عبداللہ بن عمر کے فتاویٰ کو مقدم رکھتے ہیں۔ صحابہ کے بعد اقوال تابعین کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تابعین میں بھی فقہاء مدینہ کو ترجیح دیتے ہیں اور خاص طور پر سعید بن مسیب' عروہ بن زبیر' قاسم' سالم' سلیمان بن یسار' ابوسلمہ' ابوبکر بن عبدالرحمٰن' ابوبکر بن عمرو اور عمر بن عبدالعزیز کے اقوال کا ذکر کرتے ہیں۔ بعض جگہ امام مالک کسی عنوان کے تحت احادیث مسندہ' آثار اور فتاویٰ تابعین ذکر کرنے کے بعد اپنی رائے بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے باب ''وضوء النائم ان قام الصلوة'' کے تحت حدیث وارد کی۔

عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال اذا استیقظ احدکم من نومه فلیغسل یده قبل ان یدخلها فی وضوئه فان احدکم لا یدری این باتت یده.

اس کے بعد حضرت عمر کا اثر وارد کیا۔ ''اذا نام احدکم مضطجعا فلیتوضا''. اور آیت وضو کی تفسیر میں زید بن اسلم کا یہ قول پیش کیا ''ان ذلک اذا قمتم من المضاجع یعنی النوم'' اور اخیر میں اپنی رائے پیش کی۔ ''قال مالک الامر عندنا انه لا یتوضا الا من حدث یخرج من دبر او ذکر او نام'' موطاء میں صرف احکام سے متعلق احادیث بیان کی گئی ہیں۔ تفسیر' اشراط اور مناقب سے متعلق احادیث روایت نہیں کی گئی ہیں' اس لحاظ سے یہ کتاب اقسام کتب حدیث میں سے سنن کے ذیل میں آتی ہے۔

بلاغات

موطاء امام مالک میں بلاغات بکثرت موجود ہیں اس لیے ضروری ہے کہ بلاغات کی وضاحت کر دی جائے۔ اگر کسی شخص کو کوئی حدیث لکھی ہوئی مل جائے اور وہ خط تحریر سے اس حدیث کے لکھنے والے کو پہچانتا ہو تو بشرط اجازت اس حدیث کو روایت کر سکتا ہے' اس کو فن حدیث کی اصطلاح میں وجادت کہتے ہیں۔ امام مالک نے اہل علم کی کتب اور ان کے نوشتوں میں جو احادیث لکھی ہوئی پائیں تو ان کو ''بلغه عن النبی ﷺ'' کے صیغہ کے ساتھ روایت کر دیا۔ اس قسم کی تمام روایات فنی طور پر منقطع کا حکم رکھتی ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ''مالک انه بلغه ان عبد الله بن مسعود کان یقول من قبلة الرجل امراته الوضوء'' (امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ' موطا امام مالک ص ۱۵) اس لحاظ سے امام مالک کی تمام بلاغات وجادت کے تحت آتی ہیں۔

اسانید

امام مالک نے احادیث مسندہ عام طور پر حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عائشہ' حضرت ابوہریرہ' حضرت انس' حضرت جابر' حضرت ابوسعید خدری اور حضرت سہل بن سعد سے روایت کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر کی احادیث عموماً نافع یا عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ کی روایات عروہ' قاسم' ہشام اور عبدالرحمٰن سے' حضرت ابوہریرہ کی احادیث ''عن ابی الزناد عن الاعرج'' یا ''عن العلاء بن عبد الرحمن عن ربیعة'' یا ''عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب''۔ ابن مسیب کی سند

Presented by www.ziaraat.com

سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت انس کی احادیث ابن شہاب، ربیعہ، اسحٰق بن عبداللہ، حمید اور عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں۔

چار نادر حدیثیں

حافظ ابن عبدالبر نے جن چار حدیثوں کا ذکر کیا ہے جن کا متن دوسری کتابوں میں نہیں ملتا، ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) مالک انه بلغه ان رسول الله ﷺ قال انی لانسی لاسن. (موطا امام مالک ص۳۵)

(۲) مالک انه سمع من یثق به من اهل العلم یقول ان رسول الله ﷺ اری اعمار الناس قبله او ماشاء الله من ذلک فکانه تقاصر اعمار امته عن ان لا یبغوا من العمل مثل الذی بلغ غیرهم فی طول العمر فاعطاه الله لیلة القدر خیرا من الف شهر. (موطا امام مالک ص۹۹)

(۳) مالک عن معاذ بن جبل انه قال اخرما او صانی به رسول الله ﷺ حین وضعت رجلی فی الغرزان قال لی احسن خلقک للناس معاذ بن جبل. (موطا امام مالک ص۳۶۴)

(٤) اذانشات بحریة ثم تشاء مت فتلک عین غدیقه. (شرح الزرقانی للموطا ج۱ ص۸)

تعداد احادیث

ابوبکر العربی نے بیان کیا ہے کہ موطا امام مالک کی کل روایات بشمول آثار صحابہ وفتاویٰ تابعین ایک ہزار سات سو بیس ہیں جن میں چھ سو مسند ہیں، دو سو بائیس مرسل ہیں، چھ سو سترہ موقوف ہیں اور دو سو پچھتر اقوال تابعین ہیں۔

(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ مقدمہ مسوی ج۱ ص۲۵)

موطا امام مالک کے راوی

موطا امام مالک کو ہر طبقہ کے لوگوں نے بکثرت روایت کیا ہے۔ خلفاء اسلام میں سے ہارون رشید، امین اور مامون نے، مجتہدین میں سے امام شافعی، امام محمد بن الحسن، امام احمد بن حنبل اور امام ابو یوسف نے (ان تمام مجتہدین میں صرف امام محمد بن الحسن شیبانی نے امام مالک سے بلا واسطہ موطا کی روایت کی ہے اور باقی مجتہدین نے بالواسطہ موطا امام مالک کو روایت کیا ہے) امام مالک کے خصوصی تلامذہ میں سے یحییٰ بن یحییٰ المصمودی، ابن القاسم اور اصبغ نے اور صوفیاء میں سے ذوالنون مصری نے اور محدثین میں سے ایک کثیر جماعت نے اس کو روایت کیا ہے جن کا احصاء بہت دشوار ہے۔ (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ مقدمہ مسوی ج۱ ص۲۲)

موطا امام مالک کے نسخے

موطا امام مالک کے تیس سے زیادہ نسخے ہیں ان میں یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کا نسخہ سب سے زیادہ مشہور ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بستان المحدثین میں موطا کے سولہ نسخوں کا بالتفصیل ذکر کیا ہے اور ہر نسخہ کے راوی کی مختصر سوانح لکھی ہے۔ اس وقت امت کے ہاتھوں میں موطا کے دو نسخے موجود ہیں ایک یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کا اور دوسرا امام محمد بن حسن شیبانی کا۔ یحییٰ بن یحییٰ کا نسخہ موطا امام مالک اور امام محمد کا نسخہ امام محمد کی روایت کے سبب موطا امام محمد کے نام سے مشہور ہے۔

موطا کی شروح وتعلیقات

موطا امام مالک چونکہ فنِ حدیث میں سب سے پہلی کتاب تھی اس وجہ سے اس کو بہت زیادہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اور بے شمار لوگوں نے اس پر شروح، حواشی اور تعلیقات سپردِ قلم کیے ہیں۔ سطور ذیل میں بعض شروح کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

Presented by www.ziaraat.com

(۱)تفسیر الموطاء: یہ شرح ابومروان عبدالملک بن حبیب بن سلیمان المالکی المتوفی ۲۳۹ھ کی تصنیف ہے۔

(۲) [illegible]

(۳) شرح الموطاء: [illegible]

(٤)التمهيد في معاني الموطاء و الاسانيد: یہ شرح حافظ ابوعمر و بن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ کی تالیف ہے۔

(٥)الاستذكار لمذهب علماء الامصار فيما تضمنه الموطاء من معاني الرأي والآثار: یہ بھی حافظ ابن عبدالبر کی تصنیف ہے۔

(٦)شرح الموطاء: یہ شرح ابوالولید الباجی سلیمان ابن خلف بن سعد بن ایوب المالکی المتوفی ۴۷۱ھ کی تصنیف ہے اور بیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

(۷)المقتبس: یہ شرح ابومحمد عبداللہ بن محمد البطیوسی المالکی المتوفی ۵۱۱ھ کی تصنیف ہے۔

(۸)المقتبس في شرح موطاء مالک بن انس: شرح قاضی ابوبکر بن العربی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ کی تالیف ہے۔اس نام کے دوشخص مشہور ہیں ایک یہ ہیں اور دوسرے محی الدین ابن العربی صاحب الولایۃ العظمی ہیں۔

(۹)كشف المعطاء: یہ حافظ جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ کی تصنیف ہے اور کافی ضخیم کتاب ہے۔

(۱۰) تنوير الحوالک: یہ بھی حافظ سیوطی کی تصنیف ہے۔

(۱۱) السعلف المبطاء: یہ کتاب بھی حافظ سیوطی کی تصنیف ہے۔

(۱۲)شرح موطا امام مالک: یہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف مالکی زرقانی متوفی ۱۱۲۲ھ کی تصنیف ہے، پانچ مجلدات پر مشتمل ہے، سے کئی بار طبع ہو چکی ہے۔

(۱۳) المحلی باسرار الموطاء: یہ شیخ سلام اللہ دہلوی کی تصنیف ہے جو شیخ عبدالحق دہلوی کی اولاد سے ہیں۔

(۱٤)المسوی: دوجلدوں پر مشتمل ہے، یہ شاہ ولی اللہ متوفی ۱۱۷۶ھ کی تصنیف ہے۔

(۱٥)المصفی: یہ شرح بھی شاہ ولی اللہ کی تصنیف ہے، فارسی زبان میں مختصر شرح ہے۔

(ماخوذ تذکرۃ المحدثین)

Presented by www.ziaraat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١ - كِتَابُ وَقْتِ الصَّلٰوةِ

١ - بَابُ وَقْتِ الصَّلٰوةِ

[illegible]

عَلَى ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا ' فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ' فَاَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا ' وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ ' فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيُّ ' فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ؟ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ فَصَلّٰى ' فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى ' فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى ' فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى ' فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى ' فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى ' فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ يَا عُرْوَةُ ' اَوَاِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ الَّذِيْ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقْتَ الصَّلٰوةِ؟ قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيُّ ' يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ.

صحیح البخاری (۸۶۷) صحیح مسلم (۱۴۵۷)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

وقات نماز کا بیان

اوقات نماز کا بیان

[illegible]

حضرت میں تاخیر کردی تو عروہ بن زبیر ان کے پاس گئے اور بتایا کہ ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز میں تاخیر کردی تھی تو ان کے پاس حضرت ابومسعود انصاری تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی' انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی' انہوں نے سہ بارہ نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی' انہوں نے چوتھی بار نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی' انہوں نے پانچویں بار نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی' پھر فرمایا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ اے عروہ! غور کیجئے کہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ کیا حضرت جبرئیل نے رسول اللہ ﷺ کے لئے اوقات نماز مقرر کیے؟ عروہ نے کہا کہ بشیر بن ابومسعود انصاری اپنے والد ماجد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ف

ف: حضرت عمر بن عبدالعزیز سربراہِ مملکت تھے۔ ان سے ذرا سی کوتاہی سرزد ہوئی تو حضرت عروہ نے جا کر فوراً انہیں فہمائش کی کیونکہ سربراہِ مملکت کی اصلاح میں سارے ملک کی اصلاح اور اس کے فساد میں سارے ملک کا فساد ہے۔ سلطانِ وقت ملک کے روح یا دل کی طرح ہوتا ہے (مکتوبات امام ربانی' دفتر دوم' مکتوب ۶۷)۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بھی ان کی فہمائش کو خندہ پیشانی سے سنا اور سرِ تسلیم خم کر دیا۔ ان کے اس عمل میں اراکین سلطنت کے لئے درسِ عبرت ہے۔ حضرت عروہ بن زبیر نے حدیث رسول سے حجت قائم کی۔ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے بعد قرونِ اولیٰ میں بھی احادیث کو حجت مانا جاتا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو حدیث میں اشکال پیش آیا اور اسے بیان کیا جس کا باعث یہ ہوا کہ وہ اسے حضرت عروہ بن زبیر کا قول سمجھ رہے تھے۔ جب انہوں نے بتایا کہ بشیر اپنے والدِ ماجد حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں تو حدیث کے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ اشکال رفع ہو گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پیغام رساں کی حیثیت میں اوقات نماز بتائے معلم کی حیثیت میں نہیں بتائے تھے۔

اس جگہ قبلہ مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ سے سہو ہوا کہ عروہ بن زبیر کو صحابی جانتے ہوئے موصوف نے اپنی ایمان افروز تصنیف مرآۃ شرح مشکوٰۃ' جلد اول ص ۳۷۵ پر اسی حدیث کی شرح میں لکھا ہے: ''خیال رہے کہ حضرت عروہ بن زبیر خود بھی صحابی ہیں مگر پھر بھی اسناد سے حدیث بیان کی۔ مقصد یہ ہے کہ میں نے حضور سے خود بھی یہ حدیث سنی ہے' میرے علاوہ اور صحابہ نے بھی سنی اور ان سے دوسرے

Presented by www.ziaraat.com

مسلمانوں نے بھی۔ غرض یہ کہ بطور گواہی یہ اسناد پیش کی ورنہ جب صحابی خود حضور سے حدیث سن لیں تو انہیں اسناد کی ضرورت

[illegible]

کس طرح سن لی؟

حاکم المحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "عروہ بن الزبیر تابعی کبیر ست برادر عبد اللہ بن الزبیر پسر اسماء بنت ابی بکر صدیق" (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۲۷۴) نیز فرمایا ہے "مراد عروہ بن الزبیر است بن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم قرشی اسدی از کبار تابعین وثقات ایشاں ویکے از فقہائے سبعۂ مدینہ فقیہ عالم کبیر کثیر الحدیث ثبت ثقہ مامون صائم الدہر ولد سنۃ اثنین و عشرین ومات سنتہ اربع وتسعین"۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۸۷)۔

۲- **قَالَ عُرْوَةُ** وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ. صحیح البخاری (۵۲۲) صحیح مسلم (۶۱۱)

عروہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر ایسے وقت پڑھتے کہ دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ان کے حجرے میں ہوتی۔

۳- **وَحَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ قَالَ، جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ مِنَ الْغَدِ بَعْدَ أَنْ أَسْفَرَ، ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ قَالَ هَا أَنَذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ.

سنن نسائی (۶۴۱)

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر نماز فجر کا وقت پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمالی۔ یہاں تک کہ اگلے روز آپ نے فجر طلوع ہوتے ہی صبح کی نماز ادا فرمائی۔ پھر اگلے روز آپ نے اجالا ہونے پر نماز فجر ادا کی۔ پھر فرمایا کہ نماز کا وقت پوچھنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ وقت ان دونوں حدوں کے درمیان ہے۔

۴- **وَحَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

صحیح البخاری (۵۷۸) صحیح مسلم (۲۳۲-۶۴۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر ادا کر لیتے تو مستورات اپنی چادریں لپیٹ کر واپس آتیں اور اندھیرے کے باعث پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۵- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيدٍ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طلوع فجر سے پہلے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز فجر کو پالیا اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز عصر کو پالیا۔

Presented by www.ziaraat.com

الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ ' وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ

[illegible]

[۱] **اثر - وحدثنی** عن مالِكٍ ' عن نَافِعٍ مولى عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِى الصَّلٰوةُ ' فَمَنْ حَفِظَهَا وَ حَافَظَ عَلَيْهَا ' حَفِظَ دِيْنَهٗ ' وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ ' ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ ' اِذَا كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا ' اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهٗ. وَالْعَصْرَ ' وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ' بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ' قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ' قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ' وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ' وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ' فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ ' فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ ' فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ ' وَالصُّبْحَ ' وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُّشْتَبِكَةٌ.

تابع مولیٰ عبداللہ ... عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عمال کے لیے لکھا کہ نزدیک تمہارے سب سے اہم ذمہ داری نماز ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اور اسے محفوظ رکھا تو اس نے اپنے دین کو محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا تو وہ اس کے علاوہ چیزوں کو اور زیادہ ضائع کرے گا' پھر لکھا کہ نمازِ ظہر ایسے وقت پڑھو کہ سایہ ایک ہاتھ اور آدمی کے قد کے برابر ہو اور نمازِ عصر ایسے وقت کہ سورج ابھی بلند اور بالکل سفید ہو یعنی اتنی مقدار کہ کوئی سوار سورج غروب ہونے سے پہلے دو یا تین کلومیٹر سفر کر سکے اور نماز مغرب اس وقت جب سورج غروب ہو جائے اور نماز عشاء شفق کے غائب ہونے سے تہائی رات تک ہے۔ جو نماز عشاء سے پہلے سو گیا اس کی آنکھ نہ سوئے' جو سو گیا اس کی آنکھ نہ سوئے' جو سو گیا اس کی آنکھ نہ سوئے اور نماز فجر کا وقت وہ ہے کہ تارے صاف چمکتے ہوں۔ ف

ف: حضرات احناف شکر اللہ سعیہم کے مذہب مہذب کے مطابق پنجگانہ نمازوں کے اوقات یہ ہیں:

فجر: طلوع فجر صادق سے طلوع آفتاب تک نماز فجر کا وقت ہے۔ تمام وقت کے آخری نصف یعنی اجالے میں پڑھنا مستحب ہے۔ ایسے وقت پڑھے کہ نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نماز نہیں ہوئی تو دوبارہ وقت کے اندر پڑھی جا سکے۔ دانستہ اتنی دیر کرنا کہ طلوع آفتاب کا دوران نماز خدشہ ہو مکروہ ہے۔

ظہر: زوال کے بعد سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سایہ ظل اصلی کے علاوہ دو مثل ہونے تک ظہر کا وقت رہتا ہے اور صاحبین کے نزدیک سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

عصر: سیدنا امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سایہ ظل اصلی کے علاوہ' دو مثل ہونے سے غروب آفتاب تک ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک ایک مثل سے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ بعض متاخرین نے اگرچہ قول صاحبین کو مرجح بتایا ہے لیکن قول امام اعظم ہی احوط واصح اور از روئے دلائل ارجح ہے کیونکہ عموماً متونِ مذہب قول امام پر جزم کیے ہوئے ہیں اور عامۂ اجلۂ شارحین نے اسے مرضی ومختار رکھا اور اکابر آئمہ ترجیح وافتاء بلکہ جمہور پیشوایان مذہب نے اسی کی تصحیح کی ہے۔

مغرب: غروب آفتاب سے سفیدی ڈوبنے تک ہے یعنی وہ چوڑی سفیدی کہ شمالاً جنوباً پھیلتی اور سرخی غائب ہونے کے بعد بھی تا دیر باقی رہتی ہے۔ اس سفیدی کے غائب ہونے پر مغرب کا وقت ختم اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

عشاء: مغرب کا وقت ختم ہونے سے طلوعِ فجر صادق تک ہے۔

مذہب حنفی کے مطابق مغرب اور سردیوں کی ظہر کے علاوہ باقی ہر نماز میں تاخیر افضل ہے لیکن اتنی تاخیر بھی نہ ہو کہ مکروہ وقت

Presented by www.ziaraat.com

آ جائے یعنی فجر میں سورج طلوع ہونے کا خدشہ ہو یا عصر میں بے تکلف قرص آفتاب پر نظر ٹھہر نے لگے جبکہ مطلع صاف ہو اور

میں اتنی دیر کرنا کہ چھوٹے تارے بھی نظر آنے لگیں مکروہ ہے عشاء کا آدھی رات تک مستحب وقت ہے اور اس کے بعد تہجد کا وقت ہے جن نمازوں میں قرأت اصل ہے ان کے وقت کے وہ حصے لیے جائیں تو مذہب حنفی کے مطابق دوسرے نصف میں ادا کرنا مستحب ہے اور حضرات شوافع کے نزدیک پہلے نصف میں۔ واللہ اعلم بالصواب

[۲] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ سُهَیْلٍ ، عَنْ اَبِیْهِ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی اَنْ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ . وَالْعَصْرَ ، وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ نَقِیَّةٌ ، قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَهَا صُفْرَةٌ ، وَالْمَغْرِبَ ، اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، وَاَخِّرِ الْعِشَآءَ مَا لَمْ تَنَمْ ، وَصَلِّ الصُّبْحَ ، وَالنُّجُوْمُ بَادِیَةٌ مُشْتَبِکَةٌ ، وَاقْرَاْ فِیْهَا بِسُوْرَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

مالک بن ابو عامر اصبحی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کے لئے لکھا کہ نماز ظہر اس وقت پڑھو جب سورج ڈھل جائے اور نماز عصر ایسے وقت جبکہ سورج بالکل سفید ہو اور اس پر زردی نہ آئی ہو اور نماز مغرب جبکہ سورج غروب ہو جائے اور نماز عشاء سونے تک ہے اور نماز فجر ایسے وقت پڑھنا کہ تارے صاف چمکتے ہوں اور اس میں طوالِ مفصّل کی دو طویل سورتیں پڑھنا۔ ف

ف: قرآن مجید کی ساتویں منزل یعنی سورۂ الحجرات سے سورۂ والناس تک کی سورتوں کو قصار مفصّل کہتے ہیں نماز فجر کے اندر ان میں سے دو لمبی سورتیں پڑھی جائیں۔

[۳] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنْ صَلِّ الْعَصْرَ ، وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ نَقِیَّةٌ ، قَدْرَ مَا یَسِیْرُ الرَّاکِبُ ثَلَاثَةَ فَرَاسِخَ . وَاَنْ صَلِّ الْعِشَآءَ مَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ ، فَاِنْ اَخَّرْتَ فَاِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ، وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کے لئے لکھا کہ نماز عصر ایسے وقت پڑھنا کہ سورج بالکل سفید ہو یعنی سوار تین کلومیٹر سفر کر سکے اور نماز عشاء تہائی رات تک پڑھ لینا اور اگر مزید تاخیر کرو تو آدھی رات تک اور اس سے آگے جا کر غافل نہ ہو جانا۔ ف

ف: اس حدیث سے بھی احناف کا موقف ثابت ہو رہا ہے کہ عشاء نصف رات تک مستحب ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے واضح طور پر ثابت ہے۔ اس سے زیادہ دانستہ دیر کرنے میں کراہت ہے جسے غفلت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[٤] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ زِیَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ ، اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَا اُخْبِرُکَ . صَلِّ الظُّهْرَ ، اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَکَ . وَالْعَصْرَ ، اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَیْکَ . وَالْمَغْرِبَ ، اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ . وَالْعِشَاءَ ، مَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ ثُلُثِ اللَّیْلِ . وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ . یَعْنِی الْغَلَسَ .

عبد اللہ بن رافع مولیٰ ام سلمہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ سے اوقاتِ نماز کے متعلق پوچھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظہر کی نماز پڑھو جب سایہ تمہارے برابر ہو اور جب تم سے دوگنا ہو جائے تو نماز عصر اور جب سورج غروب ہو جائے تو نماز مغرب اور تہائی رات تک نمازِ عشاء اور نماز فجر اندھیرے میں پڑھنا۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: اس حدیث میں مجملاً حکم ہے کہ نماز فجر اندھیرے میں پڑھی جائے۔ اس کی مؤید اور کتنی ہی حدیثیں ہیں لیکن حضرات احناف شکر

یعنی جب صبح خوب روشن ہو جائے نماز پڑھنا سخت ہے سوائے یوم آخر کے اور یہاں [illegible] یعنی اندھیرے میں نماز پڑھنی چاہیے جیسا کہ ان بزرگوں کی عام کتابوں میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔ یہ حکم احادیث صریحہ معتبرہ سے خوب روشن و مبرہن ہے جیسا کہ ترمذی ابوداؤد نسائی دارمی ابن حبان اور طبرانی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ''اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر ''یعنی صبح کو خوب روشن کرو کہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ طبرانی کے الفاظ یہ ہیں ''فکلما اسفرتم بالفجر فانه اعظم للاجر ''اور ابن حبان کے الفاظ یہ ہیں ''کلما اصبحتم بالصبح فانه اعظم لاجورکم ''ان تمام الفاظ کا حاصل یہ ہے کہ جس قدر اسفار میں مبالغہ کرو گے اتنا ہی ثواب زیادہ پاؤ گے۔ موجودہ زمانے میں اسی پر عمل چاہیے کہ ثواب کی زیادتی کے ساتھ جماعت میں زیادہ افراد شامل ہو سکیں گے اور تغلیس یعنی اندھیرے میں پڑھنے سے کتنے ہی لوگ نماز با جماعت ادا کرنے سے محروم رہ جائیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب

٦- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، اَنَّهٗ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ، ثُمَّ یَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَیَجِدُهُمْ یُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نماز عصر پڑھتے، پھر کوئی بنی عمرو بن عوف کی طرف جاتا تو انہیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔ ف

صحیح البخاری (٥٤٨) صحیح مسلم (١٤١٠_١٤٠٩)

ف: بنی عمرو بن عوف کا محلہ مدینہ منورہ سے دو میل اور مسجد نبوی سے تقریباً تین میل تھا (مصفی)۔ وہ زراعت پیشہ لوگ تھے اور اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر نماز عصر کو نیچوڑ کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ نبی ﷺ خود تو اول وقت میں نماز عصر پڑھاتے اور یہاں سے اگر کوئی آدمی نماز پڑھ کر بنی عمرو بن عوف کے محلے میں جاتا تو ان لوگوں کو نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا تھا۔ کام کاج کرنے والوں کو یہ رعایت زمانہ رسالت سے ہمیشہ کے لئے ملی ہوئی ہے اور یہی حضرات احناف کا موقف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٧- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، اَنَّهٗ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ، ثُمَّ یَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰی قُبَاءٍ، فَیَاْتِیْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز عصر پڑھتے۔ پھر کوئی جانے والا قباء کی طرف جاتا تو اس کے پہنچنے پر سورج ابھی بلندی پر ہوتا۔

صحیح البخاری (٦٢١)

[٥] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٌ، عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّهٗ قَالَ مَا اَدْرَکْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ بِعَشِیٍّ.

ربیعہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو نہیں پایا مگر وہ نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھا کرتے تھے۔ ف

ف: گرمیوں میں نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنا ہی احادیث صحیحہ صریحہ معتبرہ سے ثابت ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس پر جزم فرمایا: اس مذہب مہذب کی دلیل جلیل بخاری شریف کی حدیث باب الاذان للمسافر میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ رکاب اقدس تھے۔ مؤذن نے اذان ظہر دینی چاہی۔ فرمایا: ''ابرد ''وقت ٹھنڈا کرو۔ کچھ دیر کے بعد

Presented by www.ziaraat.com

پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی۔ فرمایا ''ابرد'' وقت ٹھنڈا کرو۔ کچھ دیر کے بعد مؤذن نے دوبارہ اذان کا ارادہ کیا۔ فرمایا ''ابرد''

حضرت قاسم بن محمد بھی اپنا یہی مشاہدہ بیان فرما رہے ہیں کہ میں نے ہمیشہ لوگوں کو ٹھنڈے وقت نماز ظہر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

''حتی'' سے مراد ایک مثل سایہ ہے۔ بخاری شریف کی مذکورہ روایت میں سائے کا تین کے برابر ہونا کسی ایک مثل کو ظاہر کر رہا ہے اور اسی باب کی حدیث نمبر ۹ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد ''صلی الظھر اذا کان ظلک مثلک'' سے ظہر کا ایک مثل کے وقت پڑھنا ثابت ہو رہا ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے۔ اگر ایک مثل پر ظہر کا وقت ختم اور عصر کا شروع ہو جاتا تو نہ اس وقت ظہر پڑھنے کا حکم دیا جاتا اور نہ حضرت قاسم بن محمد ہمیشہ یہ مشاہدہ کرتے کہ لوگ نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

۲- بَابُ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ کا وقت

[٦]اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ سُهَیْلِ بْنِ مَالِکٍ ' عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّهٗ قَالَ کُنْتُ اَرٰی طُنْفِسَةً لِعَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَوْمَ الْجُمُعَةِ تُطْرَحُ اِلٰی جِدَارِ الْمَسْجِدِ الْغَرْبِیِّ ' فَاِذَا غَشِیَ الطِّنْفِسَةَ کُلَّهَا ظِلُّ الْجِدَارِ ' خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ' وَصَلّٰی الْجُمُعَةَ. قَالَ مَالِکٌ وَالِدُ اَبِیْ سُهَیْلٍ ثُمَّ نَرْجِعُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنَقِیْلُ قَائِلَةَ الضُّحَاءِ.

مالک بن ابو عامر اصبحی نے فرمایا کہ میں دیکھا کرتا کہ حضرت عقیل بن ابو طالب کا بوریا مسجد نبوی کی مغربی دیوار تک بچھایا جاتا اور جب دیوار کا سایہ پورے بوریے پر چھا جاتا تو حضرت عمر بن خطاب نکلتے اور نماز جمعہ پڑھاتے۔ فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد ہم واپس لوٹتے تو وقت چاشت کے عوض قیلولہ کیا کرتے۔ ف

ف: جمعہ کے روز ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا' اسی روز انہیں جنت میں داخل کیا' اسی روز قیامت قائم ہوگی اور اسی روز کے اندر ایک ایسی ساعت ہے کہ صاحبِ ایمان اس کے اندر جو دعا کرے قبول ہوتی ہے۔ حدیث میں اس روز کو اہلِ ایمان کی عید بتایا اور احادیث مطہرہ میں اس روز کے بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں من شاء فلیرجع الیہ۔

[٧]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ ' عَنِ ابْنِ اَبِیْ سَلِیْطٍ ' اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّی الْجُمُعَةَ بِالْمَدِیْنَةِ وَصَلَّی الْعَصْرَ بِمَلَلٍ. قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ لِلتَّهْجِیْرِ وَسُرْعَةِ السَّیْرِ.

ابن ابو سلیط سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے نماز جمعہ مدینہ منورہ میں اور نماز عصر ملل میں پڑھی۔ امام مالک نے فرمایا: اس کی وجہ یہ تھی کہ نماز جلدی پڑھی اور تیز چلے۔ ف

ف: نماز جمعہ اور نماز ظہر کا وقت ایک ہے۔ سردیوں میں جلدی یعنی اول وقت پڑھی جائے اور سخت گرمی کے موسم میں ٹھنڈی کر کے لوگوں کے اجتماع اور سہولت کو ملحوظ خاطر رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ اس پُرفتن دور میں عوام الناس کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا نیز امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اشد ضرورت ہے۔ ماہر طبیب کی طرح خطیب حضرات کا شرعی مصالح کو پیش نظر رکھنا حالات کا تقاضا اور وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ واللہ ولی التوفیق

۳- بَابُ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ

جس نے نماز کی ایک رکعت پائی

۸- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَّالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ '

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، اَنَّ [illegible]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے نماز کی ایک رکعت مل گئی تو یقیناً

[illegible]

صحیح البخاری (۵۸۰) صحیح مسلم (۱۳۷۰)

[۸] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ ، فَقَدْ فَاتَتْكَ السَّجْدَةُ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب تجھ سے رکوع جاتا رہا تو یقیناً تجھ سے سجدہ بھی جاتا رہا۔

[۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَا يَقُوْلَانِ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ.

امام مالک کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ بات پہنچی کہ دونوں حضرات فرمایا کرتے تھے کہ جس کو رکوع مل گیا تو یقیناً اسے سجدہ مل گیا۔

[۱۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ يَحْيٰى ، عَنْ مَالِکٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ ، وَمَنْ فَاتَهٗ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ ، فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع پالیا تو یقیناً اسے سجدہ مل گیا اور جس سے سورۂ فاتحہ کی قرأت رہ گئی وہ بہت سی بھلائی سے محروم ہوگیا۔ ف

ف: مذکورہ بالا چاروں روایتوں یعنی نمبر ۱۵ تا نمبر ۱۸ سے یہ بات واضح ہورہی ہے کہ جسے امام کے ساتھ رکوع مل گیا اسے وہ رکعت مل گئی اور جو رکوع میں شامل نہ ہوسکا اُسے وہ رکعت نہیں ملی۔ یہ امر دیگر احادیث صریحہ صحیحہ سے بھی ثابت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا واجب نہیں۔ اگر واجب ہوتا تو رکوع میں شامل ہونے والا رکعت پانے والا شمار نہ ہوتا جبکہ اس سے واجب ترک ہوگیا۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ جو رکوع میں شامل ہوا اس نے وہ رکعت نہیں پائی۔ اس ادّعا کے ثبوت میں کوئی قابل اعتماد و اسناد دلیل پیش نہیں کی جاسکی ہے۔

٤- بَابُ مَا جَآءَ فِیْ دُلُوْكِ الشَّمْسِ وَ غَسَقِ اللَّيْلِ

دلوک الشمس اور غسق اللیل کی تفسیر

[۱۱] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى ، عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ''دلوک الشمس'' سورج کا ڈھلنا ہے۔

[۱۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُخْبِرٌ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ اِذَا فَآءَ الْفَيْءُ ، وَ غَسَقُ اللَّيْلِ اِجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَ ظُلْمَتُهٗ.

داؤد بن حصین کا بیان ہے کہ مجھے بتانے والے نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ''دلوک الشمس'' سایہ کا پلٹنا اور رات کے ساتھ اس کے اندھیرے کا جمع ہونا ''غسق اللیل'' ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

۵- بَابُ جَامِعِ الْوُقُوْتِ

اوقات نماز کا بیان

[illegible] صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَانَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ

صحیح البخاری (۵۵۲) صحیح مسلم (۱۴۱۶)

ف: مفسرین وشارحین کے نزدیک درمیانی نماز سے نماز عصر مراد ہے۔ مثال یہ بیان فرمائی ہے کہ اگر کسی کا سارا مال واسباب چھن جائے اور سارے اہل وعیال ہلاک ہو جائیں تو جتنا صدمہ اس شخص کو ہوگا ایسا ہی صدقہ صاحب ایمان کو نماز عصر کے فوت ہو جانے پر ہوگا بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ وہاں لٹا تو راحت جان کا ساز وسامان اور یہاں تلف ہوا راحت ایمان کا سامان۔ اس کا صدمہ جان محسوس کرے گی کہ راحت وآرام میں فرق آ گیا اور اس کا صدمہ ایمان محسوس کرے گا کہ گیا کیا ہے۔

[۱۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَقِيَ رَجُلًا لَمْ يَشْهَدِ الْعَصْرَ، فَقَالَ عُمَرُ مَا حَبَسَكَ عَنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ؟ فَذَكَرَ لَهُ الرَّجُلُ عُذْرًا. فَقَالَ عُمَرُ طَفَّفْتَ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عصر سے لوٹے تو ایسا آدمی ملا جو نماز عصر میں حاضر نہ تھا۔ فرمایا کہ تمہیں نماز عصر سے کس نے روکا؟ اس آدمی نے عذر بیان کیا تو حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ تم نے اپنے ثواب کو گھٹا لیا۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ وَيُقَالُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَفَاءٌ وَتَطْفِيْفٌ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا: ہر چیز کے لیے کہا جاتا ہے کہ پوری دی اور کمی کی۔

[۱۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُصَلِّيَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَمَا فَاتَهٗ وَقْتُهَا. وَلَمَا فَاتَهٗ مِنْ وَقْتِهَا اَعْظَمُ، اَوْ اَفْضَلُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ.

یحییٰ بن سعید فرمایا کرتے تھے کہ نمازی کو ایسے وقت نماز پڑھنی چاہیے کہ اس کا وقت قضاء نہ ہو اور اگر اس کا وقت قضاء ہو گیا تو یہ اس کے گھر بار سے عظمت وفضیلت والا تھا۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ مَنْ اَدْرَكَ الْوَقْتَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ سَاهِيًا اَوْ نَاسِيًا، حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى اَهْلِهٖ اِنَّهٗ اِنْ كَانَ قَدِمَ عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ فِي الْوَقْتِ، فَلْيُصَلِّ صَلٰوةَ الْمُقِيْمِ. وَاِنْ كَانَ قَدْ قَدِمَ وَقَدْ ذَهَبَ الْوَقْتُ، فَلْيُصَلِّ صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ، لِاَنَّهٗ اِنَّمَا يَقْضِيْ مِثْلَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ. قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا الْاَمْرُ هُوَ الَّذِيْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ، وَاَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا. وَقَالَ مَالِكٌ الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ الَّتِيْ فِي الْمَغْرِبِ، فَاِذَا ذَهَبَتِ الْحُمْرَةُ فَقَدْ وَجَبَتْ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ، وَخَرَجَتْ مِنْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا: جس نے سفر میں نماز کا وقت پایا لیکن نادانستہ یا بھول کر نماز کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ گھر والوں میں پہنچ جائے تو اگر وہ اپنے گھر والوں میں وقت کے اندر پہنچے تو مقیم کی طرح نماز پڑھ لے اور اگر وقت نکل جانے کے بعد پہنچے تو مسافر کی طرح قضاء پڑھے کیونکہ قضاء وہی پڑھی جائے گی جو واجب ہوئی۔ امام مالک نے فرمایا کہ یہ وہ موقف ہے جس پر ہم نے لوگوں اور اپنے شہر کے اہل علم کو پایا۔ اور امام مالک نے فرمایا کہ شفق اس سرخی کو کہتے ہیں جو مغرب میں نظر آتی ہے۔ جب یہ سرخی غائب ہو جائے تو عشاء کی نماز واجب ہو جاتی ہے اور مغرب کا وقت نکل جاتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۱۵] **اثر** - **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ

[illegible]

اللّٰہِ قَدْ ذَھَبَ. فَاَمَّا مَنْ اَفَاقَ فِی الْوَقْتِ ' فَلْیُصَلِّ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] یعنی جو وقت کے اندر ہوش آ جائے تو وہ نماز پڑھے۔

٦ - بَابُ النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوۃِ

نماز سے سو جانے کا بیان

۱۰ - **وَحَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِھَابٍ ' عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ حِیْنَ قَفَلَ مِنْ خَیْبَرَ اَسْرٰی ' حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِکْلَاْ لَنَا الصُّبْحَ وَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَصْحَابُہٗ ' وَکَلَاَ بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَہٗ ثُمَّ اسْتَنَدَ اِلٰی رَاحِلَتِہٖ وَھُوَ مُقَابِلُ الْفَجْرِ ' فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ ' فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَلَا بِلَالٌ ' وَلَا اَحَدٌ مِّنَ الرَّکْبِ حَتّٰی ضَرَبَتْھُمُ الشَّمْسُ ' فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ بِلَالٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذَ بِنَفْسِی الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِکَ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِقْتَادُوْا. فَبَعَثُوْا رَوَاحِلَھُمْ وَاقْتَادُوْا شَیْئًا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَلّٰی بِھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ حِیْنَ قَضَی الصَّلٰوۃَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ ' فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا ' فَاِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہٖ ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ﴾ (طٰہٰ: ۱٤). صحیح مسلم (۱۵۵۸)

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خیبر سے لوٹے تو رات کے وقت چل رہے تھے یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ آ گیا تو نزول کیا اور حضرت بلال سے فرمایا کہ بوقت صبح ہمیں جگا دینا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب سو گئے اور حضرت بلال جاگتے رہے۔ پھر حضرت بلال نے اپنی سواری سے ٹیک لگا لی اور ان کا رخ مشرق کی جانب تھا۔ چنانچہ آنکھیں ان پر غالب آ گئیں تو رسول اللہ ﷺ ' حضرت بلال اور کوئی ایک سوار بھی بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ ان پر تیز دھوپ پڑی۔ پس رسول اللہ ﷺ چونک پڑے اور فرمایا: اے بلال! یہ کیا ہے؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھ پر اسی چیز نے غلبہ کیا جس نے آپ پر کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے کوچ کا حکم فرمایا تو لوگوں نے کجاوے اپنی سواریوں پر رکھ لیے اور تھوڑی دور چلے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا تو نماز کے لیے اقامت کہی گئی' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ نماز فجر پڑھی اور فرمایا کہ جس کی نماز قضاء ہو جائے یا جو نماز کو بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لینی چاہیے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''نماز کو قائم کرو میری یاد کے لیے''۔ ف

ف: یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوا تا کہ امت محمدیہ کو معلوم ہو جائے کہ اگر کوئی غیر اختیاری طور پر سو جائے یا نیند سے بیدار نہ ہو اور نماز جاتی رہے تو بیدار ہونے پر اسی طرح نماز پڑھ سکتے ہیں جیسے وقت کے اندر پڑھتے۔ اگلی روایت میں بھول جانے کے متعلق بھی ایسا ہی حکم آیا ہے۔ ہاں دانستہ سو جانے یا بیدار ہونے پر کاہلی کے باعث نہ پڑھنا کہ وقت جاتا رہے۔ یہ بات ہی اور ہے۔

۱۱ - **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' اَنَّہٗ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْلَۃً بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ ' وَوَکَّلَ بِلَالًا اَنْ یُّوْقِظَھُمْ لِلصَّلٰوۃِ ' فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتّٰی اسْتَیْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَیْھِمُ الشَّمْسُ ' فَاسْتَیْقَظَ

زید بن اسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت بلال کو مقرر فرمایا کہ انہیں نماز کے لیے جگا دیا جائے۔ پس دوسرے حضرات کے ساتھ حضرت بلال بھی سو گئے اور اس وقت بیدار ہوئے جبکہ دھوپ چڑھ گئی۔ بیدار

Presented by www.ziaraat.com

الْقَوْمُ وَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْكَبُوْا

[illegible]

اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَنْزِلُوْا وَاَنْ يَتَوَضَّؤُوْا ' وَاَمَرَ بِلَالاً اَنْ يُّنَادِيَ بِالصَّلٰوةِ اَوْ يُقِيْمَ ' فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا ' وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا. فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ ' اَوْ نَسِيَهَا ' ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا ' كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالاً وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ ' فَلَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّاُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالاً ' فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

ہونے پر تمام حضرات گھبرا اٹھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سوار ہو

[illegible]

پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں اترنے اور وضو کرنے کا حکم دیا نیز حضرت بلال کو نماز کے لئے اذان یا اقامت کہنے کا حکم فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر آپ شمع رسالت کے پروانوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں خوف زدہ دیکھ کر فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے ہماری روحوں کو قبض فرمالیا تھا اور اگر وہ چاہتا تو انہیں ہماری طرف کسی اور وقت لوٹا تا۔ پس جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا اسے بھول جائے اور اس کی تشویش محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ اسی طرح نماز پڑھ لے جیسے وقت کے اندر پڑھتا' پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ بلال کے پاس شیطان آیا جبکہ یہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو انہیں لٹا دیا اور برابر تھپکتا رہا جیسے بچے کو تھپکتے ہیں' یہاں تک کہ وہ سو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور انہیں وہ بات بتائی جو آپ نے حضرت ابو بکر کو بتائی تھی۔ پس حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے ''میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں''۔

۷- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ بِالْهَاجِرَةِ

دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

۱۲- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَّالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ' فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ. وَقَالَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ! اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا ' فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ فِيْ كُلِّ عَامٍ ' نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ ' وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تیزی کے باعث ہے' پس جب سخت گرمی ہو تو تم دن ٹھنڈا ہونے تک نماز میں تاخیر کرلو۔ فرمایا کہ جہنم نے اپنے رب سے گزارش کی کہ اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھاتا ہے تو اسے سال میں دو دفعہ سانس لینے کی اجازت مرحمت فرما دی گئی۔ ایک سانس سردیوں میں اور ایک گرمیوں میں۔

۱۳- **وَحَدَّثَنَا** مَالِكٌ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ ' عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سخت گرمی ہو تو دن ٹھنڈا ہونے تک نماز میں تاخیر کرلو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔ اور بتایا کہ جہنم نے اپنے رب سے گزارش کی تو اسے

Presented by www.ziaraat.com

فَابْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَ

صحیح البخاری (۵۳۳۔ ۵۳۴) صحیح مسلم (۱۳۹۴۔ ۱۴۰۰)

سال میں دو دفعہ سانس لینے کی اجازت مل گئی ایک سردیوں میں

۱۴- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. سابقہ حوالہ (۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو تم نماز کو ٹھنڈی کرلیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔

۸- بَابُ النَّهْيِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ بِرِيْحِ الثُّوْمِ وَ تَغْطِيَةِ الْفَمِ

کچا لہسن کھا کر مسجد میں جانے اور منہ ڈھانپنے کی ممانعت

۱۵- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ، فَلَا يَقْرَبْ مَسَاجِدَنَا يُؤْذِيْنَا بِرِيْحِ الثُّوْمِ. صحیح مسلم (۷۱۔ ۵۶۲)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس درخت سے کھائے تو وہ لہسن کی بدبو سے ہمیں تکلیف پہنچانے کے لئے ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔

[۱۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ، اَنَّهٗ كَانَ يَرٰى سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اِذَا رَاَى الْاِنْسَانَ يُغَطِّيْ فَاهُ، وَهُوَ يُصَلِّيْ جَبَذَ الثَّوْبَ عَنْ فِيْهِ جَبْذًا شَدِيْدًا، حَتّٰى يَنْزِعَهٗ عَنْ فِيْهِ.

عبدالرحمٰن بن مجبر کا بیان ہے کہ وہ دیکھا کرتے کہ سالم بن عبداللہ جب کسی کو دیکھتے کہ اس نے نماز میں اپنا منہ ڈھانپ رکھا ہے تو بڑے زور سے اس کے کپڑے کو کھینچ لیتے یہاں تک کہ وہ اس کے منہ سے ہٹ جاتا۔ ف

ف: پیاز، لہسن وغیرہ کوئی بھی بدبودار چیز کھا پی کر مسجد میں آنا مکروہ ہے کیونکہ بدبو سے نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوگی۔ معلوم ہوا کہ ایسے تمام کام بھی ممنوع ہے جن سے اللہ کے نیک بندوں کو تکلیف پہنچے اور ایسے کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جن سے ان کے دلوں کو راحت پہنچے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲- كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

۱- بَابُ الْعَمَلِ فِی الْوُضُوْءِ

وضو کی ترکیب

۱۶- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِیْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّاُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ

عمرو بن یحییٰ مازنی کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہا، جو عمرو بن یحییٰ کے نانا اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے تھے، کہ کیا آپ مجھے یہ چیز دکھائیں گے کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید نے اثبات میں جواب دیا اور برائے وضو پانی منگایا۔ پس اپنے

Presented by www.ziaraat.com

عَاصِمِ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ ' فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ ' فَغَسَلَ [illegible] ' وَجْهَهُ ثَلَاثًا ' وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ' ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ' ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

صحیح البخاری(۱۸۵) صحیح مسلم(۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷)

ایک ہاتھ پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا' پھر تین تین [illegible] ہاتھوں سے سر کا مسح کیا یعنی انہیں آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے جہاں سے ابتداء کی تھی پھر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

۱۷- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ' عَنِ الْأَعْرَجِ ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ' ثُمَّ لِيَنْثُرْ ' وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ. صحیح البخاری(۱۶۲) صحیح مسلم(۵۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی لے کر اسے صاف کرنا چاہیے اور جو استنجاء کے لیے ڈھیلے لے تو وہ طاق ہوں۔

۱۸- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ' وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ. صحیح البخاری(۱۶۱) صحیح مسلم(۵۶۱-۵۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم میں سے وضو کرے تو اسے چاہیے کہ ناک میں پانی لے کر اسے صاف کرے اور جو استنجاء کرے تو طاق ڈھیلے لے۔

[۱۷] **اَثَرٌ- قَالَ يَحْيٰى** سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ ' يَتَمَضْمَضُ ' وَيَسْتَنْثِرُ مِنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی ایک چلو میں پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں بھی پانی لے تو کوئی ڈر نہیں۔

۱۹- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ قَدْ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ مَاتَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ' فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ' فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

صحیح مسلم(۵۶۵)

امام مالک کا بیان ہے کہ ان تک یہ بات پہنچی کہ اس روز حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر حضرت عائشہ کے پاس گئے جو نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ تھیں جس روز کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہوا تو انہوں نے وضو کے لئے پانی منگایا۔ پس حضرت صدیقہ نے ان سے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! وضو اچھی طرح کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایڑیوں کے لیے آگ کی خرابی ہے۔ ف

ف: وضو میں جلدی یا بے احتیاطی کرنے والوں کی ایڑیوں کے بعض حصے کا خشک رہ جانا ایسی بات ہے جس کا عام مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایڑیوں کے لیے آگ کی خرابی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۱۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ ' عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ' أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ

عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا کہ ستر کو پانی سے اچھی طرح دھویا کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

لِمَا تَحْتَ اِزَارِهٖ.

[illegible]

غسل ذِرَاعَيهِ قبل ان يغسل وجهه، فقال اَمَّا الَّذِیْ غَسَلَ وجهه قبل اَن يَتَمَضْمَض، فَلْيُمَضْمِض وَلَا يُعِدْ غَسْلَ وَجْهِهٖ. وَاَمَّا الَّذِیْ غَسَلَ ذِرَاعَيهِ قَبْلَ وَجْهِهٖ فَلْيَغْسِلْ وَجْهَهٗ، ثُمَّ لْيُعِدْ غَسْلَ ذِرَاعَيهِ، حَتّٰى يَكُوْنَ غَسْلُهُمَا بَعْدَ وَجْهِهٖ، اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِیْ مَكَانِهٖ، اَوْ بِحَضْرَةِ ذٰلِكَ.

دھونے سے پہلے کلائیاں دھوئیں تو اس نے فرمایا کہ جس نے کلی کرنے سے پہلے منہ دھویا ہے اسے چاہیے کہ کلی کرے اور منہ دوبارہ نہ دھوئے اور جس نے منہ سے پہلے کلائیاں دھوئی ہیں تو اسے چاہیے کہ منہ دھو لے اور کلائیاں دوبارہ دھوئے تا کہ ان کا دھونا منہ دھونے کے بعد ہو جائے جبکہ وہ جائے وضو پر ہو یا اس کے قریب۔

[۲۰] اَثَرٌ- قَالَ يَحْيٰى وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ نَسِیَ اَنْ يَتَمَضْمَضَ وَ يَسْتَنْثِرَ حَتّٰى صَلّٰى قَالَ لَيْسَ عَلَيهِ اَنْ يُعِيْدَ صَلَاتَهٗ وَلْيُمَضْمِضْ وَ يَسْتَنْثِرْ مَا يَسْتَقْبِلُ، اِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يُصَلِّیَ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کلی کرنے اور ناک میں پانی لینا بھول گیا یہاں تک کہ نماز پڑھ لی۔ فرمایا کہ اس پر نماز کا اعادہ کرنا ضروری نہیں، ہاں کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے جبکہ وہ آئندہ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

۲- بَابُ وُضُوْءِ النَّائِمِ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ

سونے والے کا وضو کرنا جبکہ نماز پڑھنے کھڑا ہو

۲۰- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ، فَلْيَغْسِلْ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهَا فِیْ وَضُوْئِهٖ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ. صحیح البخاری (۱۶۲) صحیح مسلم (۶۴۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو پانی میں ڈالنے سے پہلے اسے اپنا ہاتھ دھو لینا چاہیے کیونکہ کسی کو کیا معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

[۲۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ مُضْطَجِعًا، فَلْيَتَوَضَّاْ.

زید بن اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ جو تم میں سے سہارا لے کر سو جائے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ تَفْسِيْرَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (المائدہ:۶) اَنَّ ذٰلِكَ اِذَا قُمْتُمْ مِنَ الْمَضَاجِعِ يَعْنِی النَّوْمَ.

امام مالک نے زید بن اسلم سے آیت ''يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ'' کی تفسیر میں روایت کی کہ یہ اس وقت ہے جبکہ بستر سے سو کر اٹھو۔

Presented by www.ziaraat.com

[۲۲] اَثَرٌ- قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهٗ [illegible] اَوْ دَبَرٍ اَوْ نَوْمٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ [illegible] ر۔ف

ف. حضرات احناف کے نزدیک یہ نسیر کے چھوٹے نکلنے اور خون پیپ کا نکل کر اپنی جگہ سے بہہ نکلنے کے باعث وضو ٹوٹ جاتا ہے دوبارہ وضو کرنا لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَنَامُ جَالِسًا، ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے بیٹھے سو جاتے پھر نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔

۳- بَابُ الطُّهُوْرِ لِلْوُضُوْءِ

وضو کا پانی

۲۱- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ بَنِي الْاَزْرَقِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا، اَفَنَتَوَضَّأُ بِهٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ، اَلْحِلُّ مَيْتَتُهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں، جس سے اگر ہم وضو کریں تو پیاسے مر جائیں۔ دریں حالات کیا ہم سمندری پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ (مچھلی) حلال ہے۔ ف

سنن ابو داؤد (۸۳) سنن ترمذی (۶۹) سنن نسائی (۵۹) سنن ابن ماجہ (۳۸۶)

ف: سائل نے صرف سمندر کے پانی کو پینے اور اس کے ساتھ وضو کرنے کا حکم دریافت کیا تھا لیکن نبی کریم ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔ سائل کے سوال کا جواب بھی ہو گیا اور اس ارشاد سے پانی کی تنگی کے ساتھ غذائی قلت کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ امام زرقانی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اصول اسلام سے ایک بہت بڑی اصل ہے۔ تمام آئمہ نے اسے قبول کیا، فقہاء نے اس سے تمسک و استناد کیا اور اکابر آئمہ حدیث مثلاً امام مالک، امام شافعی، امام محمد بن حسن، امام احمد بن حنبل، اصحاب سنن اربعہ، دار قطنی، بیہقی اور حاکم وغیرھم نے متعدد طرق سے اسے روایت کیا نیز ابن خزیمہ، ابن حبان اور ابن مندہ نے اس کی تصحیح کی۔ ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے اور امام بخاری سے پوچھا تو انہوں نے بھی تصحیح کی۔ امام زرقانی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ جتنے جانور سمندر میں رہتے ہیں جو پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے وہ حلال ہیں خواہ مچھلی کی صورت کے نہ ہوں بلکہ کتے یا خنزیر کی صورت سے مشابہ ہی کیوں نہ ہوں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث میں مردار سے صرف مچھلی مراد لیتے ہیں۔ مولوی وحید الزمان خان صاحب اس تخصیص سے اختلاف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یہ حدیث مطلق ہے اور تخصیص پر کوئی دلیل صریح چاہیے۔ حضرت امام اعظم کا ایک ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیت میں راقم الحروف عرض گزار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''المیتة'' یعنی مردار کو حرام فرمایا ہے (البقرہ:۱۷۳۔ المائدہ:۳۔ الانعام:۱۴۵) لہٰذا مردار حرام قطعی ہے اس کے حلال ٹھہرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ نے مردار کو نہیں

Presented by www.ziaraat.com

مگر لفظ ''المیتۃ'' کے ساتھ جن جانوروں کو حلال قرار دیا ان کے متعلق ارشاد یوں ہے: ''احلت لنا میتتان و دمان المیتتان

[illegible]

تھیں اور بعض مچھلیوں میں ورنی بھی۔ امام اعظم نے مذکورہ حدیث کی روشنی میں مچھلی کی تخصیص اسی لیے کی ہے کہ مصور نے سمندری مردار کو حلال بتایا اور فرمانِ رسالت نے مطابق مردار وہاں صرف مچھلی ہے۔ دریں حالات اخفر اس ہے کہ حدیث میں مردار کا لفظ صرف مچھلی اور ٹڈی کے لئے آیا ہے مگر ''الحل میتتہ'' کے عموم پر اصرار کرنے والوں کو سارے سمندری جانوروں کو لفظ مردار میں شامل کر لینے کی کوئی صریح دلیل پیش کرنی چاہیے۔ اگر کوئی ''احل لکم صید البحر'' (المائدہ:۹۶) سے استناد کرے تو یہاں عموم کا نشان بھی نہیں۔ لہٰذا بحری شکار بھی حلال جانور ہی کا کیا جائے گا جیسے ''واذا حللتم فاصطادوا'' (المائدہ:۲) کے تحت خشکی کا حلال جانور ہی شکار کیا جاتا ہے۔ یہ مناسب نہیں کہ کوئی اپنی وسعت پسندی کے تحت ''فاصطادوا'' میں پہلے عموم داخل کرے اور پھر گیدڑ اور لومڑی وغیرہ جانوروں کا شکار کرتا پھرے۔

سب باتوں سے قطع نظر فرض کیجئے کہ کل صبح قیامت کو یہی فیصلہ ہو کہ سمندری تمام جانور حلال تھے جبکہ مچھلی کے سوا امام اعظم کو دوسرے جانوروں کی حلت کا واضح ثبوت نہ ملا جس کے باعث انہوں نے صرف مچھلی ہی کھائی تو عنداللہ ان پر کیا گرفت ہوگی؟ جبکہ فرض کیجئے کہ اس روز یہ فیصلہ ہو جائے کہ دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی حلال تھی تو باقی دریائی جانوروں کو کھانے والے اگرچہ کمزور دلائل کے باعث معاف کر دیئے جائیں لیکن جو کھاتے رہے وہ جانور حلال تو نہ نکلے۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ امام اعظم کے اس فیصلے میں ہی زیادہ احتیاط ہے اور یہ فیصلہ ہی تقویٰ و طہارت کا زیادہ حامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۲۲- **وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ، عَنْ حُمَیْدَۃَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ فَرْوَۃَ، عَنْ خَالَتِھَا کَبْشَۃَ بِنْتِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ، وَکَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ، اَنَّھَا اَخْبَرَتْھَا، اَنَّ اَبَا قَتَادَۃَ دَخَلَ عَلَیْھَا، فَسَکَبَتْ لَہٗ وَضُوْءًا، فَجَآءَتْ ھِرَّۃٌ لِتَشْرَبَ مِنْہُ، فَاَصْغٰی لَھَا الْاِنَآءَ حَتّٰی شَرِبَتْ.**

حمیدہ بنت ابوعبیدہ بن فروہ نے اپنی خالہ جان حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت کی ہے۔ جو ابن ابوقتادہ انصاری کے نکاح میں تھیں انہوں نے بتایا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا۔ ایک بلی آ کر اس میں سے پانی پینے لگی تو انہوں نے برتن جھکا دیا' یہاں تک کہ اس نے پی لیا۔

سنن ابو داؤد (۷۵) سنن ترمذی (۹۲) سنن نسائی (۶۸) سنن ابن ماجہ (۳۶۷)

قَالَتْ کَبْشَۃُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ، فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَۃَ اَخِیْ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا ھِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ.

کبشہ کا بیان ہے کہ میرا دیکھنا ملاحظہ کر کے انہوں نے فرمایا: اے بھتیجی! کیا تم اس بات پر متعجب ہو؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ پس انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے کیونکہ یہ تمہارے پاس پھرنے والوں اور پھرنے والیوں میں سے ہے۔

قَالَ یَحْیٰی قَالَ مَالِکٌ لَا بَاْسَ بِہٖ، اِلَّا اَنْ یُّرٰی عَلٰی فَمِھَا نَجَاسَۃٌ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں مگر جب کہ اس کا منہ ناپاک ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

[۲۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَجَّ فِیْ رَکْبٍ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضًا، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَ تَرِدُ عَلَیْنَا.

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی [illegible] حضرت عمرو بن العاص بھی تھے یہاں تک کہ وہ ایک حوض پر پہنچے حضرت عمرو بن العاص نے حوض کے مالک سے پوچھا کہ کیا تمہارے حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ حضرت عمر نے حوض والے سے کہا کہ یہ بات ہمیں نہ بتانا کیونکہ کبھی ہم درندوں سے پہلے اور کبھی وہ ہم سے پہلے آتے ہوں گے۔

۲۳- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ اِنْ کَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَیَتَوَضَّؤُوْنَ جَمِیْعًا. صحیح البخاری (۱۹۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مرد اور عورت اکٹھے وضو کیا کرتے تھے۔

٤- بَابُ مَا لَا یَجِبُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ

جن باتوں سے وضو لازم نہیں آتا

۲۴- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّی امْرَاَةٌ اُطِیْلُ ذَیْلِیْ، وَاَمْشِیْ فِی الْمَکَانِ الْقَذِرِ. قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ.

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میں ایسی عورت ہوں کہ میرا پلا لٹک جاتا ہے اور ناپاک جگہ پر بھی مجھے چلنا پڑتا ہے۔ حضرت ام سلمہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعد والی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔

سنن ابوداؤد (۳۸۳) سنن ترمذی (۱۴۳) سنن ابن ماجہ (۵۳۱)

[۲۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ رَاٰی رَبِیْعَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقْلِسُ مِرَارًا، وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ، فَلَا یَنْصَرِفُ، وَلَا یَتَوَضَّاُ حَتّٰی یُصَلِّیَ.

امام مالک کا بیان ہے کہ انہوں نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن کو کئی مرتبہ مسجد میں پانی کی قے کرتے ہوئے دیکھا تو وہ نہ وہاں سے ہٹے اور نہ وضو کیا، یہاں تک کہ نماز پڑھ لی۔

قَالَ یَحْیٰی وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ رَجُلٍ قَلَسَ طَعَامًا هَلْ عَلَیْهِ وُضُوْءٌ؟ فَقَالَ لَیْسَ عَلَیْهِ وُضُوْءٌ وَلْیَتَمَضْمَضْ مِنْ ذٰلِکَ وَلْیَغْسِلْ فَاهُ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کھانا قے کر دی۔ کیا وہ وضو کرے؟ فرمایا: اس پر وضو نہیں ہے، اسے کلی کر لینی چاہیے اور منہ دھو لے۔

[۲۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَنَّطَ ابْنًا لِسَعِیْدِ ابْنِ زَیْدٍ وَحَمَلَهٗ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سعید بن زید کے (مردہ) بیٹے کو خوشبو لگائی اور اسے اٹھایا۔ پھر مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

قَالَ یَحْیٰی وَسُئِلَ مَالِکٌ هَلْ فِی الْقَیْءِ وُضُوْءٌ؟ قَالَ لَا، وَلٰکِنْ لِیَتَمَضْمَضْ مِنْ ذٰلِکَ،

یحییٰ نے کہا کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا قے سے وضو ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن اس کے بعد کلی کر کے منہ دھو لینا چاہیے اور

Presented by www.ziaraat.com

وَلْيَغْسِلْ فَاهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ

اس پر وضو نہیں ہے۔

[illegible]

حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

صحیح البخاری (۲۰۷) صحیح مسلم (۷۸۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری (کی ران) کا گوشت کھانا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۶- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. صحیح البخاری (۲۰۹)

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ خیبر کی جانب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ جب مقام صہباء میں پہنچے جو خیبر کے بالکل قریب ہے تو رسول اللہ ﷺ نے نزول فرمایا اور نماز عصر ادا کی۔ پھر آپ نے زاد راہ طلب فرمایا تو ستو ہی پیش کیے جا سکے۔ پس انہیں آپ کے حکم سے گھولا گیا پس رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے' پھر آپ نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلی کی۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

[۲۶] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ أَنَّهُ تَعَشّٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت ربیعہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شام کا کھانا کھایا' پھر انہوں نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

[۲۷] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

ابان بن عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گوشت روٹی کھائی' پھر کلی کی اور اپنے دونوں ہاتھ دھو کر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا۔ پھر نماز ادا کی اور وضو نہ کیا۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا لَا يَتَوَضَّأَانِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

امام مالک فرماتے ہیں کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

[۲۸] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُصِيْبُ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَيَتَوَضَّأُ؟ قَالَ رَأَيْتُ أَبِيْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

یحییٰ بن سعید نے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ اگر کوئی نماز کے لئے وضو کرے پھر اس کے سامنے آگ سے پکا ہوا کھانا پیش کیا جائے تو کیا وہ وضو کرے؟ فرمایا: میں نے والد ماجد کو دیکھا کہ ایسی چیز کھا کر وضو نہیں کیا کرتے

Presented by www.ziaraat.com

تھے

[illegible] وَحَدَّثَنِي عَنْ [illegible] عَنْ أَبِي [illegible] الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ أَنْتُ أَنَا بِكِ بِالصَّدَقَةِ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

[illegible] ابو [illegible] بن [illegible] سے [illegible] بن [illegible] سے [illegible] سے [illegible] کہا کہ [illegible] نے گوشت کھا کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا

۲۷- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دُعِيَ لِطَعَامٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَلَحْمٌ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَصَلَّى، ثُمَّ أُتِيَ بِفَضْلِ ذٰلِكَ الطَّعَامِ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ صَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

سنن ابوداؤد (۱۹۱) سنن ترمذی (۸۰)

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے بلایا گیا اور آپ کے سامنے روٹیاں اور گوشت رکھا گیا تو آپ نے اس میں سے کھایا اور وضو کر کے نماز پڑھی' پھر بچا ہوا کھانا آپ کے حضور پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا' پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

[۳۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدِمَ مِنَ الْعِرَاقِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَقَرَّبَ لَهُمَا طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ، فَأَكَلُوا مِنْهُ، فَقَامَ أَنَسٌ فَتَوَضَّأَ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ مَا هٰذَا يَا أَنَسُ أَعِرَاقِيَّةٌ؟ فَقَالَ أَنَسٌ لَيْتَنِي لَمْ أَفْعَلْ، وَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَصَلَّيَا، وَلَمْ يَتَوَضَّأَا.

عبدالرحمٰن بن یزید انصاری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک جب عراق سے آئے تو حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب ان کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے ان کے سامنے آگ سے پکا ہوا کھانا پیش کیا۔ پس انہوں نے اس سے کھایا' پس حضرت انس کھڑے ہوئے اور وضو کیا تو حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ اے انس! کیا یہ عراق کا اثر ہے؟ حضرت انس فرماتے ہیں کہ کاش! میں ایسا نہ کرتا اور ابوطلحہ و حضرت ابی بن کعب کھڑے ہوئے' پھر انہوں نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ ف

ف: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں آٹھ حدیثیں (۱۹ تا ۲۶) پیش کی ہیں جن کا صاف اور صریح مفاد یہی ہے کہ آگ پر پکائی ہوئی چیز کھانے سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پہلے وضو تھا تو کھانے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں' کلی کر لینا کافی ہے۔ اگر کوئی تازہ وضو بہ غرض استحباب ہر نماز کے لیے کیا کرتا ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب اور اسی پر عمل ہے۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین کا موقف بھی یہی ہے۔

بعض احادیث میں چونکہ آگ پر پکائی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم آیا ہے جیسا کہ مختلف کتب احادیث میں ہے اور امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں ایسی اُنیس روایتیں پیش کی ہیں۔ اس کے بعد امام موصوف نے پینتالیس احادیث صحیحہ صریحہ پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں اور جن روایات میں وضو کرنے کا حکم آیا ہے وہ ابتدائی دور کی بات ہے جو منسوخ ہو گئی تھی۔ ظاہر ہے کہ امت محمدیہ کو ناسخ یعنی آخری حکم پر عمل کرنا چاہیے۔ امام طحاوی نے چار حدیثیں پیش کر کے یہ بات بھی واضح کر دی کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کا حکم بھی منسوخ ہو گیا تھا اور اس کو کھانے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۶- بَابُ جَامِعِ الْوُضُوءِ

وضو وطہارت کے متعلقات

۲۸- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے استنجاء

Presented by www.ziaraat.com

عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ

کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ''کیا تم میں سے کسی کو

۲۹- **وحدثني** عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبُرَةِ ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ. وَدِدْتُ اَنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اِخْوَانَنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَسْنَا بِاِخْوَانِكَ؟ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ ، وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَاْتِيْ بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ؟ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ. فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِيْ ، كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ ، اُنَادِيْهِمْ اَلَا هَلُمَّ ، اَلَا هَلُمَّ ، اَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوْا بَعْدَكَ ، فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا فَسُحْقًا. صحیح مسلم(۵۸۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز قبرستان کی طرف نکلے تو فرمایا ''اے اہل ایمان کی جماعت! تم پر سلامتی ہو اور اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ اپنے بھائیوں کو دیکھوں''۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا: بلکہ تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو دنیا میں نہیں آئے' بعد میں آئیں گے اور میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اپنے بعد والے امتیوں کو آپ کس طرح پہچانیں گے؟ فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اگر کسی کا پنج کلیان گھوڑا ہو اور وہ مشکی گھوڑوں میں مل جائے تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا: تو وضو کے باعث وہ قیامت کے روز پنج کلیاں آئیں گے اور حوض پر میں ان کا پیش خیمہ ہوں گا' پس کسی کو میرے حوض سے دھتکار نہ دیا جائے جیسے گم شدہ اونٹ کو دھتکار دیا جاتا ہے' پس میں انہیں بلاؤں گا: ادھر آؤ' ادھر آؤ' ادھر آؤ۔ پس کہا جائے گا کہ آپ کے بعد انہوں نے دین کو بدل دیا تھا' پس میں کہوں گا: دور ہوں' دور ہوں' دور ہوں۔ ف

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ اہل قبور کے پاس جانا' انہیں سلام کرنا اور ان سے مخاطب ہونا جائز ہے۔ یہ نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے نہیں بلکہ آپ نے مسلمانوں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ بھی اسی طرح کیا کریں جیسا کہ دیگر روایات میں موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ سلام و کلام اسی سے کیا جاتا ہے جو مخاطب کو دیکھ سکے' اس کا کلام سن سکے اور اسے جواب دے سکے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم اہل برزخ کا جواب سن نہ سکیں۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے تین حصے کیے۔ پہلا گروہ جو اس جہانِ فانی کو چھوڑ کر عالم جاودانی میں جا پہنچا تھا' حضور نے ان کے ایمان کی تصدیق فرماتے ہوئے انہیں اپنی زیارت کے مژدۂ جان فزا سے شاد کام کیا۔ دوسرا گروہ اس وقت کے موجودہ حضرات یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ ان کے متعلق رحمتِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے ساتھی یعنی معین و مددگار اور اعیان و انصار ہو۔ تیسرا گروہ ان حضرات سے لے کر قیامت تک کے اہل ایمان پر مشتمل ہے۔ ان پر انتہائی کرم اور اظہار شفقت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ہمارے بھائی ہیں اور حوضِ کوثر پر میں ان کا انتظار کروں گا۔ اس ذرہ نوازی پر ہر صاحب ایمان دل و جان سے قربان ہوگا اور حق تو یہ ہے کہ حق پھر بھی ادا نہ ہو سکے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

سرورِ کون ومکاں ﷺ نے اپنے امتیوں کی عام پہچان بتائی کہ روز قیامت ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے اور وہ دوسرے

حدیث سے ان مدعیان اسلام کو بہت حاصل کرنا چاہیے جنہوں نے اسلامی عقائد میں غیر اسلامی عقائد وظریات کی تخمیں لگا رکھی ہیں۔ اہل حق کے سواد اعظم یعنی مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کو چھوڑ کر جو نادیدہ گروہ ہے ہر ایک نے مسجد جدا بنائی ہوئی ہے کل پرسوں قائم ہونے والے فرقے بھی اپنی حقانیت کا ڈھول بجا کر اہل حق سے برسر پیکار اور ہر وقت انہیں نیچا دکھانے میں مصروف کار رہتے ہیں۔ مانا کہ حق و باطل کو غتر بود کرنے میں وہ کامیاب ہیں لیکن یہ کامیابی حقیقی کامیابی تو نہیں۔ آخر ایک روز مرنا ہوگا' داور محشر کے حضور پیشی ہوگی' مخلوق کی آنکھوں میں تو دھول جھونکی تھی اس علیم وخبیر کو کیسے دھوکا دو گے؟ جب حق دشمنی رنگ لائے گی۔ منہ پر مہر اور ہاتھ پاؤں سے گواہی دلائی جائے گی۔ اس وقت کونسی چالاکی کام آئے گی؟ ''ان موعدکم الصبح الیس الصبح بقریب''۔

۳۰- **وَحَدَّثَنِی** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ جَلَسَ عَلَی الْمَقَاعِدِ ' فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ ' فَاٰذَنَهُ بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ ' فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ' ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّکُمْ حَدِیْثًا لَوْ لَا اَنَّهُ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُکُمُوْهُ ' ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ اِمْرَءٍ یَتَوَضَّاُ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ' ثُمَّ یُصَلِّی الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهُ وَبَیْنَ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصَلِّیَهَا.

صحیح البخاری (۱۶۰) صحیح مسلم (۵۳۹_۵۴۰_۵۴۱)

حمران مولیٰ عثمان بن عفان کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے تو مؤذن آیا اور انہیں نماز عصر کی خبر دی۔ چنانچہ انہوں نے پانی منگوا کر وضو کیا اور فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ حضرات سے ایک ایسی بات بیان کرتا ہوں کہ اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہوتی تو میں آپ سے بیان نہ کرتا' پھر بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی آدمی ایسا نہیں کہ وہ وضو کرتے وقت اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے مگر اس کے دوسری نماز تک کے گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے۔

قَالَ یَحْیٰی قَالَ مَالِکٌ اَرَاهُ یُرِیْدُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ﴾ (هود: ۱۱۴).

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا: میرے خیال میں ان کی مراد یہ آیت ہوگی ''اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ''۔

۳۱- **وَحَدَّثَنِی** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

حضرت عبد اللہ بن صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ ' فَتَمَضْمَضَ ' خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ فِیْهِ ' وَاِذَا اسْتَنْثَرَ ' خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ اَنْفِهِ ' فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ ' خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ وَجْهِهِ ' حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْهِ ' فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ '

جب بندۂ مومن وضو کرتا ہے پس جب وہ کلی کرتا ہے تو منہ کے گناہ گر جاتے ہیں۔ جب ناک صاف کرتا ہے تو اس کی ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ جب منہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ اس پپوٹوں کے نیچے سے بھی گناہ

Presented by www.ziaraat.com

خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ [illegible] حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةً لَهُ. سنن نسائی (۱۰۳) سنن ابن ماجہ (۲۸۲)

نکل جاتے ہیں۔ جب اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں [illegible] جاتے ہیں۔ جب اپنے [illegible] جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ کر جاتے ہیں یہاں تک کہ پیر کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ پھر مسجد کی طرف چلنے اور نماز پڑھنے کا ثواب اس کے لیے الگ بات ہے۔

۳۲- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، (أَوِ الْمُؤْمِنُ)، فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ)، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ)، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ، (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ)، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ. صحیح مسلم (۵۷۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتا ہے جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا' جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے ہر وہ خطا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتی ہے جسے اس نے ہاتھ لگائے ہوں' جب وہ اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہر وہ خطا نکل جاتی ہے جس کی طرف اس کے پیر چلے ہوں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔

۳۳- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ وَضُوْءًا، فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فِيْ إِنَاءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ يَتَوَضَّؤُوْنَ مِنْهُ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. صحیح البخاری (۱۶۹) صحیح مسلم (۵۹۰۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ نماز عصر کا وقت قریب آ گیا تھا کہ لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر نہ پایا' پس ایک برتن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دستِ اقدس رکھ دیا۔ پھر لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا: حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نیچے سے بہہ رہا تھا۔ پس آخری آدمی تک تمام لوگ وضو کر کے فارغ ہو گئے۔ ف

ف: شمع رسالت کے تین سو پروانوں کی نماز عصر قضاء ہونے کا مرحلہ ہے' جس کا قضاء ہونا سب سے خطرناک ہے لیکن پانی سعی بسیار کے باوجود نایاب ہے۔ آقا سے صورت حال عرض کی' سارے لشکر کا پانی اکٹھا کر کے ایک پیالے میں اکٹھا کیا تو ذرا سا تھا۔ شانِ

Presented by www.ziaraat.com

آ قائی جوش میں آئی محبوب خدا نے بروقت مشکل کشائی فرمائی۔ پیالے میں ہاتھ ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے پنجاب رحمت جاری
[illegible]
حاصل کرنے کے لیے [illegible]
دیکھا تھا۔ آخری آدمی تک نے وضو کر لیا سب کے دل کی کلی کلی منہ مانگی مراد ملی صدا کا پانی ملا محبوب [illegible] قدرت ہونے
کا اظہار فرمایا اس نے روئے ایمان پر ایمان کا اور نکھار دیا "وکان فضل اللہ علیک عظیما" اس نے ایک تیقت نگار کے
خوب فرمایا ہے:

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا — دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

[۳۱]**اَثَر- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمَدَنِیِّ الْمُجْمِرِ، اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الصَّلٰوۃِ، فَاِنَّہٗ فِیْ صَلٰوۃٍ مَا دَامَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ، وَاِنَّہٗ یُکْتَبُ لَہٗ بِاِحْدٰی خُطْوَتَیْہِ حَسَنَۃٌ وَ یُمْحٰی عَنْہُ بِالْاُخْرٰی سَیِّئَۃٌ، فَاِذَا سَمِعَ اَحَدُکُمُ الْاِقَامَۃَ فَلَا یَسْعَ، فَاِنَّ اَعْظَمَکُمْ اَجْرًا، اَبْعَدُکُمْ دَارًا. قَالُوْا لِمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ؟ قَالَ مِنْ اَجْلِ کَثْرَۃِ الْخُطَا.

میر یحییٰ بن سعید نے سنا کہ سعید بن مسیّب سے قضائے حاجت کے بعد آب دست لینے کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت سعید نے فرمایا کہ پانی سے دھونا عورتوں کے لیے ہے۔

نعیم بن عبداللہ مجمر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز کے ارادے سے نکلا تو جب تک وہ نماز کے ارادے میں ہے برابر نماز میں شمار ہوتا رہتا ہے اور ہر قدم پر اس کے لیے نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی ایک برائی مٹا دی جاتی ہے، جب تم میں سے کوئی اقامت سنے تو نہ دوڑے کیونکہ زیادہ ثواب اس کو ملے گا جس کا گھر دور ہے لوگوں نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! یہ کس لیے؟ فرمایا کہ زیادہ قدم اٹھانے کے باعث۔

[۳۲]**اَثَر- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّہٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یُسْاَلُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ بِالْمَاءِ، فَقَالَ سَعِیْدٌ اِنَّمَا ذٰلِکَ وُضُوْءُ النِّسَآءِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پی جائے تو اسے سات مرتبہ دھو لینا چاہیے۔

۳۴- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

صحیح البخاری (۱۷۲) صحیح مسلم (٦٤٨)

امام مالک کا بیان ہے کہ ان تک یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ استقامت حاصل کرو اور تم اس کی خوبیوں کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے اور تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے اور صاحب ایمان ہی وضو کی حفاظت کرتا ہے۔

۳۵- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، اَنَّہٗ بَلَغَہٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا، وَاعْمَلُوْا، وَخَیْرُ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ، وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ. سنن ابن ماجہ (۲۷۷)

۷- بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَسْحِ بِالرَّاْسِ وَ الْاُذُنَیْنِ

سر اور کانوں کے مسح کا بیان

[۳۳]**اَثَر- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ،

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Presented by www.ziaraat.com

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَاْخُذُ الْمَآءَ بِاَصْبَعَيْهِ لِاُذُنَيْهِ.

کانوں کے لیے اپنی دو انگلیوں سے پانی لیتے تھے۔

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَاْخُذُ الْمَآءَ بِاَصْبَعَيْهِ لِاُذُنَيْهِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَمْسَحَ الشَّعْرَ بِالْمَآءِ

[illegible] کانوں کے لیے گویا کہ [illegible] کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے [illegible] کیا یہاں تک کہ پانی سے بالوں کا مسح کیا جائے۔

اَنَّ اَبَاهُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَنْزِعُ الْعِمَامَةَ وَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ بِالْمَآءِ.

مروہ بن زبیر عمامہ اتار کر پانی کے ساتھ اپنے سر کا مسح کیا کرتے تھے۔

[۳۶] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ رَاٰى صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ امْرَاَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ تَنْزِعُ خِمَارَهَا وَتَمْسَحُ عَلٰى رَاْسِهَا بِالْمَآءِ وَ نَافِعٌ يَوْمَئِذٍ صَغِيْرٌ.

نافع کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت صفیہ بنت ابوعبید کو دیکھا جو حضرت عبداللہ بن عمر کی بیوی تھیں کہ وہ سر پر پانی سے مسح کرتے وقت اپنے دوپٹے کو ہٹا لیتی تھیں اور نافع ان دنوں نابالغ تھے۔ف

ف: اکثر احادیث میں یہی آیا ہے کہ سر کا مسح کیا جائے' اکثر آئمہ اور فقہاء کا مذہب یہی ہے جب کہ بعض روایتوں میں عمامے اور دوپٹے پر مسح کرنے کی صراحۃً ممانعت بھی وارد ہوئی ہے۔ لیکن بعض معانیٔ محتملہ والی روایتیں ایسی بھی ہیں جن سے کسی مخصوص حالت میں عمامے پر مسح کرنے کا اشارہ مترشح ہوتا ہے۔ دریں حالات سر کے مسح والی اکثر اور احادیث صحیحہ صریحہ کے مقابل معانی محتملہ والی عمامے پر مسح کرنے والی دو چار روایتوں کو پیش کرنا اور معمول بنا لینا اصول حدیث کے ویسے ہی خلاف ہے۔ علاوہ بریں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ''وامسحوا برءوسکم'' فرمایا۔ لیکن بعض حضرات نے میدان عمل میں اسے دیدہ دانستہ ''وامسحوا بعمامتکم'' بنانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے مدعیانِ اسلام کے ایسے ہی طرزِ عمل کے پیش نظر کہا تھا:

خود تو بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخِمَارِ، فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ، وَلَا الْمَرْاَةُ عَلٰى عِمَامَةٍ، وَلَا خِمَارٍ، وَلْيَمْسَحَا عَلٰى رُءُوْسِهِمَا.

امام مالک سے عمامے اور دوپٹے پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ کسی آدمی یا عورت کے لیے مناسب نہیں کہ عمامے یا دوپٹے پر مسح کرے' انہیں اپنے سر کا مسح کرنا چاہیے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَّجُلٍ تَوَضَّاَ، فَنَسِيَ اَنْ يَّمْسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَتّٰى جَفَّ وَضُوْءُهٗ، قَالَ اَرٰى اَنْ يَّمْسَحَ بِرَاْسِهٖ، وَاِنْ كَانَ قَدْ صَلّٰى اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ

امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے وضو کیا اور سر کا مسح بھول گیا۔ یہاں تک کہ اعضائے وضو خشک ہو گئے۔ فرمایا کہ اسے سر کا مسح کرنا چاہیے اور اگر نماز پڑھ چکا ہے تو اعادہ کرے۔

۸- بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۳۶- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ مِنْ وَلَدِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے۔

Presented by www.ziaraat.com

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ [illegible] فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ' ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْ جُبَّتِهِ ' فَلَمْ يَسْتَطِعْ مِنْ ضِيْقِ كُمَّيِ الْجُبَّةِ ' فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ ' فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ' فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ ' وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ' فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ ' فَفَزِعَ النَّاسُ ' فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَحْسَنْتُمْ.

صحیح البخاری (٤٤٢١) صحیح مسلم (٦٢٥_٩٥١)

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں پانی لے کر آپ کے ساتھ گیا' [illegible] لگے مگر تنگ ہونے کے باعث ہاتھ نکالے نہ جا سکے تو آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھوں کو نکالا پھر ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا۔ پھر موزوں پر مسح کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف لوگوں کی امامت کر رہے تھے اور انہوں نے ایک رکعت پڑھ لی تھی آخر رسول اللہ ﷺ نے وہ ایک رکعت پڑھ لی' پس لوگ خوف زدہ ہوئے لیکن جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز پوری کر چکے تو فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ ف

ف: موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ یہ سنتِ رسول مقبول اور مشہور احادیث و آثار سے ثابت ہے' اس کی مخالفت کرنے والا بدعتی بد مذہب ہے۔ متعدد صحابۂ کرام نے اس کی روایت کی ہے۔ ابن عبد البر نے فرمایا کہ علمائے سلف میں سے کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہیں کیا ہے۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے ستر صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح کرنے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ کرخی فرماتے ہیں کہ مجھے اس کے منکر کے کفر کا ڈر ہے۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں اس کا اس وقت قائل ہوا جب کہ آفتاب سے زیادہ روشن دلائل میرے سامنے آ گئے' اس کی روایات حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ان باتوں میں شمار کیا ہے جو اہل سنت اور بد مذہبوں کے درمیان خط فاصل کھینچتی ہیں۔

[٣٧] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوْفَةَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَهُوَ اَمِيْرُهَا ' فَرَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ' فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ' فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ سَلْ اَبَاكَ اِذَا قَدِمْتَ عَلَيْهِ. فَقَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ ' فَنَسِيَ اَنْ يَسْاَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ ' حَتّٰى قَدِمَ سَعْدٌ. فَقَالَ اَسَاَلْتَ اَبَاكَ؟ فَقَالَ لَا ' فَسَاَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ' فَقَالَ عُمَرُ اِذَا اَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ ' فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا ' قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاِنْ جَاءَ اَحَدُنَا مِنَ الْغَائِطِ ' فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ ' وَاِنْ جَاءَ اَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ.

نافع اور عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس گئے جو وہاں کے امیر تھے تو انہیں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھ کر حضرت عبد اللہ بن عمر نے ان پر اعتراض کیا۔ حضرت سعد نے ان سے فرمایا کہ جب اپنے والد محترم کی خدمت میں جاؤ تو ان سے دریافت کرنا۔ جب حضرت عبد اللہ واپس آئے تو حضرت عمر سے اس بارے میں پوچھنا بھول گئے یہاں تک کہ حضرت سعد تشریف لے آئے اور فرمایا: کیا تم نے اپنے ابا جان سے پوچھا تھا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ کے سوال پر حضرت عمر نے فرمایا کہ جب تم اپنے پاک پیروں میں موزے پہنا کرو تو موزوں پر مسح کر لیا کرو۔ حضرت عبد اللہ عرض گزار ہوئے کہ خواہ کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے؟ فرمایا: خواہ کوئی قضائے حاجت سے کیوں نہ فارغ ہو کر آئے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۳۸]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ [illegible] حَتّٰی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْهَا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے بازار میں پیشاب [illegible] مسجد میں داخل ہوئے تو موزوں پر مسح کیا اور پھر نماز جنازہ پڑھی۔

[۳۹]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رُقَیْشٍ ' اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ اَتٰی قُبَاءً فَبَالَ ' ثُمَّ اُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ' فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ' وَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ' وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ ' ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی.

سعید بن عبدالرحمن بن رقیش اشعری نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا کہ وہ قباء تشریف لائے تو انہوں نے پیشاب کیا' پھر ان کے وضو کے لیے پانی لایا گیا۔ پس انہوں نے وضو فرمایا یعنی اپنا منہ دھویا' دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے' اپنے سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا' پھر مسجد میں گئے اور نماز پڑھی۔

قَالَ یَحْیٰی وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ رَّجُلٍ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ ' ثُمَّ لَبِسَ خُفَّیْهِ ' ثُمَّ بَالَ ' ثُمَّ نَزَعَهُمَا ' ثُمَّ رَدَّهُمَا فِیْ رِجْلَیْهِ ' اَیَسْتَاْنِفُ الْوُضُوْءَ؟ فَقَالَ لِیَنْزَعْ خُفَّیْهِ ' وَلْیَغْسِلْ رِجْلَیْهِ. وَاِنَّمَا یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ مَنْ اَدْخَلَ رِجْلَیْهِ فِی الْخُفَّیْنِ ' وَهُمَا طَاهِرَتَانِ بِطُهْرِ الْوُضُوْءِ. وَاَمَّا مَنْ اَدْخَلَ رِجْلَیْهِ فِی الْخُفَّیْنِ ' وَهُمَا غَیْرُ طَاهِرَتَیْنِ بِطُهْرِ الْوُضُوْءِ ' فَلَا یَمْسَحْ عَلَی الْخُفَّیْنِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نماز کے لیے وضو کیا' پھر موزے پہن لیے' پھر پیشاب کیا' پھر موزے اتار کر دوبارہ پہن لیے۔ کیا وہ وضو کرے؟ فرمایا کہ وہ موزے اتار کر پیروں کو دھوئے۔ بیشک موزوں پر مسح تو اس کے لیے ہے جس نے موزوں میں پیر وضو کی طہارت کے وقت داخل کیے ہوں اور جس نے وضو کی طہارت کے وقت موزوں میں پیر داخل نہ کیے ہوں تو وہ موزوں پر مسح نہ کرے۔

قَالَ وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ رَّجُلٍ تَوَضَّاَ وَعَلَیْهِ خُفَّاهُ فَسَهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ حَتّٰی جَفَّ وُضُوْءُهٗ وَصَلّٰی. قَالَ لِیَمْسَحْ عَلٰی خُفَّیْهِ ' وَلْیُعِدِ الصَّلٰوةَ ' وَلَا یُعِیْدُ الْوُضُوْءَ. وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ رَّجُلٍ غَسَلَ قَدَمَیْهِ ' ثُمَّ لَبِسَ خُفَّیْهِ ثُمَّ اسْتَاْنَفَ الْوُضُوْءَ ' فَقَالَ لِیَنْزَعْ خُفَّیْهِ ' ثُمَّ لِیَتَوَضَّاْ ' وَلْیَغْسِلْ رِجْلَیْهِ.

امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے وضو کیا اور موزے پہنے ہوئے تھا لہٰذا ان پر مسح کر لیا' یہاں تک کہ اعضائے وضو خشک ہو گئے اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ اسے موزوں پر دوبارہ مسح کر کے نماز کا اعادہ کرنا چاہیے اور دوبارہ وضو نہ کرے۔ امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنے پیر دھوئے' پھر موزے پہن کر وضو کرنے لگا۔ فرمایا کہ اسے موزے اتار کر وضو کرنا چاہیے اور وہ پیروں کو دھوئے۔

۹- بَابُ الْعَمَلِ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ

[۴۰]اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' اَنَّهٗ رَاٰی اَبَاهُ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ. قَالَ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا اور موزوں پر مسح کرتے وقت وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہ

Presented by www.ziaraat.com

وَكَانَ لَا يَزِيْدُ إِذَا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى أَنْ يَمْسَحَ ظُهُوْرَهُمَا وَلَا يَمْسَحُ بُطُوْنَهُمَا

کرتے کہ ظاہری حصے پر مسح کر لیتے اور اندرونی حصے پر نہیں کرتے تھے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَيْفَ هُوَ؟ فَأَدْخَلَ ابْنُ شِهَابٍ إِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ الْخُفِّ، وَالْأُخْرٰى فَوْقَهُ، ثُمَّ أَمَرَّهُمَا.

امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ موزوں پر مسح کس طرح کیا جاتا ہے؟ تو ابن شہاب نے اپنا ایک ہاتھ موزے کے نیچے اور دوسرا اوپر رکھا اور پھر دونوں کو صحیح کیا۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ وَقَوْلُ ابْنِ شِهَابٍ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ اس بارے میں جتنے اقوال میں نے سنے ان میں ابن شہاب کا قول پسند ہے۔

۱۰- بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّعَافِ

نکسیر پھوٹنے کا بیان

[٤١] **أَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا رَعَفَ، انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى وَلَمْ يَتَكَلَّمْ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کی جب نکسیر پھوٹتی تو نماز کو چھوڑ کر وضو کرتے، پھر واپس آ کر باقی نماز کو پڑھتے اور کلام نہیں کرتے تھے۔

[٤٢] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَرْعُفُ فَيَخْرُجُ فَيَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَبْنِيْ عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس کی جب نکسیر پھوٹتی تو باہر جا کر خون کو دھو لیتے اور واپس لوٹنے پر پڑھی ہوئی نماز کے علاوہ باقی نماز پڑھ لیتے۔

[٤٣] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّهُ رَأٰى سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَأَتٰى حُجْرَةَ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَجَعَ فَبَنٰى عَلٰى مَا قَدْ صَلّٰى.

یزید بن عبداللہ بن قسیط لیثی نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ نماز میں ان کی نکسیر پھوٹ نکلی تو وہ حضرت ام سلمہ زوجۂ نبی کریم ﷺ کے حجرے میں گئے۔ انہیں پانی دیا گیا تو انہوں نے وضو کیا، پھر واپس آ کر پڑھی ہوئی نماز کے علاوہ باقی نماز پڑھی۔

۱۱- بَابُ الْعَمَلِ فِي الرُّعَافِ

نکسیر کے وقت کیا کرے؟

[٤٤] **أَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَرْعُفُ، فَيَخْرُجُ مِنْهُ الدَّمُ حَتّٰى تَخْتَضِبَ أَصَابِعُهُ مِنَ الدَّمِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْ أَنْفِهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ ان کی نکسیر پھوٹی اور خون بہنے لگا یہاں تک کہ ناک سے بہنے والے خون کے ساتھ ان کی انگلیاں رنگین ہوگئیں پھر بھی وہ نماز پڑھتے رہے اور وضو نہ کیا۔

[٤٥] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ، أَنَّهُ رَأٰى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَخْرُجُ مِنْ أَنْفِهِ الدَّمُ، حَتّٰى تَخْتَضِبَ أَصَابِعُهُ، ثُمَّ يَفْتِلُهُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

عبدالرحمٰن بن مجبر کا بیان ہے کہ انہوں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ ان کی ناک سے خون نکل رہا تھا یہاں تک کہ ان کی انگلیاں رنگین ہوگئیں۔ چنانچہ اسے پونچھ کر نماز پڑھتے رہے اور وضو نہ کیا۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۲- بَابُ الْعَمَلِ فِيمَنْ غَلَبَهُ الدَّمُ مِنْ جُرْحٍ اَوْ رُعَافٍ

[٤٦] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ [illegible] عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي طُعِنَ فِيهَا فَاَيْقَظَ عُمَرَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ ' فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ ' وَلَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ ' فَصَلّٰى عُمَرُ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

اگر زخم یا نکسیر کا خون برابر جاری رہے

حضرت مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ وہ اس رات میں حضرت عمر بن خطاب کے پاس جانے کس لئے انہیں زخمی کیا گیا تھا پس حضرت عمر نماز فجر کے لیے بیدار ہوئے تو فرمایا ہاں جو نماز ترک کردے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں پھر حضرت عمر نے نماز پڑھی اور ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

[٤٧] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِيمَنْ غَلَبَهُ الدَّمُ مِنْ رُعَافٍ فَلَمْ يَنْقَطِعْ عَنْهُ؟ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثُمَّ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَرٰى اَنْ يُّوْمِيءَ بِرَاْسِهِ اِيْمَاءً.

سعید بن مسیب نے کہا کہ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے جس کی نکسیر کا خون بند ہونے میں نہ آئے؟ امام مالک' یحیٰ بن سعید اور پھر سعید بن مسیب کا قول ہے کہ میری رائے میں وہ سر کے اشارے سے نماز پڑھے۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ وَ ذٰلِكَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں جو کچھ سنا یہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

۱۳- بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ

مذی سے وضو لازم آتا ہے

۳۷- حَدَّثَنِي يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ' عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ' عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ' اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ لَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ ' اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهِ ' فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ ' مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ فَاِنَّ عِنْدِيْ اِبْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَسْتَحِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ. قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ' فَقَالَ اِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ بِالْمَاءِ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ. صحیح مسلم(٦٩٥)

مقداد بن اسود کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب نے انہیں حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ان کی خاطر دریافت کریں کہ اگر کوئی اپنی بیوی کے نزدیک جائے اور اس کی مذی خارج ہو تو اس پر کیا لازم ہے؟ حضرت علی نے فرمایا کہ میرے گھر میں چونکہ رسولِ خدا کی صاحبزادی ہے لہٰذا میں آپ سے دریافت کرتے ہوئے شرماتا ہوں۔ مقداد فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی یہ چیز پائے تو پانی سے شرمگاہ کو دھو لے اور نماز کی طرح وضو کرے۔

[٤٨] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّيْ لَاَجِدُهُ يَنْحَدِرُ مِنِّيْ مِثْلَ الْخُرَيْزَةِ ' فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ ' وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ' يَعْنِي الْمَذْيَ.

اسلم عدوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ میری مذی بلور کے دانوں کی طرح گرتی رہتی ہے' پس جب تم میں سے کسی کی مذی اس طرح نکلے تو اسے چاہیے کہ اپنی شرمگاہ کو دھو لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہیے۔

Presented by www.ziaraat.com

[٤٩]أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ جُنْدُبٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ، أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

جندب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے مذی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ایسا ہو تو نماز کے لیے وضو کی طرح وضو کرلے۔

١٤- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

ودی نکلنے سے وضو نہ کرنا

[٥٠]أثر- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ، فَقَالَ إِنِّي لَأَجِدُ الْبَلَلَ وَأَنَا أُصَلِّي أَفَأَنْصَرِفُ؟ فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ لَوْ سَالَ عَلَى فَخِذِي مَا انْصَرَفْتُ حَتّٰى أَقْضِيَ صَلَاتِي.

یحییٰ بن سعید نے سنا کہ سعید بن مسیب سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ اگر میں نماز کی حالت میں تری دیکھوں تو کیا نماز توڑ دوں؟ سعید نے اس سے فرمایا کہ اگر میری ران تک بھی بہہ کر آ جائے تو میں جب تک نماز پوری نہ کرلوں نہیں توڑوں گا۔ ف

ف: جب جمہور ائمہ اور فقہاء کے نزدیک پیشاب کا ایک قطرہ بھی نکلنا ناقضِ وضو ہے تو ودی نکلنے اور بہنے سے کیوں وضو نہیں ٹوٹے گا جب کہ ودی بھی پیشاب ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ جمہور کے مطابق عمل کریں۔ ہاں پیشاب کے قطرے کا شک گزرے یا تقطیر البول کی شکایت ہو تو ان کے احکام ہی جدا ہیں۔ شک والے کے متعلق فقہاء فرماتے ہیں کہ اسے میانی پر پانی چھڑک لینا چاہیے اور تقطیر البول والے کو امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ہوگا جب کہ احوط بھی یہی ہے۔ سعید بن مسیب کے مذکورہ قول کو امام مالک نے تقطیر البول کی شکایت پر محمول کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

[٥١]أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ زُبَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْبَلَلِ أَجِدُهُ، فَقَالَ انْضِحْ مَا تَحْتَ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ وَالْهُ عَنْهُ.

صلت بن زبید نے سلیمان بن یسار سے پوچھا کہ میں تری پاتا ہوں۔ فرمایا کہ اپنی میانی پر پانی چھڑک لو اور تری کا خیال دل سے نکال دو۔

١٥- بَابُ الْوُضُوءِ مَنْ مَسَّ الْفَرْجَ

شرمگاہ چھونے سے وضو کا لازم ہونا

٣٨- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَتَذَاكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ، فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ، فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ هٰذَا، فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ. سنن ابوداؤد (١٨١) سنن ترمذی (٨٢) سنن نسائی (١٦٣) سنن ابن ماجہ (٤٧٩)

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا تو ہم نے ان چیزوں کا ذکر کیا جن سے وضو لازم آتا ہے۔ مروان نے کہا کہ ذکر کو چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے۔ عروہ نے فرمایا کہ مجھے تو اس کا علم نہیں۔ مروان بن الحکم نے کہا کہ مجھے حضرت بسرہ بنت صفوان نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی ذکر کو چھوئے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

[٥٢]أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ میں حضرت

Presented by www.ziaraat.com

مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَاحْتَكَكْتُ فَقَالَ سَعْدٌ لَعَلَّكَ مَسِسْتَ ذَكَرَكَ قَالَ فَقُمْتُ اُصَلِّیْ فَقَالَ قُمْ فَتَوَضَّاْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ

سعد بن ابی وقاص کے لیے اپنے ساتھ قرآن مجید رکھا کرتا تھا ایک دفعہ کھجایا تو حضرت سعد نے فرمایا لگتا ہے تم نے اپنے ذکر کو چھوا ہے (اسے کھجایا ہے) میں نے کہا جی ہاں فرمایا اٹھو وضو کرو میں کھڑا ہوا وضو کیا پھر واپس آ گیا۔

[۵۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے ذکر کو چھوئے تو اس پر وضو واجب ہوگیا۔

[۵۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ.

ہشام سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد عروہ فرمایا کرتے کہ جو اپنے ذکر کو چھوئے تو اس پر وضو واجب ہوگیا۔

[۵۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ اَبِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ . يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ ، فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَتِ! اَمَا يُجْزِيْكَ الْغُسْلُ مِنَ الْوُضُوْءِ. قَالَ بَلٰى ، وَلٰكِنِّیْ اَحْيَانًا اَمَسُّ ذَكَرِیْ ، فَاَتَوَضَّاُ.

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر کو غسل کے بعد وضو کرتے دیکھا تو میں عرض گزار ہوا: ابا جان! کیا غسل آپ کے لیے وضو سے کفایت نہیں کرتا؟ فرمایا: کیوں نہیں لیکن ہوسکتا ہے کہ میں نے اپنے ذکر کو ہاتھ لگا دیا ہو، بایں وجہ وضو کرتا ہوں۔

[۵۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ ، فَرَاَيْتُهٗ بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ تَوَضَّاَ ، ثُمَّ صَلّٰى. قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ لَصَلٰوةٍ مَا كُنْتَ تُصَلِّيْهَا. قَالَ اِنِّیْ بَعْدَ اَنْ تَوَضَّاْتُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ مَسِسْتُ فَرْجِیْ ، ثُمَّ نَسِيْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ ، فَتَوَضَّاْتُ ، وَعُدْتُ لِصَلَاتِیْ.

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا، پس میں نے دیکھا کہ انہوں نے طلوع آفتاب کے بعد وضو کیا اور نماز پڑھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جو آپ پڑھا نہیں کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں نے نماز فجر کے وضو کے بعد اپنے ذکر کو چھولیا تھا پھر میں وضو کرنا بھول گیا۔ لہٰذا اب وضو کر کے اپنی نماز کا اعادہ کیا ہے۔ ف

ف: امام مالک نے اس باب میں چھ آثار نقل کیے ہیں۔ جب کہ ذکر چھونے سے وضو لازم آنے کی حدیث کو بخاری، ابن ماجہ، حاکم، احمد، بزاز، بیہقی اور ابن مندہ نے مختلف صحابۂ کرام سے روایت کیا اور امام زرقانی نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ اس سلسلے کے تمام آثار و اقوال کی بنیاد حدیث بسرہ بنت صفوان ہے۔ جسے امام بخاری نے صحیح قرار دیا اور جس کے اوپر اس موقف کی ساری عمارت تعمیر ہوئی ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں حدیث بسرہ کی تضعیف کی اور انچاس احادیث و آثار پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ حدیث بسرہ قابل یقین و لائق اعتماد نہیں ہے اور یہی حال اس کی تائید کرنے والے دیگر اقوال و آثار کا ہے، پھر احادیث صحیحہ صریحہ کے حضور ان پر اعتماد و عمل کی کوئی صورت نہیں رہ جاتی۔ امام طحاوی نے حدیث بسرہ کی تضعیف ایسی محدثانہ شان اور ایسے ناقابل تردید حقائق سے کی ہے کہ اس آسمانِ تحقیق کو اگر امام بخاری دیکھتے تو حدیث بسرہ بنت صفوان کی تصحیح سے رجوع فرما لیتے۔ واللہ اعلم بالصواب

Presented by www.ziaraat.com

١٦ - بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ

اپنی عورت کو بوسہ دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

[٥٧]اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِیَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ فَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ اَوْ جَسَّهَا بِیَدِهٖ فَعَلَیْهِ الْوُضُوْءُ.

[۵۷] اثر- مجھ سے یحییٰ نے بیان کیا کہ مالک سے ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ آدمی کا اپنی عورت کو بوسہ دینا اور اس کے جسم کو ہاتھ لگانا ملامسہ میں داخل ہے پس جس نے اپنی عورت کو بوسہ دیا یا اس کے جسم کو ہاتھ لگایا تو اس پر وضو ہے۔

[٥٨]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ یَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ الْوُضُوْءُ.

[۵۸] اثر- امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے کہ آدمی کا اپنی بیوی کو بوسہ دینے سے وضو ہے۔

[٥٩]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ الْوُضُوْءُ قَالَ نَافِعٌ قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ.

[۵۹] اثر- امام مالک کا بیان ہے کہ ابن شہاب فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کا اپنی عورت کو بوسہ دینے سے وضو ہے۔ نافع کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا: جو میں نے سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے۔ ف

ف مذکورہ تینوں اقوال سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا موقف واضح ہے کہ عورت کو بوسہ دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ عورت کو بوسہ دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ آئمہ ثلاثہ قرآن کریم کی آیہ کریمہ ''او لمستم النساء'' (النساء:۴۳) سے تمسک کرتے ہیں۔ جب کہ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم فرماتے ہیں کہ لمس سے مراد یہاں جماع ہے جیسا کہ مفسرین کرام فرماتے ہیں۔ آئمہ ثلاثہ کے موقف کی تائید میں واقعی بعض روایات موجود ہیں لیکن احناف کے نزدیک انہیں منسوخ شمار کیا جاتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض بیویوں کو بوسہ دے کر وضو نہیں کیا کرتے تھے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کی دونوں سندوں اور امام ابوداؤد نے دوسری سند پر جو اعتراضات کیے وہ بڑی حد تک بے وزن ہیں اور ان سے احناف کے مذہب پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول) واللہ اعلم بالصواب

١٧ - بَابُ الْعَمَلِ فِیْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

غسلِ جنابت کا طریقہ

٣٩- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ بِغَسْلِ یَدَیْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ یُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِی الْمَاءِ فَیُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعَرِهٖ ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ بِیَدَیْهِ ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَاءَ عَلٰی جِلْدِهٖ كُلِّهٖ. صحیح البخاری (٢٤٨) صحیح مسلم (٧١٦)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ پانی سر پر ڈالتے اور پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے۔

٤٠- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

عروہ بن زبیر نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے روایت کی

Presented by www.ziaraat.com

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَنَّ رَسُوْلَ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس برتن سے غسل جنابت کرتے جس میں

[۶۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، وَنَضَحَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى، ثُمَّ الْيُسْرٰى، ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، وَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب غسل جنابت کرتے تو پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے دھوتے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر اپنا منہ دھوتے اور اپنی دونوں آنکھوں میں پانی چھڑکتے، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو دھوتے، پھر بائیں ہاتھ کو، پھر اپنا سر دھوتے، پھر غسل کرتے یعنی تمام جسم پر پانی بہاتے۔

[۶۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ لِتَحْفِنْ عَلٰى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنَ الْمَاءِ، وَلْتَضْغَثْ رَأْسَهَا بِيَدَيْهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے عورت کے غسلِ جنابت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں فرمایا کہ عورت کو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالنا چاہیے اور اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ملنا چاہیے۔

۱۸- بَابُ وَاجِبِ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے

[۶۲] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ جب ختنے سے ختنہ مل گیا تو غسل واجب ہو گیا۔

۴۱- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ؟ فَقَالَتْ هَلْ تَدْرِيْ مَا مَثَلُكَ يَا أَبَا سَلَمَةَ؟ مَثَلُ الْفَرُّوْجِ، يَسْمَعُ الدِّيْكَةَ تَصْرُخُ، فَيَصْرُخُ مَعَهَا. إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

سنن ترمذی (۱۰۸)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ غسل کیا چیز واجب کرتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے ابوسلمہ! تم جانتے ہو کہ تمہاری مثال کیا ہے؟ چوزے جیسی مثال ہے کہ جب مرغ کو اذان دیتا ہوا دیکھتا ہے تو خود بھی اذان دینے لگتا ہے۔ لہٰذا جب ختنہ ختنے سے تجاوز کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

۴۲- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ أَتٰى عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهَا لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ اخْتِلَافُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ أَمْرٍ إِنِّيْ لَأُعَظِّمُ أَنْ أَسْتَقْبِلَكِ

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ مجھ پر نبی کریم ﷺ کے اصحاب کا اختلاف بہت گراں گزرا ہے جس کو آپ کے حضور بیان کرتے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

بِهٖ. فَقَالَتْ مَاهُوَ؟ مَا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ فَسَلْنِي عَنْهُ. فَقَالَ الرَّجُلُ يُصِيبُ الْحَدَّ ثُمَّ يُكْتَمُ وَلَا يَرَى فَسَأَلَتْ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ وَجَبَ الْغُسْلُ. فَقَالَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ لَا أَسْأَلُ عَنْ هٰذَا أَحَدًا بَعْدَكِ أَبَدًا. صحیح مسلم (۷۸۳)

شرماتا ہوں۔ فرمایا کہ وہ کیا ہے؟ جو تم اپنی ماں سے پوچھ سکتے ہو وہ مجھ سے پوچھ لو۔ عرض کیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے پھر دخول ہوتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا (جب غسل کرنا پڑتا ہے) تو غسل واجب ہو گیا حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ میں اب اس بارے میں کسی سے کبھی نہیں پوچھوں گا۔

[۶۳]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ أَهْلَهُ، ثُمَّ يُكْسِلُ، وَلَا يُنْزِلُ. فَقَالَ زَيْدٌ يَغْتَسِلُ. فَقَالَ لَهُ مَحْمُودٌ إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ لَا يَرَى الْغُسْلَ. فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.

عبداللہ بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت محمود بن لبید انصاری نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر دخول ہو لیکن انزال نہ ہو؟ حضرت زید نے فرمایا کہ وہ غسل کرے گا۔ حضرت محمود نے ان سے کہا کہ حضرت ابی بن کعب تو غسل ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت نے کہا کہ حضرت ابی بن کعب نے وفات سے پہلے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔

[۶۴]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جب ختنہ ختنے سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۱۹- بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَطْعَمَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

جنبی کا غسل کرنے سے پہلے سونے یا کھانے کا ارادہ ہو تو قبل ازیں وضو کر لے

۴۳- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ. صحیح البخاری (۲۹۰) صحیح مسلم (۷۰۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ انہیں رات کے وقت غسلِ جنابت پیش آ جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کر لو اور اپنے ذکر کو دھو کر سو جاؤ۔

۴۴- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ، فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ. صحیح البخاری (۲۸۸) صحیح مسلم (۶۹۷)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر غسل کرنے سے پہلے سونے کا ارادہ کرے تو نہ سوئے جب تک نماز جیسا وضو نہ کر لے۔

[۶۵]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، أَوْ يَطْعَمَ، وَهُوَ جُنُبٌ، غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَمَسَحَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جنابت کی حالت میں سونے یا کھانے کا ارادہ کرتے تو اپنے منہ کو دھوتے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سر کا

Presented by www.ziaraat.com

بِرَأْسِهِ ثُمَّ طَعِمَ ، أَوْ نَامَ

٤- بَابُ إِعَادَةِ الْجُنُبِ الصَّلٰوةَ وَغُسْلُهُ إِذَا عَلِمَ وَلَمْ يَدْرِ وَ فِي أَيِّ ثَوْبٍ هُوَ

مسح کرتے پھر کھانا کھاتے یا سو جاتے۔

جنبی نے نماز پڑھی پھر یاد آیا کہ اس نے ناپاک کپڑے سے نماز پڑھی تو نماز کا اعادہ کرے

٤٥- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَكِيْمٍ ، أَنَّ عَطَاءَ ابْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ فِيْ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنِ امْكُثُوْا ، فَذَهَبَ ، ثُمَّ رَجَعَ وَعَلٰى جِلْدِهِ أَثَرُ الْمَاءِ.

صحیح البخاری (٢٧٥) صحیح مسلم (١٣٦٦)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی نماز کی تکبیر تحریمہ کہی، پھر لوگوں کی جانب ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہیں، آپ تشریف لے گئے اور واپس لوٹے تو جسم اطہر پانی سے تر تھا۔

[٦٦] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ ، أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الْجُرُفِ ، فَنَظَرَ فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ ، وَصَلّٰى وَلَمْ يَغْتَسِلْ. فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرَانِيْ إِلَّا احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ ، وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ. قَالَ فَاغْتَسَلَ ، وَ غَسَلَ مَا رَأٰى فِيْ ثَوْبِهِ ، وَنَضَحَ مَالَمْ يَرَ ، وَأَذَّنَ أَوْ أَقَامَ ، ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحٰى مُتَمَكِّنًا.

زبید بن الصلت فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ موضع جرف گیا۔ پس انہوں نے احتلام کی نشانی دیکھی اور وہ غسل کیے بغیر نماز پڑھ چکے تھے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھے تو احتلام ہو گیا تھا، اس کا علم بھی نہ ہوا اور میں بغیر غسل کے نماز پڑھ چکا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے غسل کیا اور کپڑے پر جو نشان دیکھے انہیں دھویا اور جہاں کچھ نہ دیکھا وہاں پانی چھڑکا اور اذان یا اقامت کہی اور سورج اچھی طرح بلند ہونے کے بعد نماز پڑھی۔

[٦٧] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَكِيْمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا إِلٰى أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ ، فَوَجَدَ فِيْ ثَوْبِهِ احْتِلَامًا ، فَقَالَ لَقَدِ ابْتُلِيْتُ بِالْاِحْتِلَامِ مُنْذُ وُلِّيْتُ أَمْرَ النَّاسِ ، فَاغْتَسَلَ ، وَغَسَلَ مَا رَأٰى فِيْ ثَوْبِهِ مِنَ الْاِحْتِلَامِ ، ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جرف والی زمین کی طرف گئے تو اپنے کپڑے پر احتلام کا نشان پایا۔ فرمایا کہ جب سے لوگوں کی ذمہ داری (خلافت) میرے سپرد کی گئی ہے اس وقت سے احتلام کی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ پس انہوں نے غسل کیا اور کپڑے پر جو احتلام کا نشان دیکھا اسے دھویا۔ پھر سورج طلوع ہونے کے بعد نماز پڑھی۔

[٦٨] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ صَلّٰى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ ، ثُمَّ غَدَا إِلٰى أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ ، فَوَجَدَ فِيْ ثَوْبِهِ إِحْتِلَامًا ، فَقَالَ إِنَّا لَمَّا أَصَبْنَا الْوَدَكَ لَانَتِ الْعُرُوْقُ ، فَاغْتَسَلَ ، وَغَسَلَ الْاِحْتِلَامَ مِنْ ثَوْبِهِ ، وَعَادَ لِصَلَاتِهِ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی، پھر اپنی جرف والی زمین پر چلے گئے۔ پس انہوں نے اپنے کپڑے پر احتلام کا نشان دیکھا تو فرمایا کہ جب سے ہم چربی کھانے لگے تو رگیں نرم پڑ گئیں۔ پس انہوں نے غسل کیا اور کپڑے سے احتلام کے نشان دھوئے اور اپنی نماز کا اعادہ کیا۔

Presented by www.ziaraat.com

[٦٩]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ [illegible] فِیهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ. وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِیقِ فَرِیبًا مِنْ بَعْضِ الْمِیَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ وَقَدْ کَادَ اَنْ یُّصْبِحَ فَلَمْ یَجِدْ مَعَ الرَّکْبِ مَاءً ، فَرَکِبَ حَتّٰی جَآءَ الْمَآءَ ، فَجَعَلَ یَغْسِلُ مَا رَاٰی مِنْ ذٰلِکَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰی اَسْفَرَ ، فَقَالَ لَهٗ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِیَابٌ فَدَعْ ثَوْبَکَ یُغْسَلُ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاعَجَبًا لَکَ یَا عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ لَئِنْ کُنْتَ تَجِدُ ثِیَابًا اَفَکُلُّ النَّاسِ یَجِدُ ثِیَابًا؟ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَکَانَتْ سُنَّةً ، بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَیْتُ ، وَاَنْضِحُ مَا لَمْ اَرَ.

قَالَ مَالِکٌ فِیْ رَجُلٍ وَجَدَ فِیْ ثَوْبِهٖ اَثَرَ احْتِلَامٍ ، وَلَا یَدْرِیْ مَتٰی کَانَ ، وَلَا یَذْکُرُ شَیْئًا رَاٰی فِیْ مَنَامِهٖ. قَالَ لِیَغْتَسِلْ مِنْ اَحْدَثِ نَوْمٍ نَامَهٗ ، فَاِنْ کَانَ صَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ النَّوْمِ ، فَلْیُعِدْ مَا کَانَ صَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ النَّوْمِ. مِنْ اَجْلِ اَنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا احْتَلَمَ ، وَلَا یَرٰی شَیْئًا ، وَیَرٰی وَلَا یَحْتَلِمُ ، فَاِذَا وَجَدَ فِیْ ثَوْبِهٖ مَاءً ، فَعَلَیْهِ الْغُسْلُ. وَذٰلِکَ اَنَّ عُمَرَ اَعَادَ مَا کَانَ صَلّٰی لِاٰخِرِ نَوْمٍ نَامَهٗ ، وَلَمْ یُعِدْ مَا کَانَ قَبْلَهٗ.

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی [illegible] کے قریب ٹھہرے تو حضرت عمر کو احتلام ہوا۔ صبح قریب تھی اور قافلے میں کسی سے پانی نہ ملا تو یہ سوار ہو کر پانی کے پاس گئے اور احتلام کے نشانات دھونے لگے یہاں تک کہ اجالا ہو گیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے ان سے کہا کہ آپ نے صبح کر لی حالانکہ ہمارے پاس اور کپڑے ہیں' کپڑے کو چھوڑ دیجئے یہ دھل جائے گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے عمرو! آپ کی بات تعجب خیز ہے۔ آج آپ کے پاس کپڑے سہی لیکن کیا سب لوگوں کو وافر کپڑے میسر ہیں؟ خدا کی قسم! اگر میں اسی طرح کروں تو وہی طریقہ رائج ہو جائے' بلکہ جو نشان نظر آتا ہے میں اسے دھو رہا ہوں اور جو نظر نہیں آتا اس پر پانی چھڑک رہا ہوں۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنے کپڑے میں احتلام کا اثر دیکھے اور یہ پتہ نہ ہو کہ کب ہوا اور نہ خواب میں کچھ دیکھا ہو' فرمایا کہ اسے بیدار ہونے کے بعد غسل کرنا چاہیے اور اس نیند کے بعد جو نماز پڑھی ہے اس کا اعادہ کرے' اس لیے کہ کبھی آدمی کو احتلام ہوتا ہے لیکن وہ چیز نہیں دیکھتا اور نشانی دیکھتا ہے لیکن احتلام کا پتہ نہیں ہوتا' پس جب کپڑے پر پانی کا نشان دیکھے تو غسل کرے اور اسی طرح حضرت عمر نے بیدار ہونے کے بعد جو نماز پڑھی تھی اس کا اعادہ کیا اور پہلی نمازوں کا اعادہ نہیں کیا۔

٢١- بَابُ غُسْلِ الْمَرْاَةِ اِذَا رَاَتْ فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَا یَرَی الرَّجُلُ

عورت کو اگر احتلام ہو جائے تو مرد کی طرح اس کے لیے بھی غسل کرنا لازم ہے

٤٦- حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ ، اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْاَةُ تَرٰی فِی الْمَنَامِ مِثْلَ مَا یَرَی الرَّجُلُ ، اَتَغْتَسِلُ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ ، فَلْتَغْتَسِلْ. فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اُفٍّ لَکِ! وَهَلْ تَرَی ذٰلِکَ الْمَرْاَةُ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ وَمِنْ اَیْنَ یَکُوْنُ الشَّبَهُ؟

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ عورت اگر خواب میں مرد کی طرح دیکھے (احتلام) تو کیا غسل کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ہاں! اسے غسل کرنا چاہیے۔ پس حضرت عائشہ نے ان سے کہا: ہائے کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ہاتھ لتھڑی' بھلا پھر مشابہت کہاں سے

Presented by www.ziaraat.com

صحیح مسلم(۷۰۸) آتی ہے۔

وحدثني عن مالك عن [illegible] عن أم سلمة زوج النبي ﷺ أنها قالت جاءت أم سليم امرأة أبي طلحة الأنصاري إلى رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله إن الله لا يستحيي من الحق. هل على المرأة من غسل إذا هي احتلمت؟ فقال نعم إذا رأت الماء. صحیح البخاری(۱۳۰) صحیح مسلم(۷۱۰)

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل لازم ہے؟ فرمایا ہاں! جب وہ پانی دیکھے (پانی سے مراد یہاں منی ہے)۔

۲۲- بَابُ جَامِعِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کے متعلقات

[۷۰]**أثر**- **حدثني** يحيى، عن مالك، عن نافع، أن عبد الله بن عمر كان يقول لا بأس أن يغتسل بفضل المرأة، مالم تكن حائضا، أو جنبا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ حائضہ یا جنابت سے نہ ہو۔

[۷۱]**أثر**- **وحدثني** عن مالك، عن نافع، أن عبد الله بن عمر كان يعرق في الثوب وهو جنب، ثم يصلي فيه.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حالت جنابت کے اندر کپڑے میں پسینہ آتا اور پھر اسی سے نماز پڑھ لیتے۔

[۷۲]**أثر**- **وحدثني** عن مالك، عن نافع، أن عبد الله بن عمر كان يغسل جواريه رجليه، ويعطينه الخمرة، وهن حيض.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کی لونڈیاں بحالت حیض ان کے پیر دھوتیں اور انہیں جانماز دیا کرتیں۔

وسئل مالك عن رجل له نسوة وجواري، هل يطؤهن جميعا قبل أن يغتسل؟ فقال لا بأس أن يصيب الرجل جاريته قبل أن يغتسل. فأما النساء الحرائر، فيكره أن يصيب الرجل المرأة الحرة في يوم الأخرى. فأما أن يصيب الجارية، ثم يصيب الأخرى وهو جنب، فلا بأس بذلك.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کی بیویاں اور لونڈیاں ہوں کیا وہ غسل سے پہلے صحبت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ سب سے پہلے اگر لونڈی سے صحبت کرے تو کوئی حرج نہیں، آزاد عورت کی بات ہو تو ایک کی باری میں دوسرے سے صحبت کرنا مکروہ ہے۔ ہاں ایک لونڈی سے جماع کیا اور حالت جنابت میں دوسری سے صحبت کرے تو کوئی حرج نہیں۔

وسئل مالك عن رجل جنب وضع له ماء يغتسل به، فسها، فأدخل إصبعه فيه ليعرف حر الماء من برده. قال مالك إن لم يكن أصاب إصبعه أذى، فلا أرى ذلك ينجس عليه الماء.

امام مالک سے اس جنبی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے غسل کے لیے پانی رکھا لیکن یہ دیکھنے کے لیے کہ گرم ہے یا ٹھنڈا بھول کر پانی میں انگلی داخل کر دی۔ امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس کی انگلی میں نجاست لگی ہوئی نہ ہو تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

۲۳- هٰذَا بَابٌ فِي التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

۴۸- **حدثني** يحيى، عن مالك، عن عبد الرحمن

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ

Presented by www.ziaraat.com

بْنِ الْقَاسِمِ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ' اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ ' اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ ' وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ ' فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسَ ' وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ ' وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ ' فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ' وَجَعَلَ يَطْعَنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ ' فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِيْ ' فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ ' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى آيَةَ التَّيَمُّمِ ' فَتَيَمَّمُوْا ' فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ اَبِيْ بَكْرٍ. قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ. صحیح البخاری (۳۳٤) صحیح مسلم (۸۱٤)

ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر نکلے جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے

[illegible]

پاس پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا کہ دیکھئے عائشہ نے کیا کیا ؟ رسول خدا اور لوگوں کو ٹھہرایا جبکہ یہ جگہ پانی کی نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو روک لیا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر نے مجھے ڈانٹا اور جو خدا نے چاہا وہ کہا اور انہوں نے میرے پہلو میں کچوکے مارے لیکن رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھ کر آرام فرما تھے لہٰذا میں نے ذرا حرکت نہ کی۔ رسول اللہ ﷺ صبح تک بغیر پانی سوتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت نازل فرما دی۔ پس لوگوں نے تیمّم کیا۔ پس حضرت اسید بن حضیر نے کہا: اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ (یعنی تمہاری کتنی ہی برکتوں سے اہل اسلام پہلے بھی مستفید ہوتے آرہے ہیں) حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمیں ہار مل گیا۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَيَمَّمَ لِصَلٰوةٍ حَضَرَتْ ' ثُمَّ حَضَرَتْ صَلٰوةٌ اُخْرٰى اَيَتَيَمَّمُ لَهَا اَمْ يَكْفِيْهِ تَيَمُّمُهٗ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ بَلْ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ' لِاَنَّ عَلَيْهِ اَنْ يَبْتَغِيَ الْمَاءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ' فَمَنِ ابْتَغَى الْمَاءَ فَلَمْ يَجِدْهُ ' فَاِنَّهٗ يَتَيَمَّمُ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ایک نماز کے لیے تیمّم کرے پھر دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو اس کے لئے دوبارہ تیمّم کرے یا پہلا تیمّم کافی ہے؟ فرمایا کہ ہر نماز کے لیے تیمّم کرے کیونکہ اس کے لیے ہر نماز کے واسطے پانی تلاش کرنا ضروری ہے' پس جو پانی تلاش کرے اور نہ پائے تو تیمّم کرے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَيَمَّمَ اَيَؤُمُّ اَصْحَابَهٗ وَهُمْ عَلٰى وُضُوْءٍ؟ قَالَ يَؤُمُّهُمْ غَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ وَلَوْ اَمَّهُمْ هُوَ لَمْ اَرَ بِذٰلِكَ بَاْسًا.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا تیمّم والا اپنے باوضو ساتھیوں کی امامت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ دوسرا میرے نزدیک امامت کرے تو زیادہ بہتر ہے اور اگر یہی امامت کرے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

قَالَ يَحْيٰى ' قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ تَيَمَّمَ حِيْنَ لَمْ يَجِدْ مَاءً ' فَقَامَ وَ كَبَّرَ وَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ فَطَلَعَ

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جسے پانی نہ ملا تو اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور

Presented by www.ziaraat.com

عَلَيْهِ إِنْسَانٌ مَعَهُ مَاءٌ؟ قَالَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ، بَلْ يُتِمُّهَا

نماز شروع کر دی، پھر کسی نے اسے بتایا کہ میرے پاس پانی ہے

اگلی نمازوں کے لیے وضو کر لے۔

قال يحيى قال مالك مَنْ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَعَمِلَ بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ مِنَ التَّيَمُّمِ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ. وَلَيْسَ الَّذِي وَجَدَ الْمَاءَ بِأَطْهَرَ مِنْهُ، وَلَا أَتَمَّ صَلٰوةً لِأَنَّهُمَا أُمِرَا جَمِيعًا، فَكُلُّ عَمَلٍ بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ، وَإِنَّمَا الْعَمَلُ بِمَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْوُضُوْءِ لِمَنْ وَجَدَ الْمَاءَ، وَالتَّيَمُّمُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلٰوةِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا جو نماز کا ارادہ کرے اور پانی نہ ملے۔ پس حکم الٰہی کے مطابق تیمم کرے تو اس نے خدا کا حکم مانا اور جسے پانی مل جائے وہ اس سے زیادہ پاک نہیں اور نہ اس کی نماز اس سے زیادہ مکمل کیونکہ دونوں کو خدا کا یہی حکم ہے۔ پس ہر ایک نے وہی کیا جو اسے اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا کا حکم یہی ہے کہ جو نماز شروع کرنے سے پہلے پانی پائے تو وضو کرے اور جو نہ پائے وہ تیمم کرے۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ الْجُنُبِ إِنَّهُ يَتَيَمَّمُ وَيَقْرَأُ حِزْبَهُ مِنَ الْقُرْآنِ، وَيَتَنَفَّلُ مَا لَمْ يَجِدْ مَاءً، وَإِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ بِالتَّيَمُّمِ.

امام مالک نے جنبی کے بارے میں فرمایا کہ وہ تیمم کر کے معمول کے مطابق قرآن مجید اور نوافل پڑھ لے جبکہ اسے پانی نہ ملا ہو اور یہ اسی جگہ کے بارے میں ہے جہاں تیمم کے ساتھ فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔

٢٤-بَابُ الْعَمَلِ فِي التَّيَمُّمِ

تیمم کا طریقہ

[٧٣] **أَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ، حَتّٰى إِذَا كَانَا بِالْمِرْبَدِ. نَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَيَمَّمَ صَعِيدًا طَيِّبًا، فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى.

نافع کا بیان ہے کہ وہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جرف سے لوٹے، جب مربد پہنچے تو حضرت عبد اللہ اترے کہ پاک مٹی سے تیمم کریں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے چہرے کا مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک پھر نماز پڑھی۔

[٧٤] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر کہنیوں تک تیمم کیا کرتے تھے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ كَيْفَ التَّيَمُّمُ وَأَيْنَ يَبْلُغُ بِهِ؟ فَقَالَ يَضْرِبُ ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ، وَيَمْسَحُهُمَا إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ تیمم کس طرح اور کہاں تک کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک ضرب چہرے کے لیے مارے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لیے اور کہنیوں تک مسح کرے۔ ف

ف: تیمم کا جو طریقہ امام مالک نے بتایا یہی حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک ہے۔ اکثر آئمہ وفقہاء اسی پر ہیں جب کہ بعض حضرات نے حدیث عمار کے باعث جو صحیحین میں وارد ہوئی اس موقف سے اختلاف کرتے ہوئے ایک ضرب کو کافی بتایا ہے۔ حالانکہ حدیث عمار میں کتنے ہی احتمال ہیں جس کے باعث وہ دیگر احادیث صحیحہ صریحہ کے بالمقابل قابل حجت نہیں رہتی، یہ نہیں کہ اس روایت محتملہ کے حضور وہ صحیح حدیثیں قابلِ حجت نہ رہیں۔

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل کی حاجت تھی، انہوں نے اجتہاد کیا کہ وضو کی جگہ تیمم کا طریقہ تو معلوم ہو گیا لیکن غسل کی جگہ شاید سارے جسم پر مسح کیا جاتا ہو لہٰذا وہ زمین پر لوٹ پوٹ ہوتے رہے اور اسے تیمم بجائے غسل شمار کیا۔ نبی کریم ﷺ سے اپنا تیمم

Presented by www.ziaraat.com

عرض کیا تو حضور نے زمین پر ہاتھ مار کر بتایا کہ ان حصوں کا مسح کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر حضور کا مقصد تیمم کا مکمل طریقہ بتانا تھا

۲۵- بَابُ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

جنبی کا تیمم کرنا

[۷۵] **اَثَرٌ حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّجُلِ الْجُنُبِ يَتَيَمَّمُ، ثُمَّ يُدْرِكُ الْمَآءَ، فَقَالَ سَعِيْدٌ اِذَا اَدْرَكَ الْمَآءَ، فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ لِمَا يُسْتَقْبَلُ.

عبدالرحمن بن حرملہ سے روایت ہے کہ کسی نے سعید بن مسیب سے اس جنبی کے بارے میں پوچھا جس نے تیمم کیا تھا پھر پانی مل گیا، سعید نے فرمایا کہ جب پانی مل گیا تو آئندہ کے لئے غسل ضروری ہو گیا۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْمَنْ اِحْتَلَمَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ، وَلَا يَقْدِرُ مِنَ الْمَآءِ اِلَّا عَلٰى قَدْرِ الْوُضُوْءِ، وَهُوَ لَا يَعْطِشُ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَآءَ. قَالَ يَغْسِلُ بِذٰلِكَ فَرْجَهٗ، وَمَا اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ الْاَذٰى، ثُمَّ يَتَيَمَّمُ صَعِيْدًا طَيِّبًا كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس کو سفر میں احتلام ہو جائے اور اس کے پاس صرف وضو کے لیے پانی ہو اور پانی ملنے تک اسے پیاس کا خدشہ نہ ہو تو فرمایا کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور جہاں نجاست لگی ہو، پھر خدا کے حکم کے مطابق پاک مٹی سے تیمم کر لے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَّجُلٍ جُنُبٍ اَرَادَ اَنْ يَّتَيَمَّمَ، فَلَمْ يَجِدْ تُرَابًا اِلَّا تُرَابَ سَبَخَةٍ، هَلْ يَتَيَمَّمُ بِالسِّبَاخِ، وَهَلْ تُكْرَهُ الصَّلٰوةُ فِي السِّبَاخِ؟ قَالَ مَالِكٌ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي السِّبَاخِ، وَالتَّيَمُّمُ مِنْهَا لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَالَ ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (المائدہ:۶) فَكُلُّ مَا كَانَ صَعِيْدًا، فَهُوَ يُتَيَمَّمُ بِهٖ سِبَاخًا كَانَ اَوْ غَيْرَهٗ.

امام مالک سے اس جنبی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے تیمم کا ارادہ کیا لیکن اسے مٹی نہ ملی مگر شور مٹی۔ کیا وہ شور مٹی سے تیمم کر لے اور کیا اس سے پڑھی ہوئی نماز مکروہ ہو گی؟ امام مالک نے فرمایا کہ شور مٹی کی نماز اور تیمم میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پاک مٹی سے تیمم کرنے کے لیے فرمایا ہے۔ پس جو مٹی بھی پاک ہو اس سے تیمم کیا جا سکتا ہے خواہ شور ہو یا دوسری۔

۲۶- بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَآئِضٌ

حائضہ عورت کے ساتھ مرد کو کیا باتیں حلال ہیں؟

۴۹- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَآئِضٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِتَشُدَّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا، ثُمَّ شَاْنُكَ بِاَعْلَاهَا. سنن ابوداؤد (۲۱۲)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے لیے عورت سے کیا باتیں حلال ہیں جبکہ وہ حائضہ ہو؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ازار مضبوطی سے باندھ دو اور اس کے اوپر جو چاہو کرو۔

۵۰- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَآئِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ مُضْطَجِعَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَاِنَّهَا قَدْ وَنَبَتْ وَنْبَةً شَدِيْدَةً، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ يَعْنِي الْحَيْضَةَ، فَقَالَتْ نَعَمْ. قَالَ

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی کپڑے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھیں، اچانک وہ کود کر جلدی سے دور ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہوا؟ کیا تمہیں حیض آ گیا؟ انہوں نے کہا: ہاں! فرمایا کہ اپنی ازار کو مضبوطی سے باندھ لو اور اپنی جگہ پر آ کر لیٹ جاؤ۔

Presented by www.ziaraat.com

شُدِّي عَلٰى نَفْسِكِ إِزَارَكِ ثُمَّ عُودِي إِلَيَّ

[illegible]

[illegible] وَحَدَّثَنِي عَنْ [illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا هَلْ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَتْ لِتَشُدَّ إِزَارَهَا عَلٰى أَسْفَلِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا إِنْ شَاءَ.

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا مرد اپنی حائضہ بیوی سے مباشرت کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت نیچے اپنی ازار مضبوطی سے باندھ لے پھر اگر چاہے تو اس سے مباشرت کرے۔

[۷۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَا لَا، حَتّٰى تَغْتَسِلَ.

سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار سے حائضہ کے بارے میں پوچھا گیا: کیا خاوند جب اسے پاک دیکھے تو غسل سے پہلے صحبت کرسکتا ہے؟ دونوں نے فرمایا کہ نہ کرے یہاں تک کہ وہ غسل کرلے۔

۲۷- بَابُ طُهْرِ الْحَائِضِ

حائضہ کب پاک ہوتی ہے؟

[۷۸] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ إِلٰى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِالدَّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يَسْأَلْنَهَا عَنِ الصَّلٰوةِ فَتَقُولُ لَهُنَّ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ. تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضَةِ.

مرجانہ سے روایت ہے جو ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی تھیں کہ عورتیں حضرت صدیقہ کی خدمت میں ڈبیہ کے اندر روئی رکھ کر بھیجتیں جس میں خونِ حیض کی زردی ہوتی۔ وہ نماز کے بارے میں دریافت کرتیں۔ یہ ان سے فرماتیں کہ جلدی نہ کرو جب تک سفید کپڑا نہ دیکھو۔ اس سے ان کی مراد ہوتی کہ حیض سے پاک ہوجاؤ۔

[۷۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنِ ابْنَةِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ، فَكَانَتْ تَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِنَّ، وَتَقُولُ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا.

حضرت زید بن ثابت کی صاحبزادی ام کلثوم کو یہ بات پہنچی کہ عورتیں آدھی رات کو پاکی دیکھنے کے لیے چراغ منگاتی ہیں۔ وہ ان کی اس حرکت کو عیب شمار کرتی اور فرماتی کہ قبل ازیں عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں۔

[۸۰] **اَثَرٌ- وَسُئِلَ مَالِكٌ** عَنِ الْحَائِضِ تَطْهُرُ فَلَا تَجِدُ مَاءً، هَلْ تَتَيَمَّمُ؟ قَالَ نَعَمْ، لِتَتَيَمَّمْ، فَإِنَّ مِثْلَهَا مِثْلُ الْجُنُبِ، إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً تَيَمَّمَ.

امام مالک سے اس حائضہ کے بارے میں پوچھا گیا جو پاک ہوجائے لیکن پانی نہ ملے۔ آیا وہ تیمم کرلے؟ فرمایا: ہاں ضرور تیمم کرے کیونکہ وہ جنبی کے مانند ہے کہ جب وہ پانی نہیں پاتا تو تیمم کرتا ہے۔

۲۸- بَابُ جَامِعِ الْحَيْضَةِ

حیض کے متعلقات

حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ فِي الْمَرْأَةِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ أَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حاملہ عورت اگر خون دیکھے تو نماز چھوڑ دے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۸۱]اَثَر- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ

امام مالک نے ابن شہاب سے حاملہ عورت کے خون دیکھنے

قَالَ یَحْیٰی قَالَ مَالِکٌ وَ ذٰلِکَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

یحیٰی' امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا یہی موقف ہے۔

۵۱ - حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ کُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ.

صحیح البخاری (۲۹۵) صحیح مسلم (۶۸۵)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی حالانکہ حائضہ تھی۔

۵۲- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَیْرِ ' عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ ' اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ کَیْفَ تَصْنَعُ فِیْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدَاکُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ' ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ' ثُمَّ لِتُصَلِّ فِیْهِ.

صحیح البخاری (۳۰۷) صحیح مسلم (۶۷۳-۶۷۴)

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ جب کوئی عورت اپنے کپڑے میں حیض کا خون دیکھے تو اس میں کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی حیض کا خون دیکھے تو اسے مل ڈالے' پھر اسے پانی سے دھو کر اس میں نماز پڑھ لے۔

۲۹- بَابُ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

۵۳- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ ' اَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَطْهُرُ ' اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ ' فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَاتْرُکِی الصَّلٰوةَ ' فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِی الدَّمَ عَنْکِ وَصَلِّیْ. صحیح البخاری (۳۰۶) صحیح مسلم (۷۵۱)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں کبھی پاک نہیں ہوتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ یہ رگ کا خون ہے حیض کا نہیں ہے۔ جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب اس کی مدت گزر جائے تو خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ ف

ف: استحاضہ ایک رگ کا خون ہے جو بعض عورتوں کو جاری ہو جاتا ہے اس کا حکم حیض جیسا نہیں ہے۔ مستحاضہ کو ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۵۴- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ ' عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ' زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ ' اَنَّ امْرَاَةً کَانَتْ تُهْرَاقُ الدِّمَاءَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ' فَقَالَ لِتَنْظُرْ

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک عورت کا خون جاری رہتا تھا تو حضرت ام سلمہ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس مرض سے پہلے مہینے میں جتنے دن اور رات

Presented by www.ziaraat.com

اِلٰی عَدَدِ اللَّیَالِیْ وَ الْاَیَّامِ الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُهُنَّ مِنَ [illegible] فَاِذَا خَلَّفْتَ ذٰلِکَ فَاغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّیْ.

حیض آیا کرتا تھا انہیں گن لو اور ہر مہینے میں ان کے مطابق نماز [illegible] پھر غسل کرے پھر کپڑا باندھ لے پھر نماز پڑھے۔

(سنن ابوداؤد (۲۷٤) سنن نسائی (۳۵۲))

[۸۲]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ ' اَنَّهَا رَاَتْ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِیْ کَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ' وَ کَانَتْ تُسْتَحَاضُ ' فَکَانَتْ تَغْتَسِلُ وَ تُصَلِّیْ.

زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زینب بنت جحش کو دیکھا جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت تھی تو وہ غسل کر کے نماز پڑھا کرتی تھیں۔ف

ف: یہ اس سند میں کسی راوی سے سہو ہو گیا کہ حضرت زینب بنت جحش کسی وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں نہیں رہی تھیں' ان کا نکاح تو حضرت زید بن حارثہ سے ہوا تھا اور پھر نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے نکاح میں حضرت زینب کی بہن حضرت ام حبیبہ بنت جحش رہی تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب

[۸۳]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ سُمَیٍّ ' مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّ الْقَعْقَاعَ بْنَ حَکِیْمٍ ' وَزَیْدَ بْنَ اَسْلَمَ ' اَرْسَلَاهُ اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ یَسْاَلُهٗ کَیْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ ' فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ اِلٰی طُهْرٍ ' وَ تَتَوَضَّاُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ ' فَاِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ.

قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم نے سمی کو سعید بن مسیب کے پاس بھیجا کہ ان سے مستحاضہ کے غسل کے بارے میں پوچھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکی سے پاکی تک غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور خون اگر زیادہ آئے تو شرمگاہ پر کپڑا باندھ لے۔

[۸٤]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّهٗ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْتَحَاضَةِ اِلَّا اَنْ تَغْتَسِلَ غُسْلًا وَاحِدًا ' ثُمَّ تَتَوَضَّاُ بَعْدَ ذٰلِکَ لِکُلِّ صَلٰوةٍ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ مستحاضہ پر صرف ایک دفعہ غسل کرنا ضروری ہے' پھر اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کیا کرے۔

قَالَ یَحْیٰی قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ اِذَا صَلَّتْ اَنَّ لِزَوْجِهَا اَنْ یُصِیْبَهَا ' وَ کَذٰلِکَ النُّفَسَاءُ اِذَا بَلَغَتْ اَقْصٰی مَا یُمْسِکُ النِّسَاءَ الدَّمُ ' فَاِنْ رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ ' فَاِنَّهٗ یُصِیْبُهَا زَوْجُهَا ' وَاِنَّمَا هِیَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ.

یحییٰ' امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ جب نماز پڑھ سکتی ہے تو خاوند کا اس سے جماع کرنا بھی جائز ہے اور اسی طرح نفاس والی جب اس مدت کو پہنچ جائے کہ عورتوں کا خون بند ہو جاتا ہے تو اگر اس کے بعد بھی خون دیکھے تب بھی خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے کیونکہ اب وہ مستحاضہ کی طرح ہے۔

قَالَ یَحْیٰی قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِی الْمُسْتَحَاضَةِ عَلٰی حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ '

یحییٰ' امام مالک نے فرمایا کہ مستحاضہ کے بارے میں ہمارا موقف اس حدیث کے مطابق ہے جو ہشام نے عروہ سے روایت

Presented by www.ziaraat.com

وَهُوَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ

کی ہے اور اس بارے میں جو میں نے سنا یہ مجھے سب سے زیادہ

۳۰- بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

بچے کے پیشاب کا حکم

۵۵- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ.

صحیح البخاری (۲۲۲) صحیح مسلم (۶۶۰-۵۵۸۴)

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر ڈال دیا۔

۵۶- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَجْلَسَهٗ فِيْ حَجْرِهٖ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

صحیح البخاری (۲۲۳) صحیح مسلم (۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵)

عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصن اپنے چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اسے گود میں بٹھا لیا۔ پس اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر ڈال دیا اور کپڑے کو نہ دھویا۔ ف

ف: لڑکی ہو یا لڑکا جب تک کھانا کھانے کی عمر کو نہ پہنچیں تب بھی دونوں کا پیشاب ناپاک اور نجس ہے۔ اگر کپڑے پر پیشاب کر دیں تو اتنا پانی بہایا جائے کہ پاک ہونے کا یقین ہو جائے ورنہ کپڑے کو دھو لینا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی بہت پسند ہے۔ بچی اور بچے کے پیشاب میں بعض حضرات نے جو تفریق کی اور ان کے پیشاب کی نجاست کے بارے میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں خوب دادِ تحقیق دی ہے۔ فمن شاء فلیرجع الیہ

۳۱- بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ قَآئِمًا وَغَيْرِهٖ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

۵۷- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ فَكَشَفَ عَنْ فَرْجِهٖ لِيَبُوْلَ، فَصَاحَ النَّاسُ بِهٖ حَتّٰى عَلَا الصَّوْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُتْرُكُوْهُ. فَتَرَكُوْهُ، فَبَالَ، ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَنُوْبٍ مِنْ مَآءٍ، فَصُبَّ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ. صحیح البخاری (۲۲۱) صحیح مسلم (۶۵۸)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا اور پیشاب کرنے کے لیے اس نے اپنی شرمگاہ کے آگے سے کپڑا ہٹایا۔ لوگ اس پر چلائے یہاں تک کہ شور مچ گیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے نہ روکو۔ پس لوگوں نے نہ روکا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈول پانی کا حکم دیا اور وہ اس جگہ پر ڈال دیا گیا۔

[۸۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَبُوْلُ قَآئِمًا.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

قَالَ يَحْيٰى وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ غَسْلِ الْفَرْجِ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَآئِطِ، هَلْ جَآءَ فِيْهِ اَثَرٌ؟ فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے پیشاب اور پاخانے کے بعد شرمگاہ دھونے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اس کے متعلق

Presented by www.ziaraat.com

بَعْضَ مَنْ مَضٰى كَانُوْا يَتَوَضَّؤُوْنَ مِنَ الْغَائِطِ ' وَاَنَا

کوئی حدیث ہے؟ فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ اسلاف

ف. متعدد صحابہ کرام کے متعلق روایتیں موجود ہیں کہ انہوں نے کھانے ہو کر بیٹھ کر کلی کی۔ ابتدائی اسلام کی بات ہے اور علمائے کرام کے نزدیک ایسی تمام روایتیں حدیث مائدہ صدیقہ سے منسوخ ہیں۔ بعد میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی معمول رہا کیونکہ یہی طریق ادب ہے، اسی میں حیاء کا پہلو زیادہ ہے اور تقوی و طہارت سے یہی زیادہ اقرب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۳۲- بَابُ مَا جَآءَ فِي السِّوَاكِ

مسواک کے بارے میں

۵۸- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ ' اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا ' وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَمَسَّ مِنْهُ ' وَ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ. سنن ابن ماجہ (۱۰۹۸)

ابن شہاب نے ابن السباق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ جمع ہونے کا دن ہے' اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید بنایا ہے' پس غسل کیا کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے خوشبو لگانا نقصان نہ دے گا اور مسواک ضرور کیا کرو۔

۵۹- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ.

صحیح البخاری (۸۸۷) صحیح مسلم (۵۸۸)

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر امت کا تکلیف میں مبتلا ہونا مجھ پر گراں نہ گزرتا تو میں ان کے لیے مسواک کو ضروری ٹھہرا دیتا۔

[۸۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّهٗ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَاَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ.

حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر حضور کو اپنی امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو آپ انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم فرماتے۔ ف

ف: ان دونوں روایتوں میں مسواک کا ذکر لفظ امر کے ساتھ ہے۔ روایت ۱۱۵ کا مطلب ہے کہ اگر امت پر تنگی نہ ہوتی تو میں ہر وضو کے ساتھ انہیں مسواک کا حکم دیتا۔ صحیحین کی روایت میں ہے ''مع کل صلوۃ'' یعنی ہر نماز کے ساتھ۔ بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ''لو لا ان اشق علی امتی لفرضت علیھم السواک مع الوضوء'' یعنی اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں ہر وضو کے ساتھ ان پر مسواک فرض کر دیتا۔ معلوم ہوا کہ یہ امر نبی کریم ﷺ کی مرضی پر موقوف تھا کہ چاہتے تو اپنی امت پر ہر وضو یا ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا فرض فرما دیتے' لیکن اس شفیق آقا کے قربان جس نے امت کی تنگی کو مدنظر رکھا۔ بعض حضرات جو یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کے فرض یا حرام ٹھہرانے کا قطعاً اختیار نہیں دیا' انہیں ایسی روایتوں کی روشنی میں اپنے گریبانوں کے اندر جھانکنا چاہیے کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے میں کس حد تک مخلص ہیں جبکہ جس کے غلام ہونے کا دعویٰ کرتے اور محشر کی تپتی ہوئی زمین پر جس کی شفاعت کا آسرا رکھتے ہیں' اسی کے خداداد اختیارات کو گھٹانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ کیا وہ امید رکھتے ہیں کہ حبیب پروردگار کے ساتھ یہ معاندانہ روش رکھنے کے باوجود روزِ محشر ضرور

Presented by www.ziaraat.com

انہیں امت محمد یہ کے زمرے میں شمار فرمائے گا؟ کیا وہ یقین رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ضرور ان کی شفاعت فرمائیں گے یا "سحقا

جو جب رہے گی زمانہ میں جنگ، لہو پکارے گا آستیں کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳- كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّدَاءِ لِلصَّلٰوةِ

نماز کی اذان کے بارے میں

۶۰- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَ خَشَبَتَيْنِ يَضْرِبُ بِهِمَا لِيَجْتَمِعَ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ، فَأُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ، ثُمَّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ خَشَبَتَيْنِ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ لَنَحْوٌ مِمَّا يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَقِيْلَ أَلَا تُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ. فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْأَذَانِ.

سنن ابوداؤد (۴۹۹) سنن ترمذی (۱۸۹) سنن ابن ماجہ (۷۰۶)

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ دو لکڑیاں لے کر انہیں مارا جائے تا کہ لوگ نماز کے لیے جمع ہو جایا کریں۔ پس حضرت عبداللہ بن زید انصاری کو جو بنی حارث بن خزرج سے تھے خواب میں دو لکڑیاں دکھائی گئیں اور کہا کہ یہ اس طرح کی ہیں جن کا رسول اللہ ﷺ ارادہ فرما رہے ہیں، پھر کہا گیا: تم نماز کے لیے اذان کیوں نہیں کہتے، یہ بیدار ہونے پر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا، پس رسول اللہ ﷺ نے اذان دینے کا حکم فرمایا۔

۶۱- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ. صحیح البخاری (۶۱۱) صحیح مسلم (۸۴۶)

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔ ف

ف: مؤذن کے کلمات کو سننے والا بھی اس کے جواب میں وہی کہتا جائے۔ "حی علی الصلوۃ" اور "حی علی الفلاح" کے جواب میں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کہنا چاہیے اور "الصلوۃ خیر من النوم" کے جواب میں "صدقت و برزت" کہنا چاہیے۔ حدیث میں اذان کے جواب پر دخولِ جنت کا وعدہ ہے لیکن حقیقی جواب نماز میں حاضر ہونا ہے اور زبان سے جواب دینا مستحب ہے۔ اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دے لیکن "قد قامت الصلوۃ" کے جواب میں "اقامھا اللہ وادامھا" کہنا چاہیے۔ اذان سننے کے بعد "اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمد الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ یوم القیمۃ"۔ جو یہ کہا کرے تو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔ اللھم ارزقنا شفاعتہ یوم القیمۃ.

صحیح مسلم میں آیا ہے کہ جو اذان سن کر یہ کلمات کہے: "اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا و بمحمد رسولا وبالاسلام دینا" تو اس کے تمام گناہ معاف فرما دیے جاتے ہیں یعنی صغائر کیونکہ

Presented by www.ziaraat.com

کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ اذان میں ''اشھد ان محمدا رسول اللہ'' سن کر ہاتھ

ہوگا اور نبی کریم ﷺ اسے قیامت کی صفوں میں تلاش فرمائیں گے۔ ہم گنہگاروں بے سہاروں کو اور کیا چاہیے۔ ایک جملہ روایات کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک رفع ثابت ہے اگر بوجہ احتساب کوئی اس عمل کا تارک ہو تو گنہگار نہیں یعنی اسے عمل سے محروم رہا جو بڑا بابرکت اور سرورِ قلب و جان نیز باعث ازدیادِ نورِ ایمان ہے کہ انگوٹھے چوم کر سر آنکھوں سے لگائے تو کس مستی کا نام سن کر جن کی خاکِ پا کے لیے نوری مخلوق بھی ترستی اور ہر وقت ان پر صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتی رہتی ہے۔ اگر کوئی اس ایمان افروز شیطنت سوز فعل کو ناجائز بتاتا اور اسے روکنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتا پھرتا ہے تو اس مرحلے پر ضرور یہ غور کرتا ہوگا کہ اس کی اس ساری کوشش کی تہہ میں کونسا جذبہ کارفرما ہے؟ ایک صاحبِ ایمان نے ''ورفعنا لک ذکرک'' کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا، کانوں سے سنا اور فرطِ عقیدت میں رحمتِ دو عالم ﷺ کی تعظیم بجالایا کہ نورِ ایمان اور جلا پائے، اس کے دین و ایمان کی کھیتی بہاروں سے ہمکنار ہو جائے، اس راحتِ قلب وجگر کا نام نامی و اسمِ گرامی سن کر چوما اور سر آنکھوں سے لگایا، محبوب پروردگار سے تعلق خاطر کا ایمان افروز منظر سب کو دکھایا اور عملاً دوسروں کو اس پر اکسایا، بھولا ہوا سبق یاد دلایا کہ صاحب کوثر و تسنیم کی تعظیم و محبت کا ایک اور ٹھنڈا میٹھا جام پلایا۔ ہائے افسوس کہ منکر کو یہ ایمان افروز شیطنت سوز منظر پسند نہ آیا۔ ایسے تمام حضرات کو ٹھنڈے دل سے اپنی متاعِ ایمان کا جائزہ لینا چاہیے کہ کہیں جوشِ تعصب میں اسے گنوا تو نہیں بیٹھے، اگر خدانخواستہ یہی متاعِ عزیز ضائع کر دی تو اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف اور کیا چیز ساتھ جائے گی؟ اس کے سوا اور کون سی چیز ہے جو میدانِ قیامت میں کام آئے گی؟ دوستو! ایمان سلامت ہے تو سب کچھ پلے ہے اور یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے کہ وہ دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر جائے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

٦٢- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ، لَاسْتَهَمُوْا، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ، لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَاَتَوْهُمَا، وَلَوْ حَبْوًا.

صحیح البخاری (٦١٥) صحیح مسلم (٩٨٠)

ابو صالح السمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر انہیں حاصل نہ کر سکتے اور ضرور قرعہ اندازی کرتے اور اگر اول وقت نماز پڑھنے کے متعلق معلوم ہوتا تو ضرور جلدی کرتے اور اگر عشاء اور فجر کی نماز کے متعلق علم ہوتا تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے پہنچتے۔

٦٣- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِیْهِ، وَاِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے بلایا جائے تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ اطمینان سے آیا کرو۔ پس جتنی نماز مل جائے اسے پڑھ لو اور جتنی رہ جائے اسے پوری کر لو کیونکہ تم اس وقت بھی نماز میں ہو جب کہ نماز کا قصد کر رہے ہوتے ہو۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

فَصَلُّوْا ' وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُّوْا ' فَإِنَّ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ

صحیح البخاری (۶۳۶) صحیح مسلم (۱۳۵۸)

ف: نبی کریم ﷺ کے صدقے میں خدائے ذوالمنن کا یہ بھی امت محمدیہ پر کرم ہوا کہ نماز کے ارادے سے آنے والے کو بھی وہی ثواب ملتا ہے جیسے وہ نماز پڑھ رہا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ محبوب پروردگار کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اتنگی پیدا کر کے خود کو انعامات الٰہیہ کا مستحق بنانے میں کوشاں رہیں۔ دارین کی ساری بہار اس محبوب کے قدموں سے وابستہ رہنے میں ہے:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

٦٤- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ ' ثُمَّ الْمَازِنِيِّ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ ' فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ ' فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ ' فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ ' فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ ' وَلَا اِنْسٌ ' وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

صحیح البخاری (٦٠٩)

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ انصاری سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریوں اور جنگل سے بہت پیار ہے۔ جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو اذان خوب بلند آواز سے کہنا کیونکہ نہیں سنتے مؤذن کی آواز کو جن' انسان اور دوسری چیزیں مگر قیامت کے روز اس بات کی گواہی دیں گے۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

٦٥- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ ' حَتّٰى لَا يَسْمَعُ النِّدَآءَ ' فَاِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ ' حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ ' حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ ' حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ ' يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ ' حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى. صحیح البخاری (٦٠٨) صحیح مسلم (٨٥٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز اسے سنائی نہیں دیتی' جب اذان پوری ہو جائے تو لوٹ آتا ہے جبکہ نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ دکھا کر بھاگتا ہے اور تکبیر پوری ہونے پر آ دھمکتا ہے یہاں تک کہ نمازی آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہ فلاں فلاں بات تو یاد کر حالانکہ وہ باتیں اس کے ذہن میں نہیں ہوتیں' اس آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔

[٨٧] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ ' عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ' اَنَّهٗ قَالَ سَاعَتَانِ يُفْتَحُ لَهُمَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ ' وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهٗ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول

Presented by www.ziaraat.com

حَضْرَةُ النِّدَاءِ لِلصَّلٰوةِ وَالصَّفُّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ہو۔ ایک اذان کے وقت اور دوسرے راہ خدا میں صف آرا

يَكُوْنُ قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ الْوَقْتُ؟ فَقَالَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ

کس وقت سے پہلے ہو سکتی ہے؟ فرمایا نہیں ہو سکتی مگر سورج ڈھلنے کے بعد۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ تَثْنِيَةِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ وَمَتٰى يَجِبُ الْقِيَامُ عَلَى النَّاسِ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ؟ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغْنِيْ فِي النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ اِلَّا مَا اَدْرَكْتُ النَّاسَ عَلَيْهِ. فَاَمَّا الْاِقَامَةُ فَاِنَّهَا لَا تُثَنّٰى، وَذٰلِكَ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا. وَاَمَّا قِيَامُ النَّاسِ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ، فَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْ فِيْ ذٰلِكَ بِحَدٍّ يُقَامُ لَهٗ. اِلَّا اَنِّيْ اَرٰى ذٰلِكَ عَلٰى قَدْرِ طَاقَةِ النَّاسِ، فَاِنَّ مِنْهُمُ الثَّقِيْلَ وَالْخَفِيْفَ، وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَكُوْنُوْا كَرَجُلٍ وَاحِدٍ.

امام مالک سے اذان اور اقامت کے دو دو بار کہنے کے متعلق پوچھا گیا اور یہ کہ لوگوں پر نماز کے لیے کب قیام واجب ہوتا ہے؟ فرمایا کہ اذان اور اقامت کے بارے میں کوئی اور بات مجھ تک نہیں پہنچی مگر یہی جس پر میں نے لوگوں کو پایا۔ اقامت دو دفعہ نہیں کہی جاتی اور ہمارے شہر کے اہل علم ہمیشہ سے اسی طریقے پر ہیں۔ رہا نماز شروع ہونے کے وقت لوگوں کا کھڑا ہونا تو میں نے اس بارے میں کھڑے ہونے کی کوئی حد نہیں سنی، ہاں میری رائے میں یہ لوگوں کی طاقت پر منحصر ہے اور لوگوں میں طاقتور اور کمزور سب طرح کے ہوتے ہیں اور سارے ایک آدمی کی طرح کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْمٍ حُضُوْرٍ اَرَادُوْا اَنْ يَجْمَعُوا الْمَكْتُوْبَةَ، فَاَرَادُوْا اَنْ يُقِيْمُوْا وَلَا يُؤَذِّنُوْا. قَالَ مَالِكٌ ذٰلِكَ مُجْزِئٌ عَنْهُمْ. وَاِنَّمَا يَجِبُ النِّدَاءُ فِيْ مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ الَّتِيْ تُجْمَعُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ.

امام مالک سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا گیا جو فرض نماز پڑھنے کے لیے (کسی جگہ) جمع ہو جائیں، پس وہ تکبیر کہیں اور اذان نہ کہیں؟ امام مالک نے فرمایا کہ یہ ان کے لیے کافی ہے اور اذان ان مساجد میں واجب ہے جہاں جماعت سے نماز ہوتی ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ تَسْلِيْمِ الْمُؤَذِّنِ عَلَى الْاِمَامِ وَدُعَائِهٖ اِيَّاهُ لِلصَّلٰوةِ، وَمَنْ اَوَّلُ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَمْ يَبْلُغْنِيْ اَنَّ التَّسْلِيْمَ كَانَ فِي الزَّمَانِ الْاَوَّلِ.

اور امام مالک سے مؤذن کے امام کو سلام کرنے اور اسے نماز کے لیے بلانے کے متعلق پوچھا گیا اور سب سے پہلا شخص کون ہے جس نے اسے سلام کیا۔ امام مالک نے فرمایا کہ مجھ تک یہ بات نہیں پہنچی کہ پہلے زمانے میں کوئی سلام کرتا ہو۔

قَالَ يَحْيٰى وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ اَذَّنَ لِقَوْمٍ، ثُمَّ انْتَظَرَ هَلْ يَاْتِيْهِ اَحَدٌ، فَلَمْ يَاْتِهٖ اَحَدٌ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى وَحْدَهٗ، ثُمَّ جَاءَ النَّاسُ بَعْدَ اَنْ فَرَغَ، اَيُعِيْدُ الصَّلٰوةَ مَعَهُمْ؟ قَالَ لَا يُعِيْدُ الصَّلٰوةَ، وَمَنْ جَاءَ بَعْدَ انْصِرَافِهٖ فَلْيُصَلِّ لِنَفْسِهٖ وَحْدَهٗ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس مؤذن کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اذان کہی، پھر لوگوں کا انتظار کیا لیکن ایک آدمی بھی نہ آیا۔ آخر کار اس نے اکیلے نماز پڑھ لی، جب وہ فارغ ہوا تو کچھ لوگ آ گئے، کیا وہ ان کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے؟ فرمایا کہ یہ دوبارہ نماز نہ پڑھے اور جو اس کے فارغ ہونے کے بعد آیا ہے وہ اکیلا نماز پڑھے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ يَحْيٰى وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ اَذَّنَ لِقَوْمٍ [illegible] بِمَالِكٍ اِقَامَتُهُ وَاِقَامَتُهُ غَيْرُ صَوَابٍ

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے مؤذن کے متعلق [illegible] دوسرا کہے۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ لَمْ تَزَلِ الصُّبْحُ يُنَادٰى لَهَا قَبْلَ الْفَجْرِ. فَاَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَاِنَّا لَمْ نَرَهَا يُنَادٰى لَهَا اِلَّا بَعْدَ اَنْ يَحِلَّ وَقْتُهَا.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ نماز فجر کے لیے ہمیشہ سے فجر سے پہلے اذان کہی جاتی ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری نمازوں کے متعلق ہم نے نہیں دیکھا مگر اذان اسی وقت کہی جاتی ہے جب جائز وقت ہو جاتا ہے۔

[۸۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِىْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُؤْذِنُهٗ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ، فَوَجَدَهٗ نَائِمًا، فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِىْ نِدَاءِ الصُّبْحِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ مؤذن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سوئے ہوئے پایا، پس اس نے کہا کہ نماز نیند سے بہتر ہے۔ پس حضرت عمر نے حکم دیا کہ اسے صبح کی اذان میں شامل کرلو۔

وَحَدَّثَنِىْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِىْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِّمَّا اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ اِلَّا النِّدَاءَ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت مالک بن ابوعامر اصبحی نے فرمایا کہ اب میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھتا جو سابقہ حضرات کے مطابق ہو ماسوائے نماز کی اذان کے۔ف

ف: اس اثر کو دارقطنی نے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مسنداً روایت کیا ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ ''الصلوۃ خیر من النوم'' کے الفاظ نماز فجر میں عہد نبوی کے اندر بھی کہے جاتے تھے۔ (ابن ماجہ) واللہ تعالیٰ اعلم

[۸۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِىْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَمِعَ الْاِقَامَةَ وَهُوَ بِالْبَقِيْعِ، فَاَسْرَعَ الْمَشْىَ اِلَى الْمَسْجِدِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اقامت سنی جبکہ وہ بقیع میں تھے تو مسجد کی طرف تیزی سے چلنے لگے۔

۲- بَابُ النِّدَاءِ فِى السَّفَرِ وَعَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

سفر میں بغیر وضو اذان کہنے کا بیان

٦٦- **حَدَّثَنِىْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِىْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ، فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ.

صحیح البخاری (٦٣٢) صحیح مسلم (١٥٩٨)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک سردی اور آندھی والی رات میں اذان کہی اور فرمایا کہ سب لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ ٹھنڈی اور بارش والی رات میں مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرمایا کرتے کہ لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔

[۹۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِىْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰہ بْنَ عُمَرَ کَانَ لَا یَزِیْدُ عَلَی الْاِقَامَۃِ فِی السَّفَرِ اِلَّا

[۹۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ لَهٗ اِذَا کُنْتَ فِی سَفَرٍ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُؤَذِّنَ وَتُقِیْمَ فَعَلْتَ وَاِنْ شِئْتَ فَاَقِمْ وَلَا تُؤَذِّنْ.

سفر میں صرف اقامت کہا کرتے تھے۔ اے نماز فجر کے کیونکہ اس

تم سفر میں ہو تو چاہے اذان و اقامت دونوں کہہ لو اور چاہے تو اقامت کہہ لو اور اذان نہ کہو۔

قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ لَا بَاْسَ اَنْ یُؤَذِّنَ الرَّجُلُ وَهُوَ رَاکِبٌ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ سوار اگر اذان کہے تو کوئی ڈر نہیں۔

[۹۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ صَلّٰی عَنْ یَمِیْنِهٖ مَلَکٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَکٌ فَاِذَا اَذَّنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ صَلّٰی وَرَاءَهٗ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اَمْثَالُ الْجِبَالِ.

سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے کہ جس نے چٹیل زمین میں نماز پڑھی تو اس کے دائیں جانب ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اور ایک بائیں جانب۔ جب وہ اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے پہاڑ جتنے فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔

۳- بَابُ قَدْرِ السَّحُوْرِ مِنَ النِّدَاءِ

سحری کے لیے اذان کہنا

۶۷- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ. صحیح البخاری (۱۹۱۸۔۱۹۱۹) صحیح مسلم (۲۵۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں پس تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

۶۸- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ. قَالَ وَکَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ

صحیح البخاری (۶۱۷) صحیح مسلم (۲۵۳۱۔۲۵۳۲۔۲۵۳۳)

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بلال رات میں اذان کہتے ہیں تو تم کھاتے پیتے رہا کرو جب تک ابن ام مکتوم اذان کہیں۔ راوی نے فرمایا کہ حضرت ابن ام مکتوم نابینا تھے اور اس وقت تک اذان نہیں کہا کرتے جب تک ان سے یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہوگئی ہے۔

۴- بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ

نماز شروع کرنے کا بیان

۶۹- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَهُمَا کَذٰلِکَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت بھی اسی طرح اٹھایا کرتے اور پھر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' اور

Presented by www.ziaraat.com

اَيْضًا ' وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ' رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ.

"ربنا ولک الحمد" کہا کرتے اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

۷۰- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ' اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ ' فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتَهٗ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ.

ابن شہاب نے علی بن حسین بن علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہا کرتے اور وصال فرمانے تک آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

۷۱- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

۷۲- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ ' اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ ' فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ ' فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. صحیح البخاری (۷۸۵) صحیح مسلم (۸۶۵)

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز پڑھاتے تو جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ خدا کی قسم! تمہاری نسبت میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

[۹۳]**اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ.

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے۔

۷۳- **وَحَدَّثَنِيْ** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ' وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا دُوْنَ ذٰلِكَ. سنن ابوداؤد (۷۴۲)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کم اونچے اٹھاتے۔

[۹۴]**اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ' اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ. قَالَ فَكَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُكَبِّرَ كُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا.

وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں نماز میں تکبیر کہنا سکھاتے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ ہمیں حکم دیا کرتے کہ ہم جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہا کریں۔

[۹۵]**اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَدْرَكَ الرَّجُلُ الرَّكْعَةَ فَكَبَّرَ تَكْبِيْرَةً وَّاحِدَةً اَجْزَاَتْ عَنْهُ تِلْكَ التَّكْبِيْرَةُ.

ابن شہاب فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی نے ایک دفعہ تکبیر کہہ کر رکعت (رکوع) پالی تو یہ اسے تکبیر تحریمہ کی جگہ کفایت کرے گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اِذَا نَوٰى بِتِلْكَ التَّكْبِيْرَةِ

امام مالک نے فرمایا: یہ اس وقت ہے جبکہ اس تکبیر سے تکبیر

Presented by www.ziaraat.com

اِفْتِتَاحَ الصَّلٰوةِ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ مَعَ الْإِمَامِ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ وَتَكْبِيرَةَ الرُّكُوعِ فِي صَلٰوةٍ رَكْعَةً ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ كَبَّرَ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ وَلَا عِنْدَ الرُّكُوعِ وَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ يَسْتَأْنِفُ صَلَاتَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَلَوْ سَهَا مَعَ الْإِمَامِ عَنْ تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ وَكَبَّرَ فِي الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ. رَأَيْتُ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ إِذَا نَوٰى بِهَا تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ.

تحریمہ کی نیت کرے۔

[illegible] سہاں تک کہ ایک رکعت پڑھ لی پھر اسے یاد آیا کہ اس نے تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر نہیں کہی اور دوسری رکعت میں تکبیر کہی؟ فرمایا کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ بارہ نماز پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا بھول گیا اور پہلے رکوع میں تکبیر کہی تو میرے نزدیک یہ اس کے لئے کافی ہوگی جب کہ وہ نیت کرے کہ یہ تکبیر تحریمہ ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يُصَلِّي لِنَفْسِهِ فَنَسِيَ تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ إِنَّهُ يَسْتَأْنِفُ صَلَاتَهُ. وَقَالَ مَالِكٌ فِي إِمَامٍ يَنْسَى تَكْبِيرَةَ الْإِفْتِتَاحِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ. قَالَ أَرٰى أَنْ يُعِيدَ وَيُعِيدَ مَنْ خَلْفَهُ الصَّلٰوةَ، وَإِنْ كَانَ مَنْ خَلْفَهُ قَدْ كَبَّرُوا، فَإِنَّهُمْ يُعِيدُونَ.

امام مالک نے اس منفرد کے بارے میں فرمایا جو تکبیر تحریمہ بھول جائے کہ وہ اپنی نماز کو دہرائے۔ امام مالک نے اس امام کے بارے میں فرمایا جو تکبیر تحریمہ بھول گیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوگیا' فرمایا کہ وہ اپنی نماز کا اعادہ کرے اور اس کے مقتدی بھی اور اگر اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں نے تکبیر تحریمہ کہی ہو تب بھی وہ اپنی نماز کا اعادہ کریں۔

۵- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

نمازِ مغرب وعشاء کی قرأت کے بارے میں

۷۴- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

صحیح البخاری (۷۶۵) صحیح مسلم (۱۰۳۵-۱۰۳۶)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔

۷۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ (المرسلات: ۱) فَقَالَتْ لَهُ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

صحیح البخاری (۷۶۳) صحیح مسلم (۱۰۳۳-۱۰۳۴)

حضرت عبداللہ بن عباس کو حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ''والمرسلات عرفاً'' پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: اے بیٹے! تم نے مجھے یہ سورت یاد کروا دی۔ یہی وہ آخری سورت ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا۔

[۹۶] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ،

ابو عبداللہ صنابحی نے فرمایا کہ جب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت کے دوران مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو میں نے ان کے پیچھے نماز مغرب پڑھی تو انہوں

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ [illegible] فِي الثَّالِثَةِ فَقَدَمْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَكَادُ اَنْ اَمَسَّ ثِيَابَهٗ فَسَمِعْتُهٗ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَبِهٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران ۸).

نے یعنی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد قرأت مفصل کی ایک ایک [illegible] فاتحہ کے بعد یا آپ پڑھتے تھے یا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

[۹۷] اَثَرٌ- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ يَقْرَاُ فِي الْاَرْبَعِ جَمِيْعًا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ، وَسُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ، وَكَانَ يَقْرَاُ اَحْيَانًا بِالسُّوْرَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ، وَيَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ كَذٰلِكَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ، وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب تنہا نماز پڑھتے تو چاروں رکعتوں میں قرأت پڑھتے یعنی سورۂ فاتحہ اور قرآن کریم کی کوئی سورت اور کبھی وہ فرض نماز کی ایک ہی رکعت میں دو دو اور تین تین سورتیں پڑھتے اور نماز مغرب کی دو رکعتوں میں اسی طرح پڑھتے یعنی سورۂ فاتحہ اور دوسری ایک ایک سورت۔

۷۶- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّهٗ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ، فَقَرَاَ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. صحیح البخاری (۷۶۷) صحیح مسلم (۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو آپ نے اس میں سورۂ ''والتین والزیتون''۔ تلاوت فرمائی۔

۶- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقِرَاءَةِ

قرأت کا بیان

۷۷- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ. صحیح البخاری (۲۹۔ ۲۰۷۸)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے، سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۷۸- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ التَّمَّارِ، عَنِ الْبَيَاضِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَقَدْ عَلَتْ اَصْوَاتُهُمْ بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ اِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يُنَاجِيْهِ بِهٖ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ. سنن ابوداؤد (۱۳۳۲)

فروہ بن عمرو بیاضی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی آوازیں قرأت کے ساتھ بلند ہو رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے تو اسے یہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ وہ کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے، لہٰذا تلاوت میں آواز کو ایک دوسرے سے بلند نہ کیا کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

۷۹- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ، عَنْ

الرَّحِیْمِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ. صحیح مسلم (۸۸۸۔۸۸۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں

الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھا کرتا تھا۔ف

ف۔ یعنی وہ اتنی آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھا کرتے تھے کہ مقتدی سن سکیں ورنہ امام مقتدی اور منفرد سب کے لیے سورت شروع کرنے سے پہلے تسمیہ کا پڑھنا سنت ہے خواہ وہ سورت فاتحہ ہو یا کوئی دوسری۔ سورت خواہ شروع سے پڑھی جائے یا درمیان سے ماسوائے سورۂ التوبہ کے۔ تسمیہ کا نماز اور بیرونِ نماز ہر حالت میں قرأت سے پہلے پڑھنا آدابِ تلاوت سے ہے اور سنت۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[۹۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَمِّہٖ. اَبِیْ سُھَیْلِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ، اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا نَسْمَعُ قِرَاءَۃَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِنْدَ دَارِ اَبِیْ جَھْمٍ بِالْبَلَاطِ.

حضرت مالک بن ابو عامر اصبحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بلاط میں ابوجہم کے گھرانے کے پاس حضرت عمر کی قرأت سنا کرتے تھے۔

[۹۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا فَاتَہٗ شَیْءٌ مِنَ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْاِمَامِ، فِیْمَا جَھَرَ فِیْہِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَۃِ، اَنَّہٗ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ، قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ، فَقَرَاَ لِنَفْسِہٖ فِیْمَا یَقْضِیْ، وَجَھَرَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کچھ نماز امام کے ساتھ پڑھنے سے رہ جاتی جس میں امام نے آواز سے قرأت پڑھی ہو تو جب امام سلام پھیرتا تو حضرت عبداللہ بن عمر کھڑے ہو کر فوت شدہ قرأت کو آواز سے پڑھتے۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ، اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ اِلٰی جَانِبِ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، فَیَغْمِزُنِیْ، فَاَفْتَحُ عَلَیْہِ وَنَحْنُ نُصَلِّیْ.

یزید بن رومان نے فرمایا کہ جب میں نافع بن جبیر بن مطعم کے پہلو میں نماز پڑھتا تو وہ میری طرف اشارہ کرتے اور میں انہیں بتا دیتا اور ہم نماز میں ہوتے تھے۔

۷- بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الصُّبْحِ

نماز فجر کی قرأت کا بیان

[۱۰۰] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ صَلَّی الصُّبْحَ، فَقَرَاَ فِیْھَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز فجر پڑھائی تو دونوں رکعتوں میں پوری سورۂ البقرہ پڑھی۔

[۱۰۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، اَنَّہٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ، فَقَرَاَ فِیْھَا بِسُوْرَۃِ یُوْسُفَ، وَسُوْرَۃِ الْحَجِّ قِرَاءَۃً بَطِیْئَۃً، فَقُلْتُ وَاللّٰہِ اِذًا لَقَدْ کَانَ یَقُوْمُ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ. قَالَ اَجَلْ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز فجر پڑھی۔ پس انہوں نے اس میں سورۂ یوسف اور سورۂ الحج کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرمائی۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! پھر تو وہ طلوع فجر کے وقت کھڑے ہوئے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں۔

[۱۰۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ وَرَبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ فرافصہ بن عمیر حنفی نے فرمایا کہ میں نے سورۂ یوسف نہیں یاد

Presented by www.ziaraat.com

مُحَمَّدٍ، اَنَّ الْفَرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيَّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ وَالنَّحْلِ وَهُوَ [illegible] بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ [illegible] بِالْكُوْفَةِ

کی مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو نماز فجر میں [illegible] پڑھتے تھے

[۱۰۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ فِي السَّفَرِ بِالْعَشْرِ السُّوَرِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمُفَصَّلِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ.

[illegible] کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر کے دوران نماز فجر میں مفصل کے اول بیس سورتوں میں سے فاتحہ کے ساتھ ایک سورت پڑھا کرتے تھے۔

۸- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اُمِّ الْقُرْاٰنِ

سورۂ فاتحہ کا بیان

۸۰- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَادٰى اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ لَحِقَهُ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى يَدِهِ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ بَابٍ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَعْلَمَ سُوْرَةً، مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ، وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلَهَا. قَالَ اُبَيٌّ فَجَعَلْتُ اُبْطِيءُ فِي الْمَشْيِ رَجَاءَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السُّوْرَةُ الَّتِيْ وَعَدْتَنِيْ. قَالَ كَيْفَ تَقْرَاُ اِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلٰوةَ؟ قَالَ فَقَرَاْتُ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الفاتحۃ:۲) حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى آخِرِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هِيَ هٰذِهِ السُّوْرَةُ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ. صحیح البخاری (٤٤٧٤)

ابوسعید نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب کو آواز دی کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، وہ نماز سے فارغ ہو کر حاضر خدمت ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھا جبکہ وہ مسجد کے دروازے سے نکلنا چاہتے تھے۔ فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم مسجد سے نہیں نکلو گے مگر میں تمہیں ایسی سورت بتا دوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جیسی تورات، انجیل اور قرآن میں نازل نہیں فرمائی ہے، حضرت ابی فرماتے ہیں کہ میں اس آرزو میں آہستہ چلنے لگا، پھر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ سورت جس کا وعدہ فرمایا ہے۔ فرمایا کہ جب تم نماز شروع کرتے ہو تو کیسے پڑھتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے سورۂ فاتحہ آخر تک پڑھ کر سنائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سورت یہی ہے۔ یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

[۱۰۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ، فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ.

وہب بن کیسان نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر امام کے پیچھے۔ ف

ف: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ نماز سری ہو یا جہری مقتدی کو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے کیونکہ امام کی قرأت حکماً مقتدیوں کی قرأت بھی ہے اور وہ بارگاہِ خداوندی میں پوری قوم کی طرف سے تلاوت قرآن مجید کر رہا ہے۔ اگر مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھنا ضروری ہوتا تو امام جو سورت اس کے بعد پڑھتا ہے اس کا پڑھنا بھی یقیناً ضروری ہوتا کیونکہ وہ فرض اور بالاتفاق نماز کا ایک رکن ہے۔ مقتدی بظاہر تو امام کے پیچھے فاتحہ اور دوسری سورت کا تارک نظر آئے گا لیکن حقیقت

Presented by www.ziaraat.com

ہیں وہ امام کی وجہ سے عند اللہ قاری شمار ہوتا ہے کیونکہ امام اپنے سارے وفد کی جانب سے قرأت کر رہا ہے۔

[illegible]

کیونکہ امام اور مقتدی اس وقت سب مقام مناجات میں حضور سے ہوتے ہیں اور امام کو انہوں نے اس کام کے لیے پیشوا بنایا ہوا ہوتا ہے۔ پس امام جو کچھ کہتا ہے وہ قوم کی زبان میں کہتا ہے۔ جیسے کسی قوم بادشاہ کے سامنے کوئی بات اپنی ضرورت کے لیے پیش ہو اور ایک آدمی کو وہ اپنا لیڈر بنائیں کہ ان کی جانب سے عرض حاجت کرے۔ اس کے دوران عرض دوسروں لوگوں کا کلام کرنا بے ادبی میں داخل اور بادشاہ کی ناراضگی کا باعث ہوگا۔ پس اس ساری جماعت کا وہ حکمی تکلم جو پیشوا کی زبان سے ادا ہو رہا ہے وہ ان کے حقیقی تکلم سے بہتر ہے۔ یہی حال امام کی قرأت کے ساتھ لوگوں کی قرأت کا ہے کہ وہ شور وشغب میں شمار، ادب سے دور اور تفرقے کا موجب ہے، جو اجتماع کے منافی ہوتا ہے''۔ (مبداء ومعاد، مطبوعہ کراچی۔ ص ۵۳۔۵۴)

۹- بَابُ الْقِرَآءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يُجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ

نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا

۸۱- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ. قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ. قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي، ثُمَّ قَالَ اِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الفاتحہ:۲) يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَمِدَنِي عَبْدِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (الفاتحہ:۳) يَقُولُ اللّٰهُ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي وَيَقُولُ الْعَبْدُ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ (الفاتحہ:٤) يَقُولُ اللّٰهُ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ (الفاتحہ:۵) فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے نماز پڑھی اور نہ پڑھی اس میں سورۂ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے، نامکمل ہے۔ ابو سائب نے کہا کہ اے ابو ہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرا بازو دبایا اور فرمایا کہ اے فارسی! دل میں پڑھ لینا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے ایک حصہ میرے لیے ہے اور ایک میرے بندے کے لیے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے مانگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ ''الحمد للہ رب العلمین'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ جب وہ کہتا ہے ''الرحمن الرحیم'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ بندہ ''مالک یوم الدین'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ بندہ ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' کہتا ہے تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کو ملے گا جو اس نے مانگا۔ بندہ ''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا

Presented by www.ziaraat.com

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحۃ: ۶، ۸) فَهٰؤُلَاءِ

الضالین'' کہتا ہے تو یہ میرے بندے کے لیے ہے اور جو میرے

[۱۰۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ.

امام جہر سے قرأت نہ پڑھتا ہو۔

[۱۰۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ.

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد امام کے پیچھے قرأت پڑھا کرتے تھے جبکہ امام آواز سے قرأت نہ پڑھ رہا ہوتا۔

[۱۰۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ، فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ.

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر بن مطعم امام کے پیچھے قرأت پڑھا کرتے جس نماز میں کہ امام آواز سے نہ پڑھتا۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے اس بارے میں سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے۔

۱۰- بَابُ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جُهِرَ فِيهِ

جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنا

[۱۰۸] اَثَرٌ- حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ. وَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ، فَلْيَقْرَأْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ کیا کوئی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھے؟ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے اور جب تنہا نماز پڑھے تو فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

فرمایا: اور حضرت عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ وَرَاءَ الْإِمَامِ، فِيمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَيَتْرُكُ الْقِرَاءَةَ، فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام کے پیچھے سری نماز میں مقتدی کو فاتحہ پڑھنی چاہیے اور جہری نماز میں امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے۔ ف

ف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس اثر سے صاف واضح ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھے کیونکہ امام کا پڑھنا اس کے لیے کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو سورۂ فاتحہ پڑھا کرے۔ خود حضرت عبداللہ بن عمر بھی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے مقتدی سورۂ فاتحہ نہ پڑھیں اور سری نمازوں میں پڑھ لیا کریں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جہری اور سری

Presented by www.ziaraat.com

ہے تو نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔ نگاہِ حقیقت سے دیکھا جائے تو اس مسئلے میں بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ آنِفًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سنن نسائی (۹۱۸)

کہ میں سے ساتھ کوئی قرأت پڑھ رہا تھا؟ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہاں میں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کہہ رہا تھا۔ مجھے کیا ہوا جو مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے؟ پس لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنے سے رک گئے جبکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سن لیا۔ ف

ف: اس حدیث سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صحابۂ کرام پہلے سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے، ایک وقت آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ ممانعت کا حکم سننے کے بعد حضرات صحابۂ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پھر کبھی سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ یہی مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے۔

واللہ اعلم بالصواب

۱۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّأْمِينِ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے آمین کہنے کے بارے میں

۸۳- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ آمِينَ.

صحیح البخاری (۷۸۰) صحیح مسلم (۹۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل جائے گی تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ آمین کہا کرتے تھے۔

۸۴- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (الفاتحہ:۷) فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

صحیح البخاری (۷۸۲) صحیح مسلم (۹۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام "غیر المغضوب علیهم ولا الضالین" کہے تو تم آمین کہا کرو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۸۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے

صحیح البخاری (۷۸۱) صحیح مسلم (۹۱۷)

گئے۔ف

ف: مذکورہ تینوں روایتوں کا مفاد یہ ہے کہ جب نمازی خواہ وہ امام، مقتدی یا منفرد کوئی ہو، آمین کہتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، خواہ وہ زمین پر مسجد میں موجود ہوں یا آسمان پر ہوں۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ موافقت کی دو صورتیں ہی سمجھ میں آتی ہیں ایک وقت کے لحاظ سے اور دوسری آواز کے لحاظ سے یعنی موافقت کی پہلی صورت تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس وقت نمازی نے آمین کہی اسی وقت فرشتے بھی کہیں۔ موافقت کی دوسری صورت یہی نظر آتی ہے کہ جتنی آواز سے فرشتے آمین کہیں اتنی ہی آواز سے نمازی آمین کہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے اور یہ ظاہر ہے کہ فرشتوں کے آمین کہنے کی آواز کسی کو سنائی نہیں دیتی لہٰذا نمازی کو بھی اسی طرح آمین کہنی چاہیے کہ دوسرے نہ سن سکیں تاکہ فرشتوں کے ساتھ موافقت ہو جائے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے کہ مقتدیوں کو بھی امام کے پیچھے آمین آہستہ ہی کہنی چاہیے۔

یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جب نمازی آمین کہتا ہے تو اس کے ساتھ "قالت الملئکته فی السماء امین" آسمان کے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، گویا فرشتے نمازی کو دیکھ کر اس کے ساتھ آمین کہنے کی کوشش کرتے ہیں اور زمین پر نماز پڑھنے والے کو وہ آسمان کی بلندیوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر ہزاروں میل دور سے کسی کو دیکھ لینا یا کسی کی بات سن لینا شرک ہوتا تو آمین کہنے والے فرشتوں کو ایسی سماعت و بصارت کبھی نہ دی جاتی، شرک کے فتوے لگانے والوں کو اس پر غور کرنا چاہیے۔

۸۶- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

صحیح البخاری (۷۹۶) صحیح مسلم (۹۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا لک الحمد" کہا کرو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے۔

۱۲- بَابُ الْعَمَلِ فِی الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

۸۷- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیِّ، اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصْبَاءِ فِی الصَّلٰوةِ. فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِیْ، وَقَالَ اِصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصْنَعُ، فَقُلْتُ وَكَیْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصْنَعُ؟ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ

علی بن عبدالرحمٰن معاوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے دیکھا تو فرمایا کہ اس طرح کیا کرو جیسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنی دائیں ہتھیلی کو دائیں ران پر رکھتے اور تمام انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے

Presented by www.ziaraat.com

الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ' وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا ' [illegible] اشارہ کرتے اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے اور فرمایا کہ [illegible]

صحیح مسلم (۱۳۱۱ ۱۳۱۲)

[۱۰۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ' وَصَلّٰى اِلٰى جَنْبِهٖ رَجُلٌ ' فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ فِيْ اَرْبَعٍ تَرَبَّعَ وَ ثَنٰى رِجْلَيْهِ ' فَلَمَّا انْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ' فَقَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَاِنِّيْ اَشْتَكِيْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں ایک شخص نے نماز پڑھی۔ جب وہ چوتھی رکعت میں بیٹھا تو چار زانو بیٹھا اور اپنے دونوں پاؤں لپیٹ لیے۔ جب حضرت عبداللہ فارغ ہوئے تو انہوں نے اس بات کو ناپسند فرمایا۔ اس آدمی نے کہا کہ آپ بھی تو ایسا کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے تکلیف ہے۔

[۱۱۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ' عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ ' اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَرْجِعُ فِيْ سَجْدَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ ' فَلَمَّا انْصَرَفَ ذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ ' فَقَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ ' وَاِنَّمَا اَفْعَلُ هٰذَا مِنْ اَجْلِ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ.

مغیرہ بن حکیم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان دونوں پیروں کی انگلیوں پر بیٹھے' جب وہ فارغ ہوا تو ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز میں ایسا کرنا سنت نہیں ہے لیکن میں تکلیف کے باعث ایسا کرتا ہوں۔

[۱۱۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ ' قَالَ فَفَعَلْتُهٗ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ ' فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَ تَثْنِيَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى ' فَقُلْتُ لَهٗ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ' فَقَالَ اِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِيْ. صحیح البخاری (۸۲۷)

عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں کم سنی کے باعث ایسا ہی کرنے لگا تو حضرت عبداللہ نے مجھے روکا اور فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھا لو۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اٹھاتے۔

[۱۱۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَرَاهُمُ الْجُلُوْسَ فِي التَّشَهُّدِ ' فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ' وَ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ' وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْاَيْسَرِ ' وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمِهٖ ' ثُمَّ قَالَ اَرَانِيْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ. وَحَدَّثَنِيْ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ انہیں قاسم بن محمد نے تشہد میں بیٹھنا سکھایا تو انہوں نے اپنے دائیں پیر کو کھڑا کیا' بائیں پیر کو بچھایا اور بائیں سرین پر بیٹھے' پاؤں پر نہ بیٹھے۔ پھر فرمایا کہ مجھے یہ عبداللہ بن عمر نے بتایا اور بیان کیا کہ ان کے والد ماجد اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف احناف کے نزدیک تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پیر کو کھڑا رکھے، بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ دائیں

نزدیک تکلیف یا تھکاوٹ کا احتمال ہے۔ ایک حالت میں جس طرح بیٹھنے میں آسانی ہو اسی طرح بیٹھنا درست ہے اور حالات مختلف ہوں تو ہر

طریقہ راجح و وارد ہے جو مذکور ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳ - بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں تشہد پڑھنا

[۱۱۳] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ، يَقُوْلُ قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَلطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ وہ منبر پر لوگوں کو تشہد سکھا رہے تھے وہ فرماتے ہیں کہ کہو'' التحیات لله والزاکیات لله الطیبات الصلوات لله السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله''۔

[۱۱۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَشَهَّدُ، فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، شَهِدْتُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، يَقُوْلُ هٰذَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ، وَيَدْعُوْ اِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهٗ، بِمَا بَدَا لَهٗ فَاِذَا جَلَسَ فِيْ آخِرِ صَلٰوتِهٖ تَشَهَّدَ كَذٰلِكَ اَيْضًا. اِلَّا اَنَّهٗ يُقَدِّمُ التَّشَهُّدَ، ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا بَدَا لَهٗ، فَاِذَا قَضٰى تَشَهُّدَهٗ وَاَرَادَ اَنْ يُّسَلِّمَ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْاِمَامِ، فَاِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ اَحَدٌ عَنْ يَّسَارِهٖ رَدَّ عَلَيْهِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر تشہد پڑھتے ہوئے کہا کرتے'' التحیات لله الصلوات الزاکیات لله السلام علی النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین شهدت ان لا اله الا الله شهدت ان محمدا رسول الله ''یہ پہلی دو رکعتوں کے بعد کہتے اور جب تشہد ختم کرتے تو جو چاہتے دعا کرتے اور جب نماز کے آخر میں بیٹھتے تو اسی طرح تشہد پڑھتے ماسوائے اس کے کہ تشہد کو پہلے پڑھتے اور پھر جو چاہتے دعا کرتے۔ جب تشہد ختم کر کے سلام پھیرنا چاہتے تو کہتے'' السلام علی النبی ورحمة الله وبرکاته. السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین. السلام علیکم '' دائیں جانب کہتے پھر امام کو جواب دیتے' اگر بائیں جانب سے کسی نے انہیں سلام کیا ہوتا تو اسے جواب دیتے۔

[۱۱۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَتِ التَّحِيَّاتُ،

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشہد میں یوں کہا کرتیں۔'' التحیات الطیبات الصلوات الزاکیات لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا

Presented by www.ziaraat.com

التَّحِيَّاتُ ' اَلصَّلَوَاتُ ' الزَّاكِيَاتُ ' لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ شريک له وان محمدا عبده ورسوله السلام عليک

وَبَرَكَاتُهُ ' اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ '
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

[۱۱۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ' اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ ' زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ' كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا تَشَهَّدَتِ التَّحِيَّاتُ ' الطَّيِّبَاتُ ' الصَّلَوَاتُ ' الزَّاكِيَاتُ ' لِلّٰهِ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ' وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ' اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ' اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشہد میں یہ پڑھا کرتی تھیں: ''التحیات الطیبات الصلوت الزاکیات لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له . واشهد ان محمدا عبده ورسوله' السلام عليک ايها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين. السلام عليكم''۔

[۱۱۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ ' وَنَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ ' وَقَدْ سَبَقَهُ الْاِمَامُ بِرَكْعَةٍ اَيَتَشَهَّدُ مَعَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَرْبَعِ ' وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ وِتْرًا؟ فَقَالَا لِيَتَشَهَّدْ مَعَهٗ.

امام مالک نے ابن شہاب اور نافع سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو جماعت میں اس وقت شامل ہوا جب کہ امام ایک رکعت پڑھ چکا تھا تو کیا وہ دوسری اور چوتھی رکعت میں تشہد پڑھے حالانکہ اس کی ایک رکعت باقی ہے؟ دونوں نے فرمایا کہ ہمارا موقف بھی یہی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا موقف بھی یہی ہے۔ف

ف: صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ احادیثِ مطہرہ میں چار تشہد وارد ہوئے ہیں جو حضرت عمر، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ امام مالک کا معمول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد ہے۔ اکثر شافعیہ کا عمل حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تشہد پر ہے۔ احناف کا معمول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد ہے اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل کا ہے۔ صحابۂ کرام و تابعین عظام اور اکثر اہل علم کا معمول یہی تشہد رہا ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ تشہد کی جملہ حدیثوں میں ابن مسعود کی حدیث سب سے صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر خود مجھے یہ تشہد سکھایا۔ سبحان اللہ! زہے نصیب۔

کاش کہ اندر نماز جا شود پہلوئے تو
تا بہ تقریب سلام افتد نظر بر روئے تو

مذکورہ چاروں حضرات سے منقول ہر ایک کے تشہد میں ''السلام علیک ایها النبی'' کے الفاظ موجود ہیں۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے دورانِ نماز بارگاہِ رسالت کی اس سلامی کے بارے میں فرمایا ہے: ''احضر فی قلبک النبی ﷺ

Presented by www.ziaraat.com

وشخصه الكريم فقل السلام عليك ايها النبي ''(احیاءالعلوم ج۱ ص۱۴۴) یعنی نبی کریم ﷺ اور ان کی صورت مقدسہ کو دل میں

کی تعلیم فرمائی ہے

حجام المتقین سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلام کی مبارکباد ان الفاظ میں فرمایا ہے:

نیران بہمیئہ نصب العین مومنان و قرۃ العین عابدان ست د رجمیع احوال و اوقات خصوصا در حالت عبادت و آخر آں کہ وجود نورانیت و انکشاف دریں محل بیشتر و قوی ترست و بعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذوائر موجودات و افرادِ ممکنات پس آنحضرت در ذواتِ مصلیان موجود و حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگا باشدو ازیں شہود غافل نبود تا با نوارِ قرب و اسرار معرفت متنور و فائض گردد۔

حضور ہر حالت اور ہر وقت میں اہلِ ایمان کا نصب العین اور عابدوں کے لیے آنکھ کی ٹھنڈک رہے ہیں اور خاص طور پر عبادت کی حالت میں کیونکہ نورانیت وانکشاف کا وجود اس وقت زیادہ اور قوی ہوتا ہے اور بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب حقیقتِ محمدیہ کی وجہ سے ہے جو موجودات کے تمام ذروں اور ممکنات کے جملہ افراد میں سرایت کیے ہوئے ہے (جیسے جسم میں روح) پس نبی کریم ﷺ تو نمازیوں کی ذات میں بھی موجود و حاضر ہیں۔پس نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے آگاہ رہے اور اس مشاہدہ سے غافل نہ بنے تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے نورانیت وفیض پا سکے۔

(اشعۃ اللمعات ج۱ ص۴۰۱) (خدا ہمیں یہ انوار و اسرار نصیب فرمائے' آمین)

من از تو ہیچ مرادے دِگر نمی خواہم
ہمی قدر بکنی کز خودم جدا نکنی

جن لوگوں نے برضا و رغبت بارگاہِ رسالت سے دوری و مہجوری کو اپنا مقدر بنالیا ہے اور ہمہ وقت دعویٰ اسلام و ادائے مسلمانی کے باوجود توہین و تنقیص شانِ رسالت پر ادھار کھائے بیٹھے رہتے ہیں' انہوں نے دیکھا کہ نافع مولیٰ ابن عمر کے منقولہ تشہد میں ''السلام علیک ایھا النبی'' کی جگہ ''السلام علی النبی'' ہے۔پس پھر کیا ہے' مبتدعین زمانہ نے گویا سب کچھ پالیا' اسی سے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرانے کا ایٹم بم بنالیا۔چیختے چلاتے ہیں کہ جو نبی کو حاضر سمجھ کر سلام کرے گا وہ ہمارے شرک کے سمندر میں ڈوب مرے گا۔ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے لیے حضرت عزرائیل علیہ السلام اور شیطان مردود کافی۔انہوں نے جان کھینچ لینی ہے اور اس نے ایمان۔ دریں حالات کسی تیسرے کی ضرورت ہی کیا کہ وہ حاضر و ناظر ہوتا پھرے۔قبل از وقت فارغ ہو بیٹھے۔اگر اس دار العمل سے کچھ پاس پلّے رکھیں تو نگران کی ضرورت محسوس ہو۔''الا عبادک منھم المخلصین'' والے زمرے سے کسی کا دامن تھام لیں اور ان سب کا آقا و مولیٰ بلکہ سارے آقاؤں کے ملجا و ماویٰ کے در پر پڑ رہیں۔ان کے ہو گئے تو خدا کے ہو گئے اور ان کے نہ ہوئے تو خدا کے نہ ہوئے:

بخدا خدا کا یہی ہے در' نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں پہ ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

لیکن اس شرک فروش خانہ بدوش قبیلے کے دماغ میں صرف ایک بات سمائی ہے، ہر ایک اس کا سودائی ہے کہ مسلمانوں کو مشرک کس طرح

Presented by www.ziaraat.com

قرار دیا جائے۔ ان حضرات نے شرک کی تعریف اور حد بندی میں وہ دھاندلی کی ہے کہ اگر ان کرم فرماؤں کی تعریف کو تسلیم کر لیا

[illegible]

کہ اسلام و کفر کو ملا کر بظاہر خوب خوش نما معجون تیار کر دی لیکن اسے کھاتے ہی ایمان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے فتنوں سے ہر مسلمان کو بچائے تا کہ ان کا ایمان محفوظ رہے اور فتنہ پردازوں کو بھی ہدایت دے۔ آمین

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تشہد یہ ہے:

التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله.

تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور سب بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

١٤ - بَابُ مَا يُفْعَلُ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

جو امام سے پہلے سر اٹھالے

[١١٨] **اثر** - **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ مَلِيحِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ شَيْطَانٍ.

قَالَ مَالِكٌ فِيمَنْ سَهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فِي رُكُوعٍ، أَوْ سُجُودٍ إِنَّ السُّنَّةَ فِي ذَلِكَ أَنْ يَرْجِعَ رَاكِعًا، أَوْ سَاجِدًا، وَلَا يَنْتَظِرُ الْإِمَامَ. وَذَلِكَ خَطَأٌ مِمَّنْ فَعَلَهُ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ.

ملیح بن عبداللہ سعدی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو امام سے پہلے سر اٹھاتا جھکاتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو بھول کر امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالے کہ اس بارے میں سنت یہ ہے کہ وہ رکوع یا سجدے میں واپس چلا جائے اور امام کا انتظار نہ کرے اور جان بوجھ کر ایسا کرنا غلطی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

٨٨- **إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ** وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، إِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ شَيْطَانٍ.

صحیح البخاری (٧٢٢) صحیح مسلم (٩٢٩)

امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، پس اس کی مخالفت نہ کرو اور حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جو امام سے پہلے سر اٹھاتا یا جھکاتا ہے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

١٥ - بَابُ مَا يُفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ سَاهِيًا

جس نے دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیر دیا

٨٩- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تو

Presented by www.ziaraat.com

هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ. صحیح البخاری (۱۲۲۸) صحیح مسلم (۱۲۸۸)

حضرت ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے پھر آخری دو رکعتیں پڑھیں اور ایک سلام پھیرا اور پہلے سجدے جیسا یا اس سے لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا، تکبیر کہی اور پہلے سجدے کی طرح یا اس سے لمبا دوسرا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا۔

۹۰- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ، وَهُوَ جَالِسٌ. صحیح مسلم (۱۲۹۰)

ابوسفیان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر پڑھائی اور دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا تو ذوالیدین کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے؟ فرمایا: کچھ بھی نہیں ہوا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! کچھ تو ہوا ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر باقی نماز پوری کی، پھر بیٹھ کر سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

۹۱- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ اِحْدٰى صَلَاتَيِ النَّهَارِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، فَسَلَّمَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهٗ ذُو الشِّمَالَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَمَا نَسِيْتُ فَقَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالُوْا نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

ابوبکر بن سلیمان کا بیان ہے کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر دن کی کسی ایک نماز میں سے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پس ذوشمالین آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ نہ نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا۔ ذوالشمالین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان میں سے ایک بات ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذوالیدین نے صحیح کہا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہاں یا رسول اللہ! پس رسول اللہ ﷺ نے باقی نماز پوری کر کے سلام پھیرا۔

[۱۱۹] **اَثَرٌ** **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ مَالِكٌ كُلُّ سَهْوٍ كَانَ

امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ نماز میں اگر سہواً کمی واقع ہو جائے تو سجدے سلام

Presented by www.ziaraat.com

سُقُصَانًا فِي الصَّلٰوةِ، فَإِنْ سُجُوْدَهُ قَبْلَ السَّلَامِ، وَكُلُّ ... سے پہلے کرے اور نماز میں اگر سہواً زیادتی ہو جائے تو سہو کے
سجدے ... زیادتی ... سجدہ سہو ... سلام ... سے

... اس حدیث سے ... کام لے کر ... رکھا ہے کہ جس ... ہوں تو ان پر
... کر لیں ... کہ ... نہیں ... متعلق ... میں واقع
ہونے والی غلطیوں کو چار حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جن کی ترتیب یوں ہو سکتی ہے:

اوّلاً: وہ غلطیاں جن کے واقع ہونے سے ثواب میں کمی آ جاتی ہے لیکن سجدہ سہو کرنا لازم نہیں آتا جیسے کوئی ثناء بھول گیا یا نماز میں رکوع یا سجدے کی تسبیح نہ پڑھی۔ یہ امور سنت ہیں اور ترکِ سنت سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا خواہ وہ دانستہ واقع ہوا یا نادانستہ۔

ثانیاً: وہ غلطیاں جو سہواً واقع ہو جائیں تو حضرات احناف کے نزدیک سجدہ سہو کرنا لازم آتا ہے اور غلطی کی تلافی ہو جاتی ہے۔ ایسی غلطیاں تین قسم کی ہیں: (۱) سہواً کسی فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہونا (۲) سہواً کسی واجب کا ترک ہو جانا (۳) سہواً کسی واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہو جانا۔ ان میں سے اگر کسی غلطی کا قصداً اور دانستہ وقوع ہوا تو اب سجدۂ سہو سے تلافی نہیں ہوگی بلکہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔ کتنے ہی امام بننے والے حضرات دریں ایام نماز کے فرائض وواجبات سے بے خبر ہیں لیکن امامت کو ذریعۂ معاش بنا کر اپنی اور لوگوں کی نمازیں ضائع کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ نمازوں کو ضائع کرنے والے اور خواہشات کی پیروی کرنے والے ناخلف ہیں اور وہ جہنم کی غی نامی وادی میں پھینکے جائیں گے۔ **اللھم احفظنا منھا بحرمة سید الابرار۔**

ثالثاً: وہ غلطیاں جن کے واقع ہو جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے دورانِ نماز سلام وکلام کیا یا کھا پی بیٹھا، خواہ اس فعل کا وقوع دانستہ ہوا یا نادانستہ۔ ہر حال میں نماز ٹوٹ جاتی ہے' دوبارہ پڑھی جائے گی اور سجدۂ سہو یہاں کچھ نہیں بنا سکے گا۔ اسی طرح نماز پڑھی جس کی چار رکعت تھیں اور سلام پھیرنے کے بعد کلام بھی کر لیا۔ اس کے بعد یاد آیا کہ تین یا پانچ رکعت پڑھی ہیں' یہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی' اب سجدۂ سہو سے کچھ نہیں بنے گا۔

رابعاً: قرأت کی وہ غلطیاں جن کے واقع ہو جانے سے کفر لازم آ جاتا ہے۔ یہ غلطیاں اہلِ علم حضرات سے معلوم کر لی جائیں کیونکہ ان کا مدِ نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی سے ایسی غلطی واقع ہو جائے تو نہ صرف یہ کہ نماز فاسد ہوگئی بلکہ وہ شخص اسلام کے دائرے سے باہر ہو جاتا ہے' چاہیے کہ فوراً توبہ کرے، از سرِ نو دائرۂ اسلام میں آئے اور پھر اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

واللہ اعلم بالصواب

١٦ - بَابُ اِتْمَامِ الْمُصَلِّيْ مَا ذَكَرَ اِذَا شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ

نمازی کو شک ہو جائے تو اپنی یاد پر نماز پوری کرے

٩٢- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى اَثَلَاثًا، اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ، فَاِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ صَلّٰى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمٌ لِلشَّيْطَانِ. صحیح مسلم (۱۲۷۲۔۱۲۷۳)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک پڑ جائے اور یاد نہ رہے کہ کتنی پڑھی ہے تین رکعتیں یا چار؟ تو اسے چاہیے کہ ایک رکعت اور پڑھ کر دو سجدے کر لے' بیٹھے ہوئے سلام سے پہلے۔ اگر یہ رکعت اس نے پانچویں پڑھی ہوگی تو دونوں سہو کے دونوں سجدوں سے مل کر یہ بھی دوگانہ ہو جائے گا اور اگر حقیقت میں چوتھی ہے تو یہ دونوں سجدے شیطان کی رسوائی کے لیے ہو جائیں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۱۲۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عُمَرَ بْنِ [illegible] ' عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّہٗ قَالَ ' اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِ الَّذِیْ یَظُنُّ اَنَّہٗ نَسِیَ مِنْ صَلٰوتِہٖ ' فَلْیُصَلِّہٖ ' ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ ' وَھُوَ جَالِسٌ.

سالم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی [illegible] جب تم میں سے کوئی نماز میں شک کرے اور اس کو نہ پتہ چلے کہ جو شک ہوا ہے اس کے مطابق نماز پڑھے یعنی چاہیے کہ بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کر لے۔

[۱۲۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَفِیْفِ بْنِ عَمْرٍو السَّھْمِیِّ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ' اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ' وَکَعْبَ الْاَحْبَارِ عَنِ الَّذِیْ یَشُکُّ فِیْ صَلَاتِہٖ ' فَلَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی اَثَلَاثًا ' اَمْ اَرْبَعًا ' فَکِلَاھُمَا قَالَ لِیُصَلِّ رَکْعَۃً اُخْرٰی ' ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ ' وَھُوَ جَالِسٌ.

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت کعب احبار سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جسے شک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کتنی نماز پڑھی ہے آیا تین رکعتیں یا چار؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ اسے ایک رکعت اور پڑھنی چاہیے اور پھر چاہیے کہ بیٹھ کر دو سجدے کر لے۔

[۱۲۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ عَنِ النِّسْیَانِ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ لِیَتَوَخَّ اَحَدُکُمُ الَّذِیْ یَظُنُّ اَنَّہٗ نَسِیَ مِنْ صَلٰوتِہٖ ' فَلْیُصَلِّہٖ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نماز میں بھول جانے کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ بھولی ہوئی نماز کے متعلق سوچے اور جو رائے قائم ہو اس کے مطابق نماز پڑھے۔

۱۷- بَابُ مَنْ قَامَ بَعْدَ الْاِتْمَامِ اَوْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ

جو نماز پوری کر لینے یا دو رکعتیں پڑھ لینے کے بعد سہواً کھڑا ہو جائے

۹۳- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِھَابٍ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ ' اَنَّہٗ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَکْعَتَیْنِ ' ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَجْلِسْ ' فَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ ' فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ وَنَظَرْنَا ' تَسْلِیْمَہٗ کَبَّرَ ' ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ' وَھُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ ' ثُمَّ سَلَّمَ. صحیح البخاری (۱۲۲۵) صحیح مسلم (۱۲۶۹_۱۲۷۰_۱۲۷۱)

حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں' پھر بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کر لی اور ہم سلام کے منتظر تھے تو آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے' پھر سلام پھیرا۔

۹۴- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ھُرْمُزَ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ ' اَنَّہٗ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الظُّھْرَ ' فَقَامَ فِی اثْنَتَیْنِ ' وَلَمْ یَجْلِسْ فِیْھِمَا ' فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ' ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ. سابقہ حوالہ (۹۳)

حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی اور دو رکعت کے بعد بغیر بیٹھنے کے کھڑے ہو گئے' جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو دو سجدے کیے اور ان کے بعد سلام پھیرا۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْمَنْ سَھَا فِیْ صَلٰوتِہٖ ' فَقَامَ بَعْدَ اِتْمَامِہِ الْاَرْبَعَ ' فَقَرَاَ ' ثُمَّ رَکَعَ ' فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنْ

امام مالک نے فرمایا کہ جو چار رکعتیں پڑھ لینے کے بعد سہواً کھڑا ہو جائے' قرأت پڑھے' رکوع کرے اور جب رکوع سے سر

Presented by www.ziaraat.com

رُكُوْعِهٖ ذَكَرَ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ اَتَمَّ اِنَّهٗ يَرْجِعُ فَيَجْلِسُ وَلَا [illegible] ثُمَّ اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ.

اٹھائے تو اسے یاد آئے کہ وہ پوری نماز پڑھ چکا تھا' وہ واپس لوٹ [illegible] چاہیے کہ بیٹھا ہوا دو سجدے کرے سلام کے بعد۔

۱۸ - بابُ النَّظَرِ فِي الصَّلٰوةِ اِلٰى مَا يَشْغَلُكَ عَنْهَا

نماز میں غافل کرنے والی چیز کو دیکھنا

۹۵- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ، اَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ اَهْدٰى اَبُوْ جَهْمِ بْنُ حُذَيْفَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمِيْصَةً شَامِيَّةً لَهَا عَلَمٌ، فَشَهِدَ فِيْهَا الصَّلٰوةَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رُدِّيْ هٰذِهِ الْخَمِيْصَةَ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ، فَاِنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى عَلَمِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَكَادَ يَفْتِنُنِيْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوجہم بن حذیفہ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک شامی چادر تحفے کے طور پر بھیجی جس میں نقش و نگار تھے۔ آپ نے اس کے ساتھ نماز پڑھائی' جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ چادر ابوجہم کو لوٹا دو کیونکہ میں نے نماز میں اس کے بیل بوٹے دیکھے پس قریب تھا کہ مجھے بھلا دیتے۔

صحیح البخاری (۳۷۳) صحیح مسلم (۱۲۳۹)

۹۶- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَمِيْصَةً لَهَا عَلَمٌ، ثُمَّ اَعْطَاهَا اَبَا جَهْمٍ، وَاَخَذَ مِنْ اَبِيْ جَهْمٍ اَنْبِجَانِيَّةً لَهٗ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِمَ؟ فَقَالَ اِنِّيْ نَظَرْتُ اِلٰى عَلَمِهَا فِي الصَّلٰوةِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چادر اوپر لی جس میں بیل بوٹے تھے۔ پھر وہ حضرت ابوجہم کو دے کر ان سے ان کی سادہ چادر لے لی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ میں نے نماز میں اس کے بیل بوٹے دیکھے تھے۔

۹۷- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطِهٖ، فَطَارَ دُبْسِيٌّ، فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ يَلْتَمِسُ مَخْرَجًا، فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ فَجَعَلَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ سَاعَةً، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلٰوتِهٖ، فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى، فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِيْ فِيْ مَالِيْ هٰذَا فِتْنَةٌ، فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ اَصَابَهٗ فِيْ حَائِطِهٖ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ.

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے تو ایک چڑیا اڑ کر باغ سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہی تھی' وہ اس بات سے خوش ہوئے اور کچھ دیر اسے دیکھتے رہے' پھر جب نماز کا خیال آیا تو بھول گئے کہ کتنی پڑھی ہے۔ فرمایا کہ میرے اس مال نے مجھے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ واقعہ عرض کر دیا جو باغ میں پیش آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! وہ راہِ خدا صدقہ ہے جہاں آپ چاہیں اسے خرچ فرمائیں۔

[۱۲۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطٍ لَهٗ بِالْقُفِّ، وَادٍ مِنْ اَوْدِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ زَمَانِ الثَّمَرِ وَالنَّخْلُ قَدْ ذُلِّلَتْ، فَهِيَ مُطَوَّقَةٌ بِثَمَرِهَا، فَنَظَرَ

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ایک انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے جو قف میں تھا جو مدینہ منورہ کی ایک وادی ہے جبکہ پھل پک کر لٹکے ہوئے تھے اور ٹہنیاں پھلوں سے لدی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھا اور پھلوں کو دیکھ کر

Presented by www.ziaraat.com

اِلَيْهَا فَاَعْجَبَهٗ مَا رَاٰى مِنْ ثَمَرِهَا ' ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلٰوتِهٖ '
فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ [illegible]
مَالِيْ هٰذَا فَسْئَةٌ ' فَجَاءَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ
[illegible] فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ وَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ ' فَاجْعَلْهُ فِيْ
سَبِيْلِ الْخَيْرِ ' فَبَاعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ بِخَمْسِيْنَ اَلْفًا
فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْمَالُ الْخَمْسِيْنَ.

خوش ہوئے' پھر جب نماز کا خیال آیا تو یاد نہ رہا کہ کتنی پڑھی ہے۔
[illegible]
[illegible] وہ صدقہ ہے۔ پس اسے بھلائی کے کاموں میں خرچ کیجئے
[illegible] حضرت عثمان نے اسے پچاس ہزار میں بیچ دیا تو اس باغ کا نام
پچاس ہزارہ پڑ گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

٤- كِتَابُ السَّهْوِ

سہو کا بیان

١- بَابُ الْعَمَلِ فِي السَّهْوِ

نماز میں بھول جانے پر کیا کرے؟

٩٨- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ ' فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ' فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ ' فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ' وَهُوَ جَالِسٌ.

صحیح البخاری (۱۲۳۲) صحیح مسلم (۱۲۶۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر بھلانے لگتا ہے یہاں تک کہ اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو یہ مرحلہ درپیش آئے تو اسے چاہیے کہ بیٹھے ہوئے دو سجدے کر لے۔

٩٩- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْسٰى اَوْ اُنْسٰى لِاَسُنَّ.

(رسالہ وصل البلاغات الاربع لابن الصلاح ص ۲۰)

امام مالک تک یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس لیے بھولتا یا بھلایا جاتا ہوں تاکہ راستہ پیدا کر دوں۔ ف

ف: محدث ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ یہ روایت مجھے حدیث کی کسی کتاب میں مسنداً یا مقطوعاً نہیں ملی اور یہ ان چار حدیثوں میں سے ہے جن کا موطاء امام مالک کے سوا حدیث کی اور کسی کتاب میں وجود نہیں ہے' واللہ اعلم بالصواب

[١٢٤] **اَثَرٌ** **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَهِمُّ فِيْ صَلَاتِيْ ' فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَيَّ ' فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ' اِمْضِ فِيْ صَلَاتِكَ ' فَاِنَّهٗ لَنْ يَذْهَبَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ ' وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلَاتِيْ.

امام مالک تک یہ بات پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت قاسم بن محمد سے کہا کہ مجھے نماز میں کثرت سے وہم ہو جاتا ہے۔ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ تم اپنی نماز جاری رکھو کیونکہ یہ تم سے دور نہیں ہو گا یہاں تک کہ جب تم فارغ ہو جاؤ گے تو کہو گے کہ میں نے پوری نماز نہیں پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

٥- كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

١- بَابُ الْعَمَلِ فِيْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز غسل کرنے کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

۱۰۰- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى [illegible] عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُوْلٰى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.

صحیح البخاری (۸۸۱) صحیح مسلم (۱۹۶۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] غسل [illegible] کی [illegible] غسل کیا پھر پہلی ساعت میں روانہ ہوا تو اس کی قربانی کا ثواب ہے اور جو دوسری ساعت میں روانہ ہوا اس کے لیے گائے کی قربانی کا اور جو تیسری ساعت میں چلا تو اس کے لیے مینڈھے کی قربانی کا اور جو چوتھی ساعت میں روانہ ہوا اس کے لیے مرغ خیرات کرنے کا اور جو پانچویں ساعت میں چلا تو اس کے لیے راہِ خدا میں انڈا دینے کا ثواب ہے اور جب امام نکلتا ہے تو فرشتے وعظ سننے لگتے ہیں۔

[۱۲۵] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جمعہ کے روز غسل کرنا غسلِ جنابت کی طرح ہر بالغ پر واجب ہے۔

۱۰۱- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ، فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ، فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ، فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ، فَمَا زِدْتُ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ. صحیح البخاری (۸۷۸) صحیح مسلم (۱۹۵۲)

سالم بن عبد اللہ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام میں سے ایک صاحب اس وقت مسجد میں آئے جب حضرت عمر خطبہ دے رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آنے کا کونسا وقت ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المومنین! جب میں بازار سے لوٹا تو میں نے اذان سنی۔ پس میں نے صرف وضو ہی کیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ صرف وضو؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم بھی فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۲- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ. صحیح البخاری (۸۵۸) صحیح مسلم (۱۹۵۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۱۰۳- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. قَالَ مَالِكٌ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلَ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تم میں سے نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔ امام مالک نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز

Presented by www.ziaraat.com

نَهَارِهٖ ' وَهُوَ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ غُسْلَ الْجُمُعَةِ ' فَاِنَّ ذٰلِكَ [illegible] اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

صحیح بخاری (۸۷۷) صحیح مسلم (۱۹۴۸)

صبح کے وقت غسل کیا اور اس سے غسل جمعہ کی نیت کی تو یہ غسل اس [illegible] میں سے نماز جمعہ کے لیے آنے والے کو غسل کرنا چاہیے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُعَجِّلًا ' اَوْ مُؤَخِّرًا ' وَهُوَ يَنْوِيْ بِذٰلِكَ غُسْلَ الْجُمُعَةِ فَاَصَابَهٗ مَا يَنْقُضُ وُضُوْءَهٗ ' فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا الْوُضُوْءُ ' وَغُسْلُهٗ ذٰلِكَ مُجْزِئٌ عَنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز جلدی یا دیر سے غسل کیا اور اس سے اس نے غسل جمعہ کی نیت کی' پھر اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اسے وضو ہی کرنا ہوگا اور غسل اس کا وہی کافی ہے۔ف

ف: امام مالک کے نزدیک نماز جمعہ کے قریب غسل کرنا ضروری ہے۔ اگر کافی دیر پہلے یا صبح کو غسل کیا تھا تو نماز جمعہ کی حاضری کے لیے دوبارہ غسل کرے۔ لیکن احناف کے نزدیک پہلا غسل ہی کافی ہے اگرچہ اس کے بعد مشقت کا کام کیا یا پسینہ آیا ہو ہاں غسل کرے تو نور علی نور لیکن ضروری نہیں۔ ابتداء میں غسل جمعہ بھی غسل جنابت کی طرح واجب اور ضروری تھا کیونکہ مسجد نبوی تنگ اور لوگوں کے کپڑے بہت موٹے جھوٹے ہوتے تھے۔ جب دونوں چیزوں میں کشائش ہوگئی تو وجوب کا حکم منسوخ فرما دیا گیا کہ اب غسل جمعہ مستحب ہے' کرنے والے کو ثواب ملے گا اور نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں ایسی بیس احادیث پیش کی ہیں جن سے معلوم ہو رہا ہے کہ غسل جمعہ واجب ہے۔ اس کے بعد اٹھارہ احادیث و آثار پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ وجوب کا حکم منسوخ ہو گیا تھا اور جمعہ کے روز غسل کرنے میں فضیلت ضرور ہے کہ غسل کرنے والے کو ثواب ملے گا۔ منسوخ ہونے کی وجوہات کا ذکر حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایتوں میں موجود ہے۔

موطاء امام مالک کے اس باب کی تیسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر کے دوران خطبہ ایک آدمی دیر سے نماز جمعہ میں آیا جس نے غسل نہ کیا اور صرف وضو کر کے آ شامل ہوا تھا۔ اس کے متعلق ابن وہب اور ابن القاسم کی روایتوں میں ہے کہ وہ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عثمان جیسے سنتِ رسول کے پیکر سے یہ کیسے متصور ہو سکتا ہے کہ وہ کسی واجب یا سنت مؤکدہ کو ترک کرتے' اگر واجب ہوتا تو حضرت عمر ضرور انہیں حکم دیتے کہ غسل کر کے نماز پڑھیں۔ وہ نہ سہی تو دوسرے صحابۂ کرام انہیں تلقین کر کے واجب یا سنت مؤکدہ کو ادا کرنے کی جانب متوجہ کرتے۔ سب کی خاموشی اور غسل کرنے کا حکم نہ دینے سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا اس بات پر اجماع ثابت ہو گیا اور غسل جمعہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

جب امام خطبہ پڑھے تو سامعین خاموش رہیں

۱۰۴- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ ' وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور امام جمعہ کے روز خطبہ دے رہا ہو تو تم نے بیہودہ حرکت

Presented by www.ziaraat.com

الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ.

کی۔

[۱۲۶] وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُصَلُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَخْرُجَ عُمَرُ فَإِذَا خَرَجَ عُمَرُ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُونَ قَالَ ثَعْلَبَةُ جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُونَ وَقَامَ عُمَرُ يَخْطُبُ أَنْصَتْنَا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مِنَّا أَحَدٌ.

عمر کے عہد میں جمعہ کے روز امام نکلنے سے لے کر نماز پڑھتے رہتے جب حضرت عمر آ جاتے اور منبر پر بیٹھتے اور مؤذن اذان کہہ دیتے تو ثعلبہ نے کہا کہ ہم بیٹھے باتیں کرتے رہتے جب مؤذن خاموش ہو جاتے اور حضرت عمر خطبہ دینے کھڑے ہوتے تو ہم خاموش ہو جاتے اور ہم میں سے کوئی ایک بھی باتیں نہ کرتا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَخُرُوجُ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ امام کا آنا نماز کو اور اس کا کلام کرنا باتیں کرنے کو ختم کر دیتا ہے۔

[۱۲۷] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ قَلَّ مَا يَدَعُ ذٰلِكَ إِذَا خَطَبَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوا وَأَنْصِتُوا فَإِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ فَإِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بِالْمَنَاكِبِ فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

مالک بن ابو عامر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبے میں فرمایا کرتے اور شاذ و نادر ہی آپ نے یہ نہ کہا ہو کہ جب امام جمعہ کے روز خطبہ دینے کھڑا ہو تو غور سے سنو اور خاموش رہو کیونکہ خاموش رہنے والا اگر خطبہ نہ سن سکے تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا سننے والے خاموش کو ملتا ہے، جب نماز کی اقامت کہی جائے تو صفیں سیدھی کر لیا کرو اور کندھے برابر کر لو کیونکہ صفوں کے برابر کرنے میں نماز کی تکمیل ہے۔

ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَيُخْبِرُونَهُ أَنْ قَدِ اسْتَوَتْ فَيُكَبِّرُ.

پھر اس وقت تک تکبیر تحریمہ نہ کہتے جب تک جن آدمیوں کو صفیں درست کرنے پر مقرر فرمایا تھا وہ یہ نہ بتاتے کہ درست ہو گئیں پھر تکبیر تحریمہ کہتے۔

[۱۲۸] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَأٰى رَجُلَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَصَبَهُمَا. أَنِ اصْمُتَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو آدمیوں کو باتیں کرتے دیکھا اور امام جمعہ کے روز خطبہ دے رہا تھا تو چپ کرانے کے لیے انہیں کنکریاں ماریں۔

[۱۲۹] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَشَمَّتَهُ إِنْسَانٌ إِلٰى جَنْبِهِ فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا تَعُدْ.

امام مالک نے ابن شہاب سے جمعہ کے روز اس وقت کلام کرنے کے متعلق پوچھا جب امام منبر سے اتر آئے اور تکبیر تحریمہ سے پہلے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[۱۳۰] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ

امام مالک نے ابن شہاب سے جمعہ کے روز امام کے منبر

Presented by www.ziaraat.com

شِهَابٍ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا نَزَلَ الْإِمَامُ عَنِ [illegible] فَقَالَ [illegible] لِذٰلِكَ

سے اترنے اور تکبیر ہونے سے پہلے بات کرنے کے متعلق پوچھا تو [illegible]

٣- بَابُ فِيمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جس نے نماز جمعہ کی رکعت پائی

حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً، فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَهِيَ السُّنَّةُ.

ابن شہاب فرمایا کرتے تھے کہ جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پائی تو دوسری خود پڑھ لے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ أَدْرَكْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

١٠٥- مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ.

جس نے نماز سے ایک رکعت پائی اس نے نماز پالی۔

(صحیح البخاری (۵۸۰) صحیح مسلم (۱۳۷۰)

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يُصِيبُهُ زِحَامٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَيَرْكَعُ وَلَا يَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يَسْجُدَ حَتّٰى يَقُومَ الْإِمَامُ، أَوْ يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ صَلَاتِهِ أَنَّهُ إِنْ قَدَرَ عَلٰى أَنْ يَسْجُدَ إِنْ كَانَ قَدْ رَكَعَ، فَلْيَسْجُدْ إِذَا قَامَ النَّاسُ، وَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى أَنْ يَسْجُدَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ صَلٰوتِهِ، فَإِنَّهُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَبْتَدِئَ صَلٰوتَهُ ظُهْرًا أَرْبَعًا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے جمعہ کے روز رکوع کر لیا لیکن زیادہ بھیڑ کے باعث سجدہ نہ کر سکا یہاں تک کہ امام کھڑا ہو گیا یا امام نماز سے فارغ ہو گیا تو جو رکوع کر چکا ہے وہ جب لوگ کھڑے ہو جائیں اگر اس وقت سجدہ کر سکتا ہے تو کر لینا چاہیے اور اگر امام کے نماز سے فارغ ہونے تک سجدہ نہ کر سکے تو مجھے یہ پسند ہے کہ وہ ظہر کی چار رکعتیں شروع کر دے۔

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ رَعَفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جس کی نماز جمعہ کے وقت نکسیر پھوٹ نکلے

[١٣١] **أَثَرٌ قَالَ مَالِكٌ** مَنْ رَعَفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَخَرَجَ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتّٰى فَرَغَ الْإِمَامُ مِنْ صَلٰوتِهِ، فَإِنَّهُ يُصَلِّي أَرْبَعًا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس کی جمعہ کے روز نکسیر پھوٹ نکلی اور امام خطبہ دے رہا تھا' پس وہ باہر نکلا اور امام کے نماز سے فارغ ہونے تک واپس نہ آیا تو وہ چار رکعتیں پڑھے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يَرْكَعُ رَكْعَةً مَعَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ يَرْعُفُ، فَيَخْرُجُ فَيَأْتِي وَقَدْ صَلَّى الْإِمَامُ الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا أَنَّهُ يَبْنِي بِرَكْعَةٍ أُخْرٰى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے جمعہ کے روز امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی' پھر اس کی نکسیر جاری ہو گئی تو وہ باہر نکل گیا اور اس وقت آیا جبکہ امام دونوں رکعتیں پڑھ چکا تھا تو اگر اس نے کلام نہیں کیا ہے تو دوسری رکعت خود پڑھ لے۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ عَلٰى مَنْ رَعَفَ، أَوْ أَصَابَهُ أَمْرٌ

امام مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے روز جس کی نکسیر پھوٹ

Presented by www.ziaraat.com

لَا بُدَّ لَهُ مِنَ الْخُرُوْجِ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الْاِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

نکلے یا کوئی ایسی بات واقع ہو جائے جس کے باعث نکلنا پڑے تو

۵- بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز سعی کرنے کا بیان

[۱۳۲] اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (الجمعة:۹). فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْرَؤُهَا 'اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ سعی سے یہاں قرآن مجید میں عمل اور فعل مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''واذا تولی سعی فی الارض'' وقال اللہ تعالی ''واما من جاءک یسعی وھو یخشی''. وقال ''ثم ادبر یسعی'' وقال ''ان سعیکم لشتی''۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنَّمَا السَّعْيُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعَمَلُ وَالْفِعْلُ 'يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ﴿وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ﴾ (البقرة:۲۰۵) وَقَالَ تَعَالٰى ﴿وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى. وَهُوَ يَخْشٰى﴾ (عبس:۸-۹) وَقَالَ ﴿ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى﴾ (النازعات:۲۲) وَقَالَ ﴿اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى﴾ (اللیل:٤).

امام مالک نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں یہاں سعی سے مراد پیروں سے چلنا یا دوڑنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد عمل اور فعل ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَلَيْسَ السَّعْيُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ بِالسَّعْيِ عَلَى الْاَقْدَامِ 'وَلَا الْاِشْتِدَادُ 'وَاِنَّمَا عَنٰى الْعَمَلَ وَالْفِعْلَ.

٦- بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِمَامِ يَنْزِلُ بِقَرْيَةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ

دوران سفر جمعہ پڑھنے کے لیے امام کا کسی گاؤں میں اترنا

قَالَ مَالِكٌ اِذَا نَزَلَ الْاِمَامُ بِقَرْيَةٍ تَجِبُ فِيْهَا الْجُمُعَةُ وَالْاِمَامُ مُسَافِرٌ فَخَطَبَ وَ جَمَّعَ بِهِمْ 'فَاِنَّ اَهْلَ تِلْكَ الْقَرْيَةِ وَ غَيْرَهُمْ يُجَمِّعُوْنَ مَعَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب امام ایسے گاؤں میں اترے جس میں جمعہ واجب ہے اور مسافر امام نے خطبہ دیا اور لوگوں کو جمعہ پڑھایا تو اس گاؤں والے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ جمعہ پڑھ لیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنْ جَمَّعَ الْاِمَامُ وَهُوَ مُسَافِرٌ بِقَرْيَةٍ لَا تَجِبُ فِيْهَا الْجُمُعَةُ 'فَلَا جُمُعَةَ لَهٗ' وَلَا لِاَهْلِ تِلْكَ الْقَرْيَةِ 'وَلَا لِمَنْ جَمَّعَ مَعَهُمْ مِنْ غَيْرِهِمْ 'وَلْيُتِمَّ اَهْلُ تِلْكَ الْقَرْيَةِ وَغَيْرُهُمْ مِمَّنْ لَيْسَ بِمُسَافِرٍ الصَّلٰوةَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب مسافر امام نے ایسے گاؤں میں جمعہ پڑھایا جس میں جمعہ نہیں ہے تو امام کا جمعہ نہ ہوا اور نہ اس گاؤں والوں کا اور نہ ان دوسرے لوگوں کا جنہوں نے اس کے ساتھ جمعہ پڑھا۔ اس گاؤں والے اور دوسرے لوگوں کو جو مسافر نہیں ہیں اپنی نماز (نماز ظہر) پوری کرنی چاہیے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا جُمُعَةَ عَلٰى مُسَافِرٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ مسافر پر جمعہ نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

۷- بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی اس ساعت کا بیان جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۱۰۶- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَآئِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّآ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ. وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا.

(صحیح البخاری (۹۳۵) صحیح مسلم (۱۹۶۶))

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روز جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے نماز کی حالت میں پائے تو اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرے وہ اسے عطا فرمادی جاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ وہ تھوڑا سا وقت ہے۔ف

ف: جمعہ کی مذکورہ ساعت کے بارے میں بیالیس اقوال ہیں۔ سب سے قوی تر دو قول ہیں۔ (۱) وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے (۲) وہ ساعت جمعہ کے روز نماز عصر سے نماز مغرب تک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس ساعت کو مختصر سا بتایا اور فرمایا ہے کہ صاحبِ ایمان اگر اسے نماز کی حالت میں پائے (نماز کا انتظار بھی حالتِ نماز ہے) تو اپنے پروردگار سے جو دعا کرے گا قبول ہوگی کیونکہ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

۱۰۷- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهٗ، فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ، وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ، وَفِيْهِ مَاتَ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنِ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ، اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا، اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ. قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ، فَقُلْتُ بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

سنن ابوداؤد (۱۰۴۶) سنن ترمذی (۴۹۱) سنن نسائی (۱۴۲۹)

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کوہ طور کی جانب نکلا تو کعب احبار سے میری ملاقات ہوئی۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا' وہ مجھے توریت کے بیانات سناتے اور میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سناتا۔ احادیث بیان کرتے ہوئے میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے جمعہ بہتر ہے۔ اسی روز حضرت آدم پیدا کیے گئے' اسی میں جنت سے اتارے گئے' اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی' اسی میں وفات پائی اور اسی میں قیامت قائم ہوگی' جنوں اور انسانوں کے سوا کوئی جاندار ایسا نہیں جو صبح صادق سے طلوع آفتاب تک قیامت کے خوف سے چوکنا نہ رہتا ہو اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان نماز کی حالت میں اسے پائے تو جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اسے عطا فرمادیا جاتا ہے۔ کعب نے کہا کہ سال میں ایسا ایک دن ہوتا ہے تو میں نے کہا کہ ہر جمعہ میں۔ پس کعب نے توریت پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ بَصْرَةَ بْنَ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ، فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ؟ فَقُلْتُ مِنَ الطُّوْرِ،

حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ پھر میں بصرہ بن ابو بصرہ سے ملا تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ میں نے کہا: کوہ طور

Presented by www.ziaraat.com

فَقَالَ لَوْ اَدْرَكْتُكَ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ اِلَيْهِ وَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِلٰى مَسْجِدِيْ هٰذَا وَاِلٰى مَسْجِدِ اِيْلِيَاءَ اَوْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ شَكَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ بِهٖ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ. قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ. قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ سَاعَةٌ لَا يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ.

سے۔ کہا: اگر آپ اس کی طرف جانے سے پہلے مجھے مل لیتے تو نہ جاتے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سواریاں تیار نہ کی جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد ایلیا یا بیت المقدس کی۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام سے ہوئی تو میں نے ان سے کعب احبار کے پاس بیٹھنے اور جو جمعہ کے بارے میں گفتگو ہوئی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کعب یہ کہتے تھے کہ ایسا سال میں ایک دن ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ کعب نے غلط بیانی کی۔ میں نے کہا کہ پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا کہ ہاں وہ ہر جمعہ میں ہے۔ پس حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے سچ کہا۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں جانتا ہوں وہ کونسی ساعت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے اس کے بارے میں بتایئے اور بخل سے کام نہ لیجئے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ جمعہ کے روز آخری ساعت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ وہ جمعہ کی آخری ساعت کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''نہیں پاتا بندۂ مسلم اس کو نماز پڑھتے ہوئے مگر'' اور یہ وہ ساعت ہے جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی؟ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو نماز کے انتظار میں بیٹھے تو نماز پڑھنے تک وہ نماز میں شمار ہوتا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: کیوں نہیں۔ کہا: پس وہ یہی ہے۔ ف

ف: اس حدیث کے الفاظ ''لا تعمل المطی الا الی ثلاثة مساجد'' سے یہی بات سامنے آ رہی ہے کہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا اور کسی مسجد کے لیے اس غرض سے سفر نہ کیا جائے کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہوگا۔ اس حدیث اور ''لاتشد الرحال'' کو لے کر علامہ ابن تیمیہ حرانی (المتوفی ۷۲۸ھ) نے ذوالخویصرہ کی مردہ ہڈیوں کو جمع کیا اور اس کے مشن کو زندہ کر کے روضۂ مطہرہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے سفر کو ناجائز و حرام قرار دیا۔ حالانکہ بیت اللہ قبلۂ اجسام تو روضۂ اطہر قبلۂ ایمان ہے۔ جسم ادھر جھکتے ہیں تو اہل ایمان کے دل ادھر جھکتے ہیں۔ وہاں فرشیوں کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے تو یہاں ہر وقت ستر ہزار عرشیوں کا اجتماع رہتا ہے۔ ادھر منہ کر کے سجدے ہو رہے ہیں تو ادھر نگاہیں جھکا کر عرش و فرش سے صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کیے جا رہے ہیں۔ شمع رسالت کے پروانے تو زبان حال سے ہر وقت یوں گویا رہتے ہیں:

مرحبا اے پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست
تا کنم جان از سرِ رغبت فدائے نام دوست

Presented by www.ziaraat.com

علامہ ابن تیمیہ کا مشن ایمان کے خلاف ایک بھرپور سازش تھی جس کا حکومت وقت نے نوٹس لیا اور اس فتنے کو ہمیشہ کے لیے زیر زمین دفن کر دیا۔ فی صد یوں ملک نصاوں میں خاتون اول کی شان بارے یہ فتنہ سعودی عرب سے پھر اٹھ کھڑا ہوا ان کے بارے میں سرحدوں نے فرمایا تھا کہ ھذا لک الدنیا والقدر والھا یضلع قرن الشیطان سعودی عرب کے فتنہ ابن عبدالوہاب کی شکل میں ہمارے سامنے آیا جس کا بیڑا غرق ہو چکا ہے اب متعدد ممالک کے پاسپورٹ پر تحریر ہوتا ہے کہ یہ شخص اس ملک میں داخل نہیں ہو سکتا۔ حکومت ہونے کے باعث خوب پر پرزے نکالنے کا موقع ملا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ سازش کتنے ہی بظاہر خوشنما رنگوں میں چار دانگ طرف سے حملہ آور ہوئی اور کتنے ہی مسلمانوں کو ان کی ایمان جیسی متاع عزیز سے محروم کر دیا۔ ان کا ظاہر دیکھیے تو نظر آئے گا کہ حقیقت میں مسلمان یہی ہیں یعنی ''لتحتقرن صلاتکم مع صلاتھم وصیامکم مع صیامھم'' کے پورے مصداق اور حقیقت کا مطالعہ کیجیے تو ''یقرون القران ولا یجاوز ھناجرھم'' کی منہ بولتی تصویر نظر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سارے مدعیانِ اسلام کو شیطان کے فریب اور فتنوں سے محفوظ رکھے اور اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کا غلام اور فدائی وشیدائی بنائے۔ آمین

۸- بَابُ الْهَيْئَةِ وَتَخَطِّي الرِّقَابِ وَاسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز کپڑے بدلنا' لوگوں کی گردنوں سے پھلانگنا اور امام کی طرف منہ کر کے بیٹھنا

۱۰۸- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ لَوِ اتَّخَذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهٖ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ.

سنن ابوداؤد (۱۰۷۸) سنن ابن ماجہ (۱۰۹۵)

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اوپر کتنا بار ہے اگر تم روزانہ کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے لیے دو کپڑے بنا رکھو۔

[۱۳۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرُوْحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا ادَّهَنَ وَتَطَيَّبَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ حَرَامًا.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حالتِ احرام کے علاوہ جمعہ کے لیے نہ جاتے مگر تیل اور خوشبو لگا کر۔

[۱۳٤] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَاَنْ يُصَلِّيَ اَحَدُكُمْ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَقْعُدَ، حَتّٰى اِذَا قَامَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ جَاءَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ اگر تم میں سے کوئی ظہر کی نماز حرہ میں جا پڑھے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ جمعہ کے روز جب امام خطبہ دینے کھڑا ہو تو یہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہوا آئے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلسُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنْ يَسْتَقْبِلَ النَّاسُ الْاِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْطُبَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ يَلِي الْقِبْلَةَ وَغَيْرَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ جمعہ کے روز لوگ امام کی جانب منہ کریں جبکہ وہ خطبہ دینے لگے خواہ ان میں سے کوئی قبلہ کے نزدیک ہو یا دور۔

۹- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَالْاِحْتِبَاءِ وَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

نماز جمعہ کی قرأت' احتباء کرنا اور بغیر عذر کے نماز جمعہ ترک کرنا

۱۰۹- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ

ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جمعہ کے روز رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد کونسی

Presented by www.ziaraat.com

مَسْعُوْدٍ، اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَاُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ تَاْتِيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِهَا اِذَا جَاءَكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ. (طرفاہ فی ۱۰، صحیح مسلم (۲۰۷۷)

سورت پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ آپ ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۰- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ مَالِكٌ لَا اَدْرِیْ اَعَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَمْ لَا؟ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، وَلَا عِلَّةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ. سنن ابوداؤد (۱۰۵۲) سنن ترمذی (۵۰۰) سنن نسائی (۱۳۶۸) سنن ابن ماجہ (۱۱۲۵)

صفوان بن سلیم نے فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعہ ترک کردیئے بغیر کسی عذر اور بیماری کے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

۱۱۱- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ خُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَجَلَسَ بَيْنَهُمَا.

صحیح البخاری (۹۲۰-۹۲۸) صحیح مسلم (۱۹۹۱)

امام جعفر صادق نے امام محمد باقر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز دو خطبے دیئے اور دونوں کے درمیان بیٹھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٦- كِتَابُ الصَّلٰوةِ فِیْ رَمَضَانَ

رمضان میں تراویح کا بیان

١- بَابُ التَّرْغِيْبِ فِی الصَّلٰوةِ فِیْ رَمَضَانَ

رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب

۱۱۲- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِی الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ، ثُمَّ صَلّٰى اللَّيْلَةَ الْقَابِلَةَ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ.

صحیح مسلم (۱۷۸۱)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر اگلی رات پڑھی تو لوگ بہت بڑھ گئے۔ چنانچہ تیسری یا چوتھی رات کو بہت اجتماع ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھ لیا جو تم نے کیا اور نہیں روکا مجھے تمہارے پاس آنے سے مگر اس خدشہ نے کہ یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ رمضان المبارک کی بات ہے۔ ف

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ساری حیاتِ طیبہ میں صرف دو یا تین رات نماز تراویح پڑھائی ہے اور پھر فرض ہو جانے کے ڈر سے تا زیست نہیں پڑھائی۔ حضور نے کتنی رکعتیں پڑھائیں اس کے متعلق روایات مختلف ہیں۔ لیکن یہ بات ختم کردی گئی اور وہ رکعتیں صحابہ کرام کے لیے بھی سنت قرار نہ پائیں بلکہ یہ بات اس کے بعد بھی ہر ایک کی مرضی پر موقوف رہی کہ جتنی رکعتیں کوئی چاہتا پڑھ لیا کرتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں یہی معمول رہا۔ یہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Presented by www.ziaraat.com

کے پورے دور خلافت میں رہا اور کچھ عرصہ یہی حالت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں رہی۔ [illegible]

[illegible]

۱۱۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ [illegible] عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْغَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

صحیح البخاری (۲۰۰۹) صحیح مسلم (۱۷۷۷)

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] پڑھنے کی رغبت دلایا کرتے تھے لیکن [illegible] نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ فرماتے کہ جس نے قیام کیا رمضان میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال تک قیام رمضان کی صورت یہی رہی اور یہی خلافت صدیقی میں اور یہی خلافت فاروقی کے شروع میں رہی۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ

قیام رمضان کے بارے میں

۱۱٤- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَانِي لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، فَقَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ. يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ. وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ. صحیح البخاری (۲۰۱۰)

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے فرمایا کہ میں رمضان المبارک میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں آیا تو لوگوں کو متفرق دیکھا کہ کوئی اکیلا اور کوئی چند آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میرے خیال میں اگر انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو یہ ایک مثال ہوگی چنانچہ آپ نے انہیں حضرت ابی بن کعب کے پیچھے جمع کر دیا، پھر میں کسی دوسری رات میں ان کے ساتھ آیا تو لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے اور تمہارے سونے کا وقت اس قیام کے وقت سے افضل ہے۔ یعنی رات کا آخری حصہ اور لوگ اگلی رات قیام کیا کرتے تھے۔ ف

ف: اس روایت کے اندر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان: ''نعمة البدعة هذه'' یعنی یہ تو اچھی بدعت ہے' اس نے بعض مبتدعین زمانہ کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔ وہ حضرات تو مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک بتانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں لیکن حضرت عمر نے تراویح کو بدعت بتا کر اس کی تعریف بھی فرما دی۔ اب وہ ''كل بدعة ضلالة و كل ضلالة في النار'' کا حکم حضرت عمر پر تو لگانے سے ڈرتے ہیں لیکن حضرت عمر کے غلاموں یعنی سچے مسلمانوں کو بدعتی ٹھہرائے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا چور دروازہ یہ نکالتے ہیں کہ بدعت سے حضرت عمر کی مراد لغوی بدعت تھی ورنہ ہر شرعی بدعت گمراہی ہے۔ گویا حضرت عمر کے زمانے میں جو نماز تراویح کا نام رکعتیں، جماعت اور وقت کا تعین ہوا تو یہ سارے کام شرعی نہیں بلکہ لغوی تھے؟

Presented by www.ziaraat.com

دوستو! قاعدہ کلیہ یہ نہیں ہوا اسلام کے ان نادان دوستوں نے گھڑا۔ بلکہ کلیہ یہ ہے کہ ہر وہ نیا کام جو سنت کو مٹائے اسے بدعت

حاصل کی۔ یہی بات مرقاۃ سنت کے ایک عظیم الشان نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے فرمائی ہے "سنت و بدعت ایک دوسری کی ضد ہیں اور ایک کا وجود دوسری کی نفی کو مستلزم ہے۔ پس ایک کو زندہ کرنا دوسری کو مارنا ہے یعنی سنت کا زندہ کرنا بدعت کو مٹانا ہے اور اسی طرح برعکس"۔ (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۲۵۵)

[۱۳۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ، اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً. قَالَ وَقَدْ کَانَ الْقَارِیءُ یَقْرَاُ بِالْمِئِیْنِ حَتّٰی کُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعِصِیِّ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ، وَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ.

سائب بن یزید نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعت نماز پڑھایا کریں۔ فرمایا کہ قاری ہر رکعت میں سو آیتیں پڑھتا یہاں تک طولِ قیام کے باعث ہم لکڑی کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے اور ہم فجر کے نزدیک فارغ ہوتے تھے۔ ف

ف: اس روایت سے تراویح کے علاوہ معلوم ہو رہا ہے کہ وتر کی تین رکعت پڑھنا ہی صحابۂ کرام کا آخری معمول تھا جس پر وہ ہمیشہ قائم رہے اگرچہ ابتداء میں یہ صورت بھی رہی تھی کہ رات کو قیام فرماتے اور آخر میں ایک رکعت ملا کر سب کو وتر بنا لیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں بھی رمضان اور غیر رمضان کے اندر گیارہ رکعت پڑھنا ہی مذکور ہے (بخاری شریف) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر کی تین ہی رکعت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۱۳٦] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ، اَنَّهٗ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً.

یزید بن رومان نے فرمایا کہ حضرت عمر کے زمانہ میں رمضان شریف کے اندر لوگ تیئس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ ف

ف: پہلی روایت سے معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت عمر کے حکم سے تراویح کی آٹھ رکعتیں پڑھائی جاتی تھیں اور ہر رکعت میں سو آیتیں پڑھی جاتیں یعنی شایانِ شان طریقے سے نہ کہ ہمارے زمانے کے حفاظ کی طرح، یوں فجر کے قریب جا کر تراویح سے فارغ ہوتے۔ بعد میں قرأت کم کر کے رکعتوں کی تعداد بیس مقرر فرما دی۔ ان حضرات کا آخری معمول یہی رہا جس پر چاروں آئمہ کا اتفاق اور ہمیشہ سے اہل حق کا اسی پر عمل ہے۔ واضح رہے کہ نماز تراویح کا نام، باجماعت پڑھنا، وقت کا تعین اور رکعتوں کی تعداد وغیرہ یہ جملہ امور فرمان رسالت: "تمسکوا بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین" کے مطابق خلفائے راشدین کی سنت ہیں جن پر تمام صحابۂ کرام کا اجماع ہے۔ اسی کو "نعمة البدعة" کہا جو بدعتِ حسنہ یعنی سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۱۳۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ، اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَجَ یَقُوْلُ مَا اَدْرَکْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یَلْعَنُوْنَ الْکَفَرَةَ فِیْ رَمَضَانَ. قَالَ وَکَانَ الْقَارِیءُ یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِیْ ثَمَانِ رَکَعَاتٍ، فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً رَاَی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ.

داؤد بن حصین نے اعرج کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے لوگوں کو اسی حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ قاری سورۂ البقرہ کو آٹھ رکعتوں میں پڑھتا اور جب باقی بارہ رکعتیں پڑھی جاتیں تو لوگ دیکھتے کہ وہ ہلکی کر دی ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

[۱۳۸] **اثر** **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ کُنَّا نَنْصَرِفُ فِیْ رَمَضَانَ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ الْفَجْرِ.

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ ذَکْوَانَ اَبَا عَمْرٍو (وَکَانَ عَبْدًا لِعَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ فَاَعْتَقَتْهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا) کَانَ یَقُوْمُ یَقْرَاُ لَهَا فِیْ رَمَضَانَ.

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا

[illegible]

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ ذکوان (جو حضرت عائشہ صدیقہ کے غلام تھے اور جنہیں مدبر کر دیا تھا) وہ رمضان میں کھڑے ہوتے اور انہیں قرآن مجید سناتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۷- کِتَابُ صَلٰوةِ اللَّیْلِ

نمازِ تہجد کا بیان

۱- بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَلٰوةِ اللَّیْلِ

نماز تہجد کا بیان

۱۱۵- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ، عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهٗ رِضًا ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ ، اَنَّ عَائِشَةَ ، زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنِ امْرِیءٍ تَکُوْنُ لَهٗ صَلٰوةٌ بِلَیْلٍ یَغْلِبُهٗ عَلَیْهَا نَوْمٌ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ صَلَاتِهٖ وَکَانَ نَوْمُهٗ عَلَیْهِ صَدَقَةً. سنن ابوداؤد (۱۳۱٤) سنن نسائی (۱۷۸۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی ہمیشہ رات کو نماز پڑھے اور کسی رات نیند اس پر غلبہ پالے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نماز کا ثواب ہی لکھتا ہے اور وہ نیند اس کے لیے صدقہ شمار ہوگی۔ ف

ف: یہ اللہ تعالیٰ کا سرکارِ مدینہ ﷺ کے صدقے میں کرم بالائے کرم ہے کہ امتِ محمدیہ کا کوئی قائم اللیل فرد اگر کسی رات نیند سے بیدار نہ ہو سکے تب بھی اسے نماز پڑھنے اور شب بیداری کرنے کا ثواب مل جاتا ہے اور اس رات کے سونے کو انعام قرار دے دیا جاتا ہے والحمد للہ علی ذلک۔ معلوم ہوا کہ دارین کی ساری بہار ہی حبیبِ پروردگار کی غلامی سے ہمکنار رہتی ہے یعنی خدا کی رحمت کے بادل بھی ایسے ہی سعادت مند لوگوں پر امڈ کر برسنے کے لیے تیار رہتے ہیں جو جان و دل سے فدائے شفیع روزِ شمار ہوتے ہیں: اللھم ارزقنی شفاعته یوم القیامة۔

۱۱٦- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ ، مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ ، اَنَّهَا قَالَتْ کُنْتُ اَنَامُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِهٖ. فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ ، فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْهَا مَصَابِیْحُ.
صحیح البخاری (۳۸۲) صحیح مسلم (۱۱٤٥)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیر آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے اشارہ کر دیتے تو میں اپنے پیر سمیٹ لیتی اور جب آپ قیام فرماتے تو میں پھیلا لیتی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

۱۱۷- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ [illegible] لَا يَدْرِيْ، لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

صحیح البخاری (۲۱۲) صحیح مسلم (۱۸۳۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھے [illegible] بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے۔

۱۱۸- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ امْرَاَةً مِنَ اللَّيْلِ تُصَلِّيْ، فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ؟ فَقِيْلَ لَهُ هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ، لَا تَنَامُ اللَّيْلَ. فَكَرِهَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى عُرِفَتِ الْكَرَاهِيَةُ فِيْ وَجْهِهِ. ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا. اِكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ.

صحیح البخاری (۴۳) صحیح مسلم (۱۸۳۰)

رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ ایک عورت رات بھر نماز پڑھتی ہے۔ فرمایا: یہ کون ہے؟ آپ کے گوش گزار کیا گیا کہ یہ حولاء بنت تویت ہے جو رات بھر نہیں سوتی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا یہاں تک کہ ناراضگی چہرۂ انور سے نمایاں تھی۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ۔ عمل اتنا کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔

[۱۳۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ. حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، اَيْقَظَ اَهْلَهُ لِلصَّلٰوةِ. يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ، الصَّلٰوةَ. ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ (طٰہٰ: ۱۳۲).

اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو نماز پڑھتے جتنی دیر اللہ چاہتا یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آتا تو اپنے گھر والوں کو جگاتے اور ان سے کہتے نماز نماز۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ''اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت قدم رہ۔ کچھ ہم تم سے روزی نہیں مانگتے۔ ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لیے ہے''۔

۱۱۹- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ يُكْرَهُ النَّوْمُ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَالْحَدِيْثُ بَعْدَهَا. صحیح البخاری (۵۶۸) صحیح مسلم (۱۴۶۱-۱۴۶۰)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ نماز عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے۔

۱۲۰- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى. يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ. سنن ترمذی (۵۹۷)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں، ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔

قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا یہی موقف ہے۔ ف

ف: بعض حضرات کا موقف اسی روایت کے مطابق یہ ہے کہ رات یا دن میں نوافل وسنت کی کوئی نماز دو رکعت سے زیادہ نہیں ہے اور اسی لیے وہ ظہر سے پہلے، ظہر کے بعد، عصر سے پہلے اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ہی بتاتے ہیں۔ جب کہ حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کا عمل دوسری احادیث مطہرہ پر ہے جن سے صرف نظر نہیں کی جاسکتی۔ ایسی چند حدیثیں ملاحظہ ہوں وباللہ

Presented by www.ziaraat.com

التوفیق۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے [illegible] فلیصل اربعا [illegible] ''یعنی جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ پڑھ لے تو چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔ (صحیح مسلم)

(۳) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''من حافظ علی اربع رکعات قبل الظهر واربع بعدها حرمه الله علی النار'' یعنی جو کوئی ظہر سے پہلے چار رکعت نماز کی حفاظت کرے اور چار کی اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(٤) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السماء ''یعنی ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(٥) حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ''كان رسول الله ﷺ يصلي اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر وقال انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء فاحب ان يصعد فيها عمل صالح ''یعنی رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھا کرتے اور فرمایا کہ یہ ایسی ساعت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ اس میں میرا نیک عمل اوپر جائے۔ (ترمذی)

(٦) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ''كان رسول الله ﷺ يصلي قبل العصر ''یعنی رسول اللہ ﷺ نماز عصر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی)

(۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة ''یعنی جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ (ترمذی)

(۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''ما صلى رسول الله ﷺ العشاء قط فدخل علي الا صلى اربع ركعات اوست ركعات ''یعنی رسول اللہ ﷺ نے ہرگز عشاء کی کوئی نماز نہیں پڑھی کہ میرے پاس تشریف لاتے مگر چار یا چھ رکعات نماز پڑھتے۔ (ابوداؤد)

(۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اربع قبل الظهر بعد الزوال تحسب بمثلهن في صلوة السحر وما من شيء الا هو يسبح الله تلك الساعة ''یعنی ظہر سے پہلے اور زوال کے بعد چار رکعت نماز پڑھنا صبح کی نماز کے مانند شمار کیا جاتا ہے اور اس ساعت میں کوئی چیز نہیں مگر وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

(ترمذی، بیہقی شعب الایمان)

(۱۰) خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رحم الله امرا صلى قبل العصر اربعا ''یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

Presented by www.ziaraat.com

(۱۱) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من صلی فی یوم او لیلة ثنتی عشر

[illegible]

رواس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے۔ (ترمذی)

(۱۲) عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز پوچھی تو انہوں نے فرمایا: ''کان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعا'' یعنی حضور میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

(۱۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ''کان النبی ﷺ یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوة العشاء الی صلوة الفجر احدی عشرة رکعة'' یعنی نبی کریم ﷺ نماز عشاء سے فارغ ہو کر نماز فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

(۱٤) ان سے ہی روایت ہے کہ ''کان النبی ﷺ یصلی من اللیل ثلث عشرة رکعة منها الوتر و رکعتا الفجر'' یعنی نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ وتر اور فجر کی دو رکعتیں ان میں ہی شمار ہیں۔ (صحیح مسلم)

(۱۵) مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز شب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''سبع وتسع واحدی عشرة رکعة سوی رکعتی الفجر'' یعنی سات اور نو اور گیارہ رکعتیں فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ۔ (صحیح بخاری)

(۱٦) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ''ما کان رسول اللہ ﷺ یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة'' یعنی رسول اللہ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (موطاء امام مالک)

(۱۷) یزید بن رومان (تابعی) سے روایت ہے کہ ''کان الناس یقومون فی زمان عمر ابن الخطاب فی رمضان بثلاث و عشرین رکعة'' یعنی لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان شریف کے اندر تیئس رکعتوں کے ذریعے قیام کیا کرتے تھے۔ (موطاء امام مالک)

حضرات احناف کا سنتوں کے معاملے میں مذکورہ بالا حدیثوں پر عمل ہے کہ وہ دو سے زیادہ پڑھی جائیں گی جیسے ظہر، عصر اور عشاء سے پہلے چار سنتیں یا تراویح کی بیس رکعت اور نوافل بھی دو سے زیادہ پڑھ لیے جائیں گے جیسے تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین وغیرہ کے نوافل یا نماز حاجت، نماز استخارہ وصلوٰۃ التسبیح وغیرہ۔ اس اثر ابن عمر پر احناف یوں عمل کرتے ہیں کہ نوافل کی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲- بَابُ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْوَتْرِ

حضور کی نماز وتر

۱۲۱- **حَدَّثَنِي** يَحْيىٰ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ. فَإِذَا فَرَغَ، اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. صحیح مسلم (۱۷۱٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ان میں سے ایک کو وتر بنا لیتے اور جب فارغ ہوتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۲۲- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ [illegible] كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ ، وَلَا فِیْ غَيْرِهٖ ، عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُصَلِّیْ اَرْبَعًا ، فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلَاثًا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ.

صحیح البخاری (۲۰۱۳) صحیح مسلم (۱۷۲۰)

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت عائشہ صدیقہ [illegible] کیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے جن کے حسن اور طول کا کیا کہنا اور پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کی خوبصورتی اور لمبائی کی کیا بات ہے۔ پھر تین رکعت پڑھتے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ ف

ف: فرمانِ رسالت کہ ''یا عائشة ان عینی تنامان و لا ینام قلبی ''یعنی اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ جس کے سر پر تاج نبوت رکھا گیا تو نیند سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ نیند بوجہ بے خبری ناقضِ وضو ہے اور نبی حالتِ خواب میں بھی بے خبر نہیں ہوتا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محرم راز و صاحبِ اسرار نے اس حقیقت کے بارے میں یہ تصریح فرمائی ہے:

حدیث: ''تنام عیناى و لا ینام قلبی '' که تحریر یافته بود اشارات بدوام آگاہی نیست بلکه اخبار ست از عدم غفلت از جریان احوال خویش وامت خویش لہذا نوم درحق آنسرور علیه الصلوة والسلام ناقض طہارت نگشت و چوں نبی در رنگ شبان ست در محافظت امت غفلت شایان منصب نبوت او نباشد. (مکتوبات امام ربانی، دفتر اول مکتوب ۹۹)

حدیث ''تنام عیناى و لا ینام قلبی ''جو تحریر کی تو اس میں دوام آگاہی کی جانب اشارہ نہیں بلکہ اس میں اپنے اور اپنی امت کے حالات سے باخبر رہنے کی خبر ہے۔ لہٰذا سرورِ کون و مکاں ﷺ کے حق میں نیند ناقضِ وضو نہیں ہے کیونکہ نبی امت کے لیے نگران کے رنگ میں ہوتا ہے جس کے باعث غفلت اس کے منصب نبوت کے شایانِ شان نہیں ہوتی۔

نبی کو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اپنا خلیفہ مقرر فرماتا ہے۔ اسی لیے نبی کو ساری مخلوق سے زیادہ خالق اور مخلوق کا علم عطا فرمایا جاتا ہے۔ احادیث مطہرہ کے اندر بعض فرشتوں کا مخلوق کے بارے میں اتنا وسیع علم بیان فرمایا گیا ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے لیکن قرآن کریم شاہد ہے کہ مخلوق خدا کے بارے میں تمام فرشتوں کے مجموعی علم سے تنہا حضرت آدم علی نبینا علیه الصلوة والسلام کا علم بڑھ چڑھ کر رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا پہلا خلیفہ بنا کر زمین پر بھیجنا تھا۔ اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش حضرات کو منصب نبوت پر فائز کر کے ان کے سروں پر تاج خلافت سجایا اور اسی طرح انہیں زیورِ علم سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا جو ان کے خلیفہ ہونے پر دلالت کرتا رہے اور ساری مخلوق میں وہ علم و عرفان کے لحاظ سے اسی طرح ممتاز نظر آتے رہیں جیسے آسمان میں شمس و قمر نظر آتے ہیں۔

تمام فرشتوں سے بڑھ کر حضرت آدم علیہ السلام کو علم دیا گیا اور سارے گروہ انبیاء کے مجموعی علم سے بڑھ کے تنہا اپنے سیفۂ اعظم، محبوب اکرم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو علم مرحمت فرمایا گیا اور اتنا کثیر و وافر مخصہ مرحمت فرمایا گیا کہ ہر بڑے سے بڑا اس کی

Presented by www.ziaraat.com

وسعتوں اور رفعتوں کا احاطہ کرنے سے قاصر رہ گیا۔ بس اپنے علم کو وہ آپ ہی جانتے ہیں کہ کتنا عطا فرمایا گیا اور ان کا پروردگار ہی بہتر

[illegible]

تسلیم قلیل کا احاطہ نہ کر سکے یا تسلیم کثیر کا احاطہ کرے۔

جو لوگ سوم انبیاء کا بڑی جرأت سے انکار کرتے ہیں بے خبر ٹھہرائے ہیں حاسّ لطف و مدت محسوس کرتے ہیں حقیقت میں وہ نفس نبوت کے منکر اور خصائص نبوت سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ان کی زبانوں پر لفظ نبی و رسول کا اقرار تو ہوتا ہے لیکن منصب نبوت کی عظمت کو چونکہ انہوں نے اپنے دلوں میں کبھی جگہ دی ہی نہیں ہوتی اس لیے وہ ان کی زبانوں پر کہاں سے آئے؟ ان کی نظر میں نبی محض ایک مولانا صاحب کی طرح ہوتا ہے جو چند دینی مسائل جانتا ہے۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے کسی استاد سے سیکھے یا کتاب سے پڑھے ہوتے ہیں اور نبی کے پاس بذریعۂ وحی آتے ہیں۔ اس کے سوا نبی کا اور کوئی تصور سرے سے ان کے ذہنوں میں ہوتا ہی نہیں۔ بایں وجہ وہ نبی کو کائناتِ ارضی وسماوی سے بے خبر ماننے پر اصرار کرتے اور بے خبر منوانے پر زور لگاتے رہتے ہیں۔ حالانکہ جو بے خبر ہو نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ بے خبر نہیں ہوتا کیونکہ وہ منصب نبوت پر فائز اور زمین میں خدا کا خلیفہ ہوتا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲۳- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ یُصَلِّیْ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ.

صحیح مسلم (۱۷۱۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر صبح کی اذان سن کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے۔

۱۲۴- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَیْمَانَ، عَنْ كُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ لَیْلَةً عِنْدَ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ، وَهِیَ خَالَتُهٗ، قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهٗ فِیْ طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِیْلٍ اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِیْلٍ. اِسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِیَدِهٖ، ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ، فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ، ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری۔ میں عرض کی جانب لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی زوجۂ مطہرہ طول کی جانب۔ پس رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی یا کچھ کم و بیش تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر آنکھیں ملیں، پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں، پھر ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف گئے اور اس سے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی رَاْسِیْ وَاَخَذَ بِاُذُنِیْ الْیُمْنٰی یَفْتِلُهَا، فَصَلّٰی

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور جا کر آپ کے ایک جانب کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے

Presented by www.ziaraat.com

رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ [illegible] الصُّبْحَ صحیح البخاری (۱۸۳) صحیح مسلم (۱۷۸۶ تا ۱۷۸۹)

[illegible] اپنے کان کو پکڑ کر منا پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر جا کر صبح کی نماز پڑھا۔

۱۲۵ **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ اللَّيْلَةَ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ ، أَوْ فُسْطَاطَهُ ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ أَوْتَرَ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً . صحیح مسلم (۱۸۰۱)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دیکھوں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کاشانہ اقدس سے ٹیک لگائی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے بہت ہی طویل دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور وہ پہلی رکعتوں سے کم طویل تھیں، پھر ان سے کم طویل دو رکعتیں پڑھیں، پھر ان سے کم طویل دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعت پڑھیں جو پہلی دو رکعتوں سے کم طویل تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلی رکعتوں سے کم طویل تھیں، پھر وتر پڑھے اور یہ تیرہ رکعتیں ہیں۔

۳- بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ

وتر کے بارے میں حکم

۱۲۶- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ ، صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى . صحیح البخاری (۹۹۰) صحیح مسلم (۱۷۴۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو حضور نے فرمایا کہ رات کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں اور جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے جو ساری پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

۱۲۷- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكَنّٰى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ ، فَقَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، فَاعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ

بنی کنانہ کے مخدجی نامی شخص نے شام میں حضرت ابومحمد انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتر واجب ہیں۔ مخدجی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبادہ بن صامت کی خدمت میں حاضر ہوا جو مسجد کو جا رہے تھے اور جو حضرت ابومحمد نے کہا وہ انہیں بتایا۔ حضرت عبادہ نے کہا کہ ابومحمد نے غلط کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر نمازیں فرض فرمائی ہیں جو انہیں پڑھے گا اور ہلکی جان کر ان میں سے کسی کو ضائع نہیں کرے گا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے عہد کر رکھا ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ ... اسے جنت میں داخل کرے گا اور انہیں نہ پڑھے گا تو اس کے لیے

فليس له عند الله عهد إن شاء عذبه وإن شاء أدخله الجنة.

(من ابوداود (۱۴۲۰) من نسائی (۴۶۰) من ابن ماجہ (۱۴۰۱))

ف: اس حدیث کے آخر میں بے نمازی کے متعلق فرمانِ رسالت ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے جنت میں داخل کردے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تارک نماز کافر نہیں ہے ورنہ اسے ہرگز جنت میں داخل نہ کیا جاتا۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی موقف ہے کہ بے نمازی بہت ہی بڑا گناہگار اور پرلے درجے کا فاسق ہے' لیکن اسے کافر نہیں کہیں گے جب تک نماز کی فرضیت کا انکار نہ کرے اور اس کے ساتھ کافروں مشرکوں جیسا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ کے اس موقف کو کوئی درست تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن اس زمانے میں دنیا بھر کے تمام مدعیانِ اسلام کا بے نمازی کے ساتھ سلوک امام اعظم ابوحنیفہ کے مذہب پر ہے اور کسی بھی مکتبۂ فکر کے لوگ خواہ وہ کسی ملک میں بستے ہوں' بے نمازی کے ساتھ کافروں مشرکوں جیسا سلوک کرتے ہوئے سنے نہیں ہیں۔

مانا کہ بے نمازی کے بارے میں بڑی سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ ''اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین'' (۳۰:۳۱) نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔ حدیثوں کو دیکھیے تو احادیث مرفوعہ حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت بریدہ اسلمی' حضرت عبادہ بن صامت' حضرت ثوبان' حضرت ابو ہریرہ' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص' حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عباس نیز آثار موقوفہ حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو درداء وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں احمد' مسلم' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' ابن حبان' حاکم' طبرانی' محمد بن نصر مروزی' ہروی' بزاز' ابویعلیٰ' ابوبکر بن ابی شیبہ' تاریخ بخاری اور ابن عبدالبر وغیرہم کے یہاں ترک نماز پر صراحۃً حکم کفر و بے دینی مروی ہے کما فصله الامام المنذری في الترغیب. صحابۂ کرام کے چند آثار ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''کان اصحاب رسول الله ﷺ لا یرون شیئا من الاعمال ترکه کفرا غیر الصلوة'' اصحاب مصطفیٰ ﷺ نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے ''رواه الترمذی والحاکم و قال صحیح علی شرطهما و روی الترمذی عن عبد الله بن شقیق العضلی مثله'' لہٰذا بہت سے صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تارک نماز کو کافر کہتے۔

(۲) امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ''من لم یصل فهو کافر'' جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔ رواه ابن ابی شیبه والبخاری والتاریخ۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''من ترک الصلوة فقد کفر'' جس نے نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا۔ رواه محمد بن نصر المروزی و ابو عمر بن عبد البر۔

(٤) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''من ترک الصلوة فلا دین له'' جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔ رواه المروزی

(۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''من لم یصل فهو کافر'' بے نماز کافر ہے۔ رواه ابو عمر

Presented by www.ziaraat.com

(٦) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "لا ایمان لمن لا صلوۃ لہ" بے نماز کا کوئی ایمان نہیں ہے۔ رواہ ابن عبد البر

بے شک یہ ایک جم غفیر حضرات صحابہ و تابعین اور قدمائے اہل سنت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب ہے اور بلاشبہ یہ اس وقت و حالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔ صدر اول کے بعد جب اسلام میں بعض آیا اور بعض عوام کے دلوں میں سستی اور کاہلی نے جگہ پائی۔ صدر اول کی کامل چستی و مستعدی بعض لوگوں سے چھوٹ گئی اور وہ امارت مطلقہ و علامت فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی۔ لہٰذا جمہور ائمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہر آیات متکاثرہ و احادیث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں۔ یہی مذہب ہمارے ائمہ حنفیہ، ائمہ شافعیہ، ائمہ مالکیہ اور ایک جماعت ائمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین و ائمہ معتمدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاسق و فاجر جانتے ہیں لیکن دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے، اسے مسلمان ہی مانتے ہیں۔

بحمد اللہ تعالیٰ اس مذہب پر نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں تاویل کی اصلاً کوئی گنجائش نہیں جب کہ مذہب اول کے دلائل اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال و استخفاف وجحود و کفران و فعل مثل فعل کفار وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں یعنی وہ فرضیت نماز کا انکار کرے یا اس فعل کو ہلکا یا بے قدر جانے یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت و ناشکری ہے چنانچہ اسے مسلمان مانتے اور پرلے درجے کا فاسق و فاجر جانتے ہوئے آئمہ ثلاثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اسے قتل کیا جائے۔ ہمارے آئمہ احناف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک فاسق و فاجر اور مرتکب کبیرہ ہے لہٰذا تا زیست اسے قید میں رکھا جائے یہاں تک کہ توبہ کر کے باہر آئے یا قید کے اندر ہی مر جائے۔ اس کے باوجود اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی کہ اس نے اپنا فرض چھوڑا لیکن ہم اپنا فرض کیوں چھوڑیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ ج ۲)

۱۲۸- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ، قَالَ کُنْتُ اَسِیْرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ، قَالَ سَعِیْدٌ فَلَمَّا خَشِیْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، ثُمَّ اَدْرَکْتُہٗ، فَقَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَیْنَ کُنْتَ؟ فَقُلْتُ لَہٗ خَشِیْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَلَیْسَ لَکَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اُسْوَۃٌ؟ فَقُلْتُ بَلٰی وَاللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الْبَعِیْرِ.

صحیح البخاری (۹۹۹) صحیح مسلم (۱۶۱۳)

سعید بن یسار کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صبح ہو جانے کا ڈر محسوس ہوا تو میں سواری سے اترا، وتر پڑھے اور ان سے جا ملا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے مجھ سے فرمایا کہ تم کہاں تھے؟ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے صبح ہونے کا ڈر تھا تو اتر کر وتر پڑھے تھے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ کیا رسول خدا کی پیروی تمہارے لیے کافی نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم! کیوں نہیں۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے۔

[۱۴۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، اَنَّہٗ قَالَ کَانَ اَبُوْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَاْتِیَ فِرَاشَہٗ اَوْتَرَ، وَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یُوْتِرُ آخِرَ اللَّیْلِ. قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ فَاَمَّا

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق جب سونے کا ارادہ کرتے تو وتر پڑھ لیتے اور حضرت عمر رات کے آخری حصے میں وتر پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ میں بھی جب سونے لگتا ہوں تو وتر پڑھ لیتا ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

اَنَا ، فَاِذَا جِئْتُ فِرَاشِیْ اَوْتَرْتُ.

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ یُرَدِّدُ عَلَیْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ.

پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے وتر پڑھے ہیں۔ وہ بار بار پوچھتا رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے وتر پڑھے ہیں۔

[۱۴۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ، اَنَّ عَائِشَةَ ، زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ ، كَانَتْ تَقُوْلُ مَنْ خَشِیَ اَنْ یَّنَامَ حَتّٰی یُصْبِحَ ، فَلْیُوْتِرْ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ وَمَنْ رَجَا اَنْ یَّسْتَیْقِظَ آخِرَ اللَّیْلِ ، فَلْیُؤَخِّرْ وِتْرَهٗ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ جس کو صبح تک سوئے رہنے کا خدشہ ہو وہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لے اور جو آخری رات جاگنے کی امید رکھتا ہو تو وہ وتر کو مؤخر کر دے۔

[۱۴۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغِیْمَةٌ. فَخَشِیَ عَبْدُ اللّٰهِ الصُّبْحَ ، فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، ثُمَّ انْكَشَفَ الْغَیْمُ ، فَرَاٰی اَنَّ عَلَیْهِ لَیْلًا ، فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ. ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ. فَلَمَّا خَشِیَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ.

نافع کا بیان ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا اور آسمان ابر آلود تھا۔ حضرت عبداللہ کو صبح ہونے کا خدشہ ہوا تو وتر کی ایک رکعت پڑھ لی، پھر مطلع صاف ہو گیا تو دیکھا کہ رات باقی ہے تو اس کے ساتھ ایک اور ملا کر دو گانہ بنا لیا۔ اس کے بعد دو دو رکعتیں پڑھتے رہے اور جب صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ کر وتر بنا لیے۔

[۱۴۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ الرَّكْعَتَیْنِ وَالرَّكْعَةِ فِی الْوِتْرِ ، حَتّٰی یَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے یہاں تک کہ کوئی حاجت ہوتی تو فرما دیتے اور پھر وتر کی ایک رکعت پڑھتے۔

[۱۴۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ كَانَ یُوْتِرُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ بِوَاحِدَةٍ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِکٌ وَلَیْسَ عَلٰی هٰذَا ، الْعَمَلُ عِنْدَنَا. وَلٰكِنْ اَدْنَی الْوِتْرِ ثَلَاثٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اس پر عمل کرنا درست نہیں کیونکہ وتر کی کم از کم تین رکعت ہیں۔

[۱۴۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ یَقُوْلُ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلٰوةِ النَّهَارِ.

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ نماز مغرب دن کی نمازوں کے وتر ہیں۔

قَالَ مَالِکٌ مَنْ اَوْتَرَ اَوَّلَ اللَّیْلِ ، ثُمَّ نَامَ ، ثُمَّ قَامَ ،

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے رات کے شروع میں وتر

Presented by www.ziaraat.com

فَلَا اَلَّا يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ ' مَثْنٰى مَثْنٰى ' فَهُوَ اَحَثُّ مَا پڑھ لیے اور سو گیا۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا اور نماز پڑھنا چاہے تو دو دو

سمعت بہ۔

ف وتر کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ [illegible] یہ کہ وتر واجب ہے یا نہیں۔ [illegible] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب ہے اگر قضاء بھی واجب ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ نماز وتر کی ایک رکعت ہے یا تین پانچ اور سات رکعتیں؟ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت اور حضرات احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دونوں جانب احادیث کثیرہ و آثار صحیحہ وارد ہیں لہٰذا اس باب میں کلام کی بہت گنجائش ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٤- بَابُ الْوِتْرِ بَعْدَ الْفَجْرِ

طلوع فجر کے بعد وتر پڑھنا

[١٤٧] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ الْبَصْرِيِّ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَقَدَ ' ثُمَّ اسْتَيْقَظَ. فَقَالَ لِخَادِمِهٖ اُنْظُرْ مَا صَنَعَ النَّاسُ (وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ) فَذَهَبَ الْخَادِمُ ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ قَدِ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الصُّبْحِ. فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ' فَاَوْتَرَ ' ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سو گئے' پھر جب بیدار ہوئے تو خادم سے فرمایا کہ دیکھو لوگ کیا کر رہے ہیں؟ (کیونکہ ان دنوں وہ نابینا ہو گئے تھے) خادم واپس آ کر عرض گزار ہوا کہ لوگ صبح کی نماز پڑھ چکے ہیں۔ پس حضرت عبداللہ بن عباس کھڑے ہوئے اور وتر ادا کر کے پھر نماز فجر پڑھی۔

[١٤٨] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ' وَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ' وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ' وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ' قَدْ اَوْتَرُوْا بَعْدَ الْفَجْرِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عبداللہ بن عباس' عبادہ بن صامت' قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے فجر طلوع ہونے کے بعد وتر پڑھے۔

[١٤٩] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اُبَالِيْ لَوْ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ ' وَاَنَا اُوْتِرُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کوئی ڈر نہیں کہ نماز فجر کی اقامت ہو جائے اور میں وتر پڑھ رہا ہوں۔

[١٥٠] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّهٗ قَالَ كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ يَؤُمُّ قَوْمًا فَخَرَجَ يَوْمًا اِلَى الصُّبْحِ. فَاَقَامَ الْمُؤَذِّنُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ. فَاَسْكَتَهٗ عُبَادَةُ حَتّٰى اَوْتَرَ ' ثُمَّ صَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ.

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ حضرت عبادہ بن صامت ایک قوم کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ صبح کے وقت آئے تو مؤذن نے نماز فجر کی اقامت کہی۔ حضرت عبادہ نے اسے خاموش کر کے وتر پڑھے اور پھر انہیں صبح کی نماز پڑھائی۔

[١٥١] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ' اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاُوْتِرُ وَاَنَا اَسْمَعُ الْاِقَامَةَ ' اَوْ بَعْدَ الْفَجْرِ (يَشُكُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ).

عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں وتر پڑھتے ہوئے نماز فجر کی اقامت سنتا ہوں یا نماز فجر کے بعد (عبدالرحمٰن کو شک ہے کہ کیا فرمایا)۔

Presented by www.ziaraat.com

[۱۵۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عبد الرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد قاسم بن محمد کو فرماتے

قَالَ مَالِکٌ وَاِنَّمَا یُوْتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ وَلَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَتَعَمَّدَ ذٰلِکَ، حَتّٰی یَضَعَ وِتْرَهٗ بَعْدَ الْفَجْرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ وتر نیند کے باعث نہ پڑھ سکا وہ طلوع فجر کے بعد پڑھ لے اور جان بوجھ کر ایسا کرنا مناسب نہیں ہے کہ فجر طلوع ہونے کے بعد وتر پڑھے۔

۵- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

فجر کی سنتوں کا بیان

۱۲۹- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ حَفْصَةَ، زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ، اِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ عَنِ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ، صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ، قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ. صحیح البخاری (۶۱۹) صحیح مسلم (۱۶۷۳ تا ۱۶۷۷)

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مؤذن جب صبح کی اذان سے خاموش ہوتا تو نماز کھڑی ہونے سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

۱۳۰- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیُخَفِّفُ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ، حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلُ اَقَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَمْ لَا؟ صحیح البخاری (۱۱۶۵) صحیح مسلم (۱۶۸۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی دو سنتیں اتنی ہلکی پڑھا کرتے کہ میں کہتی کہ سورۂ فاتحہ پڑھی ہے یا نہیں؟

۱۳۱- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ شَرِیْکِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعَ قَوْمُ الْاِقَامَةَ، فَقَامُوْا یُصَلُّوْنَ. فَخَرَجَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَصَلٰوتَانِ مَعًا؟ اَصَلٰوتَانِ مَعًا؟ وَذٰلِکَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، فِی الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے اقامت سنی تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟ کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟ اور یہ صبح کی نماز میں ہوا' رات کی دو رکعتوں کے متعلق جو طلوع فجر سے پہلے ہوں۔ ف

ف: جب جماعت ہو رہی ہے تو سنتیں ادا نہیں کی جاتیں کہ ایک ساتھ دو نمازوں کا ہونا خلاف حدیث ہے۔ ہاں نماز فجر کے اندر سنتیں ادا کرنے کے باوجود شامل ہو جانے کی قوی امید ہو تو جماعت سے دور اور اوجھل ہو کر فجر کی سنتیں ادا کر کے جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔ اگر دور اور اوجھل ہونے کی گنجائش نہ ہو تو جماعت میں شامل ہو جائے اور سنتوں کو سورج بلند ہونے کے بعد ادا کرے۔ فجر کے فرض ادا کر لینے کے بعد طلوع آفتاب تک فجر کی سنتوں کا پڑھنا یا نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے' واللہ تعالیٰ اعلم

[۱۵۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاتَتْهُ رَکْعَتَا الْفَجْرِ، فَقَضَاهُمَا بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کی فجر کی دو سنتیں قضاء ہو گئیں۔ انہوں نے طلوع آفتاب کے بعد ان کی قضاء پڑھی۔ ف

ف: فجر کی سنتیں از روئے احادیث باقی تمام سنتوں سے اقویٰ و اوکد ہیں۔ باقی سنتیں اگر وقت کے اندر نہ پڑھی گئیں تو ان کی

Presented by www.ziaraat.com

قضا نہیں لیکن فجر کی سنتیں اگر رہ جائیں تو طلوع فجر کے بعد سے زوال آفتاب تک پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد انہیں بھی نہیں پڑھ سکتے (دیر سنوں۔ سہو کی امید اور اہتمام جماعت کے باعث اکثر امت کے لئے واجب کے قریب قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم)

[۱۵۴] اَنَّهٗ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ ابْنُ عُمَرَ.

عبدالرحمن بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ قاسم بن محمد سے اسی طرح سنا جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۸- كِتَابُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

باجماعت نماز کا بیان

۱- بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ

باجماعت نماز کی فضیلت

۱۳۲- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

صحیح البخاری (٦٤٥) صحیح مسلم (١٤٧٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز تنہا نماز پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

۱۳۳- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا.

صحیح البخاری (٦٤٨) صحیح مسلم (١٤٧٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز تمہارے اکیلے کی نماز پر پچیس حصے فضیلت رکھتی ہے۔

۱۳۴- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ، فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا، فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ، فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا، اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

صحیح البخاری (٦٤٤) صحیح مسلم (١٤٧٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لیے کہوں تو اذان کہی جائے، پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے، پھر جماعت میں شامل نہ ہونے والوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم جانتے کہ ایک گوشت والی ہڈی ملے گی یا بکری کے دو اچھے سے کھر حاصل ہوں گے تو ضرور تم نماز عشاء میں شامل ہو جاتے۔ ف

ف: اس حدیث سے باجماعت نماز پڑھنے کی تاکید و اہمیت سامنے آتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو بغیر کسی شرعی عذر کے محض سستی اور کاہلی کے باعث گھروں میں پڑے رہیں، بستروں میں آرام کرتے رہیں، وہ نبی کریم ﷺ کی نظر میں اس قابل ہیں کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دی جائے۔ اس پرفتن دور میں باجماعت نماز کی کیا شکایت کی جائے جب کہ اکثر لوگوں کی سرے سے نماز ہی

Presented by www.ziaraat.com

غائب ہے۔ دکانوں اور دفتروں میں یوں مصروف کار رہتے ہیں کہ وہ حکم نماز سے مستثنیٰ ہیں یا نماز کے لیے پیدا ہی نہیں ہوئے ان کی

نماز جنت لی جی ہے۔ محنت سے جو دولت ملے گی وہ آنکھیں بند ہوتے ہی ساتھ چھوڑ دے گی لیکن نماز کے ذریعے راحت دوامی کی دولت ملے گی جس کے بعد کبھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔

۱۳۵- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ صَلٰوتُکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَکْتُوْبَةَ. صحیح البخاری (۷۳۱) صحیح مسلم (۱۸۲۲-۱۸۲۳)

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہاری افضل نماز وہی ہے جو گھروں میں پڑھی جائے ماسوائے فرض نماز کے۔

۲- بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ

نمازِ عشاء و فجر کی جماعت کا بیان

۱۳۶- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُنَافِقِیْنَ شُهُوْدُ الْعِشَآءِ وَالصُّبْحِ، لَا یَسْتَطِیْعُوْنَهُمَا، اَوْ نَحْوَ هٰذَا.

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان عشاء اور فجر کی جماعت کا فرق ہے۔ وہ ان دونوں کی استطاعت نہیں رکھتے یا کچھ اسی کے مانند فرمایا۔

۱۳۷- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ، اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ عَلَی الطَّرِیْقِ، فَاَخَّرَهٗ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ، فَغَفَرَ لَهٗ. وَقَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ، وَالْمَبْطُوْنُ، وَالْغَرِقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ، وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا، وَلَوْ حَبْوًا.

صحیح البخاری (۶۵۳-۶۵۴) صحیح مسلم (۹۸۰-۴۹۱۷)

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا کہ اس نے راہ میں کانٹے دار ٹہنی پائی، پس اس کو ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ اور فرمایا کہ شہید پانچ قسم کے ہیں: طاعون سے، دستوں کی بیماری سے، ڈوب جانے سے، دب کر مرنے سے اور راہِ خدا میں جان قربان کرنے سے۔

[۱۵۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمَانَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ النَّبَوِیِّ،

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابو حثمہ کو نماز فجر میں نہ دیکھا اور حضرت عمر بازار کی طرف گئے جبکہ حضرت سلیمان کا مکان بازار اور مسجد نبوی کے مابین تھا۔ چنانچہ حضرت سلیمان کی والدہ ماجدہ حضرت شفاء سے ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ میں نے سلیمان کو نماز فجر میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا

Presented by www.ziaraat.com

فَسَمَرَ عَلَى الشِّفَاءِ أَمْ سُلَيْمَانَ ' فَقَالَ لَهَا لَمْ أَرَ سُلَيْمَانَ [illegible] کہ وہ ساری رات نماز پڑھتا رہا ہے اور اب آنکھیں لگ گئی [illegible]

ف اس حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اصولی نکتہ ذہن نشین کرایا کہ اہمیت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ جماعت سے نماز پڑھنا مشہور مذہب کے مطابق سنت مؤکدہ اور بقول بعض واجب ہے جب کہ رات کو قیام کرنا مستحب ہے خواہ ساری رات کیا جائے یا جتنا بھی میسر آئے۔ قیام لیل مستحب تھا اور جماعت فجر سنت۔ گویا مستحب پر سنت کو قربان کر دیا جو اس سے اہم تھی' چاہیے تو تھا کہ نماز فجر باجماعت پڑھی جائے خواہ قیام لیل ہو یا نہ ہو۔ اگر باجماعت فجر پڑھنے کے ساتھ کچھ دیر قیام لیل بھی کر سکے تو نور علی نور اور نہ کر سکے تو صرف نماز فجر کا باجماعت پڑھ لینا رات بھر قیام کرنے سے بہتر یعنی ثواب میں زیادہ ہے۔

آج کل اہمیت کو بڑی حد تک نظر انداز کر دیا گیا ہے حالانکہ یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ نوافل سنتوں کی تکمیل کے لیے ہیں' سنتیں فرائض وواجبات کی تکمیل کے لیے اور فرائض وواجبات ایمان کی تکمیل کے لیے۔ پورے دین میں ایمان یعنی عقائد ونظریات کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے' عقائد ہی سے ایک غیر مسلم دائرہ اسلام میں آتا اور عقائد کے فساد سے ایک مسلمان کہلانے والا دائرہ اسلام سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ عقائد ونظریات (ایمان) کو پورے دین میں وہی اہمیت حاصل ہے جو درخت کے اندر جڑ کو۔ جڑ ہے تو درخت قائم اور جڑ نہ رہے تو کچھ بھی نہ رہا۔ فرائض وواجبات گویا تنا اور درخت کی قوت ہیں۔ ٹہنیاں اس کا جوبن' پھل پھول اور پتے اس کی بہار ہیں۔

جڑ قائم ہے تو درخت کا وجود موجود ہے۔ جڑ کے ساتھ تنا بھی ہو تو خوب کارآمد ہے لیکن پُر بہار اور سایہ دار نہیں ہے۔ ٹہنیاں بھی لگی ہوئی ہوں تو درخت مکمل ہے لیکن خزاں رسیدہ ہونے کے باعث اپنی خلعتِ فاخرہ سے محروم ہے۔ پتے اور پھل پھول بھی ہوں تو سبحان اللہ ماشاء اللہ ہر لحاظ سے درخت مکمل اور ہمہ گیر افادیت سے بھرپور' بہار سے ہمکنار اور مالک کے دل کا سرور' دیکھنے والوں کے دل کی ٹھنڈک اور آنکھوں کا نور اور منزل ومسکن طیور ہے۔

دریں ایام عقائد ونظریات (ایمان) میں سب سے زیادہ دھاندلی کی ہوئی ہے۔ ہر ایرا غیرا نتھو خیرا محقق دوراں بن کر عقائد پر تقریر جھاڑتا ہوا نظر آئے گا۔ فرائض وواجبات کی بجا آوری کے احساس سے فخر زمین وآسمان کہلانے والے بھی تہی دست نظر آئیں گے الا ماشاء اللہ' سنتوں پر عمل کرنے کا بڑی حد تک رواج ہی نہیں رہا۔ پورے دین کا ڈھانچہ اور دینداری کا جوش صرف چند انتہائی فروعی مسائل میں محصور ہو کر رہ گیا کہ گیارہویں بارہویں' عرس' قوالی' ختم' فاتحہ' نیچی اونچی آمین اور ذکر بالجہر وغیرہ کو جائز یا ناجائز ثابت کرنے پر پورا زور لگا دیا جائے۔ گویا باقی سارے ضروری کام تو کر لیے اب انہیں اگر جائز یا ناجائز ثابت نہ کر دکھایا تو ممکن ہے پورے دین کی بنیادیں ہل جائیں یا کیا خبر ہے کہ خدا کا آسمان ہی گر پڑے۔ اہم ترین امور سے غافل رہنے اور غیر اہم باتوں میں الجھتے پھرنے کی روش کو دیکھتے ہوئے شاعر مشرق بھی یوں نوحہ کناں ہو گئے تھے:

متاعِ دین ودانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی

۱۳۸- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي

عبد الرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ عشاء کے لیے آئے تو مسجد میں تھوڑے

Presented by www.ziaraat.com

عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ ' اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى [illegible] اَبِيْ عَمْرَةَ ' فَجَلَسَ اِلَيْهِ ' فَسَاَلَهٗ مَنْ هُوَ؟ فَاَخْبَرَهٗ ' فَقَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ فَاَخْبَرَهٗ ' فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَيْلَةٍ ' وَمَنْ شَهِدَ الصُّبْحَ فَكَاَنَّمَا قَامَ لَيْلَةً. صحیح مسلم (۶۵۶_۲۶۰)

آدمی دیکھے تو مسجد کے آخر میں لیٹ کر لوگوں کا انتظار کرنے [illegible] مسجد لٹتا آتا ہے؟ میں نے انہیں بتایا تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ جو عشاء کی جماعت میں شامل ہوا گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور نماز فجر میں شامل ہوا تو گویا ساری رات قیام کیا۔

۳- بَابُ اِعَادَةِ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ

امام کے ساتھ نماز کا اعادہ کرنا

۱۳۹- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ يُقَالُ لَهٗ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ ' عَنْ اَبِيْهِ مِحْجَنٍ ' اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ ' فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' فَصَلّٰى ' ثُمَّ رَجَعَ وَ مِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يُصَلِّ مَعَهٗ ' فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ؟ فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' وَلٰكِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ ' فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ ' وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ.

سنن نسائی (۸۵۶)

محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پس نماز کی اذان ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔ جب واپس لوٹے تو محجن بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں لیکن میں اپنے گھر والوں میں نماز پڑھ چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو خواہ تم نے نماز پڑھ لی ہو۔

[۱۵۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ' فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ' ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ ' اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ؟ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ نَعَمْ ' فَقَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلَاتِيْ؟ فَقَالَ لَهٗ اِبْنُ عُمَرَ اَوَ ذٰلِكَ اِلَيْكَ؟ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَآءَ.

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں نے گھر میں نماز پڑھی' پھر امام کے ساتھ نماز ملے تو کیا میں اس کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ دونوں میں کونسی کو اپنی فرض نماز سمجھوں؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا سروکار؟ یہ خدا کی مرضی پر منحصر ہے کہ جس کو چاہے فرض شمار کرے۔

[۱۵۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ' فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ' ثُمَّ اٰتِي الْمَسْجِدَ ' فَاَجِدُ الْاِمَامَ يُصَلِّيْ ' اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ؟ فَقَالَ سَعِيْدٌ نَعَمْ ' فَقَالَ الرَّجُلُ فَاَيَّتُهُمَا صَلٰوتِيْ؟ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَوَ اَنْتَ تَجْعَلُهُمَا؟ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ.

ایک آدمی نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا کہ میں نے گھر میں نماز پڑھی' پھر مسجد میں آیا تو امام کو نماز پڑھاتے ہوئے پایا' کیا میں اس کے ساتھ نماز پڑھوں؟ سعید نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا کہ میری فرض نماز کون سی ہوگی؟ سعید نے فرمایا کہ کیا تم انہیں فرض بناؤ گے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۱۵۸] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَفِیْفٍ [illegible] فَاَحِلُّ الْاِمَامَ یُصَلِّیْ، اَفَاُصَلِّیْ مَعَهٗ؟ فَقَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ نَعَمْ، فَصَلِّ مَعَهٗ، فَاِنَّ مَنْ سَمِعَ ذٰلِکَ فَاِنَّ لَهٗ سَهْمَ جَمْعٍ، اَوْ مِثْلَ سَهْمِ جَمْعٍ.

بنی اسد کے ایک آدمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی [illegible] رسول! حضرت ابو ایوب نے فرمایا: ہاں۔ جس نے ایسا سنا تو اسے جماعت کا ثواب ملے گا یا جماعت سے پڑھنے جیسا ثواب ملے گا۔

[۱۵۹] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی الْمَغْرِبَ، اَوِ الصُّبْحَ، ثُمَّ اَدْرَکَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ، فَلَا یُعِدْ لَهُمَا.

قَالَ مَالِکٌ وَلَا اَرٰی بَاْسًا اَنْ یُّصَلِّیَ مَعَ الْاِمَامِ مَنْ کَانَ قَدْ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهٖ، اِلَّا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ، فَاِنَّهٗ اِذَا اَعَادَهَا کَانَتْ شَفْعًا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جس نے مغرب یا فجر کی نماز پڑھ لی، پھر انہیں امام کے ساتھ پائے تو دوبارہ نہ پڑھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے گھر میں نماز پڑھ لی اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے تو میرے خیال میں کوئی حرج نہیں سوائے نماز مغرب کے کیونکہ جب اس کو دوبارہ پڑھے گا تو طاق نہیں رہے گی۔

٤- بَابُ الْعَمَلِ فِیْ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

جماعت سے نماز پڑھنے کا طریقہ

۱۴۰- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ بِالنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ، وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ، فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ.

صحیح البخاری (۷۰۳) صحیح مسلم (۱۰۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پھلکی پڑھانی چاہیے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔

[۱۶۰] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهٗ قَالَ قُمْتُ وَرَآءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِیْ صَلٰوةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ، وَلَیْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ غَیْرِیْ، فَخَالَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بِیَدِهٖ، فَجَعَلَنِیْ حِذَآءَهٗ.

نافع کا بیان ہے کہ میں ایک نماز میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ میرے سوا اور کوئی نہ تھا، حضرت عبداللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے برابر دائیں جانب کر لیا۔

[۱۶۱] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَؤُمُّ النَّاسَ بِالْعَقِیْقِ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَنَهَاهُ.

قَالَ مَالِکٌ وَاِنَّمَا نَهَاهُ لِاَنَّهٗ کَانَ لَا یُعْرَفُ اَبُوْهُ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ ایک شخص موضع عقیق میں لوگوں کی امامت کرتا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے پیغام بھیج کر اسے منع کر دیا۔

امام مالک نے فرمایا: سے بایں وجہ منع کیا گیا کہ اس کا باپ نامعلوم تھا۔

٥- بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَهُوَ جَالِسٌ

امام کا بیٹھ کر نماز پڑھنا

Presented by www.ziaraat.com

۱۴۱- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، [illegible] الصَّلٰوةِ وَهُوَ قَاعِدًا وَصَلَّیٰ وَرَاءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ، وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ. صحیح البخاری (۶۸۹) صحیح مسلم (۹۲۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے [illegible] تم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے [illegible] جائے لہٰذا جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو، جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا لک الحمد" کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی سارے بیٹھ کر پڑھو۔

۱۴۲- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ شَاکٍ، فَصَلّٰی جَالِسًا، وَصَلّٰی وَرَاءَهٗ قَوْمٌ قِیَامًا، فَاَشَارَ اِلَیْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ، فَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا. صحیح البخاری (۶۸۸) صحیح مسلم (۹۲۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تکلیف کے باعث بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر، پس آپ نے ان کی جانب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

۱۴۳- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ فِیْ مَرَضِهٖ، فَاَتٰی فَوَجَدَ اَبَا بَکْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ، فَاسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَکْرٍ، فَاَشَارَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ کَمَا اَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ، فَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ، وَکَانَ النَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَکْرٍ. صحیح البخاری (۶۸۳) صحیح مسلم (۹۴۲)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض میں نکل کر باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر کو پایا کہ کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ پس حضرت ابوبکر پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کا اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے جو بیٹھے تھے اور تمام لوگ حضرت ابوبکر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ف

ف: اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ اس نماز میں امام کی تبدیلی نہیں ہوئی تھی بلکہ حضرت ابوبکر صدیق تو رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے اور دوسرے تمام حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا معاملہ دوسرے انسانوں جیسا نہیں ہے۔ حضور کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے خواہ کوئی نماز کے اندر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Presented by www.ziaraat.com

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا ... اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر ...

... یہ آیت نازل فرمائی۔

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء: ۸۰) جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

لہٰذا رسول جب بلائے تو حاضر ہونا اور رسول کے حکم کی تعمیل کرنا ہر صاحب ایمان کے لیے ضروری ہے کیونکہ رسول کا حکم ماننا گویا خدا کا حکم ماننا ہے، جب کہ کسی بھی دوسرے کا ہر حالت میں اس طرح حکم ماننا اور اس کی اس طرح تعمیل کرنا ضروری نہیں ہے۔ اگر نمازی ایسے آدمی کے حکم کی تعمیل کرے جو نماز سے باہر ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن حضرت ابوبکر کی نماز میں قطعاً کوئی فرق نہیں آیا کیونکہ انہوں نے تعمیل کی تو رسول کے حکم کی جن کا حکم خدا کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٦- بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ عَلٰى صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

بیٹھنے کی نسبت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی فضیلت

١٤٤- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ مَوْلًى لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَوْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَائِمٌ. صحیح مسلم (۱۷۱۲-۱۷۱۳) سنن نسائی (۱۶۵۸) سنن ابن ماجہ (۱۲۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے اگر کوئی بیٹھ کر نماز (نفل نماز) پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ملے گا۔

١٤٥- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ نَالَنَا وَبَاءٌ مِنْ وَعْكِهَا شَدِيدٌ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فِي سُبْحَتِهِمْ قُعُودًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ مِثْلُ نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم میں بڑی شدت سے وبائی بخار پھیلا۔ پس رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور وہ بیٹھ کر نفل نماز پڑھ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھے کی نماز کھڑے کی نماز کا نصف ہے۔

٧- بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

١٤٦- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ، حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا، وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ، فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نفل نماز بھی بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وصال سے ایک سال پہلے آپ نفل بیٹھ کے پڑھنے لگے تھے اور جو سورت پڑھتے اسے اس قدر ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے بھی لمبی سورت معلوم ہونے لگتی تھی۔

Presented by www.ziaraat.com

أَطْوَلَ مِنْهَا صحیح مسلم (۱۷۰۹_۱۷۱۰)

۱۴۷- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ، حَتَّى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ، أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً، ثُمَّ رَكَعَ. صحیح البخاری (۱۱۱۸) صحیح مسلم (۱۷۰۱)

[illegible] بھی بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن جب عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر پڑھنے لگے یہاں تک کہ جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر تیس سے چالیس آیات پڑھ کر رکوع کرتے۔

۱۴۸- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ، وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ، أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ، فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَٰلِكَ.

صحیح البخاری (۱۱۱۹) صحیح مسلم (۱۷۰۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو قرأت بھی بیٹھ کر پڑھتے۔ جب قرأت میں سے تیس یا چالیس آیات تک رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو کر قرأت پڑھتے پھر رکوع، سجدہ کرتے اور پھر دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کرتے۔

[۱۶۲] أَثَر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَا يُصَلِّيَانِ النَّافِلَةَ وَهُمَا مُحْتَبِيَانِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عروہ بن زبیر اور سعید بن میسب دونوں حضرات نفل نماز بیٹھ کر حالتِ احتباء میں پڑھ لیتے تھے۔

۸- بَابُ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

نمازِ عصر کا بیان

۱۴۹- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا، ثُمَّ قَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ (البقرہ:۲۳۸) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ، وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى، وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. صحیح مسلم (۱۴۲۶)

ابو یونس مولیٰ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لیے قرآن مجید لکھوں۔ پھر فرمایا کہ جب آیت ''حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتين'' پر پہنچو تو مجھے بتا دینا۔ جب میں یہاں پہنچا تو بتا دیا تو انہوں نے یوں لکھایا ''حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلوة العصر وقوموا لله قانتين''۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔ ف

ف: صلوٰۃ الوسطیٰ سے کون سی نماز مراد ہے؟ اس سلسلے میں مختلف روایات وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ صدیقہ کا قول ہے کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے (ترمذی) نیز حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر کا قول

Presented by www.ziaraat.com

قبورهم نارا (متفق علیہ) یعنی کافروں کے دل درمیانی نماز یعنی نماز عصر سے روکے رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

درمیانی نماز سے جن صحابۂ کرام نے نماز ظہر یا نماز فجر مراد لی وہ ان بزرگوں کا اپنا اجتہاد ہے اور رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں کی۔ ہاں صلوٰۃ الوسطیٰ سے نماز عصر مراد ہونے کی حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت علی اور حضرت سمرہ بن جندب نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔ دریں حالات امام مالک و امام شافعی کے نزدیک اس سے نماز فجر ہی مراد ہے جب کہ اکثر صحابۂ کرام و تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نیز امام اعظم ابوحنیفہ و امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کا فیصلہ یہ ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۱۶۳] **اثر**- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ، اَنَّهٗ قَالَ کُنْتُ اَکْتُبُ مُصْحَفًا لِحَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ، فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ فَاٰذِنِّیْ ﴿حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ﴾ (البقرہ:۲۳۸) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ، وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی، وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ.

عمرو بن رافع کا بیان ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے قرآن مجید لکھ رہا تھا۔ فرمایا کہ جب تم آیت ''حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وقوموا لله قانتین'' پر پہنچو تو مجھے بتانا جب میں یہاں پہنچا تو انہیں بتا دیا اور انہوں نے مجھے یوں لکھایا ''حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر، وقوموا لله قانتین''۔

۱۵۰- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ، عَنِ ابْنِ یَرْبُوْعٍ الْمَخْزُوْمِیِّ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ یَقُوْلُ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الظُّهْرِ.

ابن یربوع مخزومی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے۔

سنن ابوداؤد (۴۱۱)

[۱۶۴] **اثر**- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَا یَقُوْلَانِ اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الصُّبْحِ.

قَالَ مَالِکٌ وَقَوْلُ عَلِیٍّ، وَابْنِ عَبَّاسٍ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ فِیْ ذٰلِکَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات فرمایا کرتے کہ درمیانی نماز سے نماز فجر مراد ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ حضرت علی اور حضرت ابن عباس کا قول مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

۹- بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کی اجازت

۱۵۱- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ [illegible]

صحیح البخاری (۳۵۶) صحیح مسلم (۱۱۵۲، ۱۱۵۳)

انہوں نے حضرت ام سلمہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں [illegible] نماز پڑھتے [illegible]

۱۵۲- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟

صحیح البخاری (۳۵۸) صحیح مسلم (۱۱۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں۔

[۱۶۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هَلْ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ، فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ تَفْعَلُ اَنْتَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ نَعَمْ، اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَاِنَّ ثِيَابِيْ لَعَلَى الْمِشْجَبِ.

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ دریافت کیا گیا کہ کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتا ہوں اور میرے دو سرے کپڑے تپائی پر رکھے ہوتے ہیں۔

[۱۶۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتے۔

[۱۶۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ.

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ محمد بن عمرو بن حزم صرف اکیلی قمیص سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۱۵۳- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ ثَوْبَيْنِ فَلْيُصَلِّ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ، فَاِنْ كَانَ الثَّوْبُ قَصِيْرًا فَلْيَتَّزِرْ بِهٖ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے دو کپڑے میسر نہ ہوں تو وہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ لے اور اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اسے ازار کی جگہ باندھ لے۔

قَالَ مَالِكٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّجْعَلَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ ثَوْبًا اَوْ عِمَامَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند ہے کہ جو صرف قمیص سے نماز پڑھ رہا ہو وہ اپنے کندھوں پر کوئی کپڑا یا پگڑی ڈال لے۔

صحیح البخاری (۳۶۱) صحیح مسلم (۷۴-۳۰۱۰)

۱۰- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي صَلٰوةِ الْمَرْاَةِ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ

عورت کو صرف قمیص اور دوپٹے سے نماز پڑھنے کی اجازت

[۱۶۸] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تُصَلِّيْ فِي الدِّرْعِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھتی تھیں۔

Presented by www.ziaraat.com

وَالْخِمَارِ.

۱۵۴- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ [illegible] الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ إِذَا غَيَّبَ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا.

سنن ابوداؤد (۶۳۹)

[۱۶۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ الْخَوْلَانِيِّ وَكَانَ فِيْ حَجْرِ مَيْمُوْنَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّ مَيْمُوْنَةَ كَانَتْ تُصَلِّيْ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ.

بسر بن سعید نے عبیداللہ بن اسود خولانی سے روایت کی ہے کہ وہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تھے اور حضرت میمونہ کرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ رہی تھیں اور ان کے جسم پر ازار نہ تھی۔

[۱۷۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً اِسْتَفْتَتْهُ، فَقَالَتْ اِنَّ الْمِنْطَقَ يَشُقُّ عَلَيَّ، اَفَاُصَلِّيْ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا.

ہشام کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر سے ایک عورت نے فتویٰ پوچھا کہ میں ازار نہیں باندھ سکتی تو کیا کرتے اور دوپٹے سے نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: ہاں! جبکہ کرتہ خوب لمبا ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

۹- كِتَابُ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان

۱- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

سفر اور حضر میں دو نمازوں کا جمع کرنا

۱۵۵- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِيْ سَفَرِهٖ اِلٰى تَبُوْكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر تبوک میں ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کر لیتے تھے۔

۱۵۶- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قَالَ فَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا،

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تبوک کی طرف نکلے، پس رسول اللہ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔ فرمایا کہ ایک روز آپ نے نماز میں تاخیر کی، جب باہر آئے تو ظہر وعصر کی نماز اکٹھی پڑھی، پھر اندر چلے گئے جب باہر تشریف لائے تو مغرب اور عشاء

Presented by www.ziaraat.com

ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ، ثُمَّ دَخَلَ ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ، ثُمَّ دَخَلَ ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَ الْغَدِ ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ ، وَابْيَضَّتِ الشَّمْسُ ، وَقَفَ عَلَى الْعَيْنِ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَلِيغِ ، وَلَا بِالْمُقْتِرِ ، وَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ مِنْهَا ، ثُمَّ قَالَ لِمُعَاذٍ : يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هَهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَأْتِيَ هَذِهِ الْعَيْنَ فَلَا يَسْبِقْنَا إِلَيْهَا ، فَإِنَّهَا سَتَجِيءُ بِشَيْءٍ مِنْ مَائِهَا ، فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ ، وَالْعَيْنُ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ ، فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا؟ فَقَالَا نَعَمْ ، فَسَبَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ، ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا ، حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ ، ثُمَّ غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ ، فَاسْتَقَى النَّاسُ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هَهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا.

صحیح مسلم (۵۹۰۶)

کی نماز اکٹھی پڑھی' پھر فرمایا کہ انشاء اللہ کل تم چشمۂ تبوک پر پہنچ جاؤ گے' تم اس پر پہنچ گئے اور تم میں سے ایک دن پہلے پہنچے گا' تھوڑا پانی چشمے سے رہا تھا' رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا کہ کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا؟ دونوں نے کہا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں تنبیہ کی اور جو اللہ نے چاہا وہ فرمایا۔ پھر لوگوں نے چشمے سے تھوڑا تھوڑا پانی نکال کر کچھ جمع کیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں چہرۂ انور اور دونوں ہاتھ دھو کر واپس اسی میں ڈال دیا' پھر چشمے کا پانی خوب بہنے لگا تو لوگوں نے پانی پیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ! اگر تمہاری زندگی رہی تو دیکھو گے کہ یہ پانی باغوں کو سیراب کر دیا کرے گا۔

۱۵۷- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

صحیح البخاری (۱۰۹۱) صحیح مسلم (۱۶۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع فرما لیتے۔

۱۵۸- حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ ، وَلَا سَفَرٍ.

صحیح مسلم (۱۶۲۶_۱۶۲۷_۱۶۲۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بغیر کسی خوف اور سفر کے بھی ظہر و عصر کی نماز کو ملا کر اور مغرب و عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا ہے۔ ف

ف: اللہ تعالیٰ نے نمازوں کا ان کے وقت کے اندر پڑھنا فرض فرمایا ہے: ''ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا'' (النساء:۱۰۳) کسی نماز کو دانستہ دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کی ہرگز اجازت نہیں ماسوائے دورانِ حج کہ عرفات میں ظہر و عصر اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی جاتی ہے۔ شریعت مطہرہ میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی صرف ایک ہی جائز صورت ہے جسے جمع فعلی یا جمع صوری کہتے ہیں۔ یعنی ظہر کی نماز کو اس کے آخر وقت میں اور عصر کو اول وقت میں پڑھا۔ یا مثلاً مغرب کی نماز آخر وقت میں اور عشاء کی اوّل وقت میں پڑھی۔ یوں دو نمازیں فعلاً اور صورتاً تقریباً مل جاتی ہیں لیکن ہر ایک اپنے وقت کے اندر ہی پڑھی گئی۔ اس طرح دو نمازوں کا ملانا مرض کے عذر' ضرورت سفر اور شدت بارش کے پیش نظر جائز ہے۔ اکثر اجلّہ صحابۂ کرام و تابعین عظام و ائمہ اعلام و علمائے ذی الاحترام کا یہی مذہب ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

دونمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی دوسری صورت جمع وقتی ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت

[illegible]

زمین ہوئی اور دوسری صورت میں ظہر کو دانستہ ترک کیا اور عصر کے وقت جا کر پڑھا ہے کہ نماز کا دانستہ نہ پڑھنا اشد حرام ہے اس جمع وقتی یا جمع حقیقی کے بارے میں ہوئی ایک بھی صحیح صریح مفسر حدیث مرفوع متصل مروی ثقہ شریعت مطہرہ میں ہوئی دلیل واجب القبول اس کی صحت پر قائم نہیں۔ صرف دو حدیثوں سے دھوکا دیا جاتا ہے لیکن عند التحقیق وہ بھی جمع صوری پر دلالت کر رہی ہیں۔

اس مسئلے میں مبتدعین زمانہ سے ایک مخصوص اور پیش خویش احادیث کے ٹھیکیدار گروہ نے بڑی دھاندلی مچائی ہے۔ متعدد آیات کریمہ و بہ کثرت احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ کے خلاف جمع وقتی کی تان اڑائی ہے۔ اونچے سروں میں جمع تقدیم و جمع تاخیر کے جواز کی لے سنائی ہے۔ جس کی ان کے مجتہد دوران، شیخ زمین و آسمان المسمی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی یعنی برطانوی شمس العلماء نے معیار الحق میں بنیاد جمائی، یہی جماعت بھر کی سب سے اونچی دکان کی مٹھائی اور اسی کھٹی لسی پر طائفہ کے ہر فرد نے مونچھ منڈائی ہے۔ جب سرمایۂ ملت کے ایک نگہبان نے میاں جی کی ساری کارگزاری اور علمی لیاقت کو میزان تحقیق پر تولا تو تولا بھر وزن بھی نہ نکلا۔ ان تحقیقات جلیلہ کو ایک رسالے کی شکل دی گئی ہے اور ''حاجزین البحرین الواقی عن جمع الصلوتین'' تاریخی نام رکھا گیا فمن شاء فلیرجع الیہ۔

قَالَ مَالِكٌ أُرَى ذٰلِكَ كَانَ فِيْ مَطَرٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ بارش کے وقت کی بات ہے۔

[۱۷۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا جَمَعَ الْاُمَرَآءُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْمَطَرِ جَمَعَ مَعَهُمْ.

نافع کا بیان ہے کہ جب حکام بارش میں اکٹھے ہوتے تو حضرت عبداللہ بن عمر بھی ان کے ساتھ مغرب وعشاء کو جمع کر لیا کرتے۔

[۱۷۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهٗ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ هَلْ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ نَعَمْ، لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اَلَمْ تَرَ اِلٰى صَلٰوةِ النَّاسِ بِعَرَفَةَ؟

ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا کہ کیا سفر میں ظہر اور عصر کو جمع کر لیا جائے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں، کیا تم نے عرفات میں لوگوں کی نماز نہیں دیکھی؟

۱۵۹- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسِيْرَ يَوْمَهٗ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسِيْرَ لَيْلَهٗ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ امام زین العابدین فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ جب دن کو سفر کرنا چاہتے تو ظہر وعصر کو جمع کر لیتے اور جب رات کو سفر کرنا چاہتے تو مغرب وعشاء کو جمع فرما لیتے۔

۲- بَابُ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں قصر نماز پڑھنا

[۱۷۳] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ خَالِدِ بْنِ اَسِيْدٍ، اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْخَوْفِ، وَصَلٰوةَ الْحَضَرِ فِي الْقُرْاٰنِ، وَلَا

آلِ خالد بن اسید کے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! ہم قرآن کریم میں خوف اور حضر کی نماز تو پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز نہیں پاتے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ

Presented by www.ziaraat.com

[illegible] صَلَاةَ السَّفَرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ اللّٰهَ [illegible] ﷺ [illegible]
عز وجل بعث الينا محمدا ﷺ ولا نعلم شيئا [illegible]
نفعل [illegible]

[illegible]
[illegible] مسلمہ بزرگوں پر اعتماد کرنا اور اپنی تحقیق کو ان کے مقابلے پر اہمیت نہ دینا ہی راہِ ہدایت اور سلامتی کا راستہ ہے۔ سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں کیا خوب فرمایا ہے:

گویا کہ علم مقلد در اثبات حل و حرمت معتبر نیست دریں باب ظن مجتہد معتبر است اولۂ مجتہدین را اوہن از بیت عنکبوت گفتن بسیار جرأت نمودن است وعلم خود را بر علم ایں اکابر ترجیح دادن و ظاہر اصول اصحاب حنفیہ را باطل ساختن ودر روایات معتبرہ مفتی بہارا برہم زدن و شواذ گفتن احادیث را ایں اکابر بواسطۂ قرب عہد و وفور علم و حصول ورع و تقوی از مادور افتادگان بہترمی دانستند و صحت و سقم و نسخ و عدم نسخ آنہا را بیشتر از ما شناختند۔ (مکتوبات امام ربانی' دفتر اول' مکتوب ۳۱۲)

میں کہتا ہوں کہ حلال وحرام کو ثابت کرنے میں مقلد کا علم معتبر نہیں اور اس باب میں مجتہد کا ظن ہی معتبر ہے۔ مجتہدین کے دلائل کو مکڑی کے گھر کی طرح کمزور کہنا بڑی جرأت کا مظاہر کرنا اور اپنے علم کو ان بزرگوں کے علم پر ترجیح دینا ہے اور حنفی حضرات کے ظاہری اصولوں کو باطل ٹھہرانا یہ مفتی بہا اور معتبر روایات کو درہم برہم کرنا اور احادیث کو نا قابلِ اعتبار کہنا ہے۔ یہ حضرات عہد نبوی سے قرب' علم کی زیادتی اور ورع و تقویٰ کے حصول کے باعث ہم دور پڑے ہوئے لوگوں سے بہتر جانتے تھے اور دلائل کی صحت وسقم اور نسخ وعدم نسخ کی ہم سے بہتر شناخت رکھتے تھے۔

[١٧٤] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ' عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ' عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ ' فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ ' وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ. صحیح البخاری (۳۵۰) صحیح مسلم (۱۵۶۸)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: سفر اور حضر میں نماز کی دو دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں' پس سفر کی نماز اسی طرح رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

[١٧٥] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' أَنَّهُ قَالَ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَا أَشَدَّ مَا رَأَيْتُ أَبَاكَ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ ' فَقَالَ سَالِمٌ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ بِذَاتِ الْجَيْشِ ' فَصَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْعَقِيْقِ.

یحییٰ بن سعید نے سالم بن عبداللہ سے کہا کہ آپ نے اپنے والد ماجد کو سفر میں نمازِ مغرب کتنی مؤخر کرتے دیکھا؟ سالم نے فرمایا کہ غروب آفتاب کے وقت ہم ذات الجیش میں تھے اور عقیق میں نمازِ مغرب پڑھی۔

٣- بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ قَصْرُ الصَّلٰوةِ

قصر نماز کب واجب ہوتی ہے؟

[١٧٦] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي يَحْيَى** ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ '

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Presented by www.ziaraat.com

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا قَصَّرَ الصَّلٰوةَ يَدِيْ الْحُلَيْفَةِ.

جب حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلتے تو ذی الحلیفہ سے نماز قصر کرتے۔

[۱۷۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَكِبَ اِلٰى رِيْمٍ فَقَصَّرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرِهٖ ذٰلِكَ.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ریم کی طرف سوار ہوئے تو راستے میں نماز قصر کی۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ نَحْوَ مِنْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ وہ فاصلہ چار برد کے لگ بھگ ہے۔

[۱۷۸] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَكِبَ اِلٰى ذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَّرَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرِهٖ ذٰلِكَ.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذات النصب کے لیے سوار ہوئے تو راستے میں نماز قصر کی۔

قَالَ مَالِكٌ وَبَيْنَ ذَاتِ النُّصُبِ وَالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ مدینہ منورہ اور ذات النصب کا درمیانی فاصلہ چار برد ہے۔

[۱۷۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ اِلٰى خَيْبَرَ فَيَقْصُرُ الصَّلٰوةَ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ وہ خیبر جاتے تو نماز قصر پڑھا کرتے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسِيْرِهِ الْيَوْمَ التَّامَّ.

سالم بن عبداللہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پورے دن کی مسافت پر قصر نماز پڑھا کرتے تھے۔

[۱۸۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيْدَ فَلَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ.

نافع کا بیان ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ برید تک سفر کرتے اور نماز قصر نہ پڑھتے۔

[۱۸۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتنے فاصلے پر نماز قصر کرتے جتنا مکہ مکرمہ و طائف، مکہ مکرمہ و عسفان اور مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیان ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ، وَذٰلِكَ اَحَبُّ مَا تُقْصَرُ اِلَيَّ فِيْهِ الصَّلٰوةُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ فاصلہ چار برد ہے اور قصر نماز کے بارے میں یہی مجھے پسند ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَقْصُرُ الَّذِيْ يُرِيْدُ السَّفَرَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ بُيُوْتِ الْقَرْيَةِ، وَلَا يُتِمُّ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلَ بُيُوْتِ الْقَرْيَةِ، اَوْ يُقَارِبَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ سفر کے ارادے پر نماز قصر نہ پڑھے جب تک کہ بستی کے گھروں سے نہ نکل جائے اور پوری نہ پڑھے یہاں تک کہ بستی کے پہلے گھروں میں آ جائے یا ان کے نزدیک۔ف

ف: حضرات احناف شکر اللہ سعیہم کے نزدیک مفتیٰ بہا قول کے مطابق سفر کی مقدار تین منزل ہے جس کو وہ حضرات چھتیس کوس یا

Presented by www.ziaraat.com

ستاون اٹھاون میل بتاتے ہیں۔ فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اور موجودہ رواج کے مطابق یہ فاصلہ تقریباً نوے کلومیٹر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴- بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ إِذَا لَمْ يَجْمَعْ مُكْثًا

[۱۸۲] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ مَا لَمْ اُجْمِعْ مُكْثًا، وَاِنْ حَبَسَنِيْ ذٰلِكَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ میں قصر نماز پڑھتا رہتا ہوں جب تک ٹھہرنے کا ارادہ نہیں کرتا اگرچہ کسی جگہ بارہ راتوں تک رکا رہوں۔

[۱۸۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ لَيَالٍ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ، اِلَّا اَنْ يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ، فَيُصَلِّيْهَا بِصَلٰوتِهِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ مکرمہ میں بارہ راتیں ٹھہرے اور نماز قصر پڑھتے رہے مگر جب امام کے ساتھ نماز پڑھنی ہوتی تو اس کے مطابق پڑھی جاتی۔

۵- بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ اِذَا اَجْمَعَ مُكْثًا

امام کی نماز جب کہ وہ ٹھہرنے کا ارادہ کرے

[۱۸۴] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ مَنْ اَجْمَعَ اِقَامَةَ اَرْبَعِ لَيَالٍ وَهُوَ مُسَافِرٌ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ.

عطاء خراسانی نے سنا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: جو مسافر چار دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو وہ نماز پوری پڑھا کرے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات مجھے سب سے پسند ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ صَلٰوةِ الْاَسِيْرِ فَقَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُسَافِرًا.

امام مالک سے قیدی کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ مقیم کی نماز کی طرح ہے مگر جب مسافر ہو۔ ف

ف: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسافر جب تک پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے وہ قصر نماز پڑھتا رہے گا۔ اگر ارادہ دس یا بارہ روز ٹھہرنے کا تھا لیکن کام نہ ہوا یا کسی اور وجہ سے دیر ہوتی گئی اور پندرہ سے بھی زیادہ دن گزر گئے تب بھی نماز قصر ہی پڑھتا رہے گا جب تک کسی جگہ پندرہ روز ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم شمار نہیں ہوگا اور نماز قصر ہی پڑھے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایسا ہی مروی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۶- بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ اِذَا كَانَ اِمَامًا اَوْ كَانَ وَرَآءَ اِمَامٍ

مسافر امام اور مقتدی کی نماز کا بیان

[۱۸۵] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ، فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر جب مکہ مکرمہ گئے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھا کر فرمایا کہ اے مکہ والو! اپنی نمازیں پوری کرلو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

اسلم نے بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۱۸۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

[۱۸۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ صَفْوَانَ، اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ، فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْنَا فَاَتْمَمْنَا.

صفوان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عبداللہ بن صفوان کی عیادت کے لیے آئے تو انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے کھڑے ہو کر نماز پوری کی۔

۷- بَابُ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ فِی السَّفَرِ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ

مسافر کا دن یا رات میں نفل پڑھنا اور سواری پر نماز ادا کرنا

[۱۸۸] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّیْ مَعَ صَلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ فِی السَّفَرِ شَيْئًا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، اِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّیْ عَلَى الْاَرْضِ، وَعَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں فرض نماز کے ساتھ اور کچھ نہ پڑھتے خواہ پہلے ہو یا بعد میں مگر رات میں کیونکہ اس وقت اتر کر زمین پر پڑھتے اور سواری پر تو خواہ کسی جانب رخ ہوتا۔

[۱۸۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانُوْا يَتَنَفَّلُوْنَ فِی السَّفَرِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد، عروہ بن زبیر اور ابو بکر بن عبدالرحمٰن سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ يَحْيٰى وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنِ النَّافِلَةِ فِی السَّفَرِ، فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِکَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِکَ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے سفر میں نفل پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ کوئی حرج نہیں خواہ رات ہو یا دن اور مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض اہل علم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

[۱۹۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، قَالَ بَلَغَنِیْ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى اِبْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِی السَّفَرِ، فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے صاحبزادے عبید اللہ بن عبداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھا تو انہیں منع نہیں کیا۔

۱۶۰- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِیِّ، عَنْ اَبِی الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ.

صحیح مسلم (۱۶۱۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ کا رخ خیبر کی جانب تھا۔

۱۶۱- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّیْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سفر میں رسول اللہ ﷺ سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور رخ

Presented by www.ziaraat.com

عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فِی السَّفَرِ حَیْثُ تَوَجَّھَتْ بِہٖ. قَالَ عَبْدُ

خواہ کسی جانب بھی ہوتا۔ عبداللہ بن دینار نے فرمایا کہ حضرت عبد

۱۶۲ **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، قَالَ رَاَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فِی السَّفَرِ وَھُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ، وَھُوَ مُتَوَجِّہٌ اِلَی غَیْرِ الْقِبْلَۃِ یَرْکَعُ، وَیَسْجُدُ اِیْمَاءً مِنْ غَیْرِ اَنْ یَضَعَ وَجْھَہٗ عَلٰی شَیْءٍ.

صحیح البخاری (۱۱۰۰) صحیح مسلم (۱۶۱۸)

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے سفر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کا رخ قبلہ کی جانب نہیں تھا۔ رکوع اور سجدہ اشارے سے کر رہے تھے بغیر اس کے کہ اپنا چہرہ کسی چیز پر رکھیں۔

۸- بَابُ صَلٰوۃِ الضُّحٰی

نماز چاشت کا بیان

۱۶۳- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ مُوْسَی بْنِ مَیْسَرَۃَ، عَنْ اَبِیْ مُرَّۃَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، اَنَّ اُمَّ ھَانِیءٍ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَتْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلّٰی عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ. صحیح البخاری (۳۵۷) صحیح مسلم (۱۶۶۶-۱۶۶۷)

ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابو طالب کو حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

۱۶۴- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ، اَنَّ اَبَا مُرَّۃَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَہٗ، اَنَّہٗ سَمِعَ اُمَّ ھَانِیءٍ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُہٗ یَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَۃُ ابْنَتُہٗ تَسْتُرُہٗ بِثَوْبٍ. قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ، فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ؟ فَقُلْتُ اُمُّ ھَانِیءٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ، فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ ھَانِیءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِہٖ قَامَ، فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّہٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُہٗ فُلَانُ بْنُ ھُبَیْرَۃَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ ھَانِیءٍ قَالَتْ اُمُّ ھَانِیءٍ وَذٰلِکَ ضُحًی. صحیح البخاری (۳۵۷) صحیح مسلم (۱۶۶۶-۱۶۶۷)

حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی فاطمہ نے کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے سلام کیا۔ فرمایا کہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ام ہانی بنت ابو طالب ہے۔ فرمایا کہ ام ہانی خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں پڑھیں ایک کپڑے میں لپٹ کر جب آپ فارغ ہو گئے تو میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرے ماں جائے بھائی حضرت علی کہتے ہیں کہ ہبیرہ کے جس بیٹے کو تم نے امان دی ہے میں اسے قتل کر دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام ہانی! جس کو تو نے امان دی اسے ہم نے امان دی اور وہ چاشت کا وقت تھا۔

۱۶۵- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِھَابٍ، عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّھَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّیْ سُبْحَۃَ الضُّحٰی قَطُّ، وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُھَا، وَاِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیَدَعُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نماز چاشت پڑھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو بالکل نہیں دیکھا اور میں نماز چاشت پڑھتی ہوں۔ یوں بھی ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ ایک کام کو پسند فرماتے لیکن کرتے نہ تھے اس ڈر سے کہ

Presented by www.ziaraat.com

الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ.

لوگ بھی کرنے لگیں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا۔

[۱۹۱] أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ تَقُولُ لَوْ نُشِرَ لِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهُمَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آٹھ رکعتیں چاشت پڑھا کرتیں پھر فرماتیں کہ اگر میرے والدین بھی جی اٹھیں تب بھی ان رکعتوں کو نہ چھوڑوں۔

۹- بَابُ جَامِعِ سُبْحَةِ الضُّحَى

نماز چاشت کے بارے میں

۱۶۶- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ. قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

صحیح البخاری (۸۶۰) صحیح مسلم (۲۶۶_۱۴۹۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی نانی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ ﷺ کو دعوتِ طعام دی' آپ نے اس میں سے کھایا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نماز پڑھا دوں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں ایک بوریہ کے لیے کھڑا ہوا جو بوسیدگی کے باعث سیاہ ہو گیا تھا' میں نے اس پر پانی چھڑکا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے' میں اور ایک یتیم آپ کے پیچھے تھے اور بوڑھی اماں ہمارے پیچھے تھیں' آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور تشریف لے گئے۔

[۱۹۲] أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالْهَاجِرَةِ، فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ، فَقُمْتُ وَرَاءَهُ، فَقَرَّبَنِي حَتَّى جَعَلَنِي حِذَاءَهُ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمَّا جَاءَ يَرْفَأُ تَأَخَّرْتُ، فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ.

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میں گرمی کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں نفل پڑھتے ہوئے پایا' میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے مجھے نزدیک کیا یہاں تک کہ دائیں جانب اپنے برابر کر لیا۔ جب یرفا آ گیا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور ہم دونوں نے آپ کے پیچھے صف بنا لی۔

۱۰- بَابُ التَّشْدِيدِ فِي أَنْ يَمُرَّ أَحَدٌ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان

۱۶۷- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

صحیح البخاری (۵۰۹) صحیح مسلم (۱۱۲۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے' حتی الامکان اسے روکے' باز نہ آئے تو اس سے جھگڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۶۸- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى

حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت ابو جہیم کی جانب یہ

Presented by www.ziaraat.com

عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ
[illegible]
اَبَا جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً؟

صحیح البخاری (۵۱۰) صحیح مسلم (۱۱۳۲-۱۱۳۳)

یوچھنے کے لیے آدمی بھیجا کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے
[illegible]
سے گزرنے والا جانے کہ یہ کتنا گناہ ہے تو چالیس تک کھڑا رہے
[illegible]
اس کے لیے سامنے سے گزرنے کی نسبت بہتر ہے۔ ابو النضر
نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ چالیس روز فرمایا یا چالیس مہینے یا
چالیس سال۔

[۱۹۳] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَهٗ، مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جانے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جائے، یہ اس کے لئے سامنے سے گزر جانے کی نسبت بہتر ہے۔

[۱۹۴] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ اَيْدِي النِّسَآءِ وَهُنَّ يُصَلِّيْنَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز پڑھتی ہوئی عورتوں کے سامنے سے گزرنے کو ناپسند فرماتے۔

[۱۹۵] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدٍ، وَلَا يَدَعُ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی نمازی کے سامنے سے نہ گزرتے اور کسی کو اپنے سامنے سے گزرنے نہ دیتے۔

۱۱- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت

۱۶۹- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لِلنَّاسِ بِمِنًى، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ، فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے تو میں صف کے کچھ حصے کے سامنے سے گزر گیا، پھر نیچے اترا، گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور میں صف میں شامل ہو گیا، کسی نے میری حرکت کا برا نہیں منایا۔

صحیح البخاری (۴۹۳) صحیح مسلم (۱۱۲۴ تا ۱۱۲۷)

[۱۹۶] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص بعض صفوں کے سامنے سے گزر جاتے اور نماز کھڑی ہوتی۔

Presented by www.ziaraat.com

وَالصَّلٰوةُ قَائِمَةٌ

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَأْسَ [illegible] مَدْخَلًا اِلَى الْمَسْجِدِ اِلَّا بَيْنَ الصُّفُوْفِ.

[illegible] لو مسجد میں داخل ہونے کا راستہ نہ ملے ماسوائے صفوں کے درمیان سے گزرنے کے۔

[۱۹۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جن میں سے نمازی کے سامنے سے گزرنا بھی تھا۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَیْءٌ مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ.

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور ان میں سے نمازی کے سامنے سے گزرنا بھی ہے۔ف

ف: بعض خانہ ساز محققین کے نزدیک اگر نمازی کے سامنے سے اگر حائضہ عورت' سیاہ کتا یا گدھا گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے خواہ کوئی چیز گزر جائے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا' ہاں گزرنے والا اگر عاقل بالغ مرد یا عورت ہو اور دانستہ تو وہ گناہگار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲- بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّیْ فِی السَّفَرِ

سفر میں نمازی کے آگے سُترہ ہو

[۱۹۸] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْتَتِرُ بِرَاحِلَتِهٖ اِذَا صَلّٰی.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر نماز پڑھتے وقت اپنی سواری کو سترہ بنالیا کرتے۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّیْ فِی الصَّحْرَاءِ اِلٰی غَيْرِ سُتْرَةٍ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ صحرا میں ان کے والد ماجد بغیر سترہ کے نماز پڑھ لیتے تھے۔

۱۳- بَابُ مَسْحِ الْحَصْبَاءِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں کنکریوں کا ہٹانا

[۱۹۹] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْقَارِیْءِ، اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِذَا اَهْوٰی لِيَسْجُدَ مَسَحَ الْحَصْبَاءَ لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهٖ مَسْحًا خَفِيْفًا.

ابوجعفر القاری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ جب سجدے میں جانے لگتے تو ہلکے ہاتھ سے کنکریوں کو سجدہ گاہ سے ہٹا دیا کرتے۔

۱۷۰- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُوْلُ مَسْحُ الْحَصْبَاءِ مَسْحَةً وَاحِدَةً، وَتَرْكُهَا خَيْرٌ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ کنکریوں کا ہٹانا ایک بار ہے اور نہ ہٹانا سرخ اونٹ ملنے سے بہتر ہے۔

سنن ابو داؤد (۹۴۵-۹۴۶) سنن ترمذی (۳۷۹-۳۸۰)
سنن نسائی (۱۱۹۰-۱۱۹۱) سنن ابن ماجہ (۱۰۲۶-۱۰۲۷)

Presented by www.ziaraat.com

۱۴- بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَسْوِیَةِ الصُّفُوْفِ

فَاِذَا جَاوَزُوْهُ اَخْبَرُوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَوَتْ كَبَّرَ.

[۲۰۱] اثر- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِیْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَاَنَا اُكَلِّمُهٗ فِیْ اَنْ يَّفْرِضَ لِیْ، فَلَمْ اَزَلْ اُكَلِّمُهٗ وَهُوَ يُسَوِّی الْحَصْبَاءَ بِنَعْلَيْهِ، حَتّٰی جَآءَهٗ رِجَالٌ قَدْ كَانَ وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الصُّفُوْفَ قَدِ اسْتَوَتْ، فَقَالَ لِیْ اسْتَوِ فِی الصَّفِّ، ثُمَّ كَبَّرَ.

صفیں درست کرنے کے بارے میں

فاذا جاوزوہ اخبروہ ان قد استوت کبر۔

[۲۰۱] اثر- وحدثنی عن مالک، عن عمہ ابی سہیل بن مالک، عن ابیہ انہ قال کنت مع عثمان بن عفان فاقیمت الصلوٰۃ وانا اکلمہ فی ان یفرض لی فلم ازل اکلمہ وہو یسوی الحصباء بنعلیہ حتی جاءہ رجال قد کان وکلہم بتسویۃ الصفوف فاخبروہ ان الصفوف قد استوت فقال لی استو فی الصف ثم کبر۔

ما لک بن ابو عامر اصبحی کا بیان ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو نماز کی اقامت ہوئی اور میں ان سے اپنا وظیفہ مقرر کروانے کے لیے بات کرتا رہا جب کہ وہ اپنے جوتوں سے کنکریاں برابر کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ لوگ آ گئے جنہیں آپ نے صفیں برابر کرنے پر مقرر فرمایا تھا' پس انہوں نے آ کر بتایا کہ صفیں سیدھی ہو گئیں تو مجھ سے فرمایا کہ صف میں مل جاؤ پھر تکبیر تحریمہ کہی۔

۱۵- بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰی فِی الصَّلٰوةِ

۱۷۱- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰی، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ الْبَصْرِیِّ، اَنَّهٗ قَالَ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ، وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰی فِی الصَّلٰوةِ (يَضَعُ الْيُمْنٰی عَلَى الْيُسْرٰی)، وَتَعْجِيْلُ الْفِطْرِ وَالْاِسْتِيْنَاءُ بِالسُّحُوْرِ.

صحیح البخاری (۳۴۸۳)

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

عبدالکریم بن ابوالمخارق بصری نے فرمایا کہ کلام نبوت سے یہ باتیں ہیں (۱) جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر (۲) نماز میں ہاتھوں کا ایک دوسرے پر رکھنا (دایاں ہاتھ بائیں پر) اور افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں دیر کرنا۔ ف

ف: نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اکثر بزرگوں کے نزدیک ارشاد خداوندی: ''قوموا للہ قانتین'' (البقرہ:۲۳۸) ''اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے'' کی تعمیل ہے۔ ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے' دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کا حلقہ بنائے اور باقی تینوں درمیانی انگلیوں کو بائیں کلائی پر رکھے۔ روایات کی رو سے اس میں اختلاف ہے کہ ہاتھ کہاں باندھے جائیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہاتھوں کو سینے سے نیچے اور ناف سے اوپر رکھے' جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ نمازی ناف کے نیچے ہاتھ باندھے۔ یہ روایات معتمدہ سے ثابت اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۷۲- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰی فِی الصَّلٰوةِ، قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ يَنْمِیْ ذٰلِكَ.

صحیح البخاری (۷۴۰)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابو حازم نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ اسے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۶- بَابُ الْقُنُوْتِ فِی الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا

[۱۰۱] **اثر** حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ لَا یَقْنُتُ فِی شَیْءٍ مِنَ الصَّلٰوۃِ۔

[ترجمہ اردو سے ماخوذ ہے]

ف بعض روایات سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ یا تین روز تک نماز فجر میں قنوت پڑھی جس میں بعض کفار کی تباہی اور بعض مسلمانوں کی رہائی کے لیے دعا کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد پھر آپ نے قنوت نہیں پڑھی' بعض صحابہ کرام نے بھی جنگ کے مواقع پر قنوت پڑھی ہے۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کا ارشاد یہ ہے کہ حالت جنگ ہو یا امن وامان کسی حالت اور کسی نماز کے اندر قنوت کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ قنوت صرف نماز وتر میں پڑھی جائے گی اور اس کا پڑھنا واجب ہے اور احناف کا معمول یہ قنوت ہے: اللھم انا نستعینک .....

۱۷- بَابُ النَّهْیِ عَنِ الصَّلٰوۃِ وَالْاِنْسَانُ یُرِیْدُ حَاجَتَهٗ

حاجتِ بول و براز کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

۱۷۳- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی' عَنْ مَالِکٍ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ' عَنْ اَبِیْهِ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْاَرْقَمِ کَانَ یَؤُمُّ اَصْحَابَهٗ' فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ یَوْمًا' فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ' ثُمَّ رَجَعَ' فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلْیَبْدَاْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ. سنن ابوداؤد (۸۸) سنن ترمذی (۱۴۲) سنن نسائی (۸۵۱) سنن ابن ماجہ (۶۱۶)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک روز نماز کا وقت ہوا تو یہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کا ارادہ قضائے حاجت کے لیے جانے کا ہو تو نماز سے پہلے فارغ ہو جانا چاہیے۔

[۲۰۳] **اثر** وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ' عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ' وَهُوَ ضَامٌّ بَیْنَ وَرِکَیْهِ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیشاب اور پاخانہ روک کر تم میں سے کوئی نماز نہ پڑھا کرے۔

۱۸- بَابُ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوۃِ وَالْمَشْیِ اِلَیْهَا

نماز کا انتظار کرنا اور نماز کے لیے جانا

۱۷۴- **وَحَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی' عَنْ مَالِکٍ' عَنْ اَبِی الزِّنَادِ' عَنِ الْاَعْرَجِ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ' مَا لَمْ یُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ' اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ. صحیح البخاری (۶۵۹) صحیح مسلم (۱۵۰۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی نماز پڑھ کر نماز پڑھنے کی جگہ پر بیٹھا رہے تو جب تک وضو نہ ٹوٹے فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے' اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

قَالَ مَالِکٌ لَا اَرٰی قَوْلَهٗ مَا لَمْ یُحْدِثْ اِلَّا الْاِحْدَاثَ الَّذِیْ یَنْقُضُ الْوُضُوْءَ.

امام مالک نے فرمایا کہ حدث کے مذکورہ ارشاد سے میرے نزدیک وضو کا ٹوٹنا مراد ہے۔

۱۷۵- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ' عَنْ اَبِی الزِّنَادِ' عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا [illegible]

صحیح البخاری (۶۵۹) صحیح مسلم (۱۵۰۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک آدمی نماز میں شمار ہوتا [illegible]

[۲۰۴] **اثر** - **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِیْ بَكْرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا، اَوْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ غَيْرَهٗ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا، اَوْ لِيُعَلِّمَهٗ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، رَجَعَ غَانِمًا.

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن فرمایا کرتے کہ جو صبح یا شام کو مسجد میں جائے تا کہ نیکی کی بات سیکھے یا سکھائے اور اس کے علاوہ اسے کوئی اور کام نہ ہو، جب اپنے گھر لوٹے گا تو راہِ خدا میں اس جہاد کرنے والے کی طرح ہوگا جو غنیمت لے کر واپس لوٹا ہو۔

[۲۰۵] **اثر** - **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ، ثُمَّ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، فَاِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ، لَمْ يَزَلْ فِیْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّیَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نماز پڑھ کر جب تک نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہے گا تو برابر فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے کہ اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اگر وہ نماز پڑھنے کی جگہ سے کھڑا ہو گیا لیکن اگلی نماز کے انتظار میں مسجد کے اندر بیٹھا رہا تو نماز پڑھنے تک وہ نماز میں ہی شمار ہوگا۔

۱۷۶ - **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ. صحیح مسلم (۵۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیزیں نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹاتا اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ وہ ہیں تکلیف کے وقت پورا وضو کرنا، مسجد کی جانب زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ رباط یہی ہے، رباط یہی ہے، رباط یہی ہے۔

[۲۰۶] **اثر** - **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ يُقَالُ لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ، اِلَّا اَحَدٌ يُرِيْدُ الرُّجُوْعَ اِلَيْهِ، اِلَّا مُنَافِقٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: نہیں نکلتا تم میں سے کوئی اذان کے بعد مسجد سے مگر اس کا واپس آنے کا ارادہ ہوگا یا وہ منافق ہوگا۔

۱۷۷ - **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِیِّ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ.

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

Presented by www.ziaraat.com

صحیح البخاری (۱۱۷۴) صحیح مسلم (۱۶۵۱)

[۲۰۷] **اثر** - **وحدثنی** عن مالک عن ابی النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن انہ قال رایت عبد اللہ بن عمر یدخل المسجد یجلس قبل ان یرکع. قال ابو النضر یعنی بذلک عمر بن عبید اللہ ویعیب ذلک علیہ ان یجلس اذا دخل المسجد قبل ان یرکع.

قال یحییٰ قال مالک وذلک حسن ولیس بواجب. صحیح البخاری (۶۸۴) صحیح مسلم (۹۴۸)

(۱۲۷ صفحہ ۵ پارہ ۱) ہے [illegible] سے اس [illegible] سے بتایا [illegible] سے [illegible] مسجد میں داخل [illegible] نہیں دیکھا؟ ابو النضر نے فرمایا کہ انہوں نے ان کی [illegible] کرتے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ یہ اچھی بات ہے لیکن واجب نہیں۔

۱۹ - بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلٰى مَا يُوْضَعُ عَلَيْهِ الْوَجْهُ فِي السُّجُوْدِ

جس چیز پر سجدہ کرے تو اس پر دونوں ہاتھ رکھے

[۲۰۸] **اثر** - **حدثنی** یحییٰ عن مالک عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سجد وضع کفیہ علی الذی یضع علیہ جبہتہ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سجدہ کرتے تو جس چیز پر سجدہ کرتے اسی پر اپنے دونوں ہاتھ رکھا کرتے تھے۔

قال نافع ولقد رایتہ فی یوم شدید البرد وانہ لیخرج کفیہ من تحت برنس لہ حتی یضعہما علی الحصباء.

نافع کا بیان ہے کہ میں نے انہیں سخت سردی میں دیکھا کہ وہ جبہ کے نیچے سے اپنے دونوں ہاتھ نکالتے اور انہیں پتھریلی زمین پر رکھتے۔

[۲۰۹] **اثر** - **وحدثنی** عن مالک عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من وضع جبہتہ بالارض فلیضع کفیہ علی الذی یضع علیہ جبہتہ ثم اذا رفع فلیرفعہما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: جو زمین پر اپنی پیشانی رکھے تو جس پر پیشانی رکھی ہے اپنے ہاتھ بھی اسی پر رکھے۔ جب سر اٹھائے تو اپنے ہاتھ بھی اٹھالے کیونکہ ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جیسے پیشانی کرتی ہے۔

۲۰ - بَابُ الْاِلْتِفَاتِ وَالتَّصْفِيْقِ عِنْدَ الْحَاجَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں کسی جانب دیکھنا یا ضرورتاً تالی دینا

۱۷۸ - **حدثنی** یحییٰ عن مالک عن ابی حازم سلمۃ بن دینار عن سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ ﷺ ذہب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینہم وحانت الصلوٰۃ فجاء المؤذن الی ابی بکر الصدیق فقال اتصلی للناس فاقیم؟ قال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول اللہ ﷺ والناس فی الصلوٰۃ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابو بکر صدیق کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں تکبیر کہہ دوں؟ فرمایا: ہاں! پس حضرت ابو بکر نماز پڑھانے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور لوگ نماز

Presented by www.ziaraat.com

فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ ' فَصَفَقَ النَّاسُ ' وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهٖ ' فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِيْحِ ' الْتَفَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ ' فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ' ثُمَّ اسْتَاْخَرَ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ ' وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ ' فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيْحِ ' مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ ' فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ ' وَاِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ.

صحیح البخاری (۶۸۴) صحیح مسلم (۴۲۱ - ۱۰۲)

میں تھے۔ آپ صفوں کو چیر کر پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تین بار تالی بجائی اور حضرت ابوبکر نماز میں کسی جانب التفات نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالی بجائیں تو حضرت ابوبکر متوجہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کا اشارہ کیا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر پیچھے ہٹ کر پہلی صف میں آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ آگے ہو گئے اور نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے ابوبکر! جب میں نے حکم دیا تو اپنی جگہ ٹھہرنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کثرت سے سیٹیاں کیوں بجائیں؟ جسے نماز میں کوئی واقعہ پیش آئے تو سبحان اللہ کہے' جب یہ تسبیح کہے گا تو وہ متوجہ ہو جائے گا اور سیٹی عورتوں کے لیے ہے۔

[۲۱۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر اور کسی جانب توجہ نہیں فرمایا کرتے تھے۔

[۲۱۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْقَارِيءِ ' اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَرَائِيْ ' وَلَا اَشْعُرُ بِهٖ ' فَالْتَفَتُّ ' فَغَمَزَنِيْ.

ابوجعفر القاری نے فرمایا کہ میں نماز پڑھتا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر میرے پیچھے تھے' مجھے معلوم نہ تھا' میں ان کی جانب متوجہ ہوا تو انہوں نے مجھے دبایا۔

۲۱- بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ جَاءَ وَالْاِمَامُ رَاكِعٌ

اگر امام کو رکوع میں پائے تو کیا کرے؟

[۲۱۲] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ ' اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْمَسْجِدَ ' فَوَجَدَ النَّاسَ رُكُوْعًا ' فَرَكَعَ ' ثُمَّ دَبَّ حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ.

ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو رکوع میں پایا تو رکوع کر لیا' پھر آگے بڑھے یہاں تک کہ صف میں جا ملے۔

[۲۱۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَدِبُّ رَاكِعًا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رکوع کی حالت میں چل کر مل جاتے۔

۲۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضور پر درود پڑھنے کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

۱۷۹- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ [illegible] أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

صحیح البخاری (۳۳۶۹) صحیح مسلم (۹۱۰)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ [illegible] ہو [illegible] اور اولاد پر جیسے درود بھیجی تو نے آل ابراہیم پر اور برکت دے حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد کو جیسے برکت دی تو نے آل ابراہیم کو بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

۱۸۰- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ. صحیح مسلم (۹۰۶)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، پس ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے تو ہم نے چاہا کہ آپ سے یہ سوال ہی نہ کیا جاتا۔ پھر فرمایا: یوں کہا کرو: اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد اور آل محمد پر جیسے درود بھیجی تو نے حضرت ابراہیم پر اور برکت دے حضرت محمد اور آل محمد کو جیسے برکت دی تو نے جہانوں میں آل ابراہیم کو، بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے اور سلام کی ترکیب تو تمہیں پہلے ہی معلوم ہے۔

[۲۱۴] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس کھڑے ہیں اور درود بھیجتے ہیں نبی کریم ﷺ پر اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر پر۔

۲۳- بَابُ الْعَمَلِ فِي جَامِعِ الصَّلٰوةِ

نماز کی ادائیگی کے متعلقات

۱۸۱- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ، فَيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں نماز مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں نماز عشاء کے بعد اور جمعہ کے بعد آپ نماز نہ پڑھتے بلکہ گھر لوٹ جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

Presented by www.ziaraat.com

صحیح البخاری (۹۳۷) صحیح مسلم (۱۶۹۵)

[illegible]

تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

[illegible] ہے میں تمہیں پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں

صحیح البخاری (۴۱۸) صحیح مسلم (۹۵۷)

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سراپا معجزہ تھے۔ آپ کا دیکھنا ظاہری آنکھوں کے دیکھنے پر ہی منحصر نہ تھا بلکہ آپ آئینے کی طرح سراپا چشم تھے اور آگے پیچھے دائیں بائیں کی ہر چیز آپ کو نظر آتی رہتی تھی۔ علاوہ بریں حضور شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع پوشیدہ نہیں ہے۔ یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ رکوع جسمانی فعل ہے کہ نمازی اپنے پروردگار کے حضور نماز میں اپنے دھڑ کو جھکاتا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ لیتا ہے جب کہ خشوع سراسر دل کا فعل ہے اور حضور فرماتے ہیں کہ میں تمہارے دلوں کی اس کیفیت کو بھی جانتا ہوں' شاعرِ مشرق نے شاید اسی لیے فرمایا ہے:

چشم تو بینندہ ءِ مافی الصدور

معلوم ہوا کہ خدا کے خلیفہ اعظم' محبوب اکرم ایسے صاف و شفاف آئینہ ہیں جس میں ہر ایک کے ظاہر و باطن کی تصویر آ جاتی ہے جس کے باعث ان پر کسی کا ظاہر چھپا رہتا ہے اور نہ باطن۔ یہاں یہ بات بھی مدِ نظر رکھنی چاہیے کہ نبی کریم ﷺ جو کچھ ارشاد فرمائیں ہر مسلمان اس پر جان و دل سے یقین رکھتا اور اسے درست تسلیم کرتا ہے۔ شمع رسالت نے ارشاد فرمایا اور پروانوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ اپنے آقا کی معجز نما شان سے آگاہ ہو گئے۔ یہ ارشاد فرمانے سے پہلے آپ نے خدا کی قسم کھائی' اسے یوں سمجھ لیجئے کہ بات اہم تھی لہٰذا قسم سے اسے مؤکد کر دیا اور خواہ یوں شمار کر لیجئے کہ اس کائنات ارضی و سماوی کے بے مثال اور شفاف ترین آئینے میں وہ لوگ بھی آئے جو رکوع سجدے تو خوب کریں گے' سرورِ دو عالم کے امتی ہونے کا اونچے سروں میں دم بھریں گے لیکن ساتھ ہی نبی کریم ﷺ کی اس معجز نما شان کا انکار کر کے اپنے ایمان کا بیڑہ غرق کریں گے' چنانچہ ان پر حجت قائم کرنے کی غرض سے آپ نے اپنے ارشاد گرامی کو قسم کے ساتھ مؤکد فرما دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا. صحیح البخاری (۱۱۹۴) صحیح مسلم (۳۳۷۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قباء میں سوار ہو کر اور پیدل بھی تشریف لایا کرتے تھے۔

۱۸۴- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ فِيْهِمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ، وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ، وَأَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ صَلٰوتَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا، وَلَا سُجُوْدَهَا.

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرابی' چور اور زانی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ ان کے احکام نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ بے حیائی کے کام ہیں اور ان کی سزا ہے اور سب سے بری چوری نماز کی چوری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کی چوری کیسی؟ فرمایا: جو اس کے رکوع اور سجدے پورے نہ

Presented by www.ziaraat.com

کر لے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ [illegible]
فِي بُيُوتِكُمْ. صحیح البخاری (۴۳۲) صحیح مسلم (۱۸۱۷)

[۲۱۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيضُ السُّجُودَ اَوْمَا بِرَاْسِهِ اِيمَاءً، وَلَمْ يَرْفَعْ اِلٰى جَبْهَتِهِ شَيْئًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب مریض سجدہ نہ کر سکے تو اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرے لیکن پیشانی کے نیچے کوئی چیز نہ رکھے۔

[۲۱۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا جَاءَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّاسُ، بَدَاَ بِصَلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا شَيْئًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسجد میں آتے اور لوگ نماز پڑھ چکے ہوتے تو یہ فرض نماز پڑھنا شروع کر دیتے اور اس سے پہلے کچھ نہ پڑھتے۔

[۲۱۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا، فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ اِذَا سُلِّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي، فَلَا يَتَكَلَّمْ، وَلْيُشِرْ بِيَدِهِ.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا، پس انہوں نے اسے سلام کیا تو اس نے زبان سے جواب دیا۔ حضرت عبداللہ اس کی جانب لوٹے اور اس سے فرمایا: جب تم کسی نمازی کو سلام کرو تو وہ زبان سے جواب نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کرے۔

[۲۱۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً، فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا وَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ، فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ، فَلْيُصَلِّ الصَّلٰوةَ الَّتِي نَسِيَ، ثُمَّ لِيُصَلِّ بَعْدَهَا الْاُخْرٰى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو تم میں سے کسی نماز کو بھول جائے، پھر امام کے ساتھ اگلی نماز پڑھتے ہوئے اسے یاد آئے تو جب امام سلام پھیر دے تو اسے اپنی بھولی ہوئی نماز پڑھ لینی چاہیے اور پھر دوسری نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے۔

[۲۱۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلٰى جِدَارِ الْقِبْلَةِ، فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلٰوتِي انْصَرَفْتُ اِلَيْهِ مِنْ قِبَلِ شِقِّي الْاَيْسَرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَنْصَرِفَ عَنْ يَمِينِكَ. قَالَ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْكَ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاِنَّكَ قَدْ اَصَبْتَ اِنَّ قَائِلًا يَقُولُ انْصَرِفْ عَنْ يَمِينِكَ، فَاِذَا

حضرت واسع بن حبان کا بیان ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دیوار قبلہ کے ساتھ پیٹھ لگائے بیٹھے تھے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو بائیں جانب سے مڑ کر ان کے پاس گیا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ آپ کو دائیں جانب سے مڑنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا کہ آپ کو دیکھ کر چلا آیا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ آپ نے درست کیا۔ ایک صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ دائیں جانب سے مڑنا چاہیے لیکن تم جب نماز پڑھو تو جدھر سے چاہو مڑو، خواہ دائیں جانب سے، خواہ

Presented by www.ziaraat.com

كُنْتَ تُصَلِّيْ فَانْصَرِفُ حَيْثُ شِئْتَ إِنْ شِئْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ وَإِنْ شِئْتَ عَنْ شِمَالِكَ.

[۲۱۹] وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَأُصَلِّيْ فِيْ مَحَطِّ الْإِبِلِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا وَلٰكِنْ صَلِّ فِيْ مُرَاحِ الْغَنَمِ.

سنن ابوداؤد (۴۹۳)

جس جانب سے

[۲۱۹] اور مجھ سے بیان کیا مالک نے ابی النضر سے جو غلام ہے عمر بن عبید اللہ کا انہوں نے ابی مرہ سے جو غلام ہے ام ہانی بنت ابی طالب کا کہ انہوں نے اس میں کچھ حرج نہیں سمجھا کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا میں اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ بکریوں کے بٹھانے کی جگہ تو نماز پڑھ سکتے ہو۔

[۲۲۰] **أَثَرٌ** - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ مَا صَلٰوةٌ يُجْلَسُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهَا؟

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ وہ کونسی نماز ہے جس کی ہر رکعت میں بیٹھا جاتا ہے؟

ثُمَّ قَالَ سَعِيْدٌ هِيَ الْمَغْرِبُ إِذَا فَاتَتْكَ مِنْهَا رَكْعَةٌ، وَكَذٰلِكَ سُنَّةُ الصَّلٰوةِ كُلِّهَا.

پھر سعید نے خود ہی فرمایا کہ وہ مغرب کی نماز ہے جبکہ تمہاری ایک رکعت جاتی رہے اور ہر نماز کے لیے یہی طریقہ ہے۔

۲۴- بَابُ جَامِعِ الصَّلٰوةِ

نماز کے متعلقات کا بیان

۱۸۷- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

صحیح البخاری (۵۱۶) صحیح مسلم (۱۲۱۲-۱۲۱۵)

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے حضرت امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ کو اٹھایا ہوا تھا جس کے والد کا نام ابو العاص بن ربیعہ تھا، جب آپ سجدے میں جاتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھا لیتے۔

۱۸۸- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

صحیح البخاری (۵۵۵) صحیح مسلم (۱۴۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باری باری آتے رہتے ہیں تمہارے پاس فرشتے رات اور دن کے اور وہ نماز عصر اور نماز فجر کے وقت، پھر وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے جو سب کچھ جانتا ہے کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۸۹- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ ' فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ ' فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ ' قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ ' فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ ' فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ ' مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا. صحیح البخاری (٦٧٩)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، [illegible] آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہ سنا سکیں گے' لہٰذا حضرت عمر کے لیے فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے حفصہ سے کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو آواز نہ سنا سکیں گے' لہٰذا حضرت عمر کے لیے حکم فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' حفصہ نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو' ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا: مجھے آپ سے کوئی بھلائی حاصل نہیں ہوئی۔ف

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیائے کرام کے بعد سب انسانوں سے افضل ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں شمع رسالت کے عدیم المثال پروانوں اور انبیائے کرام کے بعد سب سے یگانوں کا امام مقرر فرمایا۔ اپنے حکم سے اپنی موجودگی میں جسے امتِ محمدیہ کا امام بنایا۔ امامت صغریٰ کا تاج ان کے سر پر سجا کر بتایا کہ یہ تمہارا امام ہے بھلا اب امامت کبریٰ کے لیے اور کس پر نظر جا کر ٹھہرتی؟ صحابۂ کرام نے بالآخر حضرت ابوبکر صدیق کو خلیفہ منتخب کر کے رسول اللہ ﷺ کے اشارے پر عمل کر کے دکھا دیا اور سب نے اس فیصلے کو جان و دل سے قبول کر لیا' کسی مسلمان کو اس پر نہ اس وقت اعتراض تھا اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔

۱۹۰- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ' اَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ ' فَسَارَّهُ ' فَلَمْ يُدْرَ مَا سَارَّهُ بِهِ ' حَتّٰى جَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' فَاِذَا هُوَ يَسْتَاْذِنُهُ فِيْ قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ جَهَرَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلٰى ' وَلَا شَهَادَةَ لَهُ ' فَقَالَ اَلَيْسَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ بَلٰى ' وَلَا صَلٰوةَ لَهُ ' فَقَالَ ﷺ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ نَهَانِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

حضرت عبید اللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آ کر سرگوشی کی۔ ہمیں معلوم نہ ہوا کہ اس نے کان میں کیا بات کہی ہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ آواز سے گویا ہوئے تو پتہ لگا کہ وہ ایک منافق کو قتل کرنے کی اجازت مانگتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے آواز سے فرمایا کہ کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کا رسول ہے؟ اس آدمی نے کہا کیوں نہیں لیکن اس کی گواہی نا قابلِ اعتبار ہے۔ فرمایا: کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ عرض گزار ہوا: کیوں نہیں لیکن اس کی نماز نماز نہیں ہے۔ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۹۱- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا بَعْدَ اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ عُبِدَ ، اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا [illegible] قبروں کو جدہ گاہ بنالیا۔ ف

ف: نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی عبادت کی جائے۔ آپ کی یہ دعا عام ورقبول ہوئی ہو گی لہٰذا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کی تربت انور و روضۂ اطہر کو بت بنایا گیا ہو یا اس مقام آرام گاہ خیر الانام کی عبادت کی گئی ہو؟ ہرگز آج تک ایسا نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کو اپنے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے جو بے پناہ محبت وعقیدت ہے اس کے باعث وہ شمع رسالت کی جانب آج بھی پروانہ وار دوڑتے چلے جاتے ہیں اور آقا کے قدموں میں پہنچ کر سکون قلب کی دولت پاتے ہیں کیونکہ ان کے پروردگار نے انہیں اس بارگاہِ عالی میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا. (النساء:۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے پاس حاضر ہوں، پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس حکم خداوندی کے تحت اہل ایمان جب اپنے آقا و مولیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں، محبوب پروردگار سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور جب تک وہاں نہ پہنچ سکیں تو شمع نبوت کے پروانوں کی بارگاہوں میں حاضر ہو کر رحمت خداوندی کے متلاشی رہتے اور عملاً ثابت کرتے ہیں کہ انہیں بھی اللہ کے پیاروں سے پیار ہے اور خدا کے دوستوں کو وہ بھی دوست رکھتے ہیں۔ جس طرح ساون کے اندھوں کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے ایسے ہی شرک فروش ٹولے کو اللہ والوں سے اظہار محبت وعقیدت کے سارے مناظر بھی شرک دکھائی دیتے ہیں۔ جس بارگاہ بے کس پناہ کی حاضری کا شرف حاصل کرنے کے لیے روزانہ ستر ہزار فرشتے شدر حال کر کے آتے اور صلوٰۃ وسلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ اس بارگاہ عالی تک رسائی ہو یا ان کے پیاروں خدا کے یاروں کی بارگاہ میں کوئی حاضری دے تو اس کا شرک سے کیا تعلق؟ معلوم نہیں کہ ان مہربانوں کے نزدیک خدا کا بھی کوئی مزار ہے کہ جس پر جانا توحید ہے اور دوسروں کے مزاروں پر جانا شرک۔ کاش! یہ حضرات مرنے سے پہلے عقیدت اور عبادت کے فرق کو جان لیں تاکہ یہ کرم فرما مسلمانوں کو مشرک اور مشرکوں بت پرستوں کو آقا و مولیٰ بنانے کی بیماری سے نجات پاسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے کہ وہ عمر بھر یہی کہتے رہیں:

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

۱۹۲- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ ، اَنَّ عُتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ کَانَ یَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰی ، وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا تَکُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ ، وَالسَّیْلُ ، وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ ، فَصَلِّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ بَیْتِیْ مَکَانًا

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے اور وہ نابینا تھے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے گزارش کی تھی کہ اندھیرا، بارش اور سیلاب بھی آتا ہے اور میری بینائی بہت کمزور ہے تو یا رسول اللہ! آپ میرے غریب خانے پر کسی جگہ نماز پڑھیے

Presented by www.ziaraat.com

اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ تا کہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں پس رسول اللہ ﷺ

[illegible]

صحیح البخاری (۴۲۵) صحیح مسلم (۱۴۸_۱۴۹_۱۴۹۴ تا ۱۴۹۶) اللہ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی۔ف

ف: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ میرے گھر میں آپ کسی جگہ نماز ادا فرمائیں تا کہ میں اس جگہ کو اپنے لیے سجدہ گاہ بنالوں۔ حضور نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ عتبان! بھلا اللہ اور اس کے رسول نے کہیں یہ حکم دیا ہے کہ اپنے گھر میں اس جگہ نماز پڑھو جہاں اللہ کے رسول نے پڑھی ہو اور نہ اس انداز فکر کو شرک و بدعت قرار دیا بلکہ ان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے آپ نے ان کے گھر میں نماز ادا کی' تا کہ ان کی خواہش کے مطابق گھر میں ایک جگہ مقدس و متبرک ہو جائے اور وہ اسے اپنی عبادت گاہ بنالیں۔ عقیدت اور عبادت کے اس واضح فرق میں شرک فروش ٹولہ دھاندلی کر کے سچے اور پکے مسلمانوں کو مشرک بتانے اور منوانے کے لیے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔

اس موقع پر مجھے ایک لطیفہ یاد آیا۔ مدرسہ انوار التوحید میں شرک فروش ٹولے کے دو مولوی صاحبان بیٹھے تنہائی میں توحید کو پھیلانے اور شرک کو دنیا بھر سے مٹانے کی تدابیر پر غور فرما رہے تھے۔ ایک مولوی صاحب کا نام بدعت توڑ اور دوسرے کا شرک پھوڑ تھا' اثنائے گفتگو مولانا شرک پھوڑ صاحب فرمانے لگے: بھائی بدعت توڑ! دل چاہتا ہے کہ آج آپ سے دل کی بات کہہ دوں! یار بعض احادیث کو پڑھ کر میں حیران رہ جاتا ہوں کہ حضرات صحابۂ کرام جیسی ہستیوں کو ہو کیا گیا تھا؟ دیکھیے حضور تھوکتے تو وہ اسے حاصل کرنے کے لیے دوڑتے' حضور وضو فرماتے تو وہ مستعمل پانی کا ایک ایک قطرہ حاصل کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے' اگر وہ مل جاتا تو فبہا ورنہ جس زمین پر گرتا اس گیلی مٹی کو لے کر اپنے جسم اور کپڑوں پر مل لیتے' حضور حجامت بنواتے تو وہ ایک ایک بال کو حاصل کرنے کی ایسے کوشش کرتے کہ گویا ابھی آپس میں لڑ پڑیں گے' اپنے گھر میں نماز بھی اس جگہ پڑھنا پسند کرتے جہاں حضور سے نماز پڑھوا لیتے' بھلا ان سے کون پوچھتا کہ جب ایسا کرنے کا اللہ اور رسول نے کوئی حکم نہیں دیا تو آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ یار سچی بات تو یہ ہے کہ اگر سچی بات کہہ دی جائے تو سارے مسلمان لٹھ لے کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے' ورنہ مجھے تو صحابہ بھی بالکل بریلوی ہی نظر آتے ہیں' زاویۂ نظر ان کا بھی شرک پسندانہ ہی تھا۔

اس کے بعد تھوڑی دیر تو منہ پر مہر سکوت لگائے رکھی اور پھر قفل دہن کھولتے ہوئے یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں کہ بھائی بدعت توڑ! چلیے صحابہ تو اس لیے یہ دھندا کر رہے ہوں گے کہ ساری دنیا میں عاشق رسول مشہور ہو جائیں گے اور ان کے نام کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بج جائے گا لیکن خود حضور کو کیا ہو گیا تھا کہ ان حرکتوں سے صحابہ کو منع نہ فرمایا؟ یار مجھے تو یوں لگتا ہے کہ بریلی والے مولوی کا حضور پر بھی جادو چل گیا تھا' حضور بھی اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آ گئے تھے' شرک پسند سہی لیکن کم بخت کی باتوں میں رس بڑا ہے۔ بدعت توڑ مولانا نے لقمہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بھائی شرک پھوڑ! بریلی والا مولوی تو کل پرسوں پیدا ہوا تھا' وہ حضور کے زمانے میں کب تھا؟ مولانا شرک پھوڑ صاحب فرمانے لگے کہ یار میں تو یہی سمجھ سکا ہوں کہ توحید کے ساتھ ساتھ بریلویت بھی خود حضور نے پھیلائی ہے۔

اس کے بعد ایک سرد آہ بھرتے ہوئے مولانا شرک پھوڑ صاحب نے بڑے دردناک لہجے میں کہا: یار چلیے صحابہ ایسا کرتے رہے' حضور بھی اس دھندے کو تعظیم کے پردے میں چھپا کر خوش ہوتے رہے کہ میرا قیصر و کسریٰ سے بھی بڑھ کر احترام کیا جا رہا ہے اور وہ بھی دل کی گہرائیوں سے' لیکن معلوم نہیں خدا کو کیا ہو گیا تھا کہ اور ہزاروں احکام تو نازل فرماتا رہا لیکن ایک دفعہ بھی صحابہ سے یہ نہیں فرمایا کہ تعظیم کے پردے میں یوجا پاٹ کا یہ کاروبار بند کر دو۔ نہ اپنے نبی کو حکم دیا کہ صحابہ کو ایسا کرنے سے منع فرما دو۔ یار مجھے تو یوں

Presented by www.ziaraat.com

محسوس ہوتا ہے کہ خود خدا شرک پسند اور بریلویت نواز ہے اور خواہ مخواہ ساری مصیبت ہمارے سر پر ڈالی ہوئی ہے۔ مولانا شرک پھوڑ

شرک تفسیر ... تفسیر ...

۱۹۳- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. صحیح البخاری (۴۷۵) صحیح مسلم (۵۴۷۱)

عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے جب میں چت لیٹے ہوئے دیکھا اور آپ نے ایک پیر کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

[۲۲۱] **اثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[۲۲۲] **اثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ لِإِنْسَانٍ إِنَّكَ فِي زَمَانٍ كَثِيرٌ فُقَهَاؤُهُ قَلِيلٌ قُرَّاؤُهُ، تُحْفَظُ فِيهِ حُدُودُ الْقُرْآنِ، وَتُضَيَّعُ حُرُوفُهُ، قَلِيلٌ مَنْ يَسْأَلُ، كَثِيرٌ مَنْ يُعْطِي، يُطِيلُونَ فِيهِ الصَّلٰوةَ، وَيُقْصِرُونَ الْخُطْبَةَ، يُبَدُّونَ أَعْمَالَهُمْ قَبْلَ أَهْوَائِهِمْ، وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ كَثِيرٌ قُرَّاؤُهُ، يُحْفَظُ فِيهِ حُرُوفُ الْقُرْآنِ، وَتُضَيَّعُ حُدُودُهُ، كَثِيرٌ مَنْ يَسْأَلُ، قَلِيلٌ مَنْ يُعْطِي، يُطِيلُونَ فِيهِ الْخُطْبَةَ، وَيُقْصِرُونَ الصَّلٰوةَ، يُبَدُّونَ فِيهِ أَهْوَاءَهُمْ قَبْلَ أَعْمَالِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم ایسے زمانے میں ہو کہ اب عالم بہت ہیں اور الفاظ کی لکیر کو پیٹنے والے کم' قرآنی حدود کی حفاظت کی جاتی ہے اور حروف کو ضائع کر دیا جاتا ہے' مانگنے والے کم اور دینے والے زیادہ ہیں' نمازیں لمبی پڑھتے ہیں اور تقریریں مختصر کرتے ہیں' خواہشات کے آڑے آنے سے پہلے عمل کر گزرتے ہیں۔ لیکن عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ عالم کم ہوں گے اور پڑھنے والے زیادہ' قرآن حکیم کے حروف کو محفوظ کریں گے اور اس کی حدود کو ضائع کریں گے' مانگنے والے بہت ہوں گے اور دینے والے کم' تقریریں لمبی لمبی جھاڑیں گے اور نمازیں مختصر پڑھیں گے اور ان کی خواہشات ان کے اعمال پر غالب ہوں گی۔

۱۹۴- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَا يُنْظَرُ فِيهِ مِنْ عَمَلِ الْعَبْدِ الصَّلٰوةُ، فَإِنْ قُبِلَتْ مِنْهُ نُظِرَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عَمَلِهِ، وَإِنْ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ لَمْ يُنْظَرْ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ. سنن ابوداؤد (۸۶۴) سنن ترمذی (۴۱۳) سنن نسائی (۴۶۴) سنن ابن ماجہ (۱۴۲۵)

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز دیکھی جائے گی۔ اگر یہ ہوئی تو باقی اعمال دیکھے جائیں گے اور اگر یہی قبول نہ ہوئی تو دوسرا کوئی عمل نہیں دیکھا جائے گا۔

۱۹۵- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو وہ عمل سب سے پسند ہے جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔

Presented by www.ziaraat.com

صَاحِبُهُ. صحیح البخاری (٦٤٦٢)

۱۹۶- **وحدثني** [illegible] سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ [illegible] أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَجُلَانِ [illegible] فَجَاءَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ وَأَبْطَأَ الْآخَرُ فَذُكِرَتْ فَضِيلَةُ الْأَوَّلِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ يَكُنِ الْآخَرُ مُسْلِمًا؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَانَ لَا بَأْسَ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِيكُمْ مَا بَلَّغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ، إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَاةِ كَمَثَلِ نَهَرٍ غَمْرٍ عَذْبٍ بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَقْتَحِمُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَمَا تَرَوْنَ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا بَلَّغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ. صحیح البخاری (۵۲۸) صحیح مسلم (۱۵۲۰)

[۲۲۳] **أثر- وحدثني** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ كَانَ إِذَا مَرَّ عَلَيْهِ بَعْضُ مَنْ يَبِيعُ فِي الْمَسْجِدِ دَعَاهُ، فَسَأَلَهُ مَا مَعَكَ؟ وَمَا تُرِيدُ؟ فَإِنْ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَبِيعَهُ، قَالَ عَلَيْكَ بِسُوقِ الدُّنْيَا، وَإِنَّمَا هٰذَا سُوقُ الْآخِرَةِ.

[۲۲۴] **أثر- وحدثني** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَنَى رَحَبَةً فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ، وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْغَطَ أَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ، فَلْيَخْرُجْ إِلَى هٰذِهِ الرَّحَبَةِ.

۲۵- بَابُ جَامِعِ التَّرْغِيبِ فِي الصَّلٰوةِ

۱۹۷- **حدثني** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتّٰى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكٰوةَ، فَقَالَ

[illegible] مسلمان نہیں؟ لوگ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں برائی اس میں بھی کوئی نہیں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ نماز نے اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہو؟ بے شک نماز کی مثال نہر جیسی ہے جو کسی کے دروازے کے سامنے بہے، وہ روزانہ اس میں پانچ وقت غوطے لگائے، کیا اس کے جسم پر میل رہ جائے گی؟ پس تمہیں نہیں معلوم کہ نماز کہاں پہنچا دیتی ہے۔

عطاء بن یسار جب ایسے شخص کے پاس سے گزرتے جو مسجد میں سودا بیچتا تو اسے اپنے پاس بلاتے اور فرماتے کہ تمہارے پاس کیا ہے اور تم کیا چاہتے ہو؟ اگر وہ بتاتا کہ میں سودا بیچتا ہوں، تو فرماتے کہ تجھے دنیا کے بازار میں جانا چاہیے اور یہ تو آخرت کا بازار ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے کسی گوشے میں ایک جگہ بنا دی جس کو بطیحاء کہا جاتا اور فرمایا کہ جو باتیں کرنا چاہے یا شعر پڑھے یا آواز بلند کرے تو اسے اس جگہ چلا جانا چاہیے۔

نماز کی ترغیب کا بیان

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجد والوں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، گنگناہٹ کی طرح بول رہا تھا اور پتہ نہیں لگتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ آپ کے نزدیک ہوا تو اس نے اسلام کے متعلق پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ رات دن میں پانچ نمازیں، عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ فرمایا کہ کچھ نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے پڑھو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے، عرض کی کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر اور ہیں؟ فرمایا: نہیں مگر جو تم اپنی

Presented by www.ziaraat.com

هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ لَا، إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ، فَأَدْبَرَ

صحیح البخاری (۴۶) صحیح مسلم (۱۰۰-۱۰۱)

خوشی سے رکھو راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ کے

پیٹھ پھیر کر چل دیا اور یہ کہتا جا رہا تھا کہ خدا کی قسم! میں ان پر نفلی اضافہ ہرگز نہیں کروں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ اپنی بات میں سچا ہے تو نجات پا گیا۔

۱۹۸- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ، إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

(صحیح البخاری (۱۱۴۲) صحیح مسلم (۱۸۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے کہ ابھی رات بہت پڑی ہے سو جا، جب وہ جاگ اٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، پس وہ صبح کرتا ہے کہ ہشاش بشاش اور خوش مزاج ہوتا ہے ورنہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ بدمزاج اور کاہل ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۰- كِتَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین کا بیان

۱- بَابُ الْعَمَلِ فِي غُسْلِ الْعِيدَيْنِ وَالنِّدَاءِ فِيهِمَا وَالْإِقَامَةِ

عیدین کے لئے غسل کرنا

۱۹۹- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ فِي عِيدِ الْفِطْرِ، وَلَا فِي الْأَضْحَى نِدَاءٌ، وَلَا إِقَامَةٌ مُنْذُ زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَوْمِ.

امام مالک نے کتنے ہی علماء کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے آج تک اذان و اقامت نہیں ہوئی۔

قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ السُّنَّةُ الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا عِنْدَنَا. صحیح البخاری (۹۶۰) صحیح مسلم (۲۰۴۶-۲۰۴۷)

امام مالک نے فرمایا: یہ ایسی سنت ہے جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں۔

[۲۲۵] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى الْمُصَلَّى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید الفطر کے روز عیدگاہ میں جانے سے پہلے غسل کیا کرتے۔

۲- بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین میں خطبے سے پہلے نماز کا حکم

Presented by www.ziaraat.com

۲۰۰- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، [illegible]

[illegible]

۲۰۱- **وحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ کَانَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ.

(صحیح البخاری (۹۶۴) صحیح مسلم (۲۰۴۱)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر [illegible]

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ان [illegible] کیا کرتے۔

۲۰۲- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلَی ابْنِ اَزْهَرَ، قَالَ شَهِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَصَلّٰی، ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ یَوْمَانِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِیَامِهِمَا یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ، وَالْاٰخَرُ یَوْمٌ تَاْکُلُوْنَ فِیْهِ مِنْ نُسُکِکُمْ.

صحیح البخاری (۱۹۹۰) صحیح مسلم (۲۶۶۶)

ابوعبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید پڑھی، جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ان دنوں کے روزے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ عید الفطر کے روز تم روزے موقوف کرتے ہو اور عید الاضحیٰ کے روز اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

۲۰۳- **قَالَ** اَبُوْ عُبَیْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَجَاءَ، فَصَلّٰی، ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ وَقَالَ اِنَّهٗ قَدِ اجْتَمَعَ لَکُمْ فِیْ یَوْمِکُمْ هٰذَا عِیْدَانِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْ اَهْلِ الْعَالِیَةِ اَنْ یَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْیَنْتَظِرْهَا، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَرْجِعَ، فَقَدْ اَذِنْتُ لَهٗ.

سنن ابوداؤد (۱۰۷۰) سنن ابن ماجہ (۱۳۱۰)

ابوعبید نے فرمایا کہ پھر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید پڑھی، وہ آئے اور نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: آج تمہارے لیے دو عیدیں جمع ہوگئیں ہیں، لہٰذا گاؤں کے رہنے والوں میں سے جو نماز جمعہ کا انتظار کرنا چاہے تو اسے انتظار کرنا چاہیے اور جو واپس لوٹنا چاہے تو میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

قَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ (وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ)، فَجَاءَ، فَصَلّٰی، ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ.

ابوعبید کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عید پڑھی (اور حضرت عثمان محصور تھے) وہ آئے اور انہوں نے نماز پڑھائی، پھر جب فارغ ہوئے تو خطبہ دیا۔

۳- بَابُ الْاَمْرِ بِالْاَکْلِ قَبْلَ الْغُدُوِّ فِی الْعِیْدِ

عید الفطر میں نماز سے پہلے کھانا

۲۰۴- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّهٗ کَانَ یَاْکُلُ یَوْمَ عِیْدِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَغْدُوَ. صحیح البخاری (۹۵۳)

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر عید الفطر کی نماز سے پہلے کھانا کھالیا کرتے تھے۔

[۲۲۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُؤْمَرُوْنَ بِالْاَکْلِ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ.

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی جنہیں سعید بن مسیب نے بتایا کہ عید الفطر کے روز لوگوں کو نماز سے پہلے کھانا کھانے کا حکم دیا جاتا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَلَا أَرَى ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فِي

امام مالک نے فرمایا کہ عیدالاضحیٰ کے روز میں اسے ضروری

٤ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ

نماز عید میں تکبیریں اور قرآن

۲۰۵- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَمُرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِ: ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ﴾ (ق:۱) و ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (القمر:۱) صحیح مسلم (۲۰۵۶_۲۰۵۷)

حضرت عمر نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کونسی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ سورۂ ''ق والقران المجید'' اور ''اقتربت الساعة'' سورۂ القمر پڑھا کرتے تھے۔

۲۰۶- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. سنن ابوداؤد (۱۱۴۹)

نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ پڑھی تو انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں۔

قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا: ہماری تحقیق بھی یہی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ وَجَدَ النَّاسَ قَدِ انْصَرَفُوا مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْعِيدِ إِنَّهُ لَا يَرٰى عَلَيْهِ صَلٰوةً فِي الْمُصَلّٰى وَلَا فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ إِنْ صَلّٰى فِي الْمُصَلّٰى أَوْ فِي بَيْتِهِ لَمْ أَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا وَيُكَبِّرُ سَبْعًا فِي الْأُولٰى قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَخَمْسًا فِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

امام مالک نے اس کے بارے میں فرمایا: جس نے دیکھا کہ لوگ نماز عید پڑھ چکے ہیں تو اس کے لیے اب عیدگاہ یا گھر میں نماز عید پڑھنا ضروری نہیں اور اگر اس نے عیدگاہ یا گھر میں نماز پڑھ لی تب بھی کوئی حرج نہیں لہٰذا پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہے۔ف

ف: امام ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نماز عیدین فرض ہے مانند نماز جمعہ کے، لیکن امام ابوحنیفہ کا مشہور قول یہ ہے کہ واجب ہے۔ امام مالک بھی وجوب کے قائل ہیں، صاحبین اور امام شافعی کے نزدیک یہ نماز سنت مؤکدہ ہے، نماز عیدین کی زائد تکبیروں میں روایات کی رو سے بہت اختلاف ہے، امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک دونوں رکعتوں میں چھ زائد تکبیریں کہی جائیں یعنی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے تین تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع سے پہلے تین زائد تکبیریں، ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھا کر کانوں سے لگائے جائیں گے اور چھوڑ دیئے جائیں گے ماسوائے پہلی رکعت کی تیسری زائد تکبیر کے۔ اس کے بعد مقتدی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جائیں اور امام کی قرأت سنیں، عیدین کا خطبہ نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے جو مسنون ہے۔

٥- بَابُ تَرْكِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهُمَا

عیدین کی نماز سے پہلے یا بعد میں نوافل پڑھنے کی ممانعت

Presented by www.ziaraat.com

۲۰۷- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ [illegible]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید الفطر کے روز [illegible]

[۲۲۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ کَانَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی، بَعْدَ اَنْ یُّصَلِّیَ الصُّبْحَ، قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب نماز فجر کے بعد سورج نکلنے سے پہلے ہی عیدگاہ کے لیے روانہ ہو جایا کرتے تھے۔

۶- بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِیْدَیْنِ وَبَعْدَهُمَا

نمازعیدین سے پہلے اوران کے بعدنفل پڑھنے کی اجازت

[۲۲۸] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، اَنَّ اَبَاهُ الْقَاسِمَ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ اَنْ یَّغْدُوَ اِلَی الْمُصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ.

عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے کہ قاسم بن محمد عیدگاہ جانے سے پہلے چار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔

[۲۲۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ یَوْمِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِی الْمَسْجِدِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر عید الفطر کے روز نمازِ عید سے پہلے مسجد میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

۷- بَابُ غُدُوِّ الْاِمَامِ یَوْمَ الْعِیْدِ وَانْتِظَارِ الْخُطْبَةِ

امام کے لیے نمازِ عید کو جانے کا وقت اور خطبے کا انتظار کرنا

[۲۳۰] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، قَالَ مَالِکٌ مَضَتِ السُّنَّةُ الَّتِیْ لَا اخْتِلَافَ فِیْهَا عِنْدَنَا فِیْ وَقْتِ الْفِطْرِ، وَ الْاَضْحٰی، اَنَّ الْاِمَامَ یَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِهٖ قَدْرَ مَا یَبْلُغُ مُصَلَّاهُ، وَقَدْ حَلَّتِ الصَّلٰوةُ.

امام مالک نے فرمایا کہ عید الفطر کا وقت ایسی سنت ہے جس کے متعلق ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔

قَالَ یَحْیٰی وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ رَجُلٍ صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ، هَلْ لَہٗ اَنْ یَّنْصَرِفَ قَبْلَ اَنْ یَّسْمَعَ الْخُطْبَةَ؟ فَقَالَ لَا یَنْصَرِفُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ الْاِمَامُ.

امام مالک سے اس شخص کے مطلق پوچھا گیا جس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی کیا' وہ خطبہ سننے سے پہلے لوٹ سکتا ہے؟ فرمایا کہ امام کے لوٹنے تک واپس نہ لوٹے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۱- کِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

۱- بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

۲۰۸- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ، اَنَّ طَائِفَةً

حضرت صالح بن خوات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی کہ کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بندی کر لی اور

Presented by www.ziaraat.com

صَفَّتْ مَعَهُ وَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وُجَاهَ الْعَدُوِّ ، فَصَلّٰى بِالَّتِيْ [illegible] الْاُخْرٰى ، فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهِ ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا ، وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

صحیح البخاری (٤١٢٩) صحیح مسلم (١٩٤٥)

کچھ حضرات دشمن کے مقابل صف آرا رہے۔ پس جو آپ کے [illegible] ہوئے تو یہ دشمن کے مقابل جا ڈٹے اور دوسری جماعت آئی پس آپ نے انہیں وہ ایک رکعت پڑھائی جو آپ کی نماز سے باقی رہ گئی تھی' پھر آپ کھڑے رہے اور ان حضرات نے خود اپنی نماز پوری کی' پھر ان کے ساتھ سلام پھیر دیا۔

٢٠٩- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَهُ ، اَنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ ، اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ وَمَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ ، وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ، فَيَرْكَعُ الْاِمَامُ رَكْعَةً ، وَيَسْجُدُ بِالَّذِيْنَ مَعَهُ ، ثُمَّ يَقُوْمُ ، فَاِذَا اسْتَوٰى قَائِمًا ثَبَتَ ، وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ، ثُمَّ يُسَلِّمُوْنَ وَيَنْصَرِفُوْنَ ، وَالْاِمَامُ قَائِمٌ ، فَيَكُوْنُوْنَ وُجَاهَ الْعَدُوِّ ، ثُمَّ يُقْبِلُ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا ، فَيُكَبِّرُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ ، فَيَرْكَعُ بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ ، وَيَسْجُدُ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ، فَيَقُوْمُوْنَ ، فَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ، ثُمَّ يُسَلِّمُوْنَ.

صحیح البخاری (٤١٣١) صحیح مسلم (١٩٤٤-١٩٤٥)

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز خوف یوں روایت ہے کہ امام کھڑا ہو جائے اور ساتھیوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے پر رہے۔ پس امام ایک رکعت پڑھائے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے' جب وہ سیدھا کھڑا ہو جائے تو یہ لوگ اپنی دوسری رکعت خود پوری کر کے سلام پھیر دیں اور لوٹ جائیں' امام کھڑا رہے اور یہ دشمن کے مقابلے پر جا پہنچیں' پھر دوسرے حضرات جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آ جائیں اور امام کے پیچھے تکبیر تحریمہ آ کہیں' امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور سجدہ کر کے سلام پھیر دے' پس وہ کھڑے ہو کر اپنی باقی ایک رکعت پوری کر لیں اور پھر سلام پھیر دیں۔

٢١٠- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ ، فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً ، وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا ، فَاِذَا صَلّٰى الَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً اسْتَاْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا ، وَلَا يُسَلِّمُوْنَ ، وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا ، فَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْاِمَامُ ، وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، فَتَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ ، فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ اَنْ يَنْصَرِفَ الْاِمَامُ ، فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ ، فَاِنْ كَانَ خَوْفًا هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نماز خوف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ امام نماز کے لیے آگے بڑھے اور لوگوں میں سے ایک گروہ' پس امام ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ ان کے اور دشمن کے درمیان حائل رہے' جب یہ لوگ ایک رکعت پڑھ لیں تو ان لوگوں کی جگہ پر جا پہنچیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں' اب وہ آگے بڑھیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں' پھر امام فارغ ہو جائے کیونکہ وہ دو رکعتیں پڑھ چکا' دونوں فریق ایک ایک اب اپنے آپ پڑھنے کھڑے ہوں امام کے فارغ ہونے کے بعد' اس طرح ہر گروہ کی دو رکعتیں ہو جائیں گی' اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو لوگ اپنے

Presented by www.ziaraat.com

اَقْدَامِهِمْ، اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا.

قال مالک ... [illegible]

۲۱۱- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ. صحیح البخاری (۵۹۶) صحیح مسلم (۱۴۲۸-۱۴۲۹)

قد معاں یا کوئی ... یا سواری پر نماز پڑھ لیں اور منہ خواہ قبلہ کی ... یا نہ کریں۔

... [illegible] ... سے روایت ہے ... [illegible]

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ خندق میں رسول اللہ ﷺ نے آفتاب غروب ہونے کے بعد ظہر اور عصر کی نماز پڑھی۔

قَالَ مَالِكٌ وَحَدِيْثُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ.

امام مالک نے فرمایا کہ قاسم بن محمد نے صالح بن خوات سے جو روایت کی وہ نماز خوف کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۲- كِتَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کا بیان

۱- بَابُ الْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کا طریقہ

۲۱۲- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ، فَادْعُوا اللّٰهَ، وَكَبِّرُوْا، وَتَصَدَّقُوْا. ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ، اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهُ، يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا. صحیح البخاری (۲۰۸۶) صحیح مسلم (۹۰۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی، جب قیام میں کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر کھڑے ہو کر لمبا قیام کیا لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر اٹھے اور سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت میں پہلی کی طرح کیا، پھر جب فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا، پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت اور زندگی کے باعث نہیں گہناتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ سے دعا کرو، اس کی بزرگی بیان کرو اور خیرات دو، پھر فرمایا کہ اے امتِ محمد! خدا کی قسم! تم میں سے اللہ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں کہ اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امتِ محمد! خدا کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم بھی جانتے تو ضرور کم ہنستے اور یقیناً زیادہ روتے۔

۲۱۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ

Presented by www.ziaraat.com

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ' اَنَّهٗ قَالَ [illegible] ' ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ' وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ' ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ' وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ' ثُمَّ سَجَدَ ' ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ' وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ' ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ' وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ' ثُمَّ رَفَعَ ' فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ' وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ' ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ' وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ' ثُمَّ سَجَدَ ' ثُمَّ انْصَرَفَ ' وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ' فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ ' وَلَا لِحَيَاتِهٖ ' فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ ' فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ' ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ ' فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ ' فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا ' وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا ' وَرَاَيْتُ النَّارَ ' فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ' وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ لِكُفْرِهِنَّ. قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ ' وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ ' لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ' ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

صحیح البخاری (۱۰۵۲) صحیح مسلم (۲۱۰۶_۲۱۰۷)

سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ اور لوگوں نے نماز پڑھی آپ [illegible] طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا' پھر طویل رکوع کیا لیکن وہ پہلے رکوع سے کم تھا' پھر سجدہ کیا جب فارغ ہوئے تو آفتاب روشن ہو چکا تھا' لہٰذا فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی کی موت اور زندگی سے نہیں گہناتے' جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو' لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کسی چیز کو پکڑنا چاہتے تھے' پھر ہم نے دیکھا کہ آپ نے ہاتھ روک لیا۔ فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس سے ایک گچھے کو لینا چاہا' اگر میں اسے پکڑ لاتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے' پھر میں نے دوزخ کو دیکھا اور آج سے زیادہ ہولناک منظر پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ دوزخ میں عورتیں زیادہ ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کس لیے؟ فرمایا کہ ان کی ناشکری کے باعث' عرض کی گئی کہ کیا وہ اللہ کی ناشکر گزار ہیں؟ فرمایا: وہ خاوند کی ناشکری اور احسانات کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم عمر بھر کسی کے ساتھ نیکی کرتے رہو اور اسے ایک ہی تکلیف پہنچ جائے تو کہہ دے گی کہ مجھے کبھی تم سے بھلائی پہنچی ہی نہیں۔

۲۱۴- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَاءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ' ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا ' فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ ' فَرَجَعَ ضُحًى ' فَمَرَّ بَيْنَ ظَهْرَانِيِ الْحُجَرِ ' ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ ' وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ '

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ ان سے سوال کرنے آئی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے محفوظ رکھے' پس حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے' پھر ایک روز رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر نکلے' پھر سورج کو گرہن لگ گیا' لہٰذا آپ دن چڑھے واپس لوٹ آئے اور حجروں کے پیچھے سے گزرے۔ پھر آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے

Presented by www.ziaraat.com

فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ، فَسَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

صحیح البخاری (۱۰۵۰) صحیح مسلم (۲۰۹۶_۲۰۹۵)

تھے پھر آپ نے طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا' پھر اٹھے تو [illegible] پہلے قیام سے کم تھا' پھر طویل رکوع کیا اور یہ پہلے قیام سے کم طویل تھا' پھر رکوع سے طویل تھا' پھر اٹھے اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے قیام سے کم طویل تھا' پھر رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم طویل تھا' پھر اٹھے' پھر سجدہ کیا' پھر فارغ ہوئے تو فرمایا اور جو اللہ نے چاہا وہ فرمایا' پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگا کریں۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کے بارے میں روایات

۲۱۵- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ، اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ، حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ، فَاِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ ، وَاِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ ، فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ؟ فَاَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، فَقُلْتُ اٰيَةٌ؟ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ نَعَمْ. قَالَتْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ ، وَجَعَلْتُ اَصُبُّ فَوْقَ رَاْسِيْ الْمَاءَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ اَرَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا ، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ ، اَوْ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ) يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ ، اَوِ الْمُوْقِنُ ، (لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ) فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى ، فَاَجَبْنَا وَاٰمَنَّا وَاتَّبَعْنَا ، فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ (لَا اَدْرِيْ اَيَّتُهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ) فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ ، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا ،

حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی جب کہ سورج کو گرہن لگا ہوا تھا تو لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور یہ بھی نماز میں کھڑی تھیں' میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوا؟ پس انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی جانب اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کوئی نشانی ہے؟ تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا' ان کا بیان ہے کہ میں کھڑی ہوئی تو مجھ پر غشی طاری ہونے لگی' لہٰذا میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی' پھر رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی' پھر فرمایا کہ جن چیزوں کو میں نے دیکھا نہیں تھا انہیں اس مقام پر آج میں نے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی اور میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی فتنۂ دجال کی طرح یا اس کے لگ بھگ (مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے حضرت اسماء نے کون سی بات کہی) تم میں سے ہر کسی کے پاس دو فرشتے آئیں گے۔ کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا جانتا ہے؟ جو مومن یا یقین رکھنے والا ہوگا (معلوم نہیں دونوں میں سے حضرت اسماء نے کون سا لفظ کہا) وہ کہے گا کہ یہ تو محمد رسول اللہ ہیں جو ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے تھے پس ہم نے ان کی دعوت قبول کی' ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی۔ اس

Presented by www.ziaraat.com

فَقُلْنَا: صحیح البخاری (۱۸٤) صحیح مسلم (۲۱۰۰_۲۱۰۱)

سے کہا جائے گا کہ آرام کی نیند سو جاؤ' ہمیں معلوم تھا کہ تم صاحب
[illegible]
معلوم نہیں ہو پہلوگوں سے شماروں کہہ دیا کرتا تھا۔
[illegible] سے شروع ہو کر [illegible] پر ختم ہوتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳- کِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

۱- بَابُ الْعَمَلِ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا بیان

نمازِ استسقاء کا طریقہ

۲۱٦- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّہٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِیْمٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ زَیْدِ الْمَازِنِیَّ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْمُصَلّٰی، فَاسْتَسْقٰی، وَحَوَّلَ رِدَاءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ.

صحیح البخاری (۱۰۱۲) صحیح مسلم (۲۰۲۷ تا ۲۰۷۰)

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لیے نکلے اور جب آپ نے قبلہ کی جانب رخ کیا تو اپنی چادر کو الٹ دیا۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ صَلٰوۃِ الْاِسْتِسْقَاءِ کَمْ ھِیَ؟ فَقَالَ رَکْعَتَانِ، وَلٰکِنْ یَبْدَاُ الْاِمَامُ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ، فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ یَخْطُبُ قَائِمًا، وَیَدْعُوْ، وَیَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ، وَیُحَوِّلُ رِدَاءَہٗ حِیْنَ یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ، وَیَجْھَرُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بِالْقِرَاءَۃِ، وَاِذَا حَوَّلَ رِدَاءَہٗ جَعَلَ الَّذِیْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ وَالَّذِیْ عَلٰی شِمَالِہٖ عَلٰی یَمِیْنِہٖ، وَیُحَوِّلُ النَّاسُ اَرْدِیَتَھُمْ اِذَا حَوَّلَ الْاِمَامُ رِدَاءَہٗ، وَیَسْتَقْبِلُوْنَ الْقِبْلَۃَ، وَھُمْ قُعُوْدٌ.

امام مالک سے نماز استسقاء کے متعلق پوچھا گیا کہ کتنی ہے؟ تو فرمایا کہ دو رکعتیں ہیں لیکن امام خطبے سے پہلے نماز پڑھائے' جب دو رکعتیں پڑھ لیں تو خطبہ دے اور کھڑے کھڑے دعا کرے اور قبلہ رو ہو جائے اور قبلہ رو ہوتے وقت اپنی چادر کو الٹ دے اور دونوں رکعتوں میں آواز سے قرأت پڑھے اور جب چادر کو الٹے تو جو حصہ دائیں جانب ہے اسے بائیں جانب کرے اور جو بائیں جانب ہے اسے دائیں جانب الٹ لے اور جب امام اپنی چادر کو الٹے تو مقتدی بھی اپنی چادریں الٹ لیں اور قبلہ رو ہو کر بیٹھیں۔

۲- بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کے بارے میں روایات

۲۱۷- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا اسْتَسْقٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھِیْمَتَکَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ، وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ.

سنن ابوداؤد (۱۱۷٦)

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز استسقاء پڑھتے تو یوں دعا کرتے: اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مرے ہوئے ملک کو زندہ کر۔

۲۱۸- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ شَرِیْکِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ، اَنَّہٗ قَالَ جَآءَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر

Presented by www.ziaraat.com

جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ [illegible] وَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ ظُهُورَ الْجِبَالِ، وَالْآكَامِ، وَبُطُونَ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتَ الشَّجَرِ قَالَ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

صحیح البخاری (۱۰۱۳) صحیح مسلم (۲۰۷۵)

گزارش کی یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو [illegible] کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا کی: اے اللہ! پہاڑوں اور ٹیلوں پر، میدانی علاقوں میں اور جنگلات پر بارش برسا' راوی کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل یوں پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ، وَاَدْرَكَ الْخُطْبَةَ، فَاَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ، اَوْ فِي بَيْتِهٖ اِذَا رَجَعَ، قَالَ مَالِكٌ هُوَ مِنْ ذٰلِكَ فِي سَعَةٍ اِنْ شَاءَ فَعَلَ، اَوْ تَرَكَ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس سے نماز استسقاء رہ گئی اور خطبے میں شامل ہو گیا اور واپس لوٹنے پر وہ مسجد یا گھر میں نماز پڑھنا چاہے؟ امام مالک نے فرمایا کہ اس میں گنجائش ہے چاہے پڑھے چاہے نہ پڑھے۔

۳- بَابُ الْاِسْتِمْطَارِ بِالنُّجُوْمِ

بارش کو ستاروں کی وجہ سے جاننا

۲۱۹- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ، وَكَافِرٌ بِيْ. فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ. وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.

صحیح البخاری (۷۴۶) صحیح مسلم (۲۲۸)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مقام حدیبیہ میں بھیگی زمین پر نماز فجر پڑھائی کیونکہ بارش ہوئی تھی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندوں نے یوں صبح کی کہ کچھ ایمان والے رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ان کا مجھ پر ایمان رہا اور ستاروں کے منکر ہوئے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے باعث بارش برسی تو وہ میرے منکر ہوئے اور ستاروں پر ایمان لے آئے۔

۲۲۰- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَنْشَاَتْ بَحْرِيَّةً، ثُمَّ تَشَاءَمَتْ، فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے: جب ابر سمندر کی جانب سے اٹھ کر شام کی طرف جانے لگے تو وہ بھرپور چشمہ ہے۔

(رسالہ وصل البلاغات الاربع فی الموطا لابن الصلاح ج ۱ ص ۲۵)

[۲۳۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ اَبَا

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابو ہریرہ فرمایا کرتے:

Presented by www.ziaraat.com

هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَقَدْ مُطِرَ النَّاسُ مُطِرْنَا

لَهُ مَا بَعْدَهُ

جب صبح ہو اور لوگوں پر بارش برس جائے تو ہم پر رحمت کی بارش

بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

١٤ - كِتَابُ الْقِبْلَةِ

قبلہ کا بیان

١ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْإِنْسَانُ عَلٰى حَاجَتِهٖ

بول و براز کے وقت قبلہ رو ہونے کی ممانعت

٢٢١ - **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ اِسْحَاقَ مَوْلٰى لِاٰلِ الشِّفَاءِ، وَكَانَ يُقَالُ لَهٗ مَوْلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيْسِ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ، اَوِ الْبَوْلَ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِفَرْجِهٖ. صحیح البخاری (١٤٤) صحیح مسلم (٦٠٨)

رافع بن اسحاق مولی آل شفاء جنہیں مولیٰ ابوطلحہ کہا جاتا تھا' انہوں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ وہ مصر میں تھے کہ خدا کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ ان پاخانوں کا کیا بناؤں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی پاخانہ یا پیشاب کرنے جائے تو قبلہ کی جانب منہ کر کے نہ بیٹھے اور نہ اس کی طرف پیٹھ کرے۔

٢٢٢ - **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةُ لِغَائِطٍ، اَوْ بَوْلٍ.

نافع نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بول و براز کے وقت قبلہ کی جانب منہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٢ - بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِبَوْلٍ اَوْ غَائِطٍ

بول و براز کے وقت قبلہ رو ہونے کی اجازت

٢٢٣ - **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اُنَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ، فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ قَالَ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ.

واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ لوگ کہتے ہیں: جب تم قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی جانب منہ نہ کیا کرو۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے حاجت رفع فرما رہے تھے اور رخ بیت المقدس کی جانب تھا۔ پھر فرمایا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی سرین پر نماز پڑھا کرتے ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم! میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِي يَسْجُدُ ' وَلَا يَرْتَفِعُ عَلَى

امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ لوگ ہیں جو سجدہ کرتے

٣- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْقِبْلَةِ

جانب قبلہ تھوکنے کی ممانعت

٢٢٤- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ ' فَحَكَّهُ ' ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ' فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ ' فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ ' فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى.

صحیح البخاری (٤٠٦) صحیح مسلم (١٢٢٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیوار قبلہ پر بلغم دیکھی تو اسے صاف کر دیا اور پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو تو قبلہ کی جانب نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نمازی کے سامنے ہوتا ہے۔

٢٢٥- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ بُصَاقًا ' اَوْ مُخَاطًا ' اَوْ نُخَامَةً ' فَحَكَّهٗ. صحیح البخاری (٤٠٧) صحیح مسلم (١٢٢٥_١٢٢٦)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیوار قبلہ پر تھوک، رینٹ یا بلغم دیکھی تو اسے وہاں سے صاف کر دیا۔

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ

قبلہ کے بارے میں روایات

٢٢٦- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ' اِذْ جَاءَهُمْ آتٍ ' فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ ' وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ ' فَاسْتَقْبِلُوْهَا ' وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ ' فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ.

صحیح البخاری (٤٠٣) صحیح مسلم (١١٧٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ مسجد قباء میں نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر بتایا کہ آج رات رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کی جانب منہ کیا کریں۔ لوگ پھر گئے۔ جب کہ ان کے منہ شام کی جانب تھے تو اب کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

٢٢٧- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ اَنْ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ' ثُمَّ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ قَبْلَ بَدْرٍ بِشَهْرَيْنِ.

صحیح البخاری (٣٩٩) صحیح مسلم (١١٧٧)

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد سولہ مہینے تک بیت المقدس کی جانب نماز پڑھی۔ پھر غزوہ بدر سے دو ماہ پہلے قبلہ تبدیل فرما دیا گیا۔

[٢٣٢] **اَثَرٌ** **حَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ اِذَا تُوُجِّهَ قِبَلَ الْبَيْتِ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بیت اللہ کی طرف منہ کرو گے تو قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان (جنوب میں) ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

٥- بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

مسجد نبوی کی فضیلت

[illegible] حَدَّثَنِي [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] وَ [illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

صحیح البخاری (۱۱۹۰) صحیح مسلم (۳۳۶۱)

[illegible] مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام (خانہ کعبہ) کے۔

۲۲۹- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَوْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَ مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَ مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ. صحیح البخاری (۱۱۹۶) صحیح مسلم (۳۳۵۷)

حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

۲۳۰- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. صحیح البخاری (۱۱۹۵) صحیح مسلم (۳۳۵۶_۳۳۵۵)

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

٦- بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

عورتوں کا مسجدوں میں جانا

۲۳۱- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ. صحیح البخاری (۹۰۰) صحیح مسلم (۹۸۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لونڈیوں کو مسجدوں سے نہ روکو۔

۲۳۲- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيْبًا. صحیح مسلم (۹۹۵_۹۹۶)

حضرت بسر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (عورتوں) میں سے کوئی نمازِ عشاء کے لیے آئے تو خوشبو نہ لگائے۔

[۲۳۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَاتِكَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، اِمْرَاَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهَا كَانَتْ تَسْتَاْذِنُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَيَسْكُتُ فَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاَخْرُجَنَّ اِلَّا اَنْ تَمْنَعَنِيْ، فَلَا يَمْنَعُهَا.

حضرت عمر کی زوجہ حضرت عاتکہ بنت زید سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگا کرتی تھیں تو یہ خاموش ہو جاتے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں جاتی رہوں گی جب تک آپ مجھے منع نہیں کریں گے لیکن انہوں نے منع نہ کیا۔

Presented by www.ziaraat.com

[۲۳۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ** [illegible] عمرہ بنت عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی [illegible] ﷺ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ ، کَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

سے روک دیتے جیسے ہی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا ہے۔

فَقَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَوَ مُنِعَ نِسَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ الْمَسَاجِدَ؟ قَالَتْ نَعَمْ.

یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا تھا؟ فرمایا ہاں۔ ف

صحیح البخاری (۸۶۹) صحیح مسلم (۹۹۸۔۹۹۹)

ف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں عورتوں کا مسجد میں آنا بند کر دیا تھا کیونکہ اب تقویٰ وطہارت میں کمی آ گئی تھی' یہ فیصلہ اتفاق رائے سے کیا تھا اور موجودہ زمانے کو دیکھیے تو عورتوں کا گھروں سے نکلنا بغیر کسی شرعی ضرورت کے مناسب ہی نہیں ہے۔ جب مسلمان عورتوں کا خانۂ خدا میں نذرانۂ عبودیت پیش کرنے کے لیے جانا بھی مناسب نہیں تو بازاروں' دفتروں' کاروباری اداروں اور تفریح گاہوں میں جانا بھلا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اسلام نے عورت کو انمول جنس قرار دے کر اس کا دائرہ کار ایسا متعین فرمایا کہ عورت کا تقدس اور اس کی عزت برقرار رہ سکے۔ وہ چراغ خانہ بن کر پورے گھر کو بقعۂ نور اور جنت نظیر بنائے۔ افسوس اس پرفتن دور میں عورت نے اپنے تقدس کو بڑی بے دردی سے خود پامال کر لیا۔ مردوں نے بھی اس بے راہ روی میں اس کی خوب حوصلہ افزائی کی' اس نے چراغ خانہ ہو کر رہنے پر شمع محفل بننے کو ترجیح دینا شروع کر دی۔ اسے اپنی آزادی قرار دیا۔ گویا عطراب اس بات پر مصر ہے کہ وہ شیشی سے باہر رہے گا۔ شیشی میں رکھنا اس پر ظلم ہے۔ وہ شیشی سے باہر رہ کر بھی اپنا وجود برقرار رکھ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۵- کِتَابُ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کے بارے میں بیان

۱- بَابُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ لِمَنْ مَسَّ الْقُرْآنَ

قرآن مجید چھونے کے لئے باوضو ہونے کا حکم

۲۳۳- **حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ، عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ ، اَنَّ فِی الْکِتَابِ الَّذِیْ کَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَا یَمَسَّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ.**

عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم کے لئے جو خط لکھا اس میں یہ بھی تھا کہ قرآن مجید کو نہ چھوئے مگر جو باوضو ہو۔

قَالَ مَالِکٌ وَلَا یَحْمِلُ اَحَدٌ الْمُصْحَفَ بِعِلَاقَتِهٖ ، وَلَا عَلٰی وِسَادَةٍ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ ، وَلَوْ جَازَ ذٰلِکَ لَحُمِلَ فِیْ خَیْشَتِهٖ ، وَلَمْ یُکْرَهْ ذٰلِکَ لِاَنْ یَکُوْنَ فِیْ یَدَیِ الَّذِیْ یَحْمِلُهٗ شَیْءٌ یُدَنِّسُ بِهِ الْمُصْحَفَ ، وَلٰکِنْ اِنَّمَا کُرِهَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَحْمِلُهٗ ، وَهُوَ غَیْرُ طَاهِرٍ اِکْرَامًا

امام مالک نے فرمایا کہ کوئی شخص قرآن کریم کو فیتے سے پکڑے یا تکیہ پر رکھ کر تو نہ اٹھائے مگر باوضو ہو کر' اگر قرآن کریم کو جزدان میں رکھ کر اٹھانا مکروہ نہ ہوتا تو اس کی جلد کو بھی چھو سکتے لیکن یہاں کراہت اٹھانے والے کے بے وضو ہونے میں ہے بوجہ قرآن مجید کے احترام اور تعظیم کے۔

Presented by www.ziaraat.com

لِلْقُرْآنِ وَتَعْظِيمًا لَهُ.

بِمَنْزِلَةِ هٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي عَبَسَ وَتَوَلّٰى قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ. فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ. فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ. مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ. بِأَيْدِي سَفَرَةٍ. كِرَامٍ بَرَرَةٍ﴾ (عبس: ۱۱-۱۶).

ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ عبس میں فرمایا ہے ''یوں نہیں یہ تو سمجھانا ہے تو جو چاہے اسے یاد کرے ان کتابوں میں جو عزت والے ہیں بلندی والے پاکی والے ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو کرم والے نیکوکار والے ہیں''۔

۲- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

بغیر وضو کے قرآن مجید پڑھنا

حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِي تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ فِي قَوْمٍ وَهُمْ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَلَسْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ؟ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَنْ اَفْتَاكَ بِهٰذَا اَمُسَيْلِمَةُ؟

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس تھے جو تلاوت کر رہے تھے۔ پس آپ کسی ضرورت سے گئے اور جب لوٹے تو قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگے۔ ایک آدمی نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ بغیر وضو کے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ تمہیں یہ فتویٰ کس نے دیا؟ کیا مسیلمہ کذاب نے؟

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْزِيْبِ الْقُرْآنِ

تلاوتِ قرآن مجید کا ورد مقرر کرنا

۲۳۴- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَرَاَهُ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلٰى صَلٰوةِ الظُّهْرِ، فَاِنَّهٗ لَمْ يَفُتْهُ، اَوْ كَاَنَّهٗ اَدْرَكَهٗ. صحیح مسلم (۱۷۴۲)

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کا رات کا ورد فوت (قضاء) ہو جائے۔ پس وہ ظہر کے وقت زوالِ آفتاب سے پہلے پڑھ لے تو وقت فوت نہ ہوا یا گویا اس نے وقت پالیا۔

[۲۳۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ جَالِسَيْنِ، فَدَعَا مُحَمَّدٌ رَجُلًا، فَقَالَ اَخْبِرْنِي بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ اَبِيْكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهٗ اَتٰى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهٗ كَيْفَ تَرٰى فِي قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي سَبْعٍ؟ فَقَالَ زَيْدٌ حَسَنٌ، وَلَاَنْ اَقْرَاَهٗ فِي نِصْفٍ، اَوْ عَشْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ، وَسَلْنِي لِمَ ذَاكَ؟ قَالَ فَاِنِّي اَسْاَلُكَ. قَالَ زَيْدٌ لِكَيْ اَتَدَبَّرَهٗ وَاَقِفَ عَلَيْهِ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں اور محمد بن یحییٰ بن حبان بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا کہ مجھے وہ بات بتایئے جو آپ نے اپنے والدِ محترم سے سنی ہے۔ اس آدمی نے کہا کہ مجھے والد ماجد نے بتایا کہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ سات روز میں قرآن مجید ختم کرنا آپ کے نزدیک کیسا ہے؟ حضرت زید نے فرمایا کہ اچھا ہے لیکن میں پندرہ یا دس روز میں پڑھتا ہوں اور یہی مجھے پسند ہے۔ پوچھو کیوں؟ عرض گزار ہوئے کہ بتایئے؟ فرمایا: تاکہ غور و فکر کر سکوں اور یاد کر لوں۔

Presented by www.ziaraat.com

٤- بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ

قرآن مجید کے بارے میں روایات

٢٣٥- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرْسِلْهُ، ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا هِشَامُ. فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُهَا، فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ. صحیح البخاری (٢٤١٩) صحیح مسلم (١٨٩٦)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو اس طرح سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا جو اس کے خلاف تھی جس طرح مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر ٹوٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ پھر میں ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر بارگاہ رسالت میں لے گیا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! جس طرح آپ نے مجھے سورۃ الفرقان پڑھائی میں نے انہیں اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر فرمایا کہ ہشام پڑھو۔ انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے سنی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ میں نے پڑھی تو فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے جو قرأت جس کے لئے آسان ہو اس طرح پڑھے۔

٢٣٦- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ.

صحیح البخاری (٥٠٣١) صحیح مسلم (١٨٣٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اونٹ والے جیسی ہے' اگر باندھے گا تو رکا رہے گا اور کھول دے گا تو چلا جائے گا۔

٢٣٧- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي، وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا، فَيُكَلِّمُنِي، فَأَعِي مَا يَقُولُ. قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. صحیح البخاری (٢) صحیح مسلم (٦٠١٣)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ فرمایا: کبھی تو گھنٹی کی آواز کے مانند آتی ہے اور یہ مجھ پر سب سے سخت ہے۔ جب موقوف ہوتی ہے تو جو کہا گیا اسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آتا ہے اور بات کرتا ہے تو جو کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کے روز وحی نازل ہوئی' جب موقوف ہوئی تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

۲۳۸- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ '

[illegible]

یَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ اِسْتَدْنِیْ ' وَعِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ رِجَالٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِکِیْنَ ' فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یَعْرِضُ عَنْهُ ' وَ یُقْبِلُ عَلَی الْاٰخَرِ ' وَیَقُوْلُ یَا اَبَا فُلَانٍ هَلْ تَرٰی بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَیَقُوْلُ لَا ' وَالدِّمَاءِ مَا اَرٰی بِمَا تَقُوْلُ بَاْسًا ' فَاُنْزِلَتْ ﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰی. اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی﴾ (عبس ۱-۲). سنن ترمذی (۳۳۳۱)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ سورۂ عبس حضرت عبداللہ

[illegible]

نزدیک آئیے اور نبی کریم ﷺ کے پاس اس وقت مشرکین کا ایک سردار بیٹھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور دوسرے کی جانب متوجہ رہے اور فرماتے: اے ابوفلاں! کیا جو میں کہتا ہوں اس میں کوئی برائی ہے؟ وہ کہتا کہ بتوں کی قسم! جو آپ کہتے ہیں مجھے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آتی' پس سورۂ عبس نازل ہوئی۔

۲۳۹- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ' کَانَ یَسِیْرُ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ ' وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَسِیْرُ مَعَهٗ لَیْلًا ' فَسَاَلَهٗ عُمَرُ عَنْ شَیْءٍ ' فَلَمْ یُجِبْهُ ' ثُمَّ سَاَلَهٗ ' فَلَمْ یُجِبْهُ ' ثُمَّ سَاَلَهٗ ' فَلَمْ یُجِبْهُ ' فَقَالَ عُمَرُ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ لَا یُجِیْبُکَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّکْتُ بَعِیْرِیْ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ اَمَامَ النَّاسِ ' وَخَشِیْتُ اَنْ یُنْزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ ' فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا یَصْرُخُ بِیْ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ نَزَلَ فِیَّ قُرْاٰنٌ. قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ' فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ ' ثُمَّ قَرَاَ ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا﴾ (الفتح: ۱).

اسلم عدوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت سفر کر رہے تھے اور حضرت عمر ساتھ تھے۔ حضرت عمر نے کوئی بات پوچھی تو انہیں جواب نہ دیا' پھر پوچھی تو جواب نہ دیا' پوچھا تب بھی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے دل میں کہا: ''اے عمر! تجھے تیری ماں روئے تو نے رسول اللہ ﷺ سے تین مرتبہ سوال کیا اور ایک مرتبہ بھی تجھے جواب نہ دیا گیا'' حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز کیا یہاں تک کہ لوگوں سے آگے جا نکلا اور ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں وحی نازل ہو جائے گی۔ اسی اثناء میں ایک پکارنے والا مجھے پکار رہا تھا۔ میں نے دل میں کہا: ''ڈر ہے کہ میرے بارے میں وحی نازل ہوگی'' پس میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اور پھر آپ نے سورۂ الفتح پڑھی۔

صحیح البخاری (۴۱۷۷)

۲۴۰- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ ' عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ یَخْرُجُ فِیْکُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَکُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ ' وَصِیَامَکُمْ مَعَ صِیَامِهِمْ ' وَاَعْمَالَکُمْ مَعَ اَعْمَالِهِمْ ' یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ ' وَلَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ' یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے نکلیں گے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے سامنے' وہ قرآن کریم پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اگر اس کے پیکان کو دیکھو تو کچھ نہ

Presented by www.ziaraat.com

السَّهْمَةِ، تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا، وَتَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا، وَتَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا تَرٰى شَيْئًا، وَتَتَمَارٰى فِي الْفُوقِ.

صحیح البخاری (۵۰۵۸) صحیح مسلم (۲۴۵۲، ۲۴۵۳)

پاؤ، لکڑی کو دیکھو تو اس میں کچھ نہ پاؤ اور پیر کو دیکھو تو کچھ نہ پاؤ اور

ف: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ اسلام کے اندر ایک ایسا فرقہ بھی ہوگا جو نماز روزے اور دیگر اعمال صالحہ کے لحاظ سے مسلمانوں میں سب سے بہتر نظر آئے گا۔ وہ قرآن کریم کو کثرت سے پڑھیں گے۔ زبانی طور پر حافظ و قاری، مولوی و مفسر وغیرہ بن کر کلام الٰہی پڑھتے اور سمجھاتے پھریں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ ان کے دلوں پر قرآن مجید کا ذرا بھی اثر نہیں ہوگا کیونکہ ان کی دائرہ اسلام سے خارجی ہو چکی ہوگی۔ اسلام کے دائرے میں آنا یا اس دائرے سے نکلنا عقائد کی بناء پر ہوتا ہے۔ اسلامی عقائد اختیار کر کے غیر مسلم ہو جاتا ہے اور ایک بھی غیر اسلامی عقیدہ اختیار کرنے سے ایک سچا اور پکا مسلمان بھی اسلام کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے۔ ایسا شخص اس کے بعد خواہ کتنا ہی نمازی و حاجی یا مولانا و مفتی بنے لیکن عند اللہ اور عند الناس ہرگز مسلمان نہیں ہے جب تک اس غیر اسلامی عقیدے سے توبہ کر کے از سر نو اسلام قبول نہ کرے۔ صحابہ کرام اس حدیث کو خوارج پر منطبق کیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو خوارج کو بدترین مخلوق شمار فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتمام حجت کے بعد نہروان کے مقام پر خوارج سے جہاد کیا اور ان کی اکثریت کو واصلِ جہنم کیا تھا، بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح انہیں ہلاک کر دوں۔ احادیث مطہرہ میں ان کی مختلف نشانیاں بیان فرمائی گئی ہیں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خوارج مختلف رنگوں اور ناموں کے ساتھ قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے اور ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ ہوگا۔ مسلمانوں سے عداوت اور کافروں بت پرستوں سے مودّت ان کی عام نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دور کے مسلمانوں کو ان گندم نما جو فروش قسم کے مدعیان اسلام کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

[۲۳۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَكَثَ عَلٰى سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثَمَانِيَ سِنِيْنَ يَتَعَلَّمُهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر آٹھ سال تک سورۂ البقرہ کو سیکھتے رہے۔

۵- بَابُ مَا جَآءَ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجدۂ تلاوت کے متعلق روایات

۲۴۱- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ لَهُمْ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ (الانشقاق:۱) فَسَجَدَ فِيْهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيْهَا.

صحیح البخاری (۱۰۷۴) صحیح مسلم (۱۲۹۹)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ انشقاق پڑھی تو سجدہ کیا، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس میں سجدہ کیا تھا۔

[۲۳۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ

نافع مولیٰ ابن عمر نے ایک مصری سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ الحج کی تلاوت کی تو اس میں

Presented by www.ziaraat.com

الْخَطَّابِ قَرَأَ سُوْرَةَ الْحَجِّ، فَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ

[۲۳۸] [illegible] وَحَدَّثَنِي [illegible] دِيْنَارٍ، أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَسْجُدُ فِي سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

دو سجدے کیے۔ پھر فرمایا کہ یہ سورت دو سجدوں کے ساتھ فضیلت [illegible]

[illegible] عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سورۂ حج میں دو سجدے کرتے دیکھا

[۲۳۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ بِ ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى﴾ (النجم:۱)، فَسَجَدَ فِيْهَا، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى.

ابن شہاب نے اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ والنجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے اور دوسری سورت پڑھی۔

[۲۴۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ سَجْدَةً وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَنَزَلَ، فَسَجَدَ، وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، ثُمَّ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، فَتَهَيَّاَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ، فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْهَا عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ، فَلَمْ يَسْجُدْ وَمَنَعَهُمْ اَنْ يَسْجُدُوْا.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے روز منبر پر یہ آیت سجدہ پڑھی۔ پھر نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر اگلے جمعہ کے روز بھی وہ پڑھی تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ فرمایا: رکے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے فرض نہیں فرمایا مگر جب ہم چاہیں، پس آپ نے سجدہ نہ کیا اور انہیں بھی سجدے سے منع کیا۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ الْعَمَلُ عَلٰى اَنْ يَنْزِلَ الْاِمَامُ اِذَا قَرَأَ السَّجْدَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَيَسْجُدَ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا اس پر عمل نہیں ہے کہ امام جب منبر پر آیت سجدہ پڑھے تو نیچے اترے اور پھر سجدہ کرے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ عَزَائِمَ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً. لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ مِنْهَا شَيْءٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ضروری سجدے قرآن کریم میں گیارہ ہیں اور ان میں سے مفصل سورتوں کے اندر ایک بھی نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ يَقْرَأُ مِنْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، وَلَا بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ، وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَالسَّجْدَةُ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقْرَأَ سَجْدَةً فِيْ تَيْنِكَ السَّاعَتَيْنِ.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد سجدے کی کوئی آیت پڑھے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے اور نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے سے جب تک سورج غروب نہ ہو۔ اور سجدہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے تو کسی کے لئے ان دونوں وقتوں میں آیت سجدہ کا پڑھنا مناسب نہیں ہے۔

سُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ قَرَأَ سَجْدَةً وَامْرَاَةٌ حَائِضٌ تَسْمَعُ، هَلْ لَهَا اَنْ تَسْجُدَ؟ قَالَ مَالِكٌ لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ، وَلَا الْمَرْاَةُ، اِلَّا وَهُمَا طَاهِرَانِ. وَسُئِلَ عَنِ

امام مالک سے اس کے متعلق پوچھا گیا کہ سجدہ کی آیت پڑھی جو حائضہ عورت نے سنی تو کیا وہ سجدہ کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ مرد ہوں یا عورت وہ سجدہ نہ کریں مگر جب پاک ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

اُمْرَاَةٍ قَرَاَتْ سَجْدَةً ، وَرَجُلٌ مَعَهَا يَسْمَعُ عَلَيْهِ اَنْ يَسْجُدَ مَعَهَا؟ قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَسْجُدَ مَعَهَا اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى الْقَوْمِ يَقْرَءُوْنَ مَعَ الْاِمَامِ فَيَاْتَمُّوْنَ بِهٖ ، فَقَرَاَ السَّجْدَةَ ، فَسَجَدُوْا مَعَهٗ ، وَلَيْسَ عَلٰى مَنْ سَمِعَ سَجْدَةً مِنْ اِنْسَانٍ يَقْرَؤُهَا لَيْسَ لَهٗ بِاِمَامٍ اَنْ يَسْجُدَ تِلْكَ السَّجْدَةَ. صحیح البخاری (۱۰۷۷)

اس عورت کے متعلق پوچھا گیا جس نے آیت سجدہ پڑھی اور اس [illegible] امام مالک نے فرمایا اس عورت کے ساتھ سجدہ کرنا ان لوگوں پر واجب ہوتا ہے جو اس کے ساتھ ہوں اور وہ امامت کرتا ہوا آیت سجدہ پڑھتا ہے پس یہ لوگ اس کے ساتھ سجدہ کریں گے اور جو کسی سے آیت سجدہ سنے جو اس کا امام نہ ہو تو سننے والے پر سجدہ نہیں ہے۔ ف

ف: امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک سجدۂ تلاوت سنت ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ امام احمد کے نزدیک واجب ہے۔ ہمارے آئمہ احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے نزدیک ہر قاری و سامع پر سجدۂ تلاوت واجب ہے۔ اس کی شرائط نماز جیسی ہیں۔ احناف کے نزدیک پورے قرآن کریم میں چودہ سجدۂ تلاوت ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) پارہ ۹، الاعراف: ۲۰۶ یعنی آخری
(۲) پارہ ۱۳، الرعد: ۱۵
(۳) پارہ ۱۴، النحل: ۵۰
(۴) پارہ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۹
(۵) پارہ ۱۶، مریم: ۵۸
(۶) پارہ ۱۷، الحج: ۱۸
(۷) پارہ ۱۹، الفرقان: ۶۰
(۸) پارہ ۱۹، النمل: ۲۶
(۹) پارہ ۲۱، السجدہ: ۱۵
(۱۰) پارہ ۲۳، ص: ۲۴
(۱۱) پارہ ۲۴، حم سجدہ: ۳۸
(۱۲) پارہ ۲۷، النجم: ۶۲ یعنی آخری
(۱۳) پارہ ۳۰، انشقاق: ۲۱
(۱۴) پارہ ۳۰، العلق: ۱۹ یعنی آخری

٦- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِرَاءَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (الاخلاص: ۱) وَ ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ (الملک: ۱)

سورۂ اخلاص اور سورۂ ملک کا بیان

۲۴۲- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (الاخلاص: ۱) يُرَدِّدُهَا ، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ ، وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ. صحیح البخاری (۵۰۱۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو بار بار سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا، گویا ان کے نزدیک وہ آدمی کم پڑھتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تو تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۲۴۳- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (الاخلاص: ۱) ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَتْ ،

عبید بن حنین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا تو آپ نے ایک شخص کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا: ''واجب ہو گئی'' میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ جنت۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: میرا ارادہ ہوا کہ جا کر

Presented by www.ziaraat.com

فَسَأَلْتُهُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ الْجَنَّةُ، فَقَالَ أَبُو [illegible] فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ [illegible] تُعْطِيَنِي الْعَذَابَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَرْتُ الْعَذَابَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَهَبْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ. (سنن ترمذی (۲۸۹۷)

اسے خوشخبری سناؤں پھر میں ڈرا کہ مبادہ رسول اللہ ﷺ کے [illegible] رسول اللہ ﷺ کے [illegible] معلوم ہوا کہ وہ بہ پڑاب۔

[۲۴۱] **أَثَرٌ وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ (الاخلاص:۱) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَأَنَّ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ (الملک:۱) تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا.

حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے اور ''تبارک الذی بیدہ الملک'' اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی۔

۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

ذکرِ الٰہی کی فضیلت کے بارے میں روایات

۲۴۴- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

صحیح البخاری (۳۲۹۳) صحیح مسلم (۶۷۸۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو روزانہ سو مرتبہ یہ کہے: ''نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے'' تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور وہ اس کے باعث اس روز شام تک شیطان کے شر سے بچا رہے گا اور اس شخص سے بہتر دوسرا آدمی عمل نہ لا سکے گا مگر جو اسے زیادہ پڑھے۔

۲۴۵- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (صحیح البخاری (۶۴۰۵) صحیح مسلم (۶۷۸۳)

ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو روزانہ سو مرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کہے تو اس کے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۲۴۶- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا

عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ ''سبحان اللہ'' تینتیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' اور تینتیس مرتبہ ''الحمد للہ'' کہے

Presented by www.ziaraat.com

وَثَلَاثِيْنَ ، وَكَبَّرَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ، وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ، [illegible] غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

صحیح مسلم (۱۳۵۱)

اور یہ کہہ کر سو پورے کرے کہ "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا [illegible] دینے والے ہیں خواہ دوستوں کی بھائی کے برابر ہوں۔

[۲۴۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ صَيَّادٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ فِيْ ﴿وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ﴾ (الکہف: ۴۶) اِنَّهَا قَوْلُ الْعَبْدِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

تمارہ بن صیاد نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ باقی رہنے والی نیکیاں اور بندے کے کہنے والی بات یہ کلمے ہیں: اللہ اکبر ، سبحان اللہ ، الحمد للہ ، لا الہ الا اللہ ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۲۴۷- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ ، اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ ، وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ ، وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ ، وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى. قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى.

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہو' تمہارے درجات میں سب سے بلند ہو' تمہارے مالک کے پاس سب سے پاکیزہ ہو' تمہارے لئے سونا اور چاندی خیرات کرنے سے بہتر ہو اور تم دشمنوں سے ٹکرا جاؤ اور ان کی گردنیں اتار دو یا وہ تمہاری گردنیں اتار دیں' اس سے بھی بہتر ہو' لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

قَالَ زِيَادُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی آدم کا کوئی عمل بھی ایسا نہیں ہے جو اسے خدا کے عذاب سے بچانے میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر ہو۔

سنن ترمذی (۳۳۷۷) سنن ابن ماجہ (۳۷۹۰)

۲۴۸- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَرَآءَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّ ثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور "سمع اللہ لمن حمدہ" کہا تو ایک شخص نے کہا جو آپ کے پیچھے تھا "ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ"۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ابھی ابھی کون بولا؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ہر ایک اس کا ثواب سب سے پہلے لکھنے کے لئے لپک رہا تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

اَوَّلُ (اَوَّلاً). صحیح البخاری (۷۹۹)

۲۴۹ **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ یَدْعُوْ بِهَا فَاُرِیْدُ اَنْ اَخْتَبِیءَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ فِی الْاٰخِرَةِ.

صحیح البخاری (۶۳۰۴) صحیح مسلم (۴۸۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک دعا کی اجازت کی ہو چاہے مانگ لیا۔ میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو اٹھا رکھوں تا کہ آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کروں۔

۲۵۰- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَدْعُوْ فَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّیْلِ سَکَنًا، وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا، اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ، وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ، وَ اَمْتِعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَ قُوَّتِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ.

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے: اے اللہ! صبح کے نکالنے والے رات کو باعث سکون بنانے والے سورج اور چاند کو حساب سے چلانے والے میرا قرض ادا کر دے اور مجھے غریبی سے بے نیاز کر دے اور مجھے اپنی راہ میں میری سماعت میری بصارت اور میری قوت سے فائدہ عطا فرما۔

۲۵۱- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اِذَا دَعَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِیَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُکْرِهَ لَهٗ.

صحیح البخاری (۶۳۳۹) صحیح مسلم (۶۷۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ اسے روکنے والا کوئی نہیں۔

۲۵۲- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلَی ابْنِ اَزْهَرَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ فَیَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ.

صحیح البخاری (۶۳۴۰) صحیح مسلم (۶۸۶۹۔ ۶۸۷۰)

ابوعبید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک مانگنے والا جلدی نہ کرے، جو کہتا ہے کہ میں نے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہ ہوئی۔

۲۵۳- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ، وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا، حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ، فَیَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ؟ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ؟ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ، فَاَغْفِرَ لَهٗ؟

صحیح البخاری (۷۴۹۴) صحیح مسلم (۱۷۶۹)

ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نزول فرماتا ہے ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف جب کہ تہائی رات باقی رہ جاتی ہے اور فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ اسے عطا فرماؤں؟ کون ہے مجھ سے بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: جیسے اس حدیث میں "ینزل ربنا" ہے ایسے ہی الفاظ سے بعض مبتدعین زمانہ نے اپنے آپ کو دھوکا دیا کہ خود گمراہ ہوئے

سے چلتا ہوگا اور ہم ہوا پر ہوں گے ہم کا حصہ میں یہ مشابہ نے راستے پر چلنا اور خدا کا اکیلا رہنا ہے یہ خدا کو چھوٹے لیے ہیں ان کا مان ہے اس نے لئے اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۱۱۲:۲) اس منہ سے کہا ہے ۵۔ پھر ان کا ہم خدا آسمان دنیا پر آیا۔ آسمان میں گیا۔ بتایں کہ خدا بڑا ہوا کہ آسمان دنیا؟ اب وہ اللہ اکبر کہیں منہ سے نہیں نے آسمان اس کی مخلوق ہے نہ اپنی ایک مخلوق سے اندر کر سما گیا اب "كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ" (۲۶:۵۵) پڑھ کر بتایئے کہ اس طرح خدا کو فانی بنا دیا یا نہیں؟ کیونکہ دنیا کے پردے پر جو چیز بھی کسی جگہ ہے یا ہوگی وہ فانی ہے۔ قرآن کریم میں اس کے ساتھ ہی استثناء موجود تھا: "ویبقی وجه ربک ذی الجلال والاکرام" (۲۶:۵۶) اور وہ اسی وجہ سے تھا کہ خدا اس کائنات ارضی وسماوی کی کسی جگہ میں نہیں' نہ ہوسکتا' نہ کوئی چیز اسے اپنے اندر سما سکتی ہے کیونکہ اس کی ذاتِ کریم باقی رہنے والی ہے اور فانی چیز باقی کا احاطہ نہیں کرسکتی اور نہ ذات باقی کسی بڑی سے بڑی فانی چیز میں سما سکتی ہے خواہ وہ آسمان دنیا ہو یا عرش وکرسی۔ بلکہ اس کی ذاتِ کریم نہ کسی کے علم وادراک میں آئے اور نہ کسی کے وہم وگمان میں سمائے کیونکہ "اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ" (۵۴:۴۱) جس نے مخلوق کے ہر فرد کا احاطہ کر رکھا ہے تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد اس کا احاطہ کرے' اسے اپنے اندر سمو سکے اور خدا اس کے اندر سما سکے۔ لہٰذا خداوند کریم کی ذات علم وادراک میں بھی نہیں سماتی۔ قطب ربانی' غوث صمدانی' حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:

ہم ایسے خدا کی ہرگز پرستش نہیں کرتے جو احاطۂ شہود میں آسکے' جو دیکھا جاسکے' دائرہ معلومات میں آسکے اور وہم وگمان میں سما سکے کیونکہ مشہود' مرئی' معلوم اور موہوم ومتخیل بھی مشاہدہ کرنے والے' دیکھنے والے' جاننے والے اور خیال دوڑانے والے کی طرح مخلوق وحادث ہے۔ (مبداء ومعاد مترجم' مطبوعہ کراچی' ص ۴۷)

۲۵۴- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ' اَنَّ عَائِشَةَ ' اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَفَقَدْتُهٗ مِنَ اللَّيْلِ ' فَلَمَسْتُهٗ بِيَدِيْ ' فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ' وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ' وَبِكَ مِنْكَ ' لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ' اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. صحیح مسلم (۱۰۹۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی کہ رات کے وقت میں نے آپ کو موجود نہ پایا۔ پس میں ٹٹولنے لگی تو میرے ہاتھ آپ کے مبارک قدموں پر پڑے۔ آپ سجدے کی حالت میں یہ دعا کر رہے تھے: "میں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کی تیرے غصے سے' سب کچھ تیرے ساتھ اور تجھ سے ہے' کوئی تیری ساری تعریفیں نہیں کرسکتا' تو ایسا ہے جیسی تو نے اپنی خود تعریف فرمائی ہے"۔

۲۵۵- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ' عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ ' عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ ' وَاَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ). سنن ترمذی (۳۵۸۵)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ افضل دعا روز عرفہ کی ہے اور میں نے اور سارے انبیائے کرام نے جو کچھ کہا اس میں سب سے افضل بات یہ ہے: "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں"۔

Presented by www.ziaraat.com

۲۵۶- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ [illegible] وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ. صحیح مسلم (۱۳۳۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت [illegible]

۲۵۷- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَکِّیِّ، عَنْ طَاوُسٍ الْیَمَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ، وَمَنْ فِیْهِنَّ، اَنْتَ الْحَقُّ، وَقَوْلُکَ الْحَقُّ، وَوَعْدُکَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ، وَبِکَ اٰمَنْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ، وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ، فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ، وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ، اَنْتَ اِلٰهِیْ. لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ. صحیح البخاری (۱۱۲۰) صحیح مسلم (۱۸۰۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دوران رات نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یوں دعا کرتے: ''اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور جو ان میں ہے اور حمد تیرے لئے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور حمد تیرے لئے ہے تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو ان میں ہے۔ تو حق ہے، تیری بات حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا تابع فرمان ہوا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری جانب رجوع کیا۔ تیری مدد کے سہارے میں جھگڑا اور تیری اجازت سے میں نے حکم کیا، پس مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے، بعد میں، چھپا کر اور اعلانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو''۔

۲۵۸- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ، اَنَّهٗ قَالَ جَاءَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِیْ بَنِیْ مُعَاوِیَةَ. وَهِیَ قَرْیَةٌ مِنْ قُرَی الْاَنْصَارِ. فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَیْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِکُمْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ لَهٗ نَعَمْ، وَاَشَرْتُ لَهٗ اِلٰی نَاحِیَةٍ مِنْهُ، فَقَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا الثَّلَاثُ الَّتِیْ دَعَا بِهِنَّ فِیْهِ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ بِهِنَّ، فَقُلْتُ دَعَا بِاَنْ لَا یُظْهِرَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِهِمْ، وَلَا یُهْلِکَهُمْ بِالسِّنِیْنَ، فَاُعْطِیَهُمَا، وَدَعَا بِاَنْ لَا یَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَیْنَهُمْ، فَمُنِعَهَا. قَالَ صَدَقْتَ.

حضرت عبداللہ بن عبداللہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ہمارے پاس بنی معاویہ میں تشریف لائے جو انصار کا ایک گاؤں ہے اور فرمایا: کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی اس مسجد میں کس جگہ نماز پڑھی؟ میں نے ان سے کہا: ہاں! اور انہیں ایک گوشہ بتا دیا۔ پھر مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو وہ تین دعائیں معلوم ہیں جو یہاں کیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا تو مجھے وہ بتائیے۔ میں نے کہا کہ پہلی دعا یہ کی کہ کفار ان پر غالب نہ ہوں۔ دوسری یہ کہ یہ قحط سے ہلاک نہ ہوں۔ پس وہ دونوں قبول ہوئیں تیسری دعا یہ کی کہ ان کے آپس میں جھگڑے نہ ہوں تو اس سے روک دیا گیا۔ گویا ہوئے کہ آپ نے سچ فرمایا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَنْ يَزَالَ الْهَرْجُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ قیامت تک جھگڑے ہوتے

[۲۴۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُوْ اِلَّا كَانَ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ اِمَّا اَنْ يُّسْتَجَابَ لَهٗ وَاِمَّا اَنْ يُّدَّخَرَ لَهٗ وَاِمَّا اَنْ يُّكَفَّرَ عَنْهُ.

اس کی دعا کی تین میں سے کوئی ایک صورت ہوتی ہے۔ یا اس کی دعا قبول فرمائی جاتی ہے یا وہ آخرت کے لیے رکھ دی جاتی ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

۹- بَابُ الْعَمَلِ فِي الدُّعَاءِ

دعا مانگنے کا طریقہ

۲۵۹- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ رَاٰنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَدْعُوْ وَاُشِيْرُ بِاَصْبُعَيْنِ. اَصْبُعٍ مِنْ كُلِّ يَدٍ فَنَهَانِيْ.

سنن ترمذی (۳۵۵۷) سنن نسائی (۱۲۷۱)

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر نے دعا کرتے دیکھا جب کہ میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا یعنی ہر ہاتھ کی ایک انگلی سے تو انہوں نے مجھے منع کیا۔

[۲۴۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَالَ بِيَدَيْهِ نَحْوَ السَّمَآءِ فَرَفَعَهُمَا.

سعید بن مسیّب فرمایا کرتے کہ مرنے کے بعد آدمی کا درجہ اس کی اولاد کی دعا سے بلند کر دیا جاتا ہے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر آسمان کی جانب اشارہ کیا۔

[۲۴۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ (الاسراء: ۱۱۰) فِي الدُّعَاءِ.

عروہ بن زبیر فرمایا کرتے کہ آیت: ''اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو'' یہ دعا کے بارے میں ہے۔

قَالَ يَحْيٰى وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِالدُّعَاءِ فِيْهَا.

صحیح البخاری (۶۳۲۷)

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے فرض نمازوں میں دعا مانگنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان کے اندر دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۶۰- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ (اَرَدْتَ) فِي النَّاسِ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ. سنن ترمذی (۳۲۳۳)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا مانگا کرتے: ''اے اللہ! میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں کہ نیک کام کروں، برے کاموں سے دور رہوں اور غریبوں سے محبت رکھوں اور جب تو لوگوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلا لینا''۔ ف

ف: غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنا کتنا مبارک فعل اور مقدس جذبہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اپنے پروردگار سے دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے مسکینوں کی محبت عطا فرما۔ اس انسان دشمنی کے دور میں جسے قبر و حشر کی بے بسی اور بے چارگی کا احساس ہو اسے چاہیے کہ بے چارہ اور بے بس لوگوں کے ساتھ اس دار العمل میں اچھا سلوک کرے تا کہ ان کا پروردگار قبر و حشر کی بے بسی اور بے

Presented by www.ziaraat.com

یا رگی کے وقت اچھا سلوک کرے اور غرباء پروری کے باعث لطف وکرم فرمائے کیونکہ ان رحمة الله قریب من المحسنین۔

اجر ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جو گمراہی کی جانب بلائے تو اسے سب پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

اخر من اتبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ، وما من داع يدعو الى ضلالة الا كان عليه مثل اوزار من اتبعه لا ينقص ذلك من اوزارهم شيئا. صحیح مسلم (٦٧٤٥)

[٢٤٦] **اثر** - **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِيْنَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے دعا کی: ''اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو پرہیزگاروں کے پیشوا ہیں''۔

[٢٤٧] **اثر** - **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُوْمُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ، فَيَقُوْلُ نَامَتِ الْعُيُوْنُ ، وَغَارَتِ النُّجُوْمُ ، وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابو درداء جب رات کو اٹھ کھڑے ہوتے تو کہتے: ''آنکھیں سو گئیں' ستارے غائب ہو گئے اور تو ہمیشہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے''۔

١٠ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

٢٦٢- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ ، فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ، ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا ، فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا ، فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا ، فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا ، وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ. سنن نسائی (٥٥٨) سنن ابن ماجہ (١٢٥٣)

حضرت عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہونے لگے تو اسے جدا کر لیتا ہے۔ جب سورج سر پر آ جائے تو اسے ملا دیتا ہے اور جب ڈھل جائے تو جدا کر لیتا ہے۔ جب غروب ہونے کے قریب ہو تو ملا دیتا ہے اور جب غروب ہو جائے تو ہٹا لیتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ان تینوں وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

٢٦٣- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ ، فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ ، وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ، فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ. صحیح البخاری (٥٨٣) صحیح مسلم (١٩٢٣)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے: جب سورج کا کنارہ نظر آئے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح نکل آئے اور جب سورج کا کنارا ڈوبنے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح غائب ہو جائے۔

٢٦٤- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ ، فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ذَكَرْنَا تَعْجِيْلَ الصَّلٰوةِ ، اَوْ ذَكَرَهَا ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

علاء بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ ہم نماز ظہر کے بعد حضرت انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے نماز عصر پڑھائی' جب فارغ ہوئے تو ہم نے یا انہوں نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا' فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ ' تِلْكَ صَلٰوةُ [illegible] الشَّيْطَانِ ' اَوْ عَلٰى قَرْنِ الشَّيْطَانِ قَامَ ' فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا (ج ۳ ص ۱۴۱۱)

ہوئے سنا کہ یہ منافقوں کی نماز ہے' یہ منافقوں کی نماز ہے' یہ [illegible] اس کے سینگ رہوتا ہے اس وقت کھڑا ہو کر چار ٹھونگے مار لیتا ہے جن میں نہ تو اس میں اللہ کا ذکر تھوڑا۔

۲۶۵- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَحَرَّ اَحَدُكُمْ ' فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ' وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا.

صحیح البخاری (۵۸۵) صحیح مسلم (۱۹۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی تم میں سے ارادہ کر کے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے۔

۲۶۶- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ' حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ' وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. صحیح مسلم (۱۹۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔

۲۶۷- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ ' وَلَا غُرُوْبَهَا ' فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ قَرْنَاهُ مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ' وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوْبِهَا.

وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلٰى تِلْكَ الصَّلٰوةِ.

صحیح البخاری (۳۲۷۳) صحیح مسلم (۱۹۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فرمایا کرتے کہ تم میں سے کوئی ارادہ کر کے طلوع یا غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھے کیونکہ سورج کے طلوع ہوتے وقت شیطان بھی اپنے دو سینگوں کو نکالتا ہے اور وہ سورج کے ساتھ ہی غروب ہوتے ہیں۔

جو ایسے وقت نماز پڑھتا تو حضرت عمر اسے مارا کرتے۔

[۲۴۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ' اَنَّهٗ رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ فِی الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

سائب بن یزید نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد نماز پڑھنے پر منکدر کو مارا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۶- كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے کا بیان

۱- بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

مردے کو غسل دینے کا بیان

۲۶۸- **حَدَّثَنِیْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غُسِّلَ فِیْ قَمِيْصٍ.

امام محمد بن علی بن حسین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک قمیص میں غسل دیا گیا۔

Presented by www.ziaraat.com

٢٦٩- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِي [illegible] حِيْنَ تُوُفِّيَتْ اِبْنَتُهُ ' فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا ' اَوْ خَمْسًا ' اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ' اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ' وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا ' اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ ' فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي. قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ ' فَاَعْطَانَا حِقْوَهُ ' فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ. تَعْنِي بِحِقْوِهِ اِزَارَهُ.

صحیح البخاری (۱۲۵۳) صحیح مسلم (۲۱۶۵-۲۱۶۷)

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ [illegible] سے تین' پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اور آخر میں کافور بھی شامل کر لینا یا کوئی کافوری چیز اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا لینا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو آپ کو بتا لیا۔ پس آپ نے اپنی ازار دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے اس میں لپیٹ دو۔

[٢٤٩] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ ' اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ غَسَّلَتْ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ حِيْنَ تُوُفِّيَ ' ثُمَّ خَرَجَتْ ' فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ ' فَقَالَتْ اِنِّي صَائِمَةٌ ' وَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ ' فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ؟ فَقَالُوْا لَا.

حضرت اسماء بنت عمیس نے (اپنے شوہر) حضرت ابو بکر صدیق کو غسل دیا جب کہ ان کی وفات ہوئی۔ پھر وہ باہر نکلیں اور موجودہ مہاجرین سے پوچھا کہ میں روزے سے ہوں اور آج سخت سردی ہے تو کیا میرے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔

[٢٥٠] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهُ سَمِعَ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَلَيْسَ مَعَهَا نِسَاءٌ يُغَسِّلْنَهَا ' وَلَا مِنْ ذَوِي الْمَحْرَمِ اَحَدٌ يَلِي ذٰلِكَ مِنْهَا ' وَلَا زَوْجٌ يَلِي ذٰلِكَ مِنْهَا ' يُمِّمَتْ فَمُسِحَ بِوَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا مِنَ الصَّعِيْدِ. قَالَ مَالِكٌ وَاِذَا هَلَكَ الرَّجُلُ ' وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ اِلَّا نِسَاءٌ يَمَّمْنَهُ اَيْضًا. قَالَ مَالِكٌ وَلَيْسَ لِغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا شَيْءٌ مَوْصُوْفٌ ' وَلَيْسَ لِذٰلِكَ صِفَةٌ مَعْلُوْمَةٌ ' وَلٰكِنْ يُغَسَّلُ فَيُطَهَّرُ.

امام مالک نے اہل علم حضرات کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب عورت فوت ہو جائے اور اس کے پاس غسل دینے والی عورتیں نہ ہوں' نہ کوئی عورت کا قریبی محرم ہو اور نہ خاوند کا تو اسے تیمم کروا دیا جائے یعنی اس کے چہرے اور ہتھیلیوں پر پاک مٹی مل دی جائے۔ امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی فوت ہو جائے اور اس کے پاس عورتوں کے سوا کوئی نہ ہو تو اسے بھی اسی طرح تیمم کروا دیا جائے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میت کے غسل کی ہمارے ہاں کوئی مقررہ حد نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی حد ہو سکتی ہے' ہاں پاک ہونے تک غسل دیا جائے گا۔

٢- بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَنِ الْمَيِّتِ

مردے کے کفن کا بیان

٢٧٠- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ ' وَلَا عِمَامَةٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید اور سحولی کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا جن میں قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

صحیح البخاری (۱۲۶۵) صحیح مسلم (۲۱۷۶)

٢٧١- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ '

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابو بکر صدیق نے

Presented by www.ziaraat.com

اَنَّهٗ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقَ قَالَ لِعَائِشَةَ وَهُوَ مَرِیْضٌ فِیْ کَمْ کَفَّنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّةٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ خُذُوْا هٰذَا الثَّوْبَ بِهٖ رِدَاءً وَ [illegible] فَاغْسِلُوْهُ ثُمَّ کَفِّنُوْنِیْ فِیْهِ مَعَ ثَوْبَیْنِ اٰخَرَیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَمَا هٰذَا؟ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الْحَیُّ اَحْوَجُ اِلَی الْجَدِیْدِ مِنَ الْمَیِّتِ ' وَاِنَّمَا هٰذَا لِلْمُهْلَةِ.

بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو [illegible] یا ان تین سے [illegible] پانچ میں تین [illegible] کیڑا [illegible] اور ملا لینا۔ حضرت عائشہ نے کہا یہ کیا؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ زندوں کو مردوں کی نسبت نئے کپڑوں کی زیادہ ضرورت ہے اور یہ تو پیپ خون کے لیے ہے۔

صحیح البخاری (۱۳۸۷)

[۲۵۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ' اَنَّهٗ قَالَ الْمَیِّتُ یُقَمَّصُ ' وَیُؤَزَّرُ ' وَیُلَفُّ فِی الثَّوْبِ الثَّالِثِ ' فَاِنْ لَمْ یَکُنْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ کُفِّنَ فِیْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میت کو قمیص پہنا کر' ازار سے ڈھک کر تیسرے کپڑے میں لپیٹ دیا جائے' اگر صرف ایک ہی کپڑا میسر آئے تو اسی کو کفن بنا کر پہنا دیا جائے۔

۳- بَابُ الْمَشْیِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

جنازے کے آگے چلنے کا بیان

۲۷۲- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ' وَاَبَا بَکْرٍ ' وَعُمَرَ کَانُوْا یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ ' وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا ' وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ.

سنن ابوداؤد (۳۱۷۹) سنن ترمذی (۱۰۰۷) سنن نسائی (۱۹۴۳) سنن ابن ماجہ (۱۴۸۲)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ' حضرت ابو بکر اور حضرت عمر جنازے کے آگے چلا کرتے۔ دیگر خلفاء بھی ایسا ہی کرتے آئے اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی۔

[۲۵۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ ' عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْهُدَیْرِ ' اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقْدُمُ النَّاسَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ فِیْ جَنَازَةِ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ.

ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر کو حضرت زینب بنت جحش کے جنازے کے آگے آگے چلتے دیکھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

[۲۵۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' قَالَ مَا رَاَیْتُ اَبِیْ قَطُّ فِیْ جَنَازَةٍ اِلَّا اَمَامَهَا.

ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ میں نے ہرگز نہیں دیکھا اپنے والد محترم کو مگر جنازے کے آگے چلتے ہوئے۔

قَالَ ثُمَّ یَاْتِی الْبَقِیْعَ ' فَیَجْلِسُ حَتّٰی یَمُرُّوْا عَلَیْهِ.

فرمایا کہ پھر بقیع میں جا کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ جنازہ آگے گزر جاتا۔

[۲۵۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّهٗ قَالَ الْمَشْیُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَإِ

ابن شہاب نے فرمایا کہ جنازے کے پیچھے چلنا سنت کی خلاف ورزی ہے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

السُّنَّة.

٤- بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ تُتْبَعَ الْجَنَازَةُ بِنَارٍ

جنازے کے پیچھے آگ لے جانے کی ممانعت

[٢٥٥] اَثَرٌ- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّهَا قَالَتْ لِاَهْلِهَا اَجْمِرُوْا ثِيَابِيْ اِذَا مِتُّ، ثُمَّ حَنِّطُوْنِيْ، وَلَا تَذُرُّوْا عَلٰى كَفَنِيْ حَنَاطًا، وَلَا تَتْبَعُوْنِيْ بِنَارٍ.

[٢٥٦] اَثَرٌ- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّتْبَعَ بَعْدَ مَوْتِهٖ بِنَارٍ.

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَكْرَهُ ذٰلِكَ.

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے گھر والوں سے فرمایا: جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے کپڑوں کو دھونی دینا، مجھے خوشبو لگانا لیکن میرے کفن پر خوشبو نہ چھڑکنا اور میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر نہ جانا۔

سعید بن ابوسعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع فرمادیا تھا کہ ان کے جنازے کے پیچھے کوئی آگ لے کر جائے۔

یحییٰ نے امام مالک سے سنا کہ وہ اسے مکروہ جانتے تھے۔

٥- بَابُ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَائِزِ

نماز جنازہ کی تکبیریں

٢٧٣- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ لِلنَّاسِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ. صحیح البخاری (١٢٤٥) صحیح مسلم (٢٢٠١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز نجاشی کا انتقال ہوا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اسی روز بتا دیا تھا اور لوگوں کے ساتھ نماز جنازہ کے لیے نکلے تو انہوں نے صفیں بنالیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

٢٧٤- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مِسْكِيْنَةً مَرِضَتْ، فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَرَضِهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُ الْمَسَاكِيْنَ، وَيَسْاَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهَا فَخَرَجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا، فَكَرِهُوْا اَنْ يُّوْقِظُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُخْبِرَ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْ شَاْنِهَا فَقَالَ اَلَمْ اٰمُرْكُمْ اَنْ تُؤْذِنُوْنِيْ بِهَا؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْنَا اَنْ نُخْرِجَكَ لَيْلًا، وَنُوْقِظَكَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا، وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ. صحیح البخاری (٤٥٨) صحیح مسلم (٢٢١٢)

ابوامامہ بن سہل بن حنیف کا بیان ہے کہ ایک غریب عورت بیمار پڑ گئی تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا اور رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ مسکینوں کی عیادت کرتے اور ان کا حال دریافت فرمایا کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ فوت ہو جائے تو مجھے بتا دینا۔ پس لوگ رات کے وقت اس کے جنازے کو لے کر نکلے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو جگانا ناپسند کیا۔ صبح کے وقت جب اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے بتا دینا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے رات کے وقت آپ کو باہر نکالنا اور جگانا ناپسند کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نکلے، یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی قبر کے پاس صفیں بنا

Presented by www.ziaraat.com

[۲۵۷] اثر وحدثنی [illegible]

[illegible]

۶- بَابُ مَا يَقُوْلُ الْمُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ

میت کے لیے دعا کرنا

[۲۵۸] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ، كَيْفَ تُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا، فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ، ثُمَّ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا، فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا، فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهٖ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نماز جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تمہیں بتاتا ہوں۔ میں اس کے گھر سے جنازے کے ساتھ جاتا ہوں۔ جب اسے رکھا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد بجالاتا ہوں اور اس کے نبی پر درود بھیجتا ہوں۔ پھر یوں دعا کرتا ہوں: ''اے اللہ! یہ تیرہ بندہ ہے نیز تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہے' یہ گواہی دیتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر تو اور محمد مصطفیٰ تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو اس کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں کو بڑھا۔ اور اگر یہ برا ہے تو اس کی برائیوں سے درگزر فرما۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں مبتلا نہ کرنا''۔

[۲۵۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ، فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے ایک بچے کی نماز جنازہ پڑھی جس نے قطعاً کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔ میں نے انہیں یوں کہتے سنا: اے اللہ! اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھنا۔

[۲۶۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز جنازہ میں قرأت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۷- بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بَعْدَ الصُّبْحِ اِلَى الْاِسْفَارِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ اِلَى الْاِصْفِرَارِ

نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھنا

[۲۶۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حَرْمَلَةَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ، اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ تُوُفِّيَتْ

محمد بن ابوحرملہ سے روایت ہے کہ جب زینب بنت ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو مدینہ منورہ کے حاکم طارق تھے۔ پس نماز فجر کے بعد جنازہ لایا گیا اور بقیع میں رکھا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ طارق

Presented by www.ziaraat.com

وَطَارِقٌ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ، فَاُتِيَ بِجَنَازَتِهَا بَعْدَ صَلٰوةِ

صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

قَالَ ابْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِاَهْلِهَا اِمَّا اَنْ تُصَلُّوْا عَلٰى جَنَازَتِكُمُ الْاٰنَ، وَاِمَّا اَنْ تَتْرُكُوْهَا حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ.

ابن ابوحرملہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے گھر والوں سے کہتے ہوئے سنا کہ چاہے تم اپنے جنازے پر ابھی نماز پڑھ لو اور چاہے رہنے دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔

[۲۶۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ اِذَا صُلِّيَتَا لِوَقْتِهِمَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے بعد جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہو جبکہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت پر پڑھی ہوں۔

۸- بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا

۲۷۵- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا اَمَرَتْ اَنْ يُمَرَّ عَلَيْهَا بِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ حِيْنَ مَاتَ لِتَدْعُوَ لَهُ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اَسْرَعَ النَّاسُ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

صحیح مسلم (۲۲۴۹۔۲۲۵۰)

ابو النضر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہو جائے تو ان کے جنازے کو مسجد میں ان کے پاس سے گزارا جائے تاکہ یہ ان کے لیے دعا کریں۔ لوگوں نے اس فعل کے جواز میں کلام کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: لوگ کتنی جلدی بھول جاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی تھی مگر مسجد میں۔

[۲۶۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ صُلِّيَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی گئی۔

۹- بَابُ جَامِعِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

نماز جنازہ کے متعلقات

[۲۶۴] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِيْنَةِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فَيَجْعَلُوْنَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ مردوں اور عورتوں کی مدینہ منورہ میں نماز جنازہ پڑھایا کرتے۔ مردوں کو امام کے قریب رکھتے اور عورتوں کو قبلہ کے نزدیک رکھا جاتا تھا۔

[۲۶۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَائِزِ يُسَلِّمُ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جنازے کی نماز پڑھاتے تو اتنی آواز سے سلام پھیرتے

Presented by www.ziaraat.com

حَتّٰى يُسْمِعَ مَنْ يَلِيْهِ

[illegible]

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا وَاُمِّهٖ

کہ نزدیک والے سن لیتے

[illegible]

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اہل علم میں سے کوئی ایسا نہ دیکھا جو ولد الزنا یا اس کی والدہ پر نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کرتا ہو۔

۱۰ - بَابُ مَا جَآءَ فِيْ دَفْنِ الْمَيِّتِ

مردے کو دفن کرنے کا بیان

۲۷۶- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَصَلَّى النَّاسُ عَلَيْهِ اَفْذَاذًا لَا يَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ نَاسٌ يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، وَقَالَ اٰخَرُوْنَ يُدْفَنُ بِالْبَقِيْعِ، فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا دُفِنَ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا فِيْ مَكَانِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ. فَحُفِرَ لَهٗ فِيْهِ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ غُسْلِهٖ اَرَادُوْا نَزْعَ قَمِيْصِهٖ، فَسَمِعُوْا صَوْتًا يَقُوْلُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيْصَ. فَلَمْ يُنْزَعِ الْقَمِيْصُ وَغُسِّلَ وَهُوَ عَلَيْهِ ﷺ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے پیر کے روز وفات پائی اور منگل کے روز دفن کیے گئے۔ لوگوں نے خود آپ پر نماز پڑھی اور ان کا امام کوئی نہ تھا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ کو منبر کے پاس دفن کیا جائے اور دوسرے حضرات نے کہا کہ بقیع میں۔ جب حضرت ابو بکر صدیق آئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی جس جگہ فوت ہوتا ہے اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے' پس اسی جگہ آپ کی قبر کھودی گئی۔ جب غسل دینے لگے تو لوگوں نے ارادہ کیا کہ آپ کا کرتہ اتار دیں۔ پس انہوں نے آواز سنی کہ ان کا کرتہ نہ اتارو۔ لہٰذا انہوں نے کرتہ نہ اتارا اور غسل دیتے وقت وہ آپ کے جسم اطہر پر تھا۔

۲۷۷- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اِحْدٰهُمَا يَلْحَدُ، وَالْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ، فَقَالُوْا اَيُّهُمَا جَآءَ اَوَّلُ عَمِلَ عَمَلَهٗ، فَجَآءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ، فَلُحِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں دو گورکن تھے ایک بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا بغلی نہیں بناتا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ دونوں میں سے جو پہلے آ گیا اسی طرح کی بنوالیں گے۔ پس بغلی قبر کھودنے والا پہلے آیا تو رسول اللہ ﷺ کے لئے بغلی قبر کھودی گئی۔

سنن ابن ماجہ (۱۵۵۷)

[۲۶۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، كَانَتْ تَقُوْلُ مَا صَدَّقْتُ بِمَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، حَتّٰى سَمِعْتُ وَقْعَ الْكَرَازِيْنِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی وفات کا یقین ہی نہیں آتا تھا یہاں تک کہ میں نے کسی چلنے کی آوازیں سنیں۔

[۲۶۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ رَاَيْتُ ثَلَاثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِيْ حَجْرِيْ (حُجْرَتِيْ)، فَقَصَصْتُ رُؤْيَايَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں آ گرے ہیں تو حضرت ابو بکر صدیق سے اپنے خواب کا ذکر کیا۔

Presented by www.ziaraat.com

فَقَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدُفِنَ فِي

ان کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اور

[۲۶۹] **اَثَرٌ** وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرٍو وَاحِدٍ مِمَّنْ يَثِقُ بِهِ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَسَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ تُوُفِّيَا بِالْعَقِيْقِ، وَحُمِلَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَدُفِنَا بِهَا.

امام مالک کو کئی معتبر حضرات نے یہ بات پہنچی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید کا وصال عقیق میں ہوا اور انہیں اٹھا کر مدینہ منورہ لایا گیا اور یہیں دفن کیے گئے۔

[۲۷۰] **اَثَرٌ** وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ بِالْبَقِيْعِ، لَاَنْ اُدْفَنَ بِغَيْرِهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُدْفَنَ بِهِ. اِنَّمَا هُوَ اَحَدُ رَجُلَيْنِ اِمَّا ظَالِمٌ، فَلَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ مَعَهُ، وَاِمَّا صَالِحٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ تُنْبَشَ لِيْ عِظَامُهُ.

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ مجھے بقیع میں دفن ہونا پسند نہیں ہے اور بقیع میں دفن ہونے سے کسی دوسری جگہ دفن ہونا مجھے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ دونوں میں سے ایک قسم کا آدمی ہوگا' اگر ظالم کی جگہ مجھے دفن کیا تو مجھے اس کے ساتھ دفن ہونا پسند نہیں اور اگر نیک کی وہ جگہ ہے تو میں پسند نہیں کرتا کہ میری خاطر اس کی ہڈیوں کو کھودا جائے۔

۱۱- بَابُ الْوُقُوْفِ لِلْجَنَائِزِ وَالْجُلُوْسِ عَلَى الْمَقَابِرِ

جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونا اور قبروں پر بیٹھنا

۲۷۸- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ فِي الْجَنَائِزِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ. صحیح مسلم (۲۲۲۴ تا ۲۲۲۸)

مسعود بن حکم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور گزر جانے کے بعد بیٹھ جاتے۔

[۲۷۱] **اَثَرٌ** وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَتَوَسَّدُ الْقُبُوْرَ وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر سے ٹیک لگا لیتے اور اس پر لیٹ جاتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْقُعُوْدِ عَلَى الْقُبُوْرِ فِيْمَا نُرٰى لِلْمَذَاهِبِ.

امام مالک نے فرمایا کہ پیشاب اور قضائے حاجت کے لیے قبروں پر بیٹھنا منع ہے۔

[۲۷۲] **اَثَرٌ** وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ كُنَّا نَشْهَدُ الْجَنَائِزَ، فَمَا يَجْلِسُ اٰخِرُ النَّاسِ، حَتّٰى يُؤْذَنُوْا.

ابو بکر بن عثمان نے حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم جنازوں میں شامل ہوتے تو آخری شخص بھی اجازت کے بغیر بیٹھا نہیں کرتا تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کی ممانعت

۲۷۶ **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ [illegible] الْحَارِثِ. وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ أَبُو أُمِّهِ. أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ، فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ، فَجَعَلَ جَابِرٌ يُسَكِّتُهُنَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُنَّ، فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوُجُوبُ؟ قَالَ إِذَا مَاتَ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا، فَإِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَازَكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ. وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشُّهَدَاءُ سَبْعَةٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَالْحَرِقُ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ.

سنن ابوداؤد (۳۱۱۱) سنن نسائی (۱۸۴۵)

۲۸۰- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ، (وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ) فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ، وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ، أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَبْكُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا.

[illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن ثابت کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو انہیں بے ہوش پایا۔ آپ نے آواز دی تو انہوں نے جواب نہ دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" کہا اور فرمایا: اے ابوالربیع! تمہارے معاملے میں ہم مغلوب ہوئے۔ پس عورتیں رونے دھونے لگیں تو حضرت جابر انہیں خاموش کرانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں جانے دو لیکن جب واجب ہو جائے تو اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا واجب ہو جائے؟ فرمایا کہ جب مر جائے۔ اس کی بیٹی کہنے لگی کہ خدا کی قسم! ہم تو آپ کی شہادت کے آرزومند تھے کیونکہ آپ نے جہاد کا سامان تیار کر لیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیت کے مطابق اجر عطا فرمائے گا۔ تم شہادت کس چیز کو شمار کرتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ اللہ کی راہ میں لڑ مرنے کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے سوا بھی سات قسم کے شہید ہیں۔ (۱) طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، (۲) غرق ہونے والا شہید ہے (۳) نمونیہ والا شہید ہے (۴) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے (۵) جل کر مرنے والا شہید ہے (۶) دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے اور زچگی میں مرنے والی عورت شہید ہے۔

عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: جب ان کے سامنے ذکر ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ زندوں کے رونے سے مردے کو عذاب دیا جاتا ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عبدالرحمٰن کو معاف فرمائے کیونکہ انہوں نے جھوٹ تو نہیں کہا لیکن وہ بھول گئے یا ان سے سمجھنے میں غلطی ہوئی کیونکہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے آپ نے فرمایا کہ تم اس پر رو رہے ہو اور اسے

Presented by www.ziaraat.com

صحیح البخاری(۱۲۸۹) صحیح مسلم(۲۱۵۳)

قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔

۱۳- [illegible]

۲۸۱- [illegible] عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

[illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لئے۔

صحیح البخاری(۱۲۵۱) صحیح مسلم(۶۶۳۹)

۲۸۲- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ السَّلَمِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَيَحْتَسِبُهُمْ إِلَّا كَانُوا لَهُ جُنَّةً مِنَ النَّارِ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ أَوِ اثْنَانِ.

حضرت ابوالنضر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان پر صبر کرے تو وہ اس کے لیے جہنم سے ڈھال بن جائیں گے۔ ایک عورت بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اگر وہ دو ہوں؟ فرمایا کہ دو بھی۔

صحیح البخاری(۱۰۱) صحیح مسلم(۶۶۴۲)

۲۸۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصَابُ فِي وَلَدِهِ، وَحَامَّتِهِ، حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ، وَلَيْسَتْ لَهُ خَطِيئَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو ہمیشہ اس کی اولاد اور اعزہ کی مصیبتوں کی وجہ سے تکلیف پہنچتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کے سر کوئی گناہ نہیں رہ جاتا۔

۱۴- بَابُ جَامِعِ الْحَسْبَةِ فِي الْمُصِيبَةِ

بوقتِ مصیبت صبر کرنے کے متعلق روایات

۲۸۴- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِيُعَزِّ الْمُسْلِمِينَ فِي مَصَائِبِهِمُ الْمُصِيبَةُ بِي.

عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابو بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری مصیبتوں کو یاد کر کے مسلمانوں کی تمام مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔

۲۸۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ، فَقَالَ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ إِنَّا لِلَّهِ، وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَعْقِبْنِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ بِهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قُلْتُ وَمَنْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ حکم خداوندی کے مطابق کہے: ''بے شک ہم اللہ کا مال ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر عطا فرما اور اس کے عوض مجھے بہتر چیز عطا فرما'' تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی کر دے گا۔ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ جب حضرت ابوسلمہ فوت

Presented by www.ziaraat.com

خَيْرٌ مِنْ آبِيْ سَلَمَةَ؟ فَاَعْقَبَهَا اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ ﷺ فَتَزَوَّجَهَا.

ہوئے تو میں نے یہی دعا کی پھر اپنے دل میں کہا کہ ابوسلمہ سے

[۲۷۳] **اثر وحدثني** عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ هَلَكَتِ امْرَاَةٌ لِيْ فَاَتَانِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ الْقُرَظِيُّ يُعَزِّيْنِيْ بِهَا فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ فَقِيْهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ وَكَانَتْ لَهٗ امْرَاَةٌ وَكَانَ بِهَا مُعْجَبًا لَهَا مُحِبًّا فَمَاتَتْ فَوَجَدَ عَلَيْهَا وَجْدًا شَدِيْدًا وَلَقِيَ عَلَيْهَا اَسَفًا حَتّٰى خَلَا فِيْ بَيْتٍ وَغَلَّقَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاحْتَجَبَ مِنَ النَّاسِ فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ اَحَدٌ. وَاِنَّ امْرَاَةً سَمِعَتْ بِهٖ فَجَاءَتْهُ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ اِلَيْهِ حَاجَةً اَسْتَفْتِيْهِ فِيْهَا لَيْسَ يُجْزِيْنِيْ فِيْهَا اِلَّا مُشَافَهَتُهٗ فَذَهَبَ النَّاسُ وَلَزِمَتْ بَابَهٗ وَقَالَتْ مَا لِيَ مِنْهُ بُدٌّ. فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ اِنَّ هٰهُنَا امْرَاَةً اَرَادَتْ اَنْ تَسْتَفْتِيَكَ وَقَالَتْ اِنْ اَرَدْتُ اِلَّا مُشَافَهَتَهٗ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ وَهِيَ لَا تُفَارِقُ الْبَابَ. فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهَا. فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ جِئْتُكَ اَسْتَفْتِيْكَ فِيْ اَمْرٍ. قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ اِنِّي اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِيْ حَلْيًا فَكُنْتُ اَلْبَسُهٗ وَاُعِيْرُهٗ زَمَانًا ثُمَّ اَرْسَلُوْا اِلَيَّ فِيْهِ اَفَاُؤَدِّيْهِ اِلَيْهِمْ؟ فَقَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ. فَقَالَتْ اِنَّهٗ قَدْ مَكَثَ عِنْدِيْ زَمَانًا. فَقَالَ ذٰلِكَ اَحَقُّ لِرَدِّكِ اِيَّاهُ اِلَيْهِمْ حِيْنَ اَعَارُوْكِيْهِ زَمَانًا. فَقَالَتْ اَيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَفَتَاْسَفُ عَلٰى مَا اَعَارَكَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهٗ مِنْكَ وَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْكَ؟ فَاَبْصَرَ مَا كَانَ فِيْهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهَا.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ان کی بیوی فوت ہوئیں تو محمد بن کعب قرظی تعزیت کے لیے ان کے پاس آئے اور کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو فقیہ عالم عابد اور مجتہد تھا۔ اس کی ایک بیوی تھی جس کے ساتھ اسے غایت درجہ محبت تھی۔ وہ فوت ہو گئی تو اس آدمی کو بڑا دھکا لگا اور شدت ملال کے باعث وہ گھر میں بیٹھا رہا۔ دروازہ بند کرلیا اور لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ اب اس کے پاس کوئی آ نہیں سکتا تھا۔ ایک عورت نے جب یہ بات سنی تو اس کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے ان سے ایک حاجت ہے، جس کے سلسلے میں ان سے میں نے فتویٰ لینا ہے۔ بالمشافہ پوچھے بغیر بات نہیں بن پڑے گی، لوگ تو چلے گئے لیکن وہ عورت دروازے پر جام ہوگئی اور کہا کہ مجھے اس کے سوا چارۂ کار نہیں۔ کسی نے اس عالم سے کہا کہ یہاں ایک عورت ہے، جو آپ سے کوئی فتویٰ لینا چاہتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ میں بالمشافہ پوچھوں گی اور لوگ جا چکے ہیں لیکن وہ دروازہ سے ذرا نہیں ہٹتی۔ کہا کہ اسے اندر آنے دو۔ پس وہ اندر گئی اور اس نے کہا کہ میں آپ کی خدمت میں ایک مسئلہ دریافت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی ہوں۔ کہا: وہ ہے کیا؟ عورت نے کہا کہ میں نے اپنی ہمسائی سے کچھ زیور ادھار لیے تھے۔ میں انہیں پہنتی رہی اور مدتوں ادھار دیتی رہی۔ اب اس گھر والوں نے مجھے پیغام بھیجا ہے کہ زیور انہیں لوٹا دوں۔ تو کیا میں ان کی طرف لوٹا دوں؟ کہا: خدا کی قسم! ضرور۔ عورت نے کہا کہ میرے پاس تو اس زیور کو مدت گزر گئی، پھر واپسی کیسی؟ کہا کہ اس صورت میں تو واپس لوٹانے کا اور زیادہ حق ہو گیا کہ اتنی مدت ادھار دیئے رکھے۔ عورت گویا ہوئی کہ حضور والا! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، کیا آپ اس چیز پر افسوس کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ادھار دی، پھر واپس لے لی، کیا وہ اس کا آپ سے زیادہ حق دار نہیں۔ اس بات نے اس عالم کی آنکھیں کھول دیں اور اس کی بات سے اللہ تعالیٰ نے

Presented by www.ziaraat.com

اسے فائدہ پہنچایا۔

١٥ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِخْفَاءِ

٢٨٦ **حَدَّثَنِي** يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْمُخْتَفِيَ وَالْمُخْتَفِيَةَ يَعْنِي نَبَّاشَ الْقُبُورِ.

[illegible] ﷺ نے کفن چرانے والے مرد اور کفن چرانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

٢٨٧ - **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُولُ كَسْرُ عَظْمِ الْمُسْلِمِ مَيْتًا كَكَسْرِهِ وَهُوَ حَيٌّ تَعْنِي فِي الْإِثْمِ.

سنن ابوداؤد (٣٢٠٧) سنن ابن ماجہ (١٦١٦)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ کسی مسلمان مردے کی ہڈی کو توڑنے کا اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس کی زندگی میں توڑنے کا۔

١٦ - بَابُ جَامِعِ الْجَنَائِزِ

جنازے کے دیگر متعلقات

٢٨٨ - **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى.

صحیح البخاری (٤٤٣٦) صحیح مسلم (٦٢٤٣-٦٢٤٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے وصال سے پہلے سنا جب کہ آپ نے ان کے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور یہ سراپا گوش ہو کر آپ کی جانب متوجہ تھیں تو حضور کہہ رہے تھے: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔

٢٨٩ - **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ حَتّٰى يُخَيَّرَ قَالَتْ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَعَرَفْتُ أَنَّهُ ذَاهِبٌ. صحیح البخاری (٤٤٣٧) صحیح مسلم (٦٢٤٧)

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کسی نبی کی وفات کا وقت آیا تو انہیں اختیار دیا گیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب میں نے آپ کو "اللھم الرفیق الاعلی" کہتے ہوئے سنا تو میں جان گئی کہ آپ جانے والے ہیں۔

٢٩٠ - **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. صحیح البخاری (١٣٧٩) صحیح مسلم (٧١٤٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح وشام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ اہل جنت سے ہے تو جنتی ٹھکانا اور اگر اہل جہنم سے ہے تو جہنمی ٹھکانا۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تیرا ٹھکانہ یہ ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے قیامت میں اٹھائے۔

٢٩١ - **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ

[illegible]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے سارے جسم کو زمین کھا جاتی

[illegible]

۲۹۲- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ ' اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ ' اَنَّ اَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَیْرٌ یَعْلُقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یُرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰی جَسَدِهٖ یَوْمَ یَبْعَثُهٗ.

سنن نسائی (۲۰۷۲) سنن ابن ماجہ (۴۲۷۱)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی روح ایک پرندے کی طرح ہے جو جنت کے ایک درخت سے جا لگتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم کی طرف اس روز لوٹائے گا جس روز اٹھایا جائے گا۔

۲۹۳- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِیْ كَرِهْتُ لِقَاءَهٗ.

صحیح البخاری (۷۵۰۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔

۲۹۴- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ ' فَحَرِّقُوْهُ ' ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ ' وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ ' فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِیْنَ. فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ ' فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ' وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ' ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ یَا رَبِّ ' وَاَنْتَ اَعْلَمُ. قَالَ فَغَفَرَ لَهٗ. صحیح البخاری (۷۵۰۸) صحیح مسلم (۲۹۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے زندگی بھر کوئی نیکی نہیں کی تھی' مرتے وقت اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے جلا دینا۔ پھر میری نصف راکھ خشکی میں اور نصف دریا میں ڈال دینا کیونکہ خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قابو پایا تو اتنا عذاب دے گا کہ پوری دنیا میں اتنا عذاب کسی کو نہ دے گا۔ جب وہ مر گیا تو گھر والوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات اکٹھے کر دیئے اور دریا کو حکم دیا تو اس نے بھی جمع کر دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: اے رب! تو جانتا ہے کہ صرف تیرے ڈر سے۔ فرمایا کہ پھر اسے بخش دیا گیا۔

۲۹۵- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ ' فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ ' اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ ' كَمَا تُنَاتَجُ الْاِبِلُ مِنْ بَهِیْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّ فِیْهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَمُوْتُ وَهُوَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں' جیسے کہ اونٹ کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے' کیا تم نے ان میں کوئی کن کٹا دیکھا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چھوٹے بچے

Presented by www.ziaraat.com

صَغِيرٌ؟ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ

جو مر جائیں ان کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ

۲۹۶ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ. صحیح البخاری (۷۱۱۵) صحیح مسلم (۷۲۳۰)

۲۹۷- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِيِّ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.

(صحیح البخاری (۶۵۱۲) صحیح مسلم (۲۱۹۹۔۲۲۰۰)

حضرت ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: ''مستریح ومستراح منہ'' لوگ عرض گزار ہوئے کہ مستریح اور مستراح منہ کیا ہے؟ فرمایا کہ ''مستریح'' تو یہ ہے کہ مومن بندہ دنیا کی تکالیف اور اذیتوں سے نجات پا کر خدا کی رحمت سے لطف اندوز ہوتا ہے اور ''مستراح منہ'' یہ کہ بدکردار بندے سے لوگ، شہر، درخت اور مویشی تک نجات پا جاتے ہیں۔

۲۹۸- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَمُرَّ بِجَنَازَتِهِ ذَهَبْتَ وَلَمْ تَلْبَسْ مِنْهَا بِشَيْءٍ.

ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ حضرت عثمان بن مظعون فوت ہوئے اور ان کا جنازہ آپ کے سامنے سے گزرا: ''تم چل دیئے اور دنیا سے بھی کچھ بھی نہیں لیا''۔

۲۹۹- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَلَبِسَ ثِيَابَهُ، ثُمَّ خَرَجَ. قَالَتْ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ، فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ، فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقِفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ، فَأَخْبَرَتْنِي، فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ. سنن نسائی (۲۰۳۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، کپڑے پہنے اور باہر نکل گئے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا کہ آپ کے پیچھے جائے تو وہ پیچھے گئی۔ یہاں تک کہ آپ بقیع جا پہنچے اور اس کے قریب کھڑے رہے جتنی دیر خدا نے چاہا کہ کھڑے رہیں۔ پھر واپس لوٹے تو بریرہ نے آپ سے پہلے آ کر مجھے بتا دیا۔ میں نے آپ سے کوئی ذکر نہ کیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ پھر آپ سے ذکر کیا تو فرمایا: مجھے حکم دیا گیا تھا کہ بقیع والوں کے لیے دعا کروں۔

۳۰۰- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَسْرِعُوا بِجَنَائِزِكُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ خَيْرٌ تُقَدِّمُونَهُ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: اپنے جنازے کو لے جانے میں جلدی کیا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو اسے نیکی

Presented by www.ziaraat.com

اِلَيْهِ، اَوْ شَرٍّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۷- كِتَابُ الزَّكٰوةِ

۱- بَابُ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

۳۰۱- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

صحیح البخاری (۱۴۴۷) صحیح مسلم (۲۲۶۰ تا ۲۲۶۷)

کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر برا ہے تو اپنے کندھوں سے بوجھ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

زکوٰۃ کا بیان

کس مال کی زکوٰۃ دینا واجب ہے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

۳۰۲- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ، ثُمَّ الْمَازِنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ.

صحیح البخاری (۱۴۵۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق غلہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

[۲۷۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ عَلٰى دِمَشْقَ فِي الصَّدَقَةِ اِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِي الْحَرْثِ، وَالْعَيْنِ، وَالْمَاشِيَةِ.

قَالَ مَالِكٌ وَلَا تَكُوْنُ الصَّدَقَةُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ فِي الْحَرْثِ، وَالْعَيْنِ، وَالْمَاشِيَةِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دمشق کے عامل کو زکوٰۃ کے بارے میں لکھا کہ زکوٰۃ کھیتی، سونا، چاندی، نقدی اور مویشیوں میں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ نہیں ہے زکوٰۃ مگر تین چیزوں میں: کھیتی، نقدی وسونا چاندی اور مویشیوں میں۔

۲- بَابُ الزَّكٰوةِ فِي الْعَيْنِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

[۲۷۵] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُكَاتَبٍ لَهٗ، قَاطَعَهٗ بِمَالٍ عَظِيْمٍ هَلْ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكٰوةٌ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ لَمْ يَكُنْ

محمد بن عقبہ نے قاسم بن محمد سے پوچھا کہ انہوں نے اپنے مکاتب سے کافی مال کے بدلے مقاطعت کی ہے، کیا اس مال کی ان پر زکوٰۃ ہے؟ قاسم نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق مال سے زکوٰۃ نہیں لیا کرتے تھے یہاں تک کہ اس پر پورا سال گزر جاتا۔

Presented by www.ziaraat.com

يَأْخُذُ مِنْ مَالِ زَكٰوةٍ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. قَالَ

قاسم بن محمد نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر جب لوگوں کو ان کے وظیفے

[۲۷۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ، عَنْ اَبِيْهَا، اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اِذَا جِئْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَقْبِضُ عَطَائِيْ سَاَلَنِيْ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَالٍ وَجَبَتْ عَلَيْكَ فِيْهِ الزَّكٰوةُ؟ قَالَ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ، اَخَذَ مِنْ عَطَائِيْ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الْمَالِ، وَاِنْ قُلْتُ لَا، دَفَعَ اِلَيَّ عَطَائِيْ.

حضرت قدامہ بن مظعون کا بیان ہے کہ جب میں وظیفہ لینے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو پوچھتے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا مال ہے جس کی زکوٰۃ واجب ہو؟ اگر میں ہاں کہتا تو میرے وظیفے میں سے اس سال کی زکوٰۃ وضع کر لیتے اور اگر میں کہتا کہ نہیں تو میرا وظیفہ مجھے پورا دے دیتے۔

[۲۷۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَجِبُ فِيْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ مال پر جب تک پورا سال نہ گزر جائے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

[۲۷۸] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهٗ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَعْطِيَةِ الزَّكٰوةَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ سب سے پہلے تنخواہ میں سے زکوٰۃ وضع کرنے والے حضرت معاویہ بن ابوسفیان ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ اَلسُّنَّةُ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا عِنْدَنَا، اَنَّ الزَّكٰوةَ تَجِبُ فِيْ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا عَيْنًا، كَمَا تَجِبُ فِيْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک وہی سنت ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ زکوٰۃ سونے کے بیس دینار پر واجب ہے جیسے دوسو درہموں پر واجب ہوتی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ فِيْ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا نَاقِصَةً بِيَسِيْرِ النُّقْصَانِ زَكٰوةٌ، فَاِنْ زَادَتْ حَتّٰى تَبْلُغَ بِزِيَادَتِهَا عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَازِنَةً فَفِيْهَا الزَّكٰوةُ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا عَيْنًا الزَّكٰوةُ، وَلَيْسَ فِيْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ نَاقِصَةً بِيَسِيْرِ النُّقْصَانِ زَكٰوةٌ، فَاِنْ زَادَتْ حَتّٰى تَبْلُغَ بِزِيَادَتِهَا مِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَافِيَةً فَفِيْهَا الزَّكٰوةُ، فَاِنْ كَانَتْ تَجُوْزُ بِجَوَازِ الْوَازِنَةِ رَاَيْتُ فِيْهَا الزَّكٰوةَ دَنَانِيْرَ كَانَتْ اَوْ دَرَاهِمَ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک وہی سنت ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ زکوٰۃ سونے کے بیس دینار پر واجب ہے جیسے دوسو درہموں پر واجب ہوتی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ناقص اور کم وزن بیس دیناروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ایسے دینار اگر زیادہ ہوں کہ وزن میں بیس دینار کے برابر ہو جائیں تو ان میں زکوٰۃ ہے اور بیس دینار سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ دوسو درہم اگر ناقص یا کم وزن ہوں تو ان میں سے زکوٰۃ نہیں ہے لیکن وہ زیادہ ہوں کہ زیادتی کے باعث دو سو درہم کے برابر ہو جائیں تو ان میں زکوٰۃ ہے اور اگر یہ سکے پورے دینار و درہم کے برابر چلتے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے خواہ وہ دینار ہوں یا درہم۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ سِتُّوْنَ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس

Presented by www.ziaraat.com

وَمِائَةُ دِرْهَمٍ وَإِزَنَةٌ وَصَرْفُ الدَّرَاهِمِ بِبَلَدِهٖ ثَمَانِيَةُ [illegible] الزَّكٰوةُ فِيْ [illegible] عَيْنًا أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ

ایک سو ساٹھ درہم ہیں اور اس کے شہر میں آٹھ درہم کے بدلے [illegible] زکوٰۃ [illegible] عینی یا دو سو درہم

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ خَمْسَةُ دَنَانِيْرَ فِيْ ثَمَانِيَةِ أَوْ خَمْسِيْنَ فَتَجَرَ فِيْهَا فَلَمْ يَأْتِ الْحَوْلُ حَتّٰى بَلَغَتْ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ أَنَّهٗ يُزَكِّيْهَا وَإِنْ لَمْ يَتِمَّ إِلَّا قَبْلَ أَنْ يَحُوْلَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ بِيَوْمٍ وَاحِدٍ أَوْ بَعْدَ مَا يَحُوْلُ عَلَيْهَا الْحَوْلُ بِيَوْمٍ وَاحِدٍ ثُمَّ لَا زَكٰوةَ فِيْهَا حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ زُكِّيَتْ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس پانچ دینار وغیرہ تھے تو اس نے ان سے تجارت کی۔ اگلی سال نہیں گزرا تھا کہ وہ نصاب کی حد کو پہنچ گئے تو اس کی زکوٰۃ دینا ہوگی اگرچہ وہ سال گزرنے سے ایک دن پہلے اس مقدار کو پہنچے ہوں یا ایک دن بعد۔ پھر اس پر زکوٰۃ نہیں دینا ہوگی مگر جس روز زکوٰۃ دی ہے اس سے ایک سال گزرنے کے بعد۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ فَتَجَرَ فِيْهَا فَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ وَقَدْ بَلَغَتْ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا إِنَّهٗ يُزَكِّيْهَا مَكَانَهَا وَلَا يَنْتَظِرُ بِهَا أَنْ يَحُوْلَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمٍ بَلَغَتْ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ لِأَنَّ الْحَوْلَ قَدْ حَالَ عَلَيْهَا وَهِيَ عِنْدَهٗ عِشْرُوْنَ ثُمَّ لَا زَكٰوةَ فِيْهَا حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ زُكِّيَتْ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس دس دینار تھے تو اس نے ان سے تجارت کی اور ان پر سال گزر گیا تو وہ بیس دینار ہو گئے تو ان پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی اور یہ نہیں ہوگا کہ بیس دینار ہونے سے آگے سال شمار کرے' کیونکہ ان پر سال گزر گیا اور وہ اس کے پاس بیس تھے۔ پھر اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی مگر جس روز زکوٰۃ دی ہے اس سے آگے سال گزرنے پر۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِيْ إِجَارَةِ الْعَبِيْدِ وَخَرَاجِهِمْ وَكِرَاءِ الْمَسَاكِيْنِ وَكِتَابَةِ الْمُكَاتَبِ أَنَّهٗ لَا تَجِبُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الزَّكٰوةُ قَلَّ ذٰلِكَ أَوْ كَثُرَ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ يَقْبِضُهٗ صَاحِبُهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفق علیہ ہے کہ غلاموں کی مزدوری' غریبوں کے کرائے اور مکاتب کی کتابت پر بالکل زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ' یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے جس روز سے کہ مالک نے اس پر قبضہ کیا ہے۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ يَكُوْنُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ إِنَّ مَنْ بَلَغَتْ حِصَّتُهٗ مِنْهُمْ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا عَيْنًا أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَعَلَيْهِ فِيْهَا الزَّكٰوةُ وَمَنْ نَقَصَتْ حِصَّتُهٗ عَمَّا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ وَإِنْ بَلَغَتْ حِصَصُهُمْ جَمِيْعًا مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَكَانَ بَعْضُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَفْضَلَ نَصِيْبًا مِنْ بَعْضٍ أُخِذَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ بِقَدْرِ حِصَّتِهٖ إِذَا كَانَ فِيْ حِصَّةِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا تَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

امام مالک نے مشترکہ سونے اور چاندی کے بارے میں فرمایا کہ جس شریک کا حصہ بیس دینار یا دو سو درہم کو پہنچے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی اور جس کا حصہ اس سے کم ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں' اگرچہ ان کے حصے مل کر اس حد کو پہنچ جائیں جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور کسی کا حصہ اگر کم ہو اور کسی کا زیادہ تو ہر ایک سے اس کے حصے کے مطابق زکوٰۃ لی جائے گی جب کہ ان میں سے ہر ایک کا حصہ اس حد کو پہنچا ہوا ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

صَدَقَةٌ

قَالَ مَالِكٌ [illegible]

قَالَ مَالِكٌ وَإِذَا كَانَتْ لَهُ حُلِيُّ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ مُتَفَرِّقَةٌ بِأَيْدِي النَّاسِ شَتَّى، فَإِنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُحْصِيَهَا جَمِيعًا، ثُمَّ يُخْرِجَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ زَكَاتِهَا كُلِّهَا.

[illegible]

امام مالک نے فرمایا [illegible] جو مختلف لوگوں کے قبضے میں ہو تو اسے چاہیے کہ اس کا حساب جمع کرے اور پھر وہ سارے کی جو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ نکال دے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ أَفَادَ ذَهَبًا، أَوْ وَرِقًا، إِنَّهُ لَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ فِيهَا حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ أَفَادَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے سونے یا چاندی کو کمایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک حاصل ہونے کے دن سے پورا ایک سال نہ گزر جائے۔

٣- بَابُ الزَّكٰوةِ فِي الْمَعَادِنِ

کانوں کی زکوٰۃ کا بیان

٣٠٣- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ، وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفَرْعِ. فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَى الْيَوْمِ إِلَّا الزَّكٰوةُ.

کئی حضرات سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال بن حارث مزنی کو ان کے قبیلے کی کانیں بخش دی تھیں، جو فرع کے نزدیک ہیں تو آج کے دن تک ان سے کچھ نہیں لیا گیا ماسوائے زکوٰۃ کے۔

قَالَ مَالِكٌ أَرٰى، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، أَنَّهُ لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْمَعَادِنِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا شَيْءٌ، حَتّٰى يَبْلُغَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا قَدْرَ عِشْرِينَ دِينَارًا، عَيْنًا، أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ، فَفِيهِ الزَّكٰوةُ مَكَانَهُ، وَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ أُخِذَ بِحِسَابِ ذٰلِكَ مَا دَامَ فِي الْمَعْدِنِ نَيْلٌ، فَإِذَا انْقَطَعَ عِرْقُهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَيْلٌ، فَهُوَ مِثْلُ الْأَوَّلِ يُبْتَدَأُ فِيهِ الزَّكٰوةُ كَمَا ابْتُدِئَتْ فِي الْأَوَّلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میرا تو یہ خیال ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ کانوں میں سے جو نکلے اس میں سے کچھ نہیں لینا چاہیے جب تک وہ بیس دینار یا دو سو درہم کے برابر نہ ہو جائے۔ جب اس تعداد کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی اور جو اس سے زیادہ ہو تو اسی حساب سے لی جائے گی جب تک کہ کان سے آمدنی ہوتی رہے، اگر بند ہو جائے اور اس کے بعد پھر آمدنی شروع ہو تو اس میں سے اسی طرح زکوٰۃ لی جائے گی جیسے پہلے لی جاتی تھی۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْمَعْدِنُ بِمَنْزِلَةِ الزَّرْعِ يُؤْخَذُ مِنْهُ مِثْلُ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الزَّرْعِ. يُؤْخَذُ مِنْهُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَعْدِنِ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، وَلَا يَنْتَظِرُ بِهِ الْحَوْلُ، كَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الزَّرْعِ إِذَا حُصِدَ الْعُشْرُ، وَلَا يُنْتَظَرُ أَنْ يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ. سنن ابوداؤد (٣٠٦١)

امام مالک نے فرمایا کہ کانوں کا معاملہ زراعت کی طرح ہے۔ اس سے بھی اسی طرح زکوٰۃ لی جائے گی جیسے زراعت سے لی جاتی ہے یعنی کان سے جس روز مال نکلے اسی روز زکوٰۃ لی جائے گی اور سال گزرنے کا انتظار نہیں کیا جائے گا جیسا کہ زراعت میں ہوتا ہے کہ جب فصل آ جائے تو عشر لیا جاتا ہے اور اس پر سال گزرنے کا انتظار نہیں کیا جاتا۔

٤- بَابُ زَكٰوةِ الرِّكَازِ

دفینے کی زکوٰۃ کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

٤٠٣- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا، وَالَّذِي سَمِعْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ يَقُولُونَهُ إِنَّ الرِّكَازَ إِنَّمَا هُوَ دِفْنٌ يُوجَدُ مِنْ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا لَمْ يُطْلَبْ بِمَالٍ، وَلَمْ يُتَكَلَّفْ فِيهِ نَفَقَةٌ، وَلَا كَبِيرُ عَمَلٍ، وَلَا مَؤُونَةٍ. فَأَمَّا مَا طُلِبَ بِمَالٍ، وَتُكُلِّفَ فِيهِ كَبِيرُ عَمَلٍ، فَأُصِيبَ مَرَّةً، وَأُخْطِئَ مَرَّةً، فَلَيْسَ بِرِكَازٍ. صحیح البخاری (۱۴۹۹)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رکاز میں پانچواں حصہ واجب قرار دیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس بات میں ہمارے نزدیک اختلاف نہیں اور وہ حضرات کہتے ہیں جنہوں نے اہل علم سے سنا کہ رکاز اس دفینے کو کہتے ہیں جو کافروں کا دفن کیا ہوا ملے۔ جو نہ مال طلب کرے اور نہ اس پر خرچ کرنا پڑے اور نہ زیادہ کام و محنت درکار ہو۔ پس جو مال کے ذریعے حاصل ہو یا جس کو حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کرنی پڑے پھر بھی کبھی حاصل ہو اور کبھی حاصل نہ ہو تو وہ رکاز نہیں ہے۔

٥- بَابُ مَا لَا زَكٰوةَ فِيهِ مِنَ الْحُلِيِّ وَالتِّبْرِ وَالْعَنْبَرِ

جن چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں جیسے زیورات، ڈلی اور عنبر

[۲۷۹] **أَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَلِي بَنَاتَ أَخِيهَا يَتَامٰى فِي حَجْرِهَا لَهُنَّ الْحَلْيُ، فَلَا تُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیر پرورش ان کی یتیم بھتیجیاں تھیں جن کے پاس زیور تھے تو یہ ان کے زیور سے زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں۔

[۲۸۰] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَلِّي بَنَاتِهِ، وَجَوَارِيَهُ الذَّهَبَ، ثُمَّ لَا يُخْرِجُ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكٰوةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی صاحبزادیوں اور لونڈیوں کو سونے کے زیورات پہناتے اور پھر ان زیورات سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ تِبْرٌ، أَوْ حَلْيٌ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ فِضَّةٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ لِلُبْسٍ، فَإِنَّ عَلَيْهِ فِيهِ الزَّكٰوةَ فِي كُلِّ عَامٍ يُوزَنُ، فَيُؤْخَذُ رُبُعُ عُشْرِهِ إِلَّا أَنْ يَنْقُصَ مِنْ وَزْنِ عِشْرِينَ دِينَارًا عَيْنًا، أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَإِنْ نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيهِ الزَّكٰوةُ، وَإِنَّمَا تَكُونُ فِيهِ الزَّكٰوةُ إِذَا كَانَ إِنَّمَا يُمْسِكُهُ لِغَيْرِ اللُّبْسِ، فَأَمَّا التِّبْرُ وَالْحُلِيُّ الْمَكْسُورُ الَّذِي يُرِيدُ أَهْلُهُ إِصْلَاحَهُ وَلُبْسَهُ، فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمَتَاعِ الَّذِي يَكُونُ عِنْدَ أَهْلِهِ، فَلَيْسَ عَلٰى أَهْلِهِ فِيهِ زَكٰوةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس کے پاس سونے یا چاندی کی ڈلی ہو، جس سے پہننے کا فائدہ حاصل نہ ہو تو اس پر ہر سال زکوٰۃ ہے، وزن کر کے چالیسواں حصہ لیا جائے گا ماسوائے اس صورت کے کہ وہ وزن میں بیس دینار یا دو سو درہم سے کم ہو۔ اگر اس سے کم ہے تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے، اس پر زکوٰۃ اسی وقت ہوگی جبکہ وہ پہننے کے لیے نہ ہو۔ اگر اس سے زیور بنوانا یا ٹوٹے ہوئے زیورات درست کروانے مقصود ہوں جو گھر والوں کے پہننے کے لیے ہوں تو وہ اس کے گھریلو سامان کی طرح ہے اور اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ فِي اللُّؤْلُؤِ، وَلَا فِي الْمِسْكِ،

امام مالک نے فرمایا کہ موتی، مشک اور عنبر پر زکوٰۃ نہیں

Presented by www.ziaraat.com

وَلَا الْعَنْبَرِ زَكٰوةٌ.

ہے۔ف

ف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زیور میں زکوۃ نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زیور میں زکوۃ ہے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔ زیورات میں زکوۃ فرض ہونے سے بچنے کے لیے کسی نے مال سونے کے بدلے خریدا تو اس سونے کو چاندی کے ساتھ ملانے سے پہلے اس پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی اور یہ حکم حیلہ اس پر کچھ نہیں اگر سونے کے زیورات کی چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تب بھی زکوۃ ادا کی جائے گی۔ دیکھا جائے گا کہ اگر چاندی کو بیچ کر سونا خریدا جائے اور اسے موجودہ سونے میں ملانے سے سونے کا نصاب مکمل ہو جائے تو ان زیورات کی زکوۃ دی جائے گی۔ اسی طرح اگر سونے کے زیورات سے چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تب بھی زکوۃ ادا کی جائے گی۔ نابالغ یتیم بچوں کے مال سے زکوۃ نہیں دی جائے گی خواہ وہ صاحب نصاب ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٦- بَابُ زَكٰوةِ اَمْوَالِ الْيَتَامٰى وَالتِّجَارَةِ لَهُمْ فِيْهَا

یتیم کے مال کی زکوۃ اور اس کے لیے تجارت کرنا

[۲۸۱] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِتَّجِرُوْا فِيْ اَمْوَالِ الْيَتَامٰى لَا تَاْكُلُهَا الزَّكٰوةُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یتیموں کے مال سے تجارت کرو تا کہ اس مال کو زکوۃ نہ کھا جائے۔ف

ف: اگر یتیم بچی صاحب نصاب ہو اور کوئی اس کے مال سے اس کے لیے تجارت کر رہا ہو جس کے باعث اس بچی کا مال بڑھ رہا ہو تو وہ شخص اس بچی کے مال سے زکوۃ بھی ادا کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۲۸۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَلِيْنِيْ، وَاَخًا لِيْ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حَجْرِهَا، فَكَانَتْ تُخْرِجُ مِنْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ.

قاسم بن محمد نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری اور میری دو یتیم بہنوں کی پرورش کرتی تھیں تو وہ ہمارے مال میں سے زکوۃ نکالتی تھیں۔

[۲۸۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، كَانَتْ تُعْطِيْ اَمْوَالَ الْيَتَامَى الَّذِيْنَ فِيْ حَجْرِهَا مَنْ يَتَّجِرُ لَهُمْ فِيْهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زیر پرورش یتیموں کے مال کو تجارت کے لیے دیا کرتی تھیں۔

[۲۸۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ اشْتَرٰى لِبَنِيْ اَخِيْهِ يَتَامٰى فِيْ حَجْرِهٖ مَالًا، فَبِيْعَ ذٰلِكَ الْمَالُ بَعْدُ بِمَالٍ كَثِيْرٍ.

یحییٰ بن سعید نے اپنے زیر پرورش یتیم بھتیجوں کے لیے مال خریدا اور بعد میں اس مال کو فروخت کر کے کافی مال کمایا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا بَاْسَ بِالتِّجَارَةِ فِيْ اَمْوَالِ الْيَتَامٰى لَهُمْ اِذَا كَانَ الْوَلِيُّ مَاْذُوْنًا، وَلَا اَرٰى عَلَيْهِ ضَمَانًا.

امام مالک نے فرمایا کہ یتیموں کے لیے ان کے مال سے تجارت کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ ولی کو اجازت حاصل ہو اور میرے خیال میں اس پر تاوان نہیں ہے۔

٧- بَابُ زَكٰوةِ الْمِيْرَاثِ

میراث کی زکوۃ کا بیان

[۲۸۵] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ قَالَ

امام مالک نے فرمایا کہ جب کوئی ہلاک ہو جائے اور اس

Presented by www.ziaraat.com

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا هَلَكَ ، وَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوةَ مَالِهِ اِنِّيْ اَرٰى اَنْ [illegible] فَلِذٰلِكَ رَاَيْتَ اَنْ تُبَدِّيَ عَلَى الْوَصَايَا.

نے اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کی ہو تو میرے خیال میں اس کے تہائی [illegible] وصیتوں پر مقدم ہے۔

قَالَ وَذٰلِكَ اِذَا اَوْصٰى بِهَا الْمَيِّتُ. قَالَ فَاِنْ لَمْ يُوْصِ بِذٰلِكَ الْمَيِّتُ ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ اَهْلُهُ ، فَذٰلِكَ حَسَنٌ ، وَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ اَهْلُهُ لَمْ يَلْزَمْهُمْ ذٰلِكَ.

فرمایا کہ یہ اس وقت ہے جبکہ میت [illegible] میت نے اس کی وصیت نہ کی ہو اور اس کے وارث ایسا نہ کریں تو ان پر لازم بھی نہیں ہے۔

قَالَ وَالسُّنَّةُ عِنْدَنَا الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا ، اَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلٰى وَارِثٍ زَكٰوةٌ فِيْ مَالِ وَرِثَهٗ فِيْ دَيْنٍ ، وَلَا عَرْضٍ ، وَلَا دَارٍ ، وَلَا عَبْدٍ ، وَلَا وَلِيْدَةٍ ، حَتّٰى يَحُوْلَ عَلٰى ثَمَنِ مَا بَاعَ مِنْ ذٰلِكَ ، اَوِ اقْتَضَى الْحَوْلُ مِنْ يَوْمَ بَاعَهٗ وَقَبَضَهٗ.

فرمایا کہ سنت جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں یہ ہے کہ وارث پر ترکہ کے مال کی زکوۃ نہیں ہے خواہ وہ قرض اسباب گھر غلام اور لونڈی ہو یہاں تک کہ اس میں سے جو بیچا اس کی قیمت پر یا جو جمع کر رکھا اس پر بیچنے اور قبضہ کرنے کے دن سے سال گزر جائے۔

وَقَالَ مَالِكٌ اَلسُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنَّهٗ لَا تَجِبُ عَلٰى وَارِثٍ فِيْ مَالِ وَرِثَهُ الزَّكٰوةُ ، حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت [illegible] ہے کہ وارث پر وراثت میں زکوۃ نہیں ہے جب تک اس پر سال نہ گزر جائے۔

۸- بَابُ الزَّكٰوةِ فِي الدَّيْنِ

قرض کی زکوٰۃ کا بیان

[۲۸۶] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ زَكَاتِكُمْ ، فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهٗ ، حَتّٰى تَحْصُلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْنَ مِنْهُ الزَّكٰوةَ.

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ یہ مہینہ تمہاری زکوۃ کا ہے۔ پس جس کے اوپر قرض ہو وہ اسے ادا کرے تاکہ جو مال باقی بچے اس سے تم زکوۃ ادا کرو۔

[۲۸۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ فِيْ مَالٍ قَبَضَهٗ بَعْضُ الْوُلَاةِ ظُلْمًا يَاْمُرُ بِرَدِّهٖ اِلٰى اَهْلِهٖ ، وَيُؤْخَذُ زَكَاتُهٗ لِمَا مَضٰى مِنَ السِّنِيْنَ ، ثُمَّ عَقَّبَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِكِتَابٍ اَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُ اِلَّا زَكٰوةٌ وَّاحِدَةٌ ، فَاِنَّهٗ كَانَ ضِمَارًا.

عمر بن عبدالعزیز نے اس مال کے متعلق لکھا جس پر بعض حکام نے ظلماً قبضہ کر لیا تھا۔ حکم دیا کہ وہ مالکوں کو واپس کر دیا جائے اور اس میں سے گزشتہ سالوں کی زکوۃ وصول کر لی جائے۔ پھر اس کے بعد لکھا کہ اس میں سے زکوۃ وصول نہ کی جائے مگر ایک سال کی کیونکہ وہ مال تو ضمار تھا۔

[۲۸۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، اَنَّهٗ سَاَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ مَالٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مِثْلُهٗ ، اَعَلَيْهِ زَكٰوةٌ فَقَالَ لَا.

سلیمان بن یسار سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کے پاس مال ہے اور اتنا ہی اس پر قرضہ ہے تو کیا اس پر زکوۃ ہے؟ فرمایا: نہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الَّذِیْ لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ [illegible] قَبَضَهُ صَاحِبُهُ لَمْ تَجِبْ عَلَیْهِ اِلَّا زَكٰوةٌ وَاحِدَةٌ. فَاِنْ قَبَضَ مِنْهُ شَیْئًا لَا تَجِبُ فِیْهِ الزَّكٰوةُ فَاِنَّهُ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ سِوَی الَّذِیْ قَبَضَ تَجِبُ فِیْهِ الزَّكٰوةُ فَاِنَّهُ یُزَكِّیْ مَعَ مَا قَبَضَ مِنْ دَیْنِهٖ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ قرض کے بارے میں وہ بات جس [illegible] پر سالہا سال تک رہے اور پھر مالک کا قبضہ ہو تو اس پر ایک ہی سال کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر کچھ قرض وصول ہوا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ اگر اس کے پاس اور بھی مال ہے اس کے سوا جو ابھی وصول ہوا تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور قرض کی وصولی کے ساتھ اسے ملائے۔

قَالَ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ لَهٗ نَاضٌّ غَیْرُ الَّذِیْ اقْتَضٰی مِنْ دَیْنِهٖ، وَكَانَ الَّذِیْ اقْتَضٰی مِنْ دَیْنِهٖ لَا تَجِبُ فِیْهِ الزَّكٰوةُ، فَلَا زَكٰوةَ عَلَیْهِ فِیْهِ. وَلٰكِنْ لِیَحْفَظْ عَدَدَ مَا اقْتَضٰی، فَاِنِ اقْتَضٰی بَعْدَ ذٰلِكَ عَدَدَ مَا تَتِمُّ بِهِ الزَّكٰوةُ مَعَ مَا قَبَضَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَعَلَیْهِ الزَّكٰوةُ فِیْهِ.

فرمایا کہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو' سوائے اس کے جو قرض سے باقی ہے تو بقایا قرض پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اور نہ وصولی پر زکوٰۃ ہے لیکن وصولی کے دنوں کو یاد رکھے اور اس کے بعد اگر اتنی وصولی مزید ہو جائے کہ زکوٰۃ کا نصاب پورا ہو جائے پہلے وصول شدہ مال کو ملا کر' تو اس پر زکوٰۃ ہے۔

قَالَ فَاِنْ كَانَ قَدِ اسْتَهْلَكَ مَا اقْتَضٰی اَوَّلًا، اَوْ لَمْ یَسْتَهْلِكْهُ فَالزَّكٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْهِ مَعَ مَا اقْتَضٰی مِنْ دَیْنِهٖ، فَاِذَا بَلَغَ مَا اقْتَضٰی عِشْرِیْنَ دِیْنَارًا عَیْنًا، اَوْ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَعَلَیْهِ فِیْهِ الزَّكٰوةُ. ثُمَّ مَا اقْتَضٰی بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ قَلِیْلٍ اَوْ كَثِیْرٍ، فَعَلَیْهِ الزَّكٰوةُ بِحِسَابِ ذٰلِكَ.

فرمایا کہ جو پہلے وصول ہوا اگر اسے ہلاک کر دے یا تلف نہ کرے لیکن قرض سے جو مزید وصولی ہوا سے ملا کر اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ جب وصولی بیس دینار یا دو سو درہم کے برابر ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی اور اس کے بعد تھوڑی یا زیادہ وصولی ہونے پر اس کے مطابق زکوٰۃ ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ وَالدَّلِیْلُ عَلَی الدَّیْنِ یَغِیْبُ اَعْوَامًا، ثُمَّ یُقْتَضٰی، فَلَا یَكُوْنُ فِیْهِ اِلَّا زَكٰوةٌ وَاحِدَةٌ. اَنَّ الْعُرُوْضَ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لِلتِّجَارَةِ اَعْوَامًا، ثُمَّ یَبِیْعُهَا، فَلَیْسَ عَلَیْهِ فِیْ اَثْمَانِهَا اِلَّا زَكٰوةٌ وَاحِدَةٌ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَیْسَ عَلٰی صَاحِبِ الدَّیْنِ، اَوِ الْعُرُوْضِ اَنْ یُخْرِجَ زَكٰوةَ ذٰلِكَ الدَّیْنِ، اَوِ الْعُرُوْضِ مِنْ مَالٍ سِوَاهُ، وَاِنَّمَا یُخْرِجُ زَكٰوةَ كُلِّ شَیْءٍ مِنْهُ، وَلَا یُخْرِجُ الزَّكٰوةَ مِنْ شَیْءٍ عَنْ شَیْءٍ غَیْرِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو قرض سالہا سال تک قبضے میں نہ رہے' پھر وصول ہو تو اس پر ایک ہی سال کی زکوٰۃ ہوگی' اس کی دلیل یہ ہے کہ کسی کے پاس تجارت کا مال سالہا سال تک رہتا ہے۔ پھر جب فروخت کرے گا تو اس کی قیمت سے ایک ہی سال کی زکوٰۃ لی جائے گی۔ اور یہ اس لیے ہے کہ قرض خواہ یا سامان والے پر یہ ضروری نہیں ہے کہ قرض یا سامان کی زکوٰۃ دوسرے مال سے دے۔ ہر مال کی زکوٰۃ اسی سے نکالی جاتی ہے اور ایک چیز کی زکوٰۃ دوسری سے نہیں نکالی جاتی۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِی الرَّجُلِ یَكُوْنُ عَلَیْهِ دَیْنٌ، وَعِنْدَهٗ مِنَ الْعُرُوْضِ مَا فِیْهِ وَفَاءٌ لِمَا عَلَیْهِ مِنَ الدَّیْنِ، وَیَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ النَّاضِّ سِوٰی ذٰلِكَ مَا

امام مالک نے فرمایا کہ مقروض کے بارے میں ہمارا موقف یہ ہے جب کہ اس کے پاس قرض کے برابر مال ہو اور اس کے سوا نقد رقم اتنی ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو نقد کو سامان

Presented by www.ziaraat.com

تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ ، فَإِنَّهُ يُزَكِّي مَا بِيَدِهِ مِنْ نَاضٍّ [illegible] عِنْدَهُ مِنَ النَّاضِّ فَضْلٌ عَنْ دَيْنِهِ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَعَلَيْهِ أَنْ يُزَكِّيَهُ.

کے ساتھ ملا کر سب کی زکوٰۃ ادا کرے اور اگر سامان اور نقدی مل [illegible] زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اسے چاہیے کہ زکوٰۃ دے۔

۹ - بَابُ زَكٰوةِ الْعُرُوضِ

مالِ تجارت کی زکوٰۃ کا بیان

[۲۸۹] **أَثَرٌ حَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زُرَيْقِ بْنِ حَيَّانَ ، وَكَانَ زُرَيْقٌ عَلٰى جَوَازِ مِصْرَ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ ، وَسُلَيْمَانَ ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَذَكَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنِ انْظُرْ مَنْ مَرَّ بِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَخُذْ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ مِمَّا يُدِيرُونَ مِنَ التِّجَارَاتِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا ، فَمَا نَقَصَ ، فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ عِشْرِينَ دِينَارًا ، فَإِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ ، فَدَعْهَا ، وَلَا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا.

زریق بن حیان نے جو ولید، سلیمان اور عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں مصر کی چنگی پر تھے، ذکر کیا کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان کے لیے حکم لکھا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی تمہارے پاس سے گزرے تو دیکھو کہ اس کے تجارتی مال سے ظاہر مال کتنا ہے۔ پھر چالیس دینار سے ایک دینار لیتے جاؤ۔ کم ہو تو اسی حساب سے بیس دینار تک۔ اگر بیس دینار سے ایک تہائی دینار بھی کم ہو تو اس سے کچھ نہ لو۔

وَمَنْ مَرَّ بِكَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، فَخُذْ مِمَّا يُدِيرُونَ مِنَ التِّجَارَاتِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا ، فَمَا نَقَصَ ، فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ ، فَإِنْ نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ ، فَدَعْهَا ، وَلَا تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَاكْتُبْ لَهُمْ بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُمْ كِتَابًا إِلٰى مِثْلِهِ مِنَ الْحَوْلِ.

اور اگر تمہارے پاس سے کوئی ذمی تجارتی مال لے کر گزرے تو اس سے بیس دینار میں سے ایک دینار وصول کرو، اگر کم ہوں تو اسی حساب سے وصول کرو دس دینار تک، اگر ان سے تہائی دینار بھی کم ہوں تو چھوڑ دو اور اس سے کچھ نہ لو اور جو کچھ اس سے وصول کیا ہے اس کی سال بھر کے لیے رسید لکھ دو۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَا يُدَارُ مِنَ الْعُرُوضِ لِلتِّجَارَاتِ ، إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَدَّقَ مَالَهُ ، ثُمَّ اشْتَرٰى بِهِ عَرْضًا بَزًّا ، أَوْ رَقِيقًا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ بَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ ، فَإِنَّهُ لَا يُؤَدِّي مِنْ ذٰلِكَ الْمَالِ زَكٰوةً ، حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ صَدَّقَ ، وَأَنَّهُ إِنْ لَمْ يَبِعْ ذٰلِكَ الْعَرْضَ سِنِينَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الْعَرْضِ زَكٰوةٌ ، وَإِنْ طَالَ زَمَانُهُ ، فَإِذَا بَاعَهُ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا زَكٰوةٌ وَاحِدَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہماری تحقیق یہ ہے کہ ایک آدمی نے جب مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، پھر اس کے بدلے دوسرا سامان، کپڑے یا لونڈی غلام خریدے، پھر سال گزرنے سے پہلے انہیں بیچ دیا یا اس سامان کو سالہا سال تک نہ بیچے تو اس سامان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی خواہ کتنا ہی عرصہ گزر جائے۔ جب اسے فروخت کرے گا تو اس پر ایک ہی سال کی زکوٰۃ ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي

امام مالک نے فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں جس نے

Presented by www.ziaraat.com

بِالذَّهَبِ، أَوِ الْوَرِقِ حِنْطَةً، أَوْ تَمْرًا، أَوْ غَيْرَهُمَا [illegible] لَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِثْلَ الْحَصَادِ يَحْصُدُ الرَّجُلُ مِنْ أَرْضِهِ وَلَا مِثْلَ الْجِدَادِ.

سونا، یا چاندی، گندم یا کھجوریں وغیرہ چیزیں تجارت کے لیے [illegible] زکوٰۃ ہوگی جبکہ اس کی مالیت زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائے اور یہ معاملہ زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار یا پھلوں کے ماسد نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَا كَانَ مِنْ مَالٍ عِنْدَ رَجُلٍ يُدِيرُهُ لِلتِّجَارَةِ، وَلَا يَنِضُّ لِصَاحِبِهِ مِنْهُ شَيْءٌ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ الزَّكٰوةُ، فَإِنَّهُ يَجْعَلُ لَهُ شَهْرًا مِنَ السَّنَةِ يُقَوِّمُ فِيهِ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ عَرْضٍ لِلتِّجَارَةِ، وَيُحْصِي فِيهِ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ نَقْدٍ أَوْ عَيْنٍ، فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَإِنَّهُ يُزَكِّيهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس تجارتی مال ہے لیکن اس کے پاس نقدی اتنی جمع نہیں ہوتی جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو سال کے کسی ایک مہینے میں وہ حساب کرے کہ اس کے پاس تجارتی مال کتنی مالیت کا ہے اور کتنی نقدی ہے۔ اگر سب مل کر اتنا ہو جائے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو وہ زکوٰۃ ادا کرے۔

وَقَالَ مَالِكٌ وَمَنْ تَجَرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَمَنْ لَمْ يَتْجُرْ سَوَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ إِلَّا صَدَقَةٌ وَاحِدَةٌ فِي كُلِّ عَامٍ تَجَرُوا فِيهِ، أَوْ لَمْ يَتْجُرُوا.

امام مالک نے فرمایا کہ تجارت کرنے والا مسلمان اور تجارت نہ کرنے والا برابر ہیں۔ دونوں کو سال میں ایک ہی دفعہ زکوٰۃ دینا ہوگی، خواہ وہ اس مال سے تجارت کریں یا نہ کریں۔

۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَنْزِ

کنز سے کونسا مال مراد ہے؟

[۲۹۰] **أَثَرٌ حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْكَنْزِ مَا هُوَ؟ فَقَالَ هُوَ الْمَالُ الَّذِي لَا تُؤَدّٰى مِنْهُ الزَّكٰوةُ.

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کنز کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ مال جس سے زکوٰۃ ادا نہ کی جاتی ہو۔

۳۰۵- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُمَكِّنَهُ يَقُولُ لَهُ أَنَا كَنْزُكَ. صحیح البخاری (۱۴۰۳)

ابوصالح سمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جس کے پاس مال ہو اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز اس مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی جس کی آنکھوں پر سیاہ داغ ہوں گے۔ وہ اپنے مالک کو تلاش کر کے کہے گا کہ میں تیرا جمع کیا ہوا مال ہوں۔

۱۱- بَابُ صَدَقَةِ الْمَاشِيَةِ

مویشیوں کی زکوٰۃ

۳۰۶- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَرَأَ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الصَّدَقَةِ قَالَ فَوَجَدْتُ فِيهِ

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نامۂ مبارک پڑھا جس میں یہ لکھا ہوا پایا۔

سنن ابوداؤد (۱۵۶۸) سنن ترمذی (۶۲۱)

Presented by www.ziaraat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

كِتَابُ الصَّدَقَةِ

صدقہ کا بیان

فِي اَرْبَعٍ وَ عِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ ' فَدُوْنَهَا الْغَنَمُ ' فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ.

چوبیس اونٹوں میں ہر پانچ کے بدلے ایک بکری۔

وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى خَمْسٍ وَ ثَلَاثِيْنَ اِبْنَةُ مَخَاضٍ.

اس سے زیادہ ہوں تو پینتیس تک ایک برس کی اونٹنی اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ۔

فَاِنْ لَّمْ تَكُنِ اِبْنَةُ مَخَاضٍ ' فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ.

وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ.

اس سے زیادہ میں پینتالیس تک دو سال کی اونٹنی۔

وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى سِتِّيْنَ حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ.

اور اس سے زیادہ میں ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی' جو جفتی کے قابل ہو۔

وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ جَذَعَةٌ.

اور اس سے زیادہ میں پچھتر تک چار سال کی اونٹنی۔

وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى تِسْعِيْنَ اِبْنَتَا لَبُوْنٍ.

اور اس سے زیادہ میں نوے تک دو دو سال کی دو اونٹنیاں۔

وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ.

اور اس سے زیادہ میں ایک سو بیس تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں' جو جفتی کے قابل ہوں۔

فَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاِبِلِ ' فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ.

اور جو اس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں دو سال کی اونٹنی۔

وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ.

اور ہر پچاس میں تین سال کی اونٹنی۔

وَفِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ اِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةً.

اور چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ایک بکری۔

وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ.

اور اس سے زیادہ میں دو سو تک دو بکریاں۔

وَفِيْمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ ثَلَاثُ شِيَاهٍ.

اور اس سے زیادہ میں تین سو تک تین بکریاں۔

فَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ.

اور اس سے زیادہ میں ہر سو پر ایک بکری۔

وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ تَيْسٌ وَلَا هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ اِلَّا مَاشَاءَ الْمُصَدِّقُ.

اور زکوٰۃ میں بکرا نہیں لیا جائے گا اور نہ عیب دار اور بوڑھی بکری' سوائے اس کے کہ زکوٰۃ لینے والا پسند کرے۔

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ' وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

اور جو مال جدا جدا ہو اسے اکٹھا نہیں کیا جائے گا اور نہ زکوٰۃ کے طور سے اکٹھے مال کو الگ الگ کیا جائے گا۔

وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ ' فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

اور جس مال میں دو آدمی شریک ہوں تو دونوں رضا مندی سے برابر حصہ بانٹ لیں۔

وَفِي الرِّقَةِ اِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ اَوَاقٍ رُبُعُ الْعُشْرِ.

اور چاندی جب پانچ اوقیہ ہو جائے تو اس میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۲ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَدَقَةِ الْبَقَرِ

بیل گائے کی زکوٰۃ کا بیان

[۲۹۱۲] اثر حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمْ يَجِدْ فِيْ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً مُسِنَّةً وَاَبٰى بِمَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَاَبٰى اَنْ يَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا ' وَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى اَلْقَاهُ فَاَسْاَلَهُ ' فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ.

طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس گایوں پر ایک سال کی بچھیا اور چالیس گایوں پر دو سال کی اور ہر چالیس پر ایک دو سال کی بچھیا لینے کا حکم دیا تھا۔ اس سے کم و بیش کی کوشش کی گئی تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا جب میں حاضر خدمت ہوں گا تو دریافت کروں گا تو حضرت معاذ بن جبل کے آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

قَالَ يَحْيٰى ' قَالَ مَالِكٌ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ عَلٰى رَاعِيَيْنِ مُفْتَرِقَيْنِ ' اَوْ عَلٰى رِعَاءٍ مُفْتَرِقِيْنَ فِيْ بُلْدَانٍ شَتّٰى ' اَنَّ ذٰلِكَ يُجْمَعُ كُلُّهُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فَيُؤَدِّيْ مِنْهُ صَدَقَتَهُ ' وَمِثْلُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الذَّهَبُ ' اَوِ الْوَرِقُ مُتَفَرِّقَةً فِيْ اَيْدِيْ نَاسٍ شَتّٰى ' اِنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَجْمَعَهَا ' فَيُخْرِجَ مِنْهَا مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ زَكَاتِهَا.

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ اس سلسلے میں جو میں نے سب سے اچھی بات سنی' یہ ہے کہ جس کی بکریاں دو یا زیادہ چرواہوں کے پاس مختلف شہروں میں ہوں' ان سب کا حساب جوڑ کر مالک سب کی زکوٰۃ دے گا اور یہی معاملہ اس شخص کا ہے جس کا سونا یا چاندی مختلف لوگوں کے پاس ہو' تو وہ سب کا حساب جمع کر کے جو اس پر زکوٰۃ واجب ہے وہ نکالے۔

وَقَالَ يَحْيٰى ' قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الضَّاْنُ وَالْمَعْزُ اَنَّهَا تُجْمَعُ عَلَيْهِ فِي الصَّدَقَةِ ' فَاِنْ كَانَ فِيْهَا مَا تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ صُدِّقَتْ ' وَقَالَ اِنَّمَا هِيَ غَنَمٌ كُلُّهَا ' وَفِيْ كِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ اِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ.

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس بھیڑ اور بکریاں دونوں ہوں کہ اس پر ان کے مجموعے کے مطابق زکوٰۃ ہے' جبکہ مجموعہ اتنا ہو جائے جس پر زکوٰۃ دی جاتی ہے اور فرمایا کہ وہ سب بکریوں کے حکم میں ہیں۔ حضرت عمر کے نامۂ گرامی میں ہے کہ چرنے والی بکریوں میں سے ہر چالیس پر ایک بکری ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَاِنْ كَانَتِ الضَّاْنُ هِيَ اَكْثَرَ مِنَ الْمَعْزِ وَلَمْ يَجِبْ عَلٰى رَبِّهَا اِلَّا شَاةٌ وَاحِدَةٌ ' اَخَذَ الْمُصَدِّقُ تِلْكَ الشَّاةَ الَّتِيْ وَجَبَتْ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ مِنَ الضَّاْنِ ' وَاِنْ كَانَتِ الْمَعْزُ اَكْثَرَ مِنَ الضَّاْنِ اُخِذَ مِنْهَا ' فَاِنِ اسْتَوَى الضَّاْنُ وَالْمَعْزُ اَخَذَ الشَّاةَ مِنْ اَيَّتِهِمَا شَاءَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر بھیڑیں بکریوں سے زیادہ ہوں اور مالک پر ایک ہی بکری دینا واجب آئے تو مالک پر جو بکری واجب آتی ہے' وصولی کرنے والا اس سے ایک بھیڑ لے گا اور اگر بھیڑوں سے بکریاں زیادہ ہوں تو ایک بکری لی جائے ورنہ اگر دونوں میں سے جو ایک چاہے وصول کر لے۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ الْاِبِلُ الْعِرَابُ وَالْبُخْتُ يُجْمَعَانِ عَلٰى رَبِّهِمَا فِي الصَّدَقَةِ ' وَقَالَ اِنَّمَا هِيَ اِبِلٌ كُلُّهَا ' فَاِنْ كَانَتِ الْعِرَابُ هِيَ اَكْثَرَ

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح عربی اور بختی اونٹوں کو زکوٰۃ کے لیے جمع کیا جائے گا۔ فرمایا کہ دونوں ہی قسم کے اونٹ ہیں۔ اگر بختی سے عربی زیادہ ہوں تب بھی مالک پر

Presented by www.ziaraat.com

مِنَ الْبُخْتِ ، وَلَمْ يَجِبْ عَلٰى رَبِّهَا إِلَّا بَعِيرٌ وَاحِدٌ ، فَلْيَأْخُذْ مِنْهَا ، فَإِنِ اسْتَوَتْ فَلْيَأْخُذْ مِنْ أَيَّتِهِمَا شَاءَ

ایک ہی اونٹ واجب ہوگا اور زکوٰۃ عربی اونٹوں سے لی جائے گی

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ الْبَقَرُ وَالْجَوَامِيسُ تَجْمَعُ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى رَبِّهَا .

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح گائے اور بھینسوں پر زکوٰۃ میں اکٹھا کر دیا جائے۔

وَقَالَ إِنَّمَا هِيَ بَقَرٌ كُلُّهَا ، فَإِنْ كَانَتِ الْبَقَرُ أَكْثَرَ مِنَ الْجَوَامِيسِ ، وَلَا تَجِبُ عَلٰى رَبِّهَا إِلَّا بَقَرَةٌ وَاحِدَةٌ ، فَلْيَأْخُذْ مِنَ الْبَقَرِ صَدَقَتَهُمَا ، وَإِنْ كَانَتِ الْجَوَامِيسُ أَكْثَرَ فَلْيَأْخُذْ مِنْهَا ، فَإِنِ اسْتَوَتْ فَلْيَأْخُذْ مِنْ أَيَّتِهِمَا شَاءَ . فَإِذَا وَجَبَتْ فِي ذٰلِكَ الصَّدَقَةُ صُدِّقَ الصِّنْفَانِ جَمِيعًا .

فرمایا کہ سب گایوں میں شمار ہیں۔ اگر بھینسوں سے گائے زیادہ ہوں تو مالک پر ایک گائے واجب ہوگی اور زکوٰۃ گایوں سے لی جائے گا اور بھینسیں زیادہ ہوں تو ان سے زکوٰۃ لی جائے گی اور دونوں برابر ہوں تو جن میں سے چاہے وصول کر لیں۔ جب یہ زکوٰۃ واجب ہوگی تو دونوں قسموں کو جمع کر لیا جائے گا۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ مَنْ أَفَادَ مَاشِيَةً مِنْ إِبِلٍ ، أَوْ بَقَرٍ ، أَوْ غَنَمٍ ، فَلَا صَدَقَةَ عَلَيْهِ فِيهَا حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ أَفَادَهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ قَبْلَهَا نِصَابُ مَاشِيَةٍ . وَالنِّصَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ إِمَّا خَمْسُ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ ، وَإِمَّا ثَلَاثُونَ بَقَرَةً ، وَإِمَّا أَرْبَعُونَ شَاةً ، فَإِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ خَمْسُ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ ، أَوْ ثَلَاثُونَ بَقَرَةً ، أَوْ أَرْبَعُونَ شَاةً ، ثُمَّ أَفَادَ إِلَيْهَا إِبِلًا ، أَوْ بَقَرًا ، أَوْ غَنَمًا بِاشْتِرَاءٍ ، أَوْ هِبَةٍ ، أَوْ مِيرَاثٍ ، فَإِنَّهُ يُصَدِّقُهَا مَعَ مَاشِيَتِهِ حِينَ يُصَدِّقُهَا ، وَإِنْ لَمْ يَحُلْ عَلَى الْفَائِدَةِ الْحَوْلُ ، وَإِنْ كَانَ مَا أَفَادَ مِنَ الْمَاشِيَةِ إِلٰى مَاشِيَتِهِ قَدْ صُدِّقَتْ قَبْلَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا بِيَوْمٍ وَاحِدٍ ، أَوْ قَبْلَ أَنْ يَرِثَهَا بِيَوْمٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّهُ يُصَدِّقُهَا مَعَ مَاشِيَتِهِ حِينَ يُصَدِّقُ مَاشِيَتَهُ .

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ جسے مویشی حاصل ہوئے اونٹ، گائے یا بکریاں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک حاصل ہونے کے دن سے پورا سال نہ گزر جائے، مگر یہ کہ پہلے ہی مویشیوں کا نصاب ہو، وہ نصاب جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، خواہ پانچ اونٹ یا تیس گائیں یا چالیس بکریاں، جب کسی کے پاس پانچ اونٹ ہوں یا تیس گائیں یا چالیس بکریاں، پھر اسے اونٹ، گائیں یا بکریاں اور حاصل ہو جائیں، خریدنے، ہبہ یا میراث سے تو زکوٰۃ کے وقت وہ سب کی زکوٰۃ ادا کرے گا اگرچہ بعد میں حاصل ہونے والے مویشیوں پر سال نہ گزرا ہو اور اگر یہ پچھلے جانور اس وقت حاصل ہوئے کہ انہیں خریدنے سے ایک دن پہلے زکوٰۃ ادا کر چکا تھا، یا میراث میں ملنے سے ایک روز پہلے تو اب ان کی زکوٰۃ اس وقت دی جائے گی جب کہ پچھلے جانور کی زکوٰۃ آئندہ سال دے گا۔

قَالَ يَحْيٰى ، قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ الْوَرِقِ يُزَكِّيهَا الرَّجُلُ ، ثُمَّ يَشْتَرِي بِهَا مِنْ رَجُلٍ آخَرَ عَرْضًا ، وَقَدْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي عَرْضِهِ ذٰلِكَ إِذَا بَاعَهُ الصَّدَقَةُ ، فَيُخْرِجُ الرَّجُلُ الْآخَرُ صَدَقَتَهَا هٰذَا الْيَوْمَ ، وَيَكُونُ الْآخَرُ قَدْ صَدَّقَهَا مِنَ الْغَدِ .

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ اس کی مثال چاندی جیسی ہے کہ مالک نے اس کی زکوٰۃ دے دی، پھر دوسرے آدمی سے اس کے بدلے سامان خرید لیا، سامان بیچنے والے پر اپنے سامان کی زکوٰۃ واجب تھی، اس نے پھر چاندی کی زکوٰۃ ادا کی تو دوسرے آدمی نے اس کی زکوٰۃ آج ادا کی اور پہلا کل ادا کر چکا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ إِذَا كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَا [illegible] فِيهَا الصَّدَقَةُ أَوْ وَرِقٌ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْغَنَمِ فِيهَا الصَّدَقَةُ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ أَفَادَهَا بِشِرَاءٍ أَوْ غَيْرِهِ وَذَلِكَ أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ مِنْ مَاشِيَةٍ لَا تَجِبُ فِيهَا الصَّدَقَةُ مِنْ إِبِلٍ أَوْ بَقَرٍ أَوْ غَنَمٍ فَلَيْسَ يُعَدُّ ذَلِكَ نِصَابَ مَالٍ حَتَّى يَكُونَ فِي كُلِّ صِنْفٍ مِنْهَا مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ فَذَلِكَ النِّصَابُ الَّذِي يُصَدَّقُ مَعَهُ مَا أَفَادَ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ جس کے [illegible] کہ ان پر تمام بکریوں کی زکوۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ ان کے حاصل ہونے کے دن سے پورا ایک سال نہ گزر جائے یا وہ میراث ملنے سے اور اسی طرح آدمی کے پاس جتنے مویشی جمع ہو جائیں تو سب پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی' اونٹ ہوں یا گائے یا بکریاں' ان سب کو مال کا نصاب شمار نہیں کیا جائے گا' یہاں تک کہ ہر قسم اتنی نہ ہو جائے جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ یہ ہر قسم کا نصاب ہے جس کے ساتھ ان مویشیوں کی زکوۃ بھی دے جائے گی جو حاصل ہوں' خواہ وہ مویشی تھوڑے ہوں یا زیادہ۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَوْ كَانَتْ لِرَجُلٍ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ تَجِبُ فِي كُلِّ صِنْفٍ مِنْهَا الصَّدَقَةُ ثُمَّ أَفَادَ إِلَيْهَا بَعِيرًا أَوْ بَقَرَةً أَوْ شَاةً صَدَّقَهَا مَعَ مَاشِيَتِهِ حِينَ يُصَدِّقُهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس اتنے اونٹ' گائے اور بکریاں ہیں کہ ہر قسم کی جتنی تعداد پر زکوۃ واجب ہے' پھر اسے اونٹ' گائے یا بکریاں اور حاصل ہوئیں تو اس قسم کی زکوۃ دیتے وقت ان کی زکوۃ بھی دے گا۔

قَالَ يَحْيَى' **قَالَ مَالِكٌ** وَهَذَا أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي هَذَا.

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ بات میں نے سب سے اچھی سنی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْفَرِيضَةِ تَجِبُ عَلَى الرَّجُلِ' فَلَا تُوجَدُ عِنْدَهُ أَنَّهَا إِنْ كَانَتِ ابْنَةَ مَخَاضٍ' فَلَمْ تُوجَدْ أُخِذَ مَكَانَهَا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ' وَإِنْ كَانَتْ بِنْتَ لَبُونٍ' أَوْ حِقَّةً' أَوْ جَذَعَةً' وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ كَانَ عَلَى رَبِّ الْإِبِلِ أَنْ يَبْتَاعَهَا لَهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ بِهَا' وَلَا أُحِبُّ أَنْ يُعْطِيَهُ قِيمَتَهَا.

امام مالک نے ادائیگی کے بارے میں فرمایا جو کسی آدمی پر واجب آئے اور وہ مویشی اس کے پاس موجود نہ ہو' مثلاً ایک سال کی اونٹنی واجب ہو اور وہ نہ نکلے تو اس کی جگہ دو سال کا اونٹ لیا جائے گا اور اگر دو سال یا تین سال یا چار سال کی اونٹنی دینی ہو اور وہ موجود نہ ہو تو مالک کو چاہیے کہ خرید کر ادا کرے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ اس کی قیمت ادا کرے۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الْإِبِلِ النَّوَاضِحِ' وَالْبَقَرِ السَّوَانِي' وَبَقَرِ الْحَرْثِ إِنِّي أَرَى أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ إِذَا وَجَبَتْ فِيهِ الصَّدَقَةُ.

امام مالک نے فرمایا کہ پانی سینچنے والے اونٹ یا چرس کھینچنے والے یا ہل چلانے والے بیل تو میرے خیال میں ان سب کی زکوۃ لی جائے جبکہ ان پر زکوۃ واجب ہو۔

۱۳ - بَابُ صَدَقَةِ الْخُلَطَاءِ

مشترکہ مال کی زکوۃ

[۲۹۲] **أَثَرٌ - قَالَ يَحْيَى** قَالَ مَالِكٌ فِي الْخَلِيطَيْنِ إِذَا كَانَ الرَّاعِيَ وَاحِدًا' وَالْفَحْلُ وَاحِدًا' وَالْمَرَاحُ وَاحِدًا' وَالدَّلْوُ وَاحِدًا' فَالرَّجُلَانِ خَلِيطَانِ' وَإِنْ

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے خلیطان کے بارے میں فرمایا کہ جب چرواہا ایک ہو' ریوڑ ایک ہو' چراگاہ ایک ہو اور ڈول ایک ہو تو وہ دونوں شریک خلیطان ہیں اگرچہ ان میں سے ہر ایک

Presented by www.ziaraat.com

عَرَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَالَهُ مِنْ مَالِ صَاحِبِهِ.

قَالَ الَّذِيْ لَا يَعْرِفُ مَالَهُ مِنْ مَالِ صَاحِبِهِ يَخْلِيْطُ إِنَّمَا هُوَ شَرِيْكٌ.

قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا وَجَبَتِ الصَّدَقَةُ عَلَى الْخَلِيْطَيْنِ حَتَّى يَكُوْنَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ لِأَحَدِ الْخَلِيْطَيْنِ أَرْبَعُوْنَ شَاةً فَصَاعِدًا، وَلِلْآخَرِ أَقَلُّ مِنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً، كَانَتِ الصَّدَقَةُ عَلَى الَّذِيْ لَهُ الْأَرْبَعُوْنَ شَاةً، وَلَمْ تَكُنْ عَلَى الَّذِيْ لَهُ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ صَدَقَةٌ، فَإِنْ كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ جُمِعَا فِي الصَّدَقَةِ وَوَجَبَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا، فَإِنْ كَانَ لِأَحَدِهِمَا أَلْفُ شَاةٍ، أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ، وَلِلْآخَرِ أَرْبَعُوْنَ شَاةً، أَوْ أَكْثَرُ فَهُمَا خَلِيْطَانِ يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ عَلٰى قَدْرِ عَدَدِ أَمْوَالِهِمَا عَلَى الْأَلْفِ بِحِصَّتِهَا، وَعَلَى الْأَرْبَعِيْنَ بِحِصَّتِهَا.

قَالَ مَالِكٌ اَلْخَلِيْطَانِ فِي الْإِبِلِ بِمَنْزِلَةِ الْخَلِيْطَيْنِ فِي الْغَنَمِ يَجْتَمِعَانِ فِي الصَّدَقَةِ جَمِيْعًا إِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ.

وَقَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ أَصْحَابَ الْمَوَاشِيْ.

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ قَوْلِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ أَنْ يَكُوْنَ النَّفَرُ الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يَكُوْنُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَرْبَعُوْنَ شَاةً قَدْ وَجَبَتْ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ غَنَمِهِ

اپنے مال کو دوسرے کے مال سے پہچانتا ہو۔

[illegible]

امام مالک نے فرمایا [illegible] زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوتی جب تک ہر ایک کے پاس اتنے مال نہ ہوں جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اس کی تفسیر یہ ہے کہ اگر ایک خلیط کی چالیس یا زیادہ بکریاں ہیں اور دوسرے کی چالیس سے کم بکریاں ہیں تو زکوٰۃ اسی پر ہے جس کی چالیس بکریاں ہیں اور جس کے پاس کم ہیں اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اگر اس میں سے ہر ایک کے پاس اتنی تعداد ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو زکوٰۃ کے لیے ان کے مال کو اکٹھا کر لیا جائے گا اور ان پر مشترکہ زکوٰۃ واجب ہوگی، جبکہ ان میں سے ایک کے پاس ہزار بکریاں ہوں یا اس سے اتنی کم جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور دوسرے کے پاس چالیس بکریاں یا اس سے زیادہ، تب بھی وہ خلیطان ہیں، کمی بیشی کو آپس میں اپنی اپنی تعداد کے مطابق برابر کریں گے یعنی ہزار والا اپنے حصے کے مطابق اور چالیس والا اپنے حصے کے مطابق۔

امام مالک نے فرمایا کہ اونٹوں کے خلیطان بھی بکریوں کے خلیطان کی طرح ہیں، زکوٰۃ میں دونوں اکٹھے ہوں گے جبکہ ہر ایک کے پاس اتنا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور حضرت عمر نے فرمایا کہ چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک بکری زکوٰۃ ہے۔

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا: اس بارے میں یہ میں نے سب سے اچھی بات سنی۔

امام مالک کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے مال کو جدا اور جدا مال کو اکٹھا نہ کیا جائے۔ یہ حکم جانور والوں کے لیے ہے۔

امام مالک نے اس ارشاد کی تفسیر میں کہ جدا مال کو اکٹھا نہ کیا جائے، فرمایا ہے کہ مثلاً تین آدمی ہیں جن میں سے ہر ایک کے پاس چالیس بکریاں ہیں، لہٰذا ہر ایک پر زکوٰۃ میں ایک بکری واجب

Presented by www.ziaraat.com

الصَّدَقَةُ، فَإِذَا اَطَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوْهَا لِئَلَّا يَكُوْنَ

واحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ، فَيَكُوْنَ عَلَيْهِمَا فِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ، فَإِذَا اَطَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا غَنَمَهُمَا، فَلَمْ يَكُنْ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَنُهِيَ عَنْ ذَالِكَ، فَقِيْلَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ. قَالَ مَالِكٌ فَهٰذَا الَّذِيْ سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ.

ہے۔ جب زکوۃ وصول کرنے والا پہنچا تو انہوں نے سب کو اکٹھا

ہے کہ ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں ہیں اور ان پر تین بکریاں واجب ہیں۔ جب زکوۃ وصول کرنے والا آیا تو انہوں نے بکریاں جدا جدا کر لیں تو یوں ہر ایک کو صرف ایک بکری دینی پڑی۔ تو ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور کہا گیا کہ زکوۃ سے ڈرتے ہوئے جدا مال کو اکٹھا اور اکٹھے کو جدا نہ کیا جائے۔ امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہی میں نے سنا ہے۔

١٤ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَا يُعْتَدُّ بِهٖ مِنَ السَّخْلِ فِي الصَّدَقَةِ

بکریوں کی تعداد میں بچے بھی شمار کیے جائیں گے

[۲۹۳] **اَثَرٌ** - **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ، عَنِ ابْنِ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ جَدِّهٖ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا، فَكَانَ يَعُدُّ عَلَى النَّاسِ بِالسَّخْلِ، فَقَالُوْا اَتَعُدُّ عَلَيْنَا بِالسَّخْلِ، وَلَا تَاْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا؟ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ، تَعُدُّ عَلَيْهِمْ بِالسَّخْلَةِ يَحْمِلُهَا الرَّاعِيْ، وَلَا تَاْخُذُ إِلَّا الْاَكُوْلَةَ، وَلَا الرُّبّٰى، وَلَا الْمَاخِضَ، وَلَا فَحْلَ الْغَنَمِ، وَتَاْخُذُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ، وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْغَنَمِ وَخِيَارِهٖ.

سفیان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو وہ بچوں کو بھی بکریوں میں شمار کرتے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ بچوں کو شمار تو کرتے ہیں لیکن لیتے نہیں ہیں۔ جب یہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا: ہاں! ہم انہیں گنتے ہیں بلکہ اسے بھی جسے چرواہا اٹھائے پھرتا ہے اور ہم موٹی بکری، بچے پالنے والی، حاملہ اور نر کو نہیں لیتے بلکہ ایک سال یا دو سال کی درمیانی بکری لیتے ہیں جو بچہ یا بوڑھی نہ ہو اور نہ بہت عمدہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَالسَّخْلَةُ الصَّغِيْرَةُ حِيْنَ تُنْتَجُ، وَالرُّبّٰى الَّتِيْ قَدْ وَضَعَتْ، فَهِيَ تُرَبِّيْ وَلَدَهَا، وَالْمَاخِضُ هِيَ الْحَامِلُ، وَالْاَكُوْلَةُ هِيَ شَاةُ اللَّحْمِ الَّتِيْ تُسَمَّنُ لِتُؤْكَلَ.

امام مالک نے فرمایا "تنتج" بکری کا چھوٹا بچہ۔ "الربی" جس نے بچہ جنا اور وہ اس کی پرورش کرے "الماخض" حاملہ بکری "الاکولۃ" وہ بکری جو گوشت کھانے کے لیے موٹی کی جائے۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْغَنَمُ لَا تَجِبُ فِيْهَا الصَّدَقَةُ، فَتَوَالَدَ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَهَا الْمُصَدِّقُ بِيَوْمٍ وَاحِدٍ، فَتَبْلُغُ مَا تَجِبُ فِيْهِ الصَّدَقَةُ بِوِلَادَتِهَا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس پر زکوۃ واجب نہیں ہے لیکن زکوۃ وصول کرنے والے کے آنے سے ایک روز پہلے بعض بکریوں نے بچے جنے جن کی پیدائش سے وہ تعداد پوری ہوگئی جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ إِذَا بَلَغَتِ الْغَنَمُ بِاَوْلَادِهَا مَا تَجِبُ

امام مالک نے فرمایا کہ جب بچے جننے سے بکریاں حد کو پہنچ

Presented by www.ziaraat.com

فِيهِ الصَّدَقَةُ، فَعَلَيْهِ فِيهَا الصَّدَقَةُ، وَذٰلِكَ أَنَّ لِلْعَادَةِ [illegible] تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ، ثُمَّ يَبِيعُهُ صَاحِبُهُ، فَيَبْلُغُ بِرِبْحِهِ مَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ، فَيُصَدِّقُ رِبْحَهُ مَعَ رَأْسِ الْمَالِ، وَلَوْ كَانَ رِبْحُهُ فَائِدَةً، أَوْ مِيرَاثًا لَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ أَفَادَهُ أَوْ وَرِثَهُ.

جائیں تو ان پر زکوٰۃ ہوگی اور یہ اس لیے ہے کہ بچے بھی بکریوں [illegible] ایک آدمی کے پاس اتنا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ پھر وہ اسے فروخت کرکے اتنا نفع کماتا ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ پس وہ منافع کو راس المال میں شامل کرے گا۔ اگرچہ فائدہ اسے میراث ہی سے حاصل ہوا ہو جس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، اس روز اسے حاصل ہوا یا وراثت ملی۔

قَالَ مَالِكٌ فَغِذَاءُ الْغَنَمِ مِنْهَا كَمَا رِبْحُ الْمَالِ مِنْهُ غَيْرَ أَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ فِي وَجْهٍ آخَرَ، أَنَّهُ إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ مِنَ الذَّهَبِ، أَوِ الْوَرِقِ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكٰوةُ، ثُمَّ أَفَادَ إِلَيْهِ مَالًا تَرَكَ مَالَهُ الَّذِي أَفَادَ، فَلَمْ يُزَكِّهِ مَعَ مَالِهِ الْأَوَّلِ حِينَ يُزَكِّيهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَى الْفَائِدَةِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ أَفَادَهَا، وَلَوْ كَانَتْ لِرَجُلٍ غَنَمٌ، أَوْ بَقَرٌ، أَوْ إِبِلٌ تَجِبُ فِي كُلِّ صِنْفٍ مِنْهَا الصَّدَقَةُ، ثُمَّ أَفَادَ إِلَيْهَا بَعِيرًا، أَوْ بَقَرَةً، أَوْ شَاةً صَدَّقَهَا مَعَ صِنْفِ مَا أَفَادَ مِنْ ذٰلِكَ حِينَ يُصَدِّقُهُ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ الصِّنْفِ الَّذِي أَفَادَ نِصَابُ مَاشِيَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ بچے بکریوں میں شمار ہوں گے جس طرح منافع راس المال میں۔ ہاں دونوں کے درمیان ایک یہ اختلاف ہے کہ جب کسی کے پاس اتنا سونا چاندی ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ پھر اسے اور مال حاصل ہوا تو وہ اپنے حاصل ہونے والے مال کو چھوڑ دے گا اور پہلے مال کے ساتھ اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا، جب تک کہ منافع کے مال پر حاصل ہونے کے دن سے پورا ایک سال نہ گزر جائے۔ جبکہ کسی کے پاس بکریاں، گائیں یا اونٹ ہوں، جن میں سے ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہو، پھر اسے کچھ اونٹ یا گائیں یا بکریاں اور حاصل ہوں تو حاصل ہونے والے مال کی زکوٰۃ بھی اس جنس کے سابقہ مال کے ساتھ ادا کرے گا جبکہ حاصل ہونے والے مویشیوں کا نصاب پہلے ہی موجود ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ میں نے سب سے اچھی بات سنی۔

۱۵ - بَابُ الْعَمَلِ فِي صَدَقَةِ عَامَيْنِ إِذَا اجْتَمَعَا

اگر کسی کے ذمے دو سال کی زکوٰۃ واجب الادا ہو

[۲۹۴] أثر - **قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ** الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ تَجِبُ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَإِبِلُهُ مِائَةُ بَعِيرٍ، فَلَا يَأْتِيهِ السَّاعِي حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ أُخْرٰى، فَيَأْتِيهِ الْمُصَدِّقُ، وَقَدْ هَلَكَتْ إِبِلُهُ إِلَّا خَمْسَ ذَوْدٍ.

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک صورت یہ ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہو اور اس کے سو اونٹ ہوں لیکن اس کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ جب دوسرے سال کی وصولی واجب ہو جائے تو وصول کرنے والا پہنچے جبکہ پانچ کے سوا اس کے سارے اونٹ ہلاک ہو چکے ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْخَمْسِ ذَوْدٍ

امام مالک نے فرمایا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا اس سے دو

يَوْمَ يُصَدِّقُ مَالَهُ فَإِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُ أَوْ نَمَتْ فَإِنَّمَا يُصَدِّقُ الْمُصَدِّقُ زَكٰوةَ مَا يَجِدُ يَوْمَ يُصَدِّقُ وَإِنْ تَظَاهَرَتْ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ صَدَقَاتٌ غَيْرُ وَاحِدَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَدِّقَ إِلَّا مَا وَجَدَ الْمُصَدِّقُ عِنْدَهُ فَإِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُ أَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيهَا صَدَقَاتٌ فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُ كُلُّهَا أَوْ صَارَتْ إِلٰى مَا لَا تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ فَإِنَّهُ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهِ وَلَا ضَمَانَ فِيمَا هَلَكَ أَوْ مَضٰى مِنَ السِّنِينَ.

موجود ہو۔ خواہ مویشی ہلاک ہو جائیں یا بڑھ جائیں تو زکوٰۃ ان سے اسباب سے لی جائے گی جتنے اس وقت موجود ہوں جب وصول کرنے والا آئے۔ اگر مالک پر کئی سال کی زکوٰۃ ہو تو جتنے مویشی وصول کرنے والا پائے گا ان کی زکوٰۃ ہی وصول کی جائے گی۔ اگر سب جانور ہلاک ہو گئے یا اس پر کئی سال کی زکوٰۃ ہے تب بھی اس سے کچھ نہیں لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کے سارے مویشی ہلاک ہو گئے یا صرف اتنے باقی رہے جن پر زکوٰۃ واجب نہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ ہلاک ہونے پر موجودہ یا سالہائے گزشتہ کی۔

١٦ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّضْيِيقِ عَلَى النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ وصول کرتے وقت لوگوں کو تنگ کرنے کی ممانعت

[٢٩٥] أَثَرٌ - حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حِبَّانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ مُرَّ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِغَنَمٍ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَرَأٰى فِيهَا شَاةً حَافِلًا ذَاتَ ضَرْعٍ عَظِيمٍ، فَقَالَ عُمَرُ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ؟ فَقَالُوا شَاةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْطٰى هٰذِهِ أَهْلَهَا وَهُمْ طَائِعُونَ، لَا تَفْتِنُوا النَّاسَ، لَا تَأْخُذُوا حَزَرَاتِ الْمُسْلِمِينَ، نَكِّبُوا عَنِ الطَّعَامِ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عمر کے پاس سے زکوٰۃ کی بکریاں گزریں تو انہوں نے ان میں ایک بہت دودھ دینے والی بکری دیکھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ بکری کیسی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ زکوٰۃ کی بکری ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے مالکوں نے یہ بخوشی نہیں دی ہو گی۔ لوگوں کو تنگ نہ کرو، مسلمانوں کا بہترین مال نہ لیا کرو اور ان کی روزی نہ چھینا کرو۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ مِنْ أَشْجَعَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَأْتِيهِمْ مُصَدِّقًا، فَيَقُولُ لِرَبِّ الْمَالِ أَخْرِجْ إِلَيَّ صَدَقَةَ مَالِكَ، فَلَا يَقُودُ إِلَيْهِ شَاةً فِيهَا وَفَاءٌ مِنْ حَقِّهِ إِلَّا قَبِلَهَا.

قبیلہ اشجع کے دو آدمیوں سے روایت ہے کہ ان کے پاس حضرت محمد بن سلمہ انصاری زکوٰۃ وصول کرنے تشریف لایا کرتے تو مال والے سے فرماتے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دو۔ پھر مالک جو بکری لے کر آتا اگر وہ زکوٰۃ کے قابل ہوتی تو قبول کر لیا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ السُّنَّةُ عِنْدَنَا، وَالَّذِي أَدْرَكْتُ

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک جو سنت ہے اور

Presented by www.ziaraat.com

عَلَيْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا ' اَنَّهٗ لَا يُضَيَّقُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ ' اَنْ تُؤْخَذَ مِنْهُمْ مَا دَفَعُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

جس پر میں نے اپنے شہر کے اکثر اہل علم کو پایا' یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرتے وقت مسلمانوں کو تنگی نہ کیا جائے اور جتنی چیز ان اپنے مال سے دیں اسے قبول کر لیا جائے۔

۱۷- بَابُ اَخْذِ الصَّدَقَةِ مِمَّنْ يَجُوْزُ لَهٗ اَخْذُهَا

جن لوگوں کے لیے مال زکوٰۃ لینا جائز ہے

۳۰۷- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ' اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا ' اَوْ لِغَارِمٍ ' اَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ ' اَوْ لِرَجُلٍ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ ' فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ مالدار کو لینی درست نہیں ماسوائے پانچ کے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہو یا قرض دار ہو یا کوئی اپنے مال کے بدلے زکوٰۃ کا مال خریدے یا اس آدمی کے لیے جس کا ہمسایہ غریب ہو تو یہ اسے زکوٰۃ دے اور مسکین مالدار کو ہدیہ دے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْ قَسْمِ الصَّدَقَاتِ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا عَلٰى وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْوَالِيْ ' فَاَيُّ الْاَصْنَافِ كَانَتْ فِيْهِ الْحَاجَةُ وَالْعَدَدُ ' اَوْثَرَ ذٰلِكَ الصِّنْفُ بِقَدْرِ مَا يَرَى الْوَالِيْ ' وَعَسٰى اَنْ يَنْتَقِلَ ذٰلِكَ اِلَى الصِّنْفِ الْاٰخَرِ بَعْدَ عَامٍ ' اَوْ عَامَيْنِ ' اَوْ اَعْوَامٍ ' فَيُؤْثِرُ اَهْلَ الْحَاجَةِ وَالْعَدَدِ حَيْثُمَا كَانَ ذٰلِكَ. وَعَلٰى هٰذَا اَدْرَكْتُ مَنْ اَرْضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

امام مالک نے فرمایا کہ صدقہ کی تقسیم میں ہمارے نزدیک یہ بات ہے کہ یہ فیصلہ کرنا حاکم کی رائے پر منحصر ہے کہ کون سے حاجت مندوں اور کتنے لوگوں کو دی جائے۔ حاکم اپنی رائے سے جس قسم کو چاہے ترجیح دے اور چاہے تو سال' دو سال یا کئی سال کے بعد دوسری قسم کو ترجیح دے' ضرورت یا تعداد کے لحاظ سے خواہ وہ کہیں ہوں اور میں نے اپنے ملک کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَيْسَ لِلْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَرِيْضَةٌ مُسَمَّاةٌ اِلَّا عَلٰى قَدْرِ مَا يَرَى الْاِمَامُ.

امام مالک نے فرمایا کہ وصول کرنے والے کے لیے زکوٰۃ میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں مگر جو امام مناسب سمجھے۔

سنن ابوداؤد (۱۶۳۵) سنن ابن ماجہ (۱۸۴۱)

۱۸- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَخْذِ الصَّدَقَاتِ وَالتَّشْدِيْدِ فِيْهَا

زکوٰۃ نہ دینے والوں پر سختی کرنے کا بیان

۳۰۸- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ اگر کوئی اونٹ باندھنے کی رسی بھی روکے گا تو اس پر میں ان سے جہاد کروں گا۔

صحیح البخاری (۱۴۰۰) صحیح مسلم (۱۲۴)

[۲۹۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' اَنَّهٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا ' فَاَعْجَبَهٗ ' فَسَاَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ ' فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ

زید بن اسلم نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ پیا تو انہیں بہت پسند آیا۔ پلانے والے سے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں پانی کی فلاں جگہ پر گیا تھا۔ وہاں زکوٰۃ کے جانور پانی پی رہے تھے' انہوں نے دودھ

Presented by www.ziaraat.com

يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لَبَنَهَا فَجَعَلَتْهُ فِيْ سِقَائِيْ فَهٰذَا فَاذْهَبْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ كُلَّ مَنْ مَنَعَ فِي بَعْضِ [illegible] أَخْذَهَا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِمْ جِهَادُهُ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا مِنْهُ.

[۲۹۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ إِلَيْهِ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا مَنَعَ زَكٰوةَ مَالِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ دَعْهُ، وَلَا تَأْخُذْ مِنْهُ زَكٰوةً مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَأَدّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ زَكٰوةَ مَالِهِ، فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ إِلَيْهِ يَذْكُرُ لَهُ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ خُذْهَا مِنْهُ.

دوڑ کر مجھے پانی پلایا تو میں نے اسے اپنی مشک میں ڈال لیا۔ یہ وہی ہے۔ حضرت عمر نے اس میں ہاتھ ڈال کر قے کر دی۔

امام مالک نے فرمایا [illegible] ہمارے نزدیک اس کا حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ کے اونٹ میں سے کوئی اونٹ زکوٰۃ دینے سے روک دے اور مسلمان اس کو زکوٰۃ نہ لینے دے تو مسلمانوں کو حق حاصل ہے کہ ان سے جہاد کر کے زکوٰۃ حاصل کر لیں۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ایک عامل نے ان کے لیے لکھا کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا۔ حضرت عمر نے اس کے لیے لکھا کہ اسے جانے دو اور مسلمانوں کے ساتھ اس سے زکوٰۃ نہ لو۔ جب اس آدمی تک یہ بات پہنچی تو اس پر گراں گزری اور بعد میں اس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی۔ عامل نے حضرت عمر کے لیے لکھا اور اس بات کی اطلاع دی۔ پس حضرت عمر نے عامل کے لیے لکھا کہ اس سے لے لو۔

۱۹- بَابُ زَكٰوةِ مَا يُخْرَصُ مِنْ ثِمَارِ النَّخِيْلِ وَالْأَعْنَابِ

پھلوں اور میووں کی زکوٰۃ

۳۰۹- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ، وَالْبَعْلُ الْعُشْرُ، وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

صحیح البخاری (۱۴۸۳) صحیح مسلم (۲۲۶۹)

سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بارانی نیز چشموں اور تالابوں سے سیراب کی جانے والی زمین کی پیداوار میں دسواں حصہ اور جو زمین پانی سینچ کر سیراب کی جائے اس میں بیسواں حصہ۔

[۲۹۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ لَا يُؤْخَذُ فِيْ صَدَقَةِ النَّخْلِ الْجُعْرُوْرُ، وَلَا مُصْرَانُ الْفَارَةِ، وَلَا عَذْقُ ابْنُ حُبَيْقٍ. قَالَ وَهُوَ يُعَدُّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهُ فِي الصَّدَقَةِ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ زکوٰۃ میں ''جعرور'' کھجور نہیں لی جائے گی اور نہ ''مصران الفارہ'' اور ''عذق ابن حبیق'' لی جائیں گی۔ فرمایا کہ یہ مال میں شمار کی جائیں گی لیکن زکوٰۃ میں لی نہیں جائیں گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا مِثْلُ ذٰلِكَ الْغَنَمُ تُعَدُّ عَلٰى صَاحِبِهَا بِسِخَالِهَا، وَالسَّخْلُ لَا يُؤْخَذُ مِنْهُ فِي الصَّدَقَةِ، وَقَدْ يَكُوْنُ فِي الْأَمْوَالِ ثِمَارٌ لَا تُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ مِنْهَا مِنْ ذٰلِكَ الْبُرْدِيُّ، وَمَا أَشْبَهَهُ لَا يُؤْخَذُ مِنْ أَدْنَاهُ كَمَا لَا

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بکریوں کے مانند ہیں کہ ان کے بچے شمار میں آتے ہیں لیکن زکوٰۃ میں نہیں لیے جاتے، پھلوں میں وہ بھی ہیں جو عمدگی کے باعث زکوٰۃ میں نہیں لیے جاتے۔ جیسے بردی کھجور اس جیسی گھٹیا کھجوریں بھی نہیں لی جائیں گی جیسے بڑھیا

Presented by www.ziaraat.com

يُؤْخَذُ مِنْ خِيَارِهِ

قَالَ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْوَسَطِ مِنَ الْمَالِ.

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَا يُخْرَصُ مِنَ الثِّمَارِ إِلَّا النَّخِيلُ وَالْأَعْنَابُ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْرَصُ حِينَ يَبْدُوُ صَلَاحُهُ، وَيَحِلُّ بَيْعُهُ، وَذَلِكَ أَنَّ ثَمَرَ النَّخِيلِ، وَالْأَعْنَابِ يُؤْكَلُ رُطَبًا، وَعِنَبًا فَيُخْرَصُ عَلَى أَهْلِهِ لِلتَّوْسِعَةِ عَلَى النَّاسِ، وَلِئَلَّا يَكُونَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ ضِيقٌ، فَيُخْرَصُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ يَأْكُلُونَهُ كَيْفَ شَاؤُوا، ثُمَّ يُؤَدُّونَ مِنْهُ الزَّكَاةَ عَلَى مَا خُرِصَ عَلَيْهِمْ.

قَالَ مَالِكٌ فَأَمَّا مَا لَا يُؤْكَلُ رُطَبًا، وَإِنَّمَا يُؤْكَلُ بَعْدَ حَصَادِهِ مِنَ الْحُبُوبِ كُلِّهَا، فَإِنَّهُ لَا يُخْرَصُ، وَإِنَّمَا عَلَى أَهْلِهَا فِيهَا إِذَا حَصَدُوهَا وَدَقُّوهَا وَطَيَّبُوهَا وَخَلُصَتْ حَبًّا، فَإِنَّمَا عَلَى أَهْلِهَا فِيهَا الْأَمَانَةُ يُؤَدُّونَ زَكَاتَهَا إِذَا بَلَغَ ذَلِكَ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ، وَهَذَا الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا.

نہیں لی جاتی۔

[illegible] ہے۔

[illegible] نے فرمایا [illegible] کیا جائے [illegible] گا۔ ان کا اندازہ اس وقت کیا جائے گا جب ان کی پیداوار نکلنا اور فروخت جائز ہو جائے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ کھجور اور انگور پکنے پر کھائے جاتے ہیں لہٰذا اس وقت لوگوں کو ان کے اندازے میں دقت نہیں ہوگی اور کسی ایک کو تنگی محسوس نہ ہوگی اور وہ اندازہ کر کے آپس میں فیصلہ کر لیں گے اور جیسے چاہیں کھائیں۔ پھر جو اندازہ کیا ہے اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کریں گے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو پھل تر نہیں کھائے جاتے اور فصل کٹنے کے بعد دانے کھائے جاتے ہیں تو ان کا اندازہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ مالک پر ہے کہ جب وہ فصل کاٹ کر اکٹھی کر لے اور صاف کر کے دونوں کو علیحدہ کر لے تو یہ مالکوں کے پاس امانت ہے کہ فصل کی زکوٰۃ ادا کریں جب کہ اس حد کو پہنچے جس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اس بات میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّ النَّخْلَ يُخْرَصُ عَلَى أَهْلِهَا، وَثَمَرُهَا فِي رُؤُوسِهَا إِذَا طَابَ وَحَلَّ بَيْعُهُ، وَيُؤْخَذُ مِنْهُ صَدَقَتُهُ تَمْرًا عِنْدَ الْجِدَادِ، فَإِنْ أَصَابَتِ الثَّمَرَةَ جَائِحَةٌ بَعْدَ أَنْ تُخْرَصَ عَلَى أَهْلِهَا وَقَبْلَ أَنْ تُجَذَّ، فَاجْتَاحَتِ الْجَائِحَةُ بِالثَّمَرِ كُلِّهِ، فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةٌ، فَإِنْ بَقِيَ مِنَ الثَّمَرِ شَيْءٌ يَبْلُغُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ فَصَاعِدًا بِصَاعِ النَّبِيِّ ﷺ أُخِذَ مِنْهُمْ زَكَاتُهُ، وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيمَا أَصَابَتِ الْجَائِحَةُ زَكَاةٌ، وَكَذَلِكَ الْعَمَلُ فِي الْكَرْمِ أَيْضًا، وَإِذَا كَانَ لِرَجُلٍ قِطَعُ أَمْوَالٍ مُتَفَرِّقَةٌ، أَوِ اشْتِرَاكٌ فِي أَمْوَالٍ مُتَفَرِّقَةٍ لَا يَبْلُغُ مَالُ كُلِّ شَرِيكٍ، أَوْ قِطْعَةُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ، وَكَانَتْ إِذَا جُمِعَ بَعْضُ ذَلِكَ إِلَى بَعْضٍ يَبْلُغُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ، فَإِنَّهُ يَجْمَعُهَا

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ کھجوروں کا اندازہ کیا جائے گا جب کہ درختوں میں لگی ہوئی ہوں لیکن پک جائیں اور بیع حلال ہو جائے اور ان کی زکوٰۃ اس وقت لی جائے گی جب پھل توڑنے کا وقت آئے۔ اگر اندازہ کرنے کے بعد پھلوں پر کوئی آفت آ جائے اور توڑنے سے پہلے جس کے باعث سب پھل ضائع ہو جائیں تو ان کی زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ اگر کچھ کھجوریں باقی رہی ہوں اور وہ پانچ وسق کو پہنچ جائیں تو نبی کریم ﷺ کے صاع کے مطابق ان کی زکوٰۃ لی جائے گی اور جو آفت سے برباد ہو گئیں ان پر زکوٰۃ نہیں ہے اور انگور کا حکم بھی یہی ہے اور اگر کسی آدمی کے پاس متفرق قطعات ہوں یا متفرق قطعات میں کئی آدمی شریک ہوں اور ان میں سے کسی شریک کا مال یا قطعہ اس حد کو نہ پہنچے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے لیکن جب بعض قطعے دوسرے بعض سے ملا دیئے جائیں تو زکوٰۃ

Presented by www.ziaraat.com

وَيُؤَدِّيْ زَكَاتَهَا.

کے نصاب کو پہنچ جاتے ہیں پس انہیں جمع کر کے ان کی زکوٰۃ ادا

۳۰. بَابُ زَكٰوةِ الْحُبُوْبِ وَالزَّيْتُوْنِ

انا ج اور زیتون کی زکوٰۃ

[۲۹۹] **اثر**- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ، عَنِ الزَّيْتُوْنِ، فَقَالَ فِيْهِ الْعُشْرُ. **قَالَ مَالِكٌ** وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنَ الزَّيْتُوْنِ الْعُشْرُ بَعْدَ اَنْ يُعْصَرَ، وَيَبْلُغَ زَيْتُوْنُهٗ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، فَمَا لَمْ يَبْلُغْ زَيْتُوْنُهٗ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ، وَالزَّيْتُوْنُ بِمَنْزِلَةِ النَّخِيْلِ مَا كَانَ مِنْهُ سَقَتْهُ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ، اَوْ كَانَ بَعْلًا فَفِيْهِ الْعُشْرُ، وَمَا كَانَ يُسْقٰى بِالنَّضْحِ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ، وَلَا يُخْرَصُ شَيْءٌ مِنَ الزَّيْتُوْنِ فِيْ شَجَرِهٖ. وَالسُّنَّةُ عِنْدَنَا فِي الْحُبُوْبِ الَّتِيْ يَدَّخِرُهَا النَّاسُ وَيَاْكُلُوْنَهَا، اَنَّهٗ يُؤْخَذُ مِمَّا سَقَتْهُ السَّمَاءُ مِنْ ذٰلِكَ، وَمَا سَقَتْهُ الْعُيُوْنُ، وَمَا كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ، نِصْفُ الْعُشْرِ اِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ بِالصَّاعِ الْاَوَّلِ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَا زَادَ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْسُقٍ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ بِحِسَابِ ذٰلِكَ.

ابن شہاب سے زیتون کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں عشر ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ زیتون کا عشر تیل نکالنے کے بعد لیا جائے گا اور زیتون پانچ وسق کو پہنچ جائے۔ اگر پانچ وسق کو نہ پہنچے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ زیتون کھجور کی طرح ہے۔ اگر بارش یا چشمے سے یا خود بخود پرورش پائے تو اس میں دسواں حصہ ہے اور جو پانی سینچ کر پرورش کی جائے تو اس میں بیسواں حصہ ہے اور زیتون جب درخت میں ہو تو اس کا اندازہ نہیں کیا جائے گا۔ اور اناج کے بارے میں ہمارے نزدیک سنت یہ ہے جس کو لوگ کھاتے یا جمع کر رکھتے ہیں کہ اگر وہ بارش یا چشموں سے پالی جائے یا خود بخود پرورش پائے تو دسواں حصہ اور پانی سینچ کر بیسواں حصہ۔ جبکہ وہ پانچ وسق کو پہنچے پہلے صاع یعنی نبی کریم ﷺ کے صاع سے اور اگر پانچ وسق سے زیادہ ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ لی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْحُبُوْبُ الَّتِيْ فِيْهَا الزَّكٰوةُ الْحِنْطَةُ، وَالشَّعِيْرُ، وَالسُّلْتُ، وَالذُّرَةُ، وَالدُّخْنُ، وَالْاُرْزُ، وَالْعَدَسُ، وَالْجُلْبَانُ، وَاللُّوْبِيَا، وَالْجُلْجُلَانُ، وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْحُبُوْبِ الَّتِيْ تَصِيْرُ طَعَامًا، فَالزَّكٰوةُ تُؤْخَذُ مِنْهَا بَعْدَ اَنْ تُحْصَدَ وَتَصِيْرَ حَبًّا.

امام مالک نے فرمایا کہ جن اناجوں پر زکوٰۃ لی جاتی ہے یہ ہیں: گندم، جو، جوار، چنے، چاول، مسور، ماش، لوبیا، تل اور ان کی مانند دوسری چیزیں جو کھائی جاتی ہیں۔ ان سب میں زکوٰۃ لی جائے گی جبکہ انہیں کاٹ کر دانے صاف کر لیے جائیں۔

قَالَ وَالنَّاسُ مُصَدَّقُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ يُقْبَلُ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا دَفَعُوْا.

فرمایا کہ لوگوں پر اس بارے میں اعتبار کیا جائے گا اور جو کچھ وہ دیں لیا جائے گا۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ مَتٰى يُخْرَجُ مِنَ الزَّيْتُوْنِ الْعُشْرُ، اَوْ نِصْفُهٗ اَقَبْلَ النَّفَقَةِ اَمْ بَعْدَهَا؟ فَقَالَ لَا يُنْظَرُ اِلَى النَّفَقَةِ، وَلٰكِنْ يُسْاَلُ عَنْهُ اَهْلُهٗ كَمَا يُسْاَلُ اَهْلُ الطَّعَامِ عَنِ الطَّعَامِ؟ وَيُصَدَّقُوْنَ بِمَا قَالُوْا، فَمَنْ رُفِعَ مِنْ زَيْتُوْنِهٖ خَمْسَةُ اَوْسُقٍ فَصَاعِدًا اُخِذَ مِنْ زَيْتِهِ الْعُشْرُ بَعْدَ اَنْ يُعْصَرَ، وَمَنْ لَمْ يُرْفَعْ مِنْ زَيْتُوْنِهٖ خَمْسَةُ اَوْسُقٍ لَمْ تَجِبْ

امام مالک سے پوچھا گیا کہ زیتون سے دسواں اور بیسواں حصہ کب لیا جاتا ہے؟ آیا خرچ سے پہلے یا بعد؟ امام مالک نے فرمایا کہ خرچ کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ مالک سے پوچھا جائے گا جیسے غلے والے سے پوچھا جاتا ہے اور ان کے کہنے پر اعتبار کیا جاتا ہے۔ جو اپنے زیتون سے اٹھائے گا اس سے تیل نکالنے کے بعد دسواں حصہ لیا جائے گا اور جو پانچ وسق سے کم اٹھائے گا تو اس

Presented by www.ziaraat.com

عَلَيْهِ فِيْ زَيْتِهِ الزَّكٰوةُ

قَالَ مَالِكٌ [illegible] فِي الْحَمَامِهِ فَعَلَيْهِ [illegible] وَلَيْسَ عَلَى الَّذِي اشْتَرَاهُ زَكٰوةٌ وَلَا يَصْلُحُ بَيْعُ الزَّرْعِ حَتّٰى يَيْبَسَ فِي اَكْمَامِهِ وَيَسْتَغْنِيَ عَنِ الْمَاءِ.

اور خریدار پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اس کی خرید فروخت درست نہیں ہے یہاں تک کہ اپنی بالیوں میں پک کر پانی سے بے نیاز ہو جائے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَءَاتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ﴾ (الانعام: ۱۴۱) اِنَّ ذٰلِكَ الزَّكٰوةُ وَقَدْ سَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے ارشاد باری تعالیٰ ''واتوا حقہ یوم حصادہ'' کے بارے میں فرمایا کہ مراد زکوٰۃ ہے اور میں نے ایک کہنے والے سے یہی سنا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ بَاعَ اَصْلَ حَائِطٍ اَوْ اَرْضَهٗ وَفِيْ ذٰلِكَ زَرْعٌ، اَوْ ثَمَرٌ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ فَزَكٰوةُ ذٰلِكَ عَلَى الْمُبْتَاعِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ طَابَ وَحَلَّ بَيْعُهٗ فَزَكٰوةُ ذٰلِكَ عَلَى الْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهَا عَلَى الْمُبْتَاعِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنا باغ فروخت کیا یا زمین اور اس میں فصل یا کھجوریں ہیں جن کی بہتری معلوم نہیں ہوئی تو اس کی زکوٰۃ خریدار پر ہے اور اگر اس کی بہتری ظاہر اور بیع حلال ہوگئی تو زکوٰۃ فروخت کرنے والے پر ہے مگر یہ کہ خریدار سے شرط کر لی جائے۔

۲۱- بَابُ مَا لَا زَكٰوةَ فِيْهِ مِنَ الثِّمَارِ

جن پھلوں پر زکوٰۃ واجب نہیں

[۳۰۰] اَثَرٌ- **قَالَ** مَالِكٌ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا كَانَ لَهٗ مَا يَجُذُّ مِنْهُ اَرْبَعَةَ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ، وَمَا يَقْطِفُ مِنْهُ اَرْبَعَةَ اَوْسُقٍ مِنَ الزَّبِيْبِ، وَمَا يَحْصُدُ مِنْهُ اَرْبَعَةَ اَوْسُقٍ مِنَ الْحِنْطَةِ، وَمَا يَحْصُدُ مِنْهُ اَرْبَعَةَ اَوْسُقٍ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ، اِنَّهٗ لَا يُجْمَعُ عَلَيْهِ بَعْضُ ذٰلِكَ اِلٰى بَعْضٍ، وَاِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصِّنْفِ الْوَاحِدِ مِنَ التَّمْرِ، اَوْ فِي الزَّبِيْبِ، اَوْ فِي الْحِنْطَةِ، اَوْ فِي الْقِطْنِيَّةِ مَا يَبْلُغُ الصِّنْفُ الْوَاحِدُ مِنْهُ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ بِصَاعِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

جن پھلوں پر زکوٰۃ واجب نہیں

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی کو اپنی فصل سے چار وسق کھجوریں حاصل ہوں یا چار وسق انگور یا چار وسق گندم یا چار وسق دالیں تو ان میں سے کسی چیز کو دوسری کے ساتھ ملایا نہیں جائے گا اور اس پر کسی چیز کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ ایک ہی قسم یعنی کھجوریں یا انگور یا گندم یا کوئی دال اکیلی ہی پانچ وسق کو نہ پہنچ جائے نبی کریم ﷺ کے صاع سے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

وَاِنْ كَانَ فِي الصِّنْفِ الْوَاحِدِ مِنْ تِلْكَ الْاَصْنَافِ مَا يَبْلُغُ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ، فَاِنْ لَمْ يَبْلُغْ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ. وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اَنْ يَجُذَّ الرَّجُلُ مِنَ التَّمْرِ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَاِنِ اخْتَلَفَتْ اَسْمَاؤُهٗ، وَاَلْوَانُهٗ، فَاِنَّهٗ يُجْمَعُ بَعْضُهٗ اِلٰى بَعْضٍ، ثُمَّ

اگر ان میں سے کوئی ایک چیز پانچ وسق کو پہنچ جاتی ہے تو اس میں زکوٰۃ ہے اور اگر پانچ وسق کو نہیں پہنچتی تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس بات کو یوں کھول کر بیان کیا جا سکتا ہے کہ پانچ وسق میں ہر قسم کی کھجوروں کو شامل کیا جائے گا خواہ ان کے نام اور رنگ مختلف ہوں یعنی ایک کو دوسری میں جمع کر کے، پھر ان کی زکوٰۃ لی

Presented by www.ziaraat.com

يُؤْخَذُ مِنْ ذٰلِكَ الزَّكٰوةُ ' فَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ فَلَا زَكٰوةَ
[illegible]
حَصَدَ الرَّجُلُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ جُمِعَ عَلَيْهِ
بَعْضُ ذٰلِكَ اِلٰى بَعْضٍ وَوَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ ' فَإِنْ لَمْ
يَبْلُغْ ذٰلِكَ فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ. وَكَذٰلِكَ الزَّبِيْبُ كُلُّهُ
اَسْوَدُهٗ وَاَحْمَرُهٗ ' فَاِذَا قَطَفَ الرَّجُلُ مِنْهُ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ
وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ ' فَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ.
وَكَذٰلِكَ الْقِطْنِيَّةُ هِيَ صِنْفٌ وَاحِدٌ مِثْلُ الْحِنْطَةِ
وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ ' وَاِنِ اخْتَلَفَتْ اَسْمَاؤُهَا
وَاَلْوَانُهَا. وَالْقِطْنِيَّةُ الْحِمَّصُ ' وَالْعَدَسُ ' وَاللُّوْبِيَا '
وَالْجُلْبَانِ ' وَكُلُّ مَا ثَبَتَ مَعْرِفَتُهٗ عِنْدَ النَّاسِ اَنَّهٗ قُطْنِيَّةٌ '
فَاِذَا حَصَدَ الرَّجُلُ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ بِالصَّاعِ
الْاَوَّلِ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ ' وَاِنْ كَانَ مِنْ اَصْنَافِ الْقُطْنِيَّةِ
كُلِّهَا لَيْسَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ الْقُطْنِيَّةِ ' فَاِنَّهٗ يُجْمَعُ
ذٰلِكَ بَعْضُهٗ اِلٰى بَعْضٍ وَعَلَيْهِ فِيْهِ الزَّكٰوةُ.

جائے گی اور اگر اس حد کو نہ پہنچیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اسی
[illegible]
فصل اٹھائے اگر ایک قسم کو دوسری میں جمع کرنے سے پانچ وسق
ہو جائیں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اس حد کو نہ پہنچیں تو اس پر
زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح کالے اور سرخ ہر قسم کے انگور۔ جب آدمی
انہیں چنے اور وہ پانچ وسق ہو جائیں تو ان پر زکوٰۃ ہے اور اگر اس
حد کو نہ پہنچیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اسی طرح دالیں ایک قسم
ہیں جیسے گندم' کھجور اور انگور اگرچہ ان کے نام اور رنگ مختلف
ہوں۔ دالوں میں چنے' مسور' لوبیا اور ماش ہیں اور وہ بھی جنہیں
لوگ دالوں میں شمار کرتے ہوں۔ جب آدمی ان کی فصل اٹھائے
اور یہ نبی کریم ﷺ کے پہلے صاع سے پانچ وسق ہو جائیں اور
اگرچہ وہ دالوں کی سب اقسام ہوں اور دال کی کوئی ایک قسم نہ ہو
بلکہ ایک کو دوسری میں جمع کیا گیا ہو' تو ان پر زکوٰۃ ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ فَرَّقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَيْنَ
الْقِطْنِيَّةِ وَالْحِنْطَةِ فِيْمَا اُخِذَ مِنَ النَّبَطِ ' وَرَاٰى اَنَّ
الْقُطْنِيَّةَ كُلَّهَا صِنْفٌ وَاحِدٌ ' فَاَخَذَ مِنْهَا الْعُشْرَ ' وَاَخَذَ
مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّبِيْبِ نِصْفَ الْعُشْرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ حضرت عمر نے دالوں اور گندم میں
فرق رکھا جبکہ نبط والوں سے محصول لیا تو دالوں کی تمام اقسام کو
ایک ہی قسم شمار کیا اور ان سے دسواں حصہ لیا جبکہ گندم اور انگور سے
بیسواں حصہ لیا۔

قَالَ مَالِكٌ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ كَيْفَ يُجْمَعُ الْقِطْنِيَّةِ
بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فِي الزَّكٰوةِ حَتّٰى تَكُوْنَ صَدَقَتُهَا
وَاحِدَةً ' وَالرَّجُلُ يَاْخُذُ مِنْهَا اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ ' وَلَا
يُؤْخَذُ مِنَ الْحِنْطَةِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ؟ قِيْلَ لَهٗ فَاِنَّ
الذَّهَبَ وَالْوَرِقَ يُجْمَعَانِ فِي الصَّدَقَةِ. وَقَدْ يُؤْخَذُ
بِالدِّيْنَارِ اَضْعَافُهٗ فِي الْعَدَدِ مِنَ الْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ دالوں
کی تمام اقسام کی زکوٰۃ میں ایک کو دوسری کے اندر کیوں جمع کیا
جاتا ہے اور ان کی ایک زکوٰۃ لی جاتی ہے حالانکہ آدمی ایک کلوگرام
کے بدلے دوسری دو کلوگرام نقد لے لیتا ہے اور دست بدست
گندم کی ایک قسم کے بدلے دوسری اس سے دُگنی نہیں لے سکتا؟
اس سے کہا جائے گا کہ سونے اور چاندی دونوں کو زکوٰۃ میں اکٹھے
کر لیا جاتا ہے جبکہ ایک دینار کے بدلے دست بدست کئی گنا
چاندی لی جاتی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي النَّخِيْلِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
فَيَجُذَّانِ مِنْهَا ثَمَانِيَةَ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ اَنَّهٗ لَا صَدَقَةَ

امام مالک نے کھجوروں کے بارے میں فرمایا کہ وہ دو
آدمیوں کی ہیں۔ جب انہوں نے توڑیں تو آٹھ وسق کھجوریں

Presented by www.ziaraat.com

عَلَيْهِمَا فِيهَا ' وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ لِأَحَدِهِمَا مِنْهَا مَا يَجِبُ مِنْهُ [illegible] مَا يَجِبُ أَرْبَعَةُ أَوْسُقٍ ' أَوْ أَقَلُّ مِنْهَا صَدَقَةٌ ' وَكَذَلِكَ فِي [illegible] مَا يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ عَلَى مَا وَصَفْتُ لَكَ مِنْ أَصْنَافِ الْأَوْسُقِ ' وَلَيْسَ عَلَى الَّذِي حَدَّ أَرْبَعَةَ أَوْسُقٍ ' أَوْ أَقَلَّ مِنْهَا صَدَقَةٌ ' وَكَذَلِكَ الْعَمَلُ فِي الشُّرَكَاءِ كُلِّهِمْ فِي كُلِّ زَرْعٍ مِنَ الْحُبُوبِ كُلِّهَا يُحْصَدُ ' أَوِ النَّخْلُ يُجَذُّ ' أَوِ الْكَرْمُ يُقْطَفُ ' فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَجُذُّ مِنَ التَّمْرِ ' أَوْ يَقْطِفُ مِنَ الزَّبِيبِ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ ' أَوْ يَحْصُدُ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ فَعَلَيْهِ فِيهِ الزَّكَاةُ ' وَمَنْ كَانَ حَقُّهُ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ' فَلَا صَدَقَةَ عَلَيْهِ ' وَإِنَّمَا تَجِبُ الصَّدَقَةُ عَلَى مَنْ بَلَغَ جُذَاذُهُ ' أَوْ قِطَافُهُ ' أَوْ حَصَادُهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ.

حاصل ہوں ان دونوں پر ان کی زکوٰۃ نہیں۔ اگر ان میں سے کسی [illegible] پانچ وسق [illegible] یا [illegible] ان میں کسی سے بھی کم از کم پانچ وسق والے پر زکوٰۃ ہے اور پانچ وسق یا اس سے کم والے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ یہی معاملہ تمام شرکاء اور ہر قسم کے اناج کی فصل کا ہے کہ جب بھی ان کی فصل کاٹی جائے یا کھجوریں توڑی جائیں یا انگور چنے جائیں تو جب ہر آدمی کے حصے میں کھجوریں' انگور یا گندم پانچ وسق آئے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور جس کا حصہ پانچ وسق سے کم ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ زکوٰۃ تو اسی پر واجب ہے کہ توڑنے' چننے یا فصل اٹھانے پر پانچ وسق جنس حاصل ہو۔

قَالَ مَالِكٌ اَلسُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنَّ كُلَّ مَا اُخْرِجَتْ زَكَاتُهُ مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ كُلِّهَا الْحِنْطَةِ ' وَالتَّمْرِ ' وَالزَّبِيبِ وَالْحُبُوبِ كُلِّهَا ' ثُمَّ اَمْسَكَهُ صَاحِبُهُ بَعْدَ اَنْ اَدّٰى صَدَقَتَهُ سِنِينَ ' ثُمَّ بَاعَهُ اَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ فِي ثَمَنِهِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلٰى ثَمَنِهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ بَاعَهُ ' اِذَا كَانَ اَصْلُ تِلْكَ الْاَصْنَافِ مِنْ فَائِدَةٍ ' اَوْ غَيْرِهَا ' وَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ ' وَاِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ ' وَالْحُبُوبِ ' وَالْعُرُوضِ يُفِيدُهَا الرَّجُلُ ' ثُمَّ يُمْسِكُهَا سِنِينَ ' ثُمَّ يَبِيعُهَا بِذَهَبٍ ' اَوْ وَرِقٍ ' فَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ فِي ثَمَنِهَا زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ بَاعَهَا ' فَاِنْ كَانَ اَصْلُ تِلْكَ الْعُرُوضِ لِلتِّجَارَةِ فَعَلٰى صَاحِبِهَا فِيهَا الزَّكٰوةُ حِينَ يَبِيعُهَا اِذَا كَانَ قَدْ حَبَسَهَا سَنَةً مِنْ يَوْمِ زَكّٰى الْمَالَ الَّذِي اِبْتَاعَهَا بِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ وہ تمام اقسام جن کی زکوٰۃ نکال دی گئی جیسے گندم' کھجوریں' انگور اور تمام قسم کے اناج۔ پھر مالک زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد انہیں سالہا سال تک روکنے کے بعد فروخت کرے تو ان کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں لی جائے گی یہاں تک کہ فروخت کرنے کے دن سے اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ یہ چیزیں اسے میراث یا ہبہ کے ذریعے حاصل ہوئی ہوں اور یہ تجارت کے لیے نہ ہوں' کیونکہ یہ کھانا' غلہ اور اسباب کے مانند ہیں۔ جو آدمی کو حاصل ہوتا ہے اور وہ اسے سالہا سال روکے رکھتا ہے' پھر اسے سونے یا چاندی کے بدلے فروخت کرتا ہے تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ فروخت کرنے کے دن سے پورا سال نہ گزر جائے۔ ہاں اگر یہ چیزیں تجارت کے لیے ہوں تو مالک پر فروخت کرتے وقت زکوٰۃ ہوگی جبکہ مالک نے زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ایک سال روک کر فروخت کی ہوں۔

۲۲- بَابُ مَا لَا زَكٰوةَ فِيهِ مِنَ الْفَوَاكِهِ وَالْقَضْبِ وَالْبُقُولِ

وہ پھل' ساگ اور ترکاری جن پر زکوٰۃ نہیں

قَالَ مَالِكٌ اَلسُّنَّةُ الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا عِنْدَنَا '

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت یہ ہے جس

Presented by www.ziaraat.com

وَالَّذِي سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ

قَالَ وَلَا فِي الْقَضْبِ وَلَا فِي الْقُرْطِ زُكِّيَ مَرَّةً وَلَا فِي أُثْمَانِهَا إِذَا بِيعَتْ صَدَقَةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَى أُثْمَانِهَا الْحَوْلُ مِنْ يَوْمِ بَيْعِهَا وَيَقْبِضُ صَاحِبُهَا ثَمَنَهَا.

میں اختلاف نہیں اور جو میں نے اہل علم سے سنا کہ پھلوں کی کسی

فرمایا کہ کسی پھل پر زکوٰۃ نہیں اور سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور فروخت کرتے وقت بھی اس پر زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ اس کی قیمت پر فروخت کرنے کے دن سے ایک سال نہ گزر جائے اور مالک نے ان کی قیمت وصول کر لی ہو۔

۲۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الرَّقِيقِ وَالْخَيْلِ وَالْعَسَلِ

لونڈی، غلام، گھوڑوں اور شہد کی زکوٰۃ

۳۱۰- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

صحیح البخاری (۱٤٦٤) صحیح مسلم (۲۲۷۰ تا ۲۲۷۳)

عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے لونڈی، غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

[۳۰۱] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَالُوا لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَرَقِيقِنَا صَدَقَةً، فَأَبَى ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَبَى عُمَرُ، ثُمَّ كَلَّمُوهُ أَيْضًا، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ إِنْ أَحَبُّوا فَخُذْهَا مِنْهُمْ، وَارْدُدْهَا عَلَيْهِمْ، وَارْزُقْ رَقِيقَهُمْ.

قَالَ مَالِكٌ مَعْنَى قَوْلِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَارْدُدْهَا عَلَيْهِمْ يَقُولُ عَلَى فُقَرَائِهِمْ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ اہل شام نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ بھی لیا کرو۔ انہوں نے انکار کر دیا، پھر حضرت عمر کے لیے لکھا تو حضرت عمر نے بھی انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے یہی بات کہی تو انہوں نے حضرت عمر کے لیے لکھا کہ جو وہ دینا چاہیں وہ لے لو اور ان کے غریبوں کو دے دیا کرو اور ان کے غلاموں کو کھلا دیا کرو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان پر لوٹا دو کا مطلب یہ ہے کہ ان کے غریبوں کو دے دیا کرو۔

[۳۰۲] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ قَالَ جَاءَ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي، وَهُوَ بِمِنًى أَنْ لَا يَأْخُذَ مِنَ الْعَسَلِ، وَلَا مِنَ الْخَيْلِ صَدَقَةً.

عبداللہ بن ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خط میرے والد محترم کے نام آیا جب کہ وہ منیٰ میں تھے کہ وہ شہد اور گھوڑوں میں زکوٰۃ نہ لیں۔

[۳۰۳] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِينِ، فَقَالَ وَهَلْ فِي الْخَيْلِ مِنْ صَدَقَةٍ؟

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے ترکی گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہے؟

۲٤- بَابُ جِزْيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب اور مجوسیوں سے جزیہ

Presented by www.ziaraat.com

وَالْمَجُوْسِ

[۳۰۳] حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بَعْضِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ الْجِزْیَةَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَیْنِ

وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ فَارِسَ، وَاَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَخَذَهَا مِنَ الْبَرْبَرِ.

صحیح البخاری (۳۱۵۸) صحیح مسلم (۱۵۸۸)

[۳۰۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ذَکَرَ الْمَجُوْسَ، فَقَالَ مَا اَدْرِیْ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ اَمْرِهِمْ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْکِتَابِ.

لینے کا بیان

[۳۰۳] یحییٰ نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے بعض سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجوسیوں بحرین سے جزیہ لیا۔

اور حضرت عمر نے ایران کے مجوسیوں سے اور حضرت عثمان نے بربر قوم سے جزیہ لیا۔

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجوسیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ان کے معاملے میں کیا کروں؟ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو اہلِ کتاب کے ساتھ کرتے ہو۔

[۳۰۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْیَةَ عَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِیْرَ، وَعَلٰی اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِکَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِیْنَ، وَضِیَافَةُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ.

اسلم مولیٰ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سونے والوں پر سالانہ چار دینار جزیہ مقرر فرمایا اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے ساتھ یہ کہ جب مسلمان ان کے پاس آ کر ٹھہریں تو تین دن تک ان کی مہمان نوازی کریں۔

[۳۰۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّهٗ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ فِی الظَّهْرِ نَاقَةً عَمْیَاءَ. فَقَالَ عُمَرُ اِدْفَعْهَا اِلٰی اَهْلِ بَیْتٍ یَنْتَفِعُوْنَ بِهَا. قَالَ فَقُلْتُ وَهِیَ عَمْیَاءُ؟ فَقَالَ عُمَرُ یَقْطُرُوْنَهَا بِالْاِبِلِ. قَالَ فَقُلْتُ کَیْفَ تَاْکُلُ مِنَ الْاَرْضِ؟ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَمِنْ نَعَمِ الْجِزْیَةِ هِیَ اَمْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ؟ فَقُلْتُ بَلْ مِنْ نَعَمِ الْجِزْیَةِ. فَقَالَ عُمَرُ اَرَدْتُمْ وَاللّٰهِ اَکْلَهَا. فَقُلْتُ اِنَّ عَلَیْهَا وَسْمَ الْجِزْیَةِ. فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَنُحِرَتْ، وَکَانَ عِنْدَهٗ صِحَافٌ تِسْعٌ، فَلَا تَکُوْنُ فَاکِهَةٌ وَلَا طُرَیْفَةٌ اِلَّا جَعَلَ مِنْهَا فِیْ تِلْکَ الصِّحَافِ، فَبَعَثَ بِهَا اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ، وَیَکُوْنُ الَّذِیْ یَبْعَثُ بِهٖ اِلٰی حَفْصَةَ ابْنَتِهٖ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِکَ، فَاِنْ کَانَ فِیْهِ

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ شتر خانے میں ایک اندھی اونٹنی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ اہل بیت کو دے دو تا کہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔ میں نے کہا کہ وہ تو اندھی ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے اونٹوں کی قطار میں باندھ دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ زمین میں کیسے چرے گی؟ حضرت عمر نے کہا کہ وہ جزیہ کے جانوروں سے ہے یا صدقہ کے جانوروں سے؟ میں نے کہا کہ جزیہ کے جانوروں سے۔ حضرت عمر نے کہا کہ خدا کی قسم! تم اسے کھانے کا ارادہ رکھتے ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس پر تو جزیہ کی نشانی ہے۔ پس حضرت عمر کے حکم سے اسے ذبح کیا گیا اور ان کے پاس نو پیالے تھے؛ جب بھی کوئی پھل یا اچھی چیز آتی تو ان پیالوں میں وہ چیز ڈال کر نبی کریم ﷺ کی

Presented by www.ziaraat.com

نُقْصَانٌ كَانَ فِيْ حَظِّ حَفْصَةَ. قَالَ فَجَعَلَ فِيْ تِلْكَ الْمَخَاقِ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ، فَطُبِخَ، فَدَعَا عَلَيْهِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ.

ازواج مطہرات کے لیے بھیج دیا کرتے اور آخر میں اپنی [illegible] حضرت حفصہ کے حصے میں [illegible] گوشت ڈال کر نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے بھیج دیا اور باقی کو پکانے کا حکم دیا۔ جب وہ پک گیا تو انہوں نے انصار و مہاجرین کو مدعو کر لیا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا أَرَى أَنْ تُؤْخَذَ النَّعَمُ مِنْ أَهْلِ الْجِزْيَةِ إِلَّا فِيْ جِزْيَتِهِمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ اہل جزیہ سے جانور اسی صورت میں ہمارے نزدیک لیے جائیں گے جن کے پاس جانور ہوں۔

[۳۰۷] أَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَضَعُوا الْجِزْيَةَ عَمَّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْجِزْيَةِ حِيْنَ يُسْلِمُوْنَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے عمال کے لیے لکھا کہ اہل جزیہ سے جب کوئی مسلمان ہو جائے تو اس سے جزیہ لینا موقوف کر دیا جائے۔

قَالَ مَالِكٌ مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ لَا جِزْيَةَ عَلَى نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَلَا عَلَى صِبْيَانِهِمْ، وَأَنَّ الْجِزْيَةَ لَا تُؤْخَذُ إِلَّا مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْنَ قَدْ بَلَغُوا الْحُلُمَ، وَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ، وَلَا عَلَى الْمَجُوْسِ فِيْ نَخِيْلِهِمْ، وَلَا كُرُوْمِهِمْ، وَلَا زُرُوْعِهِمْ، وَلَا مَوَاشِيْهِمْ صَدَقَةٌ، لِأَنَّ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا وُضِعَتْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ تَطْهِيْرًا لَهُمْ وَرَدًّا عَلَى فُقَرَائِهِمْ، وَوُضِعَتِ الْجِزْيَةُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ صِغَارًا لَهُمْ، فَهُمْ مَا كَانُوْا بِبَلَدِهِمُ الَّذِيْنَ صَالَحُوْا عَلَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ سِوَى الْجِزْيَةِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا أَنْ يَتَّجِرُوْا فِيْ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَيَخْتَلِفُوْا فِيْهَا فَيُؤْخَذُ مِنْهُمُ الْعُشْرُ فِيْمَا يُدِيْرُوْنَ مِنَ التِّجَارَاتِ، وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ إِنَّمَا وُضِعَتْ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةُ، وَصَالَحُوْا عَلَيْهَا عَلَى أَنْ يُقِرُّوْا بِبِلَادِهِمْ، وَيُقَاتِلُ عَنْهُمْ عَدُوَّهُمْ، فَمَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ مِنْ بِلَادِهِ إِلَى غَيْرِهَا يَتَّجِرُ إِلَيْهَا، فَعَلَيْهِ الْعُشْرُ، مَنْ تَجَرَ مِنْهُمْ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ إِلَى الشَّامِ، وَمِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ، وَمِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، أَوِ الْيَمَنِ، أَوْ مَا أَشْبَهَ هٰذَا مِنَ الْبِلَادِ، فَعَلَيْهِ الْعُشْرُ، وَلَا صَدَقَةَ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ، وَلَا الْمَجُوْسِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَلَا مِنْ مَوَاشِيْهِمْ،

امام مالک نے فرمایا کہ قدیمی سنت ہے کہ اہل کتاب کی عورتوں اور بچوں کا جزیہ نہیں لیا جائے گا بلکہ جزیہ ان کے بالغ مردوں سے لیا جائے گا نیز ذمیوں اور مجوسیوں کے کھجوروں، انگوروں ان کی زراعت اور ان کے مویشیوں سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی کیونکہ زکوٰۃ تو مسلمانوں پر ہے ان کے مالوں کو پاک کرنے اور ان کے غریبوں کو دینے کے لیے اور جزیہ اہل کتاب پر انہیں ذلیل کرنے کے لیے ہے، پس جب وہ ایسے شہر میں ہوں کہ ان کے ساتھ صلح ہو تو جزیہ کے سوا ان سے کچھ اور نہیں لیا جائے گا مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے شہروں میں تجارت کریں اور ان میں آئیں جائیں تو ان کے تجارتی مال سے عشر لیا جائے گا اور یہ بایں وجہ ہے کہ جب ان پر جزیہ مقرر ہے اور ان کے ساتھ صلح ہے تو وہ اپنے شہروں میں رہیں اور ان کی طرف سے ان کے دشمنوں سے مسلمان لڑیں لیکن جو ان میں سے بغرض تجارت اپنے شہروں سے نکلے گا تو اس سے دسواں حصہ لیا جائے گا۔ یعنی جو مصری شام تجارت کرنے جائے اور جو شامی عراق جائے اور عراقی مدینہ منورہ یا یمن جائے یا اسی طرح دوسرے شہروں کو تو اس پر دسواں حصہ ہے نیز اہل کتاب اور مجوسیوں پر کسی بھی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ نہ ان کے مویشیوں میں، نہ پھلوں میں اور نہ ان کی کھیتی میں یہی سنت چلی آتی ہے اور وہ اپنے دین پر جس طرح چاہیں قائم رہ

Presented by www.ziaraat.com

وَلَا ثِمَارِهِمْ، وَلَا زُرُوْعِهِمْ، مَضَتْ بِذٰلِكَ السُّنَّةُ [illegible] وَإِنِ اخْتَلَفُوْا فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ مِرَارًا فِيْ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَلَيْهِمْ كُلَّمَا اخْتَلَفُوْا الْعُشْرُ لِأَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ مِمَّا صَالَحُوْا عَلَيْهِ وَلَا مِمَّا شُرِطَ لَهُمْ. وَهٰذَا الَّذِيْ أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

سکتے ہیں اور وہ سال میں تجارت کی غرض سے جتنی دفعہ بھی [illegible] رکھی گی۔ یہ وہ ہے جس پر میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا۔

۲۵- بَابُ عُشُوْرِ أَهْلِ الذِّمَةِ

ذمیوں سے عشر لینا

[۳۰۸] أَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ مِنَ الْحِنْطَةِ، وَالزَّيْتِ نِصْفَ الْعُشْرِ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكْثُرَ الْحَمْلُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَيَأْخُذُ مِنَ الْقِطْنِيَّةِ الْعُشْرَ.

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبط والوں سے گندم اور تیل کا بیسواں حصہ لیا کرتے تا کہ مدینہ منورہ میں ان کی بہتات ہو جائے اور دالوں سے دسواں حصہ لیا کرتے تھے۔

[۳۰۹] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا عَامِلًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَلٰى سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَكُنَّا نَأْخُذُ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ.

سائب بن یزید نے فرمایا کہ میں لڑکا تھا اور حضرت عمر کے عہد خلافت میں مدینہ منورہ کے بازار کا عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے ساتھ عامل تھا تو ہم کفار نبط سے دسواں حصہ لیا کرتے تھے۔

[۳۱۰] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَلٰى أَيِّ وَجْهٍ كَانَ يَأْخُذُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مِنَ النَّبَطِ الْعُشْرَ؟ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَلْزَمَهُمْ ذٰلِكَ عُمَرُ.

امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ حضرت عمر کفار نبط سے دسواں حصہ کیوں لیتے تھے؟ پس ابن شہاب نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں ان سے دسواں حصہ لیا جاتا تھا تو حضرت عمر نے بھی ان پر مذکورہ شرح کو قائم رکھا۔

۲۶- بَابُ اِشْتِرَاءِ الصَّدَقَةِ وَالْعَوْدِ فِيْهَا

مالِ زکوٰۃ ادا کر کے پھر خریدنا یا لوٹانا

۳۱۲- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ عَتِيْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَكَانَ الرَّجُلُ الَّذِيْ هُوَ عِنْدَهُ قَدْ أَضَاعَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ، وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَّاحِدٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ. صحیح البخاری (۱۴۹۰) صحیح مسلم (۴۱۳۹ تا ۴۱۴۲)

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک شخص کو راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لیے ایک عمدہ گھوڑا دیا لیکن اس آدمی نے گھوڑے کو برباد کر دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اس خیال سے کہ وہ سستا بیچ دے گا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے نہ خریدنا خواہ تمہیں ایک ہی درہم میں ملے کیونکہ اپنی خیرات کو واپس لوٹانے والا گویا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا

Presented by www.ziaraat.com

۳۱۳ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے کسی کو راہ خدا میں ایک گھوڑا دیا اور پھر اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا اسے نہ خریدو اور اپنی خیرات کو واپس نہ لو۔

قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَوَجَدَهَا مَعَ غَيْرِ الَّذِي تَصَدَّقَ بِهَا عَلَيْهِ تُبَاعُ أَيَشْتَرِيهَا؟ فَقَالَ تَرْكُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کوئی خیرات دی۔ پھر کسی دوسرے آدمی کو دیکھے کہ اسے فروخت کر رہا ہے تو کیا خیرات دینے والا اسے خرید لے؟ فرمایا کہ نہ خریدنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

صحیح البخاری (۱۴۸۹) صحیح مسلم (۴۱۴۳)

۲۷- بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ زَكٰوةُ الْفِطْرِ

جن پر صدقۂ فطر واجب ہے

[۳۱۱] اَثَرٌ- حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَنْ غِلْمَانِهِ الَّذِينَ بِوَادِي الْقُرٰى وَبِخَيْبَرَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ان غلاموں کا بھی صدقۂ فطر نکالتے جو وادیٔ قریٰ اور خیبر میں تھے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّ أَحْسَنَ مَا سَمِعْتُ فِيمَا يَجِبُ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ أَنَّ الرَّجُلَ يُؤَدِّي ذٰلِكَ عَنْ كُلِّ مَنْ يَضْمَنُ نَفَقَتَهُ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِ، وَالرَّجُلُ يُؤَدِّي عَنْ مُكَاتَبِهِ، وَمُدَبَّرِهِ، وَرَقِيقِهِ كُلِّهِمْ غَائِبِهِمْ، وَشَاهِدِهِمْ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ مُسْلِمًا، وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ لِتِجَارَةٍ، أَوْ لِغَيْرِ تِجَارَةٍ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ مُسْلِمًا، فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ فِيهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ میں نے بہت اچھی بات سنی کہ آدمی ہر اس فرد کی جانب سے صدقۂ فطر ادا کرے جس کے اخراجات کا وہ ذمہ دار ہے اور جن پر خرچ کیے بغیر چارۂ کار نہیں۔ اور آدمی اپنے مکاتب، مدبر اور غلام سب کی طرف سے ادا کرے خواہ وہ غائب ہوں یا حاضر لیکن ہوں وہ مسلمان، خواہ تجارت کے لیے ہوں یا نہ ہوں اور جو ان میں سے مسلمان نہ ہو تو اس کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْعَبْدِ الْآبِقِ إِنَّ سَيِّدَهُ إِنْ عَلِمَ مَكَانَهُ، أَوْ لَمْ يَعْلَمْ، وَكَانَتْ غَيْبَتُهُ قَرِيبَةً، وَهُوَ يَرْجُو حَيَاتَهُ وَرَجْعَتَهُ، فَإِنِّي أَرٰى أَنْ يُزَكِّيَ عَنْهُ، وَإِنْ كَانَ إِبَاقُهُ قَدْ طَالَ، وَيَئِسَ مِنْهُ فَلَا أَرٰى أَنْ يُزَكِّيَ عَنْهُ.

امام مالک نے مفرور غلام کے بارے میں فرمایا کہ مالک اگر اس کی رہائش گاہ کو جانتا ہو یا نہ جانے اور واقعہ ماضی قریب کا ہو اور وہ اس کی زندگی اور واپسی کی امید رکھتا ہو، تو میرے خیال میں وہ صدقۂ فطر اس کی طرف سے دے اور اگر بھاگے ہوئے عرصہ بیت گیا اور ناامیدی ہو چکی تو اس کی طرف سے صدقۂ فطر نہ دے۔

قَالَ مَالِكٌ تَجِبُ زَكٰوةُ الْفِطْرِ عَلٰى أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَمَا تَجِبُ عَلٰى أَهْلِ الْقُرٰى، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ، أَوْ أُنْثٰى مِنَ

امام مالک نے فرمایا کہ صدقۂ فطر دیہاتیوں پر بھی اسی طرح واجب ہے جیسے شہریوں پر اور اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے ہر مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا ہے خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت۔

Presented by www.ziaraat.com

الْمُسْلِمِيْنَ.

۲۸ [illegible]

۳۱۴- **حَدَّثَنِيْ** [illegible] عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. صحیح البخاری(۱۵۰۳) صحیح مسلم(۲۲۷۵)

[illegible] رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے صدقۂ فطر کو ہر مسلمان کے لیے ضروری قرار دیا ہے کہ ایک صاع کھجور یا جو دیے جائیں خواہ وہ آزاد ہو یا غلام اور مرد ہو یا عورت۔

۳۱۵- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ وَذٰلِكَ بِصَاعِ النَّبِيِّ ﷺ.

صحیح البخاری(۱۵۰۶) صحیح مسلم(۲۲۸۰ تا ۲۲۸۴)

عبداللہ بن سعد بن ابوسرح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم صدقۂ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع کھانا یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش، نبی کریم ﷺ کے صاع سے۔

[۳۱۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُخْرِجُ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ اِلَّا التَّمْرَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فَاِنَّهٗ اَخْرَجَ شَعِيْرًا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر صدقۂ فطر میں ہمیشہ کھجوریں دیا کرتے لیکن ایک دفعہ انہوں نے جَو دیئے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْكَفَّارَاتُ كُلُّهَا وَزَكٰوةُ الْفِطْرِ وَزَكٰوةُ الْعُشُوْرِ كُلُّ ذٰلِكَ بِالْمُدِّ الْاَصْغَرِ مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا الظِّهَارَ فَاِنَّ الْكَفَّارَةَ فِيْهِ بِمُدِّ هِشَامٍ وَهُوَ الْمُدُّ الْاَعْظَمُ. صحیح البخاری(۱۵۱۱)

امام مالک نے فرمایا کہ تمام کفارے اور صدقۂ فطر اور پیداوار کا عشر سب چھوٹے مدّ سے لیے جائیں گے جو نبی کریم ﷺ کا مدّ ہے ماسوائے کفارۂ ظہار کے کہ وہ ہشام بن عبدالملک کے بڑے مدّ سے ادا کیا جائے گا۔

۲۹- بَابُ وَقْتِ اِرْسَالِ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر ادا کرنے کا وقت

۳۱۶- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اِلَى الَّذِيْ تُجْمَعُ عِنْدَهٗ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ.

صحیح البخاری(۱۵۰۹) صحیح مسلم(۲۲۸۵)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عید سے دو یا تین دن پہلے صدقۂ فطر اس شخص کے پاس بھیج دیا کرتے تھے جس کے پاس جمع ہوا کرتا تھا۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ رَاٰى اَهْلَ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يُّخْرِجُوْا زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَا اِلَى الْمُصَلّٰى.

امام مالک نے اہل علم کو دیکھا کہ وہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر نکالنے کو مستحب سمجھتے یعنی عید الفطر کی فجر طلوع ہونے سے عیدگاہ کو جانے تک۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ وَاسِعٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ

امام مالک نے فرمایا کہ انشاء اللہ اس میں وسعت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

تُؤَدَّى قَبْلَ الْغُدُوِّ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَبَعْدَهُ.

صدقۂ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کردے یا بعد میں۔

زَكٰوةُ الْفِطْرِ

[۳۱۳] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَلَى الرَّجُلِ فِيْ عَبِيْدِهِ وَلَا فِيْ اَجِيْرِهِ وَلَا فِيْ رَقِيْقِ امْرَاَتِهِ زَكٰوةٌ اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ يَخْدِمُهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ فَتَجِبُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكٰوةٌ فِيْ اَحَدٍ مِنْ رَقِيْقِهِ الْكَافِرِ مَا لَمْ يُسْلِمْ لِتِجَارَةٍ كَانُوْا اَوْ لِغَيْرِ تِجَارَةٍ.

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ آدمی پر اس کے غلام کے غلام مزدور اور بیوی کے غلام کا صدقۂ فطر نہیں ہے مگر جو اس کی خدمت کرتے ہوں اور جن کی اسے ضرورت ہو تو ان کا اس پر واجب ہے اور اس پر اپنے کسی کافر غلام کا صدقۂ فطر نہیں ہے جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائے خواہ وہ تجارت کے لیے ہو یا تجارت کے لیے نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۸- كِتَابُ الصِّيَامِ

روزے کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لِلصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان کا چاند دیکھنا اور افطاری کا بیان

۳۱۷- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ.

صحیح البخاری (۱۹۰۶) صحیح مسلم (۲۴۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور رکھنے نہ چھوڑو جب تک چاند دیکھ نہ لو۔ اگر ابر کے باعث نہ دیکھ سکو تو دن پورے کرلو۔

۳۱۸- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ.

صحیح البخاری (۱۹۰۷) صحیح مسلم (۲۵۰۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے لہٰذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اسے دیکھے بغیر روزے نہ چھوڑو اور اگر ابر ہو تو دن پورے کرلو۔

۳۱۹- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ.

سنن ابوداؤد (۲۳۲۷) سنن ترمذی (۶۸۸) سنن نسائی (۲۱۲۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: روزے نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور رکھنے نہ چھوڑو یہاں تک کہ اسے دیکھو اگر ابر ہو تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔

[۳۱۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں

Presented by www.ziaraat.com

الْهِلَالَ رُئِيَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِعَشِيٍّ ' فَلَمْ

قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَرَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ إِنَّهُ يَصُوْمُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُفْطِرَ وَلَوْ يَعْلَمُ أَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنْ رَمَضَانَ.

قَالَ وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحْدَهُ ' فَإِنَّهُ لَا يُفْطِرُ لِأَنَّ النَّاسَ يَتَّهِمُوْنَ عَلَى أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُمْ مَنْ لَيْسَ مَأْمُوْنًا ' وَيَقُوْلُ أُولٰئِكَ إِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ ' وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ نَهَارًا ' فَلَا يُفْطِرْ ' وَيُتِمُّ صِيَامَ يَوْمِهِ ذٰلِكَ ' فَإِنَّمَا هُوَ هِلَالُ اللَّيْلَةِ الَّتِي تَأْتِي.

قَالَ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ إِذَا صَامَ النَّاسُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَهُمْ يَظُنُّوْنَ أَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ ' فَجَاءَهُمْ ثَبْتٌ أَنَّ هِلَالَ رَمَضَانَ قَدْ رُئِيَ قَبْلَ أَنْ يَصُوْمُوْا بِيَوْمٍ ' وَأَنَّ يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ أَحَدٌ وَثَلَاثُوْنَ ' فَإِنَّهُمْ يُفْطِرُوْنَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِيَّةَ سَاعَةٍ جَاءَهُمُ الْخَبَرُ ' غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ صَلَاةَ الْعِيْدِ إِنْ كَانَ ذٰلِكَ جَاءَهُمْ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

چاند کی اطلاع بعد دوپہر ملی تو حضرت عثمان نے شام تک روزہ نہ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اکیلے چاند دیکھا کہ وہ شروع روزہ رکھے اس نے اکیلے روزہ چھوڑنا مناسب نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آج رمضان ہے۔

فرمایا کہ جس نے اکیلے شوال کا چاند دیکھا تو وہ روزہ نہ چھوڑے کیونکہ لوگ اس پر الزام عائد کریں گے کہ نا قابل اعتبار آدمی نے روزہ نہ رکھنے کی غرض سے کہا ہے اور جب لوگوں پر چاند کا نظر آنا کھل جائے تب کہے اور جس نے شوال کا چاند دن میں دیکھ لیا تو وہ روزہ نہ توڑے اور اس دن کا روزہ پورا کرے کیوں کہ وہ چاند آنے والی رات کا ہے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگوں نے عید الفطر کے روز روزہ رکھا اور ان کے گمان میں وہ رمضان کا دن ہے۔ پھر ان کے پاس ایک معتبر شخص آیا کہ عید کا چاند گذشتہ کل دیکھا گیا تھا اور یہ آپ کا اکتیسواں دن ہے تو اس روز روزہ توڑ دیں گے اسی وقت جب کہ خبر آئی۔ ہاں اگر زوال کے بعد یہ خبر پہنچی تو عید کی نماز نہیں پڑھیں گے۔

۲- بَابُ مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ

فجر سے پہلے روزے کی نیت کرنا

۳۲۰- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عَائِشَةَ ' وَحَفْصَةَ ' زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

سنن ابوداؤد (۲٤٥٤) سنن ترمذی (۷۳۰) سنن نسائی (۲۳۳۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: روزہ نہ رکھے مگر جس نے طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت کی ہو۔

ابن شہاب نے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ

روزہ جلد افطار کرنے کا بیان

۳۲۱- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ ' عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ.

صحیح البخاری (۱۹۵۷) صحیح مسلم (۲۵٤۹)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ اچھے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

۳۲۲- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ [illegible] اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاہِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [illegible] جلدی کرتے رہیں گے۔

[illegible] **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ کَانَا یُصَلِّیَانِ الْمَغْرِبَ حِیْنَ یَنْظُرَانِ اِلَی اللَّیْلِ الْاَسْوَدِ قَبْلَ اَنْ یُفْطِرَا، ثُمَّ یُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ، وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ.

[illegible] ابن شہاب سے [illegible] عبدالرحمٰن سے [illegible] عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما مغرب [illegible] کی سیاہی نظر آنے لگتی یعنی افطار سے پہلے پھر رمضان میں نماز کے بعد روزہ افطار کرتے۔

٤- بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِیَامِ الَّذِیْ یُصْبِحُ جُنُبًا فِیْ رَمَضَانَ

جنبی کے روزہ رکھنے کا بیان جبکہ صبح ہو جائے

۳۲۳- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرَ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَۃَ، عَنْ عَائِشَۃَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ وَاقِفٌ عَلَی الْبَابِ، وَاَنَا اَسْمَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصْبَحُ جُنُبًا، وَاَنَا اُرِیْدُ الصِّیَامَ، فَقَالَ ﷺ وَاَنَا اَصْبَحُ جُنُبًا، وَاَنَا اُرِیْدُ الصِّیَامَ، فَاَغْتَسِلُ، وَاَصُوْمُ. فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ. فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَخْشَاکُمْ لِلّٰہِ، وَاَعْلَمَکُمْ بِمَا اَتَّقِیْ. صحیح مسلم (۲۵۸۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا اور میں سن رہی تھی کہ یا رسول اللہ! میں نے جنابت کی حالت میں صبح کی جبکہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنابت کی حالت میں مجھے بھی صبح ہو جاتی ہے اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں تو غسل کر کے روزہ رکھ لیتا ہوں۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمارے جیسے تو نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھے زیادہ آرزو ہے کہ اللہ سے زیادہ ڈرنے والا بنوں اور پرہیزگاری کو میں تمہاری نسبت زیادہ جاننے والا ہوں۔

۳۲٤- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّہٖ بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ، عَنْ عَائِشَۃَ، وَاُمِّ سَلَمَۃَ، زَوْجَیِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّھُمَا قَالَتَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ فِیْ رَمَضَانَ، ثُمَّ یَصُوْمُ.

صحیح البخاری (۱۹۳۰) صحیح مسلم (۲۵۸۷)

حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں رمضان کے اندر صبح کرتے بوجہ جماع نہ کہ احتلام، پھر روزہ رکھ لیا کرتے۔

۳۲۵- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ، اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا بَکْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ یَقُوْلُ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد مروان بن الحکم کے پاس تھے جب کہ وہ مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ ان کے سامنے ذکر ہوا کہ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ جو

Presented by www.ziaraat.com

كُنْتُ اَنَا ، وَاَبِي عِنْدَ مِرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، وَهُوَ اَمِيرُ الْمَدِينَةِ ، فَاَخْبَرَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. فَقَالَ مِرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اَيْنَ الرَّجُلَيْنِ لَتَذْهَبَنَّ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ ، وَاُمِّ سَلَمَةَ فَلَتَسْاَلُنَّهُمَا عَنْ ذٰلِكَ. فَذَهَبْتُ اَنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَدَخَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّا كُنَّا عِنْدَ مِرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، فَذُكِرَ لَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا اَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ، اَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا وَاللّٰهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَشْهَدُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ، ثُمَّ يَصُومُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ. قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ ، فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَتْ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ ، فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا ، فَقَالَ مِرْوَانُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِي ، فَاِنَّهَا بِالْبَابِ ، فَلَتَذْهَبَنَّ اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ ، فَاِنَّهُ بِاَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ ، فَلَتُخْبِرَنَّهُ ذٰلِكَ ، فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتَيَا اَبَا هُرَيْرَةَ ، فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ، ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا عِلْمَ لِي بِذَاكَ ، اِنَّمَا اَخْبَرَنِيهِ مُخْبِرٌ.

صحیح البخاری (۱۹۲۶) صحیح مسلم (۲۵۸۴-۲۵۸۶)

جنابت کی حالت میں صبح کرے تو اس دن روزہ نہ رکھے۔ مروان نے کہا اے عبدالرحمٰن! میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور جاؤ ان دونوں کے پاس اور ان سے اس بارے میں ضرور پوچھیں۔ پس عبدالرحمٰن گئے اور میں بھی ساتھ گیا۔ یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں سلام کیا' پھر عرض گزار ہوئے اے ام المومنین! ہم مروان بن الحکم کے پاس تھے تو ان سے مذکور ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جسے جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے وہ اس دن کا روزہ نہ رکھے۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! جو ابو ہریرہ نے کہا وہ درست نہیں ہے۔ کیا جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے تم اس سے منہ پھیرتے ہو؟ عبدالرحمٰن عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم! نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق گواہی دیتی ہوں کہ آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے' جماع سے نہ کہ احتلام سے اور پھر اس دن کا روزہ رکھتے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بھی اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی حضرت عائشہ کی طرح فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر ہم چلے آئے یہاں تک کہ مروان کے پاس آ پہنچے تو عبدالرحمٰن نے بتا دیا جو دونوں نے فرمایا تھا۔ مروان نے کہا کہ اے ابو محمد! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے جانور پر سوار ہوں جو دروازے پر موجود ہے' اور حضرت ابو ہریرہ کی خدمت میں جایئے جو عقیق میں رہتے ہیں اور انہیں یہ بات ضرور بتایئے۔ پس عبدالرحمٰن سوار ہوئے اور میں بھی اس کے ساتھ سوار ہوا' یہاں تک کہ ہم حضرت ابو ہریرہ کی خدمت میں جا پہنچے' پہلے تو حضرت عبدالرحمٰن ان سے کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہ تھا' مجھے وہ بات ایک بتانے والے نے بتائی تھی۔

۳۲۶- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ ، وَاُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ ، اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُولُ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے' جماع سے نہ کہ احتلام سے' پھر

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰہِ ﷺ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ' ثُمَّ روزہ رکھ لیا کرتے۔

۵ - بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

۳۲۷- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ اِمْرَاَتَهٗ وَهُوَ صَائِمٌ فِیْ رَمَضَانَ ' فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِکَ وَجْدًا شَدِیْدًا ' فَاَرْسَلَ امْرَاَتَهٗ تَسْاَلُ لَهٗ عَنْ ذٰلِکَ ' فَدَخَلَتْ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ ' زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ ' فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَهَا ' فَاَخْبَرَتْهَا اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ' فَرَجَعَتْ ' فَاَخْبَرَتْ زَوْجَهَا بِذٰلِکَ ' فَزَادَهٗ ذٰلِکَ شَرًّا ' وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ یُحِلُّ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ. ثُمَّ رَجَعَتِ امْرَاَتُهٗ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ ' فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا لِهٰذِهِ الْمَرْاَةِ؟ فَاَخْبَرَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَخْبَرْتِیْهَا اَنِّیْ اَفْعَلُ ذٰلِکَ فَقَالَتْ قَدْ اَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ اِلٰی زَوْجِهَا ' فَاَخْبَرَتْهُ فَزَادَهٗ ذٰلِکَ شَرًّا ' وَقَالَ لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ یُحِلُّ لِرَسُوْلِهٖ ﷺ مَا شَاءَ. فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَتْقَاکُمْ لِلّٰهِ ' وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِهٖ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا اور اس سے اسے بڑی تشویش ہوئی۔ چنانچہ اس نے اپنی بیوی کو پوچھنے کے لیے بھیجا تو وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے۔ وہ واپس گئی اور جا کر اپنے خاوند کو یہ بات بتائی تو اس کے افسوس میں مزید اضافہ ہوا۔ کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ جیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو چیز چاہے حلال فرما دیتا ہے۔ پھر وہ عورت حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو بھی ان کے پاس پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ حضرت ام سلمہ نے ماجرا بتایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے بتایا کیوں نہیں کہ میں بھی ایسا کرتا ہوں؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے اسے بتایا تھا۔ پس یہ اپنے خاوند کے پاس گئی اور اسے بتایا تو اس کی تشویش میں مزید اضافہ ہوا اور کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ جیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو چاہے حلال فرما دیتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! میں تمہاری نسبت خدا سے زیادہ ڈرنے والا اور اس کی حدود کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔

۳۲۸- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ' اَنَّهَا قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ' ثُمَّ ضَحِکَتْ.

صحیح البخاری (۱۹۲۸) صحیح مسلم (۵۶۸)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ روزے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بیوی کو بوسہ دیتے تھے' پھر وہ ہنس پڑیں۔

[۳۱۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' اَنَّ عَاتِکَةَ ابْنَةَ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ امْرَاَةَ

حضرت عمر کی زوجۂ محترمہ حضرت عاتکہ بنت زید جب حضرت عمر کے سر کو بوسہ دیتیں تو روزہ دار ہوتے ہوئے حضرت عمر

Presented by www.ziaraat.com

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ تُقَبِّلُ رَأْسَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں منع نہیں کرتے تھے۔

[۳۱۷] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ [illegible] النَّصْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هٰذَا لِكَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْنُوَ مِنْ اَهْلِكَ فَتُقَبِّلَهَا وَتُلَاعِبَهَا؟ فَقَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَنَا صَائِمٌ؟ قَالَتْ نَعَمْ.

[۳۱۷] [illegible] عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئیں کہ ان کا خاوند آگیا [illegible] ام عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق ہے اور وہ روزہ دار تھے۔ حضرت عائشہ نے ان سے فرمایا کہ اپنی بیوی کے پاس جانے سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے؟ اسے بوسہ دو اور اس کے ساتھ دل بہلاؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ میں روزہ دار ہو کر بوسہ دوں؟ فرمایا: ہاں۔

[۳۱۸] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ كَانَا يُرَخِّصَانِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص دونوں روزہ دار کو بوسہ کی اجازت دیتے تھے۔

٦- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لیے بوسہ کی ممانعت

۳۲۹- حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ اِذَا ذُكِرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ تَقُوْلُ وَاَيُّكُمْ اَمْلَكُ لِنَفْسِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے جب ذکر ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ بھی روزہ کی حالت میں بوسہ دیتے تھے تو فرمایا کرتیں: تم میں رسول اللہ ﷺ کی طرح نفس کو قابو میں رکھنے والا کون ہے؟

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لَمْ اَرَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ تَدْعُوْ اِلٰى خَيْرٍ. صحیح البخاری (۱۹۲۷) صحیح مسلم (۲۵۷۱ تا ۲۵۷۳)

ہشام کے والد ماجد عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ روزہ دار کا بوس وکنار کرنا اسے بھلائی کی طرف نہیں لے جاتا۔

[۳۱۹] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَاَرْخَصَ فِيْهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روزہ دار کے بوسہ دینے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بوڑھے کے لیے اجازت دی اور جوان کے لیے ناپسند فرمایا۔

[۳۲۰] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روزہ دار کو بوسہ دینے اور مباشرت سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ف

ف: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو اس کے لیے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو

Presented by www.ziaraat.com

بوسے دینے کی ممانعت نہیں ہے لیکن پرہیز کرنا افضل ہے (موطا امام محمد) اس بے راہ روی اور عیاشی کے دور میں دوری میں ہی خیریت

۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

۷- باب: سفر میں روزہ رکھنے کا بیان

۳۳۰- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ، وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

صحیح البخاری (۱۹۴٤) صحیح مسلم (۲۵۹۹ تا ۲۶۰۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح کے سال رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کی جانب رمضان میں نکلے۔ آپ روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید پہنچ گئے۔ پھر آپ نے نہ رکھے تو لوگوں نے بھی نہ رکھے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے جدید سے جدید قول وفعل کو لیا کرتے تھے۔

۳۳۱- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ بِالْفِطْرِ وَقَالَ تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ، وَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ مِنَ الْعَطَشِ، أَوْ مِنَ الْحَرِّ، ثُمَّ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ طَائِفَةً مِنَ النَّاسِ قَدْ صَامُوا حِينَ صُمْتَ. قَالَ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْكَدِيدِ دَعَا بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ. صحیح مسلم (۲۶۰۵)

ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے بعض صحابہ کرام سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے دورانِ سفر لوگوں کو روزہ چھوڑنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل کرو جبکہ رسول اللہ ﷺ نے خود روزہ رکھا۔

ابوبکر کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک صحابی نے یہ بات بیان کی کہ عرج کے مقام پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ پیاس یا گرمی کے باعث سر پر پانی ڈال رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ یارسول اللہ! بعض لوگوں نے آپ کو دیکھ کر روزے رکھ لیے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ایک پیالہ پانی منگا کر پی لیا، پس لوگوں نے بھی روزہ افطار کرلیا۔

۳۳۲- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. صحیح البخاری (۱۹۴۷) صحیح مسلم (۲۶۱۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر کیا تو کسی روزہ دار نے روزہ نہ رکھنے والے پر اور روزہ نہ رکھنے والے نے روزہ دار پر کسی قسم کی حرف گیری نہ کی۔

۳۳۳- **وَحَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنْ شِئْتَ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چاہے روزہ رکھ لو اور چاہے چھوڑ دو۔

Presented by www.ziaraat.com

قَضْمٌ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

[۳۲۲] أثر وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَصُومُ فِي السَّفَرِ

[۳۲۳] أثر وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ وَيُسَافِرُ مَعَهُ، فَيَصُومُ عُرْوَةُ، وَيُفْطِرُ نَحْنُ، فَلَا يَأْمُرُنَا بِالصِّيَامِ.

۸- بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوْ أَرَادَهُ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں سفر سے آنے اور جانے کا بیان

[۳۲۳] أثر حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فِي رَمَضَانَ فَعَلِمَ أَنَّهُ دَاخِلُ الْمَدِينَةِ مِنْ أَوَّلِ يَوْمِهِ دَخَلَ وَهُوَ صَائِمٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رمضان کے اندر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سفر میں ہوتے اور انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ منورہ کے اندر دن کے پہلے حصے میں داخل ہو جائیں گے تو روزے کی حالت میں داخل ہوتے۔

قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ مَنْ كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَلِمَ أَنَّهُ دَاخِلٌ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ أَوَّلِ يَوْمِهِ، وَطَلَعَ لَهُ الْفَجْرُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ دَخَلَ، وَهُوَ صَائِمٌ.

یحییٰ، امام مالک نے فرمایا کہ جو سفر میں ہو اور وہ محسوس کرے کہ گھر والوں کے پاس دن کے پہلے حصے میں پہنچ جائے گا اور اسے داخل ہونے سے پہلے فجر طلوع ہو جائے تو روزے کی حالت میں داخل ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي رَمَضَانَ، فَطَلَعَ لَهُ الْفَجْرُ وَهُوَ بِأَرْضِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ، فَإِنَّهُ يَصُومُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب رمضان میں نکلنے کا ارادہ کرے اور اپنی جگہ پر ہی اسے فجر طلوع ہو جائے جب کہ ابھی نکلا نہ ہو تو اس روز کا روزہ رکھے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرِهِ، وَهُوَ مُفْطِرٌ وَامْرَأَتُهُ مُفْطِرَةٌ حِينَ طَهُرَتْ مِنْ حَيْضِهَا فِي رَمَضَانَ، أَنَّ لِزَوْجِهَا أَنْ يُصِيبَهَا إِنْ شَاءَ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سفر سے آئے اور اس کا روزہ نہ ہو اور اس کی بیوی کا بھی روزہ نہ ہو کہ وہ اپنے حیض سے رمضان میں اسی روز پاک ہوئی ہو، لہٰذا خاوند اگر چاہے تو اس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے۔

۹- بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ

رمضان کے روزے کا کفارہ

۳۳۴- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ إِطْعَامِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کا روزہ توڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کفارے کا حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے یا متواتر دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ وہ عرض گزار ہوا کہ

Presented by www.ziaraat.com

مِسْتِيْنَ مِسْكِيْنًا. فَقَالَ لَا اَجِدُ. فَاُتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

مجھے ان میں سے کسی بھی کام کی توفیق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ

حتی بدت انیابہ ثم قال کلہ

سے بڑھ کر حاجت مند تو کوئی بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہنس

یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا خود کھا

ف

ف: جب رمضان کا روزہ توڑنے والا عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! مجھ سے بڑھ کر محتاج تو کوئی بھی نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم ریزی کرتے ہوئے فرمایا: انہیں تم کھالو۔ یہ ساری گفتگو کفارے کے متعلق ہو رہی تھی اور حبیب پروردگار نے کفارہ یوں ادا کروایا کہ دو اڑھائی من کھجوریں الٹی اسی شخص کو کھلا دیں۔ لیکن اس کے باوجود مولوی وحید الزمان خان صاحب نے خدائے قادرِ مطلق کے خلیفۂ اعظم، محبوب اکرم ﷺ کی خصوصیت کو چھپانے اور خدا کے عطا فرمودہ اختیار کو مٹانے کی غرض سے لکھا ہے: ''پھر جب اس کو خدا دے تو اس پر کفارہ لازم ہوگا۔ یہی مذہب ہے اکثر علماء کا'' (ص ۲۹۱)۔ یہ حدیث صحاح ستہ کی تمام کتابوں میں بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں ہے: ''قال اذهب فاطعمه اهلك'' فرمایا کہ جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''كله انت وعيالك فقد كفر الله عنك'' تم اور تمہارے اہل وعیال انہیں کھالیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا دیا (دارقطنی) نیز ارشاد فرمایا ''كل انت وعيالك تجزئك ولا تجزى احدا بعدك'' یعنی تم اور تمہارے بال بچے کھالیں، تمہیں کفارے سے کفایت کرے گا اور تمہارے بعد کسی دوسرے کے لیے کافی نہ ہوگا' امام ابن شہاب زہری سے مروی ہے ''انما كان هذه رخصة له خاصة ولو ان رجلا فعل ذلك اليوم لم يكن له بد من التكفير'' یہ خاص اسی شخص کے لیے اجازت تھی۔ آج کوئی ایسا کرے تو اسے کفارے کے بغیر چارہ نہیں (ابوداؤد) علامہ صاحب کو چاہیے تھا کہ اس موقف کی بات بھی کر ہی دیتے۔ کیا رسول اللہ ﷺ کی اس خصوصیت کو بیان کرنے والوں میں انہیں ایک بھی محقق نظر نہیں آیا؟

۳۳۵- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَضْرِبُ نَحْرَهٗ وَيَنْتِفُ شَعْرَهٗ، وَيَقُوْلُ هَلَكَ الْاَبْعَدُ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالَ اَصَبْتُ اَهْلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ فِيْ رَمَضَانَ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟ فَقَالَ لَا. فَقَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَهْدِيَ بُدْنَةً؟ قَالَ لَا. قَالَ فَاجْلِسْ. فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ. فَقَالَ مَا اَحَدٌ اَحْوَجَ مِنِّيْ. فَقَالَ كُلْهُ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَ مَا اَصَبْتَ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ سینے کو کوٹتا اور بالوں کو نوچتا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں تو بری طرح ہلاک ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ ہوا کیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ رمضان کا روزہ رکھ کر میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا ایک غلام آزاد کرنے کی استطاعت ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ حرم کی قربانی کے لیے ایک اونٹ یا گائے بھیج سکتا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش ہوا۔ فرمایا کہ اسے لے کر خیرات کردو۔ عرض گزار ہوا کہ مجھ سے زیادہ حاجت مند تو کوئی بھی نہیں۔ فرمایا: خود کھالو اور اس کے بدلے

Presented by www.ziaraat.com

میں ایک دن کا روزہ رکھ لینا۔

[illegible]

خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اِلٰى عِشْرِيْنَ

قَالَ مَالِكٌ سَمِعْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ لَيْسَ عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ بِاِصَابَةِ اَهْلِهٖ نَهَارًا ' اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْكَفَّارَةُ الَّتِيْ تُذْكَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَنْ اَصَابَ اَهْلَهٗ نَهَارًا فِيْ رَمَضَانَ ' وَاِنَّمَا عَلَيْهِ قَضَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ. قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ فِيْهِ اِلَيَّ.

امام مالک نے کہا کہ اس حکم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رمضان کے روزے کی قضاء کے دوران بیوی سے صحبت کرلے یا کسی دوسری طرح توڑ دیا تو اس پر وہ کفارہ لازم نہیں آئے گا جو رمضان میں اپنی بیوی سے دن میں صحبت کرنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے مذکور ہے بلکہ اس پر اس روز کی قضاء ہے' امام مالک نے فرمایا کہ جو میں نے اس بارے میں سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے۔

۱۰ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حِجَامَةِ الصَّائِمِ

روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے کا بیان

[۳۲۴] **اَثَرٌ - حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ. قَالَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ بَعْدُ ' فَكَانَ اِذَا صَامَ لَمْ يَحْتَجِمْ حَتّٰى يُفْطِرَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روزے کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد میں انہوں نے اسے ترک کر دیا اور جب روزہ رکھتے تو افطار کرنے کے بعد پچھنے لگواتے۔

[۳۲۵] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ ' وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَا يَحْتَجِمَانِ ' وَهُمَا صَائِمَانِ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن عمر روزے کی حالت میں پچھنے لگوالیا کرتے تھے۔

[۳۲۶] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّهٗ كَانَ يَحْتَجِمُ ' وَهُوَ صَائِمٌ ' ثُمَّ لَا يُفْطِرُ.

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ والد ماجد روزے کی حالت میں پچھنے لگوالیتے تھے اور پھر روزہ نہیں توڑتے تھے۔

قَالَ وَمَا رَاَيْتُهٗ احْتَجَمَ قَطُّ اِلَّا وَهُوَ صَائِمٌ.

راوی کا بیان ہے کہ میں نے انہیں پچھنے لگواتے نہیں دیکھا مگر روزے کی حالت میں۔

قَالَ مَالِكٌ لَا تُكْرَهُ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ اِلَّا خَشْيَةً مِنْ اَنْ يَضْعُفَ ' وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَمْ تُكْرَهْ ' وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا احْتَجَمَ فِيْ رَمَضَانَ ' ثُمَّ سَلِمَ مِنْ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ اَرَ عَلَيْهِ شَيْئًا ' وَلَمْ اٰمُرْهُ بِالْقَضَاءِ لِذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِيْ احْتَجَمَ فِيْهِ ' لِاَنَّ الْحِجَامَةَ اِنَّمَا تُكْرَهُ لِلصَّائِمِ لِمَوْضِعِ التَّغْرِيْرِ بِالصِّيَامِ ' فَمَنِ احْتَجَمَ وَسَلِمَ مِنْ اَنْ يُفْطِرَ حَتّٰى

امام مالک نے فرمایا کہ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانا مکروہ نہیں ہے جبکہ ضعف کا خدشہ نہ ہو۔ اگر یہ نہ ہو تو اس میں کراہت نہیں۔ اگر کسی آدمی نے پچھنے لگوائے اور روزہ توڑنے سے بچ گیا تو اس پر کچھ نہیں اور جس روز پچھنے لگوائے اس کی قضاء کا اسے حکم نہیں دیا جائے گا کیونکہ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانا اس وقت مکروہ ہے جبکہ روزہ ٹوٹنے کا خدشہ ہو۔ جس نے پچھنے لگوائے اور

Presented by www.ziaraat.com

يُمْسِيَ، فَلَا أَرَى عَلَيْهِ شَيْئًا، وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءُ ذٰلِكَ

روزہ توڑنے سے بچ گیا' یہاں تک کہ شام ہوگئی تو اس پر کچھ نہیں

۱۱- بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۱۱- باب عاشورے کے روز کا بیان

۳۳۶- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ هُوَ الْفَرِيضَةُ، وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

صحیح البخاری (۲۰۰۲) صحیح مسلم (۲۶۳۲)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی عہد جاہلیت میں رکھتے تھے' جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو آپ نے اس کا روزہ رکھا اور رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو عاشورے کا روزہ ترک کر دیا گیا' پس جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

۳۳۷- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ. صحیح البخاری (۲۰۰۳) صحیح مسلم (۲۶۲۸ تا ۲۶۵۰)

حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان کو عاشورے کے روز منبر پر فرماتے ہوئے سنا جس سال کہ انہوں نے حج کیا تھا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس روز کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورے کا روز ہے' تم پر اس روز کا روزہ فرض نہیں ہے جبکہ میں نے روزہ رکھا ہے' لہٰذا تم میں سے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

[۳۲۷] **أثر**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ غَدًا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَصُمْ وَأْمُرْ أَهْلَكَ أَنْ يَصُومُوا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حارث بن ہشام کے لیے پیغام بھیجا کہ کل عاشورے کا روز ہے۔ پس خود روزہ رکھنا اور اپنے گھر والوں کو روزے کا حکم دینا۔

۱۲- بَابُ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى وَالدَّهْرِ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ نیز دائمی روزے رکھنا

۳۳۸- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ الْأَضْحٰى. صحیح مسلم (۲۶۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں دنوں کے روزے سے منع فرمایا ہے۔

[۳۲۸] **أثر**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَهْلَ الْعِلْمِ يَقُولُونَ لَا بَأْسَ بِصِيَامِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ الْأَيَّامَ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهَا، وَهِيَ أَيَّامُ مِنًى،

امام مالک نے اہل علم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دائمی روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ ان دنوں کے روزے نہ رکھے جن کے روزے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اور

Presented by www.ziaraat.com

وَيَوْمُ الْاَضْحٰى ' وَيَوْمُ الْفِطْرِ فِيْمَا بَلَغَنَا.

جیسا کہ ہم تک پہنچا وہ منیٰ کے دن' عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر ہیں۔

۱۳ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

وصال کے روزوں کی ممانعت

۳۳۹- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ ' فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ ' فَقَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ' اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى.

صحیح البخاری(۱۹۲۲) صحیح مسلم(۲۵۵۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میری حالت تمہارے جیسی نہیں ہے' مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۳۴۰- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ ' اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ. قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ.

صحیح البخاری(۱۹۶۵) صحیح مسلم(۲۵۶۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صوم وصال نہ رکھو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میرا حال تمہاری طرح نہیں ہے' میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ ف

ف: اس حدیث سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو انبیائے کرام کو بڑی شد و مد سے اپنے جیسا بشر کہتے اور بھائی تک کہنا جائز بتاتے رہتے ہیں۔ اگرچہ کھانے پینے وغیرہ عام کاموں میں انبیائے کرام اور دوسرے انسانوں میں بظاہر کوئی فرق نظر نہیں آتا لیکن درحقیقت ہزاروں منزلوں کا فرق ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ان حضرات کے جو کام ہمیں اپنے جیسے نظر آئیں وہ بھی ہمارے اور دوسرے عام انسانوں جیسے نہیں ہوتے' ہمارے پاس وہ آنکھیں نہیں ہیں کہ ان بلند و بالا ہستیوں کے کاموں کی حقیقت کو دیکھ سکیں' اسی لیے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مسلمانوں کو فہمائش کی ہے۔

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
آنچہ آمد در نوشتن شیر و شیر

۱۴- بَابُ صِيَامِ الَّذِيْ يَقْتُلُ خَطَاً اَوْ يَتَظَاهَرُ

کفارۂ قتلِ خطا اور کفارۂ ظہار کے روزوں کا بیان

[۳۲۹] اَثَرٌ- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْمَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فِيْ قَتْلِ خَطَاٍ ' اَوْ تَظَاهُرٍ فَعَرَضَ لَهٗ مَرَضٌ يَغْلِبُهٗ ' وَيَقْطَعُ عَلَيْهِ صِيَامَهٗ اَنَّهٗ اِنْ صَحَّ مِنْ مَرَضِهٖ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس شخص کے بارے میں کیا اچھی بات سنی جس پر متواتر دو مہینے کے روزے واجب ہوں۔ قتلِ خطا یا ظہار کے باعث تو وہ بیمار ہو گیا کہ مرض کے غالب آ جانے سے روزوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا تو جب اسے

Presented by www.ziaraat.com

وَقَوِیَ عَلَی الصِّیَامِ ' فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یُؤَخِّرَ ذٰلِکَ ' وَهُوَ

وَکَذٰلِکَ الْمَرْاَةُ الَّتِیْ یَجِبُ عَلَیْهَا الصِّیَامُ فِیْ قَتْلِ النَّفْسِ خَطَاً اِذَا حَاضَتْ بَیْنَ ظَهْرَیْ صِیَامِهَا اَنَّهَا اِذَا طَهُرَتْ لَا تُؤَخِّرُ الصِّیَامَ ' وَهِیَ تَبْنِیْ عَلٰی مَا قَدْ صَامَتْ.

وَلَیْسَ لِاَحَدٍ وَجَبَ عَلَیْهِ صِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ اَنْ یُفْطِرَ اِلَّا مِنْ عِلَّةِ مَرَضٍ اَوْ حَیْضَةٍ ' وَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یُسَافِرَ فَیُفْطِرَ.

قَالَ مَالِکٌ وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْ ذٰلِکَ.

مرض سے صحت ہو جائے اور روزے رکھنے کی طاقت آ جائے تو ان

اسی طرح جس عورت پر قتل خطا کے بدلے میں

ہوئے اور روزوں کے درمیان اسے حیض آ گیا تو پاک ہونے پر

روزے ترک نہ کرے اور ان میں تاخیر نہ کرے اور اپنے پہلے

روزوں کو گنتی میں شمار کر لے۔

کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس پر قرآن مجید کے مطابق متواتر دو مہینے کے روزے ہوں تو مرض یا حیض کسی خاص وجہ کے سوا روزے چھوڑے اور اسے یہ حق نہیں کہ سفر کے باعث روزہ نہ رکھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ مجھے اس بارے میں سب سے زیادہ پسند ہے۔

۱۵ - بَابُ مَا یَفْعَلُ الْمَرِیْضُ فِیْ صِیَامِهٖ

بیمار کے روزوں کا بیان

[۳۳۰] **اَثَرٌ - قَالَ** یَحْیٰی سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ الْاَمْرُ الَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ ' اَنَّ الْمَرِیْضَ اِذَا اَصَابَهُ الْمَرَضُ الَّذِیْ یَشُقُّ عَلَیْهِ الصِّیَامُ مَعَهٗ وَیُتْعِبُهٗ وَیَبْلُغُ ذٰلِکَ مِنْهُ ' فَاِنَّ لَهٗ اَنْ یُفْطِرَ ' وَکَذٰلِکَ الْمَرِیْضُ الَّذِیْ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْقِیَامُ فِی الصَّلٰوةِ ' وَبَلَغَ مِنْهُ وَمَا اللّٰهُ اَعْلَمُ بِعُذْرِ ذٰلِکَ مِنَ الْعَبْدِ ' وَمِنْ ذٰلِکَ مَا لَا تَبْلُغُ صِفَتُهٗ ' فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِکَ صَلّٰی وَهُوَ جَالِسٌ ' وَدِیْنُ اللّٰهِ یُسْرٌ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ بات میں نے اہل علم سے سنی کہ بیمار کی جب بیماری اتنی بڑھ جائے کہ روزہ رکھنا اس کے لیے دشوار ہو جائے اور اسے تکلیف پہنچائے تو جب اس حد کو پہنچے تو روزہ نہ رکھے اور اسی طرح وہ مریض جس کے لیے نماز میں کھڑا ہونا دشوار ہو جائے جبکہ وہ اس حالت کو پہنچے اور بندے کی نسبت عذر کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون اس حد تک نہیں پہنچا ہے' جب اس حد تک پہنچ جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اللہ کا دین آسان ہے۔

وَقَدْ اَرْخَصَ اللّٰهُ لِلْمُسَافِرِ فِی الْفِطْرِ فِی السَّفَرِ ' وَهُوَ اَقْوٰی عَلَی الصِّیَامِ مِنَ الْمَرِیْضِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهٖ ﴿فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَیَّامٍ اُخَرَ﴾ (البقرہ:۱۸۴) فَاَرْخَصَ اللّٰهُ لِلْمُسَافِرِ فِی الْفِطْرِ فِی السَّفَرِ ' وَهُوَ اَقْوٰی عَلَی الصَّوْمِ مِنَ الْمَرِیْضِ ' فَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ ' وَهُوَ الْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَیْهِ.

اور اللہ تعالیٰ نے مسافر کو اجازت دی ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھے حالانکہ روزہ رکھنے کی وہ بیمار سے زیادہ طاقت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ جو تم میں سے بیمار یا مسافر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مسافر کو سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی اور وہ بیمار کی نسبت روزہ رکھنے کی زیادہ طاقت رکھتا ہے۔ جو کچھ میں نے سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔

۱۶ - بَابُ النَّذْرِ فِی الصِّیَامِ وَالصِّیَامِ

نذر کا روزہ اور میت کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

عَنِ الْمَيِّتِ

شَهْرٍ هَلْ لَهُ اَنْ يَتَطَوَّعَ؟ فَقَالَ سَعِيْدٌ لِيَبْدَأْ بِالنَّذْرِ قَبْلَ اَنْ يَتَطَوَّعَ.

قَالَ مَالِكٌ وَبَلَغَنِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ مَالِكٌ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ مِنْ رَقَبَةٍ يُعْتِقُهَا ' اَوْ صِيَامٍ ' اَوْ صَدَقَةٍ ' اَوْ بُدْنَةٍ فَاَوْصٰى بِاَنْ يُوَفّٰى ذٰلِكَ عَنْهُ مِنْ مَالِهٖ ' فَاِنَّ الصَّدَقَةَ وَالْبُدْنَةَ فِيْ ثُلُثِهٖ ' وَهُوَ يُبْدَءُ عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنَ الْوَصَايَا اِلَّا مَا كَانَ مِثْلَهٗ ' وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ مِنَ النُّذُوْرِ وَغَيْرِهَا كَهَيْئَةِ مَا يَتَطَوَّعُ بِهٖ مِمَّا لَيْسَ بِوَاجِبٍ ' وَاِنَّمَا يُجْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ ثُلُثِهٖ خَاصَّةً دُوْنَ رَاْسِ مَالِهٖ لِاَنَّهٗ لَوْ جَازَ لَهٗ ذَالِكَ فِيْ رَاْسِ مَالِهٖ لَاَخَّرَ الْمُتَوَفّٰى مِثْلَ ذَالِكَ مِنَ الْاُمُوْرِ الْوَاجِبَةِ عَلَيْهِ ' حَتّٰى اِذَا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَصَارَ الْمَالُ لِوَرَثَتِهٖ سَمّٰى مِثْلَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ لَمْ يَكُنْ يَتَقَاضَاهَا مِنْهُ مُتَقَاضٍ ' فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا لَهٗ اَخَّرَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ مَوْتِهٖ سَمَّاهَا ' وَعَسٰى اَنْ يُّحِيْطَ بِجَمِيْعِ مَالِهٖ ' فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ.

[۳۳۲] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْاَلُ هَلْ يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ ' اَوْ يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ؟ فَيَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ ' وَلَا يُصَلِّيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ.

۱۷ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَضَاءِ رَمَضَانَ وَالْكَفَّارَاتِ

[۳۳۳] اَثَرٌ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ اَخِيْهِ خَالِدِ بْنِ اَسْلَمَ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَفْطَرَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ ' وَرَاٰى اَنَّهٗ قَدْ اَمْسٰى ' وَغَابَتِ الشَّمْسُ ' فَجَاءَهٗ رَجُلٌ '

سے روزے رکھنا

ہے اس لیے ہے کہ نذر وغیرہ کے سوا اس پر اور کچھ واجب نہیں ہے اور دوسری وصیتیں نفلی ہیں واجب نہیں اور یہ سارے مال کے بجائے تہائی میں اس لیے نافذ ہیں کیونکہ اس کی سارے مال سے اجازت دی جاتی تو وفات پانے والا ایسے واجب امور کو مؤخر کرتا رہتا' یہاں تک کہ جب وفات ہوتی' مال وارثوں کا ہو جاتا تو اس وقت وہ ایسی چیزوں کو بیان کرے گا جن کا تقاضا کرنے والا کوئی نہ ہو۔ اگر اشیاء کا مؤخر کرنا اس کے لیے جائز ہوتا' یہاں تک کہ وہ موت کے وقت انہیں بتاتا اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے تمام مال کے برابر ہو جائیں اور اس کے لیے کچھ نہ رہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا جاتا کہ کیا کسی کی طرف سے کوئی روزہ رکھ سکتا اور کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے؟ فرمایا کہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے۔

عذر کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنے کا فدیہ

خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ابر والے دن رمضان کا روزہ افطار کر لیا' ان کا خیال تھا کہ شام ہو گئی اور سورج غروب ہو گیا۔ پس ایک آدمی نے آ کر بتایا کہ اے امیر المؤمنین! سورج نکل آیا ہے۔ حضرت عمر نے

Presented by www.ziaraat.com

فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ اَنْحَطُّ [illegible] وَقَدِ اجْتَهَدْنَا

فرمایا کہ تلافی آسان ہے ہم نے اجتہاد کیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ يُرِيدُ بِقَوْلِهِ اَنْحَطُّ يَعْنِي [illegible] الْقَضَاءَ فِيمَا نُرَى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَجْهُ مَوْطِئِهِ وَيَسَارِهِ يَقُولُ نَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ

امام مالک نے فرمایا کہ انحط [illegible] ہے آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ یہ گفتگو [illegible] اس کی جگہ ایک روزہ رکھیں گے۔

[۳۳۴] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ يَصُومُ قَضَاءَ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا مَنْ اَفْطَرَهُ مِنْ مَرَضٍ اَوْ فِي سَفَرٍ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ رمضان کے روزوں کی قضاء متواتر رکھے جو بیماری یا سفر کے باعث چھوڑے ہوں۔

[۳۳۵] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَا فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُ لَا اَدْرِي اَيَّهُمَا قَالَ يُفَرِّقُ بَيْنَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ کے درمیان رمضان کے روزوں کی قضاء کے بارے میں اختلاف ہوا۔ ایک کہتے تھے کہ متواتر نہیں ہیں دوسرے کہتے تھے کہ متواتر ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ کس نے کہا کہ متواتر نہیں ہیں۔ ف

ف: اس مسئلے میں اختلاف روایات ہے۔ متواتر کی قید لگانے والوں نے سزا کا پہلو مدِ نظر رکھا ہے اور جنہوں نے ''فعدة من ایام اخر'' میں متواتر کی قید نہ ہونے کے باعث فرمایا کہ رمضان کے روزوں کی قضاء متواتر رکھنا ضروری نہیں۔ انہوں نے آیت میں متواتر کی قید نہ ہونے سے رعایت کا فائدہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ اکثر بزرگ اسی جانب گئے ہیں کہ قضاء کے روزوں کا متواتر رکھنا ضروری نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۳۳۶] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنِ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جو روزے کی حالت میں قصداً قے کرے تو اس پر قضاء ہے اور جسے خود بخود قے آئے تو اس پر قضاء نہیں ہے۔

[۳۳۷] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُسْاَلُ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يُفَرَّقَ قَضَاءُ رَمَضَانَ وَاَنْ يُوَاتَرَ.

سعید بن مسیب سے رمضان کے روزوں کی قضاء کے بارے میں پوچھا گیا تو سعید نے فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضاء متواتر ہو اور ان روزوں میں فرق نہ رکھا جائے۔

قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ فِيمَنْ فَرَّقَ قَضَاءَ رَمَضَانَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِعَادَةٌ وَذٰلِكَ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَاَحَبُّ ذٰلِكَ اِلَيَّ اَنْ يُتَابِعَهُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو رمضان کے روزوں کی قضاء متواتر نہ رکھے تو اس پر اعادہ کرنا ضروری نہیں اور یہی کفایت کریں گے لیکن مجھے یہی پسند ہے کہ متواتر رکھے جائیں۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ سَاهِيًا اَوْ نَاسِيًا اَوْ مَا كَانَ مِنْ صِيَامٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ اَنَّ

امام مالک نے فرمایا کہ جو رمضان میں بھول چوک کر کھا پی لے یا ایسے روزے میں جو واجب تھا تو اس کی جگہ اس پر ایک

Presented by www.ziaraat.com

عَلَيْهِ قَضَاءَ يَوْمٍ مَكَانَهُ.

روزے کی قضاء ہے۔ ف

روزے کو پورا کرے یعنی اگر کھانے پینے کے دوران روزہ یاد آیا تو جو چیز منہ میں ہے تھوک دے اور حتی الامکان پیٹ میں کوئی چیز نہ جانے دے اب اگر دانستہ کوئی چیز کھائے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۳۳۸] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ ' اَنَّهُ اَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ' فَجَاءَهُ اِنْسَانٌ ' فَسَاَلَهُ عَنْ صِيَامِ اَيَّامِ الْكَفَّارَةِ اَمُتَتَابِعَاتٌ اَمْ يَقْطَعُهَا؟ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لَهُ نَعَمْ ' يَقْطَعُهَا اِنْ شَاءَ. قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَقْطَعُهَا ' فَاِنَّهَا فِيْ قِرَاءَةِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ.

حمید بن قیس مکی کا بیان ہے کہ میں مجاہد کے ساتھ تھا اور وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو ایک آدمی نے ان سے کفارۂ قسم کے روزوں کے بارے میں پوچھا کہ متواتر ہوں یا الگ الگ؟ حمید کا بیان ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ ہاں اگر چاہے تو الگ الگ رکھ لے۔ مجاہد نے فرمایا کہ الگ الگ نہ رکھے کیونکہ حضرت ابی بن کعب کی قرأت میں ہے کہ متواتر تین روز۔

قَالَ مَالِكٌ وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ مَا سَمَّى اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ يُصَامُ مُتَتَابِعًا.

امام مالک نے فرمایا کہ میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جتنے روزوں کا ذکر فرمایا ہے وہ متواتر رکھے جائیں۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الْمَرْاَةِ تُصْبِحُ صَائِمَةً فِيْ رَمَضَانَ ' فَتَدْفَعُ دَفْعَةً مِنْ دَمٍ عَبِيْطٍ فِيْ غَيْرِ اَوَانِ حَيْضِهَا ' ثُمَّ تَنْتَظِرُ حَتّٰى تُمْسِيَ اَنْ تَرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَا تَرٰى شَيْئًا ' ثُمَّ تُصْبِحُ يَوْمًا اٰخَرَ فَتَدْفَعُ دَفْعَةً اُخْرٰى ' وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ' ثُمَّ يَنْقَطِعُ ذٰلِكَ عَنْهَا قَبْلَ حَيْضَتِهَا بِاَيَّامٍ ' فَسُئِلَ مَالِكٌ كَيْفَ تَصْنَعُ فِيْ صِيَامِهَا وَصَلٰوتِهَا؟ قَالَ مَالِكٌ ذٰلِكَ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ ' فَاِذَا رَاَتْهُ ' فَلْتُفْطِرْ ' وَلْتَقْضِ مَا اَفْطَرَتْ ' فَاِذَا ذَهَبَ عَنْهَا الدَّمُ ' فَلْتَغْتَسِلْ وَتَصُوْمُ.

امام مالک سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو صبح اس حالت میں کرے کہ اس نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا ہے' پھر اچانک وہ حیض کا خون دیکھتی ہے' پھر شام تک منتظر رہتی ہے کہ اسی طرح کا خون نظر آئے لیکن نظر نہیں آتا۔ دوسرے روز بھی اسی طرح صبح کرتی ہے پھر اچانک خون دیکھتی ہے لیکن پہلے سے کم۔ پھر وہ بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اور ایسا اس کے ایام حیض سے پہلے ہوتا ہے۔ پس امام مالک سے پوچھا گیا کہ وہ اپنے روزوں اور نمازوں کا کیا کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ یہ حیض کا خون ہے اور جب اسے دیکھے تو روزہ چھوڑ دے اور جتنے روزے چھوڑے ان کی قضاء رکھے۔ جب خون بند ہو جائے تو غسل کرنا چاہیے اور روزے رکھے۔

وَسُئِلَ عَمَّنْ اَسْلَمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَلْ عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ كُلِّهِ ' اَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ قَضَاءُ الْيَوْمِ الَّذِيْ اَسْلَمَ فِيْهِ؟ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءُ مَا مَضٰى ' وَاِنَّمَا يَسْتَاْنِفُ الصِّيَامَ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُ. وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَقْضِيَ الْيَوْمَ الَّذِيْ اَسْلَمَ فِيْهِ.

اور اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رمضان کے آخری روز اسلام لایا' کیا اس پر رمضان کے سارے روزوں کی قضاء ہے یا اسی ایک دن کی جس روز کہ مسلمان ہوا؟ فرمایا کہ اس پر گزشتہ روزوں کی قضاء نہیں ہے۔ اس کے لیے آئندہ کے روزے رکھنے ضروری ہیں اور میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ جس

Presented by www.ziaraat.com

۹۸ - باب قضاء التطوع

۳۴ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ زَوْجَیِ النَّبِیِّ ﷺ اَصْبَحَتَا صَائِمَتَیْنِ مُتَطَوِّعَتَیْنِ فَاُهْدِیَ اِلَیْهِمَا طَعَامٌ فَاَفْطَرَتَا عَلَیْهِ فَدَخَلَ عَلَیْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرَتْنِیْ بِالْکَلَامِ وَکَانَتْ بِنْتَ اَبِیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَیْنِ مُتَطَوِّعَتَیْنِ فَاُهْدِیَ اِلَیْنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَیْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْضِیَا مَکَانَهٗ یَوْمًا اٰخَرَ.

۹۸ - نفلی روزوں کی قضاء کا بیان

۳۴ یحییٰ نے مجھ سے بیان کیا مالک سے ابن شہاب سے عروہ سے کہ عائشہ اور حفصہ رسول اللہ ﷺ کی بیبیاں نفلی روزے سے صبح کو ہوئیں ان کی خدمت میں کھانا پیش ہوا تو دونوں نے روزہ افطار کر لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مجھ پر سبقت لے جاتے ہوئے اپنے والد محترم کی طرح حفصہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! صبح تک میں اور عائشہ دونوں نے نفلی روزہ رکھا ہوا تھا' پھر ہمارے پاس کھانا آیا تو ہم دونوں نے روزہ توڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بدلے کسی دوسرے دن کا روزہ رکھ لینا۔

قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ مَنْ اَکَلَ اَوْ شَرِبَ سَاهِیًا اَوْ نَاسِیًا فِیْ صِیَامٍ تَطَوُّعٍ فَلَیْسَ عَلَیْهِ قَضَاءٌ وَلْیُتِمَّ یَوْمَهُ الَّذِیْ اَکَلَ فِیْهِ اَوْ شَرِبَ وَهُوَ مُتَطَوِّعٌ وَلَا یُفْطِرُهٗ وَلَیْسَ عَلٰی مَنْ اَصَابَهٗ اَمْرٌ یَقْطَعُ صِیَامَهٗ وَهُوَ مُتَطَوِّعٌ قَضَاءٌ اِذَا کَانَ اِنَّمَا اَفْطَرَ مِنْ عُذْرٍ غَیْرِ مُتَعَمِّدٍ لِلْفِطْرِ وَلَا اَرٰی عَلَیْهِ قَضَاءَ صَلٰوةٍ نَافِلَةٍ اِذَا هُوَ قَطَعَهَا مِنْ حَدَثٍ لَا یَسْتَطِیْعُ حَبْسَهٗ مِمَّا یَحْتَاجُ فِیْهِ اِلَی الْوُضُوْءِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو نفلی روزے میں بھول چوک کر کھا پی لے تو اس پر قضاء نہیں ہے اور اس روزے کو پورا کرے جس روز کھا پی لیا تھا' وہ نفلی روزہ ہے اسے نہ توڑے اور جس کو نفلی روزے میں کوئی ایسا غیر اختیاری معاملہ پیش آ جائے جو روزے کو توڑ دے تو اس کی قضاء نہیں ہے جبکہ عذر کے باعث روزہ توڑا ہو نہ کہ قصداً۔ اسی طرح اس پر نفل نماز کی قضاء نہیں جس کی نماز غیر اختیاری حدث سے ٹوٹی ہو اور جس کے باعث وضو کرنا پڑتا ہو۔

قَالَ مَالِکٌ وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَدْخُلَ الرَّجُلُ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّیَامِ وَالْحَجِّ وَمَا اَشْبَهَ هٰذَا مِنَ الْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ الَّتِیْ یَتَطَوَّعُ بِهَا النَّاسُ فَیَقْطَعُهٗ حَتّٰی یُتِمَّهٗ عَلٰی سُنَّتِهٖ اِذَا کَبَّرَ لَمْ یَنْصَرِفْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ وَاِذَا صَامَ لَمْ یُفْطِرْ حَتّٰی یُتِمَّ صَوْمَ یَوْمِهٖ وَاِذَا اَهَلَّ لَمْ یَرْجِعْ حَتّٰی یُتِمَّ حَجَّهٗ وَاِذَا دَخَلَ فِی الطَّوَافِ لَمْ یَقْطَعْهُ حَتّٰی یُتِمَّ سُبُوْعَهٗ وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَتْرُکَ شَیْئًا مِنْ هٰذَا اِذَا دَخَلَ فِیْهِ حَتّٰی یَقْضِیَهٗ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ یَعْرِضُ لَهٗ مِمَّا یَعْرِضُ لِلنَّاسِ مِنَ الْاَسْقَامِ الَّتِیْ یُعْذَرُوْنَ بِهَا وَالْاُمُوْرِ الَّتِیْ یُعْذَرُوْنَ بِهَا وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ

امام مالک نے فرمایا کہ جب کوئی نیک کام شروع کرے جیسے نماز' روزہ' حج اور ان جیسے دوسرے نیک کام جنہیں لوگ نفلی طور پر کرتے ہیں تو انہیں طریقے کے مطابق پورا کرنے سے پہلے توڑنا مناسب نہیں ہے۔ جب تکبیر تحریمہ کہہ لے تو نماز ختم نہ کرے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔ جب روزہ رکھے تو اس دن کا روزہ پورا ہونے سے پہلے نہ توڑے اور جب تلبیہ کہہ لے تو واپس نہ لوٹے یہاں تک کہ حج پورا کر لے اور جب طواف کرنے لگے تو سات پھیرے پورے ہونے تک نہ چھوڑے۔ اسی طرح جس کام کو شروع کرے تو پورا ہونے سے پہلے چھوڑنا مناسب نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ کوئی ایسا عارضہ پیش آ جائے جو مجبور کر کے رکھ دیتا ہے یعنی ایسی بیماریاں جو مجبور کر دیں اور ایسے معاملے

Presented by www.ziaraat.com

فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ [illegible] فَعَلَيْهِ الصِّيَامُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ [illegible] فَلَمْ يَكُنْ لَهٗ اَنْ يَتْرُكَ الْحَجَّ بَعْدَ اَنْ دَخَلَ فِيْهِ وَيَرْجِعَ حَلَالًا مِنَ الطَّرِيْقِ ' وَكُلُّ اَحَدٍ دَخَلَ فِيْ نَافِلَةٍ فَعَلَيْهِ اِتْمَامُهَا اِذَا دَخَلَ فِيْهَا كَمَا يُتِمُّ الْفَرِيْضَةَ ' وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

سنن ابوداؤد (۲۴۵۷) سنن ترمذی (۷۳۵)

جو معذور بنا دیں اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب [illegible] پورا کرنا ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''حج اور عمرہ واللہ کے لئے پورا کرو'' پس اگر کوئی نفلی حج کا تلبیہ کہہ لے اور فرض حج ادا کر چکا ہو تو حج شروع کر کے اس کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے یہ کہ راستے ہی سے واپس لوٹ آئے اور جو بھی نفلی عبادت شروع کرے تو شروع کرنے کے بعد اس کا پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے جیسے فرض کو پورا کیا جاتا ہے اور جو کچھ میں نے سنا یہ ان میں سے بہت ہی اچھا ہے۔

۱۹ - بَابُ فِدْيَةِ مَنْ اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ مِنْ عِلَّةٍ

عذر کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنے کا فدیہ

[۳۳۹] **اَثَرٌ - حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَبِرَ حَتّٰى كَانَ لَا يُقْدِرُ عَلَى الصِّيَامِ فَكَانَ يُفْتَدِيْ.

قَالَ مَالِكٌ وَلَا اَرٰى ذٰلِكَ وَاجِبًا ' وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَفْعَلَهٗ اِذَا كَانَ قَوِيًّا عَلَيْهِ ' فَمَنْ فَدٰى ' فَاِنَّمَا يُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت انس بن مالک اتنے بوڑھے ہو گئے کہ روزہ نہیں رکھ سکتے تھے تو فدیہ دیا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ واجب نہیں ہے کہ میرے نزدیک فدیہ دینا اس کے لیے بہتر ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہو۔ پس جو فدیہ دے وہ نبی کریم ﷺ کے مد کے برابر ہر روز کے بدلے کھانا کھلائے۔

[۳۴۰] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَامِلِ اِذَا خَافَتْ عَلٰى وَلَدِهَا وَاشْتَدَّ عَلَيْهَا الصِّيَامُ ' قَالَ تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ.

قَالَ مَالِكٌ وَاَهْلُ الْعِلْمِ يَرَوْنَ عَلَيْهَا الْقَضَاءَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ (البقرہ:۱۸۴) وَيَرَوْنَ ذٰلِكَ مَرَضًا مِنَ الْاَمْرَاضِ مَعَ الْخَوْفِ عَلٰى وَلَدِهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر سے حاملہ عورت کے بارے میں پوچھا گیا جب کہ وہ حمل کے بارے میں ڈرے اور روزہ اس پر شاق گذرے؟ فرمایا: وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روز کے بدلے میں مسکین کو ایک مد کھانا کھلا دے نبی کریم ﷺ کے مد سے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے'' اور وہ بچے کے متعلق اس خوف کو ایک بیماری ہی شمار کرتے ہیں۔

[۳۴۱] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ

قاسم بن محمد فرمایا کرتے کہ جس پر رمضان کے روزوں کی قضاء ہو اور وہ روزے رکھنے پر قادر ہوتے ہوئے نہ رکھے یہاں

Presented by www.ziaraat.com

عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ ، فَلَمْ يَقْضِهِ وَهُوَ قَوِيٌّ عَلَى صِيَامِهِ

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

تک کہ اگلا رمضان آ جائے تو ہر روز کے بدلے میں ایک مسکین کو

روزوں کی قضاء کے بارے میں

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میرے اوپر رمضان کے کچھ روزے ہوتے تو میں قضاء نہ رکھ سکتی یہاں تک کہ شعبان کا مہینہ آ جاتا۔

۲۰ - بَابُ جَامِعِ قَضَاءِ الصِّيَامِ

۳۴۲ - **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اسْتَطِيعُ أَصُومُهُ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ.

صحیح البخاری (۱۹۵۰) صحیح مسلم (۲۶۶۲)

۲۱ - بَابُ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ

یومِ شک کے روزے کا بیان

[۳۴۲] **أَثَرٌ** - **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَهْلَ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ أَنْ يُصَامَ الْيَوْمُ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ شَعْبَانَ إِذَا نَوَى بِهِ صِيَامَ رَمَضَانَ وَيَرَوْنَ أَنَّ عَلَى مَنْ صَامَهُ عَلَى غَيْرِ رُؤْيَةٍ ثُمَّ جَاءَ الثَّبْتُ أَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ أَنَّ عَلَيْهِ قَضَاءَهُ وَلَا يَرَوْنَ بِصِيَامِهِ تَطَوُّعًا بَأْسًا. قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا وَالَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے اہل علم سے سنا کہ وہ شک کے روز روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے کہ شعبان کا دن ہو اور اس میں رمضان کے روزے کی نیت کی جائے۔ جس نے بغیر چاند دیکھے روزہ رکھ لیا اور ثبوت آیا کہ وہ رمضان کا روزہ ہے تب بھی اس پر اس روزے کی قضاء ہے اور وہ نفلی روزہ رکھنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے تھے۔ امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا یہی موقف ہے اور میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے۔

۲۲ - بَابُ جَامِعِ الصِّيَامِ

روزے کے بارے میں دیگر روایات

۳۴۳ - **حَدَّثَنِي** يَحْيَى ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

صحیح البخاری (۱۹۶۹) صحیح مسلم (۲۷۱۴)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب نہیں چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ آپ نہیں رکھیں گے اور رمضان کے علاوہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوں۔

۳۴۴ - **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ [illegible] صَائِمٌ. صحیح البخاری (۱۸۹٤) صحیح مسلم (۲۷۰۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے تو جب تم میں سے کوئی [illegible] روزے سے ہو میں روزے سے ہوں۔

۳٤٥- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ اِنَّمَا یَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ فَالصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ کُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلَّا الصِّیَامَ فَهُوَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ. صحیح البخاری (۱۸۹٤) صحیح مسلم (۲۷۰۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ وہ اپنی شہوتِ نفسانی' کھانا اور پینا میری وجہ سے چھوڑتا ہے' پس روزہ صرف میرے لیے ہے اور اس کی جزاء میں خود دوں گا۔ ہر نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا تک ہے ماسوائے روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزاء دوں گا۔

۳٤٦- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِیْ سُهَیْلِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ. صحیح البخاری (۱۸۹۹) صحیح مسلم (۲٤۹۲ تا ۲٤۹٤)

ابوسہل بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آ جائے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

[۳٤۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَهْلَ الْعِلْمِ لَا یَکْرَهُوْنَ السِّوَاکَ لِلصَّائِمِ فِیْ رَمَضَانَ فِیْ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ النَّهَارِ لَا فِیْ اَوَّلِهٖ وَلَا فِیْ اٰخِرِهٖ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یَکْرَهُ ذٰلِکَ وَلَا یَنْهٰی عَنْهُ.

امام مالک نے اہل علم سے سنا کہ وہ رمضان میں روزہ دار کے لیے مسواک کرنے کو ناپسند نہیں کرتے تھے خواہ دن کی کسی ساعت میں ہو' دن کے پہلے حصے میں یا آخری میں اور میں نے کسی صاحب علم سے نہیں سنا جو اسے ناپسند کرے یا اس سے منع کرے۔

قَالَ یَحْیٰی وَسَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ فِیْ صِیَامِ سِتَّةِ اَیَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ اِنَّهٗ لَمْ یَرَ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ یَصُوْمُهَا وَلَمْ یَبْلُغْنِیْ ذٰلِکَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ وَاِنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ یَکْرَهُوْنَ ذٰلِکَ وَیَخَافُوْنَ بِدْعَتَهٗ وَاَنْ یُلْحِقَ بِرَمَضَانَ مَا لَیْسَ مِنْهُ اَهْلُ الْجَهَالَةِ وَالْجَفَاءِ لَوْ رَاَوْا فِیْ ذٰلِکَ رُخْصَةً عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَرَاَوْهُمْ یَعْمَلُوْنَ ذٰلِکَ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو عید الفطر کے بعد چھ روزوں کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی صاحب علم اور صاحب فقہ کو یہ روزے رکھتے نہیں دیکھا اور سلف کے کسی ایک فرد سے یہ بات مجھ تک نہیں پہنچی بلکہ اہل علم اسے مکروہ جانتے اور اس بدعت سے بچتے ہیں کہ جہلا انہیں رمضان کے ساتھ نہ ملا دیں بلکہ یہ اس کا جزو نہیں ہیں' جہلا اہل علم کو دیکھ کر رخصت پائیں گے جبکہ وہ انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھیں گے۔

وَقَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ لَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَمَنْ یُقْتَدٰی بِهٖ یَنْهٰی عَنْ

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے علم و فقہ والے کسی ایک سے بھی نہیں سنا' جس کی

Presented by www.ziaraat.com

صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَصِيَامُهُ حَسَنٌ وَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ

پیروی کی جاتی ہو کہ وہ جمعہ کے روزے سے منع کرے اور اس کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

١٩- كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

١- بَابُ ذِكْرِ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

٣٤٧- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ.

صحیح البخاری (۲۰۲۹) صحیح مسلم (۶۸۲)

عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو سر مبارک میری جانب جھکا دیتے اور میں کنگھی کر دیتی۔ آپ کسی ضرورت کے تحت کا شانۂ اقدس میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

[٣٤٤] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ اِذَا اعْتَكَفَتْ لَا تَسْاَلُ عَنِ الْمَرِيْضِ اِلَّا وَهِيَ تَمْشِيْ لَا تَقِفُ.

عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب اعتکاف میں ہوتیں تو کسی کی عیادت نہ کرتیں مگر چلتے چلتے اور ٹھہرتی نہ تھیں۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَاْتِي الْمُعْتَكِفُ حَاجَتَهٗ وَلَا يَخْرُجُ لَهَا وَلَا يُعِيْنُ اَحَدًا اِلَّا اَنْ يَخْرُجَ لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ وَلَوْ كَانَ خَارِجًا لِحَاجَةِ اَحَدٍ لَكَانَ اَحَقَّ مَا يُخْرَجُ اِلَيْهِ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَاتِّبَاعُهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف اپنی کسی ضرورت کے لیے نہ جائے' نہ اس کے لیے نکلے' نہ کسی کی مدد کرے' مگر ضروری حاجت کے لیے نکلے۔ اگر کسی حاجت کے لیے نکلنا درست ہوتا تو بیمار کی عیادت' نماز جنازہ اور جنازے کے ساتھ جانے کا زیادہ حق ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَكُوْنُ الْمُعْتَكِفُ مُعْتَكِفًا حَتّٰى يَجْتَنِبَ مَا يَجْتَنِبُ الْمُعْتَكِفُ مِنْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَدُخُوْلِ الْبَيْتِ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ.

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف اس وقت تک معتکف شمار نہیں ہوتا جب تک ان باتوں سے نہ بچے جن سے اعتکاف میں بچا جاتا ہے' جیسے بیمار کی عیادت' نماز جنازہ' گھروں میں جانا' ماسوائے انسانی ضرورت کے۔

[٣٤٥] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يَعْتَكِفُ هَلْ يَدْخُلُ لِحَاجَتِهٖ تَحْتَ سَقْفٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

امام مالک نے ابن شہاب سے معتکف کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ حاجت کے تحت چھت والے مکان میں جا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ اَنَّهٗ لَا يُكْرَهُ الْاِعْتِكَافُ فِيْ كُلِّ مَسْجِدٍ يُجَمَّعُ فِيْهِ وَلَا

امام مالک نے فرمایا: ہمارا موقف یہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ہر وہ مسجد جس میں جمعہ ہوتا ہے اس کے اندر

Presented by www.ziaraat.com

ذٰلِكَ وَالْاِعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ الَّتِيْ لَا يُجَمَّعُ فِيْهَا إِلَّا كَانَ لَهٗ اَنْ يَخْرُجَ الْمُعْتَكِفُ مِنْ مَسْجِدِهِ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ إِلَى الْجُمُعَةِ اَوْ يَدَعُهَا فَاِنْ كَانَ مَسْجِدًا لَا يُجَمَّعُ فِيْهِ الْجُمُعَةُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ الْخُرُوْجُ إِلَى الْجُمُعَةِ فِيْ مَسْجِدٍ سِوَاهُ فَاِنِّيْ لَا اَرٰى بَاْسًا بِالْاِعْتِكَافِ فِيْهِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ ﴿وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ﴾ (البقرہ:۱۸۷) فَعَمَّ اللّٰهُ الْمَسَاجِدَ كُلَّهَا وَلَمْ يَخُصَّ شَيْئًا مِنْهَا.

اعتکاف مگر نہیں ہے ... میں ... کیا تو اعتکاف ان میں کسی ... نہیں کہ ... دوسری مسجد میں جائے ... اندر اعتکاف بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور تم اعتکاف میں ہو مسجدوں کے اندر'' پس اللہ تعالیٰ نے تمام مساجد کو عام رکھا ہے اور ان میں سے کسی کو خاص نہیں فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ فَمِنْ هُنَالِكَ جَازَ لَهٗ اَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسَاجِدِ الَّتِيْ لَا يُجَمَّعُ فِيْهَا الْجُمُعَةُ إِذَا كَانَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ إِلَى الْمَسْجِدِ الَّذِيْ تُجَمَّعُ فِيْهِ الْجُمُعَةُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس سے جواز معلوم ہوا ایسی مسجد میں اعتکاف کرنے کا جس میں جمعہ نہیں ہوتا جبکہ معتکف پر وہاں سے ایسی مسجد کی طرف جانا واجب نہ ہو جہاں جمعہ ہوتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَبِيْتُ الْمُعْتَكِفُ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ إِلَّا اَنْ يَكُوْنَ خِبَاؤُهٗ فِيْ رَحَبَةٍ مِنْ رِحَابِ الْمَسْجِدِ.

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف رات نہ گزارے مگر اسی مسجد میں جس کے اندر اعتکاف بیٹھا ہے یا مسجد کے کسی خیمے میں۔

وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَضْرِبُ بِنَاءً يَبِيْتُ فِيْهِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ اَوْ فِيْ رَحَبَةٍ مِنْ رِحَابِ الْمَسْجِدِ.

اور میں نے نہیں سنا کہ معتکف رات بسر کرنے کے لیے خیمہ لگوائے مگر مسجد میں یا مسجد کے خیموں میں سے کسی خیمے میں۔

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَبِيْتُ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ قَوْلُ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ.

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رات نہ گزاری جائے مگر مسجد میں۔ حضرت عائشہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب معتکف ہوتے تو آستانہ عالیہ میں تشریف نہ لے جاتے مگر انسانی ضرورت سے۔

وَلَا يَعْتَكِفُ فَوْقَ ظَهْرِ الْمَسْجِدِ، وَلَا فِي الْمَنَارِ. يَعْنِي الصَّوْمَعَةَ.

مسجد کی چھت پر اور مینار پر اعتکاف نہیں بیٹھنا چاہیے۔

وَقَالَ مَالِكٌ يَدْخُلُ الْمُعْتَكِفُ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْهِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْهَا حَتّٰى يَسْتَقْبِلَ بِاعْتِكَافِهٖ اَوَّلَ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْهَا وَالْمُعْتَكِفُ مُشْتَغِلٌ بِاعْتِكَافِهٖ لَا يَعْرِضُ لِغَيْرِهٖ مِمَّا يَشْتَغِلُ بِهٖ مِنَ التِّجَارَاتِ اَوْ غَيْرِهَا وَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَاْمُرَ الْمُعْتَكِفُ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ بِضَيْعَتِهٖ وَمَصْلَحَةِ اَهْلِهٖ، وَاَنْ يَاْمُرَ بِبَيْعِ مَالِهٖ اَوْ بِشَيْءٍ

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف نے جس مکان میں اعتکاف بیٹھنا ہے تو اس میں سورج غروب ہونے سے پہلے داخل ہو جائے تاکہ جس رات میں اعتکاف شروع کرنا ہے اس پوری رات کے اعتکاف کا ثواب پائے، معتکف اعتکاف کے کاموں میں مشغول رہے اور دوسرے کاموں کی طرف متوجہ نہ ہو جیسے تجارت وغیرہ اور اس میں حرج نہیں کہ اپنی کسی حاجت یا چیز کے لیے کہے اور اپنے گھر والوں کی بہتری یا اپنے مال کو بیچنے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

لَا يَشْغَلُهُ فِي نَفْسِهِ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ خَفِيفًا أَنْ

قَالَ مَالِكٌ لَمْ نَسْمَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُ فِي الْإِعْتِكَافِ شَرْطًا وَإِنَّمَا الْإِعْتِكَافُ عَمَلٌ مِنَ الْأَعْمَالِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فَرِيضَةً أَوْ نَافِلَةً فَمَنْ دَخَلَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا يَعْمَلُ بِمَا مَضٰى مِنَ السُّنَّةِ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي ذٰلِكَ غَيْرَ مَا مَضٰى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ لَا مِنْ شَرْطٍ يَشْتَرِطُهُ وَلَا يَبْتَدِعُهُ وَقَدِ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَرَفَ الْمُسْلِمُونَ سُنَّةَ الْإِعْتِكَافِ.

کہنا یا کسی ایسی چیز کے لیے جس میں اس کا دل مشغول نہ ہو اگر

کہ اس نے اعتکاف کے بارے میں کوئی شرط بیان نہ کی ہو۔ اعتکاف بھی نماز روزہ اور حج وغیرہ اعمال میں سے ایک عمل ہے یا ان سے مشابہت رکھنے والا عمل خواہ وہ فرض عبادت ہو یا نفل۔ اس جو ان میں سے کوئی کام کرے تو اسے چاہیے کہ سنت ماضیہ کے مطابق کرے اور یہ اسے حق نہیں ہے کہ مسلمانوں کے پرانے طریقے کو چھوڑ کر اس میں جدت پیدا کرے اور نہ کوئی جدید شرط عائد کرنی چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خود اعتکاف کیا اور مسلمانوں نے اعتکاف کا طریقہ سیکھ لیا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْإِعْتِكَافُ وَالْجِوَارُ سَوَاءٌ وَالْإِعْتِكَافُ لِلْقَرَوِيِّ وَالْبَدَوِيِّ سَوَاءٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ اعتکاف اور جوار ایک ہی چیز ہے نیز شہری اور دیہاتی کا اعتکاف ایک جیسا ہے۔

۲- بَابُ مَا لَا يَجُوزُ الْإِعْتِكَافُ إِلَّا بِهِ

جن چیزوں کے بغیر اعتکاف درست نہیں

[۳۴۶] أَثَرٌ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَنَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَا لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ، يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي كِتَابِهِ ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عٰكِفُونَ فِي الْمَسٰجِدِ﴾ (البقرہ:۱۸۷) فَإِنَّمَا ذَكَرَ اللّٰهُ الْإِعْتِكَافَ مَعَ الصِّيَامِ.

قاسم بن محمد اور نافع دونوں حضرات نے فرمایا کہ نہیں ہے اعتکاف مگر روزے کے ساتھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر۔ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو'' یہاں اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کا ذکر روزے کے ساتھ فرمایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک بھی یہی حکم ہے کہ نہیں ہے اعتکاف مگر روزے کے ساتھ۔

۳- بَابُ خُرُوجِ الْمُعْتَكِفِ إِلَى الْعِيدِ

معتکف کا نماز عید کے لیے نکلنا

[۳۴۷] أَثَرٌ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَكَفَ فَكَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَتِهِ تَحْتَ سَقِيفَةٍ فِي حُجْرَةٍ مُغْلَقَةٍ فِي دَارِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ثُمَّ لَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَشْهَدَ الْعِيدَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ.

سمی مولیٰ ابو بکر سے روایت ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمٰن اعتکاف میں ہوتے تو قضائے حاجت کے لیے ایک چھت والے بند حجرے میں جاتے جو حضرت خالد بن ولید کے گھر میں تھا اور اس کے علاوہ باہر نہ نکلتے یہاں تک کہ مسلمانوں کے ساتھ عید میں شامل ہوتے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۳۴۸] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ زِیَادٍ ' عَنْ مَالِکٍ ' [illegible] بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ [illegible] الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ [illegible] حَتّٰی یَشْهَدَ الْفِطْرَ مَعَ النَّاسِ

امام مالک نے بعض اہل علم کو دیکھا کہ جب وہ رمضان کے [illegible] پاس یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ [illegible]

قَالَ زِیَادٌ قَالَ مَالِکٌ وَبَلَغَنِیْ ذٰلِکَ عَنْ اَهْلِ الْفَضْلِ الَّذِیْنَ مَضَوْا ' وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ فِیْ ذٰلِکَ.

امام مالک نے بعض اہل علم کو دیکھا کہ جب وہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے تو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جاتے یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھ لیتے۔

٤- بَابُ قَضَاءِ الْاِعْتِکَافِ

اعتکاف کی قضاء کا بیان

۳۴۸- حَدَّثَنِیْ زِیَادٌ ' عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَادَ اَنْ یَعْتَکِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ اَرَادَ اَنْ یَعْتَکِفَ فِیْهِ وَجَدَ اَخْبِیَةً ' اَخْبِیَةَ عَائِشَةَ ' وَاَخْبِیَةَ حَفْصَةَ ' وَاَخْبِیَةَ زَیْنَبَ ' فَلَمَّا رَاٰهَا سَاَلَ عَنْهَا فَقِیْلَ لَهٗ هٰذَا اَخْبِیَةُ عَائِشَةَ ' وَحَفْصَةَ وَزَیْنَبَ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ؟ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ یَعْتَکِفْ حَتّٰی اعْتَکَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

صحیح البخاری (۲۰۳٤) صحیح مسلم (۲۷۷۷-۲۷۷۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ کیا۔ جب اس مکان کی طرف گئے جس میں اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ تھا تو وہاں خیمے دیکھے جو حضرت عائشہ' حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کہتے ہو کہ نیکی ان کے ساتھ ہے؟ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور اعتکاف نہ بیٹھے یہاں تک کہ شوال کے دس روز معتکف رہے۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِعُکُوْفٍ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ' فَاَقَامَ یَوْمًا اَوْ یَوْمَیْنِ ' ثُمَّ مَرِضَ ' فَخَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ اَیَجِبُ عَلَیْهِ اَنْ یَعْتَکِفَ مَا بَقِیَ مِنَ الْعَشْرِ اِذَا صَحَّ اَمْ لَا یَجِبُ ذٰلِکَ عَلَیْهِ ' وَفِیْ اَیِّ شَهْرٍ یَعْتَکِفُ اِنْ وَجَبَ عَلَیْهِ ذٰلِکَ؟ فَقَالَ مَالِکٌ یَقْضِیْ مَا وَجَبَ عَلَیْهِ مِنْ عُکُوْفٍ اِذَا صَحَّ فِیْ رَمَضَانَ اَوْ غَیْرِهٖ ' وَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَادَ الْعُکُوْفَ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمْ یَعْتَکِفْ ' حَتّٰی اِذَا ذَهَبَ رَمَضَانُ اعْتَکَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے کے لیے مسجد میں داخل ہوا' پھر ایک یا دو روز ٹھہرنے کے بعد بیمار پڑ گیا تو مسجد سے چلا گیا۔ اس پر دس میں سے باقی دنوں کا اعتکاف واجب ہے' جب کہ تندرست ہو جائے یا واجب نہیں ہے؟ اور اگر یہ اس پر واجب ہے تو کون سے مہینے میں اعتکاف کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ جو دن رہ گئے ہیں ان کی قضاء کرے جبکہ وہ تندرست ہو جائے' خواہ رمضان میں قضاء کرے یا دوسرے مہینوں میں اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں اعتکاف کا ارادہ کیا' پھر واپس لوٹ گئے اور اعتکاف نہ فرمایا' یہاں تک کہ جب رمضان گزر گیا تو شوال میں دس روز اعتکاف کیا۔

وَالْمُتَطَوِّعُ فِی الْاِعْتِکَافِ فِیْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ عَلَیْهِ الْاِعْتِکَافُ اَمْرُهُمَا وَاحِدٌ فِیْمَا یَحِلُّ لَهُمَا وَیَحْرُمُ عَلَیْهِمَا وَلَمْ یَبْلُغْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اعْتِکَافُهٗ

رمضان میں نفلی اعتکاف ہو یا فرض اعتکاف' دونوں کا حکم یکساں ہے' جو حلال ہیں وہ دونوں میں اور جو حرام ہیں وہ دونوں میں اور مجھے اسکے سوا اور کوئی خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ کا

Presented by www.ziaraat.com

اِلَّا تَطَوُّعًا.

اعتکاف نفلی ہی ہوتا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمَرْأَةِ تَعْتَكِفُ ثُمَّ تَحِيضُ حَائِضًا فِي اعْتِكَافِهَا إِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهَا فَإِذَا طَهُرَتْ رَجَعَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيَّةَ سَاعَةٍ طَهُرَتْ ثُمَّ تَبْنِي عَلَى مَا مَضَى مِنِ اعْتِكَافِهَا وَمِثْلُ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ يَجِبُ عَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَتَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرُ فَتَبْنِي عَلَى مَا مَضَى مِنْ صِيَامِهَا وَلَا تُؤَخِّرُ ذَلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اعتکاف میں جیض آ گیا تو وہ اپنے گھر لوٹ جائے اور جب پاک ہو تو مسجد میں واپس آ جائے جس وقت بھی پاک ہو پھر اپنے پچھلے اعتکاف پر بناء کرے اور اس عورت کے مانند جس عورت پر دو مہینے کے متواتر روزے واجب ہوں اور اسے حیض آ جائے تو پاک ہونے پر اپنے گزشتہ روزوں پر بنا کرے اور اس میں تاخیر بالکل نہ کرے۔

۳۴۹- وَحَدَّثَنِي زِيَادٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْهَبُ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ فِي الْبُيُوتِ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انسانی ضرورت کے تحت گھروں میں جایا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ مَعَ جَنَازَةِ أَبَوَيْهِ وَلَا مَعَ غَيْرِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ معتکف اپنے والدین یا دوسرے کے جنازے کے ساتھ نہ جائے۔

۵- بَابُ النِّكَاحِ فِي الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف میں نکاح کرنا

قَالَ مَالِكٌ لَا بَأْسَ بِنِكَاحِ الْمُعْتَكِفِ نِكَاحَ الْمِلْكِ مَالَمْ يَكُنِ الْمَسِيسُ، وَالْمَرْأَةُ الْمُعْتَكِفَةُ أَيْضًا تُنْكَحُ نِكَاحَ الْخِطْبَةِ مَا لَمْ يَكُنِ الْمَسِيسُ، وَيَحْرُمُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ مِنْ أَهْلِهِ بِاللَّيْلِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْهُنَّ بِالنَّهَارِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر معتکف اپنا نکاح کرے تو کوئی ڈر نہیں لیکن ہاتھ نہ لگایا جائے' اسی طرح اعتکاف والی عورت کا معاملہ ہے جب کہ ہاتھ نہ لگایا جائے اور معتکف پر رات میں بھی وہی چیزیں حرام ہیں جو اس کے لیے دن میں حرام ہیں۔

قَالَ يَحْيَى قَالَ زِيَادٌ قَالَ مَالِكٌ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ وَلَا يَتَلَذَّذُ مِنْهَا بِقُبْلَةٍ وَلَا غَيْرِهَا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَكْرَهُ لِلْمُعْتَكِفِ، وَلَا لِلْمُعْتَكِفَةِ أَنْ يَنْكِحَا فِي اعْتِكَافِهِمَا مَا لَمْ يَكُنِ الْمَسِيسُ فَيُكْرَهُ وَلَا يُكْرَهُ لِلصَّائِمِ أَنْ يَنْكِحَ فِي صِيَامِهِ، وَفَرْقٌ بَيْنَ نِكَاحِ الْمُعْتَكِفِ، وَنِكَاحِ الْمُحْرِمِ أَنَّ الْمُحْرِمَ يَأْكُلُ، وَيَشْرَبُ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ، وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ، وَلَا يَتَطَيَّبُ. وَالْمُعْتَكِفُ وَالْمُعْتَكِفَةُ يَدَّهِنَانِ، وَيَتَطَيَّبَانِ، وَيَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ شَعَرِهِ، وَلَا يَشْهَدَانِ الْجَنَائِزَ، وَلَا يُصَلِّيَانِ عَلَيْهَا، وَلَا يَعُودَانِ الْمَرِيضَ، فَأَمْرُهُمَا فِي النِّكَاحِ مُخْتَلِفٌ، وَذَلِكَ

یحییٰ' زیاد' امام مالک نے فرمایا کہ اعتکاف میں آدمی کا اپنی بیوی کو چھونا حلال نہیں ہے اور نہ بوسہ وغیرہ کے ذریعے اس سے لذت حاصل کرے اور میں نے کسی سے نہیں سنا کہ وہ اعتکاف والے مرد یا عورت کے نکاح کرنے کو مکروہ جانے جب تک کہ مساس نہ ہو کیونکہ یہ مکروہ ہے اور روزے کی حالت میں روزہ دار کے لیے نکاح کرنا مکروہ نہیں ہے۔ معتکف اور احرام والے کے نکاح میں یہ فرق ہے کہ احرام والا کھاتا پیتا ہے' بیمار کی عیادت کرتا ہے' جنازے کے ساتھ جاتا ہے لیکن خوشبو نہیں لگاتا جبکہ اعتکاف والے مرد عورت خوشبو لگاتے' تیل ڈالتے' اپنے بال درست کرتے ہیں مگر جنازے کے ساتھ نہیں جاتے' اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے اور مریض کی عیادت نہیں کرتے۔ پس ان کے نکاح کا حکم

Presented by www.ziaraat.com

الْمَاضِيْ مِنَ السُّنَّةِ فِيْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَالْمُعْتَكِفِ وَغَيْرِهِ

بھی مختلف ہے [illegible] کے نکاح [illegible]

٦- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

۳۵۰- **حَدَّثَنِيْ** زِيَادٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوُسْطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ فِيْهَا مِنْ صُبْحِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنِ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَسْجُدُ مِنْ صُبْحِهَا فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف کیا تو جب اکیسویں رات ہوئی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آیا کرتے تھے تو فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو اسے چاہیے کہ آخری عشرے کا اعتکاف کرے اور آج رات میں نے شب قدر کو دیکھا لیکن پھر مجھے بھلا دی گئی اور میں نے دیکھا اس کی صبح کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، پس اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَأُمْطِرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ وَعَلٰى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ. صحیح البخاری (۲۰۲۷) صحیح مسلم (۲۷۶۱ تا ۲۷۶۵)

حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت پتوں اور شاخوں کی تھی۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میری آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کا نشان تھا یعنی اکیسویں رات کی صبح کو۔

۳۵۱- **وَحَدَّثَنِيْ** زِيَادٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

صحیح البخاری (۲۰۲۰) صحیح مسلم (۲۷۶۸)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔

۳۵۲- **وَحَدَّثَنِيْ** زِيَادٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. صحیح مسلم (۲۷۵۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

۳۵۳- **وَحَدَّثَنِيْ** زِيَادٌ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَجُلٌ شَاسِعُ الدَّارِ فَمُرْنِيْ لَيْلَةً أَنْزِلُ لَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا گھر بہت دور ہے، میرے لئے ٹھہرنے کی رات مقرر فرما دیجئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ رمضان کی تیسویں رات کو

Presented by www.ziaraat.com

اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ. صحیح مسلم(۲۷۶۷)

۳۵۴ [illegible]

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ نَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

صحیح البخاری(۲۰۲۳)

کہ مجھے رمضان کی وہ رات دکھائی گئی پھر میں بھول گیا تو اسے تلاش کرو۔ [illegible] کہ مجھے رمضان کی وہ رات دکھائی گئی پھر دو آدمیوں نے تو یا تو اٹھائی گئی۔ اب اسے انتیسویں ستائیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کیا کرو۔

۳۵۵- وَحَدَّثَنِيْ زِيَادٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا، فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ. صحیح البخاری(۲۰۱۵) صحیح مسلم(۲۷۵۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرام کو شب قدر کے اندر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے خواب کی طرح میں نے بھی آخری سات راتوں میں دیکھی ہے۔ پس جو اسے تلاش کرے تو آخری سات راتوں میں ڈھونڈے۔

[۳۴۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ زِيَادٌ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُرِيَ اَعْمَارَ النَّاسِ قَبْلَهُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَكَاَنَّهُ تَقَاصَرَ اَعْمَارَ اُمَّتِهِ اَنْ لَا يَبْلُغُوْا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ الَّذِيْ بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِيْ طُوْلِ الْعُمُرِ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ. (رسالہ وصل البلاغات الاربع لابن الصلاح ج ۱ ص ۲۲)

امام مالک نے ایک معتبر صاحب علم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کو پہلے لوگوں کی عمریں دکھائی گئیں یا ان میں سے جو اللہ نے چاہا تو آپ نے اپنی امت کی عمروں کو کم سمجھا کہ یہ عمل میں وہاں تک نہیں پہنچیں گے جہاں تک وہ لمبی عمروں کے باعث پہنچے تو اللہ نے ہزار مہینوں سے بہتر شب قدر عطا فرما دی۔

[۳۵۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ زِيَادٌ، عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظِّهِ مِنْهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے: جو شب قدر کی نماز عشاء میں شامل ہوا تو اس نے شب قدر کا ثواب حاصل کر لیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۰- كِتَابُ الْحَجِّ

حج کا بیان

۱- بَابُ الْغُسْلِ لِلْاِهْلَالِ

احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا

۳۵۶- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، اَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْبَيْدَاءِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتُهِلَّ. صحیح مسلم(۲۹۰۰)

قاسم بن محمد نے حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت محمد بن ابوبکر کو بیداء کے مقام پر جنا تو حضرت ابوبکر نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ان سے کہیے کہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

Presented by www.ziaraat.com

[۳۵۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ [illegible] عُمَیْسٍ ، وَکَانَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فِی الْحُلَیْفَۃِ فَاَمَرَھَا اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ ، ثُمَّ تُھِلَّ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس [illegible] ان نے فرمایا کہ [illegible] کے حکم دیا کہ وہ غسل کریں اور احرام باندھ لیں۔

ف: حضرت اسماء بنت عمیس یہ صحابیہ صالحہ عاقلہ جمیلہ ہیں یہ حضرت علی کے بڑے بھائی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کی جانب ہجرت کی ان سے تین صاحبزادے عبداللہ محمد اور عون پیدا ہوئے جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار جام شہادت نوش فرما گئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ نکاح کر لیا ان سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت علی سے نکاح کر لیا اور کمسن ہونے کے باعث محمد بن ابوبکر بھی حضرت علی کے زیر پرورش رہے اسی ایک تاریخی حقیقت کو سامنے رکھیں تو دونوں مقدس گھرانوں کے خوشگوار اور انتہائی قریبی تعلقات کی روشن تصویر نگاہوں کے سامنے آ جاتی ہے اور اس جھوٹے پروپیگنڈے کے چہرے سے نقاب ہٹ جاتی ہے جو حضرت ابوبکر اور حضرت علی کے درمیان کدورت اور کشیدگی بتانے کو اپنے دین و ایمان کی بنیاد بنائے بیٹھے ہیں۔

علاوہ بریں محمد بن ابوبکر کے صاحبزادے ہیں قاسم بن محمد۔ جو اکابر تابعین و افاضل عصر اور مدینہ منورہ کے سات فقہاء سے ہیں۔ یہی قاسم بن محمد تو خسر ہیں امام محمد باقر کے اور نانا جان ہیں امام جعفر صادق کے۔ گویا حضرت ابوبکر صدیق وہ ہیں جو امام جعفر صادق کے نانا جان کے دادا جان ہیں۔ ان حضرات کے نسلاً بعد نسلاً کس طرح رشتہ داری کے تعلقات چلتے رہے کہ دونوں گھرانے باہم شیر و شکر نظر آتے ہیں۔ اگر ان گھرانوں کے مابین ذرا سا بھی بُعد ہوتا تو اس طرح ایک دوسرے کی آنکھوں کا نور اور اس طرح ایک دوسرے کے دل کا سرور بن کر کبھی نہ رہتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۳۵۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَغْتَسِلُ لِاِحْرَامِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ ، وَلِدُخُوْلِہٖ مَکَّۃَ ، وَلِوُقُوْفِہٖ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما غسل کیا کرتے تھے احرام باندھنے سے پہلے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے اور عرفات میں ٹھہرنے کے لیے۔

۲- بَابُ غُسْلِ الْمُحْرِمِ

محرم کے غسل کا بیان

۳۵۷- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ، عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُنَیْنٍ ، عَنْ اَبِیْہِ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ اِخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ یَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَہٗ ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ لَا یَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَہٗ. قَالَ فَاَرْسَلَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ اِلٰی اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ ، فَوَجَدْتُّہٗ یَغْتَسِلُ بَیْنَ الْقَرْنَیْنِ ، وَھُوَ یُسْتَرُ بِثَوْبٍ ، فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ ، فَقَالَ مَنْ ھٰذَا؟ فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حُنَیْنٍ ، اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُکَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ وَھُوَ مُحْرِمٌ؟

عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ میں ابواء کے مقام پر اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ محرم اپنا سر نہ دھوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری کی خدمت میں بھیجا تو میں نے انہیں دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے پایا اور کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبداللہ بن حنین ہوں، مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک کس

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يَدَهٗ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَاَهٗ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَأْسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ صُبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ.

صحیح البخاری (۱۸۴۰) صحیح مسلم (۲۸۸۱-۲۸۸۲)

طرح دھویا کرتے تھے؟ حضرت ابوایوب نے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر [illegible] مجھے [illegible] نظر آنے لگا کہ انہوں نے ایک آدمی سے پانی ڈالنے کے لیے کہا تو اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے کیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا تھا۔

[۳۵۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ، وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَاءً، وَهُوَ يَغْتَسِلُ اصْبُبْ عَلٰى رَأْسِيْ. فَقَالَ يَعْلٰى اَتُرِيْدُ اَنْ تَجْعَلَهَا بِيْ؟ اِنْ اَمَرْتَنِيْ صَبَبْتُ. فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اصْبُبْ فَلَنْ يَزِيْدَهُ الْمَاءُ اِلَّا شَعَثًا.

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعلیٰ بن منیہ سے فرمایا جو غسل کرتے وقت ان کے اوپر پانی ڈالا کرتے تھے کہ میرے سر پر پانی ڈالو۔ یعلیٰ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ گناہ مجھ پر ہو؟ اگر آپ حکم فرمائیں تو میں ڈالوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ڈالو پانی سے یہی ہوگا کہ بال اور بکھر جائیں گے۔

۳۵۸- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ حَتّٰى يُصْبِحَ، ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ، ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِيْ بِاَعْلٰى مَكَّةَ، وَلَا يَدْخُلُ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا، اَوْ مُعْتَمِرًا حَتّٰى يَغْتَسِلَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ اِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ بِذِيْ طُوًى، وَيَاْمُرُ مَنْ مَعَهٗ، فَيَغْتَسِلُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلُوْا. صحیح البخاری (۱۵۷۳)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے دو گھاٹیوں کے درمیان، جب صبح ہو جاتی تو نماز فجر ادا کر کے اس گھاٹی سے داخل ہوتے جو مکہ معظمہ کے بالائی جانب ہے اور جب حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلتے تو بغیر غسل کیے مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوتے یعنی مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے نزدیک جا کر ذی طویٰ میں غسل کرتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی داخل ہونے سے پہلے غسل کرنے کا حکم دیا کرتے۔

[۳۵۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَغْسِلُ رَأْسَهٗ، وَهُوَ مُحْرِمٌ اِلَّا مِنَ الْاِحْتِلَامِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر احرام کی حالت میں اپنا سر نہ دھوتے مگر احتلام کے باعث۔

قَالَ مَالِكٌ سَمِعْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ لَا بَاْسَ اَنْ يَغْسِلَ الرَّجُلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهٗ بِالْغَسُوْلِ بَعْدَ اَنْ يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَقَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهٗ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ قَتْلُ الْقَمْلِ، وَحَلْقُ الشَّعْرِ، وَاِلْقَاءُ التَّفَثِ، وَلُبْسُ الثِّيَابِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ محرم کو خطمی و کھلی وغیرہ سے اپنا سر دھونے میں کوئی حرج نہیں یعنی جمرۂ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد اور سر منڈانے سے پہلے اور یہ اس لیے ہے کہ جب جمرۂ عقبہ پر رمی کر لی تو جوں مارنا، سر منڈانا، میل چھڑانا اور کپڑے پہننا اس کے لیے حلال ہو گیا۔

۳- بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ فِي الْاِحْرَامِ

احرام میں جو کپڑے پہننا ممنوع ہیں

Presented by www.ziaraat.com

۳۵۹- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَلْبَسُ الْقُمُصَ ' وَلَا الْعَمَائِمَ ' وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ ' وَلَا الْبَرَانِسَ ' وَلَا الْخِفَافَ ' اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ ' فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ ' وَلْیَقْطَعْھُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ ' وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّیَابِ شَیْئًا مَسَّہُ الزَّعْفَرَانُ ' وَلَا الْوَرْسُ.

صحیح البخاری (۱۵۴۲) صحیح مسلم (۲۷۸۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص [illegible] رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ محرم کون سے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قمیص، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو مگر جسے جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لے لیکن اتنے کاٹ لے کہ ٹخنوں سے نیچے رہیں اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنو جسے زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔

قَالَ یَحْیٰی سُئِلَ مَالِکٌ عَمَّا ذُکِرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ ' فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ بِھٰذَا ' وَلَا اَرٰی اَنْ یَلْبَسَ الْمُحْرِمُ سَرَاوِیْلَ ' لِاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِیْلَاتِ فِیْمَا نَھٰی عَنْہُ مِنْ لُبْسِ الثِّیَابِ الَّتِیْ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ یَلْبَسَھَا ' وَلَمْ یَسْتَثْنِ فِیْھَا کَمَا اسْتَثْنٰی فِی الْخُفَّیْنِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جس کو ازار نہ ملے تو وہ شلوار پہن لے''۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نہیں سنی اور میرے خیال میں محرم شلوار نہیں پہن سکتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے شلواروں کے پہننے سے منع فرمایا ہے جبکہ آپ نے ان کپڑوں سے منع فرمایا جن کا پہننا محرم کے لیے درست نہیں اور حضور نے موزوں کی طرح اس کا استثنیٰ بھی نہیں فرمایا۔

٤- بَابُ لُبْسِ الثِّیَابِ الْمُصْبَغَةِ فِی الْاِحْرَامِ

احرام میں رنگین کپڑے پہننا

۳۶۰- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّہٗ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ. وَقَالَ مَنْ لَمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ ' فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ ' وَلْیَقْطَعْھُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ.

صحیح البخاری (۵۸۵۲) صحیح مسلم (۲۷۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کو زعفران یا ورس کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جس کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے لیکن چاہیے کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے۔

[۳۵۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّہٗ سَمِعَ اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' یُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰی عَلٰی طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا ' وَھُوَ مُحْرِمٌ ' فَقَالَ عُمَرُ مَا ھٰذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ یَا طَلْحَةُ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّمَا ھُوَ مَدَرٌ ' فَقَالَ عُمَرُ اِنَّکُمْ اَیُّھَا الرَّھْطُ اَئِمَّةٌ یَقْتَدِیْ بِکُمُ النَّاسُ ' فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاھِلًا رَاٰی ھٰذَا الثَّوْبَ لَقَالَ اِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ کَانَ یَلْبَسُ الثِّیَابَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو حالت احرام میں رنگین کپڑا پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے طلحہ! یہ رنگا ہوا کپڑا کیسا ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا: اے امیر المومنین! یہ مٹی سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ حضرات امتِ محمدیہ کے امام ہیں' لوگ آپ کی پیروی کرتے ہیں' اگر کسی جاہل آدمی نے یہ کپڑا دیکھا تو ضرور کہے گا کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو حالتِ احرام میں رنگین کپڑا پہنے ہوئے دیکھا' لہٰذا آپ حضرات کسی بھی

Presented by www.ziaraat.com

الْمُصْبَغَةَ فِي الْاِحْرَامِ ' فَلَا تَلْبَسُوْا اَيُّهَا الرَّهْطُ شَيْئًا مِنْ

چیز سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنا کریں۔

[۳۵۶] **اثر** وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

وَلَيْسَ الثِّيَابُ الْمُعَصْفَرَةُ مِنَ الْمُصَبَّغَاتِ وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ

لُبْسٌ فِيهَا زَعْفَرَانٌ.

قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ ثَوْبٍ مَسَّهُ طِيبٌ ' ثُمَّ ذَهَبَ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ ' هَلْ يُحْرِمُ فِيهِ؟ فَقَالَ نَعَمْ ' مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ صِبَاغٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ ' اَوْ وَرْسٍ.

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ جس کپڑے کو خوشبو لگی ہو' پھر خوشبو جاتی رہے تو کیا اس میں احرام باندھ لیا جائے؟ فرمایا: ہاں! جبکہ اس میں زعفران یا ورس کا رنگ نہ ہو۔ ف

ف: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حالتِ احرام میں کسم' ورس یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا جن سے خوشبو آتی ہو مکروہ ہے۔ اگر خوشبو زائل ہو چکی تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہی مذہب امام ابوحنیفہ' امام شافعی اور امام مالک کا ہے۔ جمہور فقہاء اسی پر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵- بَابُ لُبْسِ الْمُحْرِمِ الْمِنْطَقَةَ

محرم کا پیٹی باندھنا

[۳۵۷] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما محرم کی پیٹی باندھنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

[۳۵۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ فِي الْمِنْطَقَةِ يَلْبَسُهَا الْمُحْرِمُ تَحْتَ ثِيَابِهِ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا جَعَلَ طَرَفَيْهَا جَمِيعًا سُيُورًا يَعْقِدُ بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ.

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِي ذٰلِكَ.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کو فرماتے ہوئے سنا کہ محرم اگر کپڑوں کے نیچے پیٹی باندھ لے تو کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے دونوں سروں پر تسمے ہوں جو ایک دوسرے سے باندھ دیئے جائیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ میں نے سب سے اچھی بات سنی۔

۶- بَابُ تَخْمِيرِ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ

محرم کا منہ کو ڈھانپنا

[۳۵۹] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ' اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْفُرَافِصَةُ بْنُ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيُّ اَنَّهُ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعَرْجِ يُغَطِّي وَجْهَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

قاسم بن محمد نے فرمایا کہ مجھے فرافصہ بن عمیر حنفی نے بتایا کہ عرج کے مقام پر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حالتِ احرام میں اپنا منہ ڈھانپ رکھا تھا۔

[۳۶۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَا فَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّاْسِ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ ٹھوڑی سے اوپر والا حصہ سر میں داخل ہے' لہٰذا

Presented by www.ziaraat.com

فَلَا يُخَمِّرُهُ الْمُحْرِمُ.

محرم اسے نہ چھپائے۔

[۳۶۱] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي [illegible] عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَفَّنَ ابْنَهُ وَاقِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَاتَ بِالْجُحْفَةِ مُحْرِمًا، وَخَمَّرَ رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ، وَقَالَ لَوْ لَا أَنَّا حُرُمٌ لَطَيَّبْنَاهُ.

[illegible] حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے صاحبزادے حضرت واقد بن عبداللہ کو کفن پہنایا جن کا انتقال احرام کے اندر جحفہ میں انتقال ہو گیا تھا اور ان کے سر اور چہرے کو ڈھانپ دیا اور فرمایا کہ اگر ہم محرم نہ ہوتے تو ضرور اسے خوشبو لگاتے۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ مَا دَامَ حَيًّا، فَإِذَا مَاتَ، فَقَدْ انْقَضَى الْعَمَلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ عمل اسی وقت ہے جب تک کوئی زندہ رہے جب مر گیا تو عمل ختم ہو گیا۔

[۳۶۲] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ، وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ جو عورت احرام باندھے ہوئے ہو وہ چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور دستانے نہ پہنے۔

[۳۶۳] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، أَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ، وَنَحْنُ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت منذر نے فرمایا کہ حالتِ احرام کے اندر ہم اپنے چہرے ڈھانپ لیا کرتیں اور ہم حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق کے ساتھ ہوتیں۔

۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيبِ فِي الْحَجِّ

دورانِ حج خوشبو لگانے کا بیان

۳۶۱- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

صحیح البخاری (۱۵۳۹) صحیح مسلم (۲۸۱۸)

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام کھولنے کے لیے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی۔

۳۶۲- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ، وَعَلَى الْأَعْرَابِيِّ قَمِيصٌ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْزِعْ قَمِيصَكَ، وَاغْسِلْ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ عَنْكَ، وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَفْعَلُ فِي حَجَّتِكَ.

صحیح البخاری (۱۵۳۶) صحیح مسلم (۲۷۹۰ تا ۲۷۹۴)

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حنین سے ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اعرابی کے اوپر قمیص تھی جس پر زرد نشانات تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے تو آپ مجھے کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اپنی قمیص اتار دو اور زردی کے نشانات اس سے دھو ڈالو اور پھر اپنے عمرے میں اسی طرح کرو جیسے اپنے حج میں کرتے ہو۔

[۳۶۴] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

اسلم مولیٰ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی

Presented by www.ziaraat.com

اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِیْحَ طِیْبٍ ' وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ فَصَّلَ مِنْ رِیْحِ ذٰلِكَ الطِّیْبِ ' فَقَالَ مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ مِنِّیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ. فَقَالَ مِنْكَ لَعَمْرُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اِنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ طَیَّبَتْنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَتَرْجِعَنَّ فَلَتَغْسِلَنَّهُ.

اللہ تعالیٰ عنہ کو شجرہ کے مقام پر خوشبو آئی تو فرمایا کہ یہ خوشبو کس [illegible] حضرت عمر نے فرمایا واللہ تعالیٰ کی قسم! آپ سے؟ حضرت معاویہ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المؤمنین! حضرت ام حبیبہ نے مجھے خوشبو لگا دی تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ ضرور اسے دھو کر واپس آیئے۔

[۳۶۵] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ الصَّلْتِ بْنِ زُبَیْدٍ ' عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِهٖ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِیْحَ طِیْبٍ ' وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ ' وَاِلٰی جَنْبِهٖ كَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ ' فَقَالَ عُمَرُ مِمَّنْ رِیْحُ هٰذَا الطِّیْبِ؟ فَقَالَ كَثِیْرٌ مِنِّیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ' لَبَّدْتُ رَاْسِیْ ' وَاَرَدْتُ اَنْ لَا اَحْلِقَ ' فَقَالَ عُمَرُ فَاذْهَبْ اِلٰی شَرَبَةٍ ' فَاَدْلُكْ رَاْسَكَ حَتّٰی تُنَقِّیَهُ. فَفَعَلَ كَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ.

صلت بن زبید نے اپنے کئی گھر والوں سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شجرہ کے مقام پر خوشبو محسوس کی اور ان کے پہلو میں کثیر بن صلت تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے؟ کثیر نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! مجھ سے، میں نے اپنے سر کے بال جمائے ہوئے ہیں اور میرا سر منڈانے کا ارادہ نہیں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ کسی گھڑے کے پاس جاؤ اور سر کو مل مل کر اسے دھو ڈالو۔ پس کثیر بن صلت نے ایسا ہی کیا۔

قَالَ مَالِكٌ الشَّرَبَةُ حَفِیْرٌ تَكُوْنُ عِنْدَ اَصْلِ النَّخْلَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ شربہ اس گڑھے کو کہتے ہیں جو کھجور کی جڑ کے پاس ہوتا ہے۔ ف

ف: امام مالک کا موقف یہ ہے کہ اگر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی اور حالت احرام میں بھی خوشبو کا اثر باقی رہے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ ان کا عمل حضرت عمر کے اس ارشاد پر ہے جیسا کہ انہوں نے حضرت معاویہ اور حضرت کثیر بن الصلت سے فرمایا۔ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک اگر حالت احرام میں خوشبو کا اثر باقی رہے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ ان بزرگوں کا عمل حدیث عائشہ پر ہے جو موطا امام مالک کے اسی باب کی سب سے پہلی حدیث ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۳۶۶] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ ' وَرَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّ الْوَلِیْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَاَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ' وَخَارِجَةَ بْنَ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ اَنْ رَمَی الْجَمْرَةَ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ ' وَقَبْلَ اَنْ یُّفِیْضَ عَنِ الطِّیْبِ ' فَنَهَاهُ سَالِمٌ ' وَاَرْخَصَ لَهٗ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

امام مالک نے یحییٰ بن سعید، عبداللہ بن ابوبکر اور ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ ولید بن عبدالملک نے سالم بن عبداللہ اور خارجہ بن زید بن ثابت سے کنکریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد اور طواف افاضہ سے پہلے خوشبو لگانے کے متعلق پوچھا تو سالم بن عبداللہ نے منع کیا اور خارجہ بن زید بن ثابت نے اسے اجازت دی۔

قَالَ مَالِكٌ لَا بَاْسَ اَنْ یَّدَّهِنَ الرَّجُلُ بِدُهْنٍ لَیْسَ فِیْهِ طِیْبٌ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ ' وَقَبْلَ اَنْ یُّفِیْضَ مِنْ مِنًی بَعْدَ رَمْیِ الْجَمْرَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ محرم کے لیے ایسا تیل لگانے میں کوئی حرج نہیں جس کے اندر خوشبو نہ ہو جبکہ یہ منیٰ سے لوٹنے سے پہلے اور کنکریاں مارنے کے بعد ہو۔

قَالَ یَحْیٰی سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ طَعَامٍ فِیْهِ

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس کھانے کے بارے

Presented by www.ziaraat.com

زَعْفَرَانٌ هَلْ يَأْكُلُهُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ اَمَّا مَا تَمَسُّهُ النَّارُ مِنْ

میں پوچھا گیا جس میں زعفران ہو کہ کیا احرام والا اسے کھا سکتا

شارح: رنگ، مہندی اور عرفج کے بعد خوشبو کا حکم ہے پہلے تو بتلاتے ہے سالم بن عبداللہ بن عمر نے منع فرمایا ہے اور امام مالک کا اس پر عمل ہے اسی سے ماخوذ ہے ربیعہ بن زید بن ثابت سے اس کی اجازت آئی ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک کے نزدیک جس کھانے میں زعفران ہو اور اسے آگ پر پکایا گیا ہو تو اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک خواہ وہ آگ پر پکایا یا نہ پکایا ہر حالت میں اس کا کھانا درست ہے صرف تنہا زعفران کا کھانا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸- بَابُ مَوَاقِيتِ الْاِهْلَالِ

احرام باندھنے کے میقات

۳۶۳- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ. صحیح البخاری (۱۵۲۵) صحیح مسلم (۲۷۹۷)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے۔ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مجھ تک پہنچا کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھا کریں۔

۳۶۴- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُهِلُّوْا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَاَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مدینہ منورہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے۔

۳۶۵- **قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ** بْنُ عُمَرَ اَمَّا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثُ فَسَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.
صحیح البخاری (۷۳۴۴) صحیح مسلم (۲۸۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ یہ تینوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنے اور مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمن والے یلملم سے احرام باندھا کریں۔

[۳۶۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَهَلَّ مِنَ الْفَرْعِ.

مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر نے فرع سے احرام باندھا۔

[۳۶۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَهَلَّ مِنْ اِيْلِيَاءَ.

امام مالک نے ایک ثقہ آدمی سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے بیت المقدس سے احرام باندھا۔

۳۶۶- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَهَلَّ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ بِعُمْرَةٍ.
سنن ابوداؤد (۱۹۹۶) سنن ترمذی (۹۳۵) سنن نسائی (۲۸۶۳)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا۔

Presented by www.ziaraat.com

۹- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْإِهْلَالِ

احرام باندھنے کا طریقہ اور لبیک کہنا

۳۶۷- حَدَّثَنِي [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ [illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ. قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ. صحیح البخاری (۱۵۴۹) صحیح مسلم (۲۸۰۳)

لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک ''راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اس میں یہ اضافہ کرتے ''لبیک وسعدیک والخیر بیدیک لبیک والرغباء الیک والعمل''۔

۳۶۸- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَهَلَّ. صحیح البخاری (۱۵۱۴) صحیح مسلم (۲۸۱۴)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذوالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعتیں ادا کرتے اور جب اپنی سواری پر جلوہ افروز ہو جاتے تو لبیک کہتے۔

۳۶۹- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ. صحیح البخاری (۱۵۴۱) صحیح مسلم (۲۸۰۴ تا ۲۸۰۹)

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ابتداء کرنے کا تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ نہیں کہا مگر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

۳۷۰- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا. قَالَ وَمَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ، وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتّٰى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا،

عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر سے گزارش کی کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کے چار کام ایسے دیکھے ہیں کہ آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو وہ کام کرتے نہیں دیکھا۔ فرمایا کہ اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ رکنِ یمانی اور حجر اسود کے سوا اور کسی رکن کو نہیں چھوتے، میں نے دیکھا کہ آپ ایسے جوتے پہنتے ہیں جن میں بال نہیں ہوتے۔ میں نے آپ کو زرد خضاب کرتے دیکھا اور میں نے دیکھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے تو لوگوں نے چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیا اور آپ آٹھویں ذوالحجہ سے پہلے احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ ارکان کی بات تو یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چھوتے نہیں دیکھا مگر ان دونوں ارکان کو، رہی سبتیہ جوتوں کی بات تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایسے جوتے پہنتے جن پر بال نہ ہوتے اور انہیں وضو کر کے پہن لیتے، لہٰذا میں

Presented by www.ziaraat.com

فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا ' وَاَمَّا الْاِهْلَالُ ' فَاِنِّیْ لَمْ اَرَ

ایسے جوتے پہننا پسند کرتا ہوں' زرد رنگ کی بات یہ ہے کہ میں

اللہ ﷺ کو احرام باندھتے نہیں دیکھا مگر جب سواری کا جانور سیدھا کھڑا ہو جاتا۔

[۳۶۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَيْفَةِ ' ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَرْكَبُ ' فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ اَحْرَمَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھتے' پھر باہر نکل کر سوار ہوتے اور جب سواری سیدھی ہو جاتی تو احرام باندھتے۔

[۳۷۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ الْمَلِکِ بْنَ مَرْوَانَ اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ ' وَاَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ اَشَارَ عَلَيْهِ بِذٰلِکَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عبدالملک بن مروان نے مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جب کہ ان کی سواری سیدھی ہو گئی اور یہ بات انہیں ابان بن عثمان نے بتائی تھی۔

۱۰- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ

احرام میں بلند آواز سے لبیک کہنا

۳۷۱- **حَدَّثَنِیْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ' عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ' عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ الْاَنْصَارِیِّ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ ' فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ ' اَوْ مَنْ مَعِیَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ' اَوْ بِالْاِهْلَالِ يُرِيْدُ اَحَدَهُمَا. سنن ابوداؤد (۱۸۱٤) سنن ترمذی (۸۲۹) سنن نسائی (۲۷۵۲) سنن ابن ماجہ (۲۹۲۲)

خلاد بن سائب انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھے یہ حکم پہنچایا کہ میں اپنے اصحاب یا جو میرے ساتھ ہیں انہیں یہ حکم دوں کہ تلبیہ کہتے وقت یا احرام باندھتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کیا کریں یہاں ان دونوں میں سے ایک چیز مراد ہے۔

[۳۷۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ لِتُسْمِعَ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا.

امام مالک نے اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تلبیہ میں عورتوں پر آواز بلند کرنا نہیں ہے صرف اتنی آواز سے کہیں کہ خود سن سکیں۔

قَالَ مَالِکٌ لَا يَرْفَعُ الْمُحْرِمُ صَوْتَهٗ بِالْاِهْلَالِ فِیْ مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ لِيُسْمِعَ نَفْسَهٗ وَمَنْ يَّلِيْهِ ' اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ' وَمَسْجِدِ مِنًى ' فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فِيْهِمَا.

امام مالک نے فرمایا کہ محرم اپنی آواز کو جامع مسجدوں میں بلند نہ کرے' بس وہ خود سنے یا نزدیک والا' سوائے مسجد حرام اور مسجد منیٰ کے کیونکہ ان دونوں میں آواز بلند کی جائے گی۔

قَالَ مَالِکٌ سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے بعض اہل علم حضرات کو

Presented by www.ziaraat.com

التَّلْبِيَةَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ، وَعَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ.

فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز کے بعد اور ہر چڑھائی پر چڑھتے

۱۱- بَابُ اِفْرَادِ الْحَجِّ

حج افراد کا بیان

۳۷۲- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ، عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ ، وَعُمْرَةٍ ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ ، وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ. فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ ، وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ ، اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ ، وَالْعُمْرَةَ ، فَلَمْ یُحِلُّوْا حَتّٰی کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ.

صحیح البخاری (۱۵۶۲) صحیح مسلم (۲۹۰۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا اور بعض نے حج کا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔ جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے احرام کھول دیا لیکن جنہوں نے حج کا یا حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا انہوں نے قربانی کے روز تک احرام نہ کھولا۔

۳۷۳- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ. صحیح مسلم (۲۹۱۳)

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کیا۔

[۳۷۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کیا۔

[۳۷۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَهْلَ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ ، ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ یُهِلَّ بَعْدَهٗ بِعُمْرَةٍ ، فَلَیْسَ لَهٗ ذٰلِکَ.

قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ الَّذِیْ اَدْرَکْتُ عَلَیْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حج مفرد کا احرام باندھا' پھر اس کا دل چاہا کہ عمرہ کا احرام باندھ لوں تو وہ ایسا نہیں کرسکتا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی پر میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا ہے۔

۱۲- بَابُ الْقِرَانِ فِی الْحَجِّ

حج قران کا بیان

[۳۷۴] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ، عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ اَبِیْهِ ، اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ دَخَلَ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ بِالسُّقْیَا ، وَهُوَ یَنْجَعُ بَکَرَاتٍ لَهٗ دَقِیْقًا وَخَبَطًا ، فَقَالَ هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ یَنْهٰی عَنْ اَنْ یُقْرَنَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَخَرَجَ عَلِیُّ بْنُ

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت مقداد بن اسود اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے جبکہ وہ اپنے بکری کے بچوں کو آٹا وغیرہ گھول کر پلا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان حج اور عمرہ کے درمیان قران سے منع کرتے ہیں۔ حضرت علی نکلے اور ان کے ہاتھوں پر آٹے اور پتوں کے نشانات

Presented by www.ziaraat.com

اَبِیْ طَالِبٍ وَعَلٰی یَدَیْهِ اَثَرُ الدَّقِیْقِ ' وَالْخَبَطِ ' فَمَا [illegible] عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَالَ اَنْتَ تَنْهٰی اَنْ تُفْرَدَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ ذٰلِکَ رَاْیِیْ. فَخَرَجَ عَلِیٌّ مُغْضَبًا وَهُوَ یَقُوْلُ لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا.

تھے اور میں ان کی کلائیوں کے ان نشانات کو بھولا نہیں ہوں یہاں [illegible] رائے تو یہی ہے۔ پس حضرت علی ناراض ہو کر یہ کہتے ہوئے چلے آئے لبیک اللھم لبیک بحجہ وعمرۃ معا (گویا اپنے عمل سے جواز ثابت کیا)۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ' لَمْ یَاْخُذْ مِنْ شَعَرِهٖ شَیْئًا ' وَلَمْ یَحْلِلْ مِنْ شَیْءٍ حَتّٰی یَنْحَرَ هَدْیًا اِنْ کَانَ مَعَهٗ ' وَیَحِلُّ یَوْمَ النَّحْرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جو حج وعمرہ کا قران کرے تو اپنے بال نہ کتروائے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک قربانی پیش نہ کرے اگر اس کے پاس ہو اور یوم النحر کو منیٰ میں احرام کھولے۔

[۳۷۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ خَرَجَ اِلَی الْحَجِّ ' فَمِنْ اَصْحَابِهٖ مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ ' وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ' وَمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ. فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ ' اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ یَحْلِلْ ' وَاَمَّا مَنْ کَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ' فَحَلُّوْا.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ حج کے لیے نکلے' آپ کے اصحاب میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا' بعض نے حج وعمرہ کو جمع کیا اور بعض نے عمرہ کا احرام باندھا' تو جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج وعمرہ کو جمع کیا انہوں نے احرام نہ کھولا اور جو عمرہ کر چکے تھے انہوں نے احرام کھول دیا۔

۳۷۴- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ' ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ یُهِلَّ بِحَجٍّ مَعَهَا فَذٰلِکَ لَهٗ مَا لَمْ یَطُفْ بِالْبَیْتِ ' وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ' وَقَدْ صَنَعَ ذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ حِیْنَ قَالَ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَیْتِ صَنَعْنَا کَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ ' فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ ' اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ.

صحیح البخاری (۱۸۰۶) صحیح مسلم (۲۹۷۹)

امام مالک نے بعض اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا' پھر چاہا کہ حج کا بھی اس کے ساتھ باندھ لے تو کر سکتا ہے جب تک بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کی ہو۔ حضرت ابن عمر نے ایسا ہی کیا جبکہ فرمایا تھا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کیا تھا۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: دونوں کا حال ایک جیسا ہے تو گواہ رہنا کہ میں نے حج کی نیت بھی عمرہ کے ساتھ کر لی ہے۔

۳۷۵- **قَالَ مَالِکٌ** وَقَدْ اَهَلَّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ ' ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ ' فَلْیُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ' ثُمَّ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِیْعًا.

صحیح البخاری (۱۵۵۶) صحیح مسلم (۲۹۰۲)

امام مالک نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا تھا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہے اُسے چاہیے کہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے اور پھر اُس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۳- بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ

[۳۷۶]- حدثني [illegible] عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ [illegible] عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ [illegible] مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ [illegible] الْيَوْمَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

صحیح البخاری (۱۶۵۹) صحیح مسلم (۳۰۸۵-۳۰۸۶)

لبیک نہ کہنے کا بیان

[illegible] کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہم میں سے بعض لبیک کہتے تو کوئی منع نہ کرتا اور بعض تکبیر کہتے اور انہیں بھی کوئی منع نہیں کیا کرتا تھا۔

[۳۷۶] **اثر**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يُلَبِّي فِي الْحَجِّ حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ.

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج میں لبیک کہتے رہتے یہاں تک کہ عرفہ کے روز جب سورج ڈھل جاتا تو لبیک کہنا موقوف کرتے تھے۔

قَالَ يَحْيَى : **قَالَ مَالِكٌ** وَذٰلِكَ الْأَمْرُ الَّذِي لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا: یہ ایسی بات ہے جس پر ہمارے شہر کے اہلِ علم ہمیشہ رہے ہیں۔

[۳۷۷]- **اثر**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا كَانَتْ تَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَجَعَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ.

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب وہ عرفات کی طرف جاتیں تو لبیک کہنا موقوف کر دیا کرتی تھیں۔

۳۷۷- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَغْدُوَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ، فَإِذَا غَدَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ، وَكَانَ يَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ. صحیح البخاری (۱۵۷۳) صحیح مسلم (۳۰۳۴)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب کے دوران بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے مابین سعی کرتے تو لبیک کہنا موقوف کر دیتے، پھر لبیک کہتے رہتے یہاں تک کہ منیٰ سے عرفات کو چلے یعنی صبح ہی سے لبیک کہنا ترک کر دیتے اور عمرہ میں حرم کے اندر داخل ہوتے ہی لبیک کہنا موقوف کر دیتے۔

[۳۷۸] **اثر**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يُلَبِّي، وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو لبیک کہنا موقوف کر دیا کرتے۔

[۳۷۹] **اثر**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَنْزِلُ مِنْ عَرَفَةَ بِنَمِرَةَ، ثُمَّ تَحَوَّلَتْ إِلَى الْأَرَاكِ.

علقمہ بن ابو علقمہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ پہلے عرفات کے اندر نمرہ میں اترتیں اور پھر اراک میں اترنے لگیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَتْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُهِلُّ مَا كَانَتْ فِي مَنْزِلِهَا ' [illegible] تَرَكَتِ الْإِهْلَالَ

ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ جب تک اپنی رہائش گاہ پر [illegible] جانب روانہ ہوتیں تو لبیک کہنا ترک کر دیتیں۔

قَالَتْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَعْتَمِرُ بَعْدَ الْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ فِي ذِي الْحِجَّةِ ' ثُمَّ تَرَكَتْ ذٰلِكَ ' فَكَانَتْ تَخْرُجُ قَبْلَ هِلَالِ الْمُحَرَّمِ ' حَتّٰى تَأْتِيَ الْجُحْفَةَ ' فَتُقِيمُ بِهَا حَتّٰى تَرَى الْهِلَالَ ' فَإِذَا رَأَتِ الْهِلَالَ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ.

ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ حج کے بعد ذوالحجہ میں مکہ مکرمہ سے عمرہ کرتیں پھر ایسا کرنا ترک کر دیا۔ چنانچہ محرم کا چاند دیکھنے سے پہلے نکل آتیں یہاں تک کہ جحفہ میں آ ٹھہرتیں چاند دیکھنے تک جب چاند دیکھ لیتیں تو عمرے کا احرام باندھ لیتیں۔

[۳۸۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَدَا يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مِنًى ' فَسَمِعَ التَّكْبِيرَ عَالِيًا ' فَبَعَثَ الْحَرَسَ يَصِيحُونَ فِي النَّاسِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا التَّلْبِيَةُ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز جب عرفہ کے روز منیٰ سے چلے تو بلند آواز سے تکبیر سنی گئی۔ انہوں نے محافظوں کو بھیجا جو بلند آواز سے کہہ رہے تھے: لوگو! یہ لبیک کہنے کا وقت ہے۔

۱۴- بَابُ إِهْلَالِ أَهْلِ مَكَّةَ وَمَنْ بِهَا مِنْ غَيْرِهِمْ

اہلِ مکہ اور مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے احرام کا بیان

[۳۸۱] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيَى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ' عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ يَأْتُونَ شُعْثًا ' وَأَنْتُمْ مُدَّهِنُونَ؟ أَهِلُّوا إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اہلِ مکہ! یہ کیا بات ہے کہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو ان کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور تم تیل لگاتے ہو؟ تم چاند دیکھ کر احرام باندھ لیا کرو۔

[۳۸۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَقَامَ بِمَكَّةَ تِسْعَ سِنِينَ يُهِلُّ بِالْحَجِّ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ ' وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نو سال تک مکہ مکرمہ میں رہے اور ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیا کرتے' عروہ بن زبیر بھی ان کے ساتھ ہوتے اور ایسا ہی کرتے۔

قَالَ يَحْيَى ' قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا يُهِلُّ أَهْلُ مَكَّةَ وَغَيْرُهُمْ بِالْحَجِّ إِذَا كَانُوا بِهَا ' وَمَنْ كَانَ مُقِيمًا بِمَكَّةَ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا مِنْ جَوْفِ مَكَّةَ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ.

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ اہل مکہ اور اس میں رہنے والے حج کا احرام باندھیں اور جو مکہ مکرمہ کا باشندہ نہ ہو وہ حرم کی حد سے باہر نہ نکلے۔

قَالَ يَحْيَى ' قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ أَهَلَّ مِنْ مَكَّةَ بِالْحَجِّ ' فَلْيُؤَخِّرِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ' وَالسَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ مِنًى ' وَكَذٰلِكَ صَنَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ جو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھے تو اسے چاہیے کہ بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کو مؤخر کر دے یہاں تک کہ منیٰ سے لوٹ آئے اور حضرت عبداللہ بن عمر ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مِنْ أَهْلِ

امام مالک سے ان کے بارے میں پوچھا گیا جو مدینہ منورہ

Presented by www.ziaraat.com

الْمَدِينَةِ، أَوْ غَيْرِهِمْ مِنْ مَكَّةَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ كَيْفَ

وليطف ما بدا له، وليصل ركعتين كلما طاف سبعا

وقد فعل ذلك أصحاب رسول الله ﷺ الذين أهلوا بالحج فحرموا الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة، حتى رجعوا من منى، وفعل ذلك عبد الله بن عمر، فكان يهل لهلال ذي الحجة بالحج من مكة، ويؤخر الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة، حتى يرجع من منى. وسئل مالك عن رجل من أهل مكة هل يهل من جوف مكة بعمرة؟ قال بل يخرج إلى الحل فيحرم منه.

وغیرہ کے باشندے ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر مکہ مکرمہ سے حج کا احرام

کے درمیان ہوتا ہے اور کلما طاف سبعا کے لئے جائے لہٰذا ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور کل سات مرتبہ طواف کرے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ایسا ہی کرتے جبکہ وہ حج کا احرام باندھتے کہ بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ منیٰ سے لوٹ آتے اور حضرت عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا' وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھتے اور بیت اللہ کے طواف اور صفا و مروہ کی سعی کو مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ منیٰ سے واپس لوٹتے' امام مالک سے پوچھا گیا کہ مکہ معظمہ کا رہنے والا کیا مکہ مکرمہ سے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے؟ فرمایا کہ اسے حرم سے باہر نکل کر احرام باندھنا چاہیے۔

۱۵- بَابُ مَا لَا يُوجِبُ الْإِحْرَامُ مِنْ تَقْلِيدِ الْهَدْيِ

ہدی کے گلے میں کچھ لٹکا دینے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا

۳۷۸- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ، وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي، فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ، أَوْ مُرِي صَاحِبَ الْهَدْيِ. قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.

صحیح البخاری (۱۷۰۰) صحیح مسلم (۳۱۹۲)

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جس نے ہدی بھیج دی تو اس پر وہ سب کچھ حرام ہو گیا جو حاجیوں پر ہوتا ہے یہاں تک کہ قربانی ذبح ہو جائے' میں ہدی بھیج رہا ہوں مجھے اپنا فیصلہ لکھ بھیجیے یا ہدی لے جانے والے کو بتا دیجیے۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے جو ابن عباس نے بتایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے لیے اپنے ہاتھ سے ہار بٹا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ اپنے دست مبارک سے پہنایا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے میرے والد محترم کے ساتھ بھیجا لیکن اللہ تعالیٰ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ پر حرام نہ ہوئی یہاں تک کہ ہدی ذبح ہو گئی۔ ف

ف: ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو مکہ مکرمہ کی جانب قربانی کے ارادے سے بھیجا جاتا ہے۔ قربانی بھیج دینے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا بلکہ ساتھ جانے اور احرام باندھنے سے محرم ہوتا ہے اور ہدی کے گلے میں جوتی یا ہار وغیرہ کوئی چیز لٹکا دینے کو تقلید کہتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

Presented by www.ziaraat.com

[۳۸۳] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' اَنَّہٗ سَاَلَ عَمْرَۃَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الَّذِیْ یَبْعَثُ بِھَدْیِہٖ ' وَیُقِیْمُ بِالْمَدِیْنَۃِ ' ھَلْ یَتَجَرَّدُ اِذَا اَھْدٰی ؟ فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّھَا سَمِعَتْ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ ' لَا یَحْرُمُ اِلَّا مَنْ اَھَلَّ وَلَبّٰی.

یحییٰ بن سعید نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی ہدی بھیج دیتا ہے اور خود مدینہ میں مقیم رہتا ہے ' جب وہ ہدی بھیجتا ہے تو کیا وہ احرام باندھتا ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا ہے وہ فرماتی تھیں کہ کوئی چیز حرام نہیں ہوتی مگر احرام باندھنے اور تلبیہ کہنے سے۔

[۳۸۴] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ ' عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْھُدَیْرِ ' اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا مُتَجَرِّدًا ' بِالْعِرَاقِ ' فَسَاَلَ النَّاسَ عَنْہُ ' فَقَالُوْا اِنَّہٗ اَمَرَ بِھَدْیِہٖ اَنْ یُّقَلَّدَ فَلِذٰلِکَ تَجَرَّدَ ' قَالَ رَبِیْعَۃُ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ ' فَذَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ ' فَقَالَ بِدْعَۃٌ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ.

ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر سے روایت ہے کہ انہوں نے عراق میں ایک آدمی کو کپڑے اتارے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس نے اپنی ہدی کو ہار پہنانے کا حکم دیا ہے اس لیے کپڑے اتار دیئے۔ ربیعہ نے کہا کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن زبیر سے ملا تو ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم! یہ تو بدعت ہے۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَمَّنْ خَرَجَ بِھَدْیٍ لِنَفْسِہٖ فَاَشْعَرَہٗ ' وَقَلَّدَہٗ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ' وَلَمْ یُحْرِمْ ھُوَ حَتّٰی جَاءَ الْجُحْفَۃَ قَالَ لَا اُحِبُّ ذٰلِکَ ' وَلَمْ یُصِبْ مَنْ فَعَلَہٗ ' وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یُّقَلِّدَ الْھَدْیَ ' وَلَا یُشْعِرَہٗ اِلَّا عِنْدَ الْاِھْلَالِ اِلَّا رَجُلٌ لَا یُرِیْدُ الْحَجَّ ' فَیَبْعَثُ بِہٖ وَیُقِیْمُ فِیْ اَھْلِہٖ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی قربانی کو لے کر خود نکلا پھر ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور ہار پہنایا اور احرام نہ باندھا یہاں تک کہ وہ جحفہ میں پہنچ گیا۔ فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا اور اس نے اچھا نہیں کیا۔ اس کے لیے قربانی کو ہار پہنانا اور اشعار کرنا مناسب نہیں مگر احرام باندھتے وقت' مگر جو آدمی حج کا ارادہ رکھے اور قربانی بھیج کر اپنے گھر میں رہے۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ ھَلْ یَخْرُجُ بِالْھَدْیِ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَقَالَ نَعَمْ ' لَا بَاْسَ بِذٰلِکَ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا ہدی کو بغیر احرام کے لے کر نکل سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں۔

وَسُئِلَ اَیْضًا عَمَّا اخْتُلِفَ فِیْہِ النَّاسُ مِنَ الْاِحْرَامِ لِتَقْلِیْدِ الْھَدْیِ مِمَّنْ لَا یُرِیْدُ الْحَجَّ ' وَلَا الْعُمْرَۃَ ' فَقَالَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِیْ نَاْخُذُ بِہٖ فِیْ ذٰلِکَ قَوْلُ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَعَثَ بِھَدْیِہٖ ' ثُمَّ اَقَامَ فَلَمْ یَحْرُمْ عَلَیْہِ شَیْءٌ مِمَّا اَحَلَّہُ اللّٰہُ لَہٗ حَتّٰی نُحِرَ ھَدْیُہٗ.

یہ بھی پوچھا گیا کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ کوئی اپنی قربانی کو ہار پہنائے لیکن اس کا حج وعمرہ کا ارادہ نہیں ہے' یہ احرام کیسا ہے؟ فرمایا کہ اس بارے میں ہمارا موقف یہ ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی بھیجی اور خود ٹھہرے رہے' پس جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حلال فرمائی ہیں ان میں سے کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی' یہاں تک کہ آپ کی قربانی ذبح کر دی گئی۔

۱۶- بَابُ مَا تَفْعَلُ الْحَائِضُ فِی الْحَجِّ

اگر عورت کو دورانِ حج حیض آ جائے

[۳۸۵] **اَثَرٌ حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ الْمَرْاَۃُ الْحَائِضُ الَّتِیْ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ حائضہ عورت جو حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے ہو تو وہ اپنے

Presented by www.ziaraat.com

يُهِلُّ بِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ إِنَّهَا تُهِلُّ بِحَجَّتِهَا أَوْ عُمْرَتِهَا [illegible] تَقْرَبُ الْمَسْجِدَ حَتّٰى تَطْهُرَ.

حج یا عمرہ میں جب چاہے لبیک کہتی ہے لیکن بیت اللہ کا طواف [illegible] ہونے تک مسجد کے نزدیک نہیں جائے گی۔

۱۷- بَابُ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا بیان

[۳۸۶] **أثر** **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَمَرَ ثَلَاثًا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعَامَ الْقَضِيَّةِ، وَعَامَ الْجِعِرَّانَةِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے تین عمرے کیے: حدیبیہ کے سال، قضیہ کے سال اور جعرانہ کے سال۔

[۳۸۷] **أثر** **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَعْتَمِرْ إِلَّا ثَلَاثًا إِحْدَاهُنَّ فِي شَوَّالٍ، وَاثْنَتَيْنِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرے نہیں کیے مگر تین، ان میں سے ایک شوال میں کیا اور دو ذی قعدہ میں۔

۳۷۹- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ أَعْتَمِرُ قَبْلَ أَنْ أَحُجَّ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ نَعَمْ، قَدِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ. صحیح البخاری (۱۷۷۴)

ایک شخص نے سعید بن مسیّب سے دریافت کیا کہ کیا میں حج سے پہلے عمرہ کرلوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حج سے پہلے عمرہ کیا ہے۔

[۳۸۸] **أثر** **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي شَوَّالٍ، فَأَذِنَ لَهُ فَاعْتَمَرَ، ثُمَّ قَفَلَ إِلٰى أَهْلِهِ، وَلَمْ يَحُجَّ.

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ عمر بن ابوسلمہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شوال میں عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت دے دی گئی۔ پس انہوں نے عمرہ کیا اور حج کیے بغیر اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔

۱۸- بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ

عمرہ میں کب لبیک کہنا موقوف کرے؟

[۳۸۹] **أثر** **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ.

ہشام نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ عمرہ کے اندر جب وہ حرم میں داخل ہوتے تو لبیک کہنا موقوف کردیتے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيمَنْ أَحْرَمَ مِنَ التَّنْعِيمِ أَنَّهُ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حِينَ يَرَى الْبَيْتَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھے تو وہ بیت اللہ کو دیکھتے ہی تلبیہ موقوف کردے۔

قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ مِنْ بَعْضِ الْمَوَاقِيتِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَوْ غَيْرِهِمْ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ؟ قَالَ أَمَّا الْمُهِلُّ مِنَ الْمَوَاقِيتِ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا انْتَهٰى إِلَى الْحَرَمِ.

یحییٰ سے روایت ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے مواقیت سے عمرہ کا احرام باندھا اور وہ مدینہ منورہ وغیرہ کا رہنے والا ہے وہ تلبیہ کب بند کرے؟ فرمایا کہ جس نے مواقیت سے احرام باندھا ہے وہ حرم میں داخل ہوتے

Presented by www.ziaraat.com

ہی تلبیہ کہنا موقوف کر دے۔

۱۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

تمتع کا بیان

۳۸۰- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَالضَّحَّاكَ ابْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي، فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ. صحیح البخاری (۱۷۲٤) صحیح مسلم (۲۹٤۸ تا ۲۹۵۱)

محمد بن عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ضحاک بن قیس سے سنا جس سال کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے حج کیا کہ یہ دونوں حضرات عمرہ سے حج کے تمتع کا ذکر کر رہے تھے تو حضرت ضحاک بن قیس نے کہا کہ اسے وہی کرے گا جو احکام الٰہیہ سے بے خبر ہو۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ اے بھتیجے! تم نے اچھی بات نہیں کہی۔ حضرت ضحاک نے کہا کہ حضرت عمر نے اس سے منع فرمایا ہے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام کیا ہے۔

[۳۹۰] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَأَنْ أَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ، وَأُهْدِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

صدقہ بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر میں حج سے پہلے عمرہ کروں اور قربانی بھیجوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ حج کے بعد ذوالحجہ میں عمرہ کروں۔

[۳۹۱] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فِي شَوَّالٍ، أَوْ ذِي الْقَعْدَةِ، أَوْ فِي ذِي الْحِجَّةِ قَبْلَ الْحَجِّ، ثُمَّ أَقَامَ بِمَكَّةَ حَتَّى يُدْرِكَهُ الْحَجُّ، فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ إِنْ حَجَّ، وَعَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ، فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ.

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ جو حج سے پہلے حج کے مہینوں شوال ذی قعدہ یا ذی الحجہ میں عمرہ کرے، پھر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کو پائے، پس اگر حج کرے تو اس نے تمتع کیا۔ اس پر قربانی ہے جو میسر آئے، اگر قربانی نہ ملے تو حج کے دوران تین روزے رکھے اور سات روزے لوٹتے وقت۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ إِذَا أَقَامَ حَتَّى الْحَجِّ، ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس وقت ہے کہ حج تک ٹھہرے پھر اس سال حج کرے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ انْقَطَعَ إِلَى غَيْرِهَا، وَسَكَنَ سِوَاهَا، ثُمَّ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، ثُمَّ أَقَامَ بِمَكَّةَ حَتَّى أَنْشَأَ الْحَجَّ مِنْهَا، إِنَّهُ مُتَمَتِّعٌ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو مکہ مکرمہ کا رہنے والا تھا لیکن دوسری جگہ جا کر آباد ہو گیا پھر حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے آیا پھر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا رہا، یہاں تک کہ اس نے حج کو

Presented by www.ziaraat.com

يَجِبُ عَلَيْهِ الْهَدْيُ ، اَوِ الصِّيَامُ اَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا ، وَاَنَّهُ

پالیا تو اس نے تمتع کیا اور اس پر قربانی واجب ہے اور نہ ملے تو

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ

[illegible] اہل مکہ میں سے

دَخَلَ مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ ، وَهُوَ يُرِيدُ الْاِقَامَةَ

سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور وہ حج تک مکہ معظمہ میں ٹھہرنا چاہتا

بِمَكَّةَ حَتّٰى يُنْشِئَ الْحَجَّ اَمُتَمَتِّعٌ هُوَ ؟ فَقَالَ نَعَمْ ، هُوَ

ہے کیا وہ متمتع ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ متمتع ہے اور اہل مکہ جیسا نہیں

مُتَمَتِّعٌ ، وَلَيْسَ هُوَ مِثْلَ اَهْلِ مَكَّةَ ، وَاِنْ اَرَادَ الْاِقَامَةَ ،

ہے اگرچہ وہ ٹھہرنے کا ارادہ کرے اور اس غرض سے مکہ مکرمہ میں

وَذٰلِكَ اَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ وَلَيْسَ هُوَ مِنْ اَهْلِهَا ، وَاِنَّمَا

داخل ہو لیکن وہ یہاں کا باشندہ نہیں اور جو مکہ مکرمہ کا باشندہ نہ ہو تو

الْهَدْيُ ، اَوِ الصِّيَامُ عَلٰى مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ ،

اس پر قربانی یا روزے ہیں کیونکہ اس نے مکہ مکرمہ میں جو عارضی

وَاَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ يُرِيدُ الْاِقَامَةَ ، وَلَا يَدْرِي مَا يَبْدُوْ لَهُ بَعْدَ

اقامت اختیار کی تو نہیں معلوم کہ اس کے بعد وہ کیا صورت اختیار

ذٰلِكَ ، وَلَيْسَ هُوَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ.

کرے لہٰذا وہ مکہ مکرمہ کے باشندوں میں شمار نہیں۔

[۳۹۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کو فرماتے ہوئے سنا کہ

سَعِيدٍ ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَنِ اعْتَمَرَ

جس نے حج کے مہینوں یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ میں عمرہ کیا

فِي شَوَّالٍ ، اَوْ ذِي الْقَعْدَةِ ، اَوْ فِي ذِي الْحِجَّةِ ، ثُمَّ اَقَامَ

پھر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا یہاں تک کہ حج کو پایا تو وہ متمتع ہے جبکہ حج

بِمَكَّةَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْحَجُّ ، فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ اِنْ حَجَّ ، وَمَا

کرے لہٰذا جو میسر آئے قربانی دے اور نہ ملے تو تین روزے حج

اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي

کے دوران رکھے اور سات روزے اس وقت جبکہ لوٹے۔

الْحَجِّ ، وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ.

۲۰- بَابُ مَا لَا يَجِبُ فِيهِ التَّمَتُّعُ

جس صورت میں آدمی متمتع نہیں ہوتا

قَالَ مَالِكٌ مَنِ اعْتَمَرَ فِي شَوَّالٍ ، اَوْ ذِي

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے شوال، ذی قعدہ یا ذی الحجہ

الْقَعْدَةِ ، اَوْ ذِي الْحَجَّةِ ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ ، ثُمَّ حَجَّ مِنْ

میں عمرہ کیا، پھر اپنے گھر کو واپس لوٹ گیا، پھر اسی سال حج کیا تو

عَامِهِ ذٰلِكَ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ هَدْيٌ ، اِنَّمَا الْهَدْيُ عَلٰى مَنِ

اس پر قربانی نہیں ہے، قربانی تو اس پر ہے جو حج کے مہینوں میں

اعْتَمَرَ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ ، ثُمَّ اَقَامَ حَتَّى الْحَجِّ ، ثُمَّ حَجَّ ،

عمرہ کرے، پھر حج تک وہیں ٹھہرے اور حج کرے، اگر کوئی

وَكُلُّ مَنِ انْقَطَعَ اِلٰى مَكَّةَ مِنْ اَهْلِ الْاٰفَاقِ وَسَكَنَهَا ، ثُمَّ

دوسرے کسی ملک سے مکہ مکرمہ میں آ ٹھہرا، پھر وہ حج کے مہینوں

اعْتَمَرَ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ ، ثُمَّ اَنْشَاَ الْحَجَّ مِنْهَا فَلَيْسَ

میں عمرہ کرے، پھر حج کو پائے تو وہ متمتع نہیں ہوگا اور اس پر قربانی

بِمُتَمَتِّعٍ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ

اور روزے نہیں ہیں کیونکہ وہ اہل مکہ کی طرح ہے جبکہ یہاں کی

اَهْلِ مَكَّةَ اِذَا كَانَ مِنْ سَاكِنِيهَا.

رہائش اختیار کر لی ہے۔

سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ خَرَجَ اِلَى

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اہل

الرِّبَاطِ ، اَوْ اِلٰى سَفَرٍ مِنَ الْاَسْفَارِ ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَّةَ

مکہ ہے، وہ رباط کی جانب یا کسی اور جگہ کی طرف سفر پر نکلا، پھر مکہ

وَهُوَ يُرِيدُ الْاِقَامَةَ بِهَا كَانَ لَهُ اَهْلٌ بِمَكَّةَ ، اَوْ لَا اَهْلَ لَهُ

مکرمہ واپس آ گیا اور وہ یہیں اقامت پذیر رہنا چاہتا ہے اور مکہ

Presented by www.ziaraat.com

بِهَا، فَدَخَلَهَا بِعُمْرَةٍ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ، ثُمَّ اَنْشَاَ الْحَجَّ وَكَانَتْ عُمْرَتُهُ الَّتِيْ دَخَلَ بِهَا مِنْ مِيْقَاتِ النَّبِيِّ ﷺ اَوْ دُوْنَهُ لِمَنْ كَانَ عَلٰى يَلَمْلَمَ لِحَالِهٖ. **قَالَ مَالِكٌ** لَيْسَ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُتَمَتِّعِ مِنَ الْهَدْيِ اَوِ الصِّيَامِ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرہ ۱۹۶).

مکرمہ میں اس کے گھر والے ہوں یا نہ ہوں، پھر وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی نیت سے [illegible] حج [illegible] کی رسم ﷺ نے مقات سے یا اس [illegible] کی [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے "یہ حکم ان کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو"۔

۲۱- بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ

عمرہ کے بارے میں دیگر روایات

۳۸۱- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ. صحیح البخاری (۱۷۷۳) صحیح مسلم (۳۲۷۶)

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہیں ہے حج مبرور کی جزاء مگر جنت۔

۳۸۲- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ تَجَهَّزْتُ لِلْحَجِّ، فَاعْتَرَضَ لِيْ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَمِرِيْ فِيْ رَمَضَانَ، فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ كَحَجَّةٍ. سنن ابوداؤد (۱۹۸۹) سنن ترمذی (۹۳۹) سنن نسائی (۲۱۰۹) سنن ابن ماجہ (۲۹۹۱)

ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئی کہ میں نے حج کی تیاری کر لی تھی لیکن ایک رکاوٹ پیش آ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج کی طرح ہے۔

[۳۹۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَفْصِلُوْا بَيْنَ حَجِّكُمْ، وَعُمَرِكُمْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ اَتَمُّ لِحَجِّ اَحَدِكُمْ، وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِهٖ اَنْ يَعْتَمِرَ فِيْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: اپنے حج اور عمرہ کے درمیان فاصلہ رکھا کرو تاکہ تمہارا حج پورا ہو جائے اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہو جائے اور یہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ حج کے مہینوں کے سوا عمرہ کیا کرو۔

[۳۹۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ اِذَا اعْتَمَرَ رُبَّمَا لَمْ يَحُطَّ عَنْ رَاحِلَتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب عمرہ کرتے تو بعض اوقات اپنی سواری سے بھی نہ اترتے کہ واپس لوٹ آتے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْعُمْرَةُ سُنَّةٌ، وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَرْخَصَ فِيْ تَرْكِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ عمرہ سنت ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ مسلمانوں میں سے کسی نے اسے ترک کرنے کی اجازت دی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا اَرٰى لِاَحَدٍ اَنْ يَعْتَمِرَ فِي السَّنَةِ

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے سال میں کئی دفعہ عمرہ

Presented by www.ziaraat.com

مِرَارًا.

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُعْتَمِرِ يَقَعُ بِأَهْلِهِ أَنَّ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْهَدْيَ وَعُمْرَةً أُخْرٰى يَبْتَدِئُهَا بَعْدَ الْإِمَامِ الَّذِي [illegible] وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ أَحْرَمَ بِعُمْرَتِهِ الَّتِي وَقَعَ بِأَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحْرَمَ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُحْرِمَ مِنْ مِيقَاتِهِ

کرنا مناسب نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ عمرہ کرنے والا اگر اپنی بیوی سے [illegible] جب وہ [illegible] تو اس پر قربانی ہے اور اس عمرہ کو پورا کرنے کے بعد جو فاسد کیا ہے قضا کا دوسرا عمرہ شروع کر دے اور یہاں سے [illegible] کے احرام باندھے ماسوائے اس کے کہ وہ جگہ میقات سے بہت دور ہو تو اس پر نہیں ہے مگر میقات سے احرام باندھنا۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ دَخَلَ مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، أَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ، ثُمَّ وَقَعَ بِأَهْلِهِ ثُمَّ ذَكَرَ قَالَ يَغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَيَعْتَمِرُ عُمْرَةً أُخْرٰى وَيَهْدِي. وَعَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مُحْرِمَةٌ مِثْلُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو، پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور وہ جنبی یا بغیر وضو ہو، پھر اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے اور پھر ذکر کرے؟ فرمایا کہ وضو یا غسل کرے، پھر دوبارہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور دوسرا عمرہ کرے اور قربانی دے اور اس کی بیوی پر بھی یہی کچھ ہے جبکہ اس نے بھی احرام باندھا ہوا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ فَأَمَّا الْعُمْرَةُ مِنَ التَّنْعِيمِ، فَإِنَّهُ مَنْ شَاءَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ، ثُمَّ يُحْرِمَ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَلٰكِنَّ الْفَضْلَ أَنْ يُهِلَّ مِنَ الْمِيقَاتِ الَّذِي وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ مَا هُوَ أَبْعَدُ مِنَ التَّنْعِيمِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے تنعیم سے عمرہ شروع کیا تو وہ اگر چاہے تو حرم سے نکل کر احرام باندھ لے یہ کافی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن افضل یہی ہے کہ اس میقات سے احرام باندھے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا ہے یا جو تنعیم سے زیادہ دور ہو۔

۲۲- بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

محرم کے نکاح کا بیان

[۳۹۵] **أَثَرٌ حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَزَوَّجَاهُ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع اور ایک انصاری کو بھیجا تو ان دونوں نے میمونہ بنت حارث کا نکاح کر دیا اور رسول اللہ ﷺ اس وقت نکلنے سے پہلے مدینہ منورہ میں تھے۔

۳۸۳- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَرْسَلَ إِلٰى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ، وَهُمَا مُحْرِمَانِ إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، وَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ، فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ نے انہیں ابان بن عثمان کے پاس بھیجا جو حاجیوں کے امیر تھے اور دونوں نے احرام باندھا ہوا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ طلحہ بن عمر کا نکاح شیبہ بن جبیر کی صاحبزادی سے کر دوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی تشریف لائیں۔ ابان نے آنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں

Presented by www.ziaraat.com

اَبَانُ وَقَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ

صحیح مسلم (۳۴۳۲)

نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

[۳۹۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ [illegible] بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَرِيْفٍ التَّمِيْمِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ طَرِيْفًا تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِكَاحَهُ.

[۳۹۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ، وَلَا عَلٰى غَيْرِهٖ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ احرام والا نکاح نہ کرے اور اپنے لیے یا کسی دوسرے سے نکاح کا پیغام نہ دے۔

[۳۹۸] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلُوْا عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالُوْا لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب، سالم بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار سے نکاح محرم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: محرم نکاح نہ کرے اور نہ نکاح کروائے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ الْمُحْرِمِ اِنَّهٗ يُرَاجِعُ امْرَاَتَهٗ اِنْ شَاءَ اِذَا كَانَتْ فِيْ عِدَّةٍ مِنْهُ.

امام مالک نے احرام والے کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اپنی بیوی سے رجوع کرسکتا ہے جبکہ وہ عدت گزار رہی ہو۔

۲۳- بَابُ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ

محرم کا پچھنے لگوانا

۳۸۴- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوْقَ رَاْسِهٖ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِلَحْيَيْ جَمَلٍ مَكَانٌ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام کے اندر سر کے اوپر پچھنے لگوائے اور اس روز آپ لحی جمل میں تھے جو مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک جگہ ہے۔

صحیح البخاری (۱۸۳۶) صحیح مسلم (۲۸۷۸ تا ۳۴۳۶)

[۳۹۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا مِمَّا لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ احرام والا پچھنے نہ لگوائے مگر جب اس کے سوا چارۂ کار نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ احرام والا پچھنے نہ لگوائے۔

۲۴- بَابُ مَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ اَكْلُهٗ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کے لیے کس شکار کا کھانا جائز ہے؟

۳۸۵- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ

نافع مولیٰ ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابو

Presented by www.ziaraat.com

مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ ' عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى اَبِي

اَصْحَابِهِ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰى حِمَارًا

وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ

يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا

فَاَخَذَهٗ ' ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ ' فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ

اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ ' فَلَمَّا اَدْرَكُوْا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ

اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ.

صحیح البخاری (۲۹۱٤) صحیح مسلم (۲۸٤٤_۲۸٤۳)

قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے یہاں تک

ایک گورخر دیکھا وہ گورخر ہو گئے۔ پھر اپنے ساتھیوں سے گورخر

پکڑنے کے لیے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے مانگا

تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ یہ دیکھ کر گورخر پر ٹوٹ پڑے

اور اسے مار گرایا۔ پس رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب نے اس

میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تک

جا پہنچے تو اس بارے میں آپ سے پوچھا' فرمایا کہ یہ کھانا ہے جو

تمہیں اللہ تعالیٰ نے کھلایا۔

[٤٠٠] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيْفَ الظِّبَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

قَالَ مَالِكٌ وَالصَّفِيْفُ الْقَدِيْدُ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حالتِ احرام میں ہرن کے بھنے ہوئے گوشت سے ناشتہ کیا کرتے۔

امام مالک نے فرمایا کہ صفیف کا معنیٰ خشک گوشت ہے۔

۳۸٦- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهٗ ' عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ؟ صحیح البخاری (٤٥۹۱) صحیح مسلم (۲۸٤٥)

زید بن اسلم کو عطاء بن یسار نے حضرت ابوقتادہ کے گورخر شکار کرنے کی حدیث ابوالنضر کی طرح بتائی مگر زید بن اسلم کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اس کے گوشت میں سے تمہارے پاس کچھ باقی ہے؟

۳۸۷- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ' اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ ' عَنْ عِيْسٰى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ' عَنْ عُمَيْرِ ابْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ ' عَنِ الْبَهْزِيِّ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ ' وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ عَقِيْرٌ ' فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ دَعُوْهُ ' فَاِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ صَاحِبُهٗ. فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ ' فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الرِّفَاقِ ' ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى

عمیر بن سلمہ ضمری نے حضرت زید بن کعب بہزی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے ارادے سے نکلے اور احرام باندھ لیا تھا یہاں تک کہ جب روحاء کے مقام پر پہنچے تو وہاں ایک زخمی گورخر تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ اسے رہنے دو۔ ہوسکتا ہے کہ اس کا مالک آ جائے۔ پس بہزی جو اس کے مالک تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ گورخر آپ کی نذر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ اسے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں۔ پھر چل پڑے یہاں تک کہ جب اثابہ کے مقام پر پہنچے جو رویثہ اور عرج کے درمیان ہے تو سائے میں ایک ہرن

Presented by www.ziaraat.com

اِذَا كَانَ بِالْاُثَابَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ اِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ [illegible] اَنْ يَقِفَ عِنْدَهُ لَا يَرِيْبُهُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يَحْمِلَهُ

سر جھکائے کھڑا تھا جس کو تیر لگا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے [illegible] یہاں تک کہ [illegible]

[۴۰۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّهُ اَقْبَلَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالرَّبَذَةِ وَجَدَ رَكْبًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ مُحْرِمِيْنَ ' فَسَاَلُوْهُ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ وَجَدُوْهُ عِنْدَ اَهْلِ الرَّبَذَةِ ' فَاَمَرَهُمْ بِاَكْلِهِ. قَالَ ثُمَّ اِنِّيْ شَكَكْتُ فِيْمَا اَمَرْتُهُمْ بِهِ ' فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' فَقَالَ عُمَرُ مَاذَا اَمَرْتَهُمْ بِهِ؟ فَقَالَ اَمَرْتُهُمْ بِاَكْلِهِ ' فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَوْ اَمَرْتَهُمْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ لَفَعَلْتُ بِكَ. يَتَوَاعَدُهُ.

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بحرین سے آ رہے تھے یہاں تک کہ جب ربذہ کے مقام پر پہنچے تو چند عراقی سوار ملے جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ انہوں نے ان سے شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جو انہیں ربذہ والوں سے ملا تھا۔ پس انہوں نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ پھر مجھے یہ حکم دینے کے متعلق شک ہو گیا۔ جب میں مدینہ منورہ میں آیا تو حضرت عمر سے میں نے ذکر کیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ آپ نے انہیں کیا حکم دیا؟ جواب دیا کہ میں نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ حضرت عمر نے کہا کہ اگر آپ اس کے سوا کوئی اور حکم دیتے تو میں ضرور آپ کے ساتھ ایسا کرتا یعنی انہیں دھمکاتے۔

[۴۰۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ' اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ' اَنَّهُ مَرَّ بِهِ قَوْمٌ مُحْرِمُوْنَ بِالرَّبَذَةِ ' فَاسْتَفْتَوْهُ فِيْ لَحْمِ صَيْدٍ وَجَدُوْا نَاسًا اَحِلَّةً يَاْكُلُوْنَهُ ' فَاَفْتَاهُمْ بِاَكْلِهِ. قَالَ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ ' فَقَالَ بِمَ اَفْتَيْتَهُمْ؟ قَالَ فَقُلْتُ اَفْتَيْتُهُمْ بِاَكْلِهِ. قَالَ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ اَفْتَيْتَهُمْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ لَاَوْجَعْتُكَ.

سالم بن عبداللہ نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے بیان کر رہے تھے کہ ربذہ میں ان کے پاس سے ایسے لوگ گزرے جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ تو ان سے شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جسے چند ایسے لوگ کھا رہے تھے جو محرم نہ تھے۔ تو میں نے انہیں کھانے کا حکم دیا۔ پھر میں مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا: آپ نے انہیں کیا فتویٰ دیا۔ جواب دیا کہ میں نے انہیں کھانے کا فتویٰ دیا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر اس کے سوا کوئی اور فتویٰ دیتے تو میں آپ کو سزا دیتا۔

[۴۰۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ اَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِيْ رَكْبٍ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ وَجَدُوْا لَحْمَ صَيْدٍ ' فَاَفْتَاهُمْ كَعْبٌ بِاَكْلِهِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالْمَدِيْنَةِ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ ' فَقَالَ مَنْ اَفْتَاكُمْ بِهٰذَا؟ قَالُوْا كَعْبٌ. قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ اَمَّرْتُهُ عَلَيْكُمْ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار جب چند سواروں کے ساتھ شام سے آ رہے تھے تو راستے میں انہیں شکار کا گوشت ملا۔ حضرت کعب نے انہیں کھانے کا فتویٰ دیا۔ جب مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے پاس حاضر ہوئے تو لوگوں نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہیں اس کا فتویٰ کس نے دیا؟ کہا حضرت کعب نے۔ فرمایا کہ میں نے واپسی تک انہیں

Presented by www.ziaraat.com

حَتّٰى تَرْجِعُوْا ثُمَّ لَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ مَرَّتْ بِهِمْ رِجْلٌ مِنْ حُمُرِ الْوَحْشِ فَاقْتَطَعُوْا مِنْهَا وَكَمَنَ اَنْ يَأْخُذُوْهُ فَاَكَلُوْا فَلَمَّا فَيَئُوْا عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوْا لَهُ ذٰلِكَ وَقَالُوْا مَا اَمَرْتَنَا وَلَا اَرَدْتَ ذٰلِكَ قَالَ اَرَدْتُ اَنْ يَّرْفَعَ ذٰلِكَ رَاْسُهُ اِلَيَّ اَنْ اَرْزَقَهُ اَوْ قَالَ هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ وَمَا يُقْرِبُكَ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ هِيَ اِلَّا نَثْرَةُ حُوْتٍ يَنْثُرُهُ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ.

تمہارے اوپر امیر بنایا تھا۔ پھر جب مکہ مکرمہ کے راستے میں تھے تو [illegible] نہیں فتویٰ دیا [illegible] یہاں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر [illegible] تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ کہا کہ امیر المومنین! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ ایک مچھلی کی چھینک سے ہیں جو سال میں دو مرتبہ چھینکتی ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَمَّا يُوْجَدُ مِنْ لُحُوْمِ الصَّيْدِ عَلَى الطَّرِيْقِ هَلْ يَبْتَاعُهُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ اَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ يُعْتَرَضُ بِهِ الْحَاجُّ ' وَمِنْ اَجْلِهِمْ صِيْدَ ' فَاِنِّيْ اَكْرَهُهُ وَاَنْهٰى عَنْهُ ' فَاَمَّا اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ رَجُلٍ لَمْ يُرِدْ بِهِ الْمُحْرِمِيْنَ ' فَوَجَدَهُ مُحْرِمٌ فَابْتَاعَهُ فَلَا بَاْسَ بِهِ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ جو راستے میں شکار کا گوشت پائے تو کیا احرام والا اسے خرید سکتا ہے؟ فرمایا کہ جو حاجیوں کے لیے شکار کیا جائے تو میں اسے مکروہ شمار کرتا ہوں اور اس سے منع کرتا ہوں لیکن وہ ایسے آدمی کے پاس ہو جس نے احرام والوں کے لیے شکار نہ کیا ہو پھر محرم اسے دیکھ کر خرید لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْمَنْ اَحْرَمَ ' وَعِنْدَهُ صَيْدٌ قَدْ صَادَهُ ' اَوِ ابْتَاعَهُ ' فَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يُرْسِلَهُ ' وَلَا بَاْسَ اَنْ يَجْعَلَهُ عِنْدَ اَهْلِهِ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے احرام باندھ لیا لیکن اس کے پاس شکار کیا ہوا یا خریدا ہوا جانور ہے تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ اسے چھوڑ دے بلکہ اپنے گھر والوں کے پاس چھوڑ دینے میں کوئی قباحت نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ صَيْدِ الْحِيْتَانِ فِي الْبَحْرِ وَالْاَنْهَارِ وَالْبِرَكِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ اِنَّهُ حَلَالٌ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَصْطَادَهُ.

امام مالک نے مچھلیوں کے شکار کے بارے میں فرمایا کہ دریا' نہروں اور تالاب وغیرہ میں احرام والے کے لیے ان کا شکار کرنا حلال ہے۔

۲۵- بَابُ مَا لَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ اَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

کس شکار کا کھانا محرم کے لیے جائز نہیں؟

۳۸۸- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ' عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ ' فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ. صحیح البخاری (۱۸۲۵) صحیح مسلم (۲۸۳۷۔۲۸۳۸)

حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک گورخر بطور نذرانہ پیش کیا جبکہ آپ ابواء یا ودان کے مقام پر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے وہ انہیں واپس کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کا چہرہ مغموم دیکھا تو فرمایا: میں تمہارا تحفہ بھی واپس نہ لوٹاتا لیکن میں نے احرام باندھا ہوا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

[٤٠٤] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

صَیْدٍ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ کُلُوْا. فَقَالُوْا اَوَلَا تَاْکُلُ اَنْتَ؟ فَقَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ اِنَّمَا صِیْدَ مِنْ اَجْلِیْ.

عبدالرحمٰن بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے

سے اپنا منہ دھانپ رکھا ہے۔ پھر ان کی خدمت میں تازہ گوشت پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ کھاؤ وہ حرم میں گرفتار ہوئے کہ آپ کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا کہ میرا معاملہ تمہارے جیسا نہیں ہے میری خاطر تو یہ شکار کیا گیا ہے۔

[٤٠٥] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ ' اَنَّهَا قَالَتْ لَهٗ یَا ابْنَ اُخْتِیْ اِنَّمَا هِیَ عَشْرُ لَیَالٍ ' فَاِنْ تَخَلَّجَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ ' فَدَعْهُ تَعْنِیْ اَکْلَ لَحْمِ الصَّیْدِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا: اے بھانجے! یہ دس راتیں ہیں اگر تمہارے دل میں کسی قسم کا شبہ ہو تو شکار کا گوشت نہ کھاؤ۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الرَّجُلِ الْمُحْرِمِ یُصَادُ مِنْ اَجْلِهٖ صَیْدٌ فَیُصْنَعُ لَهٗ ذٰلِکَ الصَّیْدُ ' فَیَاْکُلُ مِنْهُ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ مِنْ اَجْلِهٖ صِیْدَ ' فَاِنَّ عَلَیْهِ جَزَاءَ ذٰلِکَ الصَّیْدِ کُلِّهٖ.

امام مالک نے اس محرم کے بارے میں فرمایا جس کی خاطر شکار کیا گیا ہو' پھر وہ شکار اس کے لیے بنایا جائے' پھر وہ اس میں سے یہ جانتے ہوئے کھائے کہ اسی کی خاطر شکار کیا گیا ہے تو اس پورے شکار کا بدلہ اسی پر ہے۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنِ الرَّجُلِ یَضْطَرُّ اِلٰی اَکْلِ الْمَیْتَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ اَیَصِیْدُ الصَّیْدَ فَیَاْکُلُهٗ ' اَمْ یَاْکُلُ الْمَیْتَةَ؟ فَقَالَ بَلْ یَاْکُلُ الْمَیْتَةَ ' وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَمْ یُرَخِّصْ لِلْمُحْرِمِ فِیْ اَکْلِ الصَّیْدِ ' وَلَا فِیْ اَخْذِهٖ فِیْ حَالٍ مِنَ الْاَحْوَالِ ' وَقَدْ اَرْخَصَ فِی الْمَیْتَةِ عَلٰی حَالِ الضَّرُوْرَةِ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے احرام باندھا ہوا ہے اور وہ مردار کھانے پر مجبور ہو جائے' کیا وہ شکار کر کے کھا سکتا ہے؟ یا مردار کھائے؟ فرمایا کہ مردار کھائے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے محرم کو شکار کھانے کی اجازت نہیں دی اور نہ کسی حال میں پکڑنے کی لیکن مجبوری میں مردار کھانے کی اجازت دی ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَاَمَّا مَا قَتَلَ الْمُحْرِمُ ' اَوْ ذَبَحَ مِنَ الصَّیْدِ ' فَلَا یَحِلُّ اَکْلُهٗ لِحَلَالٍ ' وَلَا لِمُحْرِمٍ لِاَنَّهٗ لَیْسَ بِذَکِیٍّ کَانَ خَطَاً ' اَوْ عَمْدًا فَاَکْلُهٗ لَا یَحِلُّ ' وَقَدْ سَمِعْتُ ذٰلِکَ مِنْ غَیْرِ وَاحِدٍ ' وَالَّذِیْ یَقْتُلُ الصَّیْدَ ' ثُمَّ یَاْکُلُهٗ اِنَّمَا عَلَیْهِ کَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ مِثْلَ مَنْ قَتَلَهٗ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس شکار کو محرم نے مارا یا ذبح کیا تو اس کا کھانا غیر احرام والے اور احرام والے کسی کے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ پاک نہیں ہے خواہ غلطی سے کیا ہو یا جان بوجھ کر' اس کا کھانا حلال نہیں۔ یہ میں نے کتنے ہی حضرات سے سنا ہے جو شکار کو مارے' پھر اسے کھائے تو اس پر ایک ہی کفارہ ہے جیسے مارنے والے پر جس نے کھایا نہ ہو۔

٢٦- بَابُ اَمْرِ الصَّیْدِ فِی الْحَرَمِ

حرم کے شکار کا بیان

قَالَ مَالِکٌ کُلُّ شَیْءٍ صِیْدَ فِی الْحَرَمِ ' اَوْ اُرْسِلَ عَلَیْهِ کَلْبٌ فِی الْحَرَمِ ' فَقَتَلَ ذٰلِکَ الصَّیْدَ فِی

امام مالک نے فرمایا کہ حرم میں جو شکار کیا جائے یا جس پر حرم میں کتا چھوڑا گیا اور کتے نے اسے حل میں جا کر مارا تو اس کا

Presented by www.ziaraat.com

الْحِلِّ ' فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ ' وَعَلَى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ جَزَاءُهُ

فَضْلَةٌ حَتّٰى يَصْطَادَ فِي الْحَرَمِ فَإِنَّهُ لَا يُؤْكَلُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ جَزَاءٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَرْسَلَهُ عَلَيْهِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الْحَرَمِ فَإِنْ أَرْسَلَهُ قَرِيبًا مِنَ الْحَرَمِ فَعَلَيْهِ جَزَاؤُهُ.

کھانا حلال نہیں ہے اور جس نے ایسا کیا اس پر شکار کا بدلہ ہے

ہے ماسوائے اس صورت کے کہ چھوڑتے وقت وہ حرم کے قریب ہو اگر حرم کے قریب ہی اسے چھوڑا تھا تو پھر اس پر بدلہ ہے۔

۲۷- بَابُ الْحُكْمِ فِي الصَّيْدِ

شکار کے بارے میں حکم

قَالَ مَالِكٌ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ﴾ (المائدہ:۹۵).

امام مالک کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے' تم میں سے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے''۔

قَالَ مَالِكٌ فَالَّذِي يَصِيدُ الصَّيْدَ وَهُوَ حَلَالٌ ' ثُمَّ يَقْتُلُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي يَبْتَاعُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ' ثُمَّ يَقْتُلُهُ ' وَقَدْ نَهَى اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهِ فَعَلَيْهِ جَزَاؤُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو شخص حلال ہونے کی صورت میں شکار کو پکڑے اور حالتِ احرام میں اسے مارے تو یہ اسی کی طرح ہے جیسے محرم شکار کو خرید کر مارے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے قتل سے منع کیا ہے پس اس پر بدلہ ہے۔

وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ مَنْ أَصَابَ الصَّيْدَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حُكِمَ عَلَيْهِ.

اور ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو حالتِ احرام میں شکار مارے بدلہ اسی پر ہے۔

قَالَ يَحْيٰى ' قَالَ مَالِكٌ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الَّذِي يَقْتُلُ الصَّيْدَ فَيُحْكَمُ عَلَيْهِ فِيهِ أَنْ يُقَوَّمَ الصَّيْدُ الَّذِي أَصَابَ ' فَيُنْظَرَ كَمْ ثَمَنُهُ مِنَ الطَّعَامِ ' فَيُطْعِمَ كُلَّ مِسْكِينٍ مُدًّا ' أَوْ يَصُومَ مَكَانَ كُلِّ مُدٍّ يَوْمًا ' وَيُنْظَرَ كَمْ عِدَّةُ الْمَسَاكِينِ ' فَإِنْ كَانُوا عَشَرَةً صَامَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ ' وَإِنْ كَانُوا عِشْرِينَ مِسْكِينًا صَامَ عِشْرِينَ يَوْمًا عَدَدَهُمْ مَا كَانُوا ' وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ سِتِّينَ مِسْكِينًا.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ شکار کو قتل کرنے کے بارے میں سب سے اچھی بات میں نے یہ سنی کہ شکار کی قیمت لگائی جائے گی' پھر دیکھا جائے گا کہ اس کا کتنا کھانا آتا ہے' ہر مسکین کو ایک مد کھانا کھلایا جائے گا' یا ہر مد کے بدلے ایک روزہ رکھے چنانچہ مساکین کی تعداد دیکھی جائے گی' اگر وہ دس ہوں تو دس روزے رکھے جائیں گے' اگر بیس مسکین ہوں تو بیس روزے رکھے جائیں گے' غرضیکہ ان کی تعداد جو بھی ہو خواہ وہ ساٹھ مساکین سے بھی بڑھ جائیں۔

قَالَ مَالِكٌ سَمِعْتُ أَنَّهُ يُحْكَمُ عَلٰى مَنْ قَتَلَ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ وَهُوَ حَلَالٌ بِمِثْلِ مَا يُحْكَمُ بِهِ عَلَى الْمُحْرِمِ الَّذِي يَقْتُلُ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس حلال نے شکار کو حرم میں قتل کیا تو وہ اسی کے مانند ہے جیسے محرم نے حالتِ احرام کے اندر حرم میں شکار کو مارا ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

۲۸- بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟

۳۸۹- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

صحیح البخاری (۱۸۲۸) صحیح مسلم (۲۸۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو انہیں حالتِ احرام میں بھی قتل کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں یعنی بچھو، چوہا، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔

۳۹۰- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. صحیح البخاری (۲۳۱۵) صحیح مسلم (۲۸۶۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو انہیں حالتِ احرام میں بھی قتل کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں یعنی بچھو، چوہا، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔

۳۹۱- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. صحیح مسلم (۲۸۵۵)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ فواسق ہیں جو حرم میں بھی قتل کیے جائیں گے یعنی چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔

[۴۰۶] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فِي الْحَرَمِ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سانپوں کو حرم میں بھی مار دینے کا حکم فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْكَلْبِ الْعَقُورِ الَّذِي أَمَرَ بِقَتْلِهِ فِي الْحَرَمِ إِنَّ كُلَّ مَا عَقَرَ النَّاسَ وَعَدَا عَلَيْهِمْ وَأَخَافَهُمْ مِثْلَ الْأَسَدِ وَالنَّمِرِ وَالْفَهْدِ وَالذِّئْبِ فَهُوَ الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَأَمَّا مَا كَانَ مِنَ السِّبَاعِ لَا يَعْدُو مِثْلُ الضَّبُعِ وَالثَّعْلَبِ وَالْهِرِّ وَمَا أَشْبَهَهُنَّ مِنَ السِّبَاعِ فَلَا يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ فَإِنْ قَتَلَهُ فَدَاهُ. وَأَمَّا مَا ضَرَّ مِنَ الطَّيْرِ فَإِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَقْتُلُهُ إِلَّا مَا سَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْغُرَابَ وَالْحِدَأَةَ. وَإِنْ قَتَلَ الْمُحْرِمُ شَيْئًا مِنَ الطَّيْرِ سِوَاهُمَا فَدَاهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ کاٹنے والے کتے کو حرم میں بھی مار دینے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا جو جانور لوگوں کو کاٹیں، ان پر حملہ کریں اور ڈرائیں جیسے شیر، چیتا، ریچھ اور بھیڑیا وغیرہ وہ کاٹنے والے کتے کے حکم میں ہیں اور جو درندے حملہ نہیں کرتے جیسے بجو، لومڑی، بلی اور ان جیسے درندے تو محرم انہیں قتل نہ کرے، اگر قتل کرے گا تو بدلہ دینا ہوگا اور جو پرندے ضرر پہنچاتے ہیں تو محرم انہیں قتل نہیں کرے گا مگر جن کا نام نبی کریم ﷺ نے لیا ہے جیسے کوا اور چیل اور اگر محرم ان دونوں کے سوا کسی پرندے کو مارے گا تو بدلہ دینا ہوگا۔

۲۹- بَابُ مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَفْعَلَهُ

محرم کے لیے کون سے کام کرنا درست ہیں؟

[۴۰۷] **أَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ

ربیعہ بن ابوعبداللہ بن ہدیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سقیا کے مقام پر دیکھا کہ اپنے

Presented by www.ziaraat.com

التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ، أَنَّهُ رَأَى [illegible]

يُحْرِمُ. قَالَ مَالِكٌ: [illegible]

اونٹ کی جوئیں نکال کر مٹی میں پھینکتے ہوئے دیکھا اور وہ حالت [illegible]

[۴۰۸] أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسْأَلُ عَنِ الْمُحْرِمِ أَيَحُكُّ جَسَدَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ، فَلْيَحُكَّهُ وَلْيَشْدُدْ، وَلَوْ رُبِطَتْ يَدَايَ، وَلَمْ أَجِدْ إِلَّا رِجْلَيَّ لَحَكَكْتُ.

علقمہ بن ابو علقمہ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا جبکہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا محرم اپنے جسم کو کھجا سکتا ہے؟ فرمایا ہاں! کھجائے اور خوب کھجائے اور اگر میرے ہاتھ باندھ دیئے جائیں اور پیر میرے قابو میں ہوں تو ان سے کھجاؤں۔

[۴۰۹] أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ لِشَكْوٍ كَانَ بِعَيْنِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آنکھ کی تکلیف کے باعث آئینہ دیکھا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

[۴۱۰] أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْزِعَ الْمُحْرِمُ حَلَمَةً، أَوْ قُرَادَةً عَنْ بَعِيرِهِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے اونٹ کی جوں نکالنے کو مکروہ شمار کیا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں مجھے یہ بات سب سے زیادہ پسند ہے۔

[۴۱۱] أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ ظُفْرٍ لَهُ انْكَسَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ سَعِيدٌ اقْطَعْهُ.

محمد بن عبداللہ بن ابو مریم نے سعید بن مسیب سے احرام والے کا ناخن ٹوٹ جانے کے متعلق پوچھا تو سعید نے فرمایا: ''اسے کاٹ دو''۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَكِي أُذُنَهُ أَيَقْطُرُ فِي أُذُنِهِ مِنَ الْبَانِ الَّتِي لَمْ يُطَيَّبْ، وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَقَالَ لَا أَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا، وَلَوْ جَعَلَهُ فِي فِيهِ لَمْ أَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے کان میں درد ہو کہ کیا وہ اپنے کان میں بغیر خوشبو کا تیل ڈال سکتا ہے جبکہ وہ محرم ہو؟ فرمایا کہ مجھے اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی اور اگر منہ میں تکلیف ہو تب بھی کوئی ڈر نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَبُطَّ الْمُحْرِمُ خُرَّاجَهُ، وَيَفْقَأَ دُمَّلَهُ، وَيَقْطَعَ عِرْقَهُ إِذَا احْتَاجَ إِلَى ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ محرم اگر اپنے پھوڑے کو چیرے یا اپنے آبلے کو پھوڑے یا فصد کھولے تو بوقتِ ضرورت کوئی حرج نہیں۔

۳۰- بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ يُحَجُّ عَنْهُ

دوسرے کی جانب سے حج کرنے کا بیان

۳۹۲- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، وَتَنْظُرُ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے فضل بن عباس بیٹھے تھے کہ قبیلہ خثعم سے ایک عورت مسئلہ پوچھنے آئی، فضل اس کی طرف اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی، رسول اللہ

Presented by www.ziaraat.com

اِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى

عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ، وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. (صحیح البخاری (۱۵۱۳) صحیح مسلم (۳۲۳۸)

ﷺ نے فضل کا منہ دوسری طرف کر دیا، وہ عرض گزار ہوئی کہ یا

ں طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں اور یہ حجۃ الوداع کی

بات ہے۔

۳۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ

جسے دشمن روک دیں

[۴۱۲] **اثر**- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ مَنْ حُبِسَ بِعَدُوٍّ فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَاِنَّهُ يَحِلُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، وَيَنْحَرُ هَدْيَهُ، وَيَحْلِقُ رَاْسَهُ حَيْثُ حُبِسَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ جسے دشمن روک دے اور اس کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو جائے تو وہ احرام کھول دے، قربانی کو ذبح کرے اور سر منڈائے جہاں کہ اسے روکا گیا اور اس پر قضا نہیں ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَنَحَرُوا الْهَدْيَ، وَحَلَقُوْا رُؤُوْسَهُمْ، وَحَلُّوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ، وَقَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ الْهَدْيُ، ثُمَّ لَمْ يُعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهِ وَلَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ اَنْ يَقْضُوْا شَيْئًا وَلَا يَعُوْدُوْا لِشَيْءٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے احرام کھول دیا تھا، ہدی ذبح کیں، سر منڈائے اور ہر چیز سے حلال ہو گئے پیشتر اس کے کہ بیت اللہ کا طواف کرتے یا ہدی وہاں پہنچتی، پھر ہمیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی صحابی یا ساتھی کو قضاء یا اعادہ کرنے کا حکم فرمایا ہو۔

۳۹۳- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ اَجْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب فساد کے زمانے میں مکہ مکرمہ کی جانب عمرہ کے ارادے سے نکلے تو فرمایا: اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ پس عمرہ کا احرام باندھا، اس لیے کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے بھی عمرے کا احرام باندھا تھا۔

ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ نَظَرَ فِيْ اَمْرِهِ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ.

پھر حضرت عبداللہ نے اپنے حال پر نظر کی تو فرمایا: ''دونوں کا حال یکساں ہے'' پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''دونوں کا حال یکساں ہے'' میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ اپنے اوپر حج بھی واجب کر لیا۔

ثُمَّ نَفَذَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ، فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، وَرَاٰى ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَاَهْدٰى.

پھر چل دیے یہاں تک کہ بیت اللہ پہنچے پھر ایک طواف کیا اور اسی کو کافی سمجھا اور قربانی پیش کر دی۔

(صحیح البخاری (۴۱۸۵) صحیح مسلم (۲۹۷۹))

قَالَ مَالِكٌ فَهٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ كَمَا اُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَصْحَابُهُ، فَاَمَّا مَنْ اُحْصِرَ

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارا موقف بھی یہی ہے کہ جس کو دشمن روک دیں جیسے رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب کو روک

Presented by www.ziaraat.com

بِغَيْرِ عَدُوٍّ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ دُوْنَ الْبَيْتِ.

دیا گیا تھا اور جو دشمن کے سوا اور کسی وجہ سے رکا تو وہ بیت اللہ پہنچے بغیر حلال نہیں ہوگا۔

۳۲ بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ أُحْصِرَ بِغَيْرِ عَدُوٍّ

جو دشمن کے علاوہ کسی اور سبب سے رک جائے

[۴۱۳] **اَثَرٌ**- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ الْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، وَيَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَإِذَا اضْطُرَّ إِلٰى لُبْسِ شَيْءٍ مِنَ الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا، اَوِ الدَّوَاءِ صَنَعَ ذٰلِكَ وَافْتَدٰى.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو مرض کے باعث رک جائے تو وہ حلال نہیں ہوگا یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرلے اگر کوئی کپڑا پہننے پر مجبور ہو جائے یا دوا استعمال کیے بغیر چارہ نہ رہے تو ایسا کرلے اور فدیہ دے۔

[۴۱۴] **اَثَرٌ**- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ الْمُحْرِمُ لَا يُحِلُّهُ إِلَّا الْبَيْتُ.

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں کہ بیت اللہ پہنچے بغیر محرم حلال نہیں ہوتا۔

[۴۱۵] **اَثَرٌ**- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ كَانَ قَدِيْمًا، اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ إِلٰى مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ كُسِرَتْ فَخِذِيْ، فَاَرْسَلْتُ إِلٰى مَكَّةَ وَبِهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَالنَّاسُ، فَلَمْ يُرَخِّصْ لِيْ اَحَدٌ اَنْ اُحِلَّ، فَاَقَمْتُ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَاءِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ حَتّٰى اَحْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ.

ایوب بن ابوتمیمہ سختیانی سے روایت ہے کہ بصرہ کے ایک قدیمی آدمی نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ کی جانب نکلا اور راستے ہی میں تھا کہ میرا کولہا نکل گیا۔ میں نے ایک آدمی مکہ مکرمہ بھیجا اور وہاں پر حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر حضرات موجود تھے لیکن کسی نے مجھے احرام کھولنے کی اجازت نہ دی، پس میں سات مہینوں تک اسی جگہ ٹھہرا رہا یہاں تک کہ عمرہ کر کے احرام کھولا۔

[۴۱۶] **اَثَرٌ**- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ مَنْ حُبِسَ دُوْنَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جسے کسی مرض کے باعث بیت اللہ سے رکنا پڑے تو وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتا جب تک بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرلے۔

[۴۱۷] **اَثَرٌ**- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ حُزَابَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ صُرِعَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَسَاَلَ مَنْ يَلِيْ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ فَوَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَمِرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، فَذَكَرَ لَهُمُ الَّذِيْ عَرَضَ لَهُ، فَكُلُّهُمْ اَمَرَهُ اَنْ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ سعید بن خزامہ مخزومی کو مکہ مکرمہ کے راستے میں مرگی کا دورہ پڑ گیا اور انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ جس پانی پر وہ تھے وہاں کے لوگوں سے پوچھا تو انہیں عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر اور مروان بن حکم ملے اور ان کے سامنے واقعہ بیان کیا۔ ہر ایک نے کہا کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو وہ علاج معالجہ کرے اور فدیہ دے۔ جب تندرست ہو جائے تو

Presented by www.ziaraat.com

يَتَدَاوٰى بِمَا لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ وَيَفْتَدِيْ ' فَاِذَا صَحَّ اعْتَمَرَ ' فَاِنْ فَاتَهُ الْحَجُّ مِنْ عَامِهٖ ذٰلِكَ ' فَاِنَّهُ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ' ثُمَّ يَحِلُّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَالْهَدْيُ

عمرہ کر کے احرام کھول دے۔ پھر اگلے سال حج کرے اور جو میسر [illegible]

قَالَ مَالِكٌ وَعَلَى ذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنْ حُصِرَ بِغَيْرِ عَدُوٍّ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبْعَثُ الْاَنْصَارِيَّ وَهَدَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ حِيْنَ فَاتَهُمَا الْحَجُّ وَاَتَيَا يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَحِلَّا بِعُمْرَةٍ ' ثُمَّ يَرْجِعَا حَلَالًا ' ثُمَّ يَحُجَّانِ عَامًا قَابِلًا ' وَيُهْدِيَانِ ' فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ ' وَسَبْعَةٌ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ [illegible] حضرت عمر [illegible] حضرت ابوایوب انصاری اور ہبار بن اسود کو یہی حکم دیا جبکہ ان کا حج فوت ہو گیا اور قربانی کے روز حاضر ہوئے تھے کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور حلال ہو کر لوٹ جائیں پھر آئندہ سال حج کریں اور قربانی دیں۔ اگر کسی کو قربانی میسر نہ آئے تو تین روزے دوران حج اور سات روزے حج سے گھر واپس لوٹنے پر رکھے۔

قَالَ مَالِكٌ وَكُلُّ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ بَعْدَمَا يُحْرِمُ اِمَّا بِمَرَضٍ ' اَوْ بِغَيْرِهٖ ' اَوْ بِخَطَإٍ مِنَ الْعَدَدِ اَوْ خَفِيَ عَلَيْهِ الْهِلَالُ ' فَهُوَ مُحْصَرٌ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُحْصَرِ. قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ اَهَلَّ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ بِالْحَجِّ ' ثُمَّ اَصَابَهٗ كَسْرٌ ' اَوْ بَطْنٌ مُتَحَرِّقٌ اَوْ اِمْرَاَةٌ تَطْلُقُ ' قَالَ مَنْ اَصَابَهٗ هٰذَا مِنْهُمْ فَهُوَ مُحْصَرٌ يَكُوْنُ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا عَلٰى اَهْلِ الْاٰفَاقِ اِذَا هُمْ اُحْصِرُوْا.

امام مالک نے فرمایا کہ جو احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے حج سے روکا جائے' خواہ بیماری سے یا کسی اور وجہ سے' جیسے گنتی میں غلطی ہونا یا چاند نظر نہ آنا تو اس پر وہی ہے جو محصر پر ہے۔ یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے سوال ہوا کہ جس مکہ مکرمہ کے باشندے نے حج کا احرام باندھا' پھر اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا' یا دست لگ گئے یا عورت کو درد شروع ہو گیا؟ فرمایا کہ جس کو ان میں سے کوئی چیز پیش آئے تو وہ محصر ہے' اس پر بھی وہی ہے جو دوسرے شہر کے لوگوں پر ہے جبکہ وہ روکے جائیں۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى عُمْرَتَهٗ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ ' ثُمَّ كُسِرَ اَوْ اَصَابَهٗ اَمْرٌ لَا يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَحْضُرَ مَعَ النَّاسِ الْمَوْقِفَ. قَالَ مَالِكٌ اَرٰى اَنْ يُقِيْمَ حَتّٰى اِذَا بَرِئَ خَرَجَ اِلَى الْحِلِّ ' ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى مَكَّةَ ' فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ' وَيَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ' ثُمَّ يَحِلُّ ' ثُمَّ عَلَيْهِ حَجٌّ قَابِلٌ وَالْهَدْيُ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو عمرہ کرنے حج کے مہینوں میں آیا یہاں تک کہ جب عمرہ پورا ہو گیا تو اس نے مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ لیا۔ پھر اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا ایسی تکلیف پہنچی کہ لوگوں کے ساتھ عرفات میں نہ جا سکا۔ امام مالک نے فرمایا کہ وہ ٹھہرا رہے یہاں تک کہ جب تندرست ہو جائے تو حل میں چلا جائے پھر مکہ مکرمہ میں واپس آ کر بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑے' پھر احرام کھول دے' پھر اگلے سال اس پر حج اور قربانی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ ' ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ' وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ' ثُمَّ مَرِضَ ' فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَحْضُرَ مَعَ النَّاسِ الْمَوْقِفَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھا' پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی' پھر بیمار پڑ گیا کہ لوگوں کے ساتھ عرفات میں حاضر نہیں ہو سکتا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ إِذَا فَاتَهُ الْحَجُّ فَإِنِ اسْتَطَاعَ خَرَجَ [illegible] وَالْهَدْيُ فَإِنْ كَانَ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ فَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُتَمَتِّعِ حَتَّى يَبْتَدِئَ الْحَجَّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَلَّ بِعُمْرَةٍ وَطَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافًا آخَرَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِأَنَّ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ وَسَعْيَهُ إِنَّمَا كَانَ نَوَاهُ لِلْحَجِّ وَعَلَيْهِ حَجٌّ قَابِلٌ وَالْهَدْيُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس کا حج فوت ہو جائے اس سے [illegible] سعی کر کے عمرہ سے حلال ہو جائے اور دوبارہ طواف کرے اور صفا ومروہ کے درمیان دوڑے کیونکہ پہلا طواف وسعی حج کے تھے اور اگلے سال اس پر حج اور قربانی ہے۔

۳۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي بِنَاءِ الْكَعْبَةِ

تعمیر کعبہ کا بیان

۳۹۴- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ. قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا أُرَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

صحیح البخاری (٤٤٨٤) صحیح مسلم (۳۲۲۹-۳۲۳۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو ایسا تعمیر کیا ہے کہ قواعد ابراہیم سے گھٹا دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! آپ اسے حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے کفر کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا تو ضرور میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: چونکہ حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی، شاید اسی لیے رسول اللہ ﷺ دو رکنوں کا استلام نہیں کرتے تھے جو حجر اسود کے نزدیک ہیں کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر نہیں ہے۔

[٤١٨] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا أُبَالِي أَصَلَّيْتُ فِي الْحِجْرِ أَمْ فِي الْبَيْتِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے لیے یکساں ہے کہ حطیم کے اندر نماز پڑھوں یا بیت اللہ میں۔

[٤١٩] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ سَمِعْتُ بَعْضَ عُلَمَائِنَا يَقُولُ مَا حُجِرَ الْحِجْرُ فَطَافَ النَّاسُ مِنْ وَرَائِهِ إِلَّا إِرَادَةَ أَنْ يَسْتَوْعِبَ النَّاسُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ كُلِّهِ.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں کہ حطیم کے گرد صحیح جگہ دیوار نہیں بنائی گئی، لہٰذا لوگ اس کے پیچھے سے طواف کرتے ہیں، اس سے لوگوں کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ پورے بیت اللہ کا طواف ہو جائے۔

۳۴- بَابُ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں رمل کرنا

Presented by www.ziaraat.com

۳۹۵- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ' عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ حِیْنَ اَتٰی اِلَیْهِ فَاَوَّلَ مَا اَتٰی اَطْوَافِ [صحیح مسلم (۲۹۴۱ ـ ۲۹۴۲)]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں [illegible] آتے ہی طواف کرنے کے بعد اس پر ختم کیا۔

قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ الْاَمْرُ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ عَلَیْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے شہر کے اہل علم کا ہمیشہ سے یہی معمول ہے۔

[۴۲۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ ' وَیَمْشِیْ اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجر اسود سے حجر اسود تک تین طوافوں میں رمل کیا کرتے اور چار طوافوں میں چلتے۔

[۴۲۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' اَنَّ اَبَاهُ کَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ یَسْعَی الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ یَقُوْلُ:

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور کہتے:

اَللّٰهُمَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
وَاَنْتَ تُحْیِیْ بَعْدَ مَا اَمَتَّا

اے اللہ! نہیں ہے کوئی معبود مگر تو
تو ہی ہمیں مرنے کے بعد جلائے گا

یَخْفِضُ صَوْتَهٗ بِذٰلِکَ.

یہ کہتے وقت آواز پست رکھتے۔

[۴۲۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّهٗ رَاٰی عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَیْرِ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِیْمِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیکھا کہ عمرہ کا احرام تنعیم سے باندھتے۔

قَالَ ثُمَّ رَاَیْتُهٗ یَسْعٰی حَوْلَ الْبَیْتِ الْاَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ.

ہشام نے فرمایا: پھر میں نے انہیں خانہ کعبہ کے گرد تین پھیروں میں دوڑتے دیکھا۔

[۴۲۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ' کَانَ اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَکَّةَ لَمْ یَطُفْ بِالْبَیْتِ ' وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰی یَرْجِعَ مِنْ مِنًی ' وَکَانَ لَا یَرْمُلُ اِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَیْتِ ' اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَکَّةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مکہ مکرمہ سے احرام باندھتے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرتے یہاں تک کہ منیٰ سے لوٹتے اور جب مکہ مکرمہ سے احرام باندھتے تو خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے ہوئے رمل نہ کرتے۔

۳۵ - بَابُ الْاِسْتِلَامِ فِی الطَّوَافِ

طواف میں استلام کرنا

۳۹۶- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا قَضٰی طَوَافَهٗ بِالْبَیْتِ ' وَرَکَعَ الرَّکْعَتَیْنِ ' وَاَرَادَ اَنْ یَخْرُجَ اِلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اسْتَلَمَ الرُّکْنَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ یَخْرُجَ. صحیح مسلم (۲۹۴۱ ـ ۲۹۴۲)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کے پورے طواف کر کے دو رکعتیں پڑھ لیتے اور صفا و مروہ کی جانب نکلنے کا ارادہ فرماتے تو نکلنے سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیتے۔

Presented by www.ziaraat.com

۳۹۷- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ '
[illegible]
فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اسْتَلَمْتُ وَتَرَکْتُ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَبْتَ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
[illegible]
نے بھی بوسہ دیا اور بھی نہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے
درست کیا۔

[٤٢٤] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' اَنَّ اَبَاهُ کَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ یَسْتَلِمُ الْاَرْکَانَ کُلَّهَا ' وَکَانَ لَا یَدَعُ الْیَمَانِیَّ اِلَّا اَنْ یُغْلَبَ عَلَیْهِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو تمام ارکان کو بوسہ دیتے اور رکنِ یمانی کو تو کبھی نہ چھوڑتے ماسوائے اشد مجبوری کے۔

۳۶- بَابُ تَقْبِیْلِ الرُّکْنِ الْاَسْوَدِ فِی الْاِسْتِلَامِ

استلام کے وقت حجرِ اسود کو چومنا

۳۹۸- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ لِلرُّکْنِ الْاَسْوَدِ اِنَّمَا اَنْتَ حَجَرٌ ' وَلَوْ لَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَکَ مَا قَبَّلْتُکَ ' ثُمَّ قَبَّلَهٗ.

صحیح البخاری (۱۵۹۷) صحیح مسلم (۳۰۵۶)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے حجرِ اسود سے کہا: تو پتھر ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا' پھر اسے چوم لیا۔

قَالَ مَالِکٌ سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَسْتَحِبُّ اِذَا رَفَعَ الَّذِیْ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ یَدَهٗ عَنِ الرُّکْنِ الْیَمَانِیِّ اَنْ یَضَعَهَا عَلٰی فِیْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے بعض اہل علم سے سنا ہے کہ مستحب ہے کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے جب رکن یمانی سے ہاتھ اٹھائے تو انہیں اپنے منہ پر رکھ لے۔

۳۷- بَابُ رَکْعَتَا الطَّوَافِ

طواف کے دوگانے کا بیان

[٤٢٥] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّهٗ کَانَ لَا یَجْمَعُ بَیْنَ السَّبْعَیْنِ لَا یُصَلِّیْ بَیْنَهُمَا ' وَلٰکِنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ کُلِّ سُبْعٍ رَکْعَتَیْنِ ' فَرُبَمَا صَلّٰی عِنْدَ الْمَقَامِ اَوْ عِنْدَ غَیْرِهٖ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد ساتوں طوافوں کو ملاتے نہ تھے بلکہ ان کے درمیان دوگانہ پڑھتے تھے یعنی ساتوں میں سے ہر طواف کے بعد دو گانہ پڑھتے' کبھی مقام ابراہیم کے پاس پڑھتے اور کبھی کسی دوسری جگہ۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنِ الطَّوَافِ اِنْ کَانَ اَخَفَّ عَلَی الرَّجُلِ اَنْ یَتَطَوَّعَ بِهٖ ' فَیُقْرِنَ بَیْنَ الْاُسْبُوْعَیْنِ ' اَوِ اَکْثَرَ ' ثُمَّ یَرْکَعُ مَا عَلَیْهِ مِنْ رُکُوْعِ تِلْکَ السُّبُوْعِ. قَالَ لَا یَنْبَغِیْ ذٰلِکَ ' وَاِنَّمَا السُّنَّةُ اَنْ یُتْبِعَ کُلَّ سُبْعٍ رَکْعَتَیْنِ.

امام مالک سے طواف کے بارے میں پوچھا گیا کہ اگر کوئی آسانی کی غرض سے دو یا زیادہ طواف کرنے کے بعد دو گانہ پڑھے تو کیسا ہے؟ فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ سنت یہی ہے کہ ساتوں میں سے ہر طواف کے بعد دوگانہ پڑھے۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الرَّجُلِ یَدْخُلُ فِی الطَّوَافِ فَیَسْهُوْ حَتّٰی یَطُوْفَ ثَمَانِیَةً اَوْ تِسْعَةَ اَطْوَافٍ ' قَالَ یَقْطَعُ اِذَا عَلِمَ اَنَّهٗ قَدْ زَادَ ' ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ' وَلَا یَعْتَدُّ بِالَّذِیْ کَانَ زَادَ ' وَلَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَبْنِیَ عَلَی التِّسْعَةِ

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بھول کر آٹھ یا نو طواف کر بیٹھا۔ فرمایا کہ چھوڑ دے۔ جب اسے زیادتی کا علم ہو' پھر دوگانہ پڑھے اور جو زیادتی ہوئی ہے اسے شمار نہ کرے اور یہ نہ کرے کہ دوسرا طواف بھی کر کے دونوں کا اکٹھا

Presented by www.ziaraat.com

حَتّٰى يُصَلِّيَ سُبُعَيْنِ جَمِيْعًا لِاَنَّ السُّنَّةَ فِي الطَّوَافِ اَنْ يُتْبِعَ كُلَّ سُبُعٍ رَكْعَتَيْنِ

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَلْيَعُدْ فَلْيَتَمِّمْ طَوَافَهُ عَلَى الْيَقِيْنِ ثُمَّ لِيَعُدِ الرَّكْعَتَيْنِ لِاَنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِطَوَافٍ اِلَّا بَعْدَ اِكْمَالِ السُّبُعِ.

وَمَنْ اَصَابَهُ شَيْءٌ يَنْقُضُ وُضُوْءَهُ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَوْ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَوْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ مَنْ اَصَابَهُ ذٰلِكَ وَقَدْ طَافَ بَعْضَ الطَّوَافِ اَوْ كُلَّهُ وَلَمْ يَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فَاِنَّهُ يَتَوَضَّأُ وَيَسْتَأْنِفُ الطَّوَافَ وَالرَّكْعَتَيْنِ وَاَمَّا السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنَّهُ لَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مَا اَصَابَهُ مِنِ انْتِقَاضِ وُضُوْئِهِ وَلَا يَدْخُلُ السَّعْيَ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ بِوُضُوْءٍ.

دوگانہ ادا کرے کیونکہ طواف میں سنت یہی ہے کہ ہر پھیرے کے

کی تعداد میں [illegible] طواف ہو جائے تو [illegible] طواف

[illegible] پڑھے لیکن طواف کی نماز نہیں ہے بلکہ طواف

پھیرے پورے ہو جانے کے بعد۔

اگر بیت اللہ کا طواف یا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے کسی کا وضو ٹوٹ جائے۔ وہ بعض طواف یا سارے کر چکا ہے لیکن طواف کا دوگانہ نہیں پڑھا تو وہ وضو کرے اور دوبارہ طواف کر کے دوگانہ پڑھے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا یہ وضو ٹوٹنے سے باطل نہیں ہوتی۔ وضو کر کے جتنے پھیرے رہ گئے ہیں وہ لگائے اور سعی نہیں کرنی چاہیے مگر باوضو ہو کر۔

۳۸- بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ فِي الطَّوَافِ

نمازِ فجر یا نمازِ عصر کے بعد طواف کا دوگانہ ادا کرنا

[۴۲۶] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضٰى عُمَرُ طَوَافَهُ نَظَرَ، فَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ طَلَعَتْ، فَرَكِبَ حَتّٰى اَنَاخَ بِذِيْ طُوًى، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کو عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے بتایا کہ انہوں نے نماز فجر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب حضرت عمر فارغ ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سورج ابھی طلوع نہیں ہوا۔ پس وہ سوار ہوئے یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اونٹ کو بٹھایا اور دوگانہ ادا کیا۔

[۴۲۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، اَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَطُوْفُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَدْخُلُ حُجْرَتَهُ، فَلَا اَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ.

ابوالزبیر مکی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو نماز عصر کے بعد طواف کرتے دیکھا، پھر وہ اپنے حجرے میں داخل ہو گئے تو مجھے نہیں معلوم کہ کیا کرتے رہے۔

[۴۲۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، اَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْبَيْتَ يَخْلُوْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، وَبَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَا يَطُوْفُ بِهٖ اَحَدٌ.

امام مالک سے روایت ہے کہ ابوالزبیر مکی نے فرمایا کہ بیت اللہ کو نماز فجر اور نماز عصر کے بعد خالی ہی دیکھا، کوئی ایک بھی طواف نہیں کرتا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ بَعْضَ اُسْبُوْعِهٖ،

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے طواف کیا اور کچھ پھیرے

Presented by www.ziaraat.com

ثُمَّ اُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ ، اَوْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ، فَاِنَّهٗ

قَالَ وَاِنْ اَخَّرَهُمَا حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

لگا لیے پھر نماز فجر یا نماز عصر کی اقامت ہونے لگی تو وہ امام کے

پائے۔

فرمایا کہ اگر نماز مغرب پڑھنے تک مؤخر کردے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَاْسَ اَنْ يَطُوْفَ الرَّجُلُ طَوَافًا وَاحِدًا بَعْدَ الصُّبْحِ ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ لَا يَزِيْدُ عَلٰى سُبْعٍ وَاحِدٍ ، وَيُؤَخِّرُ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ كَمَا صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَيُؤَخِّرُهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، فَاِنْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ صَلَّاهُمَا اِنْ شَاءَ وَاِنْ شَاءَ اَخَّرَهُمَا حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ نماز فجر یا نماز عصر کے بعد ایک ہی طواف کرے۔ آگے ایک بھی طواف نہ کرے اور دو گانے کو طلوع آفتاب تک مؤخر کر دے جیسا کہ حضرت عمر نے کیا یا دونوں کو مؤخر کر دے نماز عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ آفتاب غروب ہونے پر اگر چاہے تو دو گانہ پڑھ لے اور چاہے تو انہیں مؤخر کر دے یہاں تک کہ نماز مغرب پڑھ لے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

۳۹- بَابُ وِدَاعِ الْبَيْتِ

خانہ کعبہ سے رخصت ہونے کا بیان

[۴۲۹] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَصْدُرَنَّ اَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ ، فَاِنَّ اٰخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: کوئی حاجی بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس نہ لوٹے کیونکہ بیت اللہ کا طواف ہی آخری عبادت ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَاِنَّ اٰخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (الحج: ۳۲) وَقَالَ ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾ (الحج: ۳۳) فَمَحِلُّ الشَّعَائِرِ كُلِّهَا وَانْقِضَاؤُهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ.

امام مالک نے حضرت عمر کے ارشاد ''بیت اللہ کا طواف آخری عبادت ہے'' کے بارے میں فرمایا کہ میرے خیال میں یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے'' اور فرمایا: ''پھر لوٹنا ہے بیت اللہ تک'' پس تمام شعائر کی انتہا بیت اللہ سے واپس لوٹنا ہے۔

[۴۳۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَدَّ رَجُلًا مِنْ مَرِّ الظَّهْرَانِ لَمْ يَكُنْ وَدَّعَ الْبَيْتَ حَتّٰى وَدَّعَ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو مرّ الظہران سے واپس پھیرا کیونکہ اس نے الوداعی طواف نہیں کیا تھا' یہاں تک کہ اس نے طواف کیا۔

[۴۳۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَفَاضَ ، فَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهٗ ، فَاِنَّهٗ اِنْ لَمْ يَكُنْ حَبَسَهٗ شَيْءٌ ، فَهُوَ حَقِيْقٌ اَنْ

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ جس نے طواف افاضہ کر لیا اس کا اللہ تعالیٰ نے حج پورا کر دیا جبکہ اسے کسی چیز نے نہ روکا ہو پس اس پر حق ہے کہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کرے اور اگر اسے کوئی چیز

Presented by www.ziaraat.com

يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ' وَاِنْ حَبَسَهُ شَيْءٌ'

قَالَ مَالِكٌ ' لَمْ اَرَ اَحَدًا جَعَلَ [illegible] عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى صَدَرَ لَمْ اَرَ عَلَيْهِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَرِيْبًا ' فَيَرْجِعَ فَيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ ' ثُمَّ يَنْصَرِفَ اِذَا كَانَ قَدْ اَفَاضَ.

اگر حج کے بعد بیت اللہ کا طواف ہے یہاں تک کہ چلا جائے تو میرے خیال میں اس پر کچھ نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ قریب ہو تو واپس لوٹ کر بیت اللہ کا طواف کرے پھر فارغ ہو کر چلا جائے۔

۴۰- بَابُ جَامِعِ الطَّوَافِ

طواف کے دیگر متعلقات

۳۹۹- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ' عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ' عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ ' عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' اَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ ' فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ. قَالَتْ فَطُفْتُ رَاكِبَةً بَعِيْرِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّيْ اِلٰى جَانِبِ الْبَيْتِ ' وَهُوَ يَقْرَاُ ﴿وَالطُّوْرِ. وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ﴾ (الطور: ۱ ـ ۲). صحیح البخاری (٤٦٤)

زینب بنت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیماری کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو فرمایا ''لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو'' یہ عرض گزار ہوئیں کہ میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کر چکی ہوں اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ الطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

[۴۳۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ ' اَنَّ اَبَا مَاعِزٍ الْاَسْلَمِيَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَفَضْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَاءَ ' فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ ' ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَاءَ ' فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّيْ ' ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ الدِّمَاءَ ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنَّمَا ذٰلِكَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاغْتَسِلِيْ ' ثُمَّ اسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ ' ثُمَّ طُوْفِيْ.

عبداللہ بن ابوسفیان سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک عورت مسئلہ پوچھنے آئی اور کہا کہ میں نے بیت اللہ کے طواف کا ارادہ کیا' یہاں تک کہ جب مسجد کے دروازے پر پہنچی تو خون آ گیا۔ میں واپس لوٹ گئی تو بند ہو گیا' پھر دوبارہ جب مسجد کے دروازے پر آئی تو خون آنے لگا۔ واپس لوٹ گئی تو خون بند ہو گیا' سہ بارہ آئی اور مسجد کے دروازہ پر پہنچی تو خون آنے لگا' حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ یہ شیطان کی ٹھوکر ہے تم غسل کر کے کپڑا باندھ لو اور پھر طواف کر لو۔

[۴۳۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهُ بَلَغَهُ ' اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ اِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مُرَاهِقًا خَرَجَ اِلٰى عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ ' وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ' ثُمَّ يَطُوْفُ بَعْدَ اَنْ يَرْجِعَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص جب مکہ مکرمہ میں نویں تاریخ سے پہلے آتے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کے پھیروں سے پہلے عرفات میں چلے جاتے اور پھر واپس آ کر طواف کرتے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ وَاسِعٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. رَسُئِلَ عَنْ [illegible] فَقَالَ لَا اُحِبُّ ذٰلِكَ لَهُ

امام مالک نے فرمایا کہ انشاء اللہ اس میں وسعت ہے۔ [illegible] فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَطُوْفُ اَحَدٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ کوئی بھی بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے مگر باوضو۔

۴۱- بَابُ الْبَدْءِ بِالصَّفَا فِي السَّعْيِ

صفا سے سعی شروع کرنے کا بیان

۴۰۰- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّفَا، [وَهُوَ يَقُوْلُ] نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ، فَبَدَاَ بِالصَّفَا. صحیح مسلم (۲۹۴۱-۲۹۴۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مسجد سے نکل کر صفا جا رہے تھے تو فرما رہے تھے کہ ہم اسی سے ابتداء کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء فرمائی چنانچہ آپ نے صفا سے سعی کی ابتداء کی۔

۴۰۱- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا، وَيَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْ، وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور کہتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ایسا تین مرتبہ کر کے دعا کرتے اور مروہ پر بھی اسی طرح کرتے۔

[۴۳۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، وَهُوَ عَلَى الصَّفَا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ، وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، وَاِنِّيْ اَسْاَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر سے سنا کہ صفا پر دعا کرتے ہوئے کہہ رہے تھے: ''اے اللہ! تو نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت فرمائی تو اسے مجھ سے چھین نہ لینا یہاں تک کہ میں مسلمانی کی حالت میں وفات پاؤں''۔

۴۲- بَابُ جَامِعِ السَّعْيِ

سعی کے بارے میں دیگر روایات

۴۰۲- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزارش کی اور ان دنوں میں نوعمر تھا کہ کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو

Presented by www.ziaraat.com

الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾

جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا ' اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْاَنْصَارِ ' كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ ' وَ كَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ ' وَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ' فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (البقرة:۱۵۸).

صحیح البخاری (۱۶۴۳) صحیح مسلم (۳۰۶۸۔ ۳۰۶۹۔ ۳۰۷۰)

اس پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے' لہٰذا آدمی پر کچھ

ہوتا " فلا جناح عليه ان لا يطوف بهما " آیت انصار کے

کن میں نازل ہوئی ہے جو مناۃ کے لیے حج کرتے تھے اور مناۃ

ایک بت قدید کے بالمقابل تھا اور وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی

کرنے کو برا سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ

ﷺ سے اس بارے میں پوچھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل

فرمایا: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو

بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا

طواف کرے''۔

[۴۳۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَتْ عِنْدَ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ' فَخَرَجَتْ تَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ مَاشِيَةً ' وَكَانَتِ امْرَاَةً ثَقِيْلَةً ' فَجَاءَتْ حِيْنَ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الْعِشَاءِ فَلَمْ تَقْضِ طَوَافَهَا حَتّٰى نُوْدِيَ بِالْاُوْلٰى مِنَ الصُّبْحِ ' فَقَضَتْ طَوَافَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ سودہ بنت عبداللہ بن عمرؓ عروہ بن زبیر کے نکاح میں تھیں۔ وہ ایک حج یا عمرہ میں صفا و مروہ کی سعی کے لیے پیدل نکلیں اور وہ جسم کی بھاری بھرکم تھیں۔ وہ اس وقت آئیں جبکہ لوگ نماز عشاء سے فارغ ہو گئے اور ان کا طواف پورا نہ ہوا یہاں تک کہ جب نمازِ فجر ہو گئی تو اس درمیان میں انہوں نے اپنا طواف پورا کیا۔

وَكَانَ عُرْوَةُ اِذَا رَاٰهُمْ يَطُوْفُوْنَ عَلَى الدَّوَابِّ يَنْهَاهُمْ اَشَدَّ النَّهْيِ ' فَيَعْتَلُّوْنَ بِالْمَرَضِ حَيَاءً مِنْهُ ' فَيَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ لَقَدْ خَابَ هٰؤُلَاءِ وَخَسِرُوْا.

اور حضرت عروہ جب لوگوں کو جانور پر سوار ہو کر طواف کرتے ہوئے دیکھتے تو انہیں سختی سے منع فرماتے۔ پس لوگ ان سے حیاء کرتے ہوئے بیماری کا بہانہ بنا لیتے' وہ ہم سے فرماتے کہ ایسے لوگوں سے ہمیں کیا سروکار؟ یہ تو ناکام ہوئے اور خسارے میں رہے۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ نَسِيَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِيْ عُمْرَةٍ ' فَلَمْ يَذْكُرْ حَتّٰى يَسْتَبْعِدَ مِنْ مَكَّةَ اَنَّهُ يَرْجِعُ فَيَسْعٰى ' وَاِنْ كَانَ قَدْ اَصَابَ النِّسَاءَ فَلْيَرْجِعْ ' فَلْيَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يُتِمَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْعُمْرَةِ ' ثُمَّ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ اُخْرٰى وَالْهَدْيُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو صفا و مروہ کی سعی کو عمرہ میں بھول جائے پھر اسے مکہ مکرمہ سے کافی دور جا کر یاد آئے تو واپس لوٹ کر سعی کر لے اور اگر اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہے تو واپس لوٹ کر صفا و مروہ کی سعی کرے اور اس عمرہ سے جو باقی رہ گیا ہو اسے مکمل کرے' پھر اس پر دوسرا عمرہ اور قربانی ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَلْقَاهُ الرَّجُلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَقِفُ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ ' فَقَالَ لَا اُحِبُّ لَهُ ذٰلِكَ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ صفا و مروہ کے درمیان کسی دوسرے آدمی سے ملے تو اس سے باتیں کرنے ٹھہر جائے؟ فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ نَسِيَ مِنْ طَوَافِهِ شَيْئًا أَوْ

مَا يَسْتَيْقِنُ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ ثُمَّ يَسْعَى سَعْيَهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

امام مالک نے فرمایا کہ جو اپنے طواف میں کچھ بھول جائے یا

صفا و مروہ کے درمیان [illegible]

۴۰۳- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَشَى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ.

صحیح مسلم (۲۹۴۱، ۲۹۴۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صفا و مروہ پر سعی کرتے تو چلتے اور جب وادی میں قدم رنجہ فرماتے تو اس سے نکلنے تک دوڑتے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ جَهِلَ فَبَدَأَ بِالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، قَالَ لِيَرْجِعْ فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لِيَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَإِنْ جَهِلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ، وَيَسْتَبْعِدَ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ إِلٰى مَكَّةَ، فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ، وَيَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنْ كَانَ أَصَابَ النِّسَاءَ رَجَعَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يُتِمَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ أُخْرٰى وَالْهَدْيُ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو بے خبری میں بیت اللہ کے طواف سے پہلے صفا و مروہ کے درمیان سعی شروع کر دے۔ فرمایا: اسے چاہیے کہ واپس لوٹے، پھر بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور اگر وہ بھول کر مکہ مکرمہ سے نکل گیا اور دور چلا گیا تو واپس مکہ مکرمہ لوٹے، پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے، اگر عورت سے صحبت کر لی ہو تب بھی لوٹے، بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے، یہاں تک کہ اس عمرہ سے جو باقی رہ گیا ہے اسے مکمل کرے، پھر اس پر دوسرا عمرہ اور قربانی ہے۔

۴۳- بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن روزہ رکھنا

۴۰۴- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَ. صحیح البخاری (۱۶۶۱) صحیح مسلم (۲۶۲۷ تا ۲۶۳۰)

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عرفہ کے روز لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شک ہوا کہ روزے سے ہیں یا نہیں۔ بعض حضرات کہتے تھے کہ روزے سے ہیں اور بعض کہتے تھے کہ روزے سے نہیں ہیں۔ پس جبکہ آپ عرفات میں اونٹ پر سوار تھے تو میں نے خدمتِ اقدس میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ نے نوش فرما لیا۔

[۴۳۶] **أَثَرٌ**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَرَفَةَ، قَالَ الْقَاسِمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهَا

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرفہ کے روز روزہ رکھا کرتی تھیں۔ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ میں نے انہیں عرفہ کی شام کو دیکھا کہ جب امام چلا تو وہ

Presented by www.ziaraat.com

عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بَعْدَ دَفْعِ الْإِمَامِ، ثُمَّ تَقِفُ حَتّٰى يَبِيضَّ مَا بَيْنَهَا، [illegible]

ٹھہری رہیں یہاں تک کہ زمین لوگوں سے خالی ہوگئی پھر انہوں [illegible]

٤٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ أَيَّامِ مِنًى

منیٰ کے دنوں میں روزے رکھنے کا بیان

٤٠٥- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ مِنًى.

ابو الخطاب مولیٰ عمر بن عبید اللہ [illegible] سلیمان بن یسار [illegible] روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام منیٰ کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

٤٠٦- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ أَيَّامَ مِنًى يَطُوفُ، يَقُولُ إِنَّمَا هِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ، وَشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللّٰهِ.

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ کو بھیجا کہ لوگوں میں پھر کر یہ اعلان کر دیں کہ منیٰ کے دن کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے ہیں۔

٤٠٧- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ الْأَضْحٰى. صحیح مسلم (٢٦٦٧)

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔

٤٠٨- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ أُخْتِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أَبِيهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَوَجَدَهُ يَأْكُلُ، قَالَ فَدَعَانِي، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ هٰذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِنَّ، وَأَمَرَنَا بِفِطْرِهِنَّ. سنن ابوداؤد (٢٤١٨)

ابو مرہ مولیٰ ام ہانی نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں کھاتے ہوئے پایا۔ انہوں نے مجھے بلایا تو میں عرض گزار ہوا: ''میرا روزہ ہے'' فرمایا کہ یہ ایسے دن ہیں جن کا روزہ رکھنے سے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے اور حکم دیا کہ ان میں روزے نہ رکھیں۔

قَالَ مَالِكٌ هِيَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس سے مراد ایام تشریق ہیں۔

٤٥- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَدْيِ

ہدی کے لیے جو جانور درست ہیں

٤٠٩- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَهْدٰى جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فِي حَجٍّ، أَوْ عُمْرَةٍ. سنن ابوداؤد (١٧٤٩)

عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج یا عمرہ میں ہدی کے طور پر ایک اونٹ بھیجا جو ابوجہل بن ہشام کا تھا۔

٤١٠- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يَسُوقُ بُدْنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کے اونٹ کو ہانک رہا ہے آپ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار

Presented by www.ziaraat.com

اِنَّهَا بُدَنَةٌ، فَقَالَ اِرْكَبْهَا وَيْلَكَ، فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ

ہوئے کہ یارسول اللہ! یہ قربانی کا ہے تو دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا

[٤٣٧] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُهْدِي فِي الْحَجِّ بَدَنَتَيْنِ بَدَنَتَيْنِ، وَفِي الْعُمْرَةِ بَدَنَةً بَدَنَةً. قَالَ وَرَاَيْتُهُ فِي الْعُمْرَةِ يَنْحَرُ بَدَنَةً، وَهِيَ قَائِمَةٌ فِي دَارِ خَالِدِ بْنِ اُسَيْدٍ، وَكَانَ فِيهَا مَنْزِلُهُ. قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ طَعَنَ فِي لَبَّةِ بَدَنَتِهِ حَتّٰى خَرَجَتِ الْحَرْبَةُ مِنْ تَحْتِ كَتِفِهَا.

[۴۳۷] اثر- مجھ سے عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حج میں ہدی دو اونٹ اور عمرہ کی ایک اونٹ بھیجا کرتے تھے اور میں نے عمرہ میں انہیں اپنی ہدی کو نحر کرتے دیکھا جو خالد بن اسید کے گھر میں کھڑی تھی اور وہ وہاں میں ٹھہرا کرتے تھے اور میں نے انہیں دیکھا کہ اپنی ہدی کی گردن میں برچھی ماری یہاں تک کہ اس کی انی کندھے کے نیچے سے نکل آئی۔

[٤٣٨] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَهْدٰى جَمَلاً فِي حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ.

[۴۳۸] اثر- یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حج یا عمرہ کی ہدی کے طور پر ایک اونٹ بھیجا۔

[٤٣٩] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْقَارِيءِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ ابْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ اَهْدٰى بَدَنَتَيْنِ اِحْدَاهُمَا بُخْتِيَّةٌ.

[۴۳۹] اثر- ابوجعفر القاری سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عیاش بن ابو ربیعہ مخزومی نے ہدی کے دو اونٹ بھیجے جن میں سے ایک بختی تھا۔

[٤٤٠] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا نُتِجَتِ النَّاقَةُ، فَلْيُحْمَلْ وَلَدُهَا حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا، فَاِنْ لَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَحْمَلٌ حُمِلَ عَلٰى اُمِّهِ حَتّٰى يُنْحَرَ مَعَهَا.

[۴۴۰] اثر- نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے: جب ہدی کی اونٹنی بچہ جنے تو اس کے بچے کو بھی ساتھ لے جانا چاہیے یہاں تک کہ اس کے ساتھ نحر کر دیں۔ اگر اس کو اٹھا کر لے جانے کا بندوبست نہ ہو سکے تو اس کی والدہ پر بٹھا کر لے جائیں اور اس کے ساتھ ہی نحر کر دیں۔

[٤٤١] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ اَبَاهُ قَالَ اِذَا اضْطُرِرْتَ اِلٰى بَدَنَتِكَ، فَارْكَبْهَا رُكُوْبًا غَيْرَ فَادِحٍ، وَاِذَا اضْطُرِرْتَ اِلٰى لَبَنِهَا، فَاشْرَبْ بَعْدَ مَا يُرْوِي فَصِيْلَهَا، فَاِذَا نَحَرْتَهَا فَانْحَرْ فَصِيْلَهَا مَعَهَا.

[۴۴۱] اثر- ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ اگر تمہیں مجبوری ہو تو اپنی قربانی پر سوار ہو جاؤ لیکن کمر نہ توڑ ڈالنا اور اگر اس کے دودھ کی ضرورت پیش آئے تو بچے کو پلانے کے بعد پی لو اور جب ہدی کو نحر کرو تو اس کے بچے کو بھی نحر کر دو۔

٤٦- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْهَدْيِ حِيْنَ يُسَاقُ

ہدی کے ہانکنے کا طریقہ

[٤٤٢] اَثَرٌ- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَهْدٰى هَدْيًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَلَّدَهُ وَاَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يُقَلِّدُهُ قَبْلَ اَنْ

[۴۴۲] اثر- نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مدینہ منورہ سے ہدی لے جاتے تو ذوالحلیفہ میں اس کی تقلید و اشعار کرتے اور یہ ایک ہی جگہ ہوتا اور اسے قبلہ رو کر کے دو جوتوں کا

Presented by www.ziaraat.com

يُشْعِرَهُ، وَذٰلِكَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ، وَهُوَ مُوَجِّهٌ لِلْقِبْلَةِ

إِذَا دَفَعُوا، وَإِذَا فَرَغَ مِنْ عِنْدِ عِنْدَ الْفَجْرِ بِجَمْعٍ وَقَبْلَ أَنْ يُحْلِقَ، أَوْ يُقَصِّرَ، وَكَانَ هُوَ يَبْدَأُ عَلَيْهِ بِيَدِهِ يَتَسَلَّمُهُ قِيَامًا، وَيُوَجِّهُهُنَّ إِلَى الْقِبْلَةِ، ثُمَّ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ

ہار پہناتے اور اس کی دائیں جانب اشعار کرتے' پھر اسے لے

ی جس اسے لو مزدلفہ لے یا ہاں جمرہ سے پہلے جمرہ کرے اور وہ ہدی وا اپنے ہاتھوں ذبح کرتے تھے' اُنہیں قطار میں قبلہ رو کھڑا کر تے' پھر انہیں کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلاتے۔

[٤٤٣] **أثرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا طَعَنَ فِي سَنَامِ هَدْيِهِ وَهُوَ يُشْعِرُهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب اشعار کے طور پر ہدی کے کوہان میں زخم کرتے تو کہتے: ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ بہت بڑا ہے''۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الْهَدْيُ مَا قُلِّدَ وَأُشْعِرَ، وَوُقِفَ بِهِ بِعَرَفَةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کہا کرتے: ''ہدی وہ ہے جس کو ہار پہنایا جائے اور اشعار کیا جائے اور عرفات میں اسے کھڑا کیا جائے''۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْقَبَاطِيَّ وَالْأَنْمَاطَ وَالْحُلَلَ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْكَعْبَةِ، فَيَكْسُوهَا إِيَّاهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر قربانی کے اونٹوں کو مصری کپڑے' چار جامے اور حلے پہنایا کرتے تھے' پھر انہیں کعبہ کی طرف لے جاتے اور انہیں اڑھا دیتے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِينَارٍ مَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ بِجِلَالِ بُدْنِهِ حِينَ كُسِيَتِ الْكَعْبَةُ هٰذِهِ الْكِسْوَةَ، فَقَالَ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِهَا.

امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے پوچھا کہ جب کعبہ کو یہ غلاف پہنا دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر اپنے اونٹ کی جھول کا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اسے خیرات کر دیتے تھے۔

[٤٤٤] **أثرٌ- وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ الثَّنِيُّ فَمَا فَوْقَهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے: قربانی کے لیے پانچ برس یا اس سے زیادہ عمر کا اونٹ ہو۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَشُقُّ جِلَالَ بُدْنِهِ، وَلَا يُجَلِّلُهَا حَتّٰى يَغْدُوَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نہ جھول پھاڑتے اور نہ پہناتے' یہاں تک کہ منیٰ سے عرفات کو جاتے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِبَنِيهِ يَا بَنِيَّ لَا يُهْدِيَنَّ أَحَدُكُمْ مِنَ الْبُدْنِ شَيْئًا يَسْتَحْيِي أَنْ يُهْدِيَهُ لِكَرِيمٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَكْرَمُ الْكُرَمَاءِ، وَأَحَقُّ مَنِ اخْتِيرَ لَهُ.

عروہ بن زبیر اپنے صاحبزادوں سے فرمایا کرتے: اے بیٹو! تم میں سے کوئی ایسے اونٹ کی ہدی نہ دے جسے دوست کو دیتے ہوئے شرم آئے۔ پس اللہ تعالیٰ تو سب بڑوں سے بڑا ہے' لہٰذا بہترین چیز کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

٤٧- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ أَوْ ضَلَّ

اگر ہدی چلنے سے عاجز یا گم ہو جائے

Presented by www.ziaraat.com

٤١١- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاقَ هَدْيًا، حِيْنَ سَاقَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْحَرْ بَدَنَتَكَ حَيْثُ عَطِبَتْ، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهَا.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہدی [illegible] پھر وہ ہلاک ہونے لگے تو اسے نحر کر کے چھوڑ دو تا کہ لوگ کھالیں اس صورت میں اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر اس میں سے کھایا یا کسی کو اس میں سے کھانے کے لیے کہا تو اس کا تاوان دینا ہوگا۔

سنن ابوداود (۱۷۶۳) سنن ترمذی (۹۱۰) سنن ابن ماجہ (۳۱۰۶)

[٤٤٥] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ قَالَ مَنْ سَاقَ بَدَنَةً تَطَوُّعًا، فَعَطِبَتْ، فَنَحَرَهَا، ثُمَّ خَلّٰى بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَاْكُلُوْنَهَا، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَاِنْ اَكَلَ مِنْهَا، اَوْ اَمَرَ مَنْ يَاْكُلُ مِنْهَا غَرِمَهَا.

سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ جو ہدی کا اونٹ لے جائے پھر وہ ہلاک ہونے لگے تو اسے نحر کر کے چھوڑ دو تا کہ لوگ کھالیں اس صورت میں اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر اس میں سے کھایا یا کسی کو اس میں سے کھانے کے لیے کہا تو اس کا تاوان دینا ہوگا۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذٰلِكَ.

امام مالک، ثور بن زید دیلی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

[٤٤٦] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَهْدٰى بَدَنَةً جَزَاءً، اَوْ نَذْرًا، اَوْ هَدْيَ تَمَتُّعٍ، فَاُصِيْبَ فِي الطَّرِيْقِ، فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ جو بدلہ، نذر یا تمتع کی ہدی کے طور پر اونٹ لے گیا۔ پھر وہ راستے میں تلف ہو گیا تو اس کا بدلہ لازم آتا ہے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَهْدٰى بَدَنَةً، ثُمَّ ضَلَّتْ، اَوْ مَاتَتْ، فَاِنَّهَا اِنْ كَانَتْ نَذْرًا اَبْدَلَهَا، وَاِنْ كَانَتْ تَطَوُّعًا، فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَهَا، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: جو اونٹ کی ہدی لے جائے پھر وہ راستے میں گم ہو جائے یا مر جائے اس صورت میں اگر وہ نذر کا ہے تو بدلہ دے اور اگر وہ نفلی تھا تو چاہے دوسرا دے اور چاہے نہ دے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ لَا يَاْكُلُ صَاحِبُ الْهَدْيِ مِنَ الْجَزَاءِ، وَالنُّسُكِ.

امام مالک نے اہل علم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہدی والا نہ کھائے جبکہ وہ جنایت کا بدلہ یا فدیہ ہو۔

٤٨- بَابُ هَدْيِ الْمُحْرِمِ اِذَا اَصَابَ اَهْلَهُ

بیوی سے صحبت کرنے والے کی ہدی کا بیان

[٤٤٧] اَثَرٌ- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ سُئِلُوْا عَنْ رَجُلٍ اَصَابَ اَهْلَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ بِالْحَجِّ، فَقَالُوْا يَنْفُذَانِ يَمْضِيَانِ لِوَجْهِهِمَا حَتّٰى يَقْضِيَا

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا اور اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ سب نے فرمایا کہ حج کے ارکان ادا کرتے رہیں

Presented by www.ziaraat.com

حَجَّهُمَا ، ثُمَّ عَلَيْهِمَا حَجٌّ قَابِلٍ وَالْهَدْيُ. قَالَ وَقَالَ [illegible] حَتَّى يَقْضِيَا حَجَّتَهُمَا

یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے' پھر آئندہ سال ان پر حج اور قربانی [illegible] یہاں تک کہ وہ دونوں اپنا حج پورا کر لیں

[٤٤٨] **اَخْبَرَنِيْ وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَا تَرَوْنَ فِيْ رَجُلٍ وَقَعَ بِامْرَاَتِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ الْقَوْمُ شَيْئًا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَبَعَثَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا اِلٰى عَامٍ قَابِلٍ ، فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لِيَسْتَقْبِلَا لِوَجْهِهِمَا ، فَلْيُتِمَّا حَجَّهُمَا الَّذِيْ اَفْسَدَاهُ ، فَاِذَا فَرَغَا رَجَعَا ، فَاِنْ اَدْرَكَهُمَا حَجٌّ قَابِلٌ فَعَلَيْهِمَا الْحَجُّ ، وَالْهَدْيُ ، وَيُهِلَّانِ مِنْ حَيْثُ اَهَلَّا بِحَجِّهِمَا الَّذِيْ اَفْسَدَاهُ ، وَيَتَفَرَّقَانِ حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا.

[۴۴۸] **اخبرنی وحدثنی** یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو حالت احرام میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے کوئی جواب نہ دیا تو سعید بن مسیب نے فرمایا کہ ایک آدمی احرام کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا تھا تو اس بارے میں پوچھنے کے لیے ایک آدمی کو مدینہ منورہ بھیجا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ دونوں اگلے سال تک جدا رہیں۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ دونوں حج کرتے رہیں اور اپنے فاسد حج کو پورا کریں' جب فارغ ہوں تو لوٹ جائیں۔ جب اگلے سال کا حج آئے تو ان دونوں پر حج اور قربانی ہے اور دونوں اس جگہ سے احرام باندھیں جہاں سے اس حج کا باندھا تھا جو فاسد کیا اور حج سے فارغ ہونے تک دونوں جدا رہیں۔

قَالَ مَالِكٌ يُهْدِيَانِ جَمِيْعًا بَدَنَةً بَدَنَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ دونوں ایک ایک اونٹ کی قربانی دیں۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ وَقَعَ بِامْرَاَتِهِ فِي الْحَجِّ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَنْ يَدْفَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَيَرْمِيَ الْجَمْرَةَ ، اِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ الْهَدْيُ وَحَجٌّ قَابِلٍ. قَالَ فَاِنْ كَانَتْ اَصَابَتْهُ اَهْلَهُ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ ، فَاِنَّمَا عَلَيْهِ اَنْ يَعْتَمِرَ ، وَيُهْدِيَ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ حَجٌّ قَابِلٍ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جس نے دورانِ حج اپنی بیوی سے صحبت کی عرفات سے لوٹنے کے بعد اور کنکریاں مارنے سے پہلے' اس پر ہدی اور اگلے سال کا حج واجب ہے۔ اگر کنکریاں مارنے کے بعد صحبت کی تو اس پر عمرہ اور ہدی ہے اور اس پر اگلے سال کا حج نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالَّذِيْ يُفْسِدُ الْحَجَّ ، اَوِ الْعُمْرَةَ حَتّٰى يَجِبَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْهَدْيُ فِي الْحَجِّ ، اَوِ الْعُمْرَةِ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَاءٌ دَافِقٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس سے حج یا عمرہ فاسد ہوتا ہے یہاں تک کہ اس پر ہدی اور حج یا عمرہ واجب ہوتا ہے' وہ دونوں ختنوں کا مل جانا (دخول) ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔

قَالَ وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ اَيْضًا الْمَاءُ الدَّافِقُ اِذَا كَانَ مِنْ مُبَاشَرَةٍ. فَاَمَّا رَجُلٌ ذَكَرَ شَيْئًا حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ مَاءٌ دَافِقٌ فَلَا اَرٰى عَلَيْهِ شَيْئًا ، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَاَتَهُ ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ ذٰلِكَ مَاءٌ دَافِقٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِي الْقُبْلَةِ اِلَّا الْهَدْيُ ، وَلَيْسَ عَلَى الْمَرْاَةِ الَّتِيْ يُصِيْبُهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مُحْرِمَةٌ مِرَارًا فِي الْحَجِّ ، اَوِ الْعُمْرَةِ وَهِيَ لَهُ فِيْ

فرمایا کہ بوسہ دینے سے اگر انزال ہو جائے تب بھی یہی کچھ واجب ہوتا ہے۔ اگر کسی چیز کا ذکر کرنے سے انزال ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں۔ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو بوسہ دیا تو اس پر اگلے سال کچھ نہیں مگر ہدی ہے اور وہ محرمہ عورت جس سے اس کے خاوند نے کئی بار صحبت کی' حج یا عمرہ میں اور وہ اس پر رضا مند تھی تو اس پر ہدی اور اگلے سال کا حج ہے جبکہ ایسا حج میں ہوا ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

ذٰلِکَ مُطَاوِعَةٌ اِلَّا الْهَدْیُ وَحَجٌّ قَابِلٍ اِنْ اَصَابَهَا فِی [illegible] وَاِنْ کَانَ [illegible] فِی الْعُمْرَةِ وَقَالَ [illegible] قَضَاءُ الْعُمْرَةِ الَّتِی اَفْسَدَتْ وَالْهَدْیُ

اگر عمرہ میں اس نے ایسا کیا تو اس پر اس عمرہ کی قضاء ہے جسے [illegible] ہدی [illegible]

۴۹ بَابُ هَدْیِ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ

حج فوت ہو جانے والے کی ہدی کا بیان

[۴۴۹] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ خَرَجَ حَاجًّا حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالنَّازِیَةِ مِنْ طَرِیْقِ مَکَّةَ اَضَلَّ رَوَاحِلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدِمَ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَوْمَ النَّحْرِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ عُمَرُ اِصْنَعْ کَمَا یَصْنَعُ الْمُعْتَمِرُ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ فَاِذَا اَدْرَکَکَ الْحَجُّ قَابِلًا فَاحْجُجْ وَاهْدِ مَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ.

[۴۴۹] اثر- یحییٰ نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے مالک سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے سلیمان بن یسار نے بیان کیا کہ حضرت ابو ایوب انصاری حج کے لیے نکلے۔ جب مکہ مکرمہ کے راستے میں نازیہ کے مقام پر تھے تو ان کا اونٹ گم ہو گیا۔ وہ حضرت عمر کے پاس قربانی کے دن پہنچے اور اس بات کا ان سے ذکر کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اسی طرح کر لو جیسے عمرہ والا کرتا ہے' پھر حلال ہو جاؤ' پھر اگلے سال موسم حج میں حج کرنا اور جو میسر آئے ہدی پیش کرنا۔

[۴۵۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ هِبَارَ بْنَ الْاَسْوَدِ جَاءَ یَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَنْحَرُ هَدْیَهٗ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْطَاْنَا الْعِدَّةَ کُنَّا نَرٰی اَنَّ هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمُ عَرَفَةَ فَقَالَ عُمَرُ اذْهَبْ اِلٰی مَکَّةَ فَطُفْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَکَ وَانْحَرُوْا هَدْیًا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ ثُمَّ احْلِقُوْا اَوْ قَصِّرُوْا وَارْجِعُوْا فَاِذَا کَانَ عَامٌ قَابِلٌ فَحُجُّوْا وَاهْدُوْا فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ہبار بن اسود قربانی کے روز حضرت عمر کی خدمت میں پہنچے جبکہ یہ اپنی ہدی کو نحر کر رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے امیر المؤمنین! ہم سے شمار میں غلطی ہو گئی اور ہم سمجھے بیٹھے تھے کہ آج عرفہ کا روز ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ جاؤ' تم اور تمہارے ساتھی طواف کریں' ہدی جو تمہارے پاس ہوں انہیں نحر کرو' پھر سر منڈا کر یا بال کتروا کر لوٹ آؤ' جب اگلا سال آئے تو حج کرنا اور ہدی بھیجنا' جو ہدی نہ بھیج سکے تو حج کے دوران تین روزے رکھے اور سات روزے جبکہ لوٹے اس وقت رکھے۔

قَالَ مَالِکٌ وَمَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ثُمَّ فَاتَهُ الْحَجُّ فَعَلَیْهِ اَنْ یَحُجَّ قَابِلًا وَیَقْرِنَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَیُهْدِیَ هَدْیَیْنِ هَدْیًا لِقِرَانِهِ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ وَهَدْیًا لِمَا فَاتَهٗ مِنَ الْحَجِّ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے حج و عمرہ کا قران کیا' پھر اس کا حج فوت ہو گیا تو اس پر اگلے سال حج کرنا ہے اور حج و عمرہ کا قران اور دو قربانیاں پیش کرے' ایک قربانی قران کی کہ حج و عمرہ کا قران کیا اور دوسری قربانی حج فوت ہونے کی۔

۵۰- بَابُ مَنْ اَصَابَ اَهْلَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّفِیْضَ

طوافِ زیارت سے پہلے بیوی سے صحبت کر لینے والے کی ہدی کا بیان

[۴۵۱] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَکِّیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ بِاَهْلِهٖ وَهُوَ بِمِنًی

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو طوافِ افاضہ سے پہلے منیٰ میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ ' فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْحَرَ بَدَنَةً.

انہوں نے حکم دیا کہ ایک اونٹ نحر کرے۔

[٤٥٢] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ [illegible] ' عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ' قَالَ لَا اَظُنُّهٗ اِلَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ' اَنَّهٗ قَالَ الَّذِيْ يُصِيْبُ اَهْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ يَعْتَمِرُ وَيُهْدِيْ.

عکرمہ مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ میرا گمان ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو طواف افاضہ سے پہلے اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے تو ایک عمرہ کرے اور ہدی بھیجے۔

[٤٥٣] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ قَوْلِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

امام مالک نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمن کو اسی طرح فرماتے سنا جیسا کہ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو میں نے سنا' یہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْاِفَاضَةَ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ ' وَرَجَعَ اِلٰى بِلَادِهٖ ' فَقَالَ اَرٰى اِنْ لَّمْ يَكُنْ اَصَابَ النِّسَاءَ فَلْيَرْجِعْ فَلْيُفِضْ ' وَاِنْ كَانَ اَصَابَ النِّسَاءَ ' فَلْيَرْجِعْ فَلْيُفِضْ ' ثُمَّ لِيَعْتَمِرْ وَلْيُهْدِ ' وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّشْتَرِيَ هَدْيَهٗ مِنْ مَّكَّةَ وَيَنْحَرَهٗ بِهَا ' وَلٰكِنْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَهٗ مَعَهٗ مِنْ حَيْثُ اعْتَمَرَ ' فَلْيَشْتَرِهٖ بِمَكَّةَ ' ثُمَّ لِيُخْرِجْهُ اِلَى الْحِلِّ ' فَلْيَسُقْهُ مِنْهُ اِلٰى مَكَّةَ ' ثُمَّ يَنْحَرْهُ بِهَا.

امام مالک سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو طواف افاضہ بھول گیا اور مکہ مکرمہ سے نکل کر اپنے شہر کی طرف چلا گیا؟ فرمایا کہ اگر اس نے اپنی بیوی سے صحبت نہیں کی تو وہ واپس لوٹ آنا چاہیے اور طواف افاضہ کر لے اور اگر وہ صحبت کر چکا ہے تو واپس آ کر طواف افاضہ کرے' پھر عمرہ کرے اور ہدی دے اور اس کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ مکہ مکرمہ سے ہدی خرید کر نحر کرے' ہاں اگر اس نے عمرہ شروع کرنے کی جگہ سے ہدی ساتھ نہیں لی تھی تو مکہ مکرمہ سے خرید کر حل کی جانب باہر نکل جائے' پھر اسے ہانکتا ہوا مکہ مکرمہ میں لائے اور پھر اسے نحر کرے۔

۵۱- بَابُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

حسبِ استطاعت ہدی سے کیا مراد ہے؟

[٤٥٤] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ يَقُوْلُ ﴿فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ (البقرہ:۱۹۶) شَاةٌ.

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ حسب استطاعت ہدی سے مراد بکری ہے۔

[٤٥٥] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ ﴿فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ (البقرہ:۱۹۶) شَاةٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جو ہدی میسر آئے سے مراد بکری ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو میں نے سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو

Presented by www.ziaraat.com

مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ [illegible] يَحْكُمُ بِهِ فِي الْهَدْيِ شَاةٌ وَقَدْ سَمَّاهَا اللّٰهُ هَدْيًا وَذٰلِكَ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا وَكَيْفَ يَشُكُّ اَحَدٌ فِي ذٰلِكَ؟ وَكُلُّ شَيْءٍ لَا يَبْلُغُ اَنْ يُحْكَمَ فِيهِ بِبَعِيرٍ، اَوْ بَقَرَةٍ فَالْحُكْمُ فِيهِ شَاةٌ، وَمَا لَا يَبْلُغُ اَنْ يُحْكَمَ فِيهِ بِشَاةٍ، فَهُوَ كَفَّارَةٌ مِنْ صِيَامٍ، اَوْ اِطْعَامِ مَسَاكِينَ.

اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے [illegible] ہدی سے مراد کی ہوئی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ہدی رکھا ہے اور ہمارے نزدیک اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اس میں کوئی کیسے شک کرے گا اور ہر چیز یہاں تک نہیں پہنچتی کہ اس کے بدلے اونٹ یا گائے کا حکم کیا جائے۔ پس بکری کا حکم ہوگا اور جس کے بدلے بکری کا حکم نہ کیا جا سکے تو اس کا کفارہ ہوگا کہ روزے رکھے یا مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

[٤٥٦] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ ﴿فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ (البقرہ:۱۹۶) بَدَنَةٌ اَوْ بَقَرَةٌ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ حسب استطاعت قربانی سے مراد اونٹ یا گائے ہے۔

[٤٥٧] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّ مَوْلَاةً لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقَالُ لَهَا رُقَيَّةُ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى مَكَّةَ، قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَمْرَةُ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، وَاَنَا مَعَهَا، فَطَافَتْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ دَخَلَتْ صُفَّةَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَتْ اَمَعَكِ مِقْصَّانِ، فَقُلْتُ لَا، فَقَالَتْ فَالْتَمِسِيهِ لِي، فَالْتَمَسْتُهُ حَتّٰى جِئْتُ بِهِ، فَاَخَذَتْ مِنْ قُرُونِ رَاْسِهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَبَحَتْ شَاةً.

رقیہ سے روایت ہے کہ وہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب نکلیں اور حضرت عمرہ آٹھویں تاریخ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئیں جبکہ میں ان کے ساتھ تھی۔ انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر وہ مسجد میں داخل ہوئیں اور مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس قینچی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ نہیں ہے۔ فرمایا کہ میرے لئے تلاش کرو۔ پس میں نے تلاش کی یہاں تک کہ لے آئی، انہوں نے اپنے سر کی لٹیں کاٹ دیں اور جب قربانی کا دن آیا تو بکری ذبح کی۔

۵۲- بَابُ جَامِعِ الْهَدْيِ

ہدی کے متعلق دیگر روایات

[٤٥٨] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ الْمَكِّيِّ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ جَاءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَقَدْ ضَفَرَ رَاْسَهُ، فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّي قَدِمْتُ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ مَعَكَ، اَوْ سَاَلْتَنِي لَاَمَرْتُكَ اَنْ تُقْرِنَ. فَقَالَ الْيَمَانِيُّ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ خُذْ مَا تَطَايَرَ مِنْ رَاْسِكَ وَاهْدِ. فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ مَا هَدْيُهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَ هَدْيُهُ،

صدقہ بن یسار مکی سے روایت ہے کہ ایک یمن کا باشندہ حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے سر کے بال بٹے ہوئے تھے۔ عرض گزار ہوا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میں صرف عمرہ کرنے آیا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اس سے فرمایا کہ اگر میں تمہارے ساتھ ہوتا یا مجھ سے پوچھتے تو میں تمہیں قران کا حکم دیتا۔ یمنی نے کہا کہ جو ہونا تھا ہو چکا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اپنے بکھرے ہوئے بالوں کو کاٹ کر ہدی دے دو۔ ایک عراقی عورت عرض گزار ہوئی کہ اے ابوعبدالرحمٰن! ہدی

Presented by www.ziaraat.com

فَقَالَتْ لَهُ مَا هَدْيُهُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لَوْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا اَنْ اَذْبَحَ شَاةً لَكُنْتُ اَنْتَ الَّذِي صَنَعْتَ اَفْضَلَ

کیا ہے؟ فرمایا کہ جو اس کی ہدی ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ اس کی ہدی [illegible] کی ذبح کرنا ہوں یہ مجھے ہار سے رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔

[٤٥٩] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ اِذَا حَلَّتْ لَمْ تَمْتَشِطْ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْ قُرُوْنِ رَاْسِهَا وَاِنْ كَانَ لَهَا هَدْيٌ لَمْ تَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْحَرَ هَدْيَهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ جو عورت احرام باندھے ہوئے ہو تو احرام کھولنے پر اس وقت تک وہ کنگھی نہ کرے جب تک اپنے سر کی لٹیں نہ کاٹ دے اور اگر اس کے پاس ہدی ہو تو قربانی نحر ہونے تک ایک بال بھی نہ کاٹے۔

[٤٦٠] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ لَا يَشْتَرِكُ الرَّجُلُ وَامْرَاَتُهُ فِي بَدَنَةٍ وَاحِدَةٍ لِيُهْدِ كُلُّ وَاحِدٍ بَدَنَةً بَدَنَةً.

امام مالک نے بعض اہل علم حضرات کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد اور عورت ایک ہی اونٹ میں شریک نہیں ہو سکتے بلکہ ہر ایک کا اونٹ علیحدہ ہو۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ يَنْحَرُهُ فِي حَجٍّ وَهُوَ مُهِلٌّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَنْحَرُهُ اِذَا حَلَّ اَمْ يُؤَخِّرُهُ حَتّٰى يَنْحَرَهُ فِي الْحَجِّ وَيَحِلُّ هُوَ مِنْ عُمْرَتِهِ؟ فَقَالَ بَلْ يُؤَخِّرُهُ حَتّٰى يَنْحَرَهُ فِي الْحَجِّ، وَيَحِلُّ هُوَ مِنْ عُمْرَتِهِ.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کسی کے ہاتھ حج میں نحر کرنے کے لیے ہدی بھیجی اور اس نے عمرہ کا احرام باندھا' کیا وہ حلال ہوتے ہی اسے نحر کر دے یا تاخیر کرے تاکہ اسے حج میں نحر کرے اور اپنے عمرے کا احرام کھول دے؟ فرمایا: بلکہ وہ اسے حج میں نحر کرے ٹھہر کر اور اپنے عمرے کا احرام کھول دے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالَّذِي يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِالْهَدْيِ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ، اَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ هَدْيٌ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ، فَاِنَّ هَدْيَهُ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِمَكَّةَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ﴾ (المائدہ:۹۵) وَاَمَّا مَا عُدِلَ بِهِ الْهَدْيُ مِنَ الصِّيَامِ، اَوِ الصَّدَقَةِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يَكُوْنُ بِغَيْرِ مَكَّةَ حَيْثُ اَحَبَّ صَاحِبُهُ اَنْ يَفْعَلَهُ فَعَلَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس کو شکار قتل کرنے کی وجہ سے ہدی کا حکم کیا جائے یا کسی اور وجہ سے اس پر ہدی واجب ہو تو وہ ہدی پیش نہیں ہو گی مگر مکہ مکرمہ میں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی'' اور جو ہدی کی جگہ روزے رکھے یا خیرات کرے تو یہ مکہ مکرمہ سے باہر ہو سکتے ہیں جس طرح وہ کرنا چاہے کرے۔

[٤٦١] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَخَرَجَ مَعَهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَمَرُّوْا عَلٰى حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ مَرِيْضٌ بِالسُّقْيَا، فَاَقَامَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ جَعْفَرٍ حَتّٰى اِذَا خَافَ الْفَوَاتَ خَرَجَ، وَبَعَثَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ،

ابو اسماء مولیٰ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن جعفر کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے۔ ان کا گزر حضرت حسین بن علی کے پاس ہوا جو سقیا میں بیمار تھے۔ عبداللہ بن جعفر ان کے پاس ٹھہر گئے یہاں تک کہ حج کے فوت ہونے کا خطرہ محسوس ہونے لگا تو انہوں نے حضرت علی اور حضرت اسماء بنت عمیس کے پاس پیغام بھیجا جو مدینہ منورہ میں تھے تو وہ دونوں آ گئے' پھر امام حسین نے اپنے سر کی جانب اشارہ کیا تو حضرت علی

Presented by www.ziaraat.com

وَهُمَا بِالْمَدِينَةِ، فَقَدِمَا عَلَيْهِ، ثُمَّ إِنَّ حُسَيْنًا أَشَارَ إِلَى [illegible] فَحَجَرَ عَلَيْهِ بَعِيرًا

نے ان کے سر کو مونڈنے کا حکم دیا' پھر سقیا میں ہی ان کی جانب [illegible]

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَكَانَ حُسَيْنٌ خَرَجَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِي سَفَرِهِ ذٰلِكَ إِلَى مَكَّةَ.

یحییٰ بن سعید نے کہا اور حسین حضرت عثمان کے ساتھ [illegible] رہے تھے۔

۵۳- بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کا بیان

۴۱۲- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ، وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ. صحیح مسلم (۲۹۴۳)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سارا عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے لیکن بطن مکہ میں نہ ٹھہرا کرو اور سارا مزدلفہ ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے' بطن محسر میں نہ ٹھہرا کرو۔

[۴۶۲] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اعْلَمُوا أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ إِلَّا بَطْنَ عُرَنَةَ، وَأَنَّ الْمُزْدَلِفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ إِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ.

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ بطنِ عرفہ کے سوا سارا عرفات ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے اور بطن محسر کے سوا سارا ہی مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

قَالَ مَالِكٌ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (البقرہ:۱۹۷) قَالَ فَالرَّفَثُ إِصَابَةُ النِّسَاءِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾ (البقرہ:۱۸۷) قَالَ وَالْفُسُوقُ الذَّبْحُ لِلْأَنْصَابِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ﴾ (الانعام:۱۴۵) قَالَ وَالْجِدَالُ فِي الْحَجِّ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَقِفُ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِقُزَحَ، وَكَانَتِ الْعَرَبُ وَغَيْرُهُمْ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ، فَكَانُوا يَتَجَادَلُونَ، يَقُولُ هٰؤُلَاءِ نَحْنُ أَصْوَبُ، وَيَقُولُ هٰؤُلَاءِ نَحْنُ أَصْوَبُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ﴾ (الحج:۶۷) فَهٰذَا الْجِدَالُ فِيمَا نُرَى، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، وَقَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

امام مالک کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج'' تو ''رفث'' سے مراد عورتوں کے ساتھ صحبت کرنا ہے آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نساء کم'' اور فرمایا ''الفسوق'' سے مراد بتوں کے لیے ذبح کرنا ہے آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''او فسقا اهل لغير الله به'' اور فرمایا کہ ''والجدال فی الحج'' یہ ہے کہ قریش مزدلفہ میں مشعر الحرام کے پاس قزح میں ٹھہرتے اور دوسرے عرب وغیرہ عرفات میں ٹھہرتے تو وہ آپس میں جھگڑتے ہوئے کہتے کہ ہم درست کر رہے ہیں اور وہ کہتے کہ ہم درست کر رہے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کے قاعدے بنا دیئے کہ وہ ان پر چلے تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور اپنے رب کی طرف بلاؤ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو'' تو جدال یہی ہے جیسا کہ معلوم ہوا۔ آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور یہ میں نے اہل علم سے سنا ہے۔

۵۴- بَابُ وُقُوفِ الرَّجُلِ وَهُوَ غَيْرُ

وقوف کرنا جبکہ پاک نہ ہو اور

Presented by www.ziaraat.com

طَاهِرٍ وَوُقُوْفُهٗ عَلٰى دَابَّتِهٖ

[illegible]

وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ؟ فَقَالَ كُلُّ اَمْرٍ تَصْنَعُهُ الْحَائِضُ مِنْ اَمْرِ الْحَجِّ فَالرَّجُلُ يَصْنَعُهٗ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِيْ ذٰلِكَ وَالْفَضْلُ اَنْ يَّكُوْنَ الرَّجُلُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ طَاهِرًا وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتَعَمَّدَ ذٰلِكَ.

اپنی سواری پر ٹھہرنا

[illegible]

سکتا ہے جبکہ وہ بے وضو ہو؟ فرمایا کہ حج میں ہر وہ کام جسے حائضہ کر سکتی ہے اسے وہ بھی کر سکتا ہے جو بے وضو ہو اور اس کے ذمہ اس پر کچھ نہیں ہے لیکن افضل یہی ہے کہ آدمی باوضو ہو اور جان بوجھ کر بے وضو رہنا مناسب نہیں۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ لِلرَّاكِبِ اَيَنْزِلُ اَمْ يَقِفُ رَاكِبًا؟ فَقَالَ بَلْ يَقِفُ رَاكِبًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ بِهٖ اَوْ بِدَابَّتِهٖ عِلَّةٌ، فَاللّٰهُ اَعْذَرُ بِالْعُذْرِ.

امام مالک سے سوار کے وقوف کے بارے میں پوچھا گیا کہ اتر جائے یا سوار ہو کر وقوف کرے؟ فرمایا کہ سواری پر وقوف کرے ماسوائے اس کے اسے یا اس کی سواری کو تکلیف ہو اور اللہ تعالیٰ عذر سے زیادہ درگزر کرنے والا ہے۔

۵۵- بَابُ وُقُوْفِ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ بِعَرَفَةَ

وقوفِ عرفات کی انتہا

[٤٦٣] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ، فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ، وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ، فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ جو مزدلفہ کی رات کو طلوع فجر تک عرفات میں نہ ٹھہرے تو اس کا حج فوت ہو گیا اور جو مزدلفہ کی رات (یوم النحر) کو طلوع فجر سے پہلے عرفات میں آ ٹھہرا تو اس نے حج کو پالیا۔

[٤٦٤] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ، وَلَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ، فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ، وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ، فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ.

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ جس نے شب مزدلفہ کی صبح پائی اور عرفات میں نہ ٹھہرا تو اس کا حج فوت ہو گیا اور جو مزدلفہ کی رات کو طلوع فجر سے پہلے عرفات میں آ ٹھہرا تو اس نے حج پالیا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْعَبْدِ يُعْتَقُ فِي الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِئُ عَنْهُ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَمْ يُحْرِمْ، فَيُحْرِمُ بَعْدَ اَنْ يُّعْتَقَ، ثُمَّ يَقِفُ بِعَرَفَةَ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ، فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَجْزَاَ عَنْهُ، وَاِنْ لَمْ يُحْرِمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ فَاتَهُ الْحَجُّ اِذَا لَمْ يُدْرِكِ الْوُقُوْفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ الْمُزْدَلِفَةِ، وَيَكُوْنُ عَلَى الْعَبْدِ

امام مالک نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس کو وقوف عرفات میں آزاد کیا گیا تو یہ اس کے فرض حج کی جگہ کفایت نہیں کرے گا ماسوائے اس کے کہ وہ محرم نہ ہو اور آزاد ہونے کے بعد احرام باندھے پھر اس رات عرفات میں قیام کرے طلوع فجر سے پہلے تو یہ اس کے لیے کافی ہو گا اور اگر طلوع فجر تک احرام نہ باندھے تو اسی کی طرح ہے جس کا حج فوت ہو گیا جبکہ مزدلفہ کی رات کو طلوع فجر سے پہلے عرفات میں ٹھہرا ہو اور غلام پر فرض حج

Presented by www.ziaraat.com

حَجَّةُ الْإِسْلَامِ يَقْضِيهَا.

۵۶- بَابُ تَقْدِيمِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

۴۱۳- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ اَبَاهُمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ اَهْلَهُ وَصِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى حَتّٰى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمِنًى، وَيَرْمُوا قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ النَّاسُ. صحیح البخاری(۱۶۷۶) صحیح مسلم(۳۱۱۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی بیویوں اور بچوں کو پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ میں بھیج دیتے تاکہ وہ صبح کی نماز منیٰ میں پڑھ لیں اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مار سکیں۔

۴۱۴- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، اَنَّ مَوْلَاةً لِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ جِئْنَا مَعَ اَسْمَاءَ ابْنَةِ اَبِي بَكْرٍ مِنًى بِغَلَسٍ، قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا مِنًى بِغَلَسٍ، فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكِ.

صحیح البخاری(۱۶۷۹) صحیح مسلم(۳۱۱۰)

اسماء بنت ابوبکر کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت ہے کہ ہم حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ منیٰ میں صبح سویرے آ گئے۔ میں ان کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ ہم منیٰ کے اندر اندھیرے میں آ گئے ہیں۔ فرمایا کہ ان (حضور) کی معیت میں بھی ایسا ہی کرتے تھے جو تم سے بہتر تھے۔

[۴۶۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ كَانَ يُقَدِّمُ نِسَاءَهُ، وَصِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ اپنی عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف پہلے ہی بھیج دیا کرتے تھے۔

[۴۶۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُ رَمْيَ الْجَمْرَةِ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ، وَمَنْ رَمٰى، فَقَدْ حَلَّ لَهُ النَّحْرُ.

امام مالک نے بعض اہل علم حضرات سے سنا کہ وہ یوم النحر کی فجر طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں مارنے کو مکروہ شمار کرتے اور جس نے کنکریاں مار لیں تو نحر کرنا اس کے لیے حلال ہو گیا۔

[۴۶۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَرٰى اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ بِالْمُزْدَلِفَةِ تَاْمُرُ الَّذِي يُصَلِّي لَهَا وَلِاَصْحَابِهَا الصُّبْحَ يُصَلِّي لَهُمُ الصُّبْحَ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، ثُمَّ تَرْكَبُ فَتَسِيْرُ اِلٰى مِنًى، وَلَا تَقِفُ.

ہشام بن عروہ نے فاطمہ بنت منذر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر کو مزدلفہ میں دیکھا کہ جو انہیں اور ان کے ساتھ والوں کو نماز پڑھاتا تھا' اسے حکم دے رہی تھیں کہ فجر طلوع ہوتے ہی انہیں صبح کی نماز پڑھا دے، پھر سوار ہو کر منیٰ میں آتیں اور ٹھہرتی نہ تھیں۔

۵۷- بَابُ السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ

عرفات سے لوٹتے وقت کی چال

۴۱۵- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَاَنَا جَالِسٌ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ؟ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ، فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا جبکہ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ اونٹ کو کس طرح چلاتے تھے؟ فرمایا کہ ہلکی تیز رفتار سے چلاتے تھے اور جب خالی راستہ پاتے تو خوب دوڑاتے۔

Presented by www.ziaraat.com

صحیح مسلم (۳۰۹۴_۳۰۹۵)

[illegible]

[illegible] عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَرِّكُ رَاحِلَتَهُ فِي بَطْنِ مُحَسِّرٍ قَدْرَ رَمْيِهِ بِحَجَرٍ.

[illegible] اس سرخ آل ڈھیلے کی مقدار تیز دوڑاتے تھے۔

۵۸- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّحْرِ فِي الْحَجِّ

حج کی قربانی کا بیان

٤١٦- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِنًى هٰذَا الْمَنْحَرُ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ. وَقَالَ فِي الْعُمْرَةِ هٰذَا الْمَنْحَرُ يَعْنِي الْمَرْوَةَ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ وَطُرُقِهَا مَنْحَرٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں فرمایا کہ یہ نحر کی جگہ ہے اور سارا ہی منیٰ نحر کی جگہ ہے اور عمرہ کے وقت مروہ کے لیے فرمایا کہ نحر کی جگہ یہ ہے اور مکہ مکرمہ کی ہر گھاٹی اور ہر راستہ نحر کی جگہ ہے۔

سنن ابوداؤد (۱۹۳۷) سنن ابن ماجہ (۳۰۴۸)

٤١٧- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِخَمْسٍ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پچیس ذی قعدہ کو حج کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم مکہ معظمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے احرام کھول دے۔ یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیسا ہے؟ لانے والوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی دی ہے۔

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ أَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ. صحیح البخاری (۱۷۰۹) صحیح مسلم (۱۲۵_۱۲۱۱)

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو فرمایا کہ انہوں (عمرہ) نے یہ حدیث درست بیان کی۔

٤١٨- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا، وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں کہ لوگوں نے تو احرام کھول دیے لیکن آپ نے ابھی اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے اپنے بال جمائے ہوئے ہیں اور اپنی ہدی کو ہار پہنایا ہے لہٰذا احرام نہیں کھولوں گا یہاں تک کہ نحر کرلوں۔

صحیح البخاری (۱۵۶۶) صحیح مسلم (۲۹۷۴_۲۹۷۵)

۵۹- بَابُ الْعَمَلِ فِي النَّحْرِ

نحر کرنے کا طریقہ

Presented by www.ziaraat.com

٤١٩- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

صحیح مسلم (۲۹۴۱، ۲۹۴۲)

امام محمد باقر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

[٤٦٩] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ نَذَرَ بَدَنَةً فَإِنَّهُ يُقَلِّدُهَا نَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهَا ثُمَّ يَنْحَرُهَا عِنْدَ الْبَيْتِ أَوْ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَيْسَ لَهَا مَحِلٌّ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَنْ نَذَرَ جَزُوْرًا مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ فَلْيَنْحَرْهَا حَيْثُ شَاءَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: جو اونٹ یا گائے کی قربانی نذر کرے تو دو جوتے اس کے گلے میں لٹکا دے اور اس کا اشعار کرے پھر اسے بیت اللہ کے پاس یا منیٰ میں نحر کرے اس کے علاوہ اس کے ذبح کرنے کی جگہ نہیں ہے اور جو اونٹ گائے کی قربانی نذر کرے تو اسے جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے۔

[٤٧٠] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَنْحَرُ بُدْنَهُ قِيَامًا.

قَالَ مَالِكٌ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْحَرَ قَبْلَ الْفَجْرِ يَوْمَ النَّحْرِ وَإِنَّمَا الْعَمَلُ كُلُّهُ يَوْمَ النَّحْرِ الذَّبْحُ وَلُبْسُ الثِّيَابِ وَالْقَاءُ التَّفَثِ وَالْحِلَاقُ لَا يَكُوْنُ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ يُفْعَلُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ.

امام مالک نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد اپنے اونٹوں کو کھڑا کر کے ذبح کیا کرتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اپنی ہدی کو نحر کرنے سے پہلے سر منڈائے اور کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ دس ذی الحجہ کو فجر سے پہلے نحر کرے اور یہ سارے کام یعنی ذبح کرنا، کپڑے پہننا، میل چھڑانا اور سر منڈانا دسویں ذوالحجہ کو ہونے چاہئیں، ان میں سے کوئی کام بھی یوم النحر سے پہلے نہیں ہونا چاہیے۔

٦٠- بَابُ الْحِلَاقِ

سر منڈانے کا بیان

٤٢٠- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ.

صحیح البخاری (۱۷۲۷) صحیح مسلم (۳۱۳۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اور بال کترانے والوں پر۔ پھر کہا: اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! بال کترانے والوں پر بھی۔ کہا کہ بال کترانے والوں پر بھی۔

[٤٧١] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَيْلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُؤَخِّرُ الْحِلَاقَ حَتّٰى يُصْبِحَ. قَالَ وَلٰكِنَّهُ لَا يَعُوْدُ إِلَى الْبَيْتِ فَيَطُوْفُ بِهِ حَتّٰى يَحْلِقَ رَأْسَهُ.

عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ عمرہ کی حالت میں رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے، پھر بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے اور سر نہ منڈاتے جب تک صبح نہ ہو جاتی، فرمایا اور بیت اللہ کا طواف کرنے کے لیے نہ لوٹے یہاں تک کہ سر منڈا لے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ وَرُبَّمَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَوْتَرَ فِيْهِ وَلَا

فرمایا اور کبھی وہ مسجد میں داخل ہو کر وتر پڑھتے اور بیت اللہ

قَالَ مَالِكٌ [illegible] وَمَا تَتْبَعُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ [illegible] پہننے اور ان کے تابع امور کو کہتے ہیں۔

قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْحِلَاقَ بِمِنًى فِي الْحَجِّ هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ فِيْ اَنْ يَحْلِقَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ ذٰلِكَ وَاسِعٌ وَالْحِلَاقُ بِمِنًى اَحَبُّ اِلَيَّ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو حج میں منیٰ کے اندر سر منڈانا بھول گیا' کیا اس کے لیے اجازت ہے کہ مکہ مکرمہ میں سر منڈائے؟ فرمایا کہ اس میں وسعت ہے لیکن منیٰ میں سر منڈانا مجھے زیادہ پسند ہے۔

قَالَ مَالِكٌ الْاَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ اَحَدًا لَا يَحْلِقُ رَاْسَهُ وَلَا يَاْخُذُ مِنْ شَعَرِهٖ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَهُ وَلَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحِلَّ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ ﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ﴾ (البقرۃ:۱۹۶).

امام مالک نے فرمایا کہ اس بات میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ کوئی سر نہ منڈائے اور ایک بال بھی نہ کاٹے یہاں تک کہ ہدی نحر کرے اگر اس کے پاس ہو اور حلال ہو جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور اپنے سر نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی جگہ پر پہنچ جائے''۔

۶۱- بَابُ التَّقْصِيْرِ

قصر کا بیان

[۴۷۲] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ رَاْسِهٖ وَلَا مِنْ لِحْيَتِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يَحُجَّ. قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب رمضان کے روزے رکھ لیتے اور حج کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنے سر اور داڑھی میں سے ایک بال بھی نہ کاٹتے' امام مالک نے فرمایا کہ یہ سب لوگوں پر واجب نہیں ہے۔

[۴۷۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا حَلَقَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهٖ وَشَارِبِهٖ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب حج یا عمرہ کے بعد سر منڈاتے تو اپنی داڑھی اور مونچھوں میں سے بال لیتے تھے۔

[۴۷۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَفَضْتُ وَاَفَضْتُ مَعِيَ بِاَهْلِيْ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰى شِعْبٍ فَذَهَبْتُ لَاَدْنُوَ مِنْ اَهْلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَمْ اُقَصِّرْ مِنْ شَعْرِيْ بَعْدُ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِهَا بِاَسْنَانِيْ ثُمَّ وَقَعْتُ بِهَا. فَضَحِكَ الْقَاسِمُ وَقَالَ مُرْهَا فَلْتَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا بِالْجَلَمَيْنِ.

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے قاسم بن محمد کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں نے طواف افاضہ کیا اور میرے ساتھ میری بیوی نے بھی' پھر میں ایک گھاٹی کی طرف گیا تا کہ اپنی بیوی سے صحبت کروں۔ اس نے کہا کہ میں نے ابھی اپنے بال نہیں کتروائے' میں نے اپنے دانتوں سے اس کے بال کترے اور پھر اس سے صحبت کی۔ قاسم بن محمد ہنس پڑے اور اس سے کہا کہ اپنی بیوی کو قینچی سے بال کترنے کا حکم دو۔

قَالَ مَالِكٌ اَسْتَحِبُّ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنْ يُهْرِقَ

امام مالک نے فرمایا کہ اس صورت میں مستحب یہ ہے کہ وہ

Presented by www.ziaraat.com

دَمًا ' وَذٰلِكَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ نَسِيَ مِنْ

[٤٧٥] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهُ لَقِيَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ اَبُو الْحَجَّاجِ ' قَدْ اَفَاضَ ' وَلَمْ يَحْلِقْ ' وَلَمْ يُقَصِّرْ جَهْلًا بِذٰلِكَ ' فَاَمَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَرْجِعَ ' فَيَحْلِقَ ' اَوْ يُقَصِّرَ ' ثُمَّ يَرْجِعَ اِلَى الْبَيْتِ ' فَيُفِيضَ.

قربانی دے اور اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا ہے

ہے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے

سے ایک آدمی ملا جس کو جہیز کہا جاتا تھا وہ طواف افاضہ کر چکا تھا لیکن بے خبری میں سر نہ منڈایا نہ بال کتروائے تو حضرت عبداللہ نے اسے حکم دیا کہ واپس لوٹ جائے پھر سر منڈائے یا بال کتروائے پھر بیت اللہ کی طرف لوٹ کر طواف افاضہ کرے۔

[٤٧٦] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهُ بَلَغَهُ ' اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُحْرِمَ دَعَا بِالْجَلَمَيْنِ فَقَصَّ شَارِبَهُ ' وَاَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَرْكَبَ ' وَقَبْلَ اَنْ يُهِلَّ مُحْرِمًا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کے سالم بن عبداللہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو سوار ہوتے اور لبیک کہنے سے پہلے قینچی منگا کر اپنی مونچھوں کو پست کرتے اور داڑھی کے بال لیتے۔

٦٢- بَابُ التَّلْبِيدِ

تلبید کا بیان

[٤٧٧] اَثَرٌ- حَدَّثَنِي يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ضَفَرَ رَاْسَهُ فَلْيَحْلِقْ ' وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالتَّلْبِيدِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: جو بال گوندھے اسے چاہیے کہ احرام کھولتے وقت سر منڈائے اور تلبید سے مشابہت نہ کی جائے۔

[٤٧٨] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ عَقَصَ رَاْسَهُ ' اَوْ ضَفَرَ ' اَوْ لَبَّدَ ' فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَلَاقُ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو سر کے بالوں کی لٹ باندھے یا گوندھے یا تلبید کرے تو اس پر سر منڈانا واجب ہے۔

٦٣- بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ وَقَصْرِ الصَّلٰوةِ وَتَعْجِيلِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

بیت اللہ میں نماز پڑھنا' عرفات میں نماز قصر کرنا اور خطبہ جلدی پڑھنا

٤٢١- حَدَّثَنِي يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ ' وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ' وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ ' وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ ' فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ' وَمَكَثَ فِيهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید' حضرت بلال بن رباح اور حضرت عثمان بن طلحہ بھی تھے چنانچہ دروازہ بند کر لیا گیا اور آپ اس میں ٹھہرے۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهِ ' وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ ' وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ ' وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ' ثُمَّ صَلّٰى.

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ نکلنے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا؟ فرمایا کہ حضور نے ایک ستون کو دائیں جانب دوسرے کو بائیں جانب اور تین پیچھے رکھے پھر نماز پڑھی اور ان دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے۔

صحیح البخاری (۵۰۵) صحیح مسلم (۳۲۱۷ تا ۳۲۲۱)

Presented by www.ziaraat.com

۴۲۲- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ [illegible] ' اَنَّ عُمَرَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْحَجِّ. قَالَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَنَا مَعَهُ ' فَصَاحَ بِهٖ عِنْدَ سُرَادِقِهٖ اَیْنَ هٰذَا؟ فَخَرَجَ عَلَیْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَیْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ. فَقَالَ مَا لَکَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ ' فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ السُّنَّةَ؟ فَقَالَ اَهٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ نَعَمْ ' قَالَ فَانْظُرْنِیْ حَتّٰی اُفِیْضَ عَلَیَّ مَاءً ' ثُمَّ اَخْرُجَ ' فَنَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰی خَرَجَ الْحَجَّاجُ ' فَسَارَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَبِیْ ' فَقُلْتُ لَهٗ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ اَنْ تُصِیْبَ السُّنَّةَ الْیَوْمَ ' فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلٰوةَ. قَالَ فَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ کَیْمَا یَسْمَعَ ذٰلِکَ مِنْهُ ' فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰهِ. قَالَ صَدَقَ سَالِمٌ. صحیح البخاری (۱۶۶۰)

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان [illegible] آئے اور میں ان کے ساتھ تھا' اس نے خیمے کے پاس چلائے کہ وہ کہاں ہے؟ پس حجاج سرخ میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے نکلا اور کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! کیا بات ہے؟ فرمایا کہ اگر سنت کی پیروی کا ارادہ ہے تو چلو۔ کہا: کیا اسی وقت؟ فرمایا: ہاں۔ کہا کہ مجھے اتنی مہلت تو دیجئے کہ اپنے اوپر پانی بہالوں پھر چلوں گا' پس حضرت عبد اللہ سواری سے اتر پڑے یہاں تک کہ حجاج باہر نکلا' پس وہ والد محترم اور میرے درمیان چل دیا' پس میں نے اس سے کہا کہ آج اگر تم سنت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو مختصر خطبہ دینا اور نماز جلدی پڑھانا' پس وہ حضرت عبد اللہ بن عمر کی طرف دیکھنے لگا کہ اس بارے میں ان سے سنے' جب حضرت عبد اللہ نے یہ بات دیکھی تو فرمایا: سالم نے ٹھیک کہا ہے۔

٦٤- بَابُ الصَّلٰوةِ بِمِنًی یَوْمَ التَّرْوِیَةِ وَالْجُمُعَةِ بِمِنًی وَعَرَفَةَ

ترویہ کے روز منیٰ میں نمازیں اور منیٰ و عرفات میں جمعہ

[۴۷۹] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُصَلِّی الظُّهْرَ ' وَالْعَصْرَ ' وَالْمَغْرِبَ ' وَالْعِشَاءَ ' وَالصُّبْحَ بِمِنًی ' ثُمَّ یَغْدُوْ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلٰی عَرَفَةَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھ کر سورج طلوع ہونے کے بعد عرفات کے لیے روانہ ہو جاتے۔

قَالَ مَالِکٌ وَالْاَمْرُ الَّذِیْ لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الْاِمَامَ لَا یَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ فِی الظُّهْرِ یَوْمَ عَرَفَةَ ' وَاَنَّهٗ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَةَ ' وَاِنَّ الصَّلٰوةَ یَوْمَ عَرَفَةَ اِنَّمَا هِیَ ظُهْرٌ ' وَاِنْ وَافَقَتِ الْجُمُعَةَ ' فَاِنَّمَا هِیَ ظُهْرٌ ' وَلٰکِنَّهَا قُصِرَتْ مِنْ اَجْلِ السَّفَرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں کہ عرفہ کے روز امام ظہر کی نماز میں قرأت جہری نہ کرے اور وہ عرفہ کے روز لوگوں کو خطبہ دے اور یوم عرفہ کی نماز ہی نماز ظہر ہے اور اس روز جمعہ کا دن آ جائے تب بھی ظہر پڑھی جائے گی لیکن سفر کے باعث یہ قصر ہو گی۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْ اِمَامِ الْحَاجِّ اِذَا وَافَقَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ یَوْمَ عَرَفَةَ ' اَوْ یَوْمَ النَّحْرِ ' اَوْ بَعْضَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اِنَّهٗ لَا یُجَمِّعُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ تِلْکَ الْاَیَّامِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر عرفہ کے روز یا یوم النحر کو یا ایام تشریق میں جمعہ کا روز آ جائے تو ان دنوں میں جمعہ پڑھا جائے گا۔

٦٥- بَابُ صَلٰوةِ الْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

٤٢٣- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا.

صحیح البخاری (۱۶۷۴) صحیح مسلم (۳۰۸۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ملا کر پڑھیں۔

٤٢٤- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ، فَبَالَ، فَتَوَضَّاَ، فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ، فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ، فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، فَصَلّٰى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلّٰاهَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

صحیح البخاری (۱۳۹) صحیح مسلم (۳۰۸۷ تا ۳۰۹۱)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹتے وقت جب گھاٹی میں پہنچے تو پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا لیکن پورا وضو نہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! نماز۔ فرمایا کہ نماز تم سے آگے ہے، پھر سوار ہو کر جب مزدلفہ جا پہنچے تو اترے وضو فرمایا اور پوری طرح وضو کیا، پھر نماز کی اقامت پڑھی گئی تو نماز مغرب پڑھائی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر بٹھا دیا، پھر عشاء کی اقامت کہی گئی تو آپ نے یہ پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان میں کوئی اور نماز مطلق نہ پڑھی۔

٤٢٥- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا.

صحیح البخاری (۱۶۷۴) صحیح مسلم (۳۰۹۶۔۳۰۹۷)

عبداللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھیں۔

[٤٨٠] **اَثَرٌ**- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں ملا کر پڑھا کرتے تھے۔

٦٦- بَابُ صَلٰوةِ مِنًى

منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان

[٤٨١] **اَثَرٌ**- قَالَ مَالِكٌ فِيْ اَهْلِ مَكَّةَ اِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ بِمِنًى اِذَا حَجُّوْا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَنْصَرِفُوْا اِلٰى مَكَّةَ.

امام مالک نے اہل مکہ کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ حج کرتے ہیں تو منیٰ میں دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کی جانب لوٹ جائیں۔

٤٢٦- **وَحَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الصَّلٰوةَ الرُّبَاعِيَّةَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلَّاهَا بِمِنًى

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار رکعتوں والی نماز کی منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، حضرت ابوبکر صدیق نے بھی دو رکعتیں پڑھیں، حضرت عمر فاروق نے بھی دو

Presented by www.ziaraat.com

رَكْعَتَيْنِ ' وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّاهَا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ '

رکعتیں پڑھیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی

[٤٨٢] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ' ثُمَّ انْصَرَفَ ' فَقَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ ' فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ' ثُمَّ صَلّٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَكْعَتَيْنِ بِمِنًى ' وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ شَيْئًا.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مکہ مکرمہ آئے تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں' جب فارغ ہوئے تو فرمایا اے اہل مکہ! اپنی نمازیں پوری کرو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔ پھر حضرت عمر نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ ان سے کچھ فرمایا ہو۔

[٤٨٣] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلّٰى لِلنَّاسِ بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ ' فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ ' فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ. ثُمَّ صَلّٰى عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ بِمِنًى ' وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ شَيْئًا.

اسلم عدوی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں' جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے اہل مکہ! اپنی نمازیں پوری کرلو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔ پھر حضرت عمر نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور یہ بات ہم تک نہیں پہنچی کہ ان سے کچھ فرمایا ہو۔

سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ اَهْلِ مَكَّةَ كَيْفَ صَلٰوتُهُمْ بِعَرَفَةَ اَرَكْعَتَانِ اَمْ اَرْبَعٌ ' وَكَيْفَ بِاَمِيْرِ الْحَاجِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَيُصَلِّي الظُّهْرَ ' وَالْعَصْرَ بِعَرَفَةَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ' اَوْ رَكْعَتَيْنِ ' وَكَيْفَ صَلٰوةُ اَهْلِ مَكَّةَ فِيْ اِقَامَتِهِمْ؟ فَقَالَ مَالِكٌ يُصَلِّيْ اَهْلُ مَكَّةَ بِعَرَفَةَ وَمِنًى مَا اَقَامُوْا بِهِمَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ يَقْصُرُوْنَ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَرْجِعُوْا اِلٰى مَكَّةَ. قَالَ وَاَمِيْرُ الْحَاجِّ اَيْضًا اِذَا كَانَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ بِعَرَفَةَ وَاَيَّامَ مِنًى ' وَاِنْ كَانَ اَحَدٌ سَاكِنًا بِمِنًى مُقِيْمًا بِهَا ' فَاِنَّ ذٰلِكَ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ بِمِنًى ' وَاِنْ كَانَ اَحَدٌ سَاكِنًا بِعَرَفَةَ مُقِيْمًا بِهَا ' فَاِنَّ ذٰلِكَ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ بِهَا اَيْضًا.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ عرفات میں اہل مکہ کی نماز کیسی ہو یعنی دو رکعتیں پڑھیں یا چار اور امیر الحاج اگر اہل مکہ سے ہو تو عرفات میں ظہر اور عصر کی چار رکعتیں پڑھیں یا دو رکعتیں اور اہل مکہ جب تک وہاں ٹھہریں تو ان کی نماز کیسی ہو؟ امام مالک نے فرمایا کہ اہل مکہ جب تک عرفات اور منیٰ میں ٹھہریں تو دو دو رکعتیں پڑھیں یعنی قصر نماز یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کی جانب لوٹ جائیں۔ فرمایا اور امیر الحاج بھی اسی طرح جبکہ وہ اہل مکہ سے ہو تو عرفات میں قصر نماز پڑھے اور ایام منیٰ میں بھی اور اگر کوئی منیٰ کا رہنے والا ہے تو وہاں مقیم ہے لہٰذا منیٰ میں پوری نماز پڑھے گا اور اگر کوئی عرفات میں سکونت پذیر ہے تو وہاں مقیم ہے لہٰذا عرفات میں پوری نماز پڑھے گا۔

٦٧- بَابُ صَلٰوةِ الْمُقِيْمِ بِمَكَّةَ وَمِنًى

مکہ اور منیٰ میں مقیم کی نماز

[٤٨٤] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَدِمَ مَكَّةَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ ' فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ ' فَاِنَّهٗ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ لِمِنًى فَيَقْصُرُ ' وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى مُقَامٍ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِ لَيَالٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو ذوالحجہ کا چاند دیکھتے ہی مکہ مکرمہ میں آ گیا اور حج کا احرام باندھ لیا تو وہ پوری نماز پڑھے گا یہاں تک کہ جب مکہ مکرمہ سے منیٰ کے لیے جائے تو قصر پڑھے گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اس نے چار دن سے زیادہ ایک جگہ پر ٹھہرنے

Presented by www.ziaraat.com

کا ارادہ کرلیا۔

٦٨ بَابُ تَكْبِيرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

امام تشریق کی تکبیروں کا بیان

[٤٨٥] اَنَّهُ **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ الْغَدَاةَ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ شَيْئًا، فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِ، ثُمَّ خَرَجَ الثَّانِيَةَ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ، فَكَبَّرَ، فَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِ، ثُمَّ خَرَجَ الثَّالِثَةَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَكَبَّرَ، فَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِ، حَتّٰى يَتَّصِلَ التَّكْبِيرُ، وَيَبْلُغَ الْبَيْتَ فَيُعْلَمَ اَنَّ عُمَرَ قَدْ خَرَجَ يَرْمِي.

جس آن سند کو یحییٰ بن سعید تابعی کو حضرت عمر کے بارے میں پہنچا کہ وہ [illegible] روز عید النحر کے دن چڑھے نکلے اور تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی ان کے ساتھ تکبیر کہی پھر دوسری بار جب خوب بلند ہو گیا تو دوبارہ نکلے اور تکبیر کہی لہٰذا لوگوں نے بھی ان کے ساتھ تکبیر کہی پھر سورج ڈھلنے کے بعد سہ بارہ نکلے اور تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی ان کے ساتھ تکبیر کہی یہاں تک کہ تکبیروں کی آوازیں مل کر بیت اللہ تک گئیں، پس لوگوں نے جان لیا کہ حضرت عمر رمی کرنے نکلے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ التَّكْبِيرَ فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ، وَاَوَّلُ ذٰلِكَ تَكْبِيرُ الْاِمَامِ وَالنَّاسُ مَعَهُ دُبُرَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ، وَاٰخِرُ ذٰلِكَ تَكْبِيرُ الْاِمَامِ وَالنَّاسُ مَعَهُ دُبُرَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ، ثُمَّ يَقْطَعُ التَّكْبِيرَ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ ایام تشریق میں ہر فرض کے بعد تکبیر کہی جائے۔ پہلے امام تکبیر کہے اور پھر لوگ اس کے ساتھ کہیں یعنی دسویں ذوالحجہ کی نماز ظہر سے امام اور لوگوں کی تکبیر تیرھویں ذوالحجہ کی نماز فجر تک ہے جو ایام تشریق کا آخری دن ہے پھر تکبیر بند کردی جائے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالتَّكْبِيرُ فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، مَنْ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ، اَوْ وَحْدَهُ بِمِنًى، اَوْ بِالْاٰفَاقِ كُلِّهَا وَاجِبٌ، وَاِنَّمَا يَاْتَمُّ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ بِاِمَامِ الْحَاجِّ وَبِالنَّاسِ بِمِنًى لِاَنَّهُمْ اِذَا رَجَعُوا وَانْقَضَى الْاِحْرَامُ ائْتَمُّوا بِهِمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَهُمْ فِي الْحِلِّ، فَاَمَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ حَاجًّا، فَاِنَّهُ لَا يَاْتَمُّ بِهِمْ اِلَّا فِي تَكْبِيرِ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایام تشریق میں تکبیر کا کہنا ہر مرد اور عورت پر واجب ہے خواہ جماعت سے نماز پڑھیں یا تنہا اور منیٰ میں ہوں یا دنیا میں کسی بھی جگہ اس بارے میں امام الحاج کی پیروی کریں لوگوں کے ساتھ منیٰ میں کیونکہ جب وہ لوٹیں گے اور مکمل کر کے احرام کھولیں گے تو حل ہونے میں سب ایک جیسے ہو جائیں گے جو لوگ حاجی نہیں ہیں وہ پیروی نہیں کریں گے مگر ایام تشریق کے اندر تکبیر کہتے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ''الایام معدودات'' سے ایام تشریق مراد ہیں۔ف

ف: ایام تشریق سے ذوالحجہ کا گیارھواں، بارھواں اور تیرھواں دن مراد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٦٩- بَابُ صَلٰوةِ الْمُعَرَّسِ وَالْمُحَصَّبِ

معرس اور محصب میں نماز پڑھنا

٤٢٧- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا. قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. صحیح مسلم (٦٣٠_١٢٥٧)

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے اندر بطحاء میں اونٹ بٹھایا اور وہاں نماز پڑھی۔ نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَ الْمُعَرَّسَ إِذَا قَفَلَ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ وَإِنْ مَرَّ بِهِ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَلْيُقِمْ حَتَّى تَحِلَّ الصَّلَاةُ ثُمَّ يُصَلِّي مَا بَدَا لَهُ إِلَى أَنْ قَالَ وَإِنَّمَا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَاخَ بِهِ

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ [illegible] وقت معرس سے آگے جائے [illegible] یہاں تک نماز کا وقت [illegible] پڑھے پھر جتنی چاہے پڑھتا رہے [illegible] تیمم فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمر نے اس میں اونٹ بٹھایا۔

[٤٨٦] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز محصب میں ادا کرتے تھے، پھر مکہ مکرمہ میں رات کے وقت داخل ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے۔

۷۰- بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

منیٰ کے دنوں میں مکہ مکرمہ کے اندر شب باشی کرنا

[٤٨٧] **أثر- حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ قَالَ زَعَمُوا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَبْعَثُ رِجَالًا يَدْخُلُونَ النَّاسَ مِنْ وَرَاءِ الْعَقَبَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند لوگوں کو بھیجا کرتے تا کہ وہ لوگوں کو جمرۂ عقبہ کے پیچھے سے منیٰ کی جانب پھیریں۔

[٤٨٨] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَبِيتَنَّ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ وَرَاءِ الْعَقَبَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: کوئی حاجی منیٰ کی راتوں کو جمرۂ عقبہ کے پرے نہ گزارے۔

[٤٨٩] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى لَا يَبِيتَنَّ أَحَدٌ إِلَّا بِمِنًى.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے منیٰ کی راتوں کے اندر مکہ مکرمہ میں رہنے کے متعلق فرمایا: کوئی رات نہ گزارے مگر منیٰ میں۔

۷۱- بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کا بیان

[٤٩٠] **أثر- حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا حَتَّى يَمَلَّ الْقَائِمُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے پاس اتنی دیر ٹھہرتے کہ پاس کھڑا ہونے والا تھک جاتا تھا۔

[٤٩١] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللَّهَ، وَيُسَبِّحُهُ وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُو اللَّهَ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کے پاس بہت دیر تک ٹھہرتے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی، پاکی اور حمد بیان کرتے، دعا کرتے اور جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔

[٤٩٢] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب جمرہ پر

Presented by www.ziaraat.com

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ.

کنکریاں مارتے تو ہر دفعہ کنکریاں مارتے وقت تکبیر کہتے۔

[٤٩٣] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ الْحَصٰى الَّتِي يُرْمٰى بِهَا الْجِمَارُ مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ.

امام مالک نے بعض اہل علم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کنکریاں کم از کم اتنی بڑی ہوں کہ وہ انگلیوں سے پھینک کر ماری جا سکیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَاَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَلِيْلًا اَعْجَبُ اِلَيَّ.

امام مالک نے کہا: اگر ان سے ذرا بڑی ہوں تو مجھے زیادہ پسند ہیں۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ بِمِنًى فَلَا يَنْفِرَنَّ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجِمَارَ مِنَ الْغَدِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ جسے بارہویں تاریخ کا سورج منیٰ میں غروب ہو جائے تو مکہ مکرمہ کو نہ لوٹے یہاں تک کہ تیرہویں تاریخ کو رمی کرے۔

[٤٩٤] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا اِذَا رَمَوُا الْجِمَارَ مَشَوْا ذَاهِبِيْنَ وَرَاجِعِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ رَكِبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ رمی کے لیے لوگ پیدل ہی جاتے اور آتے تھے اور اس کے لیے جو سب سے پہلے سوار ہوئے وہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان تھے۔

[٤٩٥] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ مِنْ اَيْنَ كَانَ الْقَاسِمُ يَرْمِيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ؟ فَقَالَ مِنْ حَيْثُ تَيَسَّرَ.

امام مالک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے پوچھا کہ حضرت قاسم کہاں سے جمرۂ عقبہ کی رمی شروع کرتے تھے؟ فرمایا کہ جہاں سے میسر آ جاتی۔

قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ هَلْ يُرْمٰى عَنِ الصَّبِيِّ وَالْمَرِيْضِ؟ فَقَالَ نَعَمْ وَيَتَحَرّٰى الْمَرِيْضُ حِيْنَ يُرْمٰى عَنْهُ فَيُكَبِّرُ وَهُوَ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَيُهْرِقُ دَمًا فَاِنْ صَحَّ الْمَرِيْضُ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ رَمَى الَّذِيْ رُمِيَ عَنْهُ وَاَهْدٰى وُجُوْبًا.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا بچے اور بیمار کی طرف سے رمی کی جا سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں اور جب مریض کی جانب سے رمی کی جائے تو وہ اندازے سے اس وقت تکبیر کہے اپنی قیام گاہ پر ہی اور قربانی دے اگر بیمار ایام تشریق کے اندر تندرست ہو جائے تو وہ خود رمی کرے اور ہدی دے جو اس پر واجب ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا اَرٰى عَلَى الَّذِيْ يَرْمِي الْجِمَارَ اَوْ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ غَيْرُ مُتَوَضِّئٍ اِعَادَةً وَلٰكِنْ لَا يَتَعَمَّدُ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو بغیر وضو کے کنکریاں مارے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے تو اس پر اعادہ نہیں ہے لیکن جان بوجھ کر ایسا نہ کرے۔

[٤٩٦] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُرْمَى الْجِمَارُ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ تینوں دنوں میں زوالِ آفتاب کے بعد رمی کرنی چاہیے۔

۷۲- بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ

رمی جمار میں رخصت کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

٤٢٨- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ [illegible] عَنْ عَبْدِي اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ خَارِجِيْنَ عَنْ مِنًى يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ ' ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ ' وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ' ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ. سنن ابوداؤد (۱۹۷۵) سنن ترمذی (۹۵۵) سنن نسائی (۳۰۶۹) سنن ابن ماجہ (۳۰۳۷)

عاصم بن عدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [illegible] اور پھر چوتھے دن کی رمی کریں۔

[٤٩٧] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ ' اَنَّهُ سَمِعَهُ يَذْكُرُ اَنَّهُ اُرْخِصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوْا بِاللَّيْلِ يَقُوْلُ فِي الزَّمَانِ الْاَوَّلِ.

یحییٰ بن سعید نے عطاء بن ابی رباح کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ اونٹ چرانے والوں کو رات کے وقت رمی کرنے کی اجازت دی گئی' کہتے ہیں کہ پہلے زمانے (عہدِ رسالت) میں۔

قَالَ مَالِكٌ تَفْسِيْرُ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ اُرْخِصَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِيْ تَاْخِيْرِ رَمْيِ الْجِمَارِ فِيْمَا نَرٰى. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. اَنَّهُمْ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ ' فَاِذَا مَضَى الْيَوْمُ الَّذِيْ يَلِيْ يَوْمَ النَّحْرِ رَمَوْا مِنَ الْغَدِ ' وَذٰلِكَ يَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلِ ' فَيَرْمُوْنَ لِلْيَوْمِ الَّذِيْ مَضٰى ' ثُمَّ يَرْمُوْنَ لِيَوْمِهِمْ ذٰلِكَ ' لِاَنَّهُ لَا يَقْضِيْ اَحَدٌ شَيْئًا حَتّٰى يَجِبَ عَلَيْهِ ' فَاِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ وَمَضٰى كَانَ الْقَضَاءُ بَعْدَ ذَالِكَ ' فَاِنْ بَدَا لَهُمُ النَّفْرُ فَقَدْ فَرَغُوْا ' وَاِنْ اَقَامُوْا اِلَى الْغَدِ رَمَوْا مَعَ النَّاسِ يَوْمَ النَّفْرِ الْاٰخِرِ وَنَفَرُوْا.

امام مالک نے حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا جس میں رسول اللہ ﷺ نے اونٹ چرانے والوں کو تاخیر سے رمی کرنے کی اجازت دی تھی اس کے متعلق ہمارا خیال یہ ہے آگے اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ یوم النحر کو رمی کرتے ہوں گے' پھر جب گیارہویں تاریخ گزر جاتی تو اگلے روز رمی کرتے جو لوٹنے کا پہلا دن ہے تو اس روز گزشتہ روز کی رمی کرتے اور پھر بارہویں تاریخ کی رمی کرتے کیونکہ جب تک کوئی چیز واجب نہ ہو اس کی قضاء لازم نہیں آتی' جو واجب ہو اور وقت پر ادا نہ کی جائے تو قضاء لازم آتی ہے۔ پس اگر بارہویں تاریخ کو جانا چاہیں تو فارغ ہو جاتے ہیں اور اگلے روز ٹھہریں تو لوگوں کے ساتھ رمی کریں گے جو رخصت ہونے کا آخری دن ہے اور رخصت ہو جاتے ہیں۔

[٤٩٨] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ اُبْنَةَ اَخٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ نُفِسَتْ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَتَخَلَّفَتْ هِيَ وَصَفِيَّةُ حَتّٰى اَتَتَا مِنًى بَعْدَ اَنْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ ' فَاَمَرَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنْ تَرْمِيَا الْجَمْرَةَ حِيْنَ اَتَتَا ' وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِمَا شَيْئًا.

نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابوعبید کی بھتیجی کو مزدلفہ میں حیض آ گیا تو وہ اور صفیہ پیچھے رہ گئیں یہاں تک کہ یوم النحر کو سورج غروب ہو جانے کے بعد منیٰ میں آئیں تو حضرت عبداللہ بن عمر نے ان دونوں کو حکم دیا جب کہ وہ آ گئیں کہ کنکریاں ماریں اور ان پر کوئی چیز لازم نہ آئی۔

قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ نَسِيَ جَمْرَةً مِنَ الْجِمَارِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِ مِنًى حَتّٰى يُمْسِيَ قَالَ لِيَرْمِ اَيَّ

امام مالک سے پوچھا کہ اگر کوئی منیٰ کے دنوں میں سے کسی روز کنکریاں مارنا بھول جائے یہاں تک کہ شام ہو جائے؟ فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

سَاعَةٍ ذَكَرَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، كَمَا يُصَلِّي الصَّلٰوةَ إِذَا [illegible] الْهَدْيُ.

کہ رات یا دن میں جب بھی یاد آئے تو کنکریاں مارے جیسے کہ [illegible] اس پر ہدی لازم ہے۔

۷۳- بَابُ الْإِفَاضَةِ

طوافِ زیارت کا بیان

[۴۹۹] أثر- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ، وَعَلَّمَهُمْ أَمْرَ الْحَجِّ، وَقَالَ لَهُمْ فِيمَا قَالَ إِذَا جِئْتُمْ مِنًى فَمَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ، فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حَرُمَ عَلَى الْحَاجِّ إِلَّا النِّسَاءَ، وَالطِّيبَ، لَا يَمَسَّ أَحَدٌ نِسَاءً، وَلَا طِيبًا حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے عرفات میں لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں حج کے احکام بتائے اور یہ بتاتے ہوئے ان سے فرمایا کہ جب تم منیٰ میں آیا کرو تو جو تم میں سے کنکریاں مار چکا ہے تو اس کے لیے وہ چیزیں حلال ہوگئیں جو حاجیوں پر حرام تھیں مگر عورتیں اور خوشبو لہٰذا کوئی عورتوں کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ خوشبو استعمال کرے جب تک بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

[۵۰۰] أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ، ثُمَّ حَلَقَ، أَوْ قَصَّرَ، وَنَحَرَ هَدْيًا إِنْ كَانَ مَعَهُ، فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ، وَالطِّيبَ حَتّٰى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جس نے کنکریاں مار لیں پھر سر منڈایا یا بال کٹائے اور اگر ہدی اس کے پاس تھی نحر کر لی تو جو اس پر حرام تھا وہ حلال ہوگیا ماسوائے عورتوں اور خوشبو کے یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف کر لے۔

۷۴- بَابُ دُخُولِ الْحَائِضِ مَكَّةَ

حائضہ کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا بیان

۴۲۹- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا. قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ. قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ هٰذَا مَكَانُ عُمْرَتِكِ. فَطَافَ الَّذِينَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام باندھ لے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ کے اندر حیض کی حالت میں پہنچی تو میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی' پس میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی تو فرمایا کہ اپنے سر کے بال کھول دو' کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو' عمرہ کو چھوڑ دو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا' جب میں حج سے فارغ ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیج دیا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ

Presented by www.ziaraat.com

اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ ' وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ' ثُمَّ حَلُّوْا [illegible] لَحَجِّهِمْ ' وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعُوْا الْحَجَّ ' وَالْعُمْرَةَ ' فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا.

تمہارے عمرہ کی جگہ ہے' پس جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ [illegible] کیا اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج وعمرہ کو جمع کیا تھا تو انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ' عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِ ذٰلِکَ.

امام مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔

صحیح البخاری (۱۵۵۶) صحیح مسلم (۲۹۰۲)

۴۳۰- حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ ' فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ' فَشَكَوْتُ ذٰلِکَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِفْعَلِیْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَيْتِ ' وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى تَطْهُرِیْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں مکہ مکرمہ میں پہنچی تو حائضہ تھی تو نہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا ومروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات عرض کی تو فرمایا کہ جو حاجی کرتے ہیں تم بھی کرتی رہو ماسوائے بیت اللہ کے طواف اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کے یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الْمَرْاَةِ الَّتِیْ تُهِلُّ بِالْعُمْرَةِ ' ثُمَّ تَدْخُلُ مَكَّةَ مُوَافِيَةً لِلْحَجِّ وَهِیَ حَائِضٌ لَا تَسْتَطِيْعُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ اِنَّهَا اِذَا خَشِيَتِ الْفَوَاتَ اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ وَاَهْدَتْ ' وَكَانَتْ مِثْلَ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ' وَاَجْزَاَ عَنْهَا طَوَافٌ وَاحِدٌ ' وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ اِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَصَلَّتْ ' فَاِنَّهَا تَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ' وَتَقِفُ بِعَرَفَةَ ' وَالْمُزْدَلِفَةِ ' وَتَرْمِی الْجَمَارَ غَيْرَ اَنَّهَا لَا تُفِيْضُ حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا.

امام مالک نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو عمرہ کا احرام باندھے' پھر حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ کے اندر داخل ہو اور حائضہ ہو' بیت اللہ کا طواف نہ کر سکے' اگر فوت ہونے کا خدشہ ہو تو حج کا احرام باندھ کر ہدی دے اور یہ اس کی طرح ہے جس نے حج کے ساتھ عمرہ کا قران کیا ہو اور اس کے لیے ایک طواف کافی ہے۔ حائضہ عورت بیت اللہ کا طواف اس وقت کرے گی جب نماز پڑھے گی' یہ صفا ومروہ کے درمیان دوڑ سکتی ہے' عرفات و مزدلفہ میں ٹھہر سکتی ہے' کنکریاں مار سکتی ہے' لیکن جب تک پاک نہ ہو جائے طواف زیارت نہیں کر سکتی۔

صحیح البخاری (۱۶۵۰)

۷۵- بَابُ اِفَاضَةِ الْحَائِضِ

حائضہ کے طواف زیارت کا بیان

۴۳۱- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ' اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ ' فَذَكَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ ' فَقَالَ ' اَحَابِسَتُنَا هِیَ ؟ فَقِيْلَ اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ ' فَقَالَ فَلَا اِذًا. صحیح البخاری (۱۷۵۷)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ بنت حی کو حیض آ گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: کیا یہ ہمیں روک دیں گی؟ عرض کی گئی کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو کوئی بات نہیں۔

۴۳۲- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ

عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ

Presented by www.ziaraat.com

بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَابِسَتُنَا هِيَ، قُلْنَ اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ اَلْيَوْمَ النَّحْرِ، قُلْنَ نَعَمْ، قَالَ فَاخْرُجْنَ

صحیح البخاری (۳۲۸) صحیح مسلم (۳۲۱۳)

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے گزارش کی کہ یارسول اللہ! صفیہ بنت حی کو حیض آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روک دیں گی۔ کیا انہوں نے تمہارے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟ ہم نے عرض کی کہ ہاں کیا تھا۔ فرمایا پھر تو چلیں

[۵۰۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَتْ اِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ تَخَافُ اَنْ يَحِضْنَ قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ، فَاَفَضْنَ، فَاِنْ حِضْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْهُنَّ، فَتَنْفِرُ بِهِنَّ وَهُنَّ حُيَّضٌ اِذَا كُنَّ قَدْ اَفَضْنَ.

عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب عورتوں کے ساتھ حج کرتیں اور حیض آنے کا خدشہ محسوس ہوتا تو طواف زیارت کے لیے انہیں یوم النحر کو روانہ کر دیتیں، اگر اس کے بعد انہیں حیض آ جاتا تو ٹھہرنا نہ پڑتا بلکہ روانہ ہو جاتیں جبکہ انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہوتا۔

۴۳۳- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّهَا حَابِسَتُنَا، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ طَافَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَا اِذًا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حی کا ذکر فرمایا تو عرض کی گئی کہ انہیں حیض آ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روک دیں گی۔ عرض کی گئی کہ یارسول اللہ ﷺ وہ طواف کر چکی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو کوئی بات نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ قَالَ هِشَامٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَنَحْنُ نَذْكُرُ ذٰلِكَ، فَلِمَ يُقَدِّمُ النَّاسُ نِسَاءَهُمْ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَا يَنْفَعُهُنَّ، وَلَوْ كَانَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ لَاَصْبَحَ بِمِنًى اَكْثَرُ مِنْ سِتَّةِ اٰلَافِ امْرَاَةٍ حَائِضٌ كُلُّهُنَّ قَدْ اَفَاضَتْ. سنن ابوداؤد (۲۰۰۳)

امام مالک، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم اس بات کا ذکر کیا کرتے کہ لوگ اپنی عورتوں کو پہلے کیوں بھیج دیتے ہیں جب کہ یہ بات انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتی، اگر بات یہی ہوتی جو لوگ کہتے ہیں تو منیٰ میں چھ ہزار سے زیادہ عورتیں طواف زیارت کے انتظار میں پڑی ہوتیں۔

۴۳۴- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ بِنْتَ مِلْحَانَ اِسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ حَاضَتْ، اَوْ وَلَدَتْ بَعْدَمَا اَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَتْ.

ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم بنت ملحان نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا جبکہ یوم النحر کو طواف زیارت کرنے کے بعد انہیں حیض آ گیا تھا یا بچہ جنا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی اور وہ چلی آئیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْمَرْاَةُ تَحِيْضُ بِمِنًى تُقِيْمُ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ لَا بُدَّ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ، وَاِنْ كَانَتْ قَدْ اَفَاضَتْ فَحَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ، فَلْتَنْصَرِفْ اِلٰى بَلَدِهَا،

امام مالک نے فرمایا کہ جس عورت کو منیٰ میں حیض آ جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرنے ٹھہری رہے کیونکہ اس کے بغیر اس کے لیے چارہ کار نہیں اور اگر اسے طواف افاضہ کرنے کے

Presented by www.ziaraat.com

فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا فِي ذٰلِكَ رُخْصَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِلْحَائِضِ.

قَالَ وَإِنْ حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ فَإِنَّ لَهَا نَحْسًا عَلَيْهَا أَشَدَّ مِمَّا يَحْبِسُ النِّسَاءَ بِمِنًى.

بعد حیض آیا ہے تو اسے اپنے شہر کی طرف لوٹ آنا چاہیے کیونکہ حائضہ کے لیے اجازت رسول اللہ ﷺ سے ہم تک پہنچی ہے۔

فرمایا اگر عورت طواف افاضہ سے پہلے منیٰ میں حائضہ ہو جائے تو اس پر اس کا بڑا نحس ہے اس سے کہ عورتوں کو منیٰ میں روکے رکھے۔

۷۶- بَابُ فِدْيَةِ مَا أُصِيبَ مِنَ الطَّيْرِ وَالْوَحْشِ

پرند یا چرند شکار کرنے کا طریقہ

[۵۰۲] **أَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ، وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ، وَفِي الْأَرْنَبِ بِعَنَاقٍ، وَفِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرَةٍ.

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بجو مارنے کے بدلے مینڈھے کا، ہرن کے بدلے بکری کا، خرگوش کے بدلے بکری کے ایک سالہ بچے کا اور جنگلی چوہے کے بدلے بکری کے چار ماہ بچے کا حکم فرمایا۔

[۵۰۳] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُرَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي أَجْرَيْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَرَسَيْنِ نَسْتَبِقُ إِلٰى ثُغْرَةِ ثَنِيَّةٍ، فَأَصَبْنَا ظَبْيًا، وَنَحْنُ مُحْرِمَانِ، فَمَاذَا تَرٰى؟ فَقَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ إِلٰى جَنْبِهِ تَعَالَ حَتّٰى أَحْكُمَ أَنَا وَأَنْتَ، قَالَ فَحَكَمَا عَلَيْهِ بِعَنْزٍ، فَوَلّٰى الرَّجُلُ، وَهُوَ يَقُولُ هٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحْكُمَ فِي ظَبْيٍ حَتّٰى دَعَا رَجُلًا يَحْكُمُ مَعَهُ، فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ الرَّجُلِ، فَدَعَاهُ، فَسَأَلَهُ هَلْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهَلْ تَعْرِفُ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي حَكَمَ مَعِي؟ فَقَالَ لَا. فَقَالَ لَوْ أَخْبَرْتَنِي أَنَّكَ تَقْرَأُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ لَأَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا، ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ﴿يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ﴾ (المائدہ:۹۵) وَهٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ.

ابو الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بجو مارنے کے بدلے مینڈھے کا، ہرن کے بدلے بکری کا، خرگوش کے بدلے بکری کے ایک سالہ بچے کا اور جنگلی چوہے کے بدلے بکری کے چار ماہ بچے کا حکم فرمایا۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں اور میرے ایک ساتھی نے تنگ گھاٹی میں گھوڑے ڈالے تو ہم نے احرام کی حالت میں ایک ہرن مار گرایا، آپ کا خیال کیا ہے؟ حضرت عمر نے ایک آدمی سے فرمایا جو ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آؤ تا کہ میں اور آپ حکم کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ دونوں نے ایک ایک بکری کا حکم کیا، وہ آدمی واپس جاتے ہوئے کہہ رہا تھا: یہ امیر المومنین ہیں جو ایک ہرن کا فیصلہ بھی نہیں کر سکتے یہاں تک کہ ایک اور آدمی کو بلا کر فیصلہ کیا۔ حضرت عمر نے اس کی بات سن کر اسے بلایا اور فرمایا کہ تم سورۃ المائدہ پڑھتے ہو؟ کہا کہ نہیں۔ فرمایا: کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جس نے میرے ساتھ فیصلہ کیا۔ کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تم نے سورۃ المائدہ پڑھی ہے تو میں تمہاری پٹائی کرتا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ''تم میں سے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں'' اور یہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

[۵۰۴] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْبَقَرَةِ مِنَ الْوَحْشِ بَقَرَةٌ، وَفِي الشَّاةِ مِنَ الظِّبَاءِ شَاةٌ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد فرمایا کرتے: نیل گائے کے بدلے میں ایک گائے اور ہرن کے بدلے میں ایک بکری لازم آتی ہے۔

[۵۰۵] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ حَمَامِ مَكَّةَ اِذَا قُتِلَ شَاةٌ

کرتے: مکہ مکرمہ کا کبوتر قتل کرنے پر ایک بکری لازم آتی ہے۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ، وَفِيْ بَيْتِهٖ فِرَاخٌ مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ فَيُعْلَمُ عَلَيْهَا فَتَمُوْتُ فَتَعَالَ اُرَى يَا بْنَ سَعِيْدٍ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ فَرْخٍ يَشَاةٍ

امام مالک نے اس اہل مکہ کے بارے میں فرمایا جو حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہو اور اس کے گھر میں مکہ مکرمہ کے کبوتروں کے بچے ہوں تو وہ کبوتروں کا روزانہ چیک کرے کہ وہ ہر بچے کے بدلے میں ایک بکری فدیہ دے۔

[۵۰۶] اَثَرٌ- قَالَ مَالِكٌ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ اَنَّ فِي النَّعَامَةِ اِذَا قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ بَدَنَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ میں یہی سنتا آ رہا ہوں کہ محرم اگر شترمرغ کو قتل کرے تو ایک اونٹ دینا ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ اَرٰى اَنَّ فِيْ بَيْضَةِ النَّعَامَةِ عُشْرَ ثَمَنِ الْبَدَنَةِ كَمَا يَكُوْنُ فِيْ جَنِيْنِ الْحُرَّةِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ، وَقِيْمَةُ الْغُرَّةِ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا، وَذٰلِكَ عُشْرُ دِيَةِ اُمِّهٖ، وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ النُّسُوْرِ، اَوِ الْعِقْبَانِ، اَوِ الْبُزَاةِ، اَوِ الرَّخَمِ، فَاِنَّهٗ صَيْدٌ يُوْدٰى كَمَا يُوْدَى الصَّيْدُ اِذَا قَتَلَهُ الْمُحْرِمُ، وَكُلُّ شَيْءٍ فُدِيَ فَفِيْ صِغَارِهٖ مِثْلُ مَا يَكُوْنُ فِيْ كِبَارِهٖ، وَاِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ دِيَةِ الْحُرِّ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ فَهُمَا بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ سَوَاءٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ شترمرغ کے انڈے میں اونٹ کا دسواں حصہ لازم آتا ہے جیسے آزاد عورت کے پیٹ کے بچے کا تاوان ایک غلام یا لونڈی ہے اور تاوان کی قیمت پچاس دینار ہے اور یہ دیت کا دسواں حصہ ہے اور ہر گدھ باز اور رخم کا فدیہ ہے۔ ان کا اسی طرح فدیہ دیا جائے گا جیسے شکار کا جبکہ محرم انہیں قتل کرے اور فدیہ ہر چھوٹے کا بھی اسی طرح ہے جیسے بڑے کا اور یہ آزاد آدمی کی دیت کے مانند ہے کہ اس میں چھوٹا اور بڑا ایک ہی خانے میں شمار ہوتا ہے۔

۷۷- بَابُ فِدْيَةِ مَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنَ الْجَرَادِ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حالتِ احرام میں ٹڈی مارنے کا فدیہ

[۵۰۷] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَصَبْتُ جَرَادَاتٍ بِسَوْطِيْ، وَاَنَا مُحْرِمٌ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَطْعِمْ قَبْضَةً مِنْ طَعَامٍ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر کی خدمت میں آ کر عرض گزار ہوا: اے امیر المؤمنین! میں نے حالتِ احرام میں اپنے کوڑے سے چند ٹڈیوں کو مار دیا؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ کسی کو ایک مٹھی بھر کھانا کھلا دو۔

[۵۰۸] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَسَاَلَهٗ عَنْ جَرَادَاتٍ قَتَلَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ عُمَرُ لِكَعْبٍ تَعَالَ حَتّٰى نَحْكُمَ، فَقَالَ كَعْبٌ دِرْهَمٌ، فَقَالَ عُمَرُ لِكَعْبٍ اِنَّكَ لَتَجِدُ الدَّرَاهِمَ لَتَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر ٹڈیوں کے بارے میں پوچھا جنہیں اس نے حالتِ احرام میں مار دیا تھا۔ حضرت عمر نے حضرت کعب سے فرمایا کہ آیئے تاکہ ہم حکم کریں۔ حضرت کعب نے کہا: درہم ہوں۔ حضرت عمر نے حضرت کعب سے فرمایا کہ آپ درہم ڈھونڈتے ہیں اور میرے نزدیک ایک ٹڈی سے ایک کھجور بہتر ہے۔

۷۸- بَابُ فِدْيَةِ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَّنْحَرَ

قربانی سے پہلے سر منڈانے کا فدیہ

۴۳۵- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ

حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ وہ حالت احرام

Presented by www.ziaraat.com

الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمًا ، فَاٰذَاهُ الْقَمْلُ فِيْ رَاْسِهٖ ، فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّحْلِقَ رَاْسَهٗ ، وَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى ، اَتَجِدُ شَاةً ؟ فَقَالَ لَا ، فَقَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ، اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدَّيْنِ ، اَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ ، اَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ اَجْزَاَ عَنْكَ .

صحیح البخاری (۱۸۱۵) صحیح مسلم (۲۸۶۹ تا ۲۸۷۴)

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ان کے سر میں جوئیں پڑ گئیں، پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں سر منڈانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو ہر آدمی کو دو مد کھانا یا ایک بکری کی قربانی اس میں سے جو چاہو پیش کر دو تمہارے لیے کافی ہوگی۔

٤٣٦- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ اَبِي الْحَجَّاجِ ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ اٰذَاكَ هَوَامُّكَ ، فَقُلْتُ نَعَمْ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْلِقْ رَاْسَكَ ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ، اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ ، اَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ . (صحیح البخاری (۱۸۱٤)

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا سر منڈا لو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی دینا۔

٤٣٧- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ ، اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ يَسُوْقُ الْبُرُمَ بِالْكُوْفَةِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، اَنَّهٗ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَنْفُخُ تَحْتَ قِدْرٍ لِاَصْحَابِيْ ، وَقَدِ امْتَلَاَ رَاْسِيْ وَلِحْيَتِيْ قَمْلًا ، فَاَخَذَ بِجَبْهَتِيْ ثُمَّ قَالَ اِحْلِقْ هٰذَا الشَّعْرَ ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ، اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِمَ اَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا اَنْسُكُ بِهٖ . صحیح البخاری (۱٤۹۰) صحیح مسلم (۲۸۶۹ تا ۲۸۷٤)

عطاء بن عبداللہ خراسانی کا بیان ہے کہ مجھے ایک بزرگ نے بازارِ کوفہ میں بتایا کہ ان سے حضرت کعب بن عجرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں اپنے ساتھیوں کی ہانڈی کے نیچے پھونکیں مار رہا تھا اور میرے سر اور داڑھی میں جوئیں بھری ہوئی تھیں، حضور نے میری پیشانی پکڑ کر فرمایا کہ یہ بال منڈا دو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا اور رسول اللہ ﷺ بخوبی جانتے تھے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے جس کی میں قربانی دوں۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ فِدْيَةِ الْاَذٰى اِنَّ الْاَمْرَ فِيْهِ اَنَّ اَحَدًا لَا يُفْتَدٰى حَتّٰى يَفْعَلَ مَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ الْفِدْيَةَ ، وَاِنَّ الْكَفَّارَةَ اِنَّمَا تَكُوْنُ بَعْدَ وُجُوْبِهَا عَلٰى صَاحِبِهَا ، وَاَنَّهٗ يَضَعُ فِدْيَتَهٗ حَيْثُ مَا شَاءَ النُّسُكَ ، اَوِ الصِّيَامَ ، اَوِ الصَّدَقَةَ بِمَكَّةَ اَوْ بِغَيْرِهَا مِنَ الْبِلَادِ .

امام مالک نے تکلیف کے فدیہ کے بارے میں فرمایا کہ اس کے بارے میں یہ حکم ہے کہ کوئی اس وقت تک فدیہ نہ دے جب تک اس کام کو کر نہ لے جس کا فدیہ لازم آئے گا اور کفارہ کسی پر واجب کے بعد لازم آتا ہے اور فدیہ کو جہاں چاہے ادا کرے یعنی قربانی، روزے اور صدقہ چاہے مکہ مکرمہ میں دے یا کسی دوسرے شہر میں۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَصْلُحُ لِلْمُحْرِمِ اَنْ يَنْتِفَ مِنْ شَعْرِهٖ شَيْئًا ، وَلَا يَحْلِقَهٗ ، وَلَا يُقَصِّرَهٗ حَتّٰى يَحِلَّ اِلَّا اَنْ يُصِيْبَهٗ اَذًى فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى ،

امام مالک نے فرمایا کہ محرم کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ احرام کھولنے سے پہلے کوئی بال نوچے، منڈائے یا چھوٹے کرائے مگر یہ کہ اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کا اس پر فدیہ ہے جیسا کہ

Presented by www.ziaraat.com

وَلَا يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يُقَلِّمَ اَظْفَارَهُ ، وَلَا يَقْتُلُ قَمْلَةً ، وَلَا يُلْقِي عَنْهُ شَيْئًا مِنَ الْاَذَى ، وَلَا مِنْ غَيْرِهِ ، وَلَا يَطْرَحُ ثَوْبَهُ ، فَاِنْ طَرَحَ شَيْئًا مِمَّا نُهِيَ عَنْهُ ، اَوْ مِنْ ثَوْبِهِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ مَنْ اَتَى شَيْئًا مِنْ اَمْرِهِ ، اَوْ مِنْ لِبْسِهِ اَوِ اغْتَسَلَ جَسَدُهُ بِنُوْرَةٍ ، اَوْ يَحْلِقُ عَنْ شَجَّةٍ فِي رَاْسِهِ لِضَرُوْرَةٍ ، اَوْ يَحْلِقُ قَفَاهُ لِمَوْضِعِ الْمَحَاجِمِ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ نَاسِيًا ، اَوْ جَاهِلًا ، اِنَّ مَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْفِدْيَةُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ، وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَحْلِقَ مَوْضِعَ الْمَحَاجِمِ ، وَمَنْ جَهِلَ ، فَحَلَقَ رَاْسَهُ قَبْلَ اَنْ يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ اِفْتَدٰى. صحیح البخاری (۱۶۹۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نہ اس کے لیے یہ درست ہے کہ اپنے ناخن کاٹے اور نہ وہ جوں کو اپنے بدن سے نکال کر زمین پر ڈالے نہ اپنے جسم سے اور نہ اپنے کپڑے سے اگر محرم اپنے جسم یا کپڑے سے کچھ بھی پھینکے تو اللہ سے ڈرے اور اس پر کچھ نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنے بدن یا کپڑے یا اپنے سر سے کوئی بال اکھاڑا یا اپنے جسم پر نورہ لگایا یا کسی ضرورت کے تحت اپنا سر منڈایا یا پچھنے لگوانے کے لیے گدی کے بال منڈائے احرام کی حالت میں، بھولے سے یا بے خبری میں، اگر ان میں سے کوئی کام کیا تو اس کا فدیہ دینا ہوگا اور پچھنے لگوانے کی جگہ کو منڈوانا درست نہیں ہے اور جس نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈالیا، وہ فدیہ دے۔

۷۹- بَابُ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهٖ شَيْئًا

جو کسی رکن کو بھول جائے تو کیا کرے؟

[۵۰۹] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ مَنْ نَسِيَ مِنْ نُسُكِهٖ شَيْئًا ، اَوْ تَرَكَهٗ فَلْيُهْرِقْ دَمًا.

قَالَ اَيُّوْبُ لَا اَدْرِيْ قَالَ تَرَكَ ، اَوْ نَسِيَ.

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا: جو حج کے کاموں میں سے کسی کام کو بھول جائے یا چھوڑ دے تو قربانی دے۔

ایوب نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ ترک کرنے کے متعلق فرمایا یا بھولنے کے۔

قَالَ مَالِكٌ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيًا فَلَا يَكُوْنُ اِلَّا بِمَكَّةَ ، وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ نُسُكًا ، فَهُوَ يَكُوْنُ حَيْثُ اَحَبَّ صَاحِبُ النُّسُكِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہدی تو ہر صورت میں مکہ معظمہ پہنچائی جائے گی اور دوسری خواہ کسی بھی وجہ سے قربانی لازم آئے تو قربانی دینے والا جہاں چاہے دے سکتا ہے۔

۸۰- بَابُ جَامِعِ الْفِدْيَةِ

فدیہ کے متعلق دیگر مسائل

قَالَ مَالِكٌ فِيْمَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْبَسَ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَلْبَسَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ، اَوْ يُقَصِّرَ شَعْرَهٗ ، اَوْ يَمَسَّ طِيْبًا مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ لِيَسَارَةِ مُؤْنَةِ الْفِدْيَةِ عَلَيْهِ ، قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ ، وَاِنَّمَا اُرْخِصَ فِيْهِ لِلضَّرُوْرَةِ وَعَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ الْفِدْيَةُ ، وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الْفِدْيَةِ مِنَ الصِّيَامِ ، اَوِ الصَّدَقَةِ ، اَوِ النُّسُكِ اَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ فِيْ ذٰلِكَ ، وَمَا

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنے کپڑے پہننا چاہے جن کا پہننا حالتِ احرام میں درست نہیں یا اپنے بال کٹانا چاہے، یا بغیر ضرورت خوشبو لگانا چاہے فدیہ کو آسان سمجھ کر تو ایسا کرنا کسی کے لیے بھی مناسب نہیں ہے کہ اجازت تو ضرورت کے تحت ہے تاکہ جو ایسا کرے وہ فدیہ دے۔ امام مالک سے فدیہ کے روزوں، صدقہ اور قربانی کے بارے میں پوچھا گیا کہ دینے والے کو کیا ان میں اختیار ہے؟ قربانی کس چیز کی

Presented by www.ziaraat.com

النُّسُكُ ' وَكَمِ الطَّعَامُ ' وَبِاَيِّ مُدٍّ هُوَ ' وَكَمِ الصِّيَامُ ' وَهَلْ يُؤَخِّرُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ اَوْ يَفْعَلُهُ فِي قَوْلِهِ ذٰلِكَ ؟ قَالَ مَالِكٌ كُلُّ شَيْءٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فِي الْكَفَّارَاتِ كَمَا اَرٰى فَعَلَى قَدْرِ مَا يَكْفِي فِي ذٰلِكَ اَمْرُ كُلِّ شَيْءٍ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَ قَالَ وَاَمَّا النُّسُكُ فَشَاةٌ وَاَمَّا الصِّيَامُ فَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ ' وَاَمَّا الطَّعَامُ ' فَيُطْعِمُ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدَّانِ بِالْمُدِّ الْاَوَّلِ مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ .

ہو؟ کھانا کتنا ہو؟ کس مد سے ہو؟ روزے کب رکھے جائیں؟ کیا ان میں سے کسی کام کے لئے دوسری چیز کی ادائیگی سے اضافہ کیا جا سکتا ہے؟ امام مالک نے فرمایا کہ جتنے کفاروں کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ یہ کفارہ ادا کرنے والے پر ہے اس کے لئے جتنا کفارہ ہے اس کو پورا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نسک سے مراد بکری ہے اور روزے تین دن کے ہیں' رہی کھانے کی بات تو چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے' ہر مسکین کو دو مد۔ پہلے یعنی نبی کریم ﷺ کے مد سے۔

قَالَ مَالِكٌ وَسَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ اِذَا رَمَى الْمُحْرِمُ شَيْئًا ' فَاَصَابَ شَيْئًا مِنَ الصَّيْدِ لَمْ يُرِدْهُ ' فَقَتَلَهُ اِنَّ عَلَيْهِ اَنْ يَفْدِيَهُ ' وَكَذٰلِكَ الْحَلَالُ يَرْمِي فِي الْحَرَمِ شَيْئًا فَيُصِيْبُ صَيْدًا لَمْ يُرِدْهُ فَيَقْتُلُهُ اِنَّ عَلَيْهِ اَنْ يَفْدِيَهُ لِاَنَّ الْعَمْدَ وَالْخَطَاَ فِي ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةٍ سَوَاءٌ .

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے بعض اہلِ علم حضرات کو فرماتے ہوئے سنا کہ محرم نے کوئی چیز ماری جو کسی جانور کو جا لگی' اگرچہ اس کا ارادہ مارنے کا نہ تھا اور وہ جانور مر گیا' اسی طرح جو حلال ہو وہ حرم میں کوئی چیز مارے' وہ کسی کو جا لگے' حالانکہ ارادہ قتل کا نہ ہو' تب بھی فدیہ دینا ہوگا کیونکہ اس معاملے میں دانستہ اور نادانستہ کی ایک ہی بات ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْقَوْمِ يُصِيْبُوْنَ الصَّيْدَ جَمِيْعًا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ اَوْ فِي الْحَرَمِ ' قَالَ اَرٰى اَنَّ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ جَزَاءَهُ اِنْ حُكِمَ عَلَيْهِمْ بِالْهَدْيِ فَعَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ ' وَاِنْ حُكِمَ عَلَيْهِمْ بِالصِّيَامِ كَانَ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمُ الصِّيَامُ ' وَمِثْلُ ذٰلِكَ الْقَوْمُ يَقْتُلُوْنَ الرَّجُلَ خَطَاً فَتَكُوْنُ كَفَّارَةُ ذٰلِكَ عِتْقَ رَقَبَةٍ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ ' اَوْ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ .

امام مالک نے فرمایا کہ کچھ لوگوں نے شکار مارا اور انہوں نے احرام باندھا ہوا ہے یا حرم میں ہیں' فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک پر فدیہ ہے' اگر انہیں قربانی کا حکم دیا جائے گا تو ان میں سے ہر ایک قربانی دے گا اور اگر روزوں کا حکم دیا جائے گا تو ہر ایک روزے رکھے گا اور اسی طرح اگر چند لوگ مل کر غلطی سے کسی کو قتل کر دیں تو ان میں سے ہر ایک کو ایک غلام آزاد کرنا ہوگا یا ہر ایک کو دو مہینے کے متواتر روزے رکھنے ہوں گے۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ رَمٰى صَيْدًا اَوْ صَادَهُ بَعْدَ رَمْيِهِ الْجَمْرَةَ ' وَحِلَاقِ رَاْسِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يُفِضْ اِنَّ عَلَيْهِ جَزَاءَ ذٰلِكَ الصَّيْدِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ ﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا﴾ (المائدہ:۲) وَمَنْ لَمْ يُفِضْ فَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مَسُّ الطِّيْبِ وَالنِّسَاءِ .

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے کنکریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد شکار مارا یا شکار کیا اور ابھی طواف افاضہ نہیں کیا تو اس پر اس جانور کا فدیہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور جب تم احرام سے نکلو تو شکار کرو'' اور جس نے طوافِ افاضہ نہیں کیا وہ خوشبو اور عورتوں سے کنارا کش رہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْمَا قَطَعَ مِنَ الشَّجَرِ فِي الْحَرَمِ شَيْءٌ ' وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ اَحَدًا حَكَمَ عَلَيْهِ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَبِئْسَ مَا صَنَعَ .

امام مالک نے فرمایا کہ محرم اگر حرم کا درخت کاٹے تو اس پر کچھ نہیں اور ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ اس پر کسی نے کوئی حکم لگایا ہو اور جو اس نے کیا وہ برا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يَجْهَلُ، أَوْ يَنْسَى صِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، أَوْ يَتْرُكُ مِنْهَا فَلَا يَصُمْهَا حَتَّى يَقْدَمَ بَلَدَهُ، قَالَ لِيَهْدِ إِنْ وَجَدَ هَدْيًا وَإِلَّا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي أَهْلِهِ إِذَا رَجَعَ إِلَيْهِمْ. قَالَ مَالِكٌ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو بے خبر ہو یا
دوران حج تین روزے رکھنا بھول جائے یا ان میں سے کچھ
روزے نہ رکھے اور وہ اپنے شہر پہنچنے تک روزے نہ رکھ سکے
کہ اس میں مانع نہ ہو تو نہیں رکھے رہے گا میں تین
روزے رکھے اور اس نے ہدیہ بھیجا ہو۔

۸۱- بَابُ جَامِعِ الْحَجِّ

حج کے متعلق دیگر روایات

۴۳۸- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلنَّاسِ بِمِنًى، وَالنَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ. ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ، فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ. قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ.

صحیح البخاری (۱۷۳۶) صحیح مسلم (۳۱۴۳ تا ۳۱۵۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی خاطر منیٰ میں جلوہ افروز رہے اور لوگ آپ سے سوال کرتے رہے، پس ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہ تھا اس لیے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، اب قربانی ذبح کر لو، پھر ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے بے خبری میں کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی، فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، اب کنکریاں مار لو، راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے اب کر لو۔

۴۳۹- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ، أَوْ حَجٍّ، أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. صحیح البخاری (۱۷۹۷) صحیح مسلم (۳۲۶۵)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ، حج یا عمرہ سے لوٹتے تو ہر بلندی پر چڑھتے وقت تین مرتبہ تکبیر کہتے، پھر یوں کہتے: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثناء کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے فوجوں کو بھگا دیا۔

۴۴۰- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي مَحَفَّتِهَا، فَقِيلَ لَهَا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخَذَتْ بِضَبُعَيْ صَبِيٍّ كَانَ مَعَهَا، فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ. صحیح مسلم (۳۲۴۰-۳۲۴۲)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے ہودج میں تھی، اسے بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، پس وہ اپنے بچے کا بازو پکڑ کر عرض گزار ہوئی جو اس کے ساتھ ہی تھا کہ یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور تمہارے لیے اجر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

٤٤١- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي [illegible] ﷺ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ، وَلَا أَدْحَرُ، وَلَا أَحْقَرُ، وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا رَأَى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ، وَتَجَاوُزِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ، إِلَّا مَا أُرِيَ يَوْمَ بَدْرٍ. قِيلَ وَمَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] دیکھا جاتا جتنا عرفہ کے دن دیکھا جاتا ہے اس لیے کہ وہ دیکھتا ہے رحمت الٰہیہ کا نزول اور بڑے بڑے گناہوں سے درگزر کرنا، سوائے غزوۂ بدر کے روز دیکھا گیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! بدر کے روز اس نے کیا دیکھا؟ فرمایا کہ اس نے حضرت جبرئیل کو صف بستہ فرشتوں کے ساتھ دیکھا۔

٤٤٢- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كُرَيْزٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَأَفْضَلُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب دعاؤں سے یوم عرفہ کی دعا افضل ہے اور سب سے افضل بات وہ ہے جو میں نے کہی اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام نے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

٤٤٣- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْتُلُوهُ.

صحيح البخاري (١٨٤٦) صحيح مسلم (٣٢٩٥)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس دن حالت احرام میں نہیں تھے۔

[٥١٠] **أثر**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ جَاءَهُ خَبَرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر مکہ مکرمہ سے آ رہے تھے یہاں تک کہ قدید آ پہنچے تو مدینہ منورہ میں فساد کی خبر ملی۔ پس واپس لوٹ کر بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

یحییٰ، امام مالک نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٤٤٤- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ عَدَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا أَنْزَلَكَ تَحْتَ هَذِهِ

محمد بن عمران انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر میرے پاس تشریف لائے اور میں مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک درخت کے نیچے اترا ہوا تھا، فرمایا کہ تم اس درخت کے نیچے کیوں اترے ہو؟ میں نے کہا کہ سائے کی

Presented by www.ziaraat.com

السَّرْحَةِ؟ فَقُلْتُ اَرَدْتُ ظِلَّهَا ' فَقَالَ هَلْ غَيْرُ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَا مَا تَرَانِي اَنَّ ذٰلِكَ فَعَلَ عَنْهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاَخْشَبَيْنِ مِنْ مِنًى وَنَفَحَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ' فَاِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السَّرَرُ بِهٖ شَجَرَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا.

سنن نسائی (۲۹۹۵)

غرض سے' فرمایا کہ کیا اس کے سوا بھی کوئی غرض ہے؟ میں نے کہا [illegible] کے درمیان میں ہو اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا تو وہاں ایک وادی ہے' جس کو سرر کہا جاتا ہے' اس میں ایک درخت ہے' جس کے نیچے ستر انبیائے کرام کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

[۵۱۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ ' عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِامْرَاَةٍ مَجْذُوْمَةٍ ' وَهِيَ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ' فَقَالَ لَهَا يَا اَمَةَ اللّٰهِ لَا تُؤْذِي النَّاسَ لَوْ جَلَسْتِ فِيْ بَيْتِكِ ' فَجَلَسَتْ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا اِنَّ الَّذِيْ كَانَ قَدْ نَهَاكِ قَدْ مَاتَ فَاخْرُجِيْ ' فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُطِيْعَهٗ حَيًّا ' وَاَعْصِيَهٗ مَيِّتًا.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ایک کوڑھی عورت کے پاس سے گزرے جو بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی۔ انہوں نے اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو تکلیف نہ دو اور اپنے گھر میں بیٹھ رہو' پس وہ جا بیٹھی' اس کے بعد ایک آدمی اس کے پاس سے گزرا اور کہا: جنہوں نے آپ کو روکا تھا ان کا وصال ہو گیا' لہٰذا تم چلی جاؤ' اس نے کہا: میں ایسی نہیں ہوں کہ زندگی میں ان کی اطاعت اور وفات کے بعد نافرمانی کروں۔

[۵۱۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ الْمُلْتَزَمُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے کہ حجرِ اسود اور دروازۂ کعبہ کے درمیان ملتزم ہے۔

[۵۱۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ' اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰى اَبِيْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ' وَاَنَّ اَبَا ذَرٍّ سَاَلَهٗ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ فَقَالَ اَرَدْتُ الْحَجَّ ' فَقَالَ هَلْ نَزَعَكَ غَيْرُهٗ ' فَقَالَ لَا ' قَالَ فَاْتَنِفِ الْعَمَلَ قَالَ الرَّجُلُ فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ مَكَّةَ ' فَمَكَثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ' ثُمَّ اِذَا اَنَا بِالنَّاسِ مُنْقَصِفِيْنَ عَلٰى رَجُلٍ ' فَضَاغَطْتُ عَلَيْهِ النَّاسَ ' فَاِذَا اَنَا بِالشَّيْخِ الَّذِيْ وَجَدْتُ بِالرَّبَذَةِ. يَعْنِيْ اَبَا ذَرٍّ. قَالَ فَلَمَّا رَاٰنِيْ عَرَفَنِيْ ' فَقَالَ هُوَ الَّذِيْ حَدَّثْتُكَ.

محمد بن یحییٰ بن حبان نے ایک آدمی کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ وہ ربذہ میں حضرت ابوذر کے پاس سے گزرا' حضرت ابوذر نے اس سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا کہ حج کا ارادہ ہے' فرمایا کہ کیا اس کے سوا کسی اور غرض سے نکلا ہے؟ کہا: نہیں' فرمایا کہ اپنا کام شروع کر دو' اس آدمی کا بیان ہے کہ میں چل دیا' یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں جا پہنچا' پھر وہاں رہا جب تک اللہ نے چاہا' پھر میں نے دیکھا کہ لوگوں نے ایک آدمی کو گھیرا ہوا ہے' میں لوگوں کو چیرتا ہوا اس تک جا پہنچا' دیکھا تو وہی بزرگ تھے جو مجھے ربذہ میں ملے تھے یعنی حضرت ابوذر' انہوں نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا اور فرمایا کہ تم وہی ہو جس سے میں نے بات کی تھی؟

[۵۱۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْحَجِّ فَقَالَ اَوْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ اَحَدٌ؟ وَاَنْكَرَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے ابن شہاب سے حج میں شرط لگانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کیا کوئی ایسا بھی کرتا ہے؟ اور اس کے درست ہونے کا انکار کیا۔

سُئِلَ مَالِكٌ هَلْ يَحُتُّ الرَّجُلُ لِدَابَّتِهٖ مِنَ

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا اپنی سواری کے لیے کوئی حرم

Presented by www.ziaraat.com

الْحَرَمِ؟ فَقَالَ لَا.

۸۲- باب حج المرأة بغير ذي محرم

[۵۱۵] أثر- قال مالك في النصرانية من النساء أو اليهودية تحج إحداهن ولا يحج آباؤها ولا يحج أحد من قرابتها معها أو كان لها فلم يستطع أن يخرج معها أنها لا تترك فريضة الله عليها في الحج لتخرج في جماعة النساء.

کی گھاس کاٹ سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔

غیر محرم کے عورت کا حج کرنا

امام مالک نے ان یہودی عورتوں کے بارے میں فرمایا جنہوں نے ... طاقت حج کی ہو نہیں کہ اگر ... لیے ان کا کوئی محرم نہ ہو یا ہو لیکن ان کے ساتھ جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو وہ اللہ تعالیٰ کے فرض فرمائے ہوئے حج کو ترک نہ کرے اور دوسری عورتوں کے ساتھ چلی جائے۔

۸۳- بَابُ صِيَامِ التَّمَتُّعِ

[۵۱۶] أثر- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا مَا بَيْنَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ لَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مِنًى.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ مِثْلَ قَوْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا.

تمتع کے روزوں کا بیان

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ فرمایا کرتیں: روزہ اس پر ہے جو عمرہ کر کے حج کا تمتع کرے اور ہدی کی توفیق نہ ہو تو حج کا احرام باندھنے سے یوم عرفہ کے درمیان میں روزے رکھ لے۔ اگر ان دنوں میں نہیں رکھے تو منیٰ کے دنوں میں رکھ لے۔

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بارے میں وہی فرماتے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۱- كِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کا بیان

۱- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْجِهَادِ

جہاد کی رغبت دلانا

۴۴۵- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ، وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ.

صحيح البخاري (۲۷۸۵) صحيح مسلم (۴۸۴۶)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ہمیشہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والے جیسی ہے جو نہ نماز پڑھنے سے تھکے اور نہ روزے رکھنے سے، یہاں تک کہ مجاہد اپنے گھر کو لوٹے۔ ف

ف: مجاہد چونکہ اپنے گھر بار، اہل وعیال اور خویش واقارب کو چھوڑ کر اپنے دنیاوی کاروبار اور آرام وراحت سے منہ موڑ کر اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر راہِ خدا میں جان کی بازی لگانے کے لیے نکل کھڑا ہوتا ہے تو پروردگار عالم نے مجاہدین کو اتنا نوازا ہے کہ قیامت تک شہداء کے خون سے ملتِ اسلامیہ کی قسمت کو وابستہ کر دیا ہے اور گھر واپس لوٹنے تک مجاہد کو نماز روزے کا ثواب ملتا رہتا ہے کیونکہ ہمیشہ راتوں کو قیام کرنے والا اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والا آرام وراحت سے دور اور اپنے کاروبار سے کافی حد تک اسی طرح مجبور ہو جاتا ہے جیسے مجاہد محض رضائے الٰہی کے لیے ان باتوں سے بخوشی دست بردار ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

Presented by www.ziaraat.com

٤٤٦- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ [illegible] كَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ. صحیح البخاری (۲۷۸۷) صحیح مسلم (٤٨٣٨)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [illegible] گھر سے کوئی غرض نکلنے کی [illegible] حق کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن بن جاتا ہے اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا یا اس کے گھر کی طرف واپس لوٹا دے گا اور ساتھ ہی اجر و غنیمت لے کر لوٹے گا۔

٤٤٧- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ، اَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ، اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا، اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا، وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ، وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَمْ يُرِدْ اَنْ يَسْقِيَ بِهٖ كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ حَسَنَاتٍ، فَهِيَ لَهٗ اَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا، وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا، وَلَا فِيْ ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا، وَرِيَاءً، وَنِوَاءً، لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ، فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ. وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ، فَقَالَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهٗ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهٗ﴾ (الزلزلة: ۷-۸).

صحیح البخاری (۲۸٦۰) صحیح مسلم (۲۲۸۷-۲۲۸۸)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کسی کے لیے باعث اجر، کسی کے لیے پردہ پوشی اور کسی پر بوجھ ہے۔ باعثِ اجر اس کے لیے ہے جو اسے راہِ خدا میں باندھے، پھر کسی گاؤں یا چراگاہ میں اس کی رسی لمبی کر دے تو اس گاؤں یا چراگاہ میں جتنی دور تک وہ چرے گا اسی کے مطابق مالک کو نیکیاں ملیں گیں۔ اگر وہ رسی کو توڑ کر ایک یا دو ٹیلے عبور کر جائے تو اس کے سارے قدم اور لید تک اس کی نیکیوں میں شمار ہوں گی۔ اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس کا پانی پئے، اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو، تب بھی یہ اس کی نیکی شمار ہوگی۔ یہ مالک کے لیے باعثِ اجر ہے اور جو امیری ظاہر کرنے اور غربت کو چھپانے کی غرض سے پالے اور اس کے متعلق اللہ کے حق کو نہ بھلائے تو یہ گھوڑا مالک کے لیے پردہ پوشی ہے اور جس نے تکبر اور ریاکاری کے لیے یا مسلمانوں کی عداوت میں گھوڑا باندھا تو یہ مالک پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس بارے میں مجھ پر کچھ نازل نہیں فرمایا گیا مگر یہ آیت جو سب باتوں کی جامع ہے: ''تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا''۔

٤٤٨- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا؟ رَجُلٌ اٰخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا بَعْدَهٗ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَتِهٖ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ آدمی نہ بتاؤں جس کا رتبہ سب سے بلند ہوگا؟ وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر راہِ خدا میں جہاد کرے، کیا میں تمہیں وہ آدمی نہ بتاؤں جس کا درجہ اس کے بعد سب سے بلند ہوگا؟ جو اپنی بکریوں کو لے کر ایک طرف ہو جائے، نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے، اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک

Presented by www.ziaraat.com

سنن ترمذی (۱۶۵۲) سنن نسائی (۲۵۶۸) نہ ٹھہرائے۔

٤٤٦ **وحدثني** عن مالك عن يحيى بن سعيد قال أخبرني عبادة بن الوليد بن عبادة بن الصامت عن أبيه عن جده قال بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة في العسر واليسر والمنشط والمكره وأن لا ننازع الأمر أهله وأن نقول أو نقوم بالحق حيث ما كنا لا نخاف في الله لومة لائم.

صحیح البخاری (۷۱۹۹۔۷۲۰۰) صحیح مسلم (۴۷۴۵)

گے خواہ آسانی ہو یا تنگی، خوشی ہو یا غمی اور حکومت کے اہل سے نہیں جھگڑیں گے، جہاں کہیں بھی ہوں حق بات کہیں گے اور حق بات پر قائم رہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

[۵۱۷] **أثر- وحدثني** عن مالك عن زيد بن أسلم قال كتب أبو عبيدة بن الجراح إلى عمر بن الخطاب يذكر له جموعا من الروم وما يتخوف منهم، فكتب إليه عمر بن الخطاب أما بعد، فإنه مهما ينزل بعبد مؤمن من منزل شدة يجعل الله بعده فرجا، وإنه لن يغلب عسر يسرين، وإن الله تعالى يقول في كتابه ﴿يا أيها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون﴾ (آل عمران: ۲۰۰).

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر کے لیے رومی لشکروں کے اجتماع اور ان سے متعلق خدشات کا ذکر کرتے ہوئے خط لکھا۔ حضرت عمر نے ان کے لیے جواب میں لکھا: حمد ونعت کے بعد معلوم ہو کہ بعض اوقات وہ بندۂ مومن کو سختی کی جگہ اتار دیتا ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ آسانی پیدا فرما دیتا ہے اور بے شک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آ سکتی اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''یایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا۔۔۔۔۔۔الخ

۲- بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے ملک میں قرآنِ کریم لے جانے کی ممانعت

٤٥٠- **حدثني** يحيى، عن مالك، عن نافع، عن عبد الله بن عمر، أنه قال نهى رسول الله ﷺ أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو. صحیح البخاری (۲۹۹۰) صحیح مسلم (۴۸۱۷)

قال مالك وإنما ذلك مخافة أن يناله العدو.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کریم لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس خدشے کے پیش نظر ہے کہ مبادا وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔

۳- بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِي الْغَزْوِ

جہاد میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

٤٥١- **حدثني** يحيى، عن مالك، عن ابن شهاب، عن ابن لكعب بن مالك قال (حسبت أنه قال عن عبد الرحمن بن كعب) أنه قال نهى رسول الله ﷺ الذين قتلوا ابن أبي الحقيق عن قتل النساء والولدان. قال فكان رجل منهم يقول برحت بنا امرأة ابن أبي

عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان حضرات کو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا جنہوں نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا۔ ان میں سے ایک صاحب کا بیان ہے کہ ابن ابی حقیق (ابو رافع) کی بیوی نے چلا کر ہمارا راز فاش کیا تو میں نے اس پر تلوار تول لی، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا منع فرمانا یاد

Presented by www.ziaraat.com

الْحُقَيْقِ بِالْمِصْبَاحِ ' فَارْفَعُ السَّيْفَ عَلَيْهَا ' ثُمَّ اذْكُرْ نَهْيَ [illegible]

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ [illegible] رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ ' وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

صحیح بخاری (۳۰۱۵) صحیح مسلم (۴۵۲۲)

آ گیا تو میں نے ہاتھ روک لیا۔ اگر معاملہ یہ نہ ہوتا تو ہم اس سے [illegible]

[illegible] اللہ ﷺ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول دیکھا تو اسے ناپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کی ممانعت فرمادی۔

[۵۱۸] **اثر** - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَ جُيُوشًا إِلَى الشَّامِ ' فَخَرَجَ يَمْشِي مَعَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ' وَكَانَ أَمِيرُ رُبُعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَاعِ ' فَزَعَمُوا أَنَّ يَزِيدَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ ' وَإِمَّا أَنْ أَنْزِلَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَنْتَ بِنَازِلٍ ' وَمَا أَنَا بِرَاكِبٍ ' إِنِّي أَحْتَسِبُ خَطَايَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ' ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوا أَنَّهُمْ حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوا أَنَّهُمْ حَبَسُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ ' وَسَتَجِدُ قَوْمًا فَحَصُوا عَنْ أَوْسَاطِ رُؤُوسِهِمْ مِنَ الشَّعَرِ فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوا عَنْهُ بِالسَّيْفِ ' وَإِنِّي مُوصِيكَ بِعَشْرٍ لَا تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً ' وَلَا صَبِيًّا ' وَلَا كَبِيرًا هَرِمًا ' وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا ' وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا ' وَلَا تَعْقِرَنَّ شَاةً ' وَلَا بَعِيرًا إِلَّا لِمَأْكَلَةٍ ' وَلَا تَحْرِقَنَّ نَخْلًا ' وَلَا تُفَرِّقَنَّهُ ' وَلَا تَغْلُلْ ' وَلَا تَجْبُنْ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک لشکر شام کی طرف بھیجا تو وہ یزید بن ابوسفیان کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے نکلے جو چوتھائی لشکر کے امیر تھے۔ حضرت یزید حضرت ابوبکر کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ سوار ہو جائیں ورنہ میں نیچے اترتا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ نہ تم نیچے اترو اور نہ میں سوار ہوں گا۔ میں اپنے ان قدموں کو راہِ خدا میں شمار کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ تم کچھ ایسے لوگ پاؤ گے جن کا یہ گمان ہے کہ انہوں نے اپنی جانوں کو اللہ کے لیے روک رکھا ہے تو انہیں چھوڑ دینا کیونکہ ان کا یہ گمان نہیں ہے کہ اپنے لیے رکے ہوئے ہیں۔ علاوہ بریں کچھ ایسے لوگ پاؤ گے جنہوں نے درمیان سے سر منڈائے ہوئے ہیں تو ان کے منڈے ہوئے سروں پر تلوار مارنا اور میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں: عورتوں، بچوں اور ان لوگوں کو قتل نہ کرنا جو بوڑھے ہیں۔ پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا، آبادیوں کو برباد نہ کرنا، کسی بکری اور اونٹ کی کونچیں نہ کاٹنا مگر کھانے کے لیے، کھجور کے درختوں کو نہ جلانا اور نہ انہیں ڈبونا، خیانت نہ کرنا اور بزدلی نہ دکھانا۔

۴۵۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' أَنَّهُ بَلَغَهُ ' أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَامِلٍ مِنْ عُمَّالِهِ ' أَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمُ اغْزُوا بِاسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تُقَاتِلُونَ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ ' لَا تَغْلُلُوا ' وَلَا تَغْدِرُوا ' وَلَا تُمَثِّلُوا ' وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا ' وَقُلْ ذٰلِكَ لِجُيُوشِكَ وَسَرَايَاكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ' وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ. صحیح مسلم (۴۴۹۶ تا ۴۴۹۹)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک عامل کے لیے لکھا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی سریہ بھیجتے تو ان سے فرماتے: اللہ کا نام لے کر راہِ خدا میں لڑنا، تم ان لوگوں سے لڑتے ہو جنہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ لہٰذا خیانت نہ کرنا، عہد شکنی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، کسی بچے کو قتل نہ کرنا اور اگر اللہ چاہے تو یہ اپنی فوج یا ٹولی کو بتا دینا اور تم پر سلامتی ہو۔

۴- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَفَاءِ بِالْأَمَانِ

امان دے کر وعدہ وفا کرنا

Presented by www.ziaraat.com

[۵۱۹] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ** [illegible] **یَطْلُبُوْنَ الْعِلْجَ حَتّٰی اِذَا اَسْنَدَ فِی الْجَبَلِ وَامْتَنَعَ قَالَ رَجُلٌ مُطَوِّعٌ (یَقُوْلُ لَا تَخَفْ) فَاِذَا اَدْرَکَهٗ قَتَلَهٗ وَاِنِّیْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَعْلَمُ مَکَانَ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِکَ اِلَّا ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ.**

کوفے کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے [illegible] فرمایا تھا کہ مجھ تک بات پہنچی ہے کہ تم میں سے کچھ آدمی کسی کافر کو پاتے ہیں تو اسے دلاسا دے کر پہاڑ پر چڑھا دیتے ہیں اور وہ اونچائی سے رک جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر موقع پا کر اسے قتل کر دیتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے معلوم ہوا کہ ایک جگہ بھی ایسا ہوا ہے تو میں اس کی گردن اتار دوں گا۔

قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ لَیْسَ هٰذَا الْحَدِیْثُ بِالْمُجْتَمَعِ عَلَیْهِ وَلَیْسَ عَلَیْهِ الْعَمَلُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ علماء کا اس حدیث پر اتفاق و عمل نہیں ہے۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالْاَمَانِ اَهِیَ بِمَنْزِلَةِ الْکَلَامِ؟ فَقَالَ نَعَمْ، وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ یُتَقَدَّمَ اِلَی الْجُیُوْشِ اَنْ لَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا اَشَارُوْا اِلَیْهِ بِالْاَمَانِ، لِاَنَّ الْاِشَارَةَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ الْکَلَامِ، وَاَنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْعَدُوَّ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا اشارے سے امان دینا زبان سے امان دینے کا قائم مقام ہے؟ فرمایا: ہاں اور میرے خیال میں فوجوں سے کہہ دیا جائے کہ جن کی جانب میں امان کا اشارہ کروں ان میں سے کسی ایک کو قتل نہ کیا جائے کیونکہ اشارہ میرے نزدیک کلام کی طرح ہے اور مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ جو قوم عہد توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دشمن کو مسلط کر دیتا ہے۔

۵- بَابُ الْعَمَلِ فِیْمَنْ اَعْطٰی شَیْئًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

مجاہدین کی امداد کرنے کا بیان

[۵۲۰] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ کَانَ اِذَا اَعْطٰی شَیْئًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ اِذَا بَلَغْتَ وَادِی الْقُرٰی فَشَأْنُکَ بِهٖ.**

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب کوئی چیز کسی کو راہِ خدا میں عطا فرماتے تو اپنے اس ساتھی سے کہتے کہ جب تم وادی قریٰ میں پہنچ جاؤ گے تو یہ چیز تمہاری ہو جائے گی۔

[۵۲۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا اُعْطِیَ الرَّجُلُ الشَّیْءَ فِی الْغَزْوِ، فَیَبْلُغُ بِهٖ رَاْسَ مَغْزَاتِهٖ فَهُوَ لَهٗ.**

سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ جب جہاد کرنے کے لیے کسی کو کوئی چیز دی جائے اور وہ میدانِ جہاد تک جا پہنچے تو وہ چیز اس کی ہو گئی۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ رَجُلٍ اَوْجَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الْغَزْوَ، فَتَجَهَّزَ حَتّٰی اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ مَنَعَهٗ اَبَوَاهُ، اَوْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ لَا یُکَابِرُهُمَا، وَلٰکِنْ یُؤَخِّرُ ذٰلِکَ اِلٰی عَامٍ اٰخَرَ، فَاَمَّا الْجِهَازُ فَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ یَّرْفَعَهٗ حَتّٰی یَخْرُجَ

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے اوپر جہاد واجب کر کے تیاری بھی کر لی یہاں تک کہ جب نکلنے کا ارادہ کیا تو اس کے والدین نے روکا یا ان میں سے ایک نے فرمایا کہ ان سے نہ جھگڑے بلکہ جہاد کو اگلے سال پر ملتوی

Presented by www.ziaraat.com

بِهٖ فَإِنْ خَشِيَ أَنْ يُفْسِدَ مَتَاعَهُ وَأَمْسَكَ ثَمَنَهُ حَتَّى

کر دے۔ رہا سامان جہاد تو اسے رکھ چھوڑے اور خراب ہو جانے

وقت سامان خرید سکے گا' اس سامان کا جو چاہے کرے۔

۶- باب جامع النفل في الغزو

غنیمت کے متعلق روایات

٤٥٤ **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا. صحیح البخاری (۳۱۳٤) صحیح مسلم (٤٥٣٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی جانب ایک سریہ بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے' انہیں غنیمت میں بڑے اونٹ ملے کہ ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ گیارہ گیارہ اونٹ آئے نیز ایک ایک مزید ملا۔

٤٥٥- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ فِي الْغَزْوِ إِذَا اقْتَسَمُوا غَنَائِمَهُمْ يَعْدِلُونَ الْبَعِيرَ بِعَشْرِ شِيَاهٍ.

صحیح البخاری (۲٤۸۸) صحیح مسلم (٥٠٦٥ تا ٥٠٦٩)

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے سنا کہ مجاہدین جب مالِ غنیمت تقسیم کرتے تو وہ ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر شمار کرتے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْأَجِيرِ فِي الْغَزْوِ إِنَّهُ إِنْ كَانَ شَهِدَ الْقِتَالَ وَكَانَ مَعَ النَّاسِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَكَانَ حُرًّا فَلَهُ سَهْمُهُ وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَا سَهْمَ لَهُ. وَأَرَى أَنْ لَا يُقْسَمَ إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ الْقِتَالَ مِنَ الْأَحْرَارِ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کو جہاد میں اجرت پر رکھا گیا ہو کہ اگر وہ قتال میں برابر حصہ لے اور آزاد ہو تو اسے برابر کا حصہ ملے گا اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا حصہ نہیں ہے اور میرے خیال میں حصہ اسی آزاد مرد کا ہے جو قتل و قتال میں شریک رہے۔

۷- بَابُ مَا لَا يَجِبُ فِيهِ الْخُمُسُ

جن چیزوں کا خمس نہیں دیا جائے گا

قَالَ مَالِكٌ فِيمَنْ وَجَدَ مِنَ الْعَدُوِّ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ بِأَرْضِ الْمُسْلِمِينَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ تُجَّارٌ وَأَنَّ الْبَحْرَ لَفَظَهُمْ وَلَا يُعْرَفُ الْمُسْلِمُونَ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّ مَرَاكِبَهُمْ تَكَسَّرَتْ أَوْ عَطِشُوا فَنَزَلُوا بِغَيْرِ إِذْنِ الْمُسْلِمِينَ أَرَى أَنَّ ذٰلِكَ لِلْإِمَامِ يَرَى فِيهِمْ رَأْيَهُ وَلَا أَرَى لِمَنْ أَخَذَهُمْ فِيهِمْ خُمُسًا.

امام مالک نے ان کے بارے میں فرمایا جنہوں نے ساحل سمندر پر مسلمانوں کی زمین میں دشمن کو پایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تاجر ہیں اور سمندر نے ہمیں پھینک دیا ہے۔ مسلمانوں کو اس بات کی تصدیق تو نہ ہو لیکن ان کا جہاز ٹوٹا ہوا ہے یا پیاس کے باعث مسلمانوں سے اجازت لیے بغیر اتر پڑے ہیں تو ان کے بارے میں امام کو اختیار ہے لیکن گرفتار کرنے والوں کو خمس نہیں ملے گا۔

۸- بَابُ مَا يَجُوزُ لِلْمُسْلِمِينَ أَكْلُهُ قَبْلَ الْخُمُسِ

مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے چیز کا کھانا جائز ہے

قَالَ مَالِكٌ لَا أَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا دَخَلُوا أَرْضَ الْعَدُوِّ مِنْ طَعَامِهِمْ مَا وَجَدُوا مِنْ

امام مالک نے فرمایا کہ اگر مسلمان دشمن کی زمین میں داخل ہوں اور کھانے کی چیزیں پائیں تو تقسیم ہونے سے پہلے ان میں

Presented by www.ziaraat.com

ذَالِکَ کُلِّهٖ قَبْلَ اَنْ یَقَعَ فِی الْمَقَاسِمِ.

[illegible] وَلَا بَاْسَ اَنْ یَاْکُلَ الرَّجُلُ مِنَ الطَّعَامِ یُصِیْبُهٗ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ کَمَا یَاْکُلُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ ' وَلَوْ اَنَّ ذٰلِکَ لَا یُؤْکَلُ حَتّٰی یَحْضُرَ النَّاسَ الْمَقَاسِمَ ' وَیُقْسَمَ بَیْنَهُمْ اَضَرَّ ذٰلِکَ بِالْجُیُوْشِ ' فَلَا اَرٰی بَاْسًا بِمَا اُکِلَ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّهٖ عَلٰی وَجْهِ الْمَعْرُوْفِ ' وَلَا اَرٰی اَنْ یَدَّخِرَ اَحَدٌ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا یَرْجِعُ بِهٖ اِلٰی اَهْلِهٖ.

سے کھا سکتے ہیں۔

[illegible] کھانے کی چیزوں کو اور اگر کھانا میں یہاں تک کہ انہیں تقسیم کیا جائے اور فوجوں کو اس سے تکلیف پہنچے تو اس صورت میں دستور کے مطابق کھاتے ہوئے اگر سارا مال غنیمت بھی کھا جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن جمع کرنا اور اپنے گھر والوں کے لیے لے جانا کسی کے لیے بھی درست نہیں ہے۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنِ الرَّجُلِ یُصِیْبُ الطَّعَامَ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ ' فَیَاْکُلُ مِنْهُ وَیَتَزَوَّدُ فَیَفْضُلُ مِنْهُ شَیْءٌ اَیَصْلُحُ لَهٗ اَنْ یَحْبِسَهٗ ' فَیَاْکُلَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ ' اَوْ یَبِیْعَهٗ قَبْلَ اَنْ یَقْدُمَ بِلَادَهٗ فَیَنْتَفِعَ بِثَمَنِهٖ؟ قَالَ مَالِکٌ اِنْ بَاعَهٗ وَهُوَ فِی الْغَزْوِ ' فَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ یَجْعَلَ ثَمَنَهٗ فِیْ غَنَائِمِ الْمُسْلِمِیْنَ ' وَاِنْ بَلَغَ بِهٖ بَلَدَهٗ ' فَلَا اَرٰی بَاْسًا اَنْ یَاْکُلَهٗ ' وَیَنْتَفِعَ بِهٖ اِذَا کَانَ یَسِیْرًا تَافِهًا.

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں سوال ہوا جو دشمن کی سرزمین میں خوراک پائے تو اس میں سے کھائے اور جمع کر چھوڑے پھر اس سے کچھ بچ رہے۔ کیا اس کے لیے درست ہے کہ اسے روک کر اپنے گھر والوں میں جا کھائے یا اپنے شہر میں پہنچنے سے پہلے اسے فروخت کر دے اور اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ اگر جہاد کی حالت میں بیچے تو اسے مال غنیمت میں شامل کر دے اور اگر اسے اپنے شہر میں لے آیا تو اسے کھانے اور نفع حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وہ چیز کم قیمت ہو۔

۹- بَابُ مَا یُرَدُّ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ الْقَسْمُ مِمَّا اَصَابَ الْعَدُوُّ

مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے جو چیز دی جائے

٤٥٦- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَبَقَ وَاَنَّ فَرَسًا لَهٗ عَارَ ' فَاَصَابَهُمَا الْمُشْرِکُوْنَ ' ثُمَّ غَنِمَهُمَا الْمُسْلِمُوْنَ ' فَرُدَّا عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ ' وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُصِیْبَهُمَا الْمَقَاسِمُ. صحیح بخاری (۳۰۶۸)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کا ایک غلام بھاگ گیا تھا اور ایک گھوڑا تھا یہ دونوں مشرکوں کے ہتھے چڑھ گئے' پھر مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آ گئے تو انہوں نے تقسیم سے پہلے دونوں کو حضرت عبداللہ بن عمر کے سپرد کر دیا۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ فِیْمَا یُصِیْبُهُ الْعَدُوُّ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّهٗ اِنْ اُدْرِکَ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِیْهِ الْمَقَاسِمُ ' فَهُوَ رَدٌّ عَلٰی اَهْلِهٖ ' وَاَمَّا مَا وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَقَاسِمُ ' فَلَا یُرَدُّ عَلٰی اَحَدٍ ' وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ رَجُلٍ حَازَ الْمُشْرِکُوْنَ غُلَامَهٗ ثُمَّ غَنِمَهُ الْمُسْلِمُوْنَ ' قَالَ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ دشمن سے جو مسلمانوں کو مال دستیاب ہو وہ تقسیم سے پہلے اس کے مالک کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور اگر تقسیم ہو چکا تو پھر نہیں لوٹایا جائے گا۔ امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے غلام کو مشرکین لے گئے' پھر مسلمانوں کو مال غنیمت میں ملا؟ امام مالک

Presented by www.ziaraat.com

مَالِكٌ صَاحِبُهُ اَوْلٰى بِهٖ بِغَيْرِ ثَمَنٍ ' وَلَا قِيْمَةٍ ' وَلَا غُرْمٍ مَا لَمْ تَقْسَمُ الْمَقَاسِمُ ' فَاِنْ وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَقَاسِمُ ' فَاِنَّهٗ اَرٰى اَنْ يَكُوْنَ الْغُلَامُ لِسَيِّدِهٖ بِالثَّمَنِ اِنْ شَاءَ.

نے فرمایا کہ تقسیم سے پہلے مالک بغیر کسی معاوضہ قیمت یا تاوان کے اس کا زیادہ حق دار ہے اور اگر تقسیم ہو گئی تو مالک اسے قیمت دے کر لے سکتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ اُمِّ وَلَدِ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَارَبَهَا الْمُشْرِكُوْنَ ثُمَّ غَنِمَهَا الْمُسْلِمُوْنَ ' فَقُسِمَتْ فِي الْمَقَاسِمِ ' ثُمَّ عَرَفَهَا سَيِّدُهَا بَعْدَ الْقَسْمِ اِنَّهَا لَا تُسْتَرَقُّ وَاَرٰى اَنْ يَفْتَدِيَهَا الْاِمَامُ لِسَيِّدِهَا ' فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلٰى سَيِّدِهَا اَنْ يَفْتَدِيَهَا وَلَا يَدَعَهَا ' وَلَا اَرٰى لِلَّذِيْ صَارَتْ لَهٗ اَنْ يَسْتَرِقَّهَا ' وَلَا يَسْتَحِلَّ فَرْجَهَا ' وَاِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْحُرَّةِ لِاَنَّ سَيِّدَهَا يُكَلَّفُ اَنْ يَفْتَدِيَهَا اِذَا جُرِحَتْ ' فَهٰذَا بِمَنْزِلَةِ ذٰلِكَ ' فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُسْلِمَ اُمَّ وَلَدِهٖ تُسْتَرَقُّ وَيُسْتَحَلُّ فَرْجُهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ام ولد کو مشرکین نے پائیں چڑھائی قیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آئی اور تقسیم ہو جانے کے بعد مالک اسے پہچان لے تو اسے لونڈی نہیں بنایا جائے گا اور امام اس کا فدیہ دے کر مالک کے حوالے کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو مالک فدیہ دے کر اسے چھڑا لے اور جس کے حصے میں آئی ہے وہ اسے لونڈی نہیں بنا سکتا اور نہ اس کی شرمگاہ اس کے لیے حلال ہے کیونکہ یہ آزاد عورت کی طرح ہے۔ اگر یہ کسی کو زخمی کرے تو اس کے مالک کو حکم دیا جائے گا کہ فدیہ دے کر اسے چھڑائے' پس یہاں بھی یہی حکم ہوگا جس کے حصے میں آئی اسے اختیار نہیں ہوگا کہ اسے لونڈی بنائے اور اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال ٹھہرائے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ فِي الْمُفَادَاةِ ' اَوْ فِي التِّجَارَةِ فَيَشْتَرِي الْحُرَّ اَوِ الْعَبْدَ ' اَوْ يُوْهَبَانِ لَهٗ ' فَقَالَ اَمَّا الْحُرُّ فَاِنَّ مَا اشْتَرَاهُ بِهٖ دَيْنٌ عَلَيْهِ ' وَلَا يُسْتَرَقُّ ' وَاِنْ كَانَ وُهِبَ لَهٗ فَهُوَ حُرٌّ ' وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ اَعْطٰى فِيْهِ شَيْئًا مُكَافَاةً ' فَهُوَ دَيْنٌ عَلَى الْحُرِّ بِمَنْزِلَةِ مَا اشْتَرٰى بِهٖ ' وَاَمَّا الْعَبْدُ ' فَاِنَّ سَيِّدَهُ الْاَوَّلَ مُخَيَّرٌ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اَنْ يَاْخُذَهُ وَيَدْفَعَ اِلَى الَّذِي اشْتَرَاهُ ثَمَنَهٗ فَذٰلِكَ لَهٗ ' وَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يُسْلِمَهٗ اَسْلَمَهٗ ' وَاِنْ كَانَ وُهِبَ لَهٗ ' فَسَيِّدُهُ الْاَوَّلُ اَحَقُّ بِهٖ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ' اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ اَعْطٰى فِيْهِ شَيْئًا مُكَافَاةً ' فَيَكُوْنُ مَا اَعْطٰى فِيْهِ غُرْمًا عَلٰى سَيِّدِهٖ اِنْ اَحَبَّ اَنْ يَفْتَدِيَهٗ. صحیح البخاری (۳۰۶۸)

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کفار کے ملک میں گیا مسلمانوں کو چھڑانے یا تجارت کی غرض سے۔ پس اس نے کسی آزاد یا غلام کو خریدا یا اسے ہبہ کیے گئے۔ فرمایا کہ آزاد کی قیمت تو اس پر قرض ہے اور اسے غلام نہیں بنایا جائے گا۔ اگر اسے ہبہ کیا گیا تو وہ آزاد ہے اور اس پر کچھ نہیں مگر یہ کہ اس کے بدلے میں کچھ خرچ کیا ہو تو وہ اس آزاد پر قرض ہوگا گویا یہ قیمت خرید کی طرح ہے اور غلام کے پہلے آقا کو اختیار ہے' اگر چاہے تو قیمت دے کر خریدنے والے سے حاصل کر لے اور اگر اس کے پاس چھوڑنا چاہے تو چھوڑ دے اور اگر اسے ہبہ کیا گیا ہے تو پہلا آقا زیادہ حق دار ہے اور اس پر کچھ نہیں مگر یہ کہ اس کے بدلے میں اس شخص نے کچھ خرچ کیا ہو تو پہلا آقا اگر چاہے تو وہ دے کر حاصل کر لے یا نہ لے۔

۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَبِ فِي النَّفَلِ

ہتھیار قتل کرنے والے کو دینا

۴۵۷- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ ' عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ ' عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ ' اَنَّهٗ قَالَ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہماری مڈ بھیڑ ہوئی تو مسلمانوں میں سراسیمگی پھیل گئی' راوی کا بیان ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا
[illegible]
فَاسْتَدَرْتُ لَهُ حَتّٰى اَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ
عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ، فَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُ
مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ. قَالَ
فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ؟ فَقَالَ
اَمْرُ اللّٰهِ. ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ. قَالَ فَقُمْتُ، ثُمَّ
قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِيْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا
لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ. قَالَ فَقُمْتُ ثُمَّ قُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ
لِيْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ، فَقُمْتُ، فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ؟ قَالَ فَاقْتَصَصْتُ
عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ،
وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ فَارْضِهِ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا هَاءَ اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ
مِنْ اُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهُ.
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَ فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ، فَاَعْطَانِيْهِ،
فَبِعْتُ الدِّرْعَ، فَاشْتَرَيْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ، فَاِنَّهُ
لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ.

صحیح البخاری (۳۱۴۲) صحیح مسلم (۴۵۴۱۔۴۵۴۲۔۴۵۴۳)

میں نے ایک مشرک کو ایک مسلمان پر غالب دیکھا، میں نے پیچھے
[illegible]
ہوتو مقتول کا سامان اسے ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا
اور دل میں کہا کہ میری گواہی کون دے گا؟ لہٰذا بیٹھ گیا۔ پھر فرمایا
کہ جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس ثبوت ہو تو مقتول
کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں کھڑا ہوا لیکن یہ کہہ کر بیٹھ گیا کہ میری
گواہی کون دے گا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا تو میں کھڑا ہو
گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو قتادہ! کیا بات ہے؟
پس میں نے سارا واقعہ عرض کر دیا تو ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ!
یہ سچ کہہ رہے ہیں اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے۔
یا رسول اللہ! انہیں مجھ سے راضی کر دیجئے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ خدا کی قسم! ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ کا ایک شیر اللہ اور رسول کی
طرف سے لڑے اور اس کا سامان تمہیں دے دیا جائے۔ چنانچہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سامان انہیں دے دو۔ پس اس نے
مجھے دے دیا۔ پس میں نے زرہ بیچ کر بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا
اور یہ میرا پہلا مال ہے جو مجھے حالتِ اسلام میں حاصل ہوا۔

[۵۲۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْاَنْفَالِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
الْفَرَسُ مِنَ النَّفَلِ، وَالسَّلَبُ مِنَ النَّفَلِ. قَالَ ثُمَّ عَادَ
الرَّجُلُ لِمَسْاَلَتِهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ اَيْضًا، ثُمَّ قَالَ
الرَّجُلُ الْاَنْفَالُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ مَا هِيَ؟ قَالَ
الْقَاسِمُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهُ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُحْرِجَهُ، ثُمَّ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَدْرُوْنَ مَا مَثَلُ هٰذَا؟ مَثَلُ صَبِيْغٍ الَّذِيْ
ضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے سنا، ایک آدمی
حضرت ابن عباس سے انفال (مالِ غنیمت) کے بارے میں پوچھ
رہا تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ گھوڑا غنیمت ہے، سامان
غنیمت ہے۔ اس نے پھر دوبارہ آ کر یہی پوچھا تو حضرت ابن
عباس نے وہی جواب دیا، پھر اس آدمی نے کہا کہ میں اس انفال
کے بارے میں پوچھتا ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں
ذکر فرمایا ہے؟ قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ وہ برابر یہی پوچھتا رہا
یہاں تک کہ وہ تنگ آ گئے ہوں گے، پھر حضرت ابن عباس نے
فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی مثال کیا ہے؟ اس کی مثال صبیغ

Presented by www.ziaraat.com

مَنْ وَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَتِيْلًا مِنَ الْعَدُوِّ لَهُ سَلَبُهُ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ؟ قَالَ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنِ الْاِمَامِ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ مِنَ الْاِمَامِ اِلَّا عَلٰى وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ وَلَمْ يَبْلُغْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ اِلَّا يَوْمَ حُنَيْنٍ.

جیسی ہے جس کو حضرت عمر نے پیٹا تھا۔

[illegible] جس کو قتل کیا تو کیا امام کی اجازت کے بغیر مقتول کا سامان لے سکتا ہے؟ امام مالک نے فرمایا کہ امام کی اجازت کے بغیر کسی کو لے لینے کا اختیار نہیں ہے اور ایسا حکم دینا بھی امام کے اپنے اجتہاد پر منحصر ہے اور مجھ تک یہ بات نہیں پہنچی کہ ''جو کسی کو قتل کرے تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا''۔ ایسا غزوۂ حنین کے سوا اور کسی موقع پر فرمایا ہو۔

۱۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِعْطَاءِ النَّفْلِ مِنَ الْخُمُسِ

خمس سے امام کا نفلی عطیہ دینا

[۵۲۳] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُعْطَوْنَ النَّفْلَ مِنَ الْخُمُسِ.

ابو الزناد سے روایت ہے کہ سعید بن مسیّب نے فرمایا: لوگوں کو خمس سے نفلی عطیات دیئے جاتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے اس بارے میں سنا یہ سب سے اچھی روایت ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ النَّفْلِ هَلْ يَكُوْنُ فِيْ اَوَّلِ مَغْنَمٍ؟ قَالَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْاِمَامِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ اَمْرٌ مَعْرُوْفٌ مَوْقُوْفٌ اِلَّا اجْتِهَادُ السُّلْطَانِ، وَلَمْ يَبْلُغْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَفَّلَ فِيْ مَغَازِيْهِ كُلِّهَا، وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ نَفَّلَ فِيْ بَعْضِهَا يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ الْاِجْتِهَادِ مِنَ الْاِمَامِ فِيْ اَوَّلِ مَغْنَمٍ وَفِيْمَا بَعْدَهُ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا غنیمت پہلے مال میں ہوتی ہے؟ فرمایا کہ یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے اور اس میں ہمارے نزدیک امام کے اجتہاد کے سوا کوئی مقررہ قانون موجود نہیں ہے اور ہم تک ایسی کوئی بات نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے غزوات میں غنیمت کا کوئی قانون متعین فرمایا ہو سوائے غزوۂ حنین کے اور یہ بھی امام کے اجتہاد پر منحصر ہے کہ وہ پہلے مال غنیمت سے کسی کو دے یا بعد والے سے۔ ف

ف: مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ امام کے لیے مخصوص ہے۔ باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ تقسیم سے پہلے مال غنیمت سے چوری چھپے کسی چیز کا لینا خیانت شمار ہوتی ہے اور احادیث مطہرہ میں اس پر تہدید آئی ہے۔ امام اپنے پانچویں حصے میں سے کسی کو کچھ دے تو اسے نفل کہتے ہیں۔ خمس سے کسی کو کچھ دینا یا نہ دینا یہ امام کی مرضی اور تقاضائے مصلحت پر موقوف ہے۔ دوسرے کو اس پر اعتراض کا حق نہیں پہنچتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲- بَابُ الْقَسْمِ لِلْخَيْلِ فِي الْغَزْوِ

جہاد میں گھوڑے کا حصہ

۴۵۸- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَ يَقُوْلُ لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ. صحیح البخاری (۲۸۶۳) صحیح مسلم (۴۵۶۱)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے کہ گھوڑے کے دو حصے ہیں اور آدمی کا ایک حصہ ہے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ غنیمت سے پیدل کا ایک حصہ اور سوار کے تین حصے ہیں ایک

قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ ذٰلِكَ.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ نَحَرَ بِأَفْرَاسِ كَثِيرَةٍ فَهَلْ يُقْسَمُ لَهَا كُلِّهَا؟ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ بِذٰلِكَ وَلَا أَرَى أَنْ يُقْسَمَ إِلَّا لِفَرَسٍ وَاحِدٍ الَّذِي يُقَاتِلُ عَلَيْهِ

امام مالک نے فرمایا کہ میں ہمیشہ سے ہی سنتا آیا ہوں۔

امام مالک سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو بہت سے گھوڑے لے کر شامل ہوا تو کیا اس کو سب گھوڑوں کا حصہ ملے گا؟ فرمایا کہ میں نے ایسا نہیں سنا بلکہ میرے خیال میں اسے صرف ایک گھوڑے کا حصہ ملے گا جس پر سوار ہو کر لڑتا رہا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا أَرَى الْبَرَاذِينَ، وَالْهُجُنَ إِلَّا مِنَ الْخَيْلِ، لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِي كِتَابِهِ ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً﴾ (النحل:۸) وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ (الانفال:۶۰) فَأَنَا أَرَى الْبَرَاذِينَ، وَالْهُجُنَ مِنَ الْخَيْلِ إِذَا أَجَازَهَا الْوَالِي، وَقَدْ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَسُئِلَ عَنِ الْبَرَاذِينَ هَلْ فِيهَا مِنْ صَدَقَةٍ؟ فَقَالَ وَهَلْ فِي الْخَيْلِ مِنْ صَدَقَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ترکی اور ہجن گھوڑے بھی گھوڑوں میں شمار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ'' تو میں ترکی اور ہجن گھوڑوں کو گھوڑوں میں شمار کرتا ہوں جبکہ حاکم انہیں قبول کر لے۔ سعید بن مسیب سے جب ترکی گھوڑوں میں زکوٰۃ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کیا ان میں زکوٰۃ ہے؟ کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔

۱۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ

مال غنیمت سے کچھ چھپا لینا

۴۵۹- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ صَدَرَ مِنْ حُنَيْنٍ، وَهُوَ يُرِيدُ الْجِعِرَّانَةَ سَأَلَهُ النَّاسُ حَتّٰى دَنَتْ بِهِ نَاقَتُهُ مِنْ شَجَرَةٍ فَتَشَبَّكَتْ بِرِدَائِهِ حَتّٰى نَزَعَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي، أَتَخَافُونَ أَنْ لَا أَقْسِمَ بَيْنَكُمْ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ سَمُرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونَنِي بَخِيلًا، وَلَا جَبَانًا، وَلَا كَذَّابًا. فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ، فَإِنَّ الْغُلُولَ عَارٌ، وَنَارٌ، وَشَنَارٌ عَلٰى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ ثُمَّ تَنَاوَلَ مِنَ الْأَرْضِ وَبَرَةً مِنْ بَعِيرٍ، أَوْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین سے واپس لوٹے اور جعرانہ کا ارادہ تھا تو لوگ سوال کرنے لگے یہاں تک کہ آپ کی اونٹنی ایک درخت کے نزدیک چلی گئی اور اس کے کانٹے چادر مبارک میں ایسے الجھے کہ وہ پشت مبارک سے ہٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری چادر تو لا دو۔ کیا تمہیں اس بات کا خوف ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے مال عطا فرمائے گا تو میں تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ تعالیٰ مجھے اتنے اونٹ مرحمت فرمائے جتنی وادیٔ تہامہ کی کنکریاں ہیں پھر بھی میں تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا اور تم مجھے بخیل، بزدل اور جھوٹا نہیں پاؤ گے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ سواری سے اترے تو لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا: اگر کسی نے دھاگا یا سوئی بھی لے لی ہو تو

Presented by www.ziaraat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لِیْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ ' وَلَا

لے آؤ کیونکہ بددیانتی باعث شرم اور موجب جہنم ہے۔ ایسا کرنا

٤٦٠- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی ابْنِ حَبَّانَ ' اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِیَّ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ یَوْمَ حُنَیْنٍ ' وَاَنَّهُمْ ذَكَرُوْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' فَزَعَمَ زَیْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ ' فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ ' فَزَعَمَ زَیْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. فَفَتَحْنَا مَتَاعَهٗ فَوَجَدْنَا خَرَزَاتٍ مِنْ خَرَزِ یَهُوْدَ مَا تُسَاوِیْنَ دِرْهَمَیْنِ.

سنن ابوداؤد (۲۷۱۰) سنن نسائی (۱۹۵۸) سنن ابن ماجہ (۲۸۴۸)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین سے لوٹتے ہوئے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا اور لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو حضرت زید کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ اس پر لوگوں کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ حضرت زید کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے اس کے سامان کو کھولا تو ہم نے اس میں یہودیوں کے چند منکے پائے جن کی مالیت دو درہم ہو گی۔

٤٦١- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ الْكِنَانِیِّ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَی النَّاسَ فِیْ قَبَائِلِهِمْ یَدْعُوْ لَهُمْ ' وَاَنَّهٗ تَرَكَ قَبِیْلَةً مِنَ الْقَبَائِلِ ' قَالَ وَاِنَّ الْقَبِیْلَةَ وَجَدُوْا فِیْ بَرْدَعَةِ رَجُلٍ مِنْهُمْ عِقْدَ جَزْعٍ غُلُوْلًا ' فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' فَكَبَّرَ عَلَیْهِمْ كَمَا یُكَبِّرُ عَلَی الْمَیِّتِ.

عبداللہ بن مغیرہ بن ابو بردہ کنانی کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ مختلف قبائل کے لوگوں کے پاس دعا کرنے کے لیے تشریف لے گئے لیکن ایک قبیلے والوں کے پاس تشریف نہ لے گئے اور فرمایا کہ اس قبیلے کے ایک آدمی کے بستر تلے سے عقیق کا ایک ہار برآمد ہوا تھا جو بددیانتی سے رکھا تھا' پس رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور اس طرح تکبیر کہی جیسے مردے پر کہتے ہیں۔ ف

ف: معلوم ہوا کہ جو لوگ خیانت کریں یا خلاف شرع کاموں کا ارتکاب کرتے رہیں اور سمجھانے والوں کی فہمائش پر کان نہ دھریں' اثر نہ لیں اور بے راہ روی پر قائم رہیں' وہ اپنے آپ کو خواہ کتنا ہی عقل مند کیوں نہ شمار کریں اور دوسرے لوگ انہیں دانا و بینا ہی کیوں نہ کہیں لیکن حقیقت میں وہ زندہ نہیں بلکہ مردوں جیسے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٤٦٢- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ الدِّیْلِیِّ ' عَنْ اَبِی الْغَیْثِ سَالِمٍ مَوْلَی ابْنِ مُطِیْعٍ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَیْبَرَ ' فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا ' وَلَا وَرِقًا اِلَّا الْاَمْوَالَ ' الثِّیَابَ وَالْمَتَاعَ. قَالَ فَاَهْدٰی رِفَاعَةُ بْنُ زَیْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی جانب نکلے تھے۔ ہمیں غنیمت میں سونا چاندی حاصل نہیں ہوا بلکہ باغات' کپڑے اور دیگر سامان ملا تھا۔ پس رفاعہ بن زید نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سیاہ غلام تحفے کے طور پر دیا جس کو مدعم کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ وادیٔ

Presented by www.ziaraat.com

غُلَامًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ ، فَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى

فَاَصَابَهٗ ، فَقَتَلَهٗ ، فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِىْ اَخَذَ يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا . قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ ، اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شِرَاكٌ ، اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ .

صحیح البخاری (۶۷۰۷) صحیح مسلم (۳۰۶)

قریٰ کی جانب روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب وادی القریٰ میں

[illegible]

نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے خیبر کے مال غنیمت سے اس نے جو کمبل لیا تھا وہ اسے تقسیم میں نہیں ملا تھا' وہ آگ بن کر اس پر بھڑک رہا ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی جوتے کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تسمہ یا تسمے بھی آگ میں تھے۔

[۵۲۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِىْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّهٗ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِىْ قَوْمٍ قَطُّ ، اِلَّا اُلْقِىَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبُ ، وَلَا فَشَا الزِّنَا فِىْ قَوْمٍ قَطُّ ، اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ ، وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ الْحَقِّ ، اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ ، وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ ، اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْعَدُوَّ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو قوم مال غنیمت سے چوری کرتی ہے اس کے دلوں میں رعب ڈال دیا جاتا ہے اور جس قوم میں زنا پھیل جاتا ہے اس میں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس کا رزق منقطع ہو جاتا ہے اور جو قوم انصاف نہیں کرتی اس میں خونریزی پھیل جاتی ہے اور جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اس پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔

١٤ - بَابُ الشُّهَدَاءِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

راہِ خدا میں شہادت پانا

٤٦٣- حَدَّثَنِىْ يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ ، عَنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّىْ اُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ، ثُمَّ اُحْيَا فَاُقْتَلُ ، ثُمَّ اُحْيَا فَاُقْتَلُ . فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ثَلَاثًا اَشْهَدُ بِاللّٰهِ . صحیح البخاری (۷۲۲۶) صحیح مسلم (٤٨٤١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہو کر لڑوں اور قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہو کر لڑوں اور قتل کیا جاؤں۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ نے تین مرتبہ ایسا فرمایا۔

٤٦٤- وَحَدَّثَنِىْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ ، عَنِ الْاَعْرَجِ ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، يُقَاتِلُ هٰذَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ ، فَيُقَاتِلُ فَيُسْتَشْهَدُ .

صحیح البخاری (۲۸۲۶) صحیح مسلم (٤٨٦٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص ایسے ہوں گے کہ جن پر اللہ تعالیٰ ہنسے گا (اپنی شان کے مطابق) ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک نے راہِ خدا میں جہاد کیا اور قتل ہوا۔ پھر قاتل نے اللہ سے توبہ کی' جہاد کیا اور شہادت پائی۔

٤٦٥- وَحَدَّثَنِىْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ ، عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

الْاَعْرَجِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُكْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ ، اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ [illegible]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، نہیں زخمی ہوتا کوئی اللہ کی راہ میں (اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کون زخمی ہوتا ہے) مگر وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے [illegible] ہوگا اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی سی ہوگی

[۵۲۵] اثر وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَتْلِیْ بِیَدِ رَجُلٍ صَلّٰی لَكَ سَجْدَةً وَاحِدَةً یُحَاجُّنِیْ بِهَا عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کیا کرتے کہ اے اللہ! مجھے اس شخص کے ہاتھوں قتل نہ کرانا جس نے تجھے ایک بھی سجدہ کیا ہو ورنہ قیامت کے روز اس کی وجہ سے تیرے ساتھ جھگڑے گا۔

٤٦٦- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ ، عَنْ اَبِیْهِ ، اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ. فَلَمَّا اَدْبَرَ الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَنُوْدِیَ لَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَادَ عَلَیْهِ قَوْلَهٗ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ نَعَمْ ، اِلَّا الدَّیْنَ ، كَذٰلِكَ قَالَ لِیْ جِبْرِیْلُ.

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر میں صبر کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا قتل کیا جاؤں اور دشمن کے مقابلے سے پیٹھ نہ پھیری ہو تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرما دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا یا حکم دیا اور اسے بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے اپنی بات دہرا دی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ قرض معاف نہ ہوگا کیونکہ مجھے جبرئیل نے بتایا ہے۔

صحیح مسلم (٤٨٥٧-٤٨٥٨)

٤٦٧- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِشُهَدَاءِ اُحُدٍ هٰؤُلَاءِ اَشْهَدُ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقُ اَلَسْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاِخْوَانِهِمْ اَسْلَمْنَا كَمَا اَسْلَمُوْا ، وَجَاهَدْنَا كَمَا جَاهَدُوْا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلٰی ، وَلٰكِنْ لَا اَدْرِیْ مَا تُحْدِثُوْنَ بَعْدِیْ. فَبَكٰی اَبُوْ بَكْرٍ ، ثُمَّ بَكٰی ، ثُمَّ قَالَ اَئِنَّا لَكَائِنُوْنَ بَعْدَكَ؟

حضرت ابوالنضر کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کے متعلق فرمایا کہ ان کا گواہ میں ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم ان کے بھائی نہیں ہیں؟ ہم بھی اسی طرح اسلام لائے جیسے وہ، ہم نے بھی اسی طرح جہاد کیا جیسے انہوں نے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن مجھے نہیں معلوم کہ میرے بعد تم کیا کرو گے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رو پڑے، پھر روئے اور عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم آپ کے بعد زندہ رہیں گے؟

٤٦٨- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا وَقَبْرٌ یُحْفَرُ بِالْمَدِیْنَةِ ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ ، فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور مدینہ منورہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی، ایک آدمی نے قبر میں جھانک کر کہا کہ یہ مومن کے لیے بری جگہ ہے۔ پس

Presented by www.ziaraat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ مَا قُلْتَ. فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ [illegible] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [illegible] مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِهَا مِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یَعْنِی الْمَدِیْنَةَ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بری بات کہی۔ وہ عرض گزار [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ [illegible] ہونے کی تو بات ہی کیا ہے لیکن دنیا بھر میں زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہوگا جس میں اپنی قبر کے لیے مدینہ منورہ سے زیادہ پسند ہو۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔

۱۵- بَابُ مَا تَکُوْنُ فِیْهِ الشَّهَادَةُ

شہادت کی آرزو

[۵۲۶] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ، وَوَفَاةً بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ.

صحیح البخاری (۱۸۹۰)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ! میں تجھ سے تیری راہ میں شہادت اور تیرے رسول کے شہر میں وفات مانگتا ہوں۔

[۵۲۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ کَرَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاهُ، وَدِیْنُهٗ حَسَبُهٗ، وَمُرُوَّتُهٗ خُلُقُهٗ، وَالْجُرْاَةُ، وَالْجُبْنُ غَرَائِزُ یَضَعُهَا اللّٰهُ حَیْثُ شَاءَ، فَالْجَبَانُ یَفِرُّ عَنْ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ، وَالْجَرِیْءُ یُقَاتِلُ عَمَّا لَا یَوْجُبُ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ، وَالْقَتْلُ حَتْفٌ مِنَ الْحُتُوْفِ، وَالشَّهِیْدُ مَنِ احْتَسَبَ نَفْسَهٗ عَلَی اللّٰهِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مومن کی عزت تقویٰ سے ہے، دین اس کا حسب و نسب ہے، مروّت اس کا خلق ہے، بہادری اور بزدلی ایسی خصلتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہے رکھے۔ بزدل اپنے والدین کو بھی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بہادر اس سے بھی لڑتا ہے جس کے متعلق علم ہو کہ گھر نہیں لوٹنے دے گا اور لڑائی بھی ایک موت ہے اور شہید وہ ہے جو اپنی جان اللہ کے سپرد کر دے۔

۱۶- بَابُ الْعَمَلِ فِیْ غُسْلِ الشَّهِیْدِ

شہید کے غسل کا بیان

[۵۲۸] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ غُسِّلَ، وَکُفِّنَ، وَصُلِّیَ عَلَیْهِ، وَکَانَ شَهِیْدًا یَرْحَمُهُ اللّٰهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر غسل و کفن دیئے گئے اور ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی حالانکہ وہ شہید تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

[۵۲۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، اَنَّهُمْ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ الشُّهَدَاءُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یُغَسَّلُوْنَ، وَلَا یُصَلّٰی عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ، وَاَنَّهُمْ یُدْفَنُوْنَ فِی الثِّیَابِ الَّتِیْ قُتِلُوْا فِیْهَا.

امام مالک کو اہلِ علم حضرات سے یہ بات پہنچی کہ وہ فرمایا کرتے: اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو نہ غسل دیا جائے اور نہ ان میں سے کسی پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور وہ ان کپڑوں میں ہی دفن کیے جاتے ہیں جن میں شہادت پائی ہو۔

قَالَ مَالِکٌ وَتِلْکَ السُّنَّةُ فِیْمَنْ قُتِلَ فِی الْمُعْتَرَکِ، فَلَمْ یُدْرَکْ حَتّٰی مَاتَ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ طریقہ ان شہداء کے بارے میں ہے جنہیں میدانِ کارزار میں مردہ پایا جائے۔

قَالَ وَاَمَّا مَنْ حُمِلَ مِنْهُمْ، فَعَاشَ مَا شَاءَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِکَ، فَاِنَّهٗ یُغَسَّلُ، وَیُصَلّٰی عَلَیْهِ کَمَا عُمِلَ بِعُمَرَ بْنِ

فرمایا کہ جس کو میدان سے اٹھا کر لایا گیا، پھر وہ زندہ رہا جتنی دیر اللہ نے چاہا تو اس کو غسل دیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی

Presented by www.ziaraat.com

الْخَطَّابِ.

۱۷- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمَشْيِ فِي يُجْعَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۵۳۰۱ أَثَرٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَحْمِلُ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ عَلَى أَرْبَعِينَ أَلْفَ بَعِيرٍ، يَحْمِلُ الرَّجُلَ إِلَى الشَّامِ عَلَى بَعِيرٍ، وَيَحْمِلُ الرَّجُلَيْنِ إِلَى الْعِرَاقِ عَلَى بَعِيرٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ احْمِلْنِي وَسُحَيْمًا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَشَدْتُكَ اللّٰهَ أَسُحَيْمٌ رِقٌّ؟ قَالَ لَهُ نَعَمْ.

جائے گی جیسا کہ حضرت عمر کے ساتھ کیا گیا۔

۱۷- باب ما یکرہ من المشی فی یجعل فی سبیل اللہ

۵۳۰۱ اثر یحییٰ نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے مالک سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سال میں چالیس ہزار اونٹ سواری کے لیے دیتے۔ شام کی طرف جانے والے ہر آدمی کو ایک اونٹ اور عراق کی طرف جانے والے دو آدمیوں کو ایک اونٹ۔ ایک عراقی آ کر عرض گزار ہوا کہ مجھے اور سحیم کو ایک اونٹ دے دیجئے۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ سحیم سے تمہاری مراد زق ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔

۱۸- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْجِهَادِ

جہاد کی ترغیب کا بیان

۴۶۹- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ، وَجَلَسَتْ تَفْلِي فِي رَأْسِهِ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، (شَكَّ إِسْحَاقُ)، قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ. قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ. كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى. قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ. قَالَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ، فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ،

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سال میں چالیس ہزار اونٹ سواری کے لیے دیتے۔ شام کی طرف جانے والے ہر آدمی کو ایک اونٹ اور عراق کی طرف جانے والے دو آدمیوں کو ایک اونٹ۔ ایک عراقی آ کر عرض گزار ہوا کہ مجھے اور سحیم کو ایک اونٹ دے دیجئے۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ سحیم سے تمہاری مراد زق ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔

جہاد کی ترغیب کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قباء کی طرف جاتے تو حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے اور وہ آپ کو کھانا کھلاتیں جو حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور آپ کے گیسوئے مبارک درست کرنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے، وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ ﷺ! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس سمندر کی پیٹھ پر سوار ہیں جیسے بادشاہ تخت پر یا بادشاہوں کی طرح جو تختوں پر ہوں۔ وہ فرماتی ہیں: میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ آپ نے ان کے لیے دعا کی اور پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ غازی دیکھائے گئے جو ایسے بیٹھے ہیں جیسے بادشاہ تخت پر۔ یہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ فرمایا کہ تم پہلی جماعت میں ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں انہوں نے

Presented by www.ziaraat.com

فَهَلَكَتْ صحیح البخاری (۲۷۸۸) صحیح مسلم (۴۹۱۱)

سمندری سفر کیا اور جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر ہلاک ہو گئیں۔

۴۷۰- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ عَنْ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلٰكِنِّي لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا يَجِدُونَ مَا يَتَحَمَّلُونَ عَلَيْهِ فَيَخْرُجُونَ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي فَوَدِدْتُ أَنِّي أُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا فَأُقْتَلُ صحیح البخاری (۲۹۷۲) صحیح مسلم (۴۸۳۶-۴۸۳۷)

حضرت ابو ہریرہ [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ گزرتا تو [illegible] پسند کرتا کہ اللہ کی راہ میں کسی سریہ کے نکلتے وقت پیچھے نہ رہتا لیکن نہ میرے پاس اتنی سواریاں ہیں کہ تمام لوگوں کو سوار کر سکوں اور نہ جہاد کرنے کے لیے انہیں اتنی سواریاں میسر ہیں اور یہ بھی ان پر گراں گزرتا اگر میں انہیں چھوڑ کر چلا جاتا اور نہ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور قتل کیا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور قتل کیا جاؤں۔

۴۷۱- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ؟ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلٰى فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ بَعَثَنِي إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِآتِيَهُ بِخَبَرِكَ. قَالَ فَاذْهَبْ إِلَيْهِ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُ أَنِّي قَدْ طُعِنْتُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ طَعْنَةً وَأَنِّي قَدْ أُنْفِذَتْ مَقَاتِلِي وَأَخْبِرْ قَوْمَكَ أَنَّهُ لَا عُذْرَ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ إِنْ قُتِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ حَيٌّ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے روز فرمایا کہ کون ہے جو مجھے سعد بن ربیع انصاری کی خبر لا کر دے؟ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں، پس وہ گیا اور لاشوں میں پھرتا رہا۔ حضرت سعد بن ربیع نے اس سے کہا: کیا بات ہے؟ وہ آدمی کہنے لگا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے آپ کی خبر لانے کے لیے بھیجا ہے، فرمایا کہ جا کر حضور کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور بتانا کہ مجھے برچھی کے بارہ زخم آئے جو کاری ہیں اور اپنی قوم کو یہ بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور تمہارا کوئی عذر قابلِ قبول نہ ہوگا اگر تمہارا ایک آدمی بھی زندہ رہا اور رسول اللہ ﷺ شہید کر دیے گئے۔ ف

ف: شمع رسالت کو اپنے پروانوں سے اتنا پیار کہ حضرت سعد بن ربیع کا حال معلوم کرنے کے لیے حضرت ابی بن کعب کو بھیجا۔ پروانے اس درجہ فنا فی الرسول ہیں کہ دم واپسیں جب کہ زخموں سے نڈھال ہو کر عازم جنت ہو رہے ہیں، لیکن قوم کے نام پیغام بھیجتے ہیں کہ اگر تمہارا ایک فرد بھی زندہ رہے اور اس کی موجودگی میں حبیب خدا کو کوئی ٹھیس پہنچ گئی تو بارگاہِ خداوندی میں تمہارا کوئی عذر قابلِ قبول نہ ہوگا۔ سبحان اللہ! یہ ہیں شمع رسالت پر ایمان لانے والے اور یہ ہیں دنیا کو ایمان کی حقیقت بتانے والے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

۴۷۲- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَغَّبَ فِي الْجِهَادِ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْكُلُ تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ فَقَالَ إِنِّي لَحَرِيصٌ عَلَى الدُّنْيَا إِنْ جَلَسْتُ حَتّٰى أَفْرُغَ مِنْهُنَّ فَرَمٰى مَا فِي يَدِهِ فَحَمَلَ بِسَيْفِهِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کی رغبت دلائی اور جنت کا ذکر فرمایا۔ اس وقت ایک انصاری ہاتھ میں لے کر کھجوریں کھا رہا تھا۔ فرمایا کہ اگر میں ان سے فارغ ہونے تک بیٹھا رہا تو گویا دنیا کا لالچ کیا۔ پس ہاتھ کی کھجوریں پھینک دیں۔ تلوار سنبھالی، لڑے اور جام شہادت نوش کر گئے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

صحیح البخاری(٤٠٤٦)صحیح مسلم(٤٨٩٠)

ملتے ہی پیچھے میں ہاتھ میں لے کر کھانے لگے [illegible] رہا ہوں یہ تو میرے بہشت کے درمیان حائل ہے اور اس وقت تک حائل رہے گا جب تک میں ان میں مصروف رہوں گا۔ فوراً کھجوریں پھینک کر تلوار لے کر آگے بڑھے اور تھوڑی ہی دیر میں جام شہادت سے اپنی پیاس بجھا کر دائمی سرور پا گئے۔ جب مسلمانوں میں اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر یہ جاں فروشی اور آرام و راحت سے وہ دست برداری رہی تو کامیابی دنیا کے ہر میدان میں ان کے قدم چومتی رہی اور جب کہ معاملہ برعکس ہو گیا تو نتیجہ بھی اس کے برعکس برآمد نہ ہوتو اور کیا ہو؟ شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال مرحوم بھی تو یہی فرما گئے ہیں:

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر

٤٧٣- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ، فَغَزْوٌ تُنْفَقُ فِيهِ الْكَرِيمَةُ، وَيُيَاسَرُ فِيهِ الشَّرِيكُ، وَيُطَاعُ فِيهِ ذُو الْأَمْرِ، وَيُجْتَنَبُ فِيهِ الْفَسَادُ، فَذٰلِكَ الْغَزْوُ خَيْرٌ كُلُّهُ، وَغَزْوٌ لَا تُنْفَقُ فِيهِ الْكَرِيمَةُ، وَلَا يُيَاسَرُ فِيهِ الشَّرِيكُ، وَلَا يُطَاعُ فِيهِ ذُو الْأَمْرِ، وَلَا يُجْتَنَبُ فِيهِ الْفَسَادُ، فَذٰلِكَ الْغَزْوُ لَا يَرْجِعُ صَاحِبُهُ كَفَافًا

سنن ابوداؤد(٢٥١٥)سنن نسائی(٣١٨٨)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جہاد دو قسم کا ہے۔ ایک جہاد وہ جس پر اچھا مال خرچ کیا جائے' ساتھی کی مدد کی جائے' امیرِ لشکر کی اطاعت کی جائے اور فساد سے اجتناب کیا جائے تو یہ جہاد سارا ہی بہتر ہے اور دوسرا جہاد وہ جس میں اچھا مال خرچ نہ کیا جائے' ساتھی کی مدد نہ کی جائے' امیرِ لشکر کی اطاعت نہ کی جائے اور فساد سے نہ بچا جائے تو ایسے جہاد میں جس طرح آدمی گیا تھا اسی طرح لوٹ آنا بھی مشکل ہے۔

١٩- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَيْلِ وَالْمُسَابَقَةِ بَيْنَهَا وَالنَّفَقَةِ فِي الْغَزْوِ

گھوڑوں' گھڑ دوڑ اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا بیان

٤٧٤- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

صحیح البخاری(٢٨٤٩)صحیح مسلم(٤٨٢٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے وابستہ ہے۔

٤٧٥- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا. صحیح البخاری(٤٢٠)صحیح مسلم(٤٨٢٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تیار کردہ گھوڑوں کی رسول اللہ ﷺ نے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کروائی اور جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھا ان کی ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک دوڑ کروائی گئی اور حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی اس میں حصہ لیا تھا۔

[٥٣١] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے سنا کہ گھڑ دوڑ کی

Presented by www.ziaraat.com

سَعِيْدٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَيْسَ بِرَهَانٍ

شرط میں کوئی حرج نہیں جبکہ تیسرا آدمی فیصلے کے لیے رکھ لیا

٤٧٦- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَبِيَ وَهُوَ يَمْسَحُ وَجْهَ فَرَسِهٖ بِرِدَائِهٖ ' فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ' فَقَالَ اِنِّيْ عُوْتِبْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْخَيْلِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] کیا کہ اپنے گھوڑے کا منہ اپنی چادر سے صاف کر رہے تھے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: رات مجھ پر گھوڑے کے متعلق عتاب فرمایا گیا۔

٤٧٧- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ' عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ اَتَاهَا لَيْلًا ' وَكَانَ اِذَا اَتٰى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ حَتّٰى يُصْبِحَ ' فَخَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ ' فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ ' اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ ' فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

صحیح البخاری (۲۹٤٥) صحیح مسلم (۳٤۸۲۔ ٤٦٤١۔ ٤٦٤٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خیبر کی جانب روانہ ہوئے اور رات کے وقت پہنچے اور آپ جب کسی قوم کے پاس رات میں پہنچتے تو صبح ہونے تک جنگ شروع نہ کرتے۔ چنانچہ یہودی اپنی کسیاں اور زنبیلیں لے کر نکلے۔ جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے: محمد خدا کی قسم! محمد اور فوج۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے فرمایا: ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کے برے دن آ جاتے ہیں۔

٤٧٨- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ ' فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ ' وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ ' وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ ' وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ ' فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى مَنْ يُدْعٰى مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ ' فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ نَعَمْ ' وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

صحیح البخاری (۱۸۹۷) صحیح مسلم (۲۳٦۸۔ ۲۳٦۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے تو جنت سے آواز دی جاتی ہے کہ اے اللہ کے بندے! بھلائی یہ ہے۔ جو نمازی ہوگا اسے باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا' جو مجاہد ہوگا اسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا' جو خیرات زیادہ کرے گا اسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا اور روزے رکھنے والے کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو ان دروازوں سے بلایا گیا اسے پھر کیا پروا۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا: ہاں امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو۔ (یعنی تمہیں جنت کے ہر ایک دروازے سے بلایا جائے گا)

۲۰- بَابُ اِحْرَازِ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ اَرْضَهٗ

ذمیوں میں سے مسلمان ہو جانے والے کی زمین کا بیان

سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ اِمَامٍ قَبِلَ الْجِزْيَةَ مِنْ قَوْمٍ '

امام مالک سے پوچھا گیا کہ امام نے ایک قوم پر جزیہ مقرر

Presented by www.ziaraat.com

فَكَانُوْا يُعْطُوْنَهَا اَرَاَيْتَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ اَتَكُوْنُ لَهٗ اَرْضُهٗ [illegible] فَهُوَ اَحَقُّ بِاَرْضِهٖ وَمَالِهٖ وَاَمَّا اَهْلُ الْعَنْوَةِ الَّذِيْنَ اُجْدُوْا عَنْوَةً فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاِنَّ اَرْضَهٗ وَمَالَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ. لِاَنَّ اَهْلَ الْعَنْوَةِ قَدْ غُلِبُوْا عَلٰى بِلَادِهِمْ وَصَارَتْ فَيْئًا لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَاَمَّا اَهْلُ الصُّلْحِ، فَاِنَّهُمْ قَدْ مَنَعُوْا اَمْوَالَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ حَتّٰى صَالَحُوْا عَلَيْهَا، فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ اِلَّا مَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ.

کیا ان میں سے ایک آدمی مسلمان ہو گیا تو کیا وہ اپنی زمین کا [illegible] نے فرمایا اس کی مثال جیسے [illegible] ہے تو ان میں سے جو مسلمان ہو گا وہ اپنی زمین اور مال کا زیادہ حق دار ہے اور ان سے جنگ ہوئی اور تلوار کے ذریعے زیر کیے گئے تو اس کی زمین اور مال مسلمانوں کا ہو گا کیونکہ دشمنی رکھنے والے اپنے شہروں پر مسلط رہ کر مسلمانوں کے لیے مصیبت کا باعث بنتے رہے اور صلح کر لینے والوں نے اپنے مالوں اور جانوں کو محفوظ کر لیا یہاں تک کہ صلح کر لی تو ان پر کچھ نہیں مگر جن شرائط پر صلح ہوئی۔

۲۱- بَابُ الدَّفْنِ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ مِّنْ ضَرُوْرَةٍ وَاِنْفَاذُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِدَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

دو یا زیادہ افراد کو ایک قبر میں دفن کرنا نیز حضور کا وعدہ پورا کرنا

[۵۳۲] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْجَمُوْحِ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو الْاَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ السَّلَمِيَّيْنِ كَانَا قَدْ حَفَرَ السَّيْلُ قَبْرَهُمَا، وَكَانَ قَبْرُهُمَا مِمَّا يَلِي السَّيْلَ، وَكَانَا فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ، وَهُمَا مِمَّنْ اِسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَحُفِرَ عَنْهُمَا لِيُغَيَّرَا مِنْ مَكَانِهِمَا، فَوُجِدَا لَمْ يَتَغَيَّرَا كَاَنَّهُمَا مَاتَا بِالْاَمْسِ، وَكَانَ اَحَدُهُمَا قَدْ جُرِحَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى جُرْحِهٖ فَدُفِنَ وَهُوَ كَذٰلِكَ، فَاُمِيْطَتْ يَدُهٗ عَنْ جُرْحِهٖ، ثُمَّ اُرْسِلَتْ فَرَجَعَتْ كَمَا كَانَتْ، وَكَانَ بَيْنَ اُحُدٍ، وَبَيْنَ يَوْمَ حُفِرَ عَنْهُمَا سِتٌّ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً.

عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبداللہ بن عمرو انصاری سلمی کی قبر میں نمی پہنچنے لگی اور ان حضرات کی قبر سیلاب کے نزدیک تھی۔ دونوں ایک ہی قبر میں مدفون تھے اور دونوں نے غزوۂ احد میں جامِ شہادت نوش کیا تھا' ان کے لیے دوسری قبر کھودی گئی تا کہ انہیں اس جگہ سے وہاں منتقل کیا جائے۔ دیکھا تو ان جسموں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی گویا آج ہی فوت ہوئے ہیں' ان میں سے ایک نے اپنے زخم پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور انہیں اسی حالت میں دفن کر دیا گیا تھا۔ ان کا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا تو پھر جب چھوڑا گیا تو اسی جگہ پہنچ گیا' جب ان کی دوسری قبر کھودی گئی اس وقت غزوۂ احد کو چھیالیس سال گزر گئے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا بَاْسَ اَنْ يُّدْفَنَ الرَّجُلَانِ، وَالثَّلَاثَةُ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، وَيُجْعَلُ الْاَكْبَرُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

امام مالک نے فرمایا کہ ضرورت کے تحت اگر دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن سب سے بڑے کو قبلے کی جانب رکھیں۔

[۵۳۳] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس بحرین سے مال آیا تو انہوں نے فرمایا کہ جس

Presented by www.ziaraat.com

مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ [illegible]

[illegible]

صحیح البخاری (۲۲۹۶) صحیح مسلم (۵۹۷۷_۵۹۷۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۲- كِتَابُ النُّذُوْرِ وَالْأَيْمَانِ

۱- بَابُ مَا يَجِبُ مِنَ النُّذُوْرِ فِي الْمَشْيِ

۴۷۹- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، وَلَمْ تَقْضِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْضِهِ عَنْهَا.

صحیح البخاری (۲۷۶۱) صحیح مسلم (۴۲۱۱_۴۲۱۲)

[۵۳۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَمَّتِهِ، اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ عَنْ جَدَّتِهِ، اَنَّهَا كَانَتْ جَعَلَتْ عَلٰى نَفْسِهَا مَشْيًا اِلٰى مَسْجِدِ قُبَاءٍ، فَمَاتَتْ وَلَمْ تَقْضِهِ، فَاَفْتٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اِبْنَتَهَا اَنْ تَمْشِيَ عَنْهَا.

قَالَ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ لَا يَمْشِيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ.

[۵۳۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ مَا عَلَى الرَّجُلِ اَنْ يَقُوْلَ عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ، وَلَمْ يَقُلْ عَلَيَّ نَذْرُ مَشْيٍ، فَقَالَ لِيْ رَجُلٌ هَلْ لَكَ اَنْ اُعْطِيَكَ هٰذَا الْجِرْوَ؟ لِجِرْوٍ قِثَّاءٍ فِيْ يَدِهِ، وَتَقُوْلُ عَلَيَّ مَشْيٌ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ، نَعَمْ، فَقُلْتُهُ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ، ثُمَّ مَكَثْتُ حَتّٰى عَقَلْتُ، فَقِيْلَ لِيْ اِنَّ عَلَيْكَ مَشْيًا، فَجِئْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِيْ عَلَيْكَ مَشْيٌ. فَمَشَيْتُ.

سے رسول اللہ ﷺ نے مال دینے کا وعدہ فرمایا ہو وہ میرے پاس

[illegible]

صحیح البخاری (۲۲۹۶) صحیح مسلم (۵۹۷۷_۵۹۷۸)

[illegible]

نذر وقسم کا بیان

پیدل چلنے کی نذروں کے متعلق

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا' ان پر ایک نذر تھی جو ادا نہیں کر پائی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کی جانب سے ادا کر دو۔

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنی پھوپھی جان سے روایت کی ہے کہ ان کی دادی جان نے مسجد قباء میں پیدل جانے کی نذر مانی تھی۔ نذر ادا کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے ان کے صاحبزادے کو فتویٰ دیا کہ ان کی طرف سے تم چلے جاؤ۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے سنا کہ کسی کی جانب سے کوئی پیدل نہ چلے۔

عبداللہ بن ابوحبیبہ سے روایت ہے کہ نوعمری میں ایک شخص سے میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چلنا ہے اور یہ نہ کہے کہ پیدل چلنے کی نذر ہے تو اس آدمی پر کچھ نہیں۔ سننے والے نے مجھ سے کہا جس کے ہاتھ میں ککڑی تھی کہ اگر میں تمہیں یہ ککڑی دے دوں تو کہہ دو گے کہ مجھ پر بیت اللہ اللہ تک پیدل چلنا ہے؟ میں نے ہاں کر لی اور ان دنوں میں کم سن تھا۔ کچھ دیر بعد میری عقل درست ہوئی جبکہ مجھے بتایا گیا کہ تمہیں پیدل چلنا ہو گا' پس میں نے سعید بن مسیب کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں جانا ہو گا' پس میں

Presented by www.ziaraat.com

پیدل گیا۔

۲- باب فیمن نذر مشیا الی بیت اللہ فعجز

جو بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانے

[۵۳۶] **اثر** **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اُذَیْنَةَ اللَّیْثِیِّ، اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَدَّةٍ لِیْ عَلَیْهَا مَشْیٌ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ، حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَجَزَتْ، فَاَرْسَلَتْ مَوْلًی لَهَا یَسْاَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَخَرَجْتُ مَعَهٗ، فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُرْهَا فَلْتَرْکَبْ، ثُمَّ لِتَمْشِ مِنْ حَیْثُ عَجَزَتْ.

عروہ بن اذینہ لیثی سے روایت ہے کہ میں اپنی دادی جان کے ساتھ بیت اللہ کی طرف پیدل چلا راستے میں وہ چلنے سے مجبور ہوگئیں تو انہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام کو حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں بھی اس کے ساتھ گیا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اب سوار ہو جائے اور پھر وہیں سے پیدل چلے جہاں سے عاجز ہوئی ہے۔

قَالَ یَحْیٰی وَسَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ وَاَرٰی عَلَیْهَا مَعَ ذٰلِکَ الْهَدْیَ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے ساتھ اس پر ہدی بھی ہے۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ، وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ کَانَا یَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بھی اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر کے مطابق فرمایا کرتے۔

[۵۳۷] **اثر** **وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ**، اَنَّهٗ قَالَ کَانَ عَلَیَّ مَشْیٌ، فَاَصَابَتْنِیْ خَاصِرَةٌ، فَرَکِبْتُ حَتّٰی اَتَیْتُ مَکَّةَ، فَسَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ وَغَیْرَهٗ فَقَالُوْا عَلَیْکَ هَدْیٌ. فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ سَاَلْتُ عُلَمَاءَهَا، فَاَمَرُوْنِیْ اَنْ اَمْشِیَ مَرَّةً اُخْرٰی مِنْ حَیْثُ عَجَزْتُ، فَمَشَیْتُ.

امام مالک کو یحییٰ بن سعید نے بتایا کہ مجھ پر پیدل چلنے کی نذر تھی تو میری ناف میں درد ہونے لگا، پس میں سوار ہو کر مکہ مکرمہ پہنچ گیا، وہاں عطاء بن ابی رباح وغیرہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم پر ہدی ہے۔ جب میں مدینہ منورہ میں آیا تو یہاں کے علماء سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ وہاں سے دوبارہ پیدل چلنا ہوگا جہاں سے میں عاجز ہوا تھا۔ پس میں پیدل گیا۔

قَالَ یَحْیٰی وَسَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِیْمَنْ یَقُوْلُ عَلَیَّ مَشْیٌ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اِذَا عَجَزَ رَکِبَ، ثُمَّ عَادَ فَمَشٰی مِنْ حَیْثُ عَجَزَ، فَاِنْ کَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ الْمَشْیَ فَلْیَمْشِ مَا قَدَرَ عَلَیْهِ، ثُمَّ لِیَرْکَبْ وَعَلَیْهِ هَدْیٌ بَدَنَةٍ، اَوْ بَقَرَةٍ، اَوْ شَاةٍ اِنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا هِیَ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کہے کہ میں نے بیت اللہ تک پیدل جانا ہے تو مجبور ہونے پر وہ سوار ہو جائے۔ پھر دوسری دفعہ وہاں سے پیدل چلے جہاں سے عاجز ہوا تھا، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو جتنا چل سکتا ہے چلے، پھر سوار ہو جائے اور اس پر اونٹ یا گائے کی قربانی ہے اور اگر میسر نہ ہو تو بکری ہی سہی۔

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنِ الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اَنَا

امام مالک سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس

Presented by www.ziaraat.com

آحْمِلُكَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ. فَقَالَ مَالِكٌ إِنْ نَوَى أَنْ [illegible] وَلْيَمْشِ عَلَى رِجْلَيْهِ وَلْيَهْدِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى شَيْئًا، فَلْيَحُجَّ وَلْيَرْكَبْ، وَلْيَحُجَّ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ مَعَهُ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ أَحْمِلُكَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ، فَإِنْ أَبَى أَنْ يَحُجَّ مَعَهُ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ.

نے دوسرے سے کہا کہ میں تمہیں بیت اللہ تک اٹھا کر لے جاؤں [illegible] کرے پیدل چلنے کا تو پیدل چلے اور ہدی دے اور اگر کچھ بھی ارادہ نہ ہو تو سوار ہو کر حج کرے اور اس آدمی کے ساتھ حج کرے کیونکہ اس نے کہا تھا کہ میں بیت اللہ تک لے جاؤں گا۔ اگر یہ اس کے ساتھ حج کرنے سے انکار کرے تو اس پر کچھ نہیں کیونکہ وہ اپنا وعدہ پورا کر چکا۔

قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِنُذُورٍ مُسَمَّاةٍ مَشْيًا إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ أَنْ لَا يُكَلِّمَ أَخَاهُ، أَوْ أَبَاهُ بِكَذَا وَكَذَا نَذْرًا لِشَيْءٍ لَا يَقْوٰى عَلَيْهِ، وَلَوْ تَكَلَّفَ ذٰلِكَ كُلَّ عَامٍ لَعُرِفَ أَنَّهُ لَا يَبْلُغُ عُمْرُهُ مَا جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ مِنْ ذٰلِكَ، فَقِيلَ لَهُ هَلْ يُجْزِيهِ مِنْ ذٰلِكَ نَذْرٌ وَاحِدٌ، أَوْ نُذُورٌ مُسَمَّاةٌ؟ فَقَالَ مَالِكٌ مَا أَعْلَمُهُ يُجْزِئُهُ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا الْوَفَاءُ بِمَا جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ، فَلْيَمْشِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ مِنَ الزَّمَانِ، وَلْيَتَقَرَّبْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَا اسْتَطَاعَ مِنَ الْخَيْرِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کئی نذریں مانیں مثلاً بیت اللہ کو پیدل جاؤں گا' بھائی یا باپ سے نہیں بولوں گا وغیرہ ایسی نذریں جنہیں پوری کرنے کی طاقت نہیں اور اگر ہر سال پوری کرنے کے کوشش بھی کرے تو عمر بھر نہ کر سکے جتنا بوجھ وہ اپنے اوپر رکھ بیٹھا' پس کہا گیا کہ کیا ایک نذر کا پورا کرنا کافی ہو گا یا وہ ساری نذریں پوری کرے؟ امام مالک نے فرمایا کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ اسے سب کو پورا کرنا چاہیے جتنا اس نے اپنے اوپر بوجھ رکھا' لہٰذا جتنی زندگی ہے اس وقت تک پیدل جانا چاہیے اور اپنی طاقت کے مطابق نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہیے۔

٣- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ

کعبہ تک پیدل جانے کا بیان

حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّ أَحْسَنَ مَا سَمِعَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ، أَوِ الْعُمْرَةِ، فَيَحْنَثُ، أَوْ تَحْنَثُ، أَنَّهُ إِنْ مَشَى الْحَالِفُ مِنْهُمَا فِي عُمْرَةٍ، فَإِنَّهُ يَمْشِي حَتّٰى يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَإِذَا سَعٰى فَقَدْ فَرَغَ، وَأَنَّهُ إِنْ جَعَلَ عَلٰى نَفْسِهِ مَشْيًا فِي الْحَجِّ، فَإِنَّهُ يَمْشِي حَتّٰى يَأْتِيَ مَكَّةَ، ثُمَّ يَمْشِي حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْمَنَاسِكِ كُلِّهَا، وَلَا يَزَالُ مَاشِيًا حَتّٰى يُفِيضَ.

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی کہ میں نے اہل علم سے یہ بڑی اچھی بات سنی اس شخص کے بارے میں جس نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی قسم کھائی اور قسم ٹوٹے تو قسم کھانے والا اگر عمرہ میں پیدل جائے تو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے تک پیدل چلے۔ جب سعی کر چکا تو فارغ ہو گیا اور اگر حج میں اس نے اپنے اوپر پیدل چلنا مقرر کیا ہے تو وہ مکہ مکرمہ تک پیدل جائے' پھر تمام مناسک سے فارغ ہونے تک پیدل چلے اور طواف افاضہ کرنے تک پیدل ہی چلے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَكُونُ مَشْيٌ إِلَّا فِي حَجٍّ، أَوْ عُمْرَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ نہیں ہے پیدل چلنا مگر حج یا عمرہ میں۔

٤- بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النُّذُورِ

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باعث

Presented by www.ziaraat.com

فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ

جو منتیں جائز نہیں

اللّٰهِ ﷺ ' وَاَحَدُهُمَا یَزِیْدُ فِی الْحَدِیْثِ عَلٰی صَاحِبِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی رَجُلًا قَائِمًا فِی الشَّمْسِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا نَذَرَ اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ ' وَلَا یَسْتَظِلَّ مِنَ الشَّمْسِ ' وَلَا یَجْلِسَ ' وَیَصُوْمَ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوْهُ فَلْیَتَکَلَّمْ ' وَلْیَسْتَظِلَّ ' وَلْیَجْلِسْ وَلْیُتِمَّ صِیَامَهٗ.

اول کو رسول اللہ ﷺ نے دھوپ میں کھڑے دیکھ کر فرمایا اس کا کیا حال ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس نے نہ بولنے' دھوپ میں کھڑے رہنے' نہ بیٹھنے اور روزے رکھنے کی قسم کھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ کلام کرے' سائے سے لطف اندوز ہو' بیٹھے اور اپنے روزے پورے کرلے۔

قَالَ مَالِکٌ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهٗ بِکَفَّارَةٍ ' وَقَدْ اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّتِمَّ مَا کَانَ لِلّٰهِ طَاعَةً ' وَیَتْرُکُ مَا کَانَ لِلّٰهِ مَعْصِیَةً. صحیح البخاری (٦٧٠٤)

امام مالک نے فرمایا کہ: میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کفارہ دینے کا حکم فرمایا ہو بلکہ آپ نے اس چیز کو پورا کرنے کا حکم دیا جو اللہ کی اطاعت ہے اور اسے چھوڑنے کے لیے کہا جس میں اللہ کی نافرمانی ہے۔

[٥٣٨] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ' فَقَالَتْ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ ابْنِیْ ' فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَنْحَرِیْ ابْنَکِ ' وَکَفِّرِیْ عَنْ یَمِیْنِکِ. فَقَالَ شَیْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَکَیْفَ یَکُوْنُ فِیْ هٰذَا کَفَّارَةٌ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ ﴿الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْکُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ﴾ (المجادلہ:٢) ثُمَّ جَعَلَ فِیْهِ مِنَ الْکَفَّارَةِ مَا قَدْ رَاَیْتَ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت ابن عباس کے پاس آ کر عرض گزار ہوئی کہ میں نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو ذبح نہ کرو بلکہ اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ ایک بوڑھے نے کہا جو حضرت ابن عباس کے پاس تھے کہ اس کا کفارہ کیسے ہو؟ حضرت ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''جو تم میں سے اپنی عورتوں کے ساتھ ظہار کر بیٹھیں''۔ پھر اس کا کفارہ مقرر فرمایا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ ف

ف: کیونکہ بیٹے کو ذبح کرنا خدا کی نافرمانی و معصیت ہے اور معصیت کی نذر کا پورا کرنا بھی معصیت ہے جیسا کہ بخاری' نسائی اور رزین میں حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت عمران بن حصین' حضرت ابن عباس اور مسروق بن اجدع ہمدانی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔ جو چیز اپنی ملکیت میں نہ ہو اور کام جان کو مصیبت میں ڈالنے والا ہو اس کی منت ماننا بھی درست نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس نے اس عورت کو بیٹا ذبح کرنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ کفارۂ ظہار کی طرح قسم کا کفارہ ادا کر دے یعنی ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا تین روزے رکھے۔ بعض آئمہ کے نزدیک حضرت عبداللہ بن عباس کی مراد یہ تھی کہ وہ عورت ایک بکری فدیہ دے اور حضرات نے ایسی نذر کو معصیت کے باعث لغو قرار دیا ہے جس کا کفارہ توبہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٤٨١- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ الْاَیْلِیِّ ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الصِّدِّیْقِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی اطاعت کرنے کی نذر مانی تو اسے اطاعت کرنی چاہیے اور جس

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ' وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ.

نے اللہ کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو اسے نافرمانی نہیں کرنی

قَالَ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ اَنْ يَنْذُرَ الرَّجُلُ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى الشَّامِ اَوْ اِلٰى مِصْرَ اَوْ اِلَى الرَّبَذَةِ ' اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِمَّا لَيْسَ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ اِنْ كَلَّمَ فُلَانًا ' اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ ' فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ اِنْ هُوَ كَلَّمَهُ ' اَوْ حَنِثَ بِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ ' لِاَنَّهُ لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ طَاعَةٌ ' وَاِنَّمَا يُوْفٰى لِلّٰهِ بِمَا لَهُ فِيْهِ طَاعَةٌ.

یحییٰ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کہ جس نے اللہ کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو اسے نافرمانی نہیں کرنی کا مطلب یہ ہے کہ جس نے اللہ کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو نافرمانی نہ کرے مثلاً کسی نے نذر مانی کہ شام یا مصر یا ربذہ تک پیدل جائے گا وغیرہ جس میں اللہ کی اطاعت نہ ہو یا کہے کہ اگر میں فلاں سے بات کروں تو اس پر کچھ نہیں ہے جبکہ اس سے کلام کرے یا اس کی قسم ٹوٹتی ہو کیونکہ ایسی باتوں میں اللہ کی اطاعت نہیں ہے۔ نذریں تو وہ پوری کی جائیں جن کے اندر اللہ کی اطاعت ہے۔

۵- بَابُ اللَّغْوِ فِي الْيَمِيْنِ

لغو قسم کا بیان

[۵۳۹] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَغْوُ الْيَمِيْنِ قَوْلُ الْاِنْسَانِ لَا وَاللّٰهِ ' وَبَلٰى وَاللّٰهِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں: لغو وہ قسم ہے جیسے انسان کہتا رہتا ہے: نہیں خدا کی قسم! کیوں نہیں خدا کی قسم!

قَالَ مَالِكٌ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ هٰذَا اَنَّ اللَّغْوَ حَلْفُ الْاِنْسَانِ عَلَى الشَّيْءِ يَسْتَيْقِنُ اَنَّهُ كَذٰلِكَ ' ثُمَّ يُوْجَدُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ اللَّغْوُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ میں نے خوب سنا کہ ایک آدمی کسی بات کو درست جان کر غلطی سے قسم کھا لیتا ہے جبکہ وہ بات اس کے خلاف نکلتی ہے تو یہ قسم لغو ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَعَقْدُ الْيَمِيْنِ اَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ اَنْ لَا يَبِيْعَ ثَوْبَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ ' ثُمَّ يَبِيْعُهُ بِذٰلِكَ ' اَوْ يَحْلِفَ لَيَضْرِبَنَّ غُلَامَهُ ' ثُمَّ لَا يَضْرِبُهُ ' وَنَحْوَ هٰذَا ' فَهٰذَا الَّذِيْ يُكَفِّرُ صَاحِبُهُ عَنْ يَمِيْنِهِ ' وَلَيْسَ فِي اللَّغْوِ كَفَّارَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ منعقدہ یعنی ایک آدمی نے قسم کھائی کہ اپنا کپڑا دس دینار میں نہیں بیچے گا' پھر اتنے میں بیچ دے یا اپنے غلام کو مارنے کی قسم کھائی اور پھر نہ مارا وغیرہ یہ وہ قسمیں ہیں جن کا کفارہ دینا ہوگا اور لغو قسم کا کفارہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَاَمَّا الَّذِيْ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ ' وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ اٰثِمٌ ' وَيَحْلِفُ عَلَى الْكَذِبِ ' وَهُوَ يَعْلَمُ لِيُرْضِيَ بِهِ اَحَدًا ' اَوْ لِيَعْتَذِرَ بِهِ اِلٰى مُعْتَذَرٍ اِلَيْهِ ' اَوْ لِيَقْطَعَ بِهِ مَالًا ' فَهٰذَا اَعْظَمُ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ كَفَّارَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو کسی بات پر قسم کھا رہا ہے اور جانتا ہے کہ وہ گناہ کما رہا ہے اور جان بوجھ کر جھوٹ بول رہا ہے تاکہ کسی کو راضی کر لے یا کوئی اس کا عذر قبول کر لے یا کسی کا مال ہڑپ کر جائے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ کفارہ دینے سے اس کی تلافی نہیں ہوتی۔ ف

ف: جھوٹ بولنے' چوری کرنے' کسی کو دھوکا دینے' کسی کا مال مارنے' ظلم و جور کرنے' نماز روزہ چھوڑنے' ماں باپ یا رشتہ داروں کے ساتھ نیکی نہ کرنے کی قسم کھانا ایسی قسم ہے جس کا توڑ دینا ضروری ہے لیکن دنیا میں صرف غلام آزاد کرنے' دس مسکینوں کو

Presented by www.ziaraat.com

کھانا کھلانے یا تین روزے رکھنے سے ہی اس کا کفارہ ادا نہیں ہوگا بلکہ اس کا کفارہ دل سے توبہ کرنا ہے اور اگر کسی کا مال چھینا ہے تو [illegible] بھی یہ خیال رکھے کیونکہ حقوق العباد کا معاملہ بہت نازک ہے اور اپنی غلط بات پر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا حق معاف فرما دیتا ہے لیکن بندے کا حق اس وقت تک معاف نہیں فرماتا جب تک بندہ خود معاف نہ کر دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٦- بَابُ مَالَا تَجِبُ فِيهِ الْكَفَّارَةُ مِنَ الْيَمِينِ

جن قسموں کا کفارہ واجب نہیں

[٥٤٠] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ وَاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْنَثْ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جو اللہ کی قسم کھائے پھر کہے کہ اگر اللہ نے چاہا اور اس کام کو نہ کرے جس پر قسم کھائی ہے تو قسم نہیں ٹوٹے گی۔

قَالَ مَالِكٌ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الثُّنْيَا اَنَّهَا لِصَاحِبِهَا مَا لَمْ يَقْطَعْ كَلَامَهُ، وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ نَسَقًا يَتْبَعُ بَعْضُهُ بَعْضًا قَبْلَ اَنْ يَسْكُتَ، فَاِذَا سَكَتَ وَقَطَعَ كَلَامَهُ فَلَا ثُنْيَا لَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ انشاء اللہ کہنے کے بارے میں یہ میں نے خوب سنا کہ قسم کھانے والے نے اگر ابھی کلام منقطع نہیں کیا اور خاموش ہونے سے پہلے انشاء اللہ کہا تو استثناء ہوا اور اگر کلام منقطع کر کے خاموش ہو گیا تو استثناء کام نہیں آئے گا۔

قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ، يَقُوْلُ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اَوْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ، ثُمَّ يَحْنَثُ اِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ، وَلَيْسَ بِكَافِرٍ، وَلَا مُشْرِكٍ حَتّٰى يَكُوْنَ قَلْبُهُ مُضْمِرًا عَلَى الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ، وَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَلَا يَعُدْ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، وَبِئْسَ مَا صَنَعَ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کہے کہ میں نے ایسا کیا تو کافر ہوں یا مشرک۔ تو اس پر کفارہ نہیں اور نہ وہ کافر و مشرک شمار ہوگا جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کے دل میں شرک و کفر چھپا ہوا ہے وہ توبہ کرے اور پھر ایسی بات نہ کہے کیونکہ اس نے برا کیا۔

٧- بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الْكَفَّارَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ

جن قسموں کا کفارہ واجب ہے

٤٨٢- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِيَمِيْنٍ، فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. صحیح مسلم(٤٢٤٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اس کے خلاف میں بھلائی دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے اور اس کام کو کرے جس میں بھلائی ہے۔

قَالَ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ مَنْ قَالَ عَلَيَّ نَذْرٌ، وَلَمْ يُسَمِّ شَيْئًا اِنَّ عَلَيْهِ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کہے کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کا نام نہ لے تو اس پر قسم کا کفارہ ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَاَمَّا التَّوْكِيْدُ فَهُوَ حَلْفُ الْاِنْسَانِ فِي الشَّيْءِ الْوَاحِدِ مِرَارًا يُرَدِّدُ فِيهِ الْاَيْمَانَ يَمِيْنًا بَعْدَ يَمِيْنٍ كَقَوْلِهِ وَاللّٰهِ لَا اَنْقُصُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا، يَحْلِفُ

امام مالک نے فرمایا کہ آدمی کا ایک ہی بات پر بار بار قسم کھانا تاکید کے لیے ہے کہ ایک کے بعد دوسری قسم کھاتا جائے۔ جیسے کوئی کہے کہ میں اس میں اتنی بھی کمی نہیں کروں گا اور پھر بار بار

Presented by www.ziaraat.com

بِذٰلِکَ مِرَارًا ثَلَاثًا ' اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ.

[illegible]

الْیَمِیْنِ ' فَاِنْ حَلَفَ [illegible] فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَکَلْتُ هٰذَا الطَّعَامَ ' وَلَا اَلْبَسُ هٰذَا الثَّوْبَ ' وَلَا اَدْخُلُ هٰذَا الْبَیْتَ ' فَکَانَ هٰذَا فِیْ یَمِیْنٍ وَاحِدَةٍ ' فَاِنَّمَا عَلَیْهِ کَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ ' وَاِنَّمَا ذٰلِکَ کَقَوْلِ الرَّجُلِ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ الطَّلَاقُ اِنْ کَسَوْتُکِ هٰذَا الثَّوْبَ ' وَاَذِنْتُ لَکِ اِلَی الْمَسْجِدِ یَکُوْنُ ذٰلِکَ نَسَقًا مُتَتَابِعًا فِیْ کَلَامٍ وَاحِدٍ ' فَاِنْ حَنِثَ فِیْ شَیْءٍ وَاحِدٍ مِنْ ذٰلِکَ ' فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ الطَّلَاقُ ' وَلَیْسَ عَلَیْهِ فِیْمَا فَعَلَ بَعْدَ ذٰلِکَ حِنْثٌ ' اِنَّمَا الْحِنْثُ فِیْ ذٰلِکَ حِنْثٌ وَاحِدٌ.

قسمیں کھائے خواہ تین مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ۔

[illegible]

کھاؤں گا نہ یہ کپڑا پہنوں گا اور نہ اس گھر میں داخل ہوں گا تو یہ ایک ہی قسم شمار ہوگی اور اس پر ایک ہی کفارہ لازم آئے گا اور یہ اس طرح ہے جیسے کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ اگر میں تجھے یہ کپڑا پہناؤں تو تجھ پر طلاق اگر تجھے مسجد جانے کی اجازت دوں تو تجھ پر طلاق۔ یہ ایک ہی گفتگو میں متواتر واقع ہوا اگر ان میں سے ایک کام کیا تو اس پر ایک طلاق پڑ گئی اور اس کے بعد اگر دوسرا کام کیا تو دوسری طلاق نہیں پڑے گی۔ یہ ایک ہی قسم کا ٹوٹنا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِیْ نَذْرِ الْمَرْاَةِ اَنَّهٗ جَائِزٌ بِغَیْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا یَجِبُ عَلَیْهَا ذٰلِکَ ' وَیَثْبُتُ اِذَا کَانَ ذٰلِکَ فِیْ جَسَدِهَا ' وَکَانَ ذٰلِکَ لَا یَضُرُّ بِزَوْجِهَا ' وَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ یَضُرُّ بِزَوْجِهَا فَلَهٗ مَنْعُهَا مِنْهُ ' وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَیْهَا حَتّٰی تَقْضِیَهٗ.

امام مالک نے عورت کی نذر کے بارے میں فرمایا کہ وہ بغیر خاوند کی اجازت کے جائز ہے اور اس پر واجب ہوگی اور باقی رہے گی جبکہ وہ اسی کی ذات سے متعلق ہو اور خاوند کا اس پر نقصان نہ ہو ورنہ وہ منع کر سکتا ہے اور عورت پر اس کی ادائیگی لازم ہے۔

۸- بَابُ الْعَمَلِ فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ

قسم کا کفارہ

[۵۴۱] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِیَمِیْنٍ فَوَکَّدَهَا ' ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَیْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ ' اَوْ کِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ ' وَمَنْ حَلَفَ بِیَمِیْنٍ فَلَمْ یُؤَکِّدْهَا ' ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَیْهِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ ' فَمَنْ لَمْ یَجِدْ ' فَصِیَامُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ جو کئی مرتبہ قسم کھا کر توڑ دے تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اور جو صرف ایک مرتبہ قسم کھائے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے ' ہر مسکین کو ایک مد گندم اور جس کو یہ توفیق نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

[۵۴۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ کَانَ یُکَفِّرُ عَنْ یَمِیْنِهٖ بِاِطْعَامِ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ ' وَکَانَ یَعْتِقُ الرِّقَابَ اِذَا وَکَّدَ الْیَمِیْنَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب قسم کا کفارہ دیتے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے اور ہر مسکین کو ایک مد گندم دیتے اور جب بار بار قسم کھاتے تو ایک غلام آزاد کرتے۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ ' اَنَّهٗ قَالَ اَدْرَکْتُ النَّاسَ وَهُمْ اِذَا اَعْطَوْا فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ اَعْطَوْا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ بِالْمُدِّ

سلیمان بن یسار نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ قسم کے کفارے میں چھوٹے مد سے ایک مد گندم دیتے اور اسے کافی شمار کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

الْاَصْغَرِ، وَرَاَوْا ذٰلِکَ مُجْزِئًا عَنْهُمْ

قَالَ مَالِکٌ: اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِی الَّذِیْ یُکَفِّرُ عَنْ یَمِیْنِهٖ بِالْکِسْوَةِ اَنَّهٗ اِنْ کَسَا الرِّجَالَ کَسَاهُمْ ثَوْبًا ثَوْبًا، وَاِنْ کَسَا النِّسَاءَ کَسَاهُنَّ ثَوْبَیْنِ ثَوْبَیْنِ دِرْعًا وَخِمَارًا، وَذٰلِکَ اَدْنٰی مَا یُجْزِئُ کُلًّا فِیْ صَلَاتِهٖ

[illegible] نہیں ہوتی۔

۹- بَابٌ جَامِعُ الْاَیْمَانِ

قسم کے متعلق دیگر روایات

۴۸۳- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَدْرَکَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ یَسِیْرُ فِیْ رَکْبٍ، وَهُوَ یَحْلِفُ بِاَبِیْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ، فَمَنْ کَانَ حَالِفًا، فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِیَصْمُتْ. صحیح البخاری (٦٦٤٦) صحیح مسلم (٤٢٣٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ سوار ہو کر جا رہے ہیں اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباؤ اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے، جو قسم کھائے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

٤٨٤- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ.

صحیح البخاری (٦٦٢٨)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے: قسم ہے دلوں کو پھیرنے والے کی۔

٤٨٥- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ حِیْنَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْجُرُ دَارَ قَوْمِیَ الَّتِیْ اَصَبْتُ فِیْهَا الذَّنْبَ، وَاُجَاوِرُکَ، وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَالِیْ صَدَقَةً اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُجْزِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ الثُّلُثُ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر کی توبہ قبول فرمائی تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کے اس گھر کو چھوڑنا چاہتا ہوں جس میں مجھ سے گناہ سرزد ہوا اور آپ کے قریب رہنا چاہتا ہوں اور اپنا سارا مال اللہ اور رسول کی رضا کے لیے خیرات کر دینا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تہائی مال خیرات کر دینا تمہارے لیے کافی ہے۔

[٥٤٣] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِیِّ، عَنْ اُمِّهٖ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ قَالَ مَالِیْ فِیْ رِتَاجِ الْکَعْبَةِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ یُکَفِّرُهٗ مَا یُکَفِّرُ الْیَمِیْنَ.

منصور بن عبدالرحمٰن حجبی نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کہے کہ میرا مال دروازۂ کعبہ پر وقف ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ کفارہ دے کفارۂ قسم کے برابر۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الَّذِیْ یَقُوْلُ مَالِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ یَحْنَثُ. قَالَ یَجْعَلُ ثُلُثَ مَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ،

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو کہے کہ میرا سارا مال راہِ خدا میں وقف ہے پھر قسم توڑ دے۔ فرمایا کہ وہ مال کا

Presented by www.ziaraat.com

وَذٰلِكَ الَّذِيْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَمْرِ اَبِيْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۳ كِتَابُ الضَّحَايَا

۱- بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ الضَّحَايَا

۴۸۶- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ اَرْبَعًا. وَكَانَ الْبَرَاءُ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ يَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ. سنن ابن ماجہ (۳۱۴۴)

[۵۴۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَّقِيْ مِنَ الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ الَّتِيْ لَمْ تُسِنَّ، وَالَّتِيْ نَقَصَ مِنْ خَلْقِهَا.

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ.

۲- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الضَّحَايَا

[۵۴۵] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ضَحّٰى مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ. قَالَ نَافِعٌ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَشْتَرِيَ لَهٗ كَبْشًا فَحِيْلًا اَقْرَنَ، ثُمَّ اَذْبَحَهٗ يَوْمَ الْاَضْحٰى فِيْ مُصَلَّى النَّاسِ.

قَالَ نَافِعٌ فَفَعَلْتُ، ثُمَّ حُمِلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَحَلَقَ رَاْسَهٗ حِيْنَ ذُبِحَ الْكَبْشُ، وَكَانَ مَرِيْضًا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ مَعَ النَّاسِ. قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ لَيْسَ حِلَاقُ الرَّاْسِ بِوَاجِبٍ عَلٰى مَنْ ضَحّٰى، وَقَدْ فَعَلَهٗ ابْنُ عُمَرَ.

۳- بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ انْصِرَافِ الْاِمَامِ

تہائی حصہ خیرات کر دے اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قربانی کا بیان

جس جانور کی قربانی منع ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قربانی دینے کے لیے کیسے جانوروں سے بچا جائے تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ چار سے اور حضرت براء بھی اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرماتے کہ میرا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک سے بہت چھوٹا ہے' وہ لنگڑا جو چل نہ سکے' جس کا کانا ہونا ظاہر ہو' جس کی بیماری ظاہر ہو اور ایسا دبلا جانور جس میں گودا نہ رہے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ان جانوروں کی قربانی نہ دیتے جو مسنہ نہ دیتے اور نہ ان کی قربانی دیتے جن کی پیدائش میں نقص ہوتا۔

جن جانوروں کی قربانی مستحب ہے

نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ایک دفعہ مدینہ منورہ میں عید الاضحیٰ کی اور مجھے حکم فرمایا کہ سینگوں والا ایک بکرا خرید کر لاؤں اور عید الاضحیٰ کے روز اسے عید گاہ میں ذبح کروں۔

نافع کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا' پھر اسے حضرت عبد اللہ بن عمر کی خدمت میں بھیجا گیا تو بکرا ذبح ہو جانے کے بعد اپنا سر منڈایا' وہ بیمار تھے اور لوگوں کے ساتھ عید کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ قربانی کرنے والے پر سر منڈانا واجب نہیں ہے' لیکن حضرت ابن عمر نے ایسا کیا۔

امام کے نمازِ عید سے لوٹنے سے پہلے قربانی کی ممانعت ہے

Presented by www.ziaraat.com

٤٨٧- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ [illegible] فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحِّ بِهَا أَنْتَ، وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. قَالَ أَبُو بُرْدَةَ لَا أَجِدُ إِلَّا جَذَعًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ لَمْ تَجِدْ إِلَّا جَذَعًا فَاذْبَحْهُ.

صحیح البخاری (۹۵۵) صحیح مسلم (۵۰۴۲ تا ۵۰۴۹)

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابو بردہ بن نیار نے [illegible] عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ ﷺ سے پہلے اپنی قربانی ذبح کر لی۔ نبی ﷺ نے انہیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس تو صرف ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے۔ فرمایا کہ اچھا نہیں تو وہی ایک سال سے کم عمر کا بچہ ذبح کر دو۔

٤٨٨- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، أَنَّ عُوَيْمِرَ بْنَ أَشْقَرَ ذَبَحَ ضَحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ يَوْمَ الْأَضْحَى، وَأَنَّهُ ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ بِضَحِيَّةٍ أُخْرَى.

سنن ابن ماجہ (۳۱۵٤)

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ حضرت عویمر بن اشقر نے عید الاضحیٰ کے روز صبح سویرے ہی اپنی قربانی ذبح کر لی' جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے انہیں دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔

٤- بَابُ ادِّخَارِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ

قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے کا بیان

٤٨٩- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا. صحیح مسلم (۵۰۷۷)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ کھاؤ' خیرات کرو' توشہ بناؤ اور جمع رکھ چھوڑا کرو۔

٤٩٠- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ، أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ صَدَقَ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، تَقُولُ دَفَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ادَّخِرُوا لِثَلَاثٍ، وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ. قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ بِضَحَايَاهُمْ، وَيَجْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ، وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَلِكَ؟ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالُوا نَهَيْتَ عَنْ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ

حضرت عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ عبد اللہ بن ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ سچ کہا کیونکہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ دیہاتی لوگ قربانی کے دنوں میں آ گئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین دن کے لیے رکھ لو اور باقی صدقہ کر دو۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ قبل ازیں لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے' چربی رکھ چھوڑتے اور مشکیں بناتے تھے۔ رسولِ خدا نے فرمایا تو پھر کیا ہو گیا؟ عرض کی گئی کہ آپ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو ان لوگوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو تمہارے پاس

Presented by www.ziaraat.com

الدَّافَّةَ الَّتِیْ دَفَّتْ عَلَیْکُمْ ' فَکُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا. آ گئے تھے۔ پس تم کھاؤ' بانٹو اور جمع کرلو۔

[illegible]

ف: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھایا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اجازت مرحمت فرمادی کہ کھاؤ اور جمع کرلیا کرو تو ہم کھانے اور جمع کرنے لگ گئے (متفق علیہ) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہ رہے۔ جب اگلا سال آیا تو لوگ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! کیا ہم اسی طرح کریں جیسے پچھلے سال کیا تھا؟ فرمایا کہ کھاؤ' کھلاؤ اور جمع کرو' سالِ گزشتہ چونکہ کچھ ضرورت مند آ گئے تھے ان کی مدد کے پیشِ نظر میں نے وہ حکم دیا تھا (متفق علیہ) معلوم ہوا کہ وہ وقتی ضرورت کے تحت وقتی حکم تھا نہ کہ دائمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۹۱- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ' اَنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ' فَقُدِّمَ اِلَیْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا ' فَقَالَ انْظُرُوْا اَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ ' فَقَالُوْا هُوَ مِنْهَا ' فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَلَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْهَا؟ فَقَالُوْا اِنَّهٗ قَدْ کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَکَ اَمْرٌ ' فَخَرَجَ اَبُوْ سَعِیْدٍ ' فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِکَ ' فَاُخْبِرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ بَعْدَ ثَلَاثٍ ' فَکُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا ' وَادَّخِرُوْا ' وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فَانْتَبِذُوْا ' وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ' وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا ' وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا.

یَعْنِیْ لَا تَقُوْلُوْا سُوْءًا. صحیح البخاری (۳۹۹۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ایک سفر سے اپنے گھر واپس لوٹے اور گھر والوں نے ان کے آگے گوشت رکھا تو فرمایا: کہیں یہ گوشت قربانی کا تو نہیں؟ کہا گیا کہ قربانی کا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا؟ عرض کی گئی کہ آپ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی ہے' پس حضرت ابوسعید یہ پوچھنے کے لیے باہر نکلے تو انہیں بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تین روز کے بعد قربانی کا گوشت نہ کھانا لیکن اب کھاؤ' خیرات کرو اور جمع کرلو۔ نیز نبیذ بنانے سے منع کیا تھا لیکن اب بنالیا کرو اور نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب کرلیا کرو۔ لیکن بری بات نہ کہنا۔ ف

ف: اس حدیث میں تین کاموں کا ذکر ہے جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا تھا اور ایک مدت گزرنے کے بعد ان کی اجازت مرحمت فرمادی یعنی:

(۱) قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب کھاؤ' خیرات کرو اور جمع کر چھوڑو۔

(۲) شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا لیکن اب بنالیا کرو مگر یہ بات مدِنظر رکھنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۳) زیارتِ قبور سے تمہیں منع کیا تھا مگر اب کرلیا کرو لیکن کوئی بری بات نہ کہنا۔ اس ارشادِ گرامی یعنی بری بات کہنے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً:

(۱) تم زیارت کے لیے جاؤ اور اس مردے کی برائی کرنے لگو تو اب جب کہ وہ دارالعمل سے جا چکا' دفترِ عمل لپیٹ دیا گیا تو برائی کرنے سے کیا فائدہ؟ اب کونسی اس کی اصلاح ممکن ہے' اس کی برائی کر کے اپنا نامۂ عمل سیاہ نہ کرنا کیونکہ اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد ہو چکا۔ اب برائی کر کے ان کا دل نہ دکھانا۔ جلتی پہ تیل نہ گرانا۔

Presented by www.ziaraat.com

(۲) تم مردے کو نہلانے لگے تھے تو وہ تم سے کہہ رہا تھا کہ آرام سے نہلاؤ۔ تم دیر کر رہے تھے تو وہ تم سے جلدی لے چلنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ تم اسے لے کر چلتے تو وہ تمہیں [illegible] سے منع کر رہا تھا۔ تم نے قبر کے لحد تیار کرنے میں دیر کی تو وہ تمہیں جلدی کرنے کا کہہ رہا تھا۔ اب تم اس پر مٹی ڈال چکے تو وہ تمہیں کہہ رہا ہے کہ واپس جاؤ اور اپنے گھر والوں کو سلام کرکے ان کی مغفرت کے لیے دعا کرو۔ یہ سب باتیں کہنے والا کون ہے؟ یہ ہے ان کا مذاق اڑانے والو۔

(۳) عربا دیہیں ہمیشہ مالداروں کی طرف دیکھتے ہیں کہ اس نے بکرا پالا ہوگا۔ ہمیں ایسا لیے بکرا بانٹ دے۔ اللہ والے نہ صرف مالدار ہیں بلکہ رحمتِ الٰہیہ کے خزانے لیے بیٹھے ہیں۔ خدا کے خزانوں سے اپنا حصہ لینے کے لیے ان کی جانب دوڑتے رہنا۔ مالدار اپنی دولت سے زکوٰۃ اور خیرات بانٹتے ہیں لیکن اللہ والے اپنی خداداد دولت سے رحمتِ الٰہیہ کی خیرات بانٹتے ہیں۔ اس سے رکنے اور دوسروں کو روکنے نہ لگ جانا کیونکہ یہ خود محروم رہنا اور دوسروں کو محروم رکھنا ہے۔

(۴) اللہ والوں کی آرام گاہوں پر رحمتِ الٰہیہ کی بارش برستی رہتی ہے۔ وہاں پہنچنے والا محروم کیوں رہے گا؟ اگر اس بارش میں بھیگ نہ سکا تو ایک آدھ چھینٹا اس کے اوپر ضرور پڑ ہی جائے گا۔ اس حاضری کو بے سود یا خلاف شرع بتا کر کہیں اپنے پیروں پر کلہاڑی نہ مار لینا۔

(۵) اللہ والے اگرچہ ہرگز خدا نہیں ہیں لیکن وہ خدا سے ہرگز جدا نہیں ہیں کیونکہ وہ اللہ کے دوست ہیں۔ خدا ان کے ساتھ ہے۔ خدا سے ملنا ہو تو ان کے قریب ہو جانا کیونکہ ان سے دور ہونا خدا سے دور ہونا ہے' ان کا ہو رہنا خدا کا ہو رہنا ہے' ان کے خلاف زبان کھولنا اپنی دینی موت کو دعوت دینا' خدا کا غضب مول لینا' باری تعالیٰ سے اپنے خلاف اعلان جنگ کروانا اور جان بوجھ کر اپنے لیے فاردار بالا کوٹ منگوانا ہے۔

(۶) اللہ والے یقیناً اللہ کے دوست ہیں' ان سے محبت رکھنا اللہ سے محبت رکھنا ہے۔ ان کی عقیدت کا خوب اظہار کرنا اور ثابت قدم رہنا لیکن عقیدت سے آگے بڑھتے ہوئے انہیں خدا نہ بنالینا جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا تھا: ''وقالت اليهود عزير بن الله وقالت النصارى المسيح بن الله ''یعنی یہود بولے کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے (التوبہ:۳۰) نیز اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے: ''اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله والمسيح بن مريم وما امروا الا ليعبدوا الها واحدا لا اله الا هو سبحانه عما يشركون ''(التوبہ:۳۱) یعنی انہوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا اور مسیح ابن کریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کریں۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر وہی۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ آپ نے تلقین فرمائی کہ تم اللہ والوں کو یہود و نصاریٰ کی طرح اللہ یا اللہ کے بیٹے یا عبادت کے لائق نہ ٹھہرانا کیونکہ یہ بہت ہی بری بات ہے۔

(۷) ممکن ہے بری بات سے آپ کی مراد انبیائے کرام و اولیائے عظام کی قبروں کو مسجدیں بنانے سے ہو۔ جیسا کہ حضور نے خود ارشاد فرمایا ہے: ''اشتد غضب الله على قوم اتخذوا قبور انبيائهم مساجد ''یعنی اللہ کا بڑا غضب ہوا ان لوگوں پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا (موطا امام مالک) یعنی تم دیگر اقوام کی طرح انبیائے کرام اور اولیائے عظام کی قبروں کو سجدے نہ کرنا۔ انہیں مسجود لہٗ یا مسجود الیہ نہ ٹھہرالینا اور ان کی قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا کیونکہ ایسا کرنا بری بات ہے' ایسا کرنے والا بزرگوں کا عقیدت مند نہیں بلکہ اللہ کے غضب کو اپنے اوپر مسلط کرنے والا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵- بَابُ الشِّرْكَةِ فِي الضَّحَايَا وَعَنْ كَمْ تُذْبَحُ الْبَقَرَةُ وَالْبَدَنَةُ

ایک قربانی میں کئی آدمیوں کا شریک ہونا

Presented by www.ziaraat.com

٤٩٣- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ [illegible] عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ [illegible] عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ [illegible] وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ. (صحیح مسلم: ۱۳۱۸، ۳۵۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ [illegible] طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

[٥٤٦] **أَثَرٌ وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنَّا نُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدُ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک بکری ذبح کیا کرتے تھے، آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے اسے ذبح کرتا، پھر لوگوں نے فخر کے طور پر ہر ایک نے علیحدہ قربانی کرنا شروع کر دی۔

قَالَ مَالِكٌ وَأَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ أَنَّ الرَّجُلَ يَنْحَرُ عَنْهُ، وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ الْبَدَنَةَ، وَيَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ الْوَاحِدَةَ هُوَ يَمْلِكُهَا، وَيَذْبَحُهَا عَنْهُمْ، وَيُشْرِكُهُمْ فِيهَا. فَأَمَّا أَنْ يَشْتَرِيَ النَّفَرُ الْبَدَنَةَ، أَوِ الْبَقَرَةَ، أَوِ الشَّاةَ يَشْتَرِكُونَ فِيهَا فِي النُّسُكِ، وَالضَّحَايَا، فَيُخْرِجُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ حِصَّةً مِنْ ثَمَنِهَا وَيَكُونُ لَهُ حِصَّةٌ مِنْ لَحْمِهَا، فَإِنَّ ذَلِكَ يُكْرَهُ، وَإِنَّمَا سَمِعْنَا الْحَدِيثَ أَنَّهُ لَا يُشْتَرَكُ فِي النُّسُكِ، وَإِنَّمَا يَكُونُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الْوَاحِدِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اچھی بات جو میں نے ایک اونٹ، گائے یا بکری کے متعلق سنی، یہ ہے کہ آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے ایک اونٹ نحر کر دے یا گائے ذبح کر دے یا بکری جس کا وہ مالک ہو اسے ذبح کر کے ثواب میں ان سب کو شریک کر لے۔ اگر ایک اونٹ، گائے یا بکری خریدی جائے اور اس قربانی میں کئی آدمیوں کو شریک کرے اور ہر ایک اس کی قیمت کا حصہ دے اور حصے کے مطابق اسے گوشت ملے تو یہ مکروہ ہے اور ہم نے تو یہی بات سنی ہے کہ قربانی میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا اور سارے گھر والوں کی طرف سے ایک قربانی ہو سکتی ہے۔ ف

ف: امام مالک کا مذہب یہی ہے کہ ایک جانور ایک ہی گھر والوں کی طرف سے ہو خواہ وہ اونٹ یا گائے ہی کیوں نہ ہو اور مختلف حضرات کا اس کی قیمت اور گوشت میں شامل ہونا مکروہ ہے۔ نیز امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک ایک بکری سارے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک ایک بکری ایک ہی شخص کی جانب سے کفایت کرتی ہے، اگر گھر کے اندر کوئی اور بھی صاحب نصاب ہو تو اس پر علیحدہ قربانی واجب ہے، نیز امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونٹ، گائے اور بھینس وغیرہ بڑے جانوروں میں سات مختلف آدمی شریک ہو سکتے ہیں، اس طرح کہ ساتوں حضرات مساوی قیمت ادا کر دیں اور ساتوں مساوی گوشت بانٹ لیں۔ ہاں یہ بات دریں ایام بہت قابل لحاظ ہے کہ ان ساتوں شرکاء کا اہل سنت و جماعت سے ہونا ضروری ہے۔ اگر ایک بھی کسی دوسری جماعت کا فرد یعنی بد مذہب غیر سنی کو شامل کر لیا جو اہل سنت کو مشرک اور بدعتی وغیرہ بتاتا ہو تو باقی چھ حضرات کی قربانی بھی ضائع جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[٥٤٧] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ مَا نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَّا بَدَنَةً وَاحِدَةً، أَوْ بَقَرَةً وَاحِدَةً. قَالَ مَالِكٌ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی دی۔ امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ ابن شہاب نے دونوں میں سے کس کے متعلق فرمایا۔

Presented by www.ziaraat.com

٦- بَابُ الضَّحِيَّةِ عَمَّا فِي بَطْنِ

پیٹ کے بچے کی قربانی

[٥٤٨] مَالِكٌ- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الأَضْحَى

[۵۴۸] امام مالک نے کہا مجھ سے یحییٰ نے بیان کیا مالک سے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ عید الاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن تک ہے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلُ ذَلِكَ.

امام مالک کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی بات پہنچی۔

[٥٤٩] مَالِكٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَرْأَةِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اس بچے کی جانب سے قربانی نہیں کیا کرتے تھے جو عورت کے پیٹ میں ہو۔

قَالَ مَالِكٌ الضَّحِيَّةُ سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلَا أُحِبُّ لِأَحَدٍ مِمَّنْ قَوِيَ عَلَى ثَمَنِهَا أَنْ يَتْرُكَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ قربانی سنت ہے واجب نہیں اور مجھے یہ پسند نہیں کہ ایک آدمی قربانی خریدنے کی طاقت رکھتا ہو اور پھر بھی ترک کر دے۔ف

ف: امام مالک' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر اس مسلمان کے لیے قربانی کرنا سنتِ مؤکدہ ہے جو قربانی کا جانور خریدنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ ایک روایت میں امام احمد کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب اور غریبوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر قربانی واجب ہے جب کہ وہ آزاد اور مقیم ہو۔ حضرات صاحبین کا بھی یہی مذہب ہے اور یہی موقف زیادہ مضبوط اور کتاب وسنت سے زیادہ قریب نظر آتا ہے۔ ترمذی' ابوداؤد اور نسائی میں اس کے متعلق روایات موجود ہیں۔

یہاں ایک بات اور ملحوظ خاطر رہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی جانب سے بھی قربانی دی ہے۔ مثلاً حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سینگوں والے دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ اس روایت کے آخر میں حضور یوں گویا ہیں: ''اللھم منک ولک عن محمد و امته بسم الله و الله اکبر'' (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) یعنی اے اللہ! یہ تیری عطا سے ہے' تیرے لیے ہے محمد اور اس کی امت کی طرف سے' پھر تسمیہ وتکبیر کہی۔ معلوم ہوا کہ حضور نے اس قربانی کے ثواب میں اپنی امت کو بھی شامل فرمالیا' عام اس سے کہ وہ غریب ہوں یا امیر' نیک ہوں یا بد' اب موجود ہیں یا جو قیامت تک پیدا ہوں گے' سب کو اس کے ثواب سے حصہ مل جائے اللہ غنی' امت پر سرکار کا یہ کرم۔ سبحان اللہ! یہ کرم نوازی

مسند امام احمد' ترمذی اور ابوداؤد کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''قال بسم الله و الله اکبر اللھم هذا عنی وعمن لم یضح من امتی'' یعنی کہا: بسم اللہ اللہ اکبر' اے اللہ! یہ میری طرف سے ہے اور میرے ہر اس امتی کی طرف سے جو قربانی نہ کر سکے۔ سبحان اللہ!

جائے غور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کو ذبح کرتے وقت اپنی امت کا ذکر بھی فرمایا جس کے لیے آپ ایصال ثواب کر رہے تھے۔ پہلی روایت میں تسمیہ وتکبیر سے پہلے آپ نے امت کا نام لیا اور دوسری روایت میں تسمیہ وتکبیر کہنے کے بعد ان کی وضاحت فرمائی جن کے لیے ایصالِ ثواب کیا جا رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے لیے جانور کو اگر کسی کی جانب منسوب کیا جائے تو اس کی حلت میں قطعاً کوئی فرق نہیں آتا خواہ بوقت ذبح بھی اس کا ذکر کر دیا جائے جس کے لیے ایصال ثواب کیا جا رہا ہو۔ بزرگوں کے لیے ایصال ثواب کرنے کی غرض سے جانور ذبح کرنے والے سچے اور پکے مسلمانوں پر بعض مبتدعین زمانہ بڑی بے دردی سے کفر

Presented by www.ziaraat.com

وشرک کی بمباری کرتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کے گوشت، دیگ کھانوں اور مٹھائی وغیرہ کو بھی حرام اور پلید بتاتے رہتے ہیں۔ ہم امید

کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی ذاتی فعل کی وجہ سے کفر و شرک کی راہیں آسان ہو گئیں۔ والدین الوثیق

مالک اوثق سے توثیق دیں مانگ لو

نورِ ایمان صدقِ یقین مانگ لو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۴- كِتَابُ الذَّبَائِحِ

ذبح کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيْحَةِ

ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنے کا بیان

۴۹۳- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ، وَلَا نَدْرِيْ هَلْ سَمَّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا اَمْ لَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوْهَا.

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ.

صحیح البخاری (۷۳۹۸)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھتے ہوئے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! بعض بدو ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس پر بسم اللہ پڑھی تھی یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے۔ ف

ف: یہ حدیث اگرچہ دورِ اسلام کی ابتداء سے متعلق بتائی جاتی ہے لیکن آج کے پرفتن دور میں اصل عظیم کا کام دیتی ہے۔ آج جب کہ مدعیان اسلام نے رنگ برنگے روپ دھار رکھے ہیں اور مقدس شجر اسلام میں پوری جرأت اور بے باکی کے ساتھ غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائی ہوئی ہیں تو ہمیں کیا معلوم کہ جو گوشت ہمارے سامنے ہے وہ کس قسم کے مسلمان کا ذبیحہ ہے؟ اس کا ذبیحہ حلال بھی ہے یا از روئے شرح حلال نہیں؟ دریں حالات ایسے مشکوک گوشت کو کھانے سے پہلے اس پر بسم اللہ پڑھ لینا بہت ہی ضروری ہے تاکہ فرمانِ رسالت کے مطابق اس کا کھانا حلال ہو جائے اور اس کے متعلق عند اللہ باز پرس نہ ہو۔

[۵۵۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ اَمَرَ غُلَامًا لَهٗ اَنْ يَذْبَحَ ذَبِيْحَةً، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَذْبَحَهَا قَالَ لَهٗ سَمِّ اللّٰهَ. فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ قَدْ سَمَّيْتُ. فَقَالَ لَهٗ سَمِّ اللّٰهَ وَيْحَكَ. قَالَ لَهٗ قَدْ سَمَّيْتُ اللّٰهَ. فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهَا اَبَدًا.

عبد اللہ بن عیاش بن ابو ربیعہ مخزومی نے اپنے غلام سے ایک جانور ذبح کرنے کو کہا۔ جب وہ ذبح کرنے لگا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ۔ غلام نے کہا کہ میں بسم اللہ پڑھ چکا، فرمایا کہ تیری خرابی ہو بسم اللہ پڑھ۔ اس نے کہا کہ میں بسم اللہ پڑھ چکا۔ عبد اللہ بن عیاش نے اس سے کہا کہ خدا کی قسم! میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ ف

ف: جس جانور پر ذبح کرتے وقت قصداً بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اس کا کھانا

Presented by www.ziaraat.com

قطعاً حلال نہیں ہے۔ دوسری یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو وہ حلال ہے اس کا گوشت کھانے

سے اس جانور کی حلت واقعاً متاثر نہیں ہوتی۔ اس مجبور جانور نے اس کے خلاف سخت مزاحمت کی ہوگی۔ ان تصرات سے بزرگوں نے ایسان ثوابت کی نیز وہموں نے یہ حادثے کی شکل قرار دے کر یہ ثبوت فراہم کیا ہوتا ہے کہ انبیائے کرام اولیائے عظام ان کرم فرماؤں کی نظر میں بتوں سے ذرا بھی مختلف نہیں ہیں اور ان حرکتوں سے انہوں نے عقیدت کے سارے مظاہرے کو بت پرستی کی جدید صورت ہیں۔ جو حضرات اسے اپنی خانہ ساز توحید کے خلاف بتا کر بت پرستی ٹھہراتے ہیں ان کی بت پرست نوازی اور بت پرستوں سے پرستش کی حد تک پیار تاریخ انسانیت کا ایک حیرت انگیز باب ہے۔ اس ضمن میں تیسری بات یہ بھی مدِ نظر رکھنی چاہیے کہ تسمیہ پڑھ کر اللہ کا نام لے کر ذبح کرنے سے صرف وہی جانور حلال ہوتا ہے جس کا ذبح کرنا شرعاً جائز ہو۔ جس طرح کتے اور گدھے کو خواہ کتنا ہی اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے وہ ہرگز حلال نہیں ہو سکتے اور ان کا گوشت کھانا قطعاً جائز نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح چوری، غصب اور رشوت وغیرہ حرام ذرائع سے حاصل کیے ہوئے جانور ایسے حرام ذرائع سے حاصل کی ہوئی رقم سے خریدے ہوئے جانور کا گوشت حرام ہی رہتا ہے، ہرگز حلال نہیں ہو سکتا۔ ہاں جن دوسرے لوگوں نے بے خبری کے باعث اس کا گوشت کھایا ان کے لیے وہ کتے اور گدھے کے گوشت کی طرح نہیں ہے۔ حرام روزی کے جسم پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کے مناظر آج آنکھوں کے سامنے ہیں۔ انسان کے بننے اور بگڑنے کا دارومدار بڑی حد تک اس کی روزی پر منحصر ہے۔ پاک ہونے کے لیے پاک روزی ضروری ہے۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

۲- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الذَّكَاةِ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ

کسی جانور کو مجبوراً ذبح کرنا

۴۹۴- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً لَهُ بِأُحُدٍ فَأَصَابَهَا الْمَوْتُ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ فَكُلُوهَا.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ بنی حارثہ میں سے ایک انصاری اپنی اونٹنی کو احد پہاڑ پر چرا رہا تھا۔ اچانک اونٹنی مرنے لگی تو اس نے ایک دھار والی لکڑی سے اسے ذبح کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اسے کھالو۔

۴۹۵- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ مُعَاذِ ابْنِ سَعْدٍ، أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِسَلْعٍ، فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا، فَذَكَّتْهَا بِحَجَرٍ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا فَكُلُوهَا.

صحیح البخاری (۵۵۰۵)

معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر بکریاں چرا رہی تھی کہ ایک بکری مرنے لگی۔ لونڈی نے اسے ایک پتھر سے ذبح کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، اسے کھالو۔

[۵۵۱] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عربی نصاریٰ کے ذبیحہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اس میں حرج نہیں

Presented by www.ziaraat.com

ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا ' وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ [۵:۵۱].

[۵۵۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ مَا قَرَأَ الْأَوْدَاجَ فَكُلُوهُ

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا ذُبِحَ بِهِ إِذَا بَضَعَ ' فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا اضْطُرِرْتَ إِلَيْهِ.

اور یہ آیت پڑھی "اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے"۔

[۵۵۲] اثر- اور مجھ سے بیان کیا امام مالک نے یہ بات پہنچی ہے انہیں کہ عبداللہ بن عباس کہتے تھے جو چیز گلا کاٹ دے اس کو کھاؤ۔

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے: جب تمہیں مجبوری ہو تو جس چیز کے ساتھ ذبح کرو اور وہ کاٹ دے تو کوئی حرج نہیں۔

۳- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الذَّبِيحَةِ فِي الذَّكَاةِ

جس ذبیحہ کا کھانا مکروہ ہے

[۵۵۳] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيَى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عُقَيْلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ' أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ شَاةٍ ذُبِحَتْ ' فَتَحَرَّكَ بَعْضُهَا ' فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْكُلَهَا ' ثُمَّ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ' فَقَالَ إِنَّ الْمَيْتَةَ لَتَتَحَرَّكُ ' وَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ.

ابو مرہ نے حضرت ابو ہریرہ سے اس بکری کے بارے میں پوچھا جسے ذبح کر دیا گیا لیکن اس کا کوئی حصہ حرکت کر رہا ہو۔ انہوں نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت زید بن ثابت سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ مردہ بھی حرکت کرتا ہے اور اس سے منع کر دیا۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ شَاةٍ تَرَدَّتْ ' فَتَكَسَّرَتْ ' فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا ' فَذَبَحَهَا ' فَسَالَ الدَّمُ مِنْهَا وَلَمْ تَتَحَرَّكْ ' فَقَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ ذَبَحَهَا ' وَنَفْسُهَا يَجْرِي وَهِيَ تَطْرِفُ فَلْيَأْكُلْهَا.

امام مالک سے اس بکری کے متعلق پوچھا گیا جو اوپر سے گر پڑی اور اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ مالک نے اسے دیکھ کر ذبح کر دیا' اس سے خون بہا لیکن اس نے حرکت نہیں کی۔ امام مالک نے فرمایا کہ ذبح کے وقت اگر اس کا سانس چل رہا تھا اور پتلیاں پھر رہی تھیں تو اسے کھالو۔

۴- بَابُ ذَكَاةِ مَا فِي بَطْنِ الذَّبِيحَةِ

اگر ذبیحہ کے پیٹ سے بچہ برآمد ہو

[۵۵۴] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيَى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا نُحِرَتِ النَّاقَةُ فَذَكَاةُ مَا فِي بَطْنِهَا فِي ذَكَاتِهَا إِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهُ وَنَبَتَ شَعْرُهُ ' فَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ ذُبِحَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے کہ جب اونٹنی کو نحر کر دیا گیا تو اس کے پیٹ کا بچہ بھی پاک ہو گیا جبکہ اس کے اعضا مکمل ہو گئے ہوں اور اس کے بال نکل آئے ہوں۔ اگر بچہ اپنی والدہ کے جسم سے زندہ پیدا ہو تو اسے ذبح کیا جائے تا کہ اس کے پیٹ سے خون جاری ہو جائے۔

[۵۵۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ ' عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَكَاةُ مَا فِي بَطْنِ الذَّبِيحَةِ فِي ذَكَاةِ أُمِّهِ إِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهُ وَنَبَتَ شَعْرُهُ.

یزید بن عبداللہ بن قسیط لیثی سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے: ماں کی ذکوٰۃ سے پیٹ کے بچے کی ذکاۃ ہو جاتی ہے جبکہ اس کی تخلیق مکمل ہو چکی ہو اور اس کے بال نکل آئے ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۵ كِتَابُ الصَّيْدِ

۱ بَابُ تَرْكِ أَكْلِ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاضُ وَالْبُنْدُقَةُ

[۵۵۶] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ رَمَيْتُ طَائِرَيْنِ بِحَجَرٍ، وَاَنَا بِالْحُرُفِ فَاَصَبْتُهُمَا، فَاَمَّا اَحَدُهُمَا، فَمَاتَ، فَطَرَحَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُذَكِّيْهِ بِقَدُوْمٍ، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُذَكِّيَهٗ، فَطَرَحَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَيْضًا.

[۵۵۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَكْرَهُ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاضُ وَالْبُنْدُقَةُ.

[۵۵۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُقْتَلَ الْاِنْسِيَّةُ بِمَا يُقْتَلُ بِهِ الصَّيْدُ مِنَ الرَّمْيِ وَاَشْبَاهِهٖ.

قَالَ مَالِكٌ وَلَا اَرٰى بَاْسًا بِمَا اَصَابَ الْمِعْرَاضُ اِذَا خَسَقَ وَبَلَغَ الْمَقَاتِلَ اَنْ يُؤْكَلَ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ﴾ (المائدہ:۹۴) قَالَ فَكُلُّ شَيْءٍ نَالَهُ الْاِنْسَانُ بِيَدِهٖ، اَوْ رُمْحِهٖ، اَوْ بِشَيْءٍ مِنْ سِلَاحِهٖ، فَاَنْفَذَهٗ وَبَلَغَ مَقَاتِلَهٗ، فَهُوَ صَيْدٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

[۵۵۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَهْلَ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِذَا اَصَابَ الرَّجُلُ الصَّيْدَ فَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ مِنْ مَاءٍ، اَوْ كَلْبٍ غَيْرِ مُعَلَّمٍ لَمْ يُؤْكَلْ ذٰلِكَ الصَّيْدُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ سَهْمُ الرَّامِيْ قَدْ قَتَلَهٗ، اَوْ بَلَغَ مَقَاتِلَ الصَّيْدِ حَتّٰى لَا يَشُكَّ اَحَدٌ فِيْ اَنَّهٗ هُوَ قَتَلَهٗ، وَاَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ لِلصَّيْدِ حَيَاةٌ بَعْدَهٗ.

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ الصَّيْدِ،

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۵ کتاب الصید

۱ باب شکار کا حکم جو کہ چھرے اور غلیل سے مارا گیا ہو

نافع کا بیان ہے کہ میں نے حرف کے مقام پر ایک پتھر سے دو چڑیاں شکار کیں۔ پس انہیں لے لیا تو ان میں سے ایک مر گئی تو حضرت عبداللہ بن عمر نے وہ پھینک دی۔ حضرت عبداللہ بن عمر دوسری کو بسولے سے ذبح کرنے کے لیے دوڑے تو ذبح کرنے سے پہلے وہ بھی مر گئی۔ پس حضرت عبداللہ نے وہ بھی پھینک دی۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد اسے مکروہ شمار کرتے تھے جس کو لاٹھی یا بندوق سے مارا جائے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب پالتو جانوروں کو شکار کے مانند تیر وغیرہ سے مارنے کو مکروہ جانتے تھے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس لاٹھی میں نوکدار لوہا لگا ہوا ہو اور اس نوک سے جانور زخمی کیا جائے تو اس کا کھانا درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ایمان والو! ضرور اللہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے جس تک تمہارا ہاتھ اور نیزے پہنچیں''۔ فرمایا کہ جس چیز تک آدمی کا ہاتھ، برچھی یا کوئی اور ہتھیار پہنچے پس وہ اسے مارے یا قتل کرے تو وہ شکار ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

امام مالک نے اہل علم حضرات کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی نے کسی شکار کو زخمی کیا، پھر کسی دوسری چیز نے بھی اس پر مدد کی جیسے پانی یا بغیر سکھائے ہوئے کتے نے تو وہ شکار نہیں کھایا جائے گا۔ ماسوائے اس صورت کے کہ یہ یقین ہو کہ شکار تیر مارنے والے کے تیر سے مرا ہے اور کسی کو بھی اس میں شک نہ رہے کہ اسی نے قتل کیا ہے اور اس کے بعد شکار زندہ نہ رہا ہو۔

میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس شکار کے

Presented by www.ziaraat.com

وَاِنْ غَابَ عَنْكَ مَصْرَعُهُ اِذَا وَجَدْتَ بِهِ اَثَرًا مِنْ
[illegible]

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَيْدِ الْمُعَلَّمَاتِ

[۵۶۰] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ كُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ اِنْ قَتَلَ وَاِنْ لَمْ يَقْتُلْ.

[۵۶۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ نَافِعًا يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاِنْ اَكَلَ وَاِنْ لَمْ يَاْكُلْ.

[۵۶۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ اِذَا قَتَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ سَعْدٌ كُلْ وَاِنْ لَمْ تَبْقَ اِلَّا بَضْعَةٌ وَاحِدَةٌ.

[۵۶۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْبَازِيْ وَالْعُقَابِ وَالصَّقْرِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ يَفْقَهُ كَمَا تَفْقَهُ الْكِلَابُ الْمُعَلَّمَةُ فَلَا بَاْسَ بِاَكْلِ مَا قَتَلَتْ مِمَّا صَادَتْ اِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلٰى اِرْسَالِهَا.

قَالَ مَالِكٌ وَاَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الَّذِيْ يَتَخَلَّصُ الصَّيْدَ مِنْ مَخَالِبِ الْبَازِيْ اَوْ مِنَ الْكَلْبِ ثُمَّ يَتَرَبَّصُ بِهٖ فَيَمُوْتُ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ.

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا قُدِرَ عَلٰى ذَبْحِهٖ وَهُوَ فِيْ مَخَالِبِ الْبَازِيْ اَوْ فِي الْكَلْبِ فَيَتْرُكُهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى ذَبْحِهٖ حَتّٰى يَقْتُلَهُ الْبَازِيْ اَوِ الْكَلْبُ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ.

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَنَالُهٗ وَهُوَ حَيٌّ فَيُفَرِّطُ فِيْ ذَبْحِهٖ حَتّٰى يَمُوْتَ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ.

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَرْسَلَ كَلْبَ الْمَجُوْسِيِّ الضَّارِيَ فَصَادَ اَوْ

کھانے میں کوئی حرج نہیں جو تمہارا زخم کھا کر غائب ہو جائے اور
[illegible]

سدھائے ہوئے جانوروں کے ذریعے شکار کرنا

نافع سے روایت ہے کہ سدھائے ہوئے کتے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے: اس جانور کو کھا لو جسے تمہارے لیے شکار کیا ہو خواہ جان سے مار دیا ہو یا نہ مارا ہو۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: خواہ اس میں سے کھا لیا ہو یا نہ کھایا ہو۔

امام مالک کو حضرت سعد بن ابی وقاص کی یہ بات پہنچی کہ جب ان سے سدھائے ہوئے کتے کے متعلق پوچھا گیا کہ جب کتا شکار کو مار دے تو؟ سعد نے فرمایا کہ اسے کھا لو اگرچہ اس میں سے ایک بوٹی ہی باقی بچی ہو۔

امام مالک نے بعض اہل علم حضرات کو فرماتے ہوئے سنا کہ باز، عقاب یا صقر وغیرہ جانور کو کتے کی طرح سدھا لیا جائے تو اس کے قتل کیے ہوئے جانور کو کھانے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اسی نے شکار کیا اور اسے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں یہ میں نے جھوٹ سنا کہ جو شکار باز یا کتے سے چھوٹ کر مر جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے ذبح کرنے پر قدرت پائی جبکہ وہ باز کے پنجے یا کتے کے منہ میں تھا، پھر اسے رہنے دیا حالانکہ وہ اس کے ذبح کرنے پر قادر تھا یہاں تک کہ باز یا کتے نے اسے جان سے مار دیا تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح جس جانور کو تیر مارا، پھر اسے زندہ پایا اور ذبح کرنے میں دیر کی یہاں تک کہ وہ مر گیا تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس بات پر ہم سب متفق ہیں کہ اگر مسلمان کسی مجوسی یا موذی کے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ : اِنَّهٗ اِذَا كَانَ مُعَلَّمًا فَاَكْلُ ذٰلِكَ الصَّيْدِ حَلَالٌ لَا بَاْسَ بِاَكْلِهٖ ، وَاِذَا اَرْسَلَ الْمَجُوْسِيُّ كَلْبَ الْمُسْلِمِ الضَّارِيَ عَلٰى صَيْدٍ ، فَاَخَذَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يُؤْكَلُ ذٰلِكَ الصَّيْدُ اِلَّا اَنْ يُّذَكّٰى ، وَاِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ قَوْسِ الْمُسْلِمِ وَنَبْلِهٖ يَاْخُذُهَا الْمَجُوْسِيُّ فَيَرْمِيْ بِهَا الصَّيْدَ فَيَقْتُلُهٗ ، وَبِمَنْزِلَةِ شَفْرَةِ الْمُسْلِمِ يَذْبَحُ بِهَا الْمَجُوْسِيُّ ، فَلَا يَحِلُّ اَكْلُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

چھوڑے اور وہ شکار مارے تو اس کا کھانا جائز ہے کوئی حرج نہیں

بجوسی نے شکار کرے تو وہ شکار اور اس سے ذبح کیا ہوا حلال ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اور جب مجوسی نے مسلمان کے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس نے پکڑ لیا تو اس شکار کے نہیں کھایا جائے گا مگر یہ کہ اسے ذبح کر لیا جائے اور اس کی مثال مسلمان کے کمان و تیر جیسی ہے کہ اسے لے کر مجوسی شکار مارے اور مسلمان کی چھری سے جسے مجوسی ذبح کرے تو اس میں سے ذرا سا بھی کھا لینا حلال نہیں۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَيْدِ الْبَحْرِ

دریائی شکار کا بیان

[٥٦٤] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّا لَفَظَ الْبَحْرُ ، فَنَهَاهُ عَنْ اَكْلِهٖ.

قَالَ نَافِعٌ ثُمَّ انْقَلَبَ عَبْدُ اللّٰهِ فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَاَ ﴿اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ﴾ (المائدة:٩٦) قَالَ نَافِعٌ فَاَرْسَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِاَكْلِهٖ.

عبدالرحمٰن بن ابو ہریرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ جس جانور کو دریا پھینک دے؟ انہوں نے اس کے کھانے سے منع فرمایا۔

نافع کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبداللہ واپس گئے قرآن مجید منگوایا اور پڑھا: ''تمہارے لیے دریائی شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے''۔ نافع نے کہا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابو ہریرہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

[٥٦٥] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ سَعْدٍ الْجَارِيْ مَوْلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْحِيْتَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، اَوْ تَمُوْتُ صَرَدًا فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ. قَالَ سَعْدٌ ثُمَّ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

سعد الجاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان مچھلیوں کے بارے میں پوچھا جو ایک دوسری کو کھا جاتی ہیں یا سردی سے مر جاتی ہیں؟ فرمایا کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

[٥٦٦] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ الزِّنَادِ ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بِمَا لَفَظَ الْبَحْرُ بَاْسًا.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن ثابت دونوں حضرات اس مچھلی کو کھانے میں کوئی حرج محسوس نہ کرتے جس کو دریا نے پھینکا ہو۔

[٥٦٧] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ الزِّنَادِ ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جار کے کچھ باشندے آئے اور انہوں نے مروان بن حکم سے دریا کے پھینکے

Presented by www.ziaraat.com

الْجَارِ قَدِمُوْا ' فَسَاَلُوْا مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ عَمَّا لَفَظَ [illegible] اَنْ يَّاْتِيَ [illegible] فَانْطَلَقَا اِلَيْهِمَا عِنْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَوْنِيْ ' فَاَخْبَرُوْنِيْ مَاذَا يَقُوْلَانِ؟ فَاَتَوْهُمَا ' فَسَاَلُوْهُمَا ' فَقَالَا لَا بَاْسَ بِهٖ ' فَاَتَوْا مَرْوَانَ ' فَاَخْبَرُوْهُ ' فَقَالَ مَرْوَانُ قَدْ قُلْتُ لَكُمْ.

ہوئے شکار کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج [illegible] مجھے بتائیں تاکہ ان دونوں حضرات سے یا فرمایا۔ پس وہ ان دونوں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پوچھا تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ پس وہ مروان کے پاس آئے اور انہیں بتایا' مروان نے کہا کہ میں نے بھی تم سے یہی کہا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا بَاْسَ بِاَكْلِ الْحِيْتَانِ يَصِيْدُهَا الْمَجُوْسِيُّ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ان مچھلیوں کے کھانے میں کوئی حرج نہیں جن کو مجوسیوں نے شکار کیا ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سمندر کے بارے میں فرمایا کہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِذَا اُكِلَ ذٰلِكَ مَيْتًا ' فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ صَادَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب یہ مردہ کھانا بھی حلال ہے تو کسی کے شکار کرنے سے کیا نقصان ہوگا۔

٤- بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

دانتوں والے ہر درندے کا حرام ہونا

٤٩٦- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ ' عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ. صحیح البخاری (۵۵۳۰) صحیح مسلم (٤٩٦٥ تا ٤٩٦٧)

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دانتوں سے پھاڑ کھانے والے ہر درندے کا کھانا حرام ہے۔

٤٩٧- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ ' عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَكْلُ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ حَرَامٌ. قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

صحیح مسلم (٤٩٦٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دانتوں سے پھاڑ کر کھانے والے ہر درندے کا کھانا حرام ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

٥- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ اَكْلِ الدَّوَابِّ

جن جانوروں کا کھانا مکروہ ہے

حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي الْخَيْلِ ' وَالْبِغَالِ ' وَالْحَمِيْرِ ' اَنَّهَا لَا تُؤْكَلُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً﴾ (النحل: ٨) وَقَالَ تَبَارَكَ وَ

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ گھوڑے' خچر اور گدھے کے بارے میں یہ میں نے خوب سنا کہ انہیں نہ کھایا جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے'' اور مویشیوں کے

Presented by www.ziaraat.com

تَعَالٰی فِی الْاَنْعَامِ ﴿لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴾ [غافر ۷۹، وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ﴿لِتَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ﴾ [الحج ۳۴] ﴿فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾ [الحج ۳۶]

بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ'' اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''اللہ کا نام لو اس پر جو اس نے تمہیں چوپایوں میں سے دیا'' نیز فرمایا ''تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ اور مانگنے والے کو بھی کھلاؤ۔''

قَالَ مَالِكٌ وَسَمِعْتُ اَنَّ الْبَائِسَ هُوَ الْفَقِيْرُ وَاَنَّ الْمُعْتَرَّ هُوَ الزَّائِرُ. قَالَ مَالِكٌ فَذَكَرَ اللّٰهُ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِلرُّكُوْبِ وَالزِّيْنَةِ وَذَكَرَ الْاَنْعَامَ لِلرُّكُوْبِ وَالْاَكْلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ''البائس'' تو فقیر کو کہتے ہیں اور ''المعتر'' بھیک مانگنے والا۔ امام مالک نے فرمایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے گھوڑے، خچر اور گدھے کو سواری اور زینت کے لیے بنایا ہے اور دوسرے چوپایوں کو سواری اور کھانے کے لیے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْقَانِعُ هُوَ الْفَقِيْرُ اَيْضًا.

امام مالک نے فرمایا کہ ''القانع'' بھی فقیر کو کہتے ہیں۔

٦- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھال کا بیان

٤٩٨- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ كَانَ اَعْطَاهَا مَوْلَاةً لِمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ اَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا.

صحیح البخاری (۱۴۹۲) صحیح مسلم (۸۰۴ تا ۸۰۶۔ ۸۰۸)

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو حضرت میمونہ ام المؤمنین کے غلام کو دی گئی تھی۔ فرمایا کہ اس کی کھال کو کیوں کام میں نہ لائے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو مردار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا کھانا ہی تو حرام ہے۔

٤٩٩- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ.

صحیح مسلم (۸۱۰ تا ۸۱۳)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کھال کی دباغت کر لی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

٥٠٠- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ.

سنن ابو داؤد (۴۱۲۴) سنن ترمذی (۱۷۲۸) سنن نسائی (۴۲۶۳) سنن ابن ماجہ (۳۶۱۲)

محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان کی والدۂ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مردار کی کھال سے دباغت کے بعد فائدہ اٹھانا چاہیے۔

٧- بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُضْطَرُّ اِلٰى اَكْلِ الْمَيْتَةِ

جو مردار کھانے پر مجبور ہو جائے

Presented by www.ziaraat.com

حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّ أَحْسَنَ مَا

[illegible]

طَرَحَهَا.

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يُضْطَرُّ إِلَى الْمَيْتَةِ أَيَأْكُلُ مِنْهَا وَهُوَ يَجِدُ تَمْرَ الْقَوْمِ أَوْ زَرْعَهُمْ أَوْ غَنَمَهُمْ بِمَكَانِهِ ذَلِكَ؟ قَالَ مَالِكٌ إِنْ ظَنَّ أَنَّ أَهْلَ ذَلِكَ التَّمْرِ، أَوِ الزَّرْعِ، أَوِ الْغَنَمِ يَتَصَدَّقُونَهُ بِصُرُورَتِهِ حَتَّى لَا يُعَدَّ سَارِقًا، فَتُقْطَعَ يَدُهُ رَأَيْتُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ أَيِّ ذَلِكَ وَجَدَ مَا يَرُدُّ جُوعَهُ، وَلَا يَحْمِلُ مِنْهُ شَيْئًا، وَذَلِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ الْمَيْتَةَ، وَإِنْ هُوَ خَشِيَ أَنْ لَا يُصَدَّقُوهُ، وَأَنْ يُعَدَّ سَارِقًا بِمَا أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ، فَإِنَّ أَكْلَ الْمَيْتَةِ خَيْرٌ لَهُ عِنْدِي، وَلَهُ فِي أَكْلِ الْمَيْتَةِ عَلَى هٰذَا الْوَجْهِ سَعَةٌ، مَعَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَعْدُوَ عَادٍ مِمَّنْ لَمْ يُضْطَرَّ إِلَى الْمَيْتَةِ يُرِيدُ اسْتِجَازَةَ أَخْذِ أَمْوَالِ النَّاسِ، وَزُرُوعِهِمْ، وَثِمَارِهِمْ بِذٰلِكَ بِدُونِ اضْطِرَارٍ

[illegible]

پر مجبور ہو جائے کہ اگر اسے کسی کے پھل کھیتی یا کوئی وغیرہ ملیں تو مردار کی جگہ انہیں کھالے یا نہیں؟ امام مالک نے فرمایا کہ اگر پھلوں، کھیتی یا بکریوں کا مالک اس کے اضطرار (مجبوری) کو محسوس کرلے گا اور اسے چور شمار کر کے ہاتھ نہیں کٹوائے گا تو جو چیز پائی ہے اسے کھا کر اپنی بھوک بجھالے اور جمع کر کے نہ رکھے اور یہ مجھے مردار کھانے سے زیادہ پسند ہے اور اگر یہ خدشہ ہو کہ وہ اسے سچا نہیں سمجھے گا اور اس حرکت کے باعث اسے چور شمار کرے گا تو اس حالت میں میرے نزدیک اس کا مردار کو کھالینا بہتر ہے اور اس وجہ سے اس کے لیے مردار کھانے کی گنجائش ہے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ جو مردار کھانے پر مجبور نہیں ہوگا اسے بھی لوگوں کے مال، کھیتیاں اور پھل کھانے کی اجازت مل جائے گی، حالانکہ انہیں کوئی مجبوری نہ ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو میں نے سنا یہ بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٢٦- كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

١- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقے کے متعلق روایات

٥٠١- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أُحِبُّ الْعُقُوقَ، وَكَأَنَّهُ إِنَّمَا كَرِهَ الِاسْمَ.

وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ، فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ. سنن ابوداؤد (٢٨٤٢) سنن نسائی (٤٢٢٣)

بنی ضمرہ کے ایک آدمی نے اپنے والد ماجد سے روایت ہے کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کہ میں عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا گویا اس نام کو ناپسند فرمایا۔

اور فرمایا کہ جس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ ف

ف: بچے کا عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ فرض یا واجب نہیں ہے کہ اسے ضروری سمجھا جائے۔ صاحبِ استطاعت کرے تو اچھا ہے، ثواب پائے گا، لیکن قرض لے کر کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور لڑکے کی طرف سے دو ہوں۔ کچا گوشت تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر کھلا دیا جائے، جو ممکن ہو اور آسانی کر لیا جائے وہ بہتر ہے۔ عقیقے کے گوشت سے گھر والے

Presented by www.ziaraat.com

بھی کھا سکتے ہیں اور بچے کے تمام رشتہ دار کھا سکتے ہیں۔ کسی کے لیے کوئی ممانعت نہیں ہے۔ عقیقے کے جانور کی ہڈی نہ توڑنا اور اس

[۵۶۸] اثر- وحدثني عن مالك عن جعفر بن محمد عن أبيه أنه قال وزنت فاطمة بنت رسول الله ﷺ شعر حسن وحسين وزينب وأم كلثوم فتصدقت بزنة ذالك فضة.

امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے امام حسن، امام حسین، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم کے بال اتروا کر ان کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔

[۵۶۹] اثر- وحدثني عن مالك، عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن، عن محمد بن علي بن الحسين أنه قال وزنت فاطمة بنت رسول الله ﷺ شعر حسن وحسين فتصدقت بزنته فضة.

محمد بن علی بن حسین (امام محمد باقر) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے امام حسن اور امام حسین کے بالوں کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔ ف

ف: عقیقے کے بارے میں حضرت عائشہ، حضرت ام کرز، حضرت بریدہ، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت سلمان بن عامر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت آئی ہے۔ حضرت سمرہ کی روایت میں ہے کہ عقیقہ کرنے تک گویا بچہ گروی رکھا ہوا ہوتا ہے۔ ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کرے۔ اس کا نام رکھے اور اس کا سر منڈائے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی) امام محمد باقر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امام حسن کا عقیقہ ایک بکری سے کیا اور بالوں کے برابر چاندی خیرات کی جو ایک درہم یا اس سے کم تھی (ترمذی) حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امام حسن اور امام حسین کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے کیا (ابوداؤد) لیکن ان سے ہی یہ بھی روایت ہے کہ دو دو مینڈھوں سے کیا (نسائی) عمرو بن شعیب کی روایت میں ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے اور اسے بچے کی طرف سے قربانی کہیں تو بہتر ہے (ابوداؤد، نسائی) نیز رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کان میں بوقتِ ولادت نماز جیسی اذان کہی تھی۔ چونکہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے، بچے کے کان میں اس وقت اذان کہنا سنت ہے۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے اور مستحب ہے کہ بچے کے کان میں یہ بھی کہہ دیا جائے: ''واعیذها بک وذریتها من الشیطان الرجیم''. (ترمذی، ابوداؤد) واللہ تعالیٰ اعلم

۲- بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَقِيقَةِ

عقیقے کا طریقہ

[۵۷۰] اثر- حدثني يحيى، عن مالك، عن نافع، أن عبد الله بن عمر لم يكن يسأله أحد من أهله عقيقة إلا أعطاه إياها، وكان يعق عن ولده بشاة شاة عن الذكور والإناث.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے جب ان کے کسی بچے کے عقیقے کی بابت کہا جاتا تو اپنے ہر بچے کے عقیقے میں خواہ لڑکی ہو یا لڑکا ایک بکری دیا کرتے تھے۔

[۵۷۱] اثر- وحدثني عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن، عن محمد بن إبراهيم بن الحارث

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ عقیقہ کرنا مستحب ہے خواہ

Presented by www.ziaraat.com

التَّيْمِيِّ ' اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَسْتَحِبُّ الْعَقِیْقَةَ وَلَوْ عُصْفُوْرًا.

ایک چڑیا ہی کیوں نہ دی جائے۔

۵۰۱- **وحدثنی** عن مالک ' انه بلغه ' انه عق عن حسن ' وحسین ابنی علی بن ابی طالب

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت علی نے اپنے صاحبزادے امام حسن اور امام حسین کا عقیقہ کیا

(۲۸۳۱) (۲۲۲۷)

[۵۷۲] **اثر وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' اَنَّ اَبَاهُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ کَانَ یَعُقُّ عَنْ بَنِیْهِ الذُّکُوْرِ وَالْاِنَاثِ ' بِشَاةٍ شَاةٍ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد عروہ بن زبیر اپنے ہر لڑکے اور لڑکی کی طرف سے ایک ایک بکری کا عقیقہ کیا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِی الْعَقِیْقَةِ اَنَّ مَنْ عَقَّ ' فَاِنَّمَا یَعُقُّ عَنْ وَلَدِهٖ بِشَاةٍ شَاةِ الذُّکُوْرِ وَالْاِنَاثِ ' وَلَیْسَتِ الْعَقِیْقَةُ بِوَاجِبَةٍ ' وَلٰکِنَّهَا یُسْتَحَبُّ الْعَمَلُ بِهَا ' وَهِیَ مِنَ الْاَمْرِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ عَلَیْهِ النَّاسُ عِنْدَنَا ' فَمَنْ عَقَّ عَنْ وَلَدِهٖ ' فَاِنَّمَا هِیَ بِمَنْزِلَةِ النُّسُکِ. وَالضَّحَایَا لَا یَجُوْزُ فِیْهَا عَوْرَاءُ ' وَلَا عَجْفَاءُ ' وَلَا مَکْسُوْرَةٌ ' وَلَا مَرِیْضَةٌ ' وَلَا یُبَاعُ مِنْ لَحْمِهَا شَیْءٌ وَلَا جِلْدُهَا ' وَیُکْسَرُ عِظَامُهَا ' وَیَاْکُلُ اَهْلُهَا مِنْ لَحْمِهَا ' وَیَتَصَدَّقُوْنَ مِنْهَا ' وَلَا یُمَسُّ الصَّبِیُّ بِشَیْءٍ مِنْ دَمِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ عقیقہ میں ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ جو اپنی اولاد کا عقیقہ کرے تو ایک ایک بکری سے کرے اور عقیقہ واجب نہیں بلکہ یہ ایک مستحب عمل ہے اور یہ ایسا کام ہے جس کو لوگ ہمیشہ سے کرتے آ رہے ہیں۔ جو اپنی اولاد کا عقیقہ کرے تو جانور قربانی جیسا ہو کیونکہ کانے' دبلے' سینگ ٹوٹے اور بیمار جانور کا عقیقہ درست نہیں ہے اور اس کے گوشت میں سے ذرا سا بھی فروخت نہ کرے اور نہ اس کی کھال بیچے اور اس کی ہڈی توڑ سکتا ہے اور عقیقہ دینے والا بھی اس کا گوشت کھا سکتا ہے اور اس میں سے خیرات کرے اور بچے کو اس جانور کا خون نہ لگایا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۷- کِتَابُ الْفَرَائِضِ

فرائض کا بیان

۱- بَابُ مِیْرَاثِ الصُّلْبِ

اولاد کی میراث کا بیان

حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَیْهِ عِنْدَنَا ' وَالَّذِیْ اَدْرَکْتُ عَلَیْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا فِیْ فَرَائِضِ الْمَوَارِیْثِ ' اَنَّ مِیْرَاثَ الْوَلَدِ مِنْ وَالِدِهِمْ ' اَوْ وَالِدَتِهِمْ اَنَّهٗ اِذَا تُوُفِّیَ الْاَبُ ' اَوِ الْاُمُّ ' وَتَرَکَا وَلَدًا رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ' فَاِنْ کُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ ' فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ ' وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ' فَاِنْ شَرِکَهُمْ اَحَدٌ بِفَرِیْضَةٍ مُسَمَّاةٍ ' وَکَانَ فِیْهِمْ ذَکَرٌ بُدِیءَ بِفَرِیْضَةِ مَنْ شَرِکَهُمْ ' وَکَانَ مَا بَقِیَ بَعْدَ ذٰلِکَ بَیْنَهُمْ عَلٰی قَدْرِ مَوَارِیْثِهِمْ. وَمَنْزِلَةُ وَلَدِ الْاَبْنَاءِ الذُّکُوْرِ اِذَا لَمْ یَکُنْ وَلَدٌ کَمَنْزِلَةِ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے میت کی میراث کے بارے میں جو والد یا والدہ نے بچوں کے لئے چھوڑی جب ماں یا باپ فوت ہو جائے اور پیچھے بیٹے اور بیٹیاں چھوڑیں تو ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اگر بیٹیاں دو سے زیادہ ہوں تو میراث میں ان کا حصہ دو تہائی اور ایک ہو تو نصف ملے گا۔ اگر ذوی الفروض میں سے کوئی شریک ہو اور وہ مرد ہوں تو ان سے ابتداء کی جائے گی اور جو بچے گا وہ بعد میں حصے کے مطابق اولاد میں تقسیم ہو گا۔ اگر بیٹا نہ ہو تو پوتے بھی بیٹے کی جگہ ہیں۔ پوتے بیٹوں کی جگہ اور پوتیاں بہنوں کی جگہ۔ یہ ان کی طرح میراث پائیں گے اور

Presented by www.ziaraat.com

الْوَلَدِ سَوَاءٌ ذُكُوْرُهُمْ كَذُكُوْرِهِمْ وَاِنَاثُهُمْ كَاِنَاثِهِمْ لِلصُّلْبِ ذَكَرٌ فَاِنَّهٗ لَا مِيْرَاثَ مَعَهٗ لِاَحَدٍ مِنْ وَلَدِ الْاِبْنِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الْوَلَدِ لِلصُّلْبِ ذَكَرٌ وَكَانَتَا اُنْثَيَيْنِ فَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْبَنَاتِ لِلصُّلْبِ فَاِنَّهٗ لَا مِيْرَاثَ لِبَنَاتِ الْاِبْنِ مَعَهُنَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعَ بَنَاتِ الْاِبْنِ ذَكَرٌ هُوَ مِنَ الْمُتَوَفّٰى بِمَنْزِلَتِهِنَّ اَوْ هُوَ اَطْرَفُ مِنْهُنَّ فَاِنَّهٗ يَرُدُّ عَلٰى مَنْ هُوَ بِمَنْزِلَتِهٖ وَمَنْ هُوَ فَوْقَهٗ مِنْ بَنَاتِ الْاَبْنَاءِ فَضْلًا اِنْ فَضَلَ فَيَقْتَسِمُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ فَلَا شَيْءَ لَهُمْ وَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ لِلصُّلْبِ اِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنِهٖ وَاحِدَةً كَانَتْ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ بَنَاتِ الْاَبْنَاءِ مِمَّنْ هُوَ مِنَ الْمُتَوَفّٰى بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ السُّدُسُ فَاِنْ كَانَ مَعَ بَنَاتِ الْاِبْنِ ذَكَرٌ هُوَ مِنَ الْمُتَوَفّٰى بِمَنْزِلَتِهِنَّ فَلَا فَرِيْضَةَ وَلَا سُدُسَ لَهُنَّ وَلٰكِنْ اِنْ فَضَلَ بَعْدَ فَرَائِضِ اَهْلِ الْفَرَائِضِ فَضْلٌ كَانَ ذٰلِكَ الْفَضْلُ لِذٰلِكَ الذَّكَرِ وَلِمَنْ هُوَ بِمَنْزِلَتِهٖ وَمَنْ فَوْقَهٗ مِنْ بَنَاتِ الْاَبْنَاءِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَلَيْسَ لِمَنْ هُوَ اَطْرَفُ مِنْهُمْ شَيْءٌ فَاِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ فَلَا شَيْءَ لَهُمْ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (النساء: ۱۱).

ان کی طرح محروم ہوں گے۔ اگر بیٹا اور پوتا دونوں جمع ہو جائیں تو

پوتوں کا حصہ نہیں ہے مرحلہ پوتوں سے ساتھ پوتا بھی ہو تو

متوفی کے لیے ان کی جگہ یا ان سے ... تو مال اگر باقی بچا تو

وہ ایسی پوتیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا اور مرد کا حصہ دو عورتوں کے

برابر ہوگا۔ اگر کچھ نہیں بچا تو انہیں کچھ نہیں ملے گا۔ اگر بیٹے کی

صرف ایک صلبی بیٹی ہو تو اس کو نصف ملے گا اور پوتی خواہ ایک ہو یا

زیادہ جو بیٹوں کی بیٹیاں ہوں تو متوفی کے لیے وہ ایک کی جگہ ہیں

اور چھٹا حصہ پائیں گی۔ اگر پوتیوں کے ساتھ پوتا بھی ہو تو متوفی

کے لئے وہ انہیں کی جگہ ہے۔ اب انہیں چھٹا حصہ نہیں ملے گا بلکہ

اہل فرائض کو تقسیم کرنے کے بعد جو بچے گا وہ اس پوتے کو ملے گا

اور جو اس کی جگہ ہو۔ پوتیاں اگر زیادہ ہوں تو مرد کا حصہ دو عورتوں

کے برابر اور دور والے کے لئے کچھ نہیں۔ اگر کچھ نہ بچا تو انہیں

کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

''اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ بیٹے کا حصہ

دو بیٹیوں کے برابر ہے۔ پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے

اوپر تو ان کو ترکہ کا دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا''۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَطْرَفُ هُوَ الْاَبْعَدُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ''الاطرف'' دور والے مراد ہیں۔

۲- بَابُ مِيْرَاثِ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ مِنْ زَوْجِهَا

میاں بیوی کی میراث کا بیان

قَالَ مَالِكٌ وَمِيْرَاثُ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ اِذَا لَمْ تَتْرُكْ وَلَدًا وَلَا وَلَدَ ابْنٍ مِنْهُ اَوْ مِنْ غَيْرِهٖ النِّصْفُ فَاِنْ تَرَكَتْ وَلَدًا اَوْ وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى

امام مالک نے فرمایا کہ آدمی کو اس کی بیوی کی میراث سے

نصف ملے گا جبکہ اس نے بیٹا یا بیٹے کی اولاد وغیرہ نہ چھوڑی ہو۔

اگر اس نے بیٹا چھوڑا ہو یا بیٹے کی اولاد جو خواہ لڑکے ہوں یا

Presented by www.ziaraat.com

فَلِلزَّوْجِ الرُّبْعُ مِنْ بَعْدِ صَدَقَةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ، وَلِلزَّوْجَةِ الثُّمُنُ مِنْ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مِنْ زَوْجِهَا إِذَا لَمْ يَتْرُكْ وَلَدًا وَلَا وَلَدَ ابْنٍ وَإِنْ سَفَلَ فَإِنْ تَرَكَ وَلَدًا أَوْ وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى فَلِزَوْجَتِهِ الثُّمُنُ مِنْ بَعْدِ صَدَقَةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ﴿وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء: ۱۱).

لڑکیاں تو خاوند کو وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد چوتھائی حصہ ... کا اور عورت والی کے خاوند کی میراث سے بعد ... کے ہوتے نہ پوتے کے ہوں یوصی بھی کی ... یا بیٹی ... اور پوتی چھوڑی جائے کے ہوں یا لڑکیاں تو بیوی کا آٹھواں حصہ وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اس میں تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو' پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور قرض نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو' پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں آٹھواں ہے جو وصیت تم کر جاؤ اور قرضہ نکال کر''۔

۳- بَابُ مِيرَاثِ الْأَبِ وَالْأُمِّ مِنْ وَلَدِهِمَا

صاحبِ اولاد ماں باپ کی میراث

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ، وَالَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا أَنَّ مِيرَاثَ الْأَبِ مِنِ ابْنِهِ، أَوِ ابْنَتِهِ أَنَّهُ إِنْ تَرَكَ الْمُتَوَفَّى وَلَدًا، أَوْ وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرًا، فَإِنَّهُ يُفْرَضُ لِلْأَبِ السُّدُسُ فَرِيضَةً، فَإِنْ لَمْ يَتْرُكِ الْمُتَوَفَّى وَلَدًا وَلَا وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرًا، فَإِنَّهُ يُبْدَأُ بِمَنْ شَرَّكَ الْأَبَ مِنْ أَهْلِ الْفَرَائِضِ فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ، فَإِنْ فَضَلَ مِنَ الْمَالِ السُّدُسُ فَمَا فَوْقَهُ كَانَ لِلْأَبِ، وَإِنْ لَمْ يَفْضُلْ عَنْهُمُ السُّدُسُ فَمَا فَوْقَهُ فُرِضَ لِلْأَبِ السُّدُسُ فَرِيضَةً.

وَمِيرَاثُ الْأُمِّ مِنْ وَلَدِهَا إِذَا تُوُفِّيَ ابْنُهَا أَوِ ابْنَتُهَا، فَتَرَكَ الْمُتَوَفَّى وَلَدًا، أَوْ وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرًا كَانَ، أَوْ أُنْثَى أَوْ تَرَكَ مِنَ الْإِخْوَةِ اثْنَيْنِ فَصَاعِدًا ذُكُورًا كَانُوا أَوْ إِنَاثًا، مِنْ أَبٍ وَأُمٍّ، أَوْ مِنْ أَبٍ، أَوْ مِنْ أُمٍّ، فَالسُّدُسُ لَهَا.

وَإِنْ لَمْ يَتْرُكِ الْمُتَوَفَّى وَلَدًا، وَلَا وَلَدَ ابْنٍ، وَلَا اثْنَيْنِ مِنَ الْإِخْوَةِ فَصَاعِدًا، فَإِنَّ لِلْأُمِّ الثُّلُثَ كَامِلًا إِلَّا فِي فَرِيضَتَيْنِ فَقَطْ.

والدہ کو اس کے بیٹے کی میراث جبکہ متوفی کا بیٹا یا بیٹی ہو۔ پس متوفی نے بیٹا یا بیٹے کی اولاد لڑکے یا لڑکیاں چھوڑیں یا بھائی کے دو بچے چھوڑے خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں' جو ماں اور باپ دونوں سے ہوں یا صرف باپ سے یا صرف ماں سے تو اس کے لیے چھٹا حصہ ہے۔

اور متوفی نے اگر کوئی بیٹا یا پوتا نہیں چھوڑا اور نہ دو بھائی یا بہنیں تو ماں کو پورا تہائی ملے گا ماسوائے دو صورتوں کے۔

Presented by www.ziaraat.com

وَاِحْدَى الْفَرِيْضَتَيْنِ اَنْ يُتَوَفّٰى رَجُلٌ ' وَيَتْرُكَ اُمَّ اَتَهٗ ' وَاَخَوَيْهِ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ مِمَّا بَقِيَ ' وَهُوَ الرُّبُعُ مِنْ رَاْسِ الْمَالِ

وَالْاُخْرٰى اَنْ تَتَوَفّٰى اِمْرَاَةٌ وَتَتْرُكَ زَوْجَهَا وَاَبَوَيْهَا فَلِاُمِّهَا ثُلُثُ مَا بَقِيَ ' وَهُوَ السُّدُسُ مِنْ رَاْسِ الْمَالِ

وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَوَرِثَهٗ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ﴾ (النساء:۱۱) فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْاِخْوَةَ اثْنَانِ فَصَاعِدًا.

ایک صورت یہ ہے کہ متوفی بیوی اور والدین چھوڑے تو اس کی بیوی کو چوتھائی اور اس کی ماں کو باقی کا تہائی جو سارے مال کا چوتھا حصہ ہے۔

[illegible] کو باقی کا تہائی جو سارے مال کا چوتھا حصہ ہے۔

اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو۔ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی۔ پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا'' یہ جاری سنت ہے کہ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں۔

٤- بَابُ مِيْرَاثِ الْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ

اخیافی بھائی بہنوں کی میراث کا بیان

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الْاِخْوَةَ لِلْاُمِّ لَا يَرِثُوْنَ مَعَ الْوَلَدِ ' وَلَا مَعَ وَلَدِ الْاَبْنَاءِ ذُكْرَانًا كَانُوْا ' اَوْ اِنَاثًا شَيْئًا ' وَلَا يَرِثُوْنَ مَعَ الْاَبِ ' وَلَا مَعَ الْجَدِّ اَبِي الْاَبِ شَيْئًا ' وَاَنَّهُمْ يَرِثُوْنَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ ' يُفْرَضُ لِلْوَاحِدِ مِنْهُمُ السُّدُسُ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى ' فَاِنْ كَانَا اثْنَيْنِ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ ' فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ يَقْتَسِمُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ بِالسَّوَاءِ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ' وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ﴾ (النساء:۱۲) فَكَانَ الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى فِيْ هٰذَا ' بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ.

اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو۔ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی۔ پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا'' یہ جاری سنت ہے کہ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں۔

اخیافی بھائی بہنوں کی میراث کا بیان

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ اخیافی بھائی بہن اپنے بیٹے یا پوتوں کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتے خواہ وہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں اور اسی طرح وہ باپ اور دادا کے ساتھ بھی وارث نہیں ہوتے اور باقی کے ساتھ وہ وارث ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا خواہ وہ مرد ہوں یا عورت۔ اگر وہ دو ہوں تو ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اگر زیادہ ہوں تو سارے تہائی میں شامل۔ آپس میں برابر بانٹ لیں گے لیکن ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بنتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا۔ پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں'' یہاں مرد اور عورت سب برابر ہیں۔

٥- بَابُ مِيْرَاثِ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ

سگے بھائی بہنوں کی میراث کا بیان

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ لَا يَرِثُوْنَ مَعَ الْوَلَدِ الذَّكَرِ شَيْئًا ' وَلَا مَعَ وَلَدِ الْاِبْنِ الذَّكَرِ شَيْئًا ' وَلَا مَعَ الْاَبِ دِنْيَا شَيْئًا وَهُمْ يَرِثُوْنَ مَعَ الْبَنَاتِ وَبَنَاتِ الْاَبْنَاءِ مَا لَمْ يَتْرُكِ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ سگے بھائی بہن بھی اپنے بیٹوں' پوتوں یا باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں پائیں گے۔ وہ بیٹیوں اور پوتیوں کے ہوتے ہوئے میراث پائیں گے۔ جب متوفی دادا نہ چھوڑے تو باقی مال ذوی

Presented by www.ziaraat.com

الْمُتَوَفّٰى جَدًّا اَبَا اَبٍ مَا فَضَلَ مِنَ الْمَالِ يَكُوْنُوْنَ فِيْهِ عَصَبَةً يُبْدَاُ بِمَنْ كَانَ اَقْرَبَ فَرِيْضَةٍ مُسَمَّاةٍ فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ ' فَاِنْ فَضَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَضْلٌ كَانَ لِلْاُخْوَةِ لِاَبٍ وَالْاُمِّ مَا كَانُوْا يَحُوْزُوْنَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانُوْا اَوْ اِنَاثًا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ' فَاِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ فَلَا شَيْءَ لَهُمْ.

الفرض کا ہوگا۔ زیادہ قرب کے لحاظ سے ابتداء کی جائے گی اور ان کے درمیان [illegible] تقسیم کیا جائے گا [illegible] عورت یا عورتیں [illegible] کے ساتھ [illegible] میں شریک ہوں گے۔

قَالَ وَاِنْ لَمْ يَتْرُكِ الْمُتَوَفّٰى اَبًا ' وَلَا جَدًّا اَبَا اَبٍ ' وَلَا وَلَدًا ' وَلَا وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرًا كَانَ ' اَوْ اُنْثٰى ' فَاِنَّهُ يُفْرَضُ لِلْاُخْتِ الْوَاحِدَةِ لِلْاَبِ ' وَالْاُمِّ النِّصْفُ ' فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَخَوَاتِ لِلْاَبِ فُرِضَ لَهُمَا الثُّلُثَانِ ' فَاِنْ كَانَ مَعَهُمَا اَخٌ ذَكَرٌ ' فَلَا فَرِيْضَةَ لِاَحَدٍ مِنَ الْاَخَوَاتِ وَاحِدَةً كَانَتْ اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ وَيُبْدَاُ بِمَنْ شَرِكَهُمْ بِفَرِيْضَةٍ مُسَمَّاةٍ فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ ' فَمَا فَضَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ كَانَ بَيْنَ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ اِلَّا فِيْ فَرِيْضَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَطْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيْهَا شَيْءٌ ' فَاشْتَرَكُوْا فِيْهَا مَعَ بَنِي الْاُمِّ فِيْ ثُلُثِهِمْ ' وَتِلْكَ الْفَرِيْضَةُ هِيَ امْرَاَةٌ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا ' وَاُمَّهَا ' وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا ' وَاِخْوَتَهَا لِاُمِّهَا وَاَبِيْهَا ' فَكَانَ لِزَوْجِهَا النِّصْفُ وَلِاُمِّهَا السُّدُسُ ' وَلِاِخْوَتِهَا لِاُمِّهَا الثُّلُثُ ' فَلَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ' فَيَشْتَرِكُ بَنُو الْاَبِ وَالْاُمِّ فِيْ هٰذِهِ الْفَرِيْضَةِ مَعَ بَنِي الْاُمِّ فِيْ ثُلُثِهِمْ ' فَيَكُوْنُ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثٰى مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اِخْوَةُ الْمُتَوَفّٰى لِاُمِّهِ ' وَاِنَّمَا وَرِثُوْا بِالْاُمِّ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهِ ﴿وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ﴾ (النساء:۱۲) فَلِذٰلِكَ شَرِكُوْا فِيْ هٰذِهِ الْفَرِيْضَةِ لِاَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اِخْوَةُ الْمُتَوَفّٰى لِاُمِّهِ.

فرمایا اور متوفی اگر باپ یا دادا نہ چھوڑے نیز بیٹا نہ پوتا خواہ مرد ہو یا عورت اور ایک سگی بہن ہو تو اسے نصف ملے گا' اگر دو یا اس سے زیادہ سگی بہنیں ہوں تو دو تہائی ملے گا۔ اگر ان کے ساتھ بھائی بھی ہو تو بہنوں میں سے کسی کو معین حصہ نہیں ملے گا خواہ ایک ہو یا زیادہ' بلکہ ذوی الفروض کے حصے ادا کر کے جو بچے گا وہ سگے بہن بھائیوں میں تقسیم ہوگا بمطابق مرد کو دو عورتوں کے برابر۔ اگر اس صورت میں ان کے لیے کچھ نہ بچے تو وہ اخیافی بہن بھائیوں کے ساتھ شریک ہوں گے۔ یہ مسئلہ یوں ہے کہ ایک عورت فوت ہوگئی اور اس نے خاوند' والدہ' اخیافی بہن بھائی' اور سگے بہن بھائی چھوڑے تو خاوند کو نصف' والدہ کو چھٹا' اخیافی بہن بھائیوں کو تہائی۔ اگر اس کے بعد کچھ نہ بچے تو سگے بہن بھائی بھی اخیافی بہن بھائیوں کے تہائی میں شریک ہوں گے۔ یہاں مرد کو عورت کے برابر حصہ ملے گا کیونکہ فوت شدہ والدہ ان سب کی برابر ہے اور انہوں نے ماں کی وراثت پائی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بنتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا۔ پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں'' لہٰذا سب اس میں حصہ دار ہیں کیونکہ سب مادری بہن بھائی ہیں۔

٦- بَابُ مِيْرَاثِ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ

سوتیلے بہن بھائیوں کی میراث کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ [illegible] كَذَلِكَ هُمْ اِذَا كَانَتْ كَانَتَاهُمْ اِلَّا اَنَّهُمْ لَا يُشَارِكُونَ مَعَ بَنِي الْاُمِّ فِي الْفَرِيضَةِ الَّتِي شَرِكَهُمْ فِيهَا بَنُو الْاَبِ وَالْاُمِّ لِاَنَّهُمْ خَرَجُوا مِنْ وِلَادَةِ الْاُمِّ الَّتِي جَمَعَتْ اُولٰئِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ علاتی بھائیوں کی میراث کا حکم [illegible] میں شامل نہیں ہوں گے جن میں سگے بھائی شامل ہیں کیونکہ یہ اس والدہ کی پیدائش سے خارج ہیں کہ جس نے انہیں جمع کیا۔

قَالَ مَالِكٌ فَاِنِ اجْتَمَعَ الْاِخْوَةُ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْاِخْوَةُ لِلْاَبِ، فَكَانَ فِي بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ ذَكَرٌ، فَلَا مِيرَاثَ لِاَحَدٍ مِنْ بَنِي الْاَبِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ بَنُو الْاَبِ وَالْاُمِّ اِلَّا امْرَاَةً وَاحِدَةً، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِنَاثِ لَا ذَكَرَ مَعَهُنَّ، فَاِنَّهُ يُفْرَضُ لِلْاُخْتِ الْوَاحِدَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ النِّصْفُ، وَيُفْرَضُ لِلْاَخَوَاتِ لِلْاَبِ السُّدُسُ تَتِمَّةَ الثُّلُثَيْنِ، فَاِنْ كَانَ مَعَ الْاَخَوَاتِ لِلْاَبِ ذَكَرٌ، فَلَا فَرِيضَةَ لَهُنَّ، وَيُبْدَاُ بِاَهْلِ الْفَرَائِضِ الْمُسَمَّاةِ، فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ، فَاِنْ فَضَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَضْلٌ كَانَ بَيْنَ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ، وَاِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ، فَاِنْ كَانَ الْاِخْوَةُ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ امْرَاَتَيْنِ، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِنَاثِ لِلْاَبِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مَعَهُنَّ اَخٌ لِاَبٍ، فَاِنْ كَانَ مَعَهُنَّ اَخٌ لِاَبٍ بُدِئَ بِمَنْ شَرَّكَهُمْ بِفَرِيضَةٍ مُسَمَّاةٍ، فَاُعْطُوا فَرَائِضَهُمْ، فَاِنْ فَضَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَضْلٌ كَانَ بَيْنَ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ، وَاِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ، وَلِبَنِي الْاُمِّ مَعَ بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ وَمَعَ بَنِي الْاَبِ لِلْوَاحِدِ السُّدُسُ، وَلِلْاِثْنَيْنِ فَصَاعِدًا الثُّلُثُ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثٰى هُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ سَوَاءٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر سگے اور علاتی بھائی جمع ہو جائیں تو کسی سگے بھائی کو میراث نہیں ملے گی۔ اگر سگی صرف ایک بہن ہو یا اس سے زیادہ اور اس کے ساتھ بھائی کوئی نہ ہو تو وہ ایک بہن شمار ہوگی اور سگی بہن کے لیے نصف اور علاتی بہنوں کے لیے چھٹا یعنی دو تہائی پورا کرنے کے لیے۔ اگر علاتی بہنوں کے ساتھ بھائی بھی ہو تو ان کا حصہ نہیں ہے۔ ذوی الفروض سے ابتداء کی جائے گی۔ ہر ایک کو اس کا حصہ دیا جائے گا اور اس کے بعد جو باقی بچا تو وہ علاتی بہنوں میں تقسیم ہوگا اس حساب سے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اگر کچھ باقی نہ بچا تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ اگر سگی دو بہنیں یا اس سے زیادہ ہوں تو ان کا حصہ دو تہائی اور ان کے ساتھ علاتی بہنوں کو میراث نہیں ملے گی مگر جب کہ ان کے ساتھ علاتی بھائی ہو۔ اگر ان کے ساتھ علاتی بھائی ہو تو ذوی الفروض کا حصہ دے کر جو بچے گا اس کو علاتی بہنوں میں مرد کو دو عورتوں کے برابر کے حساب سے بانٹ دیا جائے گا اور اگر کچھ نہ بچا تو انہیں کچھ نہیں ملے گا۔ اور اخیافی بھائی کو سگے اور علاتی بھائی کے ساتھ ایک کو چھٹا اور دو کو تہائی۔ یہاں مرد اور عورت برابر ہیں۔

۷- بَابُ مِيرَاثِ الْجَدِّ

دادا کی میراث کا بیان

[۵۷۳] اَثَرٌ- حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِي سُفْيَانَ

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت معاویہ نے حضرت زید بن ثابت کے لیے لکھا اور ان سے دادا کی میراث کے متعلق

Presented by www.ziaraat.com

كَتَبَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْجَدِّ ' فَكَتَبَ اِلَيْهِ

[illegible]

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ' وَذٰلِكَ رَاْيُنَا فِيْمَا سَاَلْتَ عَنْهُ ' اَلْاَمْرُ بَعْدَ الْخُلَفَاءِ ' قَدْ حَظَّ الْجَدَّ ' فَذٰلِكَ يُعْطَاهُ النِّصْفَ مَعَ الْاَخِ الْوَاحِدِ ' وَالثُّلُثَ مَعَ الْاِثْنَيْنِ ' فَاِنْ كَثُرَتِ الْاِخْوَةُ لَمْ يُنْقِصُوْهُ مِنَ الثُّلُثِ

آپ سے جیسے دو بھائی ایک بھائی کے ساتھ اسے نصف دیتے اور دو کے ساتھ تہائی اور اگر بھائی زیادہ ہوں تو تہائی سے کم نہ کرتے۔

[۵۷۴] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ' اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لِلْجَدِّ الَّذِيْ يَفْرِضُ النَّاسُ لَهُ الْيَوْمَ.

قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادا کو وہی دلاتے جو کچھ لوگ آج دلاتے ہیں۔

[۵۷۵] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّهٗ قَالَ فَرَضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ' وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ' وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِلْجَدِّ مَعَ الْاِخْوَةِ الثُّلُثَ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت زید بن ثابت نے دادا کو بھائی کے ساتھ تہائی حصہ دلایا۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا ' وَالَّذِيْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا اَنَّ الْجَدَّ اَبَا الْاَبِ لَا يَرِثُ مَعَ الْاَبِ دِنْيَا شَيْئًا ' وَهُوَ يُفْرَضُ لَهٗ مَعَ الْوَلَدِ الذَّكَرِ ' وَمَعَ ابْنِ الْاِبْنِ الذَّكَرِ السُّدُسُ فَرِيْضَةً ' وَهُوَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مَا لَمْ يَتْرُكِ الْمُتَوَفّٰى اُمًّا ' اَوْ اُخْتًا لِاَبِيْهِ يُبْدَاُ بِاَحَدٍ اِنْ شَرَّكَهٗ بِفَرِيْضَةٍ مُسَمَّاةٍ فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ ' فَاِنْ فَضَلَ مِنَ الْمَالِ السُّدُسُ فَمَا فَوْقَهٗ فُرِضَ لِلْجَدِّ السُّدُسُ فَرِيْضَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے کہ دادا باپ کے ساتھ میراث نہیں پائے گا لیکن بیٹے اور پوتے کے ساتھ بطور فرض کے دادا کو چھٹا حصہ ملتا ہے اور یہ اس کے علاوہ ہے جبکہ متوفی ماں یا علاتی بہن نہ چھوڑے تو ذوی الفروض کو ان کا حصہ دے کر اگر مال کا چھٹا حصہ یا اس سے زیادہ بچا تو دادا کا چھٹا حصہ مقرر کر دیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْجَدُّ وَالْاِخْوَةُ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اِذَا شَرَّكَهُمْ اَحَدٌ بِفَرِيْضَةٍ مُسَمَّاةٍ يُبْدَاُ بِمَنْ شَرَّكَهُمْ مِنْ اَهْلِ الْفَرَائِضِ ' فَيُعْطَوْنَ فَرَائِضَهُمْ ' فَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ لِلْجَدِّ ' وَالْاِخْوَةِ مِنْ شَيْءٍ ' فَاِنَّهٗ يُنْظَرُ اَيُّ ذٰلِكَ اَفْضَلُ لِحَظِّ الْجَدِّ اُعْطِيَهُ الثُّلُثَ مِمَّا بَقِيَ لَهٗ ' وَلِلْاِخْوَةِ ' اَوْ يَكُوْنُوْنَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاِخْوَةِ فِيْمَا يَحْصُلُ لَهٗ وَلَهُمْ يُقَاسِمُهُمْ بِمِثْلِ حِصَّةِ اَحَدِهِمْ ' اَوِ السُّدُسُ مِنْ رَاْسِ الْمَالِ كُلِّهٖ ' اَيُّ ذٰلِكَ كَانَ اَفْضَلَ لِحَظِّ الْجَدِّ اُعْطِيَهُ الْجَدُّ ' وَكَانَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ لِلْاِخْوَةِ لِلْاَبِ

امام مالک نے فرمایا کہ دادا اور اس کے سگے بھائی بہنوں کے ساتھ کوئی ذوی الفروض بھی ہو تو پہلے ذوی الفروض کو ان کا حصہ دیں گے۔ پھر جو باقی بچا تو وہ دادا اور بھائی کا ہوگا اور اس کی کئی صورتیں ہیں' لہٰذا دیکھا جائے گا کہ دادا کے لیے کون سی صورت بہتر ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ دادا اور بھائی کو باقی کا تہائی۔ دوسری صورت یہ کہ دادا کو بھی بھائیوں کی طرح سمجھا جائے۔ تیسری صورت یہ کہ اسے کل مال کا چھٹا حصہ دے دیا جائے۔ جو حصہ دادا کے لیے بہتر ہو وہ دیا جائے گا اور اس کے بعد جو باقی بچے وہ سگے بھائی بہنوں کا ہوگا' مرد کو دو عورتوں کے برابر

Presented by www.ziaraat.com

وَالْاُمِّ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ اِلَّا فِيْ فَرِيْضَةٍ وَاحِدَةٍ تَكُوْنُ قِسْمَتُهُمْ فِيْهَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ ' وَتِلْكَ الْفَرِيْضَةُ امْرَاَةٌ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا ' وَاُمَّهَا وَاُخْتَهَا لِاُمِّهَا وَاَبِيْهَا ' وَجَدَّهَا فَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ ' وَلِلْاُمِّ الثُّلُثُ ' وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ ' وَلِلْاُخْتِ لِلْاُمِّ وَالْاَبِ النِّصْفُ ' ثُمَّ يُجْمَعُ سُدُسُ الْجَدِّ ' وَنِصْفُ الْاُخْتِ ' فَيُقْسَمُ اَثْلَاثًا لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ' فَيَكُوْنُ لِلْجَدِّ ثُلُثَاهُ ' وَلِلْاُخْتِ ثُلُثُهُ.

کے حساب سے مگر ایک صورت میں تقسیم اور طرح ہوگی جو یہ ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے لئے تہائی۔

قَالَ مَالِكٌ وَ مِيْرَاثُ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ مَعَ الْجَدِّ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ اِخْوَةٌ لِاَبٍ وَاُمٍّ كَمِيْرَاثِ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ سَوَاءٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ ' وَاُنْثَاهُمْ كَاُنْثَاهُمْ ' فَاِذَا اجْتَمَعَ الْاِخْوَةُ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ ' وَالْاِخْوَةُ لِلْاَبِ ' فَاِنَّ الْاِخْوَةَ لِلْاَبِ ' وَالْاُمِّ يُعَادُّوْنَ الْجَدَّ بِاِخْوَتِهِمْ لِاَبِيْهِمْ ' فَيَمْنَعُوْنَهُ بِهِمْ كَثْرَةَ الْمِيْرَاثِ بِعَدَدِهِمْ ' وَلَا يُعَادُّوْنَهُ بِالْاِخْوَةِ لِلْاُمِّ لِاَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْجَدِّ غَيْرُهُمْ لَمْ يَرِثُوْا مَعَهُ شَيْئًا ' وَكَانَ الْمَالُ كُلُّهُ لِلْجَدِّ ' فَمَا حَصَلَ لِلْاِخْوَةِ مِنْ بَعْدِ حَظِّ الْجَدِّ ' فَاِنَّهُ يَكُوْنُ لِلْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ دُوْنَ الْاِخْوَةِ لِلْاَبِ ' وَلَا يَكُوْنُ لِلْاِخْوَةِ لِلْاَبِ مَعَهُمْ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْاِخْوَةُ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ امْرَاَةً وَاحِدَةً ' فَاِنْ كَانَتْ امْرَاَةً وَاحِدَةً ' فَاِنَّهَا تُعَادُّ الْجَدَّ بِاِخْوَتِهَا لِاَبِيْهَا مَا كَانُوْا ' فَمَا حَصَلَ لَهُمْ وَلَهَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ لَهَا دُوْنَهُمْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اَنْ تَسْتَكْمِلَ فَرِيْضَتَهَا ' وَفَرِيْضَتُهَا النِّصْفُ مِنْ رَاْسِ الْمَالِ كُلِّهِ ' فَاِنْ كَانَ فِيْمَا يُحَازُ لَهَا ' وَلِاِخْوَتِهَا لِاَبِيْهَا فَضْلٌ عَنْ نِصْفِ رَاْسِ الْمَالِ كُلِّهِ ' فَهُوَ لِاِخْوَتِهَا لِاَبِيْهَا لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ' فَاِنْ لَمْ يَفْضُلْ شَيْءٌ فَلَا شَيْءَ لَهُمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ علاتی بھائی کی دادا کے ساتھ میراث جبکہ ان کے ساتھ سگا بھائی نہ ہو' یہ بھی سگے بھائی کی طرح ہے۔ مرد' مردوں کی طرح اور عورت' عورتوں کی طرح۔ جب سگے بھائی اور علاتی بھائی اکٹھے ہو جائیں تو سگے بھائی علاتی بھائیوں کے ساتھ مل کر دادا کے حصے کو گھٹا دیں گے اور اخیافی بھائی بہن گھٹائیں گے کیونکہ وہ دادا میں شریک نہ ہونے کے باعث میراث نہیں پائیں گے اور سارا مال دادا کا ہوگا۔ دادا کے بعد جو مال بھائیوں کے لئے بچے گا تو وہ علاتی بھائیوں کے سوا سگے بھائیوں کا ہوگا اور علاتی بھائی کو ان کے ساتھ کچھ نہیں ملے گا جبکہ ایک سگی بہن ہو۔ اگر ایک سگی بہن ہو تو علاتی بہن کے ساتھ دادا کے حصے کو گھٹا دے گی۔ یوں انہیں اور اسے اپنے مکمل حصے کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا اور ان کا مکمل حصہ کل مال کا نصف ہے۔ پھر اگر کچھ بچا تو وہ علاتی بھائیوں میں مرد کو عورت سے دوگنا کے حساب سے دیا جائے گا۔ اگر کچھ نہ بچا تو انہیں کچھ نہیں ملے گا۔

۸- بَابُ مِيْرَاثِ الْجَدَّةِ

نانی اور دادی کی میراث کا بیان

۵۰۳- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ خَرَشَةَ ' عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ' اَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ

قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ ایک دادی اپنا حصہ پوچھنے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں

Presented by www.ziaraat.com

تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا ' فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ ' وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا ' فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ ' فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الأَنْصَارِيُّ ' فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ ' فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ ' وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ الَّذِي قُضِيَ بِهِ إِلاَّ لِغَيْرِكِ ' وَمَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا ' وَلَكِنَّهُ ذَلِكَ السُّدُسُ ' فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا ' فَهُوَ بَيْنَكُمَا ' وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ ' فَهُوَ لَهَا.

سنن ابوداؤد (۲۸۹۴) سنن ترمذی (۲۱۰۱) سنن ابن ماجہ (۲۷۲۳)

تمہارے لئے کچھ نہیں ہے اور میرے علم میں کوئی ایسی رسول اللہ ﷺ کی سنت نہیں ہے جو تمہارے لئے ہو۔ تم واپس جاؤ میں لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میرے سامنے رسول اللہ ﷺ نے چھٹا حصہ دلایا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ اس پر حضرت محمد بن مسلمہ انصاری نے حضرت مغیرہ کی تصدیق کی۔ حضرت ابوبکر صدیق نے دادی کو حصہ دلا دیا۔ پھر ایک اور دادی حضرت عمر کی خدمت میں میراث سے اپنا حصہ پوچھنے آئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ میں اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کچھ نہیں پاتا۔ قبل ازیں جو فیصلے ہوئے وہ دادی کے نہ تھے اور میں فرائض کے اندر اپنی جانب سے اضافہ نہیں کرسکتا' وہی چھٹا حصہ ہے اگر نانی اور دادی جمع ہو جائیں تو دونوں کا اور ایک ہو تو اکیلی کا ہوگا۔

[۵۷۶] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ' أَنَّهُ قَالَ أَتَتِ الْجَدَّتَانِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ' فَأَرَادَ أَنْ يَجْعَلَ السُّدُسَ لِلَّتِي مِنْ قِبَلِ الأُمِّ ' فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ أَمَا إِنَّكَ تَتْرُكُ الَّتِي لَوْ مَاتَتْ هُوَ حَيٌّ كَانَ إِيَّاهَا يَرِثُ ' فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں نانی اور دادی دونوں حاضر ہوئیں تو چاہا کہ والدہ کی طرف سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دلا دیا جائے۔ ایک انصاری نے کہا کہ اگر یہ مرگئی ہوتی اور وہ زندہ ہوتا تو اس کا وارث ہوتا۔ پس حضرت ابوبکر نے دونوں کو چھٹا حصہ دلایا۔

[۵۷۷] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ ' أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ' كَانَ لاَ يَفْرِضُ إِلاَّ لِلْجَدَّتَيْنِ.

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ حصہ نہیں دلایا جاتا تھا مگر نانی اور دادی کو۔

قَالَ مَالِكٌ الأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا الَّذِي لاَ اخْتِلاَفَ فِيهِ ' وَالَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا أَنَّ الْجَدَّةَ أُمَّ الأُمِّ لاَ تَرِثُ مَعَ الأُمِّ دُنْيَا شَيْئًا ' وَهِيَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ يُفْرَضُ لَهَا السُّدُسُ فَرِيضَةً ' وَأَنَّ الْجَدَّةَ أُمَّ الأَبِ لاَ تَرِثُ مَعَ الأُمِّ ' وَلاَ مَعَ الأَبِ شَيْئًا ' وَهِيَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ يُفْرَضُ لَهَا السُّدُسُ فَرِيضَةً ' فَإِذَا اجْتَمَعَتِ الْجَدَّتَانِ أُمُّ الأَبِ ' وَأُمُّ الأُمِّ وَلَيْسَ لِلْمُتَوَفَّى دُونَهُمَا أَبٌ وَلاَ أُمٌّ ' قَالَ مَالِكٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ أُمَّ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں اور اسی پر میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو پایا ہے کہ نانی کو والدہ کے ساتھ کچھ نہیں ملے گا اور وہ نہ ہو تو اسے چھٹا حصہ ملے گا اور دادی کو ماں اور باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ملے گا اور یہ نہ ہوں تو اس کا چھٹا حصہ ہوگا۔ جب نانی اور دادی دونوں جمع ہو جائیں اور ان کے سوا متوفی کے ماں باپ نہ ہوں۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ نانی اگر زیادہ قریب ہوگی تو اس کا چھٹا حصہ دادی کے سوا اور اگر دادی زیادہ قریب ہو یا دونوں

Presented by www.ziaraat.com

الْأُمِّ إِنْ كَانَتْ أَقْرَبَهُمَا كَانَ لَهَا السُّدُسُ دُونَ أُمِّ الْأَبِ، [illegible] الْقُعْدَدِ [illegible] فَإِنَّ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

ہی زیادہ قریب ہوں تو دونوں برابر ہیں اور چھٹے حصے سے دونوں [illegible]

قَالَ مَالِكٌ وَلَا مِيرَاثَ لِأَحَدٍ مِنَ الْجَدَّاتِ إِلَّا لِلْجَدَّتَيْنِ لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَّثَ الْجَدَّةَ ثُمَّ سَأَلَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ ذَلِكَ حَتَّى أَتَاهُ الثَّبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ وَرَّثَ الْجَدَّةَ فَأَنْفَذَهُ لَهَا. ثُمَّ أَتَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهَا مَا أَنَا بِزَائِدٍ فِي الْفَرَائِضِ شَيْئًا، فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ، فَهُوَ لَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ دادیوں اور ماؤں کے لیے میراث نہیں ہے مگر ایک دادی اور ایک نانی کو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے نانی کو ترکہ دلایا' پھر حضرت ابو بکر نے اس بارے میں پوچھا' یہاں تک کہ انہیں ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے نانی کو ترکہ دلایا۔ پھر دادی حضرت عمر کی خدمت میں آئی تو انہوں نے فرمایا: میں فرائض میں اضافہ نہیں کر سکتا۔ اگر وہ دونوں جمع ہوں تو اسی حصے میں دونوں شامل ہیں اور ایک ہو تو یہ حصہ اسی کا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ ثُمَّ لَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا وَرَّثَ غَيْرَ جَدَّتَيْنِ مُنْذُ كَانَ الْإِسْلَامُ إِلَى الْيَوْمِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں کہ شروع اسلام سے آج تک کسی نے نانی اور دادی کے سوا کسی دوسری کو ترکہ دلایا ہو۔

۹- بَابُ مِيرَاثِ الْكَلَالَةِ

کلالہ کی میراث کا بیان

۵۰۴- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلَالَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْآيَةُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي الصَّيْفِ آخِرَ سُورَةِ النِّسَاءِ.

صحیح مسلم (۱۲۵۸-۴۱۲۶-۴۱۲۷)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے کلالہ کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے لئے سورۂ النساء کی وہ آخری آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل ہوئی تھی۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ، وَالَّذِي أَدْرَكْتُ عَلَيْهِ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا أَنَّ الْكَلَالَةَ عَلَى وَجْهَيْنِ، فَأَمَّا الْآيَةُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي أَوَّلِ سُورَةِ النِّسَاءِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهَا ﴿وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ﴾ (النساء: ۱۲) فَهَذِهِ الْكَلَالَةُ الَّتِي لَا يَرِثُ فِيهَا الْإِخْوَةُ لِلْأُمِّ حَتَّى لَا يَكُونَ وَلَدٌ وَلَا وَالِدٌ، وَأَمَّا الْآيَةُ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهَا ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں اور میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے کہ کلالہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک سورۂ نساء کی ابتدائی آیت' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا: ''اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بنتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا۔ پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں'' یہ وہ کلالہ ہے کہ ماں جائی بہن جس کی وارث نہیں اور جس کا بیٹا یا باپ نہ ہو۔ دوسری سورۂ النساء کی وہ آخری آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ تم فرما

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوْا إِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (النساء ۱۷۶)

دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو ... ہے اور اس کی بہن کا وارث ہو گا جبکہ اس کے اولاد نہ ہو اگر ... ہیں ہوں تو ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بہن بھائی ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَهٰذِهِ الْكَلَالَةُ الَّتِي تَكُوْنُ فِيْهَا الْإِخْوَةُ عَصَبَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ وَلَدٌ، فَيَرِثُوْنَ مَعَ الْجَدِّ فِي الْكَلَالَةِ، فَالْجَدُّ يَرِثُ مَعَ الْإِخْوَةِ لِأَنَّهٗ أَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ مِنْهُمْ، وَذٰلِكَ أَنَّهٗ يَرِثُ مَعَ ذُكُوْرِ وَلَدِ الْمُتَوَفّٰى السُّدُسَ، وَالْإِخْوَةُ لَا يَرِثُوْنَ مَعَ ذُكُوْرِ وَلَدِ الْمُتَوَفّٰى شَيْئًا، وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَأَحَدِهِمْ، وَهُوَ يَأْخُذُ السُّدُسَ مَعَ وَلَدِ الْمُتَوَفّٰى، فَكَيْفَ لَا يَأْخُذُ الثُّلُثَ مَعَ الْإِخْوَةِ وَبَنُو الْأُمِّ يَأْخُذُوْنَ مَعَهُمُ الثُّلُثَ؟ فَالْجَدُّ هُوَ الَّذِي حَجَبَ الْإِخْوَةَ لِلْأُمِّ، وَمَنَعَهُمْ مَكَانَهُ الْمِيْرَاثَ، فَهُوَ أَوْلٰى بِالَّذِي كَانَ لَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَقَطُوْا مِنْ أَجْلِهٖ، وَلَوْ أَنَّ الْجَدَّ لَمْ يَأْخُذْ ذٰلِكَ الثُّلُثَ أَخَذَهٗ بَنُو الْأُمِّ، فَإِنَّمَا أَخَذَ مَا لَمْ يَكُنْ يَرْجِعُ إِلَى الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ، وَكَانَ الْإِخْوَةُ لِلْأُمِّ هُمْ أَوْلٰى بِذٰلِكَ الثُّلُثِ مِنَ الْإِخْوَةِ لِلْأَبِ، وَكَانَ الْجَدُّ هُوَ أَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنَ الْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ وہ کلالہ ہے جس میں بھائی عصبہ ہوں گے جب کہ اس کی اولاد نہ ہو تو وہ دادا کے ساتھ کلالہ کی میراث پائیں گے اور دادا بھائیوں کے ساتھ میراث پائے گا کیونکہ یہ تو ان سے بھی زیادہ حق دار ہے۔ اسی لئے وہ متوفی کی نرینہ اولاد کے ساتھ چھٹا حصہ پائے گا اور متوفی کی نرینہ اولاد کے ساتھ بھائیوں کو ترکہ نہیں ملے گا۔ اور وہ ان جیسا کیوں نہ ہو گا جب کہ متوفی کی اولاد کے ہوتے ہوئے چھٹا حصہ پاتا ہے تو بھائی کے ساتھ تہائی کیوں نہ لے گا اور تہائی اس کے ساتھ ماں کے بیٹے لیں گے۔ پس وہ دادا ہے جس نے مادری بھائیوں کا حصہ ختم کیا اور انہیں میراث سے محروم کیا۔ پس وہ ان سے زیادہ حق دار ہے۔ کیونکہ وہ ان کا حصہ ساقط کر دیتا ہے۔ اگر دادا تہائی نہ لے تو اسے مادری بیٹے لیں گے کیونکہ انہوں نے وہ مال لیا ہے جو علاتی بھائیوں کی طرف نہیں لوٹتا۔ اخیافی بھائی اس جگہ علاتی بھائیوں سے زیادہ حق دار ہیں اور دادا اخیافی بھائیوں سے بھی زیادہ حق دار ہے۔ ف

ف: کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جو مرتے وقت نہ پیچھے ماں باپ چھوڑے اور نہ اولاد۔ اس کی میراث کے بارے میں قرآن کریم کے اندر دو آیتیں نازل ہوئیں جن کے اندر اس کا ترکہ تقسیم کرنے کے احکام نازل فرمائے گئے۔ دونوں آیات سورۃ النساء کے اندر ہیں۔ احادیث کے مطابق سردیوں میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے:

وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوْا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ. (النساء:۱۲)

اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بنتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا، پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور قرض نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا، حلم والا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

کلالہ کے متعلق گرمیوں میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے:

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

(النساء:۱۷۶)

[illegible] کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جائے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا جب کہ بہن کی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَمَّةِ

پھوپھی کی میراث کا بیان

[۵۷۸] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ كَانَ قَدِيْمًا يُقَالُ لَهٗ ابْنُ مِرْسٰى اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ قَالَ يَا يَرْفَا هَلُمَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِكِتَابٍ كَتَبَهٗ فِيْ شَانِ الْعَمَّةِ، فَنَسْاَلَ عَنْهَا وَنَسْتَخْبِرَ عَنْهَا، فَاَتَاهُ بِهٖ يَرْفَا، فَدَعَا بِتَوْرٍ، اَوْ قَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَمَحَا ذٰلِكَ الْكِتَابَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَكِ اللّٰهُ وَارِثَةً اَقَرَّكِ، لَوْ رَضِيَكِ اللّٰهُ اَقَرَّكِ.

عبدالرحمٰن بن حنظلہ زرقی کو قریش کے ایک قدیمی مولیٰ ابن موسےٰ نے بتایا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ظہر کی نماز پڑھالی تو فرمایا: اے یرفا! وہ کتاب لانا۔ یہ وہ کتاب تھی جو پھوپھی کے متعلق لکھی تھی کہ معلومات حاصل کرنے کے لئے اس بارے میں پوچھیں۔ پس یرفا کتاب لے آیا۔ پھر پانی کی ایک چھاگل یا پیالہ منگایا اور اس لکھے ہوئے کو دھو دیا۔ پھر فرمایا کہ اگر اللہ اسے ترکہ دلاتا تو مقرر فرماتا۔ اگر اللہ اسے ترکہ دلاتا تو مقرر فرماتا۔

[۵۷۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ، وَلَا تَرِثُ.

ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ پھوپھی پر تعجب ہے کہ بھتیجا اس کا وارث ہوتا ہے لیکن وہ بھتیجے کی وارث نہیں ہوتی۔

۱۱- بَابُ مِيْرَاثِ وَلَايَةِ الْعَصَبَةِ

عصبات کی میراث کا بیان

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ، وَالَّذِيْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا فِيْ وَلَايَةِ الْعَصَبَةِ اَنَّ الْاَخَ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ مِنَ الْاَخِ لِلْاَبِ، وَالْاَخُ لِلْاَبِ اَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ مِنْ بَنِي الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، وَبَنُو الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰى مِنْ بَنِي الْاَخِ لِلْاَبِ، وَبَنُو الْاَخِ لِلْاَبِ اَوْلٰى مِنِ ابْنِ الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ، وَبَنُو ابْنِ الْاَخِ لِلْاَبِ اَوْلٰى مِنَ الْعَمِّ

میں مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں اور میں نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو اسی پر پایا ہے کہ عصبہ کی ولایت میں سگا بھائی سوتیلے بھائی پر مقدم ہے اور سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے اور سگا بھتیجا سوتیلے بھتیجے پر مقدم ہے اور سوتیلا بھتیجا سگے بھائی کے پوتے پر مقدم ہے اور سوتیلے بھائی کا بیٹا سگے چچا پر مقدم ہے اور سگا چچا سوتیلے چچا پر مقدم ہے اور سوتیلا چچا سگے چچا کے بیٹوں پر مقدم ہے اور سوتیلے چچا کے بیٹے

Presented by www.ziaraat.com

اَخِی الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ ' وَالْعَمُّ اَخُو الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ [illegible] لِلْاَبِ اَوْلٰی مِنْ عَمِّ الْاَبِ اَخِیْ اَبِی الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ.

باپ کے سگے چچا پر مقدم ہیں۔

قَالَ مَالِکٌ وَ کُلُّ شَیْءٍ سُئِلْتَ عَنْهُ مِنْ مِیْرَاثِ الْعَصَبَةِ ' فَاِنَّهُ عَلٰی نَحْوِ هٰذَا انْسُبِ الْمُتَوَفّٰی وَمَنْ یُنَازِعُ فِیْ وِلَایَتِهٖ مِنْ عَصَبَتِهٖ ' فَاِنْ وَجَدْتَ اَحَدًا مِنْهُمْ یَلْقَی الْمُتَوَفّٰی اِلٰی اَبٍ لَا یَلْقَاهُ اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلٰی اَبٍ دُوْنَهٗ ' فَاجْعَلْ مِیْرَاثَهٗ لِلَّذِیْ یَلْقَاهُ اِلَی الْاَبِ الْاَدْنٰی دُوْنَ مَنْ یَلْقَاهُ اِلٰی فَوْقِ ذٰلِکَ ' فَاِنْ وَجَدْتَهُمْ کُلَّهُمْ یَلْقَوْنَهٗ اِلٰی اَبٍ وَاحِدٍ یَجْمَعُهُمْ جَمِیْعًا فَانْظُرْ اَقْعَدَهُمْ فِی النَّسَبِ ' فَاِنْ کَانَ ابْنُ اَبٍ فَقَطْ ' فَاجْعَلِ الْمِیْرَاثَ لَهٗ دُوْنَ الْاَطْرَافِ ' وَاِنْ کَانَ ابْنُ اَبٍ وَاُمٍّ ' وَاِنْ وَجَدْتَهُمْ مُسْتَوِیْنَ یَنْتَسِبُوْنَ مِنْ عَدَدِ الْاٰبَاءِ اِلٰی عَدَدٍ وَاحِدٍ حَتّٰی یَلْقَوْا نَسَبَ الْمُتَوَفّٰی جَمِیْعًا ' وَکَانُوْا کُلُّهُمْ جَمِیْعًا بَنِیْ اَبٍ اَوْ بَنِیْ اَبٍ وَاُمٍّ ' فَاجْعَلِ الْمِیْرَاثَ بَیْنَهُمْ سَوَاءً ' وَاِنْ کَانَ وَالِدُ بَعْضِهِمْ اَخَا وَالِدِ الْمُتَوَفّٰی لِلْاَبِ وَالْاُمِّ ' وَکَانَ مَنْ سِوَاهُ مِنْهُمْ اِنَّمَا هُوَ اَخُوْ اَبِی الْمُتَوَفّٰی لِاَبِیْهِ فَقَطْ ' فَاِنَّ الْمِیْرَاثَ لِبَنِیْ اَخِی الْمُتَوَفّٰی لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ بَنِی الْاَخِ لِلْاَبِ ' وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی قَالَ ﴿وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ (الانفال:۷۵).

امام مالک نے فرمایا کہ جب عصبہ کی میراث کے بارے میں پوچھا جائے تو قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جتنے عصبات ہوں ان کو میت سے نسبت کے حساب سے دیکھیں گے کہ یہ میت کا کیا لگتا ہے۔ جوان میں سے میت کے ساتھ ایسے باپ میں مل جائے جو دوسروں سے قریب ہو تو میراث اسی کو ملے گی نہ کہ اسے جو میت کے ساتھ اوپر والے باپ میں ملتا ہو۔ اگر ان میں سے ایک ہی باپ میں کئی ملتے ہوں تو یہ دیکھا جائے گا کہ کس کا رشتہ نزدیک ہے' اگر چہ نزدیک والا سوتیلا ہو تب بھی میراث اسی کو ملے گی اور دور والا خواہ سگا بھی ہو تب بھی اسے میراث نہیں ملے گی۔ اگر رشتے میں سب برابر ہوں اور سارے سگے ہوں یا سارے سوتیلے ہوں تو ترکہ میں سارے ہی برابر حصہ پائیں گے۔ اگر ان میں سے بعض کا باپ میت کا سگا بھائی اور بعض کا باپ میت کا سوتیلا بھائی ہو تو میراث سگے بھائی کی اولاد کو ملے گی اور سوتیلے بھائی کی اولاد کو میراث نہیں ملے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بعض رشتے والے اللہ کی کتاب میں بعض سے نزدیک ہیں اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے''۔

قَالَ مَالِکٌ وَالْجَدُّ اَبُو الْاَبِ اَوْلٰی مِنْ بَنِی الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ وَاَوْلٰی مِنَ الْعَمِّ اَخِی الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ بِالْمِیْرَاثِ ' وَابْنُ الْاَخِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ اَوْلٰی مِنَ الْجَدِّ بِوَلَاءِ الْمَوَالِیْ.

امام مالک نے فرمایا کہ دادا سگے بھتیجوں اور سگے چچا سے میراث میں مقدم ہے اور ولاء میں سگا بھتیجا دادا سے مقدم ہے۔

۱۲- بَابُ مَنْ لَا مِیْرَاثَ لَهٗ

جو میراث کا حق دار نہیں

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَیْهِ عِنْدَنَا ' الَّذِیْ لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ ' وَالَّذِیْ اَدْرَکْتُ عَلَیْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا اَنَّ ابْنَ الْاَخِ لِلْاُمِّ ' وَالْجَدَّ اَبَا الْاُمِّ ' وَالْعَمَّ اَخَا

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں اور میں نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو اسی پر پایا ہے کہ اخیافی بھائی کا بیٹا اور نانا اور چچا جو باپ کا اخیافی بھائی ہو اور

Presented by www.ziaraat.com

الْأَبَ لِلْأُمِّ، وَالْخَالَ، وَالْجَدَّةَ أُمَّ أَبِي الْأُمِّ، وَابْنَةَ الْأَخِ

ماموں اور نانا کی ماں اور سگے بھائی کے بیٹے اور پھوپھی اور خالہ یہ

قَالَ وَإِنَّهُ لَا تَرِثُ امْرَأَةٌ هِيَ أَبْعَدُ نَسَبًا مِنَ الْمُتَوَفَّى مِمَّنْ سُمِّيَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ يَرِثُهَا شَيْئًا. وَإِنَّهُ لَا يَرِثُ أَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ شَيْئًا إِلَّا حَيْثُ سُمِّيَ. وَإِنَّمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي كِتَابِهِ مِيرَاثَ الْأُمِّ مِنْ وَلَدِهَا، وَمِيرَاثَ الْبَنَاتِ مِنْ آبَائِهِنَّ، وَمِيرَاثَ الزَّوْجَةِ مِنْ زَوْجِهَا، وَمِيرَاثَ الْأَخَوَاتِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ، وَمِيرَاثَ الْأَخَوَاتِ لِلْأَبِ، وَمِيرَاثَ الْأَخَوَاتِ لِلْأُمِّ وَوَرِثَتِ الْجَدَّةُ بِالَّذِي جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا، وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مَنْ أَعْتَقَتْ هِيَ نَفْسُهَا. لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِي كِتَابِهِ ﴿فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ﴾ (الاحزاب:۵).

اور فرمایا کہ کوئی عورت جو کوئی سے نسبت میں دور ہو میراث نہیں پائے گی جن کا اس کتاب میں ذکر کر دیا گیا ہے اور کسی عورت کو کوئی میراث نہیں ملے گی مگر جن کو بیان کر دیا گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ والدہ کی میراث اولاد سے، بیٹیوں کی باپ سے، بیوی کی میراث خاوند سے، سگی بہنوں، علاتی بہنوں، اخیافی بہنوں اور دادی نانی کی میراث نبی کریم ﷺ سے وارد ہے اور عورت نے جس کو آزاد کیا ہو اس کی میراث پائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''تو دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں''۔

۱۳- بَابُ مِيرَاثِ أَهْلِ الْمِلَلِ

مختلف مذاہب والوں کی وراثت کا بیان

۵۰۵- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ. صحیح مسلم (۴۱۱۶)

عمر بن عثمان بن عفان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

[۵۸۰] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ إِنَّمَا وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ. وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ. قَالَ فَلِذٰلِكَ تَرَكْنَا نَصِيبَنَا مِنَ الشِّعْبِ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی کہ ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے جبکہ علی نہیں ہوئے۔ فرمایا کہ اسی لیے ہم نے شعب میں سے اپنا حصہ چھوڑ دیا تھا۔

[۵۸۱] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمَّةً لَهُ يَهُودِيَّةً أَوْ نَصْرَانِيَّةً تُوُفِّيَتْ. وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. وَقَالَ لَهُ مَنْ يَرِثُهَا؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا. ثُمَّ أَتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَتَرَانِي نَسِيتُ مَا قَالَ لَكَ عُمَرُ بْنُ

سلیمان بن یسار کو محمد بن اشعث نے بتایا کہ ان کی ایک یہودیہ یا نصرانیہ پھوپھی کا انتقال ہو گیا تو محمد بن اشعث نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا وارث کون ہوگا؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے وارث اس کے دین والے ہوں گے۔ پھر حضرت عثمان آئے تو ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ حضرت عثمان نے ان سے فرمایا: تمہارے خیال میں جو حضرت عمر نے فرمایا میں اسے بھول گیا ہوں؟ اس

Presented by www.ziaraat.com

الْخَطَّابِ؟ يَرِثُهَا اَهْلُ دِيْنِهَا

[illegible]

اعتقه عمر بن عبد العزيز ' هلك. قال إسماعيل فامر بني عمر بن عبد العزيز ' ان اجعل ماله في بيت المال

کے وارث اس کے دین والے ہوں گے۔

[illegible]

کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لکھا تھا کہ اس کا مال بیت المال میں داخل کر دو۔

[۵۸۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ ' اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اَبٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يُوَرِّثَ اَحَدًا مِنَ الْاَعَاجِمِ. اِلَّا اَحَدًا وُلِدَ فِی الْعَرَبِ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے غیر عربی کا وارث بننے سے روک دیا تھا مگر جبکہ کوئی عرب میں پیدا ہوا ہو۔

قَالَ مَالِکٌ وَاِنْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ حَامِلٌ مِنْ اَرْضِ الْعَدُوِّ ' فَوَضَعَتْهُ فِیْ اَرْضِ الْعَرَبِ ' فَهُوَ وَلَدُهَا يَرِثُهَا اِنْ مَاتَتْ. وَتَرِثُهُ اِنْ مَاتَ ' مِيْرَاثُهَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی حاملہ عورت کفار کے ملک سے آ جائے اور وہ عرب میں آ کر بچہ جنے تو وہ اسی کا بیٹا ہے اور اگر وہ مر گئی تو اس کا وارث ہوگا اور لڑکا مر گیا تو یہ اس کی وارث ہو گی۔ اس کی میراث اللہ کی کتاب میں ہے۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا ' وَالسُّنَّةُ الَّتِیْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا ' وَالَّذِیْ اَدْرَكْتُ عَلَيْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا اَنَّهُ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ ' بِقَرَابَةٍ ' وَلَا وَلَاءٍ ' وَلَا رَحِمٍ. وَلَا يَحْجُبُ اَحَدًا عَنْ مِيْرَاثِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور اس سنت میں کسی کا اختلاف نہیں اور اسی پر میں نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو پایا ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ قرابت' ولاء یا رحم کسی وجہ سے حق دار نہیں اور نہ کسی کو اس کی میراث سے محروم کر سکتا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ لَا يَرِثُ ' اِذَا لَمْ يَكُنْ دُوْنَهُ وَارِثٌ. فَاِنَّهُ لَا يَحْجُبُ اَحَدًا عَنْ مِيْرَاثِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح جو میراث نہ پائے جبکہ اس کے سوا کوئی وارث نہ ہو تو وہ کسی کو میراث سے محروم نہیں کر سکتا۔

١٤- بَابُ مَنْ جُهِلَ اَمْرُهُ بِالْقَتْلِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ

ان کی میراث جن کی موت کا وقت معلوم نہ ہو

[۵۸۴] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ اَنَّهُ لَمْ يَتَوَارَثْ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ الْجَمَلِ. وَيَوْمَ صِفِّيْنَ. وَيَوْمَ الْحَرَّةِ. ثُمَّ كَانَ يَوْمَ قُدَيْدٍ. فَلَمْ يُوَرَّثْ اَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا. اِلَّا مَنْ عُلِمَ اَنَّهُ قُتِلَ قَبْلَ صَاحِبِهِ.

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے کتنے ہی اپنے علمائے کرام سے روایت کی ہے کہ جو جنگِ جمل' جنگِ صفین' جنگِ حرہ' اور جنگِ قدید میں مارے گئے ان میں سے کسی کو اس کے دوسرے ساتھی کا وارث نہیں بنایا گیا مگر جس کے متعلق علم ہو گیا کہ وہ اپنے ساتھی سے پہلے قتل کر دیا گیا تھا۔

قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِكَ الْاَمْرُ الَّذِیْ لَا اخْتِلَافَ

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی

Presented by www.ziaraat.com

فِيهِ. وَلَا شَكَّ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا

قَبْلَ صَاحِبِهِ، لَمْ يَرِثْ أَحَدٌ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا، وَكَانَ مَا تَرَكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ بَقِيَ مِنْ وَرَثَتِهِمَا، يَرِثُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَرَثَتَهُ مِنَ الْأَحْيَاءِ.

اختلاف نہیں اور ہمارے شہر کے اہل علم میں سے کسی ایک کو بھی

اور یہ پتہ نہ ہو کہ کون اپنے ساتھی سے پہلے مرا تو ان میں سے کوئی کسی دوسرے کا وارث نہیں ہوگا ان کی میراث زندہ رہنے والے باقی وارثوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَرِثَ أَحَدٌ أَحَدًا بِالشَّكِّ. وَلَا يَرِثُ أَحَدٌ أَحَدًا إِلَّا بِالْيَقِينِ مِنَ الْعِلْمِ، وَالشُّهَدَاءِ. وَذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ يَهْلِكُ هُوَ وَمَوْلَاهُ الَّذِي أَعْتَقَهُ أَبُوهُ، فَيَقُولُ بَنُو الرَّجُلِ الْعَرَبِيِّ قَدْ وَرِثَهُ أَبُونَا. فَلَيْسَ ذَلِكَ لَهُمْ أَنْ يَرِثُوهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا شَهَادَةٍ. إِنَّهُ مَاتَ قَبْلَهُ. وَإِنَّمَا يَرِثُهُ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ.

امام مالک نے فرمایا: یہ مناسب نہیں ہے کہ شک کے ساتھ کوئی کسی کا وارث بنے۔ کوئی کسی کا وارث نہ بنے مگر پورے علم اور شہادتوں کی بناء پر، مثلاً ایک آدمی فوت ہو جائے اور ان کا آزاد کردہ غلام بھی جس کو اس کے باپ نے آزاد کیا تھا۔ اب متوفی کے وارث کہیں کہ اس کا وارث ہمارا باپ تھا تو ان کی یہ بات بغیر علم اور شہادت کے نہیں مانی جائے گی کہ وہ پہلے مرا تھا اور اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے جو زندہ ہوں وہی اس کے وارث ہوں گے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِنْ ذَلِكَ أَيْضًا الْأَخَوَانِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ. يَمُوتَانِ. وَلِأَحَدِهِمَا وَلَدٌ. وَالْآخَرُ لَا وَلَدَ لَهُ. وَلَهُمَا أَخٌ لِأَبِيهِمَا، فَلَا يُعْلَمُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ. فَمِيرَاثُ الَّذِي لَا وَلَدَ لَهُ، لِأَخِيهِ لِأَبِيهِ، وَلَيْسَ لِبَنِي أَخِيهِ، لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، شَيْءٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح دو سگے بھائی فوت ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک کی اولاد ہے اور دوسرے کی کوئی اولاد نہیں اور ان کا ایک علاتی بھائی ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ دونوں میں سے کون پہلے فوت ہوا تو لاولد کی میراث علاتی بھائی کو ملے گی اور سگے بھتیجوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ تَهْلِكَ الْعَمَّةُ وَابْنُ أَخِيهَا، أَوِ ابْنَةُ الْأَخِ وَعَمَّتُهَا، فَلَا يُعْلَمُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ. فَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ، لَمْ يَرِثِ الْعَمُّ مِنِ ابْنَةِ أَخِيهِ شَيْئًا. وَلَا يَرِثُ ابْنُ الْأَخِ مِنْ عَمَّتِهِ شَيْئًا.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر پھوپھی اور بھتیجا ایک ساتھ فوت ہو جائیں یا بھتیجے اور چچا کا ایک ساتھ انتقال ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون فوت ہوا تو چچا کو بھتیجے کی میراث سے کچھ نہیں ملے گا اور نہ بھتیجا پھوپھی کے ترکہ سے کچھ پائے گا۔ ف

ف: جنگ جمل حضرت علی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین ہوئی۔ جنگ صفین حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان ہوئی۔ دونوں مواقع پر اکابر صحابہ بھی شریک ہوئے اور کم و بیش نصف لاکھ مسلمان شہید ہوئے۔ یہ بد بخت خارجیوں اور سبائیوں کی شرارت تھی کہ امت محمدیہ کے ایسے مایۂ ناز بہی خواہ بھی آپس میں ٹکرائے بغیر نہ رہ سکے۔ شاید پروردگار عالم نے امت محمدیہ کو خلیفۂ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خونِ ناحق کی ۳۶ھ میں جنگ جمل اور ۳۷ھ میں جنگ صفین کی صورت میں سزا دی تھی۔

۱۵- بَابُ مِيرَاثِ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا

لعان والی عورت کے بچے اور ولد الزنا کی میراث

Presented by www.ziaraat.com

[۵۸۵] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ
[illegible]
[illegible]
عَزَّ وَجَلَّ . وَاِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ ' وَیَرِثُ الْبَقِیَّةَ مَوَالِیْ
اُمِّهٖ اِنْ کَانَتْ مَوْلَاةً. وَاِنْ کَانَتْ عَرَبِیَّةً ' وَرِثَتْ
حَقَّهَا وَوَرِثَ اِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ وَکَانَ مَا بَقِیَ
لِلْمُسْلِمِیْنَ.

عروہ بن زبیر فرمایا کرتے تھے کہ لعان والی کا بیٹا اور ولد الزنا [illegible] گے اور باقی اس کی والدہ کے موالی کو ملے گا جب کہ وہ آزاد کردہ ہو اور اگر وہ عربیہ ہو تو اس کی والدہ اور اخیافی بھائی بہنوں سے جو بچے گا وہ مسلمانوں کا حق ہوگا۔

قَالَ مَالِکٌ وَبَلَغَنِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ مِثْلَ ذٰلِکَ.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہی بات سلیمان بن یسار سے پہنچی ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَعَلٰی ذٰلِکَ اَدْرَکْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو اسی پر پایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۸- کِتَابُ النِّکَاحِ

نکاح کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِی الْخِطْبَةِ

نکاح کے پیغام کا بیان

۵۰۶- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ. صحیح البخاری (۵۱۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ دے۔

۵۰۷- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ. صحیح البخاری (۵۱۴۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔

قَالَ مَالِکٌ وَتَفْسِیْرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْمَا نُرٰی ' وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ' لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ. اَنْ یَخْطُبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ. فَتَرْکَنَ اِلَیْهِ. وَیَتَّفِقَانِ عَلٰی صَدَاقٍ وَاحِدٍ مَعْلُوْمٍ. وَقَدْ تَرَاضَیَا. فَهِیَ تَشْتَرِطُ عَلَیْهِ لِنَفْسِهَا. فَتِلْکَ الَّتِیْ نَهٰی اَنْ یَخْطُبَهَا الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ. وَلَمْ یَعْنِ بِذٰلِکَ ' اِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ فَلَمْ یُوَافِقْهَا اَمْرُهٗ ' وَلَمْ تَرْکَنْ اِلَیْهِ ' اَنْ لَا یَخْطُبَهَا اَحَدٌ. فَهٰذَا بَابُ فَسَادٍ یَدْخُلُ عَلَی النَّاسِ.

امام مالک نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی: "تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے"۔ کی تفسیر میں فرمایا کہ کوئی آدمی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے' وہ عورت اس کی جانب جھکے اور دونوں رضامندی سے ایک مہر مقرر کرلیں۔ ایسی صورت میں دوسرے آدمی کو اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دینے سے منع فرمایا گیا اور اس کی ممانعت نہیں کی کہ کسی نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا لیکن موافقت نہ ہوئی اور نہ عورت کا ادھر جھکاؤ ہوا کہ اس صورت میں کوئی پیغام نہ دے۔ بہر حال فساد اسی راستے سے لوگوں میں داخل ہوتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۵۸۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَکْنَنْتُمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ سَتَذْکُرُوْنَهُنَّ وَلٰکِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ (البقرة: ۲۳۵) اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلْمَرْاَةِ ، وَهِیَ فِیْ عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا اِنَّکِ عَلَیَّ لَکَرِیْمَةٌ. وَاِنِّیْ فِیْکِ لَرَاغِبٌ. وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَائِقٌ اِلَیْکِ خَیْرًا وَرِزْقًا. وَنَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ.

قاسم بن محمد ارشاد باری تعالیٰ: ''اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ تم ان کو یاد کرو گے ان سے مگر ... کے بارے میں فرماتے تھے کہ کوئی آدمی کسی عورت سے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور وہ عدت گزار رہی ہو کہ مجھے تو پسند ہے یا مجھے تیری جانب رغبت ہے یا اللہ تیرے لئے بھلائی اور روزی بھیجنے والا ہے یا اس جیسی کوئی اور بات۔

۲- بَابُ اسْتِئْذَانِ الْبِکْرِ وَالْاَیِّمِ فِیْ اَنْفُسِهِمَا

کنواری اور شوہر دیدہ سے اجازت لینا

۵۰۸- حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا. وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا. وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا.

صحیح مسلم (۳۴۶۱_۳۴۶۲_۳۴۶۳)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شوہر دیدہ اپنے نفس کا اپنے ولی کی نسبت زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے گی۔ جبکہ خاموشی بھی اس کی اجازت ہے۔ ف

ف: عورت سے اذن لینے میں تفصیل ہے' تمام صورتیں اور ان کے احکام حسب ذیل ہیں:

(۱) ثیبہ بالغہ کے بارے میں تمام آئمہ وفقہاء کا اتفاق ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں جب کہ وہ عاقلہ بھی ہو اگر بڑی حد تک بے عقل ہو تو ولی کی اجازت کافی ہے۔

(۲) باکرہ صغیرہ یعنی نابالغ کنواری لڑکی کے متعلق بھی سب کا اتفاق ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر بھی نکاح کر سکتے ہیں۔ ولی کی اجازت سے نکاح ہو جائے گا۔

(۳) ثیبہ صغیرہ یعنی وہ لڑکی جو نابالغہ اور شوہر دیدہ ہو تو احناف کے نزدیک اس کی اجازت کے بغیر ولی اس کا نکاح کر سکتا ہے اور ایسا کرنا جائز ہے جب کہ شافعیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور اس لڑکی سے اجازت لینا ہی ضروری ہے۔

(۴) باکرہ بالغہ یعنی وہ کنواری لڑکی جو بالغہ ہو۔ احناف کے نزدیک بغیر اس کی اجازت کے نکاح جائز نہیں ہے اور شافعیہ کے نزدیک جائز ہے۔

گویا احناف کے نزدیک بنائے ولایت بلوغ پر ہے۔ بالغہ ہو تو باکرہ ہو یا ثیبہ اس سے اجازت لینا ضروری ہے اور نابالغہ خواہ ثیبہ ہو یا باکرہ اس سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے۔ شافعیہ کے نزدیک بنائے ولایت ثیابت و بکارت ہے کہ ثیبہ سے ضرور اجازت لی جائے گی خواہ بالغہ ہو یا نابالغہ اور باکرہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں اگرچہ وہ بالغہ ہی کیوں نہ ہو۔ احادیث کی رو سے کنواری لڑکی کا بوقت اذن خاموش رہنا بھی رضامندی شمار ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۵۸۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ

امام مالک کو سعید بن مسیب سے یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر

Presented by www.ziaraat.com

سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُنْكِحُ الْمَرْاَةَ اِلَّا الْاَبُ اَوِ الْاَخُ اَوِ السُّلْطَانُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عورت نکاح نہ کرے مگر اپنے ولی یا حاکم سے۔

[۵۸۸] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَا يَكْرَهَانِ بَنَاتِهِمَا الْاَبْكَارَ وَلَا يَسْتَاْمِرَانِهِنَّ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اپنی کنواری کا نکاح کرتے ہیں اور ان سے اجازت نہ لیتے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْ نِكَاحِ الْاَبْكَارِ.

امام مالک نے فرمایا کہ کنواری کے نکاح کے بارے میں یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَيْسَ لِلْبِكْرِ جَوَازٌ فِيْ مَالِهَا، حَتّٰى تَدْخُلَ بَيْتَهَا، وَيُعْرَفَ مِنْ حَالِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ کنواری کو اپنے مال میں تصرف کا حق نہیں یہاں تک کہ اپنے گھر میں داخل ہو جائے اور اس کے حال سے باخبر ہو جائے۔

[۵۸۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِي الْبِكْرِ، يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا بِغَيْرِ اِذْنِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَازِمٌ لَهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار کنواری کے بارے میں فرمایا کرتے کہ باپ اس کی اجازت کے بغیر اس کی شادی کر دے تو یہ نکاح اس پر لازم ہو جاتا ہے۔

۳ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَاقِ وَالْحِبَاءِ

مہر اور حباء کا بیان

۵۰۹- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ. فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا. فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا. اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا اِيَّاهُ؟ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَعْطَيْتَهَا اِيَّاهُ، جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا اَجِدُ شَيْئًا. قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ؟ فَقَالَ نَعَمْ. مَعِيْ سُوْرَةُ كَذَا، وَسُوْرَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

صحیح البخاری (۵۱۳۵) صحیح مسلم (۳۴۷۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں نے خود کو آپ کے سپرد کیا۔ پس وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا میرے ساتھ نکاح کر دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے دینے کے لیے کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ تم اسے دو گے تو خود بغیر تہمد کے بیٹھے رہو گے۔ لہٰذا کوئی چیز ڈھونڈو۔ عرض کی کہ مجھے کوئی چیز نہیں ملتی۔ فرمایا: ڈھونڈو تو سہی خواہ لوہے کا چھلا ہو۔ انہوں نے ڈھونڈا مگر کچھ نہ پایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن کریم آتا ہے؟ عرض گزار ہوئے: ہاں اور نام بتائے کہ فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے قرآن مجید جاننے کے باعث میں نے

Presented by www.ziaraat.com

تمہارے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ ف

[۵۹۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَیُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَبِهَا جُنُوْنٌ اَوْ جُذَامٌ اَوْ بَرَصٌ فَمَسَّهَا فَلَهَا صَدَاقُهَا کَامِلًا. وَذٰلِکَ لِزَوْجِهَا غُرْمٌ عَلٰی وَلِیِّهَا.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسے جنون' جذام یا کوڑھ کی بیماری ہو' پھر اس سے جماع کرے تو عورت کو پورا مہر ادا کرے گا اور خاوند اسے اس عورت کے ولی سے وصول کرے گا۔

قَالَ مَالِکٌ وَاِنَّمَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ غُرْمًا عَلٰی وَلِیِّهَا لِزَوْجِهَا اِذَا کَانَ وَلِیُّهَا الَّذِیْ اَنْکَحَهَا هُوَ اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ مَنْ یُرٰی اَنَّهٗ یَعْلَمُ ذٰلِکَ مِنْهَا. فَاَمَّا اِذَا کَانَ وَلِیُّهَا الَّذِیْ اَنْکَحَهَا ابْنَ عَمٍّ اَوْ مَوْلًی اَوْ مِنَ الْعَشِیْرَةِ مِمَّنْ یُرٰی اَنَّهٗ لَا یَعْلَمُ ذٰلِکَ مِنْهَا فَلَیْسَ عَلَیْهِ غُرْمٌ. وَتُرَدُّ اِلَیْکَ الْمَرْاَةُ مَا اَخَذْتَهٗ مِنْ صَدَاقِهَا. وَیُتْرَکُ لَهَا قَدْرَ مَا تُسْتَحَلُّ بِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ بیوی کے ولی کو یہ تاوان اس صورت میں ادا کرنا ہوگا جبکہ اس کا نکاح کرنے والا ولی اس کا باپ یا بھائی ہو یا ایسا شخص جس کو یہ بات معلوم تھی۔ لیکن اس کے نکاح کا ولی اگر چچازاد بھائی یا آزاد کردہ غلام ہو یا دور کا رشتہ دار ہو' جسے اس بات کا علم نہ ہو تو اسے یہ تاوان ادا نہیں کرنا پڑے گا بلکہ اس عورت سے مہر واپس کروایا جائے گا اور صرف اتنا چھوڑ دیا جائے گا جس سے وہ اس کے لئے حلال ہو۔

[۵۹۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَةَ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاُمُّهَا بِنْتُ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ کَانَتْ تَحْتَ ابْنِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ. فَمَاتَ وَلَمْ یَدْخُلْ بِهَا. وَلَمْ یُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا. فَابْتَغَتْ اُمُّهَا صَدَاقَهَا. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَیْسَ لَهَا صَدَاقٌ. وَلَوْ کَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ نُمْسِکْهُ وَلَمْ نَظْلِمْهَا. فَاَبَتْ اُمُّهَا اَنْ تَقْبَلَ ذٰلِکَ. فَجَعَلُوْا بَیْنَهُمْ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ. فَقَضٰی اَنْ لَا صَدَاقَ لَهَا. وَلَهَا الْمِیْرَاثُ.

نافع کا بیان ہے کہ عبید اللہ بن عمر کی صاحبزادی جن کی والدہ زید بن خطاب کی بیٹی تھیں' یہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے صاحبزادے کے نکاح میں تھیں۔ صاحبزادے کا انتقال ہو گیا اور اس نے صحبت نہیں کی تھی اور مہر بھی مقرر نہیں ہوا تھا۔ اس کی والدہ نے مہر کا مطالبہ کیا۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ یہ مہر کی حق دار نہیں۔ اگر حق دار ہوتی تو ہم مہر نہ روکتے اور اس پر ظلم نہ کرتے۔ اس کی والدہ نے یہ بات نہ مانی اور فریقین نے حضرت زید بن ثابت پر بات رکھی۔ انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ عوت کو مہر نہیں ملے گا اور یہ میراث کی حق دار ہے۔

[۵۹۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ کَتَبَ فِیْ خِلَافَتِهٖ اِلٰی بَعْضِ عُمَّالِهٖ اَنَّ کُلَّ مَا اشْتَرَطَ الْمُنْکِحُ مَنْ کَانَ اَبًا اَوْ غَیْرَهٗ مِنْ جِبَاءٍ اَوْ کَرَامَةٍ فَهُوَ لِلْمَرْاَةِ اِنِ ابْتَغَتْهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے عہد خلافت میں اپنے ایک عامل کے لئے لکھا کہ نکاح کرنے والا خواہ وہ باپ ہو یا دوسرا شخص' اگر وہ تحفہ یا ہدیہ کی شرط رکھے تو مطالبہ کرنے پر وہ چیز عورت کو ملے گی۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الْمَرْاَةِ یُنْکِحُهَا اَبُوْهَا وَیَشْتَرِطُ فِیْ صَدَاقِهَا الْجِبَاءَ یُحْبٰی بِهٖ اِنَّ مَا کَانَ مِنْ

امام مالک نے فرمایا کہ عورت کے متعلق فرمایا جس کا نکاح اس کے باپ نے کیا اور اس کے مہر میں کچھ تحفہ دینے کی شرط

Presented by www.ziaraat.com

شَرْطٍ يَقَعُ بِهِ النِّكَاحُ ' فَهُوَ لِابْنَتِهِ إِنِ ابْتَغَتْهُ ' وَإِنْ فَارَقَهَا زوجها قبل ان يدخل بها فليرجع نصف الذي وقع به النكاح

رکھے۔ اگر وہ ایسی شرط رکھی ہے جس سے نکاح واقع ہوتا ہے تو [illegible] پہلے اس سے جدا ہو گیا [illegible] نصف کھنے کا حق دار خاوند ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ صَغِيرًا لَا مَالَ لَهُ إِنَّ الصَّدَاقَ عَلَى أَبِيهِ إِذَا كَانَ الْغُلَامُ يَوْمَ تَزَوَّجَ لَا مَالَ لَهُ ' وَإِنْ كَانَ لِلْغُلَامِ مَالٌ فَالصَّدَاقُ فِي مَالِ الْغُلَامِ. إِلَّا أَنْ يُسَمِّيَ الْأَبُ أَنَّ الصَّدَاقَ عَلَيْهِ. وَذَلِكَ النِّكَاحُ ' ثَابِتٌ عَلَى الِابْنِ إِذَا كَانَ صَغِيرًا ' وَكَانَ فِي وِلَايَةِ أَبِيهِ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے کم سن لڑکے کی شادی کی جس کا کوئی مال نہیں مہر اس کے باپ پر ہوگا جبکہ شادی کے روز لڑکے کا ذاتی مال نہ ہو اور اگر لڑکے کے پاس مال ہو تو مہر لڑکے کے مال سے دیا جائے گا۔ ماسوائے اس کے کہ باپ کہہ دے کہ مہر اس پر ہے اور لڑکے کا یہ نکاح واقع ہو جائے گا جبکہ وہ نابالغ اور اپنے والد کی تحویل میں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي طَلَاقِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَهِيَ بِكْرٌ ' فَيَعْفُوَ أَبُوهَا عَنْ نِصْفِ الصَّدَاقِ إِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ لِزَوْجِهَا مِنْ أَبِيهَا ' فِيمَا وَضَعَ عَنْهُ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے صحبت سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ کنواری ہے پس اس کا باپ نصف مہر معاف کر دے تو خاوند کے لیے وہ وضع کر لینا جائز ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فِي كِتَابِهِ ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾. فَهُنَّ النِّسَاءُ اللَّاتِي قَدْ دُخِلَ بِهِنَّ. ﴿أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ (البقرة:۲۳۷). فَهُوَ الْأَبُ فِي ابْنَتِهِ الْبِكْرِ ' وَالسَّيِّدُ فِي أَمَتِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''مگر جو عورتیں معاف کر دیں'' یہ تو وہ عورتیں ہیں جن کے ساتھ دخول ہو چکا ''یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے'' اور وہ کنواری کا باپ اور لونڈی کا آقا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَهَذَا الَّذِي سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ. وَالَّذِي عَلَيْهِ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں یہی میں نے سنا اور ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْيَهُودِيَّةِ أَوِ النَّصْرَانِيَّةِ تَحْتَ الْيَهُودِيِّ أَوِ النَّصْرَانِيِّ ' فَتُسْلِمُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا إِنَّهُ لَا صَدَاقَ لَهَا.

امام مالک نے اس یہودیہ اور نصرانیہ کے بارے میں فرمایا جو یہودی یا نصرانی کے نکاح میں ہو۔ پھر عورت دخول سے پہلے مسلمان ہو جاتی ہے تو اسے مہر نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا أَرَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ بِأَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِينَارٍ. وَذَلِكَ أَدْنَى مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ.

امام مالک نے فرمایا کہ میرے نزدیک چوتھائی دینار سے کم مہر نہیں ہوتا اور یہ وہ کم سے کم مقدار ہے جس پر ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے۔

٤- بَابُ إِرْخَاءِ السُّتُورِ

خلوت صحیحہ کا بیان

[۵۹۳] **أثر**- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' أَنَّ عُمَرَ بْنَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس سے ایک آدمی نے نکاح کیا تھا کہ جب تمام

Presented by www.ziaraat.com

الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الْمَرْاَةِ اِذَا تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ ' اَنَّهٗ اِذَا اُرْخِيَ السُّتُوْرُ ' فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

پردے اٹھ جائیں تو مہر واجب ہو گیا۔

[۵۹۴] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ [illegible] كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِامْرَاَتِهٖ فَاُرْخِيَتْ عَلَيْهِمَا السُّتُوْرُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

[illegible] سے پڑھا جائے اور عورت کھڑی ہو جائے تو مہر واجب ہو گیا۔

[۵۹۵] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا ' صَدَقَ الرَّجُلُ عَلَيْهَا. وَاِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ ' صُدِّقَتْ عَلَيْهِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ جب آدمی عورت کے گھر میں داخل ہو گیا تو خاوند کی تصدیق ہو گئی اور جب عورت مرد کے گھر میں داخل ہو گئی تو عورت کی تصدیق ہو گئی۔

قَالَ مَالِكٌ اَرٰى ذٰلِكَ فِي الْمَسِيْسِ. اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا فِيْ بَيْتِهَا فَقَالَتْ قَدْ مَسَّنِيْ ' وَقَالَ لَمْ اَمَسَّهَا ' صُدِّقَ عَلَيْهَا. فَاِنْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ. فَقَالَ لَمْ اَمَسَّهَا ' وَقَالَتْ قَدْ مَسَّنِيْ ' صُدِّقَتْ عَلَيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ چھونے کے بارے میں میرا خیال ہے کہ جب مرد عورت کے گھر میں داخل ہوا۔ عورت کہتی ہے کہ اس نے مجھ سے جماع کیا' مرد کہے کہ میں نے نہیں کیا تو مرد کے بیان کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر عورت مرد کے گھر میں داخل ہوئی۔ مرد کہتا ہے کہ میں نے اسے ہاتھ نہیں لگایا اور عورت کہتی ہے کہ لگایا ہے تو عورت پر اعتبار کیا جائے گا۔

۵- بَابُ الْمُقَامِ عِنْدَ الْبِكْرِ وَالْاَيِّمِ

شوہر دیدہ اور کنواری کے پاس رہنے کا بیان

۵۱۰- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ' عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيِّ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ ' وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ ' قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ. اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ. وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ فَقَالَتْ ثَلِّثْ. صحیح مسلم (۳۶۰۶ تا ۳۶۱۰)

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن مخزومی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس رات گزار کر فرمایا کہ میں تمہیں تمہارے خاندان میں رسوا نہیں کروں گا' اگر تم چاہو تو میں سات روز تمہارے پاس رہوں اور اسی حساب سے دوسری بیویوں کے پاس رہوں اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس رہوں اور دوسری بیویوں کے پاس حسب معمول؟ پس انہوں نے تین دن کے لئے کہا۔

۵۱۱- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ' عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَ لِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ. صحیح البخاری (۵۲۱۳) صحیح مسلم (۳۴۲۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ کنواری کے لیے سات اور شوہر دیدہ کے لئے تین راتیں ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہی حکم ہمارے نزدیک ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ امْرَاَةٌ غَيْرُ الَّتِيْ تَزَوَّجَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس عورت سے شادی کی ہے اگر

Presented by www.ziaraat.com

فَإِنَّهُ يَقْسِمُ بَيْنَهُمَا. بَعْدَ أَنْ تَمْضِيَ أَيَّامُ الَّتِي تَزَوَّجَ بِالثَّيِّبِ وَلَا يَقْسِمُ عَلَى الَّتِي تَزَوَّجَ [illegible]

اس آدمی کی اس کے سوا بھی بیویاں ہوں تو نئی نویلی کے پاس چند [illegible] اپنی باری میں شامل ہوں گے

٦ بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں جو شرطیں درست نہیں

[٥٩٦] **أثر** حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَشْتَرِطُ عَلَى زَوْجِهَا أَنَّهُ لَا يُخْرِجُ بِهَا مِنْ بَلَدِهَا. فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُخْرِجُ بِهَا إِنْ شَاءَ.

سعید بن مسیب سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے خاوند سے یہ شرط رکھی کہ اسے اس کے شہر سے نہیں نکالا جائے گا۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو لے جا سکتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّهُ إِذَا شَرَطَ الرَّجُلُ لِلْمَرْأَةِ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ، أَنْ لَا أَنْكِحَ عَلَيْكِ، وَلَا أَتَسَرَّرَ، إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ. إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي ذَلِكَ يَمِينٌ بِطَلَاقٍ، أَوْ عِتَاقَةٍ، فَيَجِبُ ذَلِكَ عَلَيْهِ، وَيَلْزَمُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ جب آدمی عورت سے شرط رکھے تو اگر وہ نکاح کے وقت رکھے جیسے میں دوسرا نکاح نہیں کروں گا یا لونڈی نہیں رکھوں گا۔ تو یہ فضول بات ہے ماسوائے اس صورت کے کہ اس نے طلاق وعتاق کو اس پر موقوف رکھا ہو۔ دریں حالت یہ بات اس پر واجب و لازم ہو جائے گی۔

٧- بَابُ نِكَاحِ الْمُحَلِّلِ وَمَا أَشْبَهَهُ

حلالہ اور اس کے مشابہ نکاح کا بیان

٥١٢- **وَحَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمَوْأَلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، تَمِيمَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا. فَنَكَحَتْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ. فَاعْتَرَضَ عَنْهَا. فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَمَسَّهَا. فَفَارَقَهَا. فَأَرَادَ رِفَاعَةُ أَنْ يَنْكِحَهَا. وَهُوَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ الَّذِي كَانَ طَلَّقَهَا. فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيجِهَا. وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ. صحیح البخاری (٥٧٩٢)

زبیر بن عبدالرحمٰن بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں حضرت رفاعہ بن سموال نے اپنی بیوی حضرت تمیمہ بنت وہب کو تین طلاقیں دے دیں تو انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ وہ اپنی بیوی پر قادر نہ ہو سکے اور اسے چھوڑ دیا۔ حضرت رفاعہ نے اس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہا جو اس کے پہلے خاوند تھے اور اسے طلاق دے دی تھی۔ جب اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ نے انہیں ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لے۔

[٥٩٧] **أثر** وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ. فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ. فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا هَلْ يَصْلُحُ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں۔ پھر عورت نے دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا۔ دوسرے نے جماع کرنے سے پہلے طلاق دے دی۔ کیا پہلے خاوند کے لئے اس سے نکاح کرنا درست ہے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: درست نہیں یہاں تک کہ وہ

Presented by www.ziaraat.com

حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا.

[۵۹۸] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي [illegible]

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُحَلِّلِ اِنَّهٗ لَا يُقِيْمُ عَلٰى نِكَاحِهٖ ذٰلِكَ، حَتّٰى يَسْتَقْبِلَ نِكَاحًا جَدِيْدًا. فَاِنْ اَصَابَهَا فِيْ ذٰلِكَ، فَلَهَا مَهْرُهَا.

دوسرے کا ذائقہ چکھ لے۔

[illegible]

امام مالک نے حلالہ کے بارے میں فرمایا کہ اس نیت سے کیا ہوا نکاح واقع نہیں ہوگا جب تک جدید نکاح نہ کرے۔ اگر مرد جماع کر چکا تو عورت پورے مہر کی حق دار ہوگی۔

۸- بَابُ مَا لَا يُجْمَعُ بَيْنَهٗ مِنَ النِّسَاءِ

جن عورتوں کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں

۵۱۳- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ خَالَتِهَا. صحیح البخاری (۵۱۰۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ جمع نہ کرو اور نہ عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ۔

[۵۹۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ يُنْهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا. اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا. وَاَنْ يَطَاَ الرَّجُلُ وَلِيْدَةً. وَفِيْ بَطْنِهَا جَنِيْنٌ لِغَيْرِهٖ.

سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ پھوپھی کے اوپر بھتیجی اور خالہ کے اوپر بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور اس لونڈی کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کیا گیا ہے جس کے پیٹ میں دوسرے کا بچہ ہو۔

۹- بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنْ نِكَاحِ الرَّجُلِ اُمَّ امْرَاَتِهٖ

ساس سے نکاح جائز نہیں

[۶۰۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، ثُمَّ فَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا. هَلْ تَحِلُّ لَهٗ اُمُّهَا؟ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَا، اَلْاُمُّ مُبْهَمَةٌ. لَيْسَ فِيْهَا شَرْطٌ. وَاِنَّمَا الشَّرْطُ فِي الرَّبَائِبِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی۔ پھر صحبت کرنے سے پہلے اسے چھوڑ دیا۔ کیا اس عورت کی والدہ اس آدمی کے لئے حلال ہے؟ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ حلال نہیں ہے کیونکہ بغیر کسی شرط کے ساس سے نکاح کرنا حرام فرمایا گیا ہے اور شرط تو گود کھلائی ہوئی لڑکیوں کے بارے میں ہے۔

[۶۰۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اسْتُفْتِيَ وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ، عَنْ نِكَاحِ الْاُمِّ بَعْدَ الْاِبْنَةِ، اِذَا لَمْ تَكُنِ الْاِبْنَةُ مُسَّتْ. فَاَرْخَصَ فِيْ ذٰلِكَ. ثُمَّ اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں بیٹی کے بعد ماں سے نکاح کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ جبکہ بیٹی سے صحبت نہ کی ہو۔ پس انہوں اس کی اجازت دی، پھر جب حضرت ابن مسعود وارد مدینہ منورہ ہوئے اور اس بارے میں

Presented by www.ziaraat.com

فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِکَ ، فَأُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ كَمَا قَالَ. وَاِنَّمَا الشَّرْطُ فِي الرَّبَائِبِ. فَرَجَعَ اِلَيْهِمْ يَنْعَوْدُ اِلَى الْكُوْفَةِ ، فَلَمْ يَصِلْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ ، حَتّٰى اَتَى الرَّجُلَ الَّذِيْ اَفْتَاهُ بِذٰلِکَ. فَاَمَرَهٗ اَنْ يُفَارِقَ امْرَاَتَهٗ.

دریافت کیا تو انہیں بتایا گیا کہ بات یوں نہیں ہے اور شرط تو گود کھلائی ہوئی لڑکیوں کے بارے میں ہے۔ یہ سن کر حضرت ابن مسعود واپس کوفہ لوٹے تو جس آدمی کو فتویٰ دیا تھا اس کے گھر تشریف لے گئے اور اسے عورت کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔

قَالَ مَالِکٌ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ تَحْتَهُ الْمَرْاَةُ ، ثُمَّ يَنْكِحُ اُمَّهَا فَيُصِيْبُهَا اِنَّهَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ وَيُفَارِقُهُمَا جَمِيْعًا. وَيَحْرُمَانِ عَلَيْهِ اَبَدًا. اِذَا كَانَ قَدْ اَصَابَ الْاُمَّ. فَاِنْ لَمْ يُصِبِ الْاُمَّ ، لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ ، وَفَارَقَ الْاُمَّ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے نکاح میں ایک عورت ہے۔ پھر وہ اس کی والدہ کے ساتھ نکاح کر کے اس سے صحبت کر لیتا ہے۔ اس صورت میں بیوی اس پر حرام ہو گئی اور دونوں کو چھوڑے گا کیونکہ ماں سے صحبت کرنے کے باعث دونوں ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو گئیں' اگر والدہ سے صحبت نہ کی ہو تو بیوی اس پر حرام نہیں ہو گی اور والدہ کو چھوڑ دے۔

وَقَالَ مَالِکٌ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ ، ثُمَّ يَنْكِحُ اُمَّهَا فَيُصِيْبُهَا اِنَّهٗ لَا تَحِلُّ لَهٗ اُمُّهَا اَبَدًا. وَلَا تَحِلُّ لِاَبِيْهِ ، وَلَا لِابْنِهٖ. وَلَا تَحِلُّ لَهٗ ابْنَتُهَا ، وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ.

اور امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے ایک عورت سے شادی کی' پھر اس عورت کی والدہ سے نکاح کر کے اس کے ساتھ صحبت کی۔ دریں حالات ماں کی والدہ اس کے لئے کبھی حلال نہیں ہو گی اور نہ اس کے بیٹے کے لیے اور اس آدمی کے لئے اس کی بیٹی حلال نہیں رہے گی' بلکہ اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

قَالَ مَالِکٌ فَاَمَّا الزِّنَا فَاِنَّهٗ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِکَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى قَالَ ﴿وَاُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ﴾ (النساء:۲۳) فَاِنَّمَا حَرَّمَ مَا كَانَ تَزْوِيْجًا وَلَمْ يَذْكُرْ تَحْرِيْمَ الزِّنَا ، فَكُلُّ تَزْوِيْجٍ كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْحَلَالِ يُصِيْبُ صَاحِبُهٗ امْرَاَتَهٗ ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ التَّزْوِيْجِ الْحَلَالِ ، فَهٰذَا الَّذِيْ سَمِعْتُ ، وَالَّذِيْ عَلَيْهِ اَمْرُ النَّاسِ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کی ماؤں کو حرام فرمایا ہے۔ پس نکاح کی وجہ سے حرام قرار دیا اور زنا کی وجہ سے حرمت کا ذکر نہیں فرمایا۔ پس ہر نکاح جو حلال طریقے سے ہوا اور خاوند نے بیوی سے صحبت کی تو وہ حلال نکاح کی جگہ شمار ہو گا۔ میں نے یہی سنا ہے اور ہمارے نزدیک لوگوں کے لیے یہی حکم ہے۔

۱۰- بَابُ نِكَاحِ الرَّجُلِ اُمَّ امْرَاَةٍ قَدْ اَصَابَهَا عَلٰى وَجْهٍ مَّا يُكْرَهُ

جس عورت سے زنا کیا اس کی ماں سے نکاح کرنا

قَالَ مَالِکٌ فِي الرَّجُلِ يَزْنِيْ بِالْمَرْاَةِ ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِيْهَا اِنَّهٗ يَنْكِحُ ابْنَتَهَا ، وَيَنْكِحُهَا ابْنُهٗ اِنْ شَاءَ ، وَذٰلِکَ اَنَّهٗ اَصَابَهَا حَرَامًا ، وَاِنَّمَا الَّذِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ مَا اُصِيْبَ بِالْحَلَالِ ، اَوْ عَلٰى وَجْهِ الشُّبْهَةِ بِالنِّكَاحِ ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى ﴿وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاؤُكُمْ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کسی عورت سے زنا کیا اور اس کی اس پر حد قائم ہوئی' وہ اس کی بیٹی سے نکاح کرے یا اس کا بیٹا چاہے تو اسی عورت سے نکاح کرے کیونکہ جو اس نے کیا اسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے' وہ حلال طریقے سے صحبت نہیں کی یا نکاح کے شبہ میں نہیں کی' جبکہ اللہ تعالیٰ

Presented by www.ziaraat.com

مِنَ النِّسَاءِ﴾(النساء:۲۲).

قال مالک فلو ان رجلا نكح امراة في عدتها نكاحا حلالا، فاصابها حرمت على ابنه اذا تزوجها، وكذلك ان اصابها احد من آبائه قبل ابنه، او من ابنائه بعد ابيه، حرمت على ابيه، لان الذي يطا يلحق به الولد الذي يولد فيه بابيه، وكما حرمت على ابنه ان يتزوجها حين تزوجها ابوه في عدتها، واصابها فكذلك يحرم على الاب ابنتها اذا هو اصاب امها.

نے فرمایا کہ ''ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا''۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی کسی عورت سے عدت [illegible] کے باپ نے حلال طریقے پر اس سے نکاح کیا اور اس فعل کے باعث اس پر حد قائم نہیں ہوتی اور اس سے جو لڑکا پیدا ہوگا وہ اسی کی جانب منسوب ہوگا یعنی اپنے باپ کی طرف اور جس طرح اس عورت سے نکاح کرنا اس کے بیٹے پر حرام ہے جبکہ عدت میں اس کے باپ نے اس سے نکاح کر کے صحبت کر لی' اسی طرح باپ پر اس عورت کی بیٹی حرام ہوگی جس کی ماں سے صحبت کر چکا۔

۱۱- بَابُ جَامِعُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النِّكَاحِ

جو نکاح جائز نہیں

۵۱۴- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ، وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

صحیح البخاری(۵۱۱۲) صحیح مسلم(۳۴۵۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی دوسرے کے نکاح میں دے کہ دوسرا اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور دونوں جانب مہر بالکل نہ ہو۔

۵۱۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُجَمِّعِ ابْنَيْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْاَنْصَارِيَّةِ، اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَرَدَّ نِكَاحَهٗ.

صحیح البخاری(۵۱۳۸)

حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ وہ شوہر دیدہ تھیں اور انہوں نے اس نکاح کو ناپسند کیا۔ پس یہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئیں تو آپ نے ان کے نکاح کو رد فرما دیا۔

[۶۰۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اُتِيَ بِنِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ اِلَّا رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ فَقَالَ هٰذَا نِكَاحُ السِّرِّ، وَلَا اُجِيْزُهٗ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيْهِ لَرَجَمْتُ.

زبیر مکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک ایسا نکاح آیا جس پر ایک مرد گواہ تھا اور ایک عورت۔ فرمایا کہ یہ چوری چھپے کا نکاح ہے جسے میں جائز قرار نہیں دیتا۔ اگر میں پیش قدمی کرتا تو ضرور رجم کرتا۔

[۶۰۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ طُلَيْحَةَ الْاَسَدِيَّةَ كَانَتْ تَحْتَ رُشَيْدٍ الثَّقَفِيِّ،

سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ طلیحہ اسدیہ رشید ثقفی کے نکاح میں تھی۔ اس نے انہیں طلاق دے دی۔ اس نے عدت کے دوران نکاح کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ

Presented by www.ziaraat.com

فَطَلَّقَهَا ، فَنَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا ، فَضَرَبَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَضَرَبَ زَوْجَهَا بِالدِّرَّةِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ فِي عِدَّتِهَا فَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِي تَزَوَّجَهَا دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا الْاَوَّلِ ، ثُمَّ كَانَ الْاٰخِرُ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ ، وَاِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْاَوَّلِ ، ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْاٰخِرِ ، ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا.

تعالیٰ عنہ نے اسے پیٹا اور اس کے خاوند کو کئی درّے مارے اور ان کے درمیان تفریق کرا دی۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ جو عورت عدت میں نکاح کرے اگر اس کا خاوند جس سے نکاح کیا ہے اس کے ساتھ صحبت نہیں کی ہے تو ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا پھر عورت پہلے خاوند کی باقی عدت پوری کرے گی اور اس کے بعد دوسرا شخص پیغام دے سکتا ہے اور اگر یہ عورت کے ساتھ خلوت صحیحہ کر چکا تو ان دونوں کو جدا کیا جائے گا پھر عورت پہلی بقیہ عدت گزارے گی اور اس کے بعد دوسرے خاوند کی عدت پوری کرے گی، پھر یہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔

قَالَ مَالِكٌ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْهَا.

امام مالک کا بیان ہے کہ سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ عورت دوسرے خاوند سے جائز مہر کی حق دار ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْمَرْاَةِ الْحُرَّةِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَتَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، اِنَّهَا لَا تَنْكِحُ اِنِ ارْتَابَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا حَتّٰى تَسْتَبْرِئَ نَفْسَهَا مِنْ تِلْكَ الرِّيْبَةِ اِذَا خَافَتِ الْحَمْلَ.

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد عورت کے بارے میں ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اس کا خاوند فوت ہو جائے تو چار مہینے دس دن عدت گزارے۔ اگر اس عورت کو حمل کا شک ہو تو جب تک یہ شک دور نہ ہو جائے اس وقت تک نکاح نہ کرے۔

۱۲- بَابُ نِكَاحِ الْاَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ

آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح

[۶۰۴] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ ، فَاَرَادَ اَنْ يَنْكِحَ عَلَيْهَا اَمَةً ، فَكَرِهَا اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کے نکاح میں آزاد عورت ہو، پھر وہ کسی لونڈی سے بھی نکاح کرنا چاہے۔ دونوں حضرات نے اس طرح اکٹھا کرنے کو ناپسند فرمایا۔

[۶۰۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَنْكِحُ الْاَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ اِلَّا اَنْ تَشَاءَ الْحُرَّةُ ، فَاِنْ طَاعَتِ الْحُرَّةُ ، فَلَهَا ثُلُثَانِ مِنَ الْقَسْمِ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ سعید بن مسیّب فرمایا کرتے کہ آزاد عورت پر لونڈی کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے مگر جبکہ آزاد عورت رضا مند ہو۔ اگر آزاد عورت رضا مند ہو تو اس کی باری دو گنی ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَنْبَغِي لِحُرٍّ اَنْ يَتَزَوَّجَ اَمَةً ، وَهُوَ يَجِدُ طَوْلًا لِحُرَّةٍ ، وَلَا يَتَزَوَّجُ اَمَةً اِذَا لَمْ يَجِدْ طَوْلًا لِحُرَّةٍ اِلَّا اَنْ يَخْشَى الْعَنَتَ ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِي كِتَابِهٖ ﴿وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد مرد کے لئے مناسب نہیں ہے کہ لونڈی سے نکاح کرے جبکہ آزاد عورت سے نکاح کرنے کی استطاعت ہو۔ اگر آزاد عورت سے نکاح کرنے کی طاقت نہ ہو تب بھی لونڈی سے نکاح نہ کرے مگر جبکہ بدکاری میں پھنسنے کا ڈر ہو۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

Presented by www.ziaraat.com

مِنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ﴾ (النساء:۲۵) وَقَالَ ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ

"اور تم میں سے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد

ہے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہو۔" امام مالک نے فرمایا "

العنت" سے مراد زنا ہے۔

۱۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَمْلِكُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ فَفَارَقَهَا

لونڈی کو تین طلاق دینے کے بعد خریدنا

[۶۰۶] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْاَمَةَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کے بارے میں فرمایا کرتے جو لونڈی کو تین طلاقیں دینے کے بعد خرید لے کہ یہ اس کے لئے حلال نہیں ہے جب تک لونڈی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے۔

[۶۰۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَ عَبْدًا لَهُ جَارِيَةً، فَطَلَّقَهَا الْعَبْدُ الْبَتَّةَ، ثُمَّ وَهَبَهَا سَيِّدُهَا لَهُ، فَهَلْ تَحِلُّ لَهُ بِمِلْكِ الْيَمِيْنِ؟ فَقَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

سعید بن مسیّب اور سلیمان بن یسار سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنے غلام کا ایک لونڈی سے نکاح کیا۔ پھر غلام نے اسے تین طلاق دے دیں۔ پھر آقا نے وہ لونڈی غلام کو ہبہ کر دی' کیا غلام کے لیے وہ ملک یمین کے طور پر حلال ہے؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ اس کے لیے حلال نہیں ہے جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

[۶۰۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ اَمَةٌ مَمْلُوْكَةٌ، فَاشْتَرَاهَا وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً، فَقَالَ تَحِلُّ لَهُ بِمِلْكِ يَمِيْنِهِ مَا لَمْ يَبُتَّ طَلَاقَهَا، فَاِنْ بَتَّ طَلَاقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ بِمِلْكِ يَمِيْنِهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

ابن شہاب نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے نکاح میں لونڈی ہے اور وہ اس کی زرخرید مملوکہ ہو اور اس آدمی نے لونڈی کو ایک طلاق دے دی۔ فرمایا کہ وہ اس کے لیے ملک یمین کے طور پر حلال رہے گی جب تک تین طلاق نہ دے۔ اگر تین طلاق دے دیں تو پھر ملک یمین کے طور پر حلال نہیں رہے گی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْاَمَةَ فَتَلِدُ مِنْهُ، ثُمَّ يَبْتَاعُهَا اِنَّهَا لَا تَكُوْنُ اُمَّ وَلَدٍ لَهُ بِذٰلِكَ الْوَلَدِ الَّذِيْ وَلَدَتْ مِنْهُ، وَهِيَ لِغَيْرِهِ حَتّٰى تَلِدَ مِنْهُ، وَهِيَ فِيْ مِلْكِهِ بَعْدَ ابْتِيَاعِهِ اِيَّاهَا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے لونڈی سے نکاح کیا' پھر اس سے بچہ پیدا ہوا' پھر اسے خرید لے تو اس کے لئے وہ ام ولد نہیں ہوگی' اس بچے کی وجہ سے جو اس سے پیدا ہوا اور وہ دوسرے کی ہوگی' جب تک وہ اس کی ملکیت میں رہتے ہوئے اس سے بچہ نہ جنے' اسی سے خریدنے کے بعد۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنِ اشْتَرَاهَا وَهِيَ حَامِلٌ مِنْهُ، ثُمَّ وَضَعَتْ عِنْدَهُ كَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ بِذٰلِكَ الْحَمْلِ فِيْمَا

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس نے حاملہ لونڈی خریدی جبکہ حمل اسی کا تھا۔ پھر اس کے پاس بچہ جنا تو یہ حمل جو ظاہر ہوا اس

Presented by www.ziaraat.com

تُرٰی ' وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

کے باعث وہ ام ولد ہو گی۔ آگے اللہ بہتر جانے۔

۱۴- بَابُ مَا جَاءَ فِی تَحْرِیْمِ الْجَمْعِ بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ بِمِلْکِ الْیَمِیْنِ وَالْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا

۱۴- باب ما جاء فی تحریم الجمع بین الاختین بملک الیمین والمراۃ وابنتھا

[۶۰۹] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ ' عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْکِ الْیَمِیْنِ تُوْطَاُ اِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْاُخْرٰی ' فَقَالَ عُمَرُ مَا اُحِبُّ اَنْ اَخْبَرَهُمَا جَمِیْعًا ' وَنَهٰی عَنْ ذٰلِکَ.

[۶۰۹] عبداللہ بن عامر بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ ماں بیٹی کسی کی ملک یمین میں ہوں تو کیا وہ ایک کے بعد دوسری سے صحبت کر سکتا ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس طرح جمع کرنے کو پسند نہیں کرتا اور اس سے منع فرمایا۔

[۶۱۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ ' اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الْاُخْتَیْنِ مِنْ مِلْکِ الْیَمِیْنِ هَلْ یُجْمَعُ بَیْنَهُمَا؟ فَقَالَ عُثْمَانُ اَحَلَّتْهُمَا اٰیَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰیَةٌ ' فَاَمَّا اَنَا فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَصْنَعَ ذٰلِکَ.

قَالَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَقِیَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَوْ کَانَ لِیْ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ' ثُمَّ وَجَدْتُ اَحَدًا فَعَلَ ذٰلِکَ لَجَعَلْتُهٗ نَکَالًا.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَرَاهُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ.

قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو بہنوں کو ملک یمین کے طور پر رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا انہیں جمع کیا جا سکتا ہے؟ حضرت عثمان نے فرمایا کہ ایک آیت اسے حلال قرار دیتی ہے اور ایک آیت اسے حرام ٹھہراتی ہے لیکن ایسا کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔

ان کا بیان ہے کہ پھر وہ ان کے پاس سے چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے ملا اور اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے اختیار ہوتا' پھر کسی کو ایسا کرتے دیکھتا تو اسے عبرت ناک سزا دیتا۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ حضرت علی تھے۔

[۶۱۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ مِثْلُ ذٰلِکَ.

امام مالک کو حضرت زبیر بن عوام سے بھی یہی بات پہنچی۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الْاَمَةِ تَکُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَیُصِیْبُهَا ' ثُمَّ یُرِیْدُ اَنْ یُّصِیْبَ اُخْتَهَا اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰی یُحَرِّمَ عَلَیْهِ فَرْجَ اُخْتِهَا بِنِکَاحٍ ' اَوْ عِتَاقَةٍ ' اَوْ کِتَابَةٍ ' اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِکَ یُزَوِّجُهَا عَبْدَهٗ ' اَوْ غَیْرَ عَبْدِهٖ.

امام مالک نے لونڈی کے متعلق فرمایا جو کسی کے پاس ہو اور وہ اس سے صحبت کرے' پھر وہ اس کی بہن سے صحبت کرنا چاہے تو یہ اس کے لئے حلال نہیں ہے جب تک اس کی بہن کی شرمگاہ کو اپنے اوپر حرام نہ کرے نکاح' آزادی' کتابت اور ایسی ہی بات سے' مثلاً اپنے غلام یا دوسرے شخص سے اس کی شادی کر دے۔

۱۵- بَابُ النَّهْیِ عَنْ اَنْ یُّصِیْبَ الرَّجُلُ اَمَةً کَانَتْ لِاَبِیْهِ

باپ کی لونڈی سے صحبت نہ کرے

Presented by www.ziaraat.com

[٦١٢] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهَبَ لِبَعْضِ بَنِیْهِ جَارِیَةً فَقَالَ لَا تَقْرَبَنَّهَا فَاِنِّیْ قَدْ کَشَفْتُهَا

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبِّرِ ' اَنَّهٗ قَالَ وَهَبَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لِاَبِیْهِ جَارِیَةً فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا فَاِنِّیْ قَدْ اَرَدْتُهَا ' فَلَمْ اَنْشَطْ اِلَیْهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] کیونکہ میں نے اس کا ستر دیکھ لیا تھا

عبدالرحمٰن بن مجبر نے فرمایا کہ سالم بن عبداللہ نے اپنے بیٹے کو لونڈی ہبہ کرکے فرمایا کہ اس کے نزدیک نہ جانا کیونکہ ایک دفعہ میں نے اس کا ارادہ کیا تھا اگرچہ جماع نہیں کیا۔

[٦١٣] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' اَنَّ اَبَا نَهْشَلِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِنِّیْ رَاَیْتُ جَارِیَةً لِیْ مُنْکَشِفًا عَنْهَا وَهِیَ فِی الْقَمَرِ ' فَجَلَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهٖ ' فَقَالَتْ اِنِّیْ حَائِضٌ ' فَقُمْتُ ' فَلَمْ اَقْرَبْهَا بَعْدُ اَفَاَهَبُهَا لِابْنِیْ یَطَؤُهَا؟ فَنَهَاهُ الْقَاسِمُ عَنْ ذٰلِکَ.

ابونہشل بن اسود نے قاسم بن محمد سے کہا کہ میں نے چاندنی رات میں اپنی لونڈی ننگی دیکھی تو میں اسی طرح جماع کرنے بیٹھ گیا جیسے آدمی اپنی عورت سے کرتا ہے۔اس نے کہا کہ میں حائضہ ہوں'اس کے بعد میں اس کے قریب نہیں گیا۔کیا میں صحبت کرنے کے لیے اسے اپنے بیٹے کو ہبہ کردوں؟ قاسم نے اسے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

[٦١٤] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اَبِیْ عَبْلَةَ ' عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مَرْوَانَ ' اَنَّهٗ وَهَبَ لِصَاحِبٍ لَهٗ جَارِیَةً ' ثُمَّ سَاَلَهٗ عَنْهَا فَقَالَ قَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَهَبَهَا لِابْنِیْ فَیَفْعَلُ بِهَا کَذَا وَکَذَا ' فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ لَمَرْوَانُ کَانَ اَوْرَعَ مِنْکَ ' وَهَبَ لِابْنِهٖ جَارِیَةً ثُمَّ قَالَ لَا تَقْرَبْهَا ' فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ سَاقَهَا مُنْکَشِفَةً.

عبدالملک بن مروان نے اپنے کسی دوست کو ایک لونڈی ہبہ کی' پھر اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ اسے اپنے بیٹے کو ہبہ کردوں تاکہ وہ اس کے ساتھ صحبت کرے۔عبدالملک نے فرمایا کہ مروان آپ سے زیادہ پرہیزگار تھے کہ اپنے صاحبزدے کو لونڈی ہبہ کرکے فرمایا کہ اس کے نزدیک نہ جانا کیونکہ میں نے اس کی ننگی پنڈلی دیکھی ہے۔

١٦- بَابُ النَّهْیِ عَنْ نِکَاحِ اِمَاءِ اَهْلِ الْکِتَابِ

اہل کتاب کی لونڈیوں سے ممانعت نکاح

قَالَ مَالِکٌ لَا یَحِلُّ نِکَاحُ اَمَةٍ یَهُوْدِیَّةٍ وَّلَا نَصْرَانِیَّةٍ ' لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِهٖ ﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ﴾ (المائدۃ:٥) فَهُنَّ الْحَرَائِرُ مِنَ الْیَهُوْدِیَّاتِ وَالنَّصْرَانِیَّاتِ ' وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ﴿وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ فَتَیٰتِکُمُ الْمُؤْمِنٰتِ﴾ (النساء:٢٥) فَهُنَّ الْاِمَاءُ الْمُؤْمِنَاتُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کی لونڈی سے نکاح حلال نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:''اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی''۔اور وہ یہود و نصاریٰ کی آزاد عورتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:''اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والی نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں''۔یہ مسلمان لونڈیاں ہیں۔

قَالَ مَالِکٌ فَاِنَّمَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِیْمَا نُرٰی نِکَاحَ الْاِمَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ وَلَمْ یُحَلِّلْ نِکَاحَ اِمَاءِ اَهْلِ الْکِتَابِ

امام مالک نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان لونڈیوں سے نکاح کرنا حلال فرمایا ہے اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی

Presented by www.ziaraat.com

الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ.

[illegible]

بِمِلْكِ الْيَمِيْنِ.

لونڈیوں سے نکاح حلال نہیں فرمایا۔

[illegible]

طور پر توسی کی لونڈی سے صحبت کرنا حلال نہیں ہے۔

۱۷ - بابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْصَانِ

احصان کے متعلق روایات

[٦١٥] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ قَالَ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ هُنَّ اُولَاتُ الْاَزْوَاجِ، وَيَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الزِّنَا.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا محصنہ عورتوں سے خاوند والی عورتیں مراد ہیں اور اسے اس طرف لوٹاتے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا حرام فرمایا ہے۔

[٦١٦] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَبَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ اِذَا نَكَحَ الْحُرُّ الْاَمَةَ فَمَسَّهَا فَقَدْ اَحْصَنَهٗ.

ابن شہاب اور قاسم بن محمد فرمایا کرتے کہ جب آزاد آدمی لونڈی سے نکاح کر کے اس سے صحبت کر لے تو وہ محصن ہو گیا۔

قَالَ مَالِكٌ وَكُلُّ مَنْ اَدْرَكْتُ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ تُحْصِنُ الْاَمَةُ الْحُرَّ اِذَا نَكَحَهَا فَمَسَّهَا فَقَدْ اَحْصَنَتْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے جو بھی ملا یہی کہتا کہ لونڈی آزاد آدمی کو محصن بنا دے گی۔ جب وہ نکاح کر کے اس کے ساتھ جماع کرے تو محصن ہو جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ يُحْصِنُ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ اِذَا مَسَّهَا بِنِكَاحٍ، وَلَا تُحْصِنُ الْحُرَّةُ الْعَبْدَ اِلَّا اَنْ يَعْتِقَ وَهُوَ زَوْجُهَا فَيَمَسَّهَا بَعْدَ عِتْقِهٖ، فَاِنْ فَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ يَعْتِقَ، فَلَيْسَ بِمُحْصَنٍ حَتّٰى يَتَزَوَّجَ بَعْدَ عِتْقِهٖ وَيَمَسَّ امْرَاَتَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام آزاد عورت کو محصنہ بنا دیتا ہے۔ جب کہ وہ نکاح کر کے اس سے صحبت کرے، لیکن آزاد عورت غلام کو محصن نہیں بناتی، سوائے اس کے کہ اسے آزاد کر دے اور وہ اس کا خاوند ہو، پھر آزاد ہونے کے بعد اس سے صحبت کرے۔ اگر وہ آزاد ہونے سے پہلے اس سے جدا ہو جائے تو بھی محصن نہیں یہاں تک کہ آزاد ہونے کے بعد نکاح کر کے اپنی بیوی سے صحبت کرے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمَةُ اِذَا كَانَتْ تَحْتَ الْحُرِّ، ثُمَّ فَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ تَعْتِقَ فَاِنَّهٗ لَا يُحْصِنُهَا نِكَاحُهٗ اِيَّاهَا وَهِيَ اَمَةٌ حَتّٰى تُنْكَحَ بَعْدَ عِتْقِهَا، وَيُصِيْبَهَا زَوْجُهَا، فَذٰلِكَ اِحْصَانُهَا، وَالْاَمَةُ اِذَا كَانَتْ تَحْتَ الْحُرِّ فَتَعْتِقُ وَهِيَ تَحْتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُفَارِقَهَا، فَاِنَّهٗ يُحْصِنُهَا اِذَا عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَهٗ اِذَا هُوَ اَصَابَهَا بَعْدَ اَنْ تَعْتِقَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب لونڈی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو، پھر وہ آزاد ہونے سے پہلے اس آدمی سے جدا ہو جائے تو وہ لونڈی ہونے کی حالت میں نکاح کرنے سے محصنہ نہیں ہو گی یہاں تک کہ آزاد ہونے کے بعد نکاح کرے اور اس کا خاوند اس کے ساتھ صحبت کرے۔ یہ اس کا احصان ہے۔ لونڈی جب آزاد آدمی کے نکاح میں ہو، پھر وہ نکاح میں رکھتے ہوئے آزاد کر دے اسے جدا کرنے سے پہلے۔ پس عورت محصنہ ہو گی جبکہ آزاد ہوتے وقت اسی کے پاس ہو اور جب کہ آزاد کرنے سے پہلے اس نے

Presented by www.ziaraat.com

عورت سے صحبت کی ہو۔

۱۸- باب نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

۱۸- باب متعہ کا بیان

۵۱۶- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ.

صحیح البخاری (۴۲۱۶) صحیح مسلم (۳۴۱۷ تا ۳۴۲۱)

امام محمد سلیمہ نے اپنے والد محترم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے روز رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ف

ف: گدھے کا گوشت اور متعہ دونوں غزوہ خیبر کے روز حرام فرمائے گئے۔ متعہ کی حرمت قرآن کریم اور احادیث مطہرہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''والذین هم لفروجهم حافظون الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک هم العادون'' (المومنون: ۵ تا ۷) وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کو بچائے ہوئے ہیں مگر اپنی بیویوں یا اپنی شرعی کنیزوں پر کہ ان پر کچھ ملامت نہیں تو جو اس کے سوا کوئی اور راہ طلب کرے تو وہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے۔

ظاہر ہے کہ زن متوعہ (جس عورت سے متعہ کیا) نہ اس کی بیوی ہے اور نہ شرعی کنیز تو یہ وہی تیسری راہ ہے جو خدا کی مقرر فرمودہ حد سے جدا اور حرام و گناہ ہے۔ نیز اللہ تبارک وتعالیٰ مردوں سے فرماتا ہے: ''محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان'' نکاح کرو بیوی بنا کر قید میں رکھنے کو نہ کہ پانی گرانے اور نہ آشنا بنانے کو' عورتوں سے فرماتا ہے: ''محصنت غیر مسافحات ولا متخذات اخدان'' (النساء: ۲۵) یعنی قید میں آنے والی عورتیں' جو نہ مستی نکالنے والی ہوں اور نہ یار بنانے والی۔ ظاہر ہے کہ متعہ بھی مستی نکالنے اور پانی گرانے ہی کا صیغہ ہے نہ کہ قید میں رکھنے اور بیوی بنانے کا۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یایها الناس انی کنت اذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان الله عزوجل قد حرم ذلک الی یوم القیامة'' (صحیح مسلم) اے لوگو! میں نے پہلے تمہیں عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور اب بے شک اللہ عزوجل نے اسے تا قیامت حرام فرما دیا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ''ان رسول الله ﷺ نهی عن متعة النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیة'' (بخاری و مسلم) بے شک رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے متعہ اور گدھے کا گوشت حرام فرما دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ''قد انما کانت المتعة فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدة لیس له معرفة فیتزوج المراة بقدر ما یری انه یقیم فتحفظ له متاعه وتصلح له شانه حتی اذا انزلت الایة الاعلی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم قال ابن عباس فکل فرج سواهما فهو حرام'' (جامع ترمذی) یعنی متعہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کے لیے عقد کر لیتا جتنے روز اس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔ وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اور اس کے کاموں کی درستی کرتی۔ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ سب سے

Presented by www.ziaraat.com

اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوائے اپنی بیویوں اور کنیزوں کے (المومنون: ۵ تا ۷) اس روز سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہوگئی۔

[illegible] یہ عورتوں سے متعہ کیا؟ فجاء رسول اللہ ﷺ فقام بین الرکن والمقام فقال من ھؤلاء النسوۃ فقلنا یا رسول اللہ نسوۃ تمتعنا منھن قال فغضب رسول اللہ ﷺ حتی احمر وجھہ واحمر وجھہ وقام فینا خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم نھی عن المتعۃ "پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہیں دیکھا تو فرمایا۔ یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا' پھر خطبہ دینے ہم میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور متعہ سے منع فرمایا (فتاویٰ رضویہ' ج ۵) ان آیات و احادیث کی رو سے معلوم ہوا کہ متعہ کو رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے روز قیامت تک کے لیے حرام فرما دیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۶۱۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ ' اَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَکِیْمٍ دَخَلَتْ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ اِنَّ رَبِیْعَةَ بْنَ اُمَیَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَاَةٍ فَحَمَلَتْ مِنْهُ ' فَخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَزِعًا یَجُرُّ رِدَاءَهٗ ' فَقَالَ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ ' وَلَوْ کُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِیْهَا لَرَجَمْتُ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خولہ بنت حکیم حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ ربیعہ بن امیہ نے ایک عورت سے متعہ کیا ہے جس کے باعث وہ حاملہ ہوگئی' پس حضرت عمر ناراضگی کی حالت میں چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ یہ متعہ؟ اگر میں حدود شرعیہ سے تجاوز کرتا تو ضرور رجم کر دیتا۔

۱۹- بَابُ نِکَاحِ الْعَبِیْدِ

غلام کے نکاح کا بیان

[۶۱۸] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ رَبِیْعَةَ بْنَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ یَنْکِحُ الْعَبْدُ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ.

امام مالک نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کو فرماتے ہوئے سنا کہ غلام چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِیْ ذٰلِکَ.

امام مالک فرماتے ہیں کہ اس بارے میں یہ میں نے خوب سنا۔

قَالَ مَالِکٌ وَالْعَبْدُ مُخَالِفٌ لِلْمُحَلِّلِ اِنْ اَذِنَ لَهٗ سَیِّدُهٗ ثَبَتَ نِکَاحُهٗ ' وَاِنْ لَمْ یَاْذَنْ لَهٗ سَیِّدُهٗ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا ' وَالْمُحَلِّلُ یُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِذَا اُرِیْدَ بِالنِّکَاحِ التَّحْلِیْلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کی بات حلالہ والے کے برعکس ہے۔ اگر اس کا آقا اجازت دے تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر اجازت نہ دے تو دونوں کو جدا کر دیا جائے گا' جبکہ حلالہ والے دونوں افراد کی ہر حالت میں جدائی کروائی جائے گی جبکہ انہوں نے حلالہ کے طور پر نکاح کرنے کا ارادہ کیا ہو۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الْعَبْدِ اِذَا مَلَّکَهٗ اَمْرَاَتَهٗ ' اَوِ الزَّوْجُ یَمْلِکُ اَمْرَاَتَهٗ اِنَّ مِلْکَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ یَکُوْنُ فَسْخًا بِغَیْرِ طَلَاقٍ ' وَاِنْ تَرَاجَعَا بِنِکَاحٍ بَعْدُ لَمْ تَکُنْ تِلْکَ الْفُرْقَةُ طَلَاقًا.

امام مالک نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس کی بیوی اس کی مالکہ ہو جائے یا خاوند اپنی بیوی کا مالک ہو جائے یعنی ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا مالک ہو جائے تو ان کا نکاح بغیر طلاق کے فسخ ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اگر نکاح کرنا چاہیں تو یہ جدائی طلاق شمار نہیں ہوگی۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَالْعَبْدُ إِذَا أَعْتَقَتْهُ امْرَأَتُهُ إِذَا مَلَكَتْهُ

امام مالک نے فرمایا کہ غلام جب اپنی بیوی کو اپنی ملکیت

• امام مالک کا یہ کہنا ہے کہ غلام بھی چار عورتوں کو نکاح میں رکھ سکتا ہے مثل امام ابوحنیفہ امام شافعی اور اکثر فقہاء کے نزدیک غلام دو عورتوں کو نکاح میں رکھ سکتا ہے اور وہ بھی اپنے مولیٰ کی اجازت سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰- بَابُ نِكَاحِ الْمُشْرِكِ إِذَا أَسْلَمَتْ زَوْجَتُهُ قَبْلَهُ

مشرک کی زوجہ کا خاوند سے پہلے مسلمان ہونا

۵۱۷- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ نِسَاءً كُنَّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُسْلِمْنَ بِأَرْضِهِنَّ وَهُنَّ غَيْرُ مُهَاجِرَاتٍ، وَأَزْوَاجُهُنَّ حِينَ أَسْلَمْنَ كُفَّارٌ، مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، وَكَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَهَرَبَ زَوْجُهَا صَفْوَانُ ابْنُ أُمَيَّةَ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَانًا لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَنْ يَقْدَمَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَضِيَ أَمْرًا قَبِلَهُ، وَإِلَّا سَيَّرَهُ شَهْرَيْنِ. فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرِدَائِهِ نَادَاهُ عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ هَذَا وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ جَاءَنِي بِرِدَائِكَ، وَزَعَمَ أَنَّكَ دَعَوْتَنِي إِلَى الْقُدُومِ عَلَيْكَ، فَإِنْ رَضِيتُ أَمْرًا قَبِلْتُهُ وَإِلَّا سَيَّرْتَنِي شَهْرَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْزِلْ أَبَا وَهْبٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَنْزِلُ حَتَّى تُبَيِّنَ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْ لَكَ تَسِيرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِبَلَ هَوَازِنَ بِحُنَيْنٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ يَسْتَعِيرُهُ أَدَاةً وَسِلَاحًا عِنْدَهُ، فَقَالَ صَفْوَانُ أَطَوْعًا أَمْ كَرْهًا؟ فَقَالَ بَلْ طَوْعًا، فَأَعَارَهُ الْأَدَاةَ وَالسِّلَاحَ الَّذِي عِنْدَهُ، ثُمَّ خَرَجَ صَفْوَانُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ كَافِرٌ، فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ، وَامْرَأَتُهُ مُسْلِمَةٌ، وَلَمْ يُفَرِّقْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ حَتَّى أَسْلَمَ صَفْوَانُ، وَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ

ابن شہاب کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چند عورتیں اپنی جگہ مسلمان ہوگئیں اور انہوں نے ہجرت نہ کی۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کے خاوند کافر تھے' ولید بن مغیرہ کی صاحبزادی بھی ان میں سے تھیں اور یہ صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں' پس یہ فتح کے دن اسلام لے آئیں اور صفوان بن امیہ اسلام کے خوف سے بھاگ گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے چچازاد بھائی وہب بن عمیر کو اپنی چادر دے کر بھیجا کہ صفوان بن امیہ کے لئے امان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی دعوت دی اور اپنے پاس بلایا کہ مرضی ہو تو اسلام قبول کر لو ورنہ دو مہینے کی مہلت ہے۔ صفوان بن امیہ چادر لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو لوگوں کے سامنے پکارا: اے محمد! وہب بن عمیر میرے پاس آپ کی چادر لے کر آئے تھے اور کہا تھا کہ آپ مجھے اپنے پاس بلاتے ہیں کہ اگر چاہو تو اسلام قبول کر لو ورنہ تمہیں دو مہینے کی مہلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابووہب! اتر آؤ۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم! نہیں اتروں گا یہاں تک کہ آپ مجھے صاف صاف بتا دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلکہ تمہیں چار مہینے کی مہلت ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ قبیلہ ہوازن کی طرف غزوۂ حنین کے لئے نکلے تو صفوان بن امیہ کے لئے پیغام بھیجا کہ کچھ سامان اور ہتھیار عاریتاً دے دو۔ صفوان نے کہا کہ رضامندی سے یا زبردستی؟ فرمایا کہ رضامندی سے۔ پس جو سامان اور ہتھیار اس کے پاس تھے عاریتاً دے دیئے' پھر حالت کفر میں صفوان بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا اور کافر ہی تھا کہ حنین اور طائف کے غزوات میں موجود رہا اور اس کی بیوی

Presented by www.ziaraat.com

اَمْرَاَةُ بِذٰلِكَ النِّكَاحَ (حدیث ۵۹۷۶)

مسلمان ہو چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان زوجین کے درمیان
تفریق نہیں کروائی یہاں تک کہ عورت مسلمان ہو گئی اور اس نے
عدت گزار لی اور اس کے بعد اس کے خاوند نے اس سے نکاح کیا۔
ابن شہاب نے فرمایا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ان کی بیوی کا مسلمان
ہونے میں قریباً ایک مہینے کا فرق ہے۔

[۶۱۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ اِسْلَامِ صَفْوَانَ وَبَيْنَ اِسْلَامِ امْرَاَتِهِ نَحْوٌ مِنْ شَهْرَيْنِ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ امْرَاَةً هَاجَرَتْ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مُقِيْمٌ بِدَارِ الْكُفْرِ اِلَّا فَرَّقَتْ هِجْرَتُهَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا ' اِلَّا اَنْ يَّقْدَمَ زَوْجُهَا مُهَاجِرًا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

ابن شہاب نے فرمایا کہ ہم تک یہ بات نہیں پہنچی کہ کسی عورت نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی ہو اور اس کا کافر خاوند دارالکفر میں مقیم رہا ہو مگر عورت کی ہجرت نے اس جوڑے کے درمیان تفریق کروا دی ماسوائے اس صورت کے کہ عدت پوری ہونے سے پہلے ہی اس کا خاوند ہجرت کر کے آ جائے۔

[۶۲۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّ اُمَّ حَكِيْمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ' وَكَانَتْ تَحْتَ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ ' فَاَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ ' وَهَرَبَ زَوْجُهَا عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى قَدِمَ الْيَمَنَ ' فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيْمٍ حَتّٰى قَدِمَتْ عَلَيْهِ بِالْيَمَنِ ' فَدَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ ' فَاَسْلَمَ وَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ' فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَثَبَ اِلَيْهِ فَرِحًا ' وَمَا عَلَيْهِ رِدَاءٌ حَتّٰى بَايَعَهُ ' فَثَبَتَا عَلٰى نِكَاحِهِمَا ذٰلِكَ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ ام حکیم بنت حارث بن ہشام یہ عکرمہ بن ابوجہل کے نکاح میں تھیں۔ یہ فتح مکہ کے روز مسلمان ہو گئیں اور ان کا خاوند عکرمہ بن ابوجہل اسلام کے خوف سے بھاگ گیا اور یمن جا پہنچا۔ حضرت ام حکیم سوار ہو کر یمن گئیں اور اسے اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گئے اور فتح کے سال ہی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرط مسرت سے ان کے لیے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر ان کے اوپر ڈال دی' یہاں تک کہ بیعت کر لیا۔ پھر ان دونوں کے نکاح کو اسی طرح برقرار رکھا۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِذَا اَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ امْرَاَتِهٖ وَقَعَتِ الْفُرْقَةُ بَيْنَهُمَا اِذَا عُرِضَ عَلَيْهَا الْاِسْلَامُ ' فَلَمْ تُسْلِمْ لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ (الممتحنہ ۱۰).

امام مالک نے فرمایا کہ جب مرد اپنی بیوی سے پہلے اسلام قبول کرے تو دونوں کے درمیان جدائی واقع ہو جائے گی جبکہ عورت پر اسلام پیش کیا جائے گا اور وہ قبول نہ کرے' کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''اور کافر عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو''۔

۲۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيْمَةِ

ولیمہ کے متعلق روایات

۵۱۸- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ' عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ' اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ ' فَسَاَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ ' فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے اوپر زرد نشانات تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ شادی کر لی ہے۔ رسول

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰہِ ﷺ کَمْ سُقْتَ اِلَیْھَا؟ فَقَالَ زِنَۃَ نَوَاۃٍ مِنْ ذَھَبٍ، فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ.

اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اسے کیا مہر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ گٹھلی کے برابر سونا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

(تخ البخاری (۵۱۵۳) تخ [illegible] (۱۲۴۷۵) [illegible])

[illegible] ﷺ نے عیسے کا حکم بھی فرمایا اور وہ بھی ان کی استطاعت کے مطابق۔

شبِ زفاف کے بعد ولیمہ کرنا چاہیے۔ اہلِ علم کا اختلاف ہے کیونکہ بعض اسے مستحب، بعض سنت اور بعض واجب بتاتے ہیں۔ یہ اظہارِ مسرت ہے اور خوشی کا اظہار وہی ہے جو اپنی بساط کے مطابق اور شریعتِ مطہرہ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے کیا جائے' خلافِ شرع اظہارِ مسرت آخرت میں وبالِ جان ہوگا۔ اس زمانے میں شریعت مطہرہ کا لحاظ کم اور ناک بڑھانے کا خیال زیادہ زور پکڑ گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے برا دعوت ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور غریبوں کو نظر انداز کیا جائے (متفق علیہ) اگر ایسی قباحت نہ ہو اور واقعی حدودِ شرعیہ کے اندر رہتے ہوئے ضیافت کی جارہی ہو تو ایسی دعوت کو قبول نہ کرنا اللہ و رسول کی نافرمانی قرار دی گئی ہے۔

دریں ایام شادی بیاہ اور دیگر تقاریب کے موقع پر جب کہ ناچ باجے عام' فساد کا اژدحام' مردوں اور عورتوں کا اختلاط' خلافِ شرع امور کی افراط ایسا عام مشاہدہ ہے جس کے لیے کسی ثبوت کی حاجت نہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ آزاد ہونے کے بعد ہم ہوش کے ناخن لیتے' عقل سے کام کرتے' دولت کو بے کار کاموں میں لٹانا' خلافِ شرع امور کو گلے لگانا' اسلام کا نام لے کر خلافِ اسلام راستے پر جانا کہاں کی عقل مندی ہے۔ کاموں کو اس طرح کریں جس سے دنیا و آخرت میں بھلا ہو۔ یہ تو کوئی دانش مندی نہ ہوئی کہ اظہارِ مسرت کے نام سے شیطان کو خوش اور اللہ و رسول کو ناراض کریں۔ ناک نیکیوں سے بڑھتی ہے گھر میں آگ لگانے سے نہیں۔ عزت پرہیزگاری سے بنتی ہے دولت کا مظاہرہ کرنے سے نہیں ملتی نیز دارین کی ساری بہار حبیب پروردگار کی غلامی میں ہے۔

اللھم ارزقنا اتباعہ ﷺ

۵۱۹- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّہٗ قَالَ لَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُوْلِمُ بِالْوَلِیْمَۃِ مَا فِیْھَا خُبْزٌ وَّلَا لَحْمٌ. سنن ابن ماجہ (۱۹۱۰)

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ولیمہ کرتے تو اس میں روٹی ہوتی اور نہ گوشت۔

۵۲۰- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی وَلِیْمَۃٍ فَلْیَاْتِھَا. صحیح البخاری (۵۱۷۳) صحیح مسلم (۳۴۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے جانا چاہیے۔

۵۲۱- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِھَابٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ، یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْمَسَاکِیْنُ وَمَنْ لَمْ یَاْتِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ.

صحیح البخاری (۵۱۷۷) صحیح مسلم (۳۵۰۷_۳۵۰۸)

اعرج کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ برا کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور غریب چھوڑ دیئے جائیں اور جو دعوت میں حاضر نہ ہو تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

Presented by www.ziaraat.com

۵۲۲- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ، اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ اِنَّ خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَہٗ. قَالَ اَنَسٌ فَذَھَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی ذٰلِکَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ اِلَیْہِ خُبْزًا مِنْ شَعِیْرٍ وَمَرَقًا فِیْہِ دُبَّاءٌ. قَالَ اَنَسٌ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَۃِ. فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ.

صحیح البخاری (۵۳۷۹) صحیح مسلم (۵۲۹۳)

اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے کھانا پکا کر رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کی دعوت میں گیا۔ [illegible] رسول اللہ ﷺ کے سامنے جَو کی روٹی اور شوربے میں کدو کے ٹکڑے پیش کیے گئے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیالے کے درمیان سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے ہوئے دیکھا۔ اس روز سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں۔ ف

ف: سبحان اللہ! یہی ہے فنافی الرسول ہونا اور یہی ہے محبِ صادق کی پہچان کہ وہ اپنی پسند اور ناپسند کو محبوب کی پسند اور ناپسند میں فنا کر دیتا ہے۔ محبِ صادق وہی چاہتا ہے جو اس کا محبوب چاہے اور اسے ہرگز نہیں چاہتا جسے اس کا محبوب نہ چاہے، وہ اپنے ذاتی تعلقات کو بھول جاتا ہے اور اسے دوستی ہوتی ہے تو محبوب کے دوستوں سے اور دشمنی ہوتی ہے تو محبوب کے دشمنوں سے، وہ اس دنیا کی ہر چیز کو اپنے محبوب کی نظر سے دیکھنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ اس کی زندگی کا ہر قول و فعل محبوب کے لیے وقف ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے جملہ اقوال و افعال کو رضائے محبوب کے قالب میں ڈھال کر زبان حال سے ہر وقت یہی کہتا رہتا ہے:

ان کی دُھن، ان کی لگن، ان کی تمنا، ان کی یاد — مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات

وہ ہر چیز کو محبوب کے رنگ میں دیکھنے سے لطف و لذت محسوس کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز اور بنی آدم کا ہر فرد اس کے محبوب کا رنگ اختیار کرے۔ صورت ہو یا سیرت، گفتار ہو یا کردار اسے ان میں سے وہی چیز پسند آتی ہے جو اس کے محبوب کی صورت و سیرت اور گفتار و کردار سے مشابہت رکھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کدو کو پسند کرنے کی جو وجہ بیان فرمائی اس سے ان کے محبِ صادق ہونے کا پورا پتہ مل رہا ہے اور اس طرزِ عمل کا اظہار بھی اس لیے فرمایا کہ محبوب پروردگار کے بارے میں دوسروں کا زاویۂ نظر و انداز فکر یہی ہو جائے کیونکہ محبِ صادق کی تمنا یہی ہوتی ہے کہ ساری دنیا پر محبوب کا رنگ چڑھ جائے۔

صرف حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی یہ حالت نہ تھی، فنافی الرسول کے مقام پر وہی فائز نہ تھے بلکہ سارے مسلمان اس وقت ایسے ہی تھے۔ سب شمع رسالت کے پروانے تھے۔ ہر ایک پر گمان گزرتا تھا کہ یہ سب سے نرالا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ سارے کے سارے ہی نرالے تھے۔ اپنے اپنے رنگ میں ہر ایک نرالا تھا۔ حبیبِ خدا کی نگاہ کیمیا اثر نے اللہ کے رنگ میں سب کو ایسا رنگا کہ پوری کائنات سے ممتاز کر دکھایا کہ انبیائے کرام کے بعد ان کی نظیر نظر نہیں آتی۔ یہ اسی نگاہِ کیمیا اثر کا کرشمہ تھا کہ کل جو ننگ انسانیت تھے آج وہ رہبر ہیں، کل جو گم کردۂ منزل تھے آج وہ پورے انسانی قافلے کے رہنما ہیں۔ کل جو جہالت کی منہ بولتی تصویریں تھے آج وہ آسمان علم و عرفاں کے شمس و قمر ہیں، کل جو مردے تھے آج وہ مسیحائے قوم ہیں اور شمع رسالت کے وہ عدیم النظیر پروانے تن من دھن سے اعلائے کلمۃ الحق کے لیے وقف ہو کر رہ گئے ہیں، ایک دانائے راز نے ان کی اس حالت کا نقشہ ان لفظوں میں کھینچا ہے:

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں — سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

۲۲- بَابُ جَامِعِ النِّکَاحِ

نکاح کے متعلق دیگر روایات

۵۲۳- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُکُمْ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ شادی کرے یا لونڈی

Presented by www.ziaraat.com

الْمَرْاَةَ ' اَوِ اشْتَرَى الْجَارِيَةَ ' فَلْيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ [illegible] وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

خریدے تو چاہیے کہ اس کی پیشانی کو تھام کر برکت کی دعا کرے [illegible]

[٦٢١] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ ' اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ اِلٰى رَجُلٍ اُخْتَهٗ فَذَكَرَ اَنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَحْدَثَتْ ' فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ' فَضَرَبَهٗ ' اَوْ كَادَ يَضْرِبُهٗ ' ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلِلْخَبَرِ؟

ابوزبیر مکی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو اس کی بہن کے لئے نکاح کا پیغام دیا۔ اس کو کسی نے بتایا کہ وہ عورت بدکار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مخبر کو پیٹا یا پیٹنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تیرا اس خبر سے کیا تعلق تھا۔

[٦٢٢] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ' وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ اِحْدَاهُنَّ الْبَتَّةَ اَنَّهٗ يَتَزَوَّجُ اِنْ شَاءَ ' وَلَا يَنْتَظِرُ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر دونوں اس شخص کے بارے میں فرمایا کرتے جس کی چار بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک کو تین طلاق دے دے۔ اگر وہ چاہے تو کسی سے نکاح کر سکتا ہے اور وہ انتظار نہیں کرے گا کہ عورت کی عدت پوری ہو جائے۔ ف

ف: چونکہ دوران عدت مطلقہ کو مکان دینا اور خرچ برداشت کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے' اس لیے جب تک وہ چوتھی عورت خاوند کے پاس ہے اور عدت پوری کر کے چلی نہ جائے اس وقت تک خاوند پانچویں عورت سے نکاح نہ کرے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسی مطلقہ کا یہی حکم ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایسا ہی روایت کیا ہے' لیکن جن حضرات کے نزدیک مطلقہ کو مکان اور نفقہ دینے کی ذمہ داری خاوند کی نہیں اور وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے' ان کے نزدیک چوتھی بیوی کو طلاق دیتے ہی مرد پانچویں بیوی سے نکاح کر سکتا ہے اور امام مالک کے نزدیک بھی یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[٦٢٣] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ' وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَفْتَيَا الْوَلِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَامَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِذٰلِكَ ' غَيْرَ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ طَلَّقَهَا فِيْ مَجَالِسَ شَتّٰى.

قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر نے ولید بن عبدالملک کو مذکورہ بالا فتویٰ دیا تھا جبکہ وہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تھا۔ ہاں قاسم بن محمد نے یہ بھی فرمایا کہ عورت کو جبکہ مختلف مجالس میں طلاق دی ہو۔

٥٢٤- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ ثَلَاثٌ لَيْسَ فِيْهِنَّ لَعِبٌ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِتْقُ.

سنن ابوداؤد (٢١٩٤) سنن ترمذی (١١٨٤) سنن ابن ماجہ (٢٠٣٩)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جو ہنسی کھیل نہیں: (١) نکاح (٢) طلاق (٣) لونڈی' غلام آزاد کرنا۔

[٦٢٤] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ' اَنَّهٗ تَزَوَّجَ بِنْتَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ فَكَانَتْ عِنْدَهٗ حَتّٰى كَبِرَتْ ' فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا فَتَاةً شَابَّةً ' فَاٰثَرَ الشَّابَّةَ عَلَيْهَا. فَنَاشَدَتْهُ

ابن شہاب نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے کہ انہوں نے محمد بن مسلمہ انصاری کی صاحبزادی سے شادی کی۔ وہ ان کے پاس رہیں یہاں تک کہ بڑھیا ہو گئیں۔ پس انہوں نے ایک نوجوان لڑکی سے شادی کر لی اور نوجوان کی طرف زیادہ مائل ہو

Presented by www.ziaraat.com

الطَّلَاقَ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ اَمْهَلَهَا حَتّٰى اِذَا كَادَتْ

فَاشْدَدْتَهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ مَا شِئْتِ اِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَاِنْ شِئْتِ اسْتَقَرَرْتِ عَلٰى مَا تَرَيْنَ مِنَ الْاَثَرَةِ وَاِنْ شِئْتِ فَارَقْتُكِ. قَالَتْ بَلْ اَسْتَقِرُّ عَلَى الْاَثَرَةِ. فَاَمْسَكَهَا عَلٰى ذٰلِكَ. وَلَمْ يَرَ رَافِعٌ عَلَيْهِ اِثْمًا حِيْنَ قَرَّتْ عِنْدَهُ عَلَى الْاَثَرَةِ.

گئے پس انہوں نے طلاق مانگی تو انہوں نے ایک طلاق دے

طلاق کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے ایک طلاق دے دی پھر رجوع کر لیا۔ پھر جو جوان لڑکی کی جانب زیادہ مائل دیکھے تو انہوں نے سہ بارہ طلاق چاہی انہوں نے کہا کہ جو تمہاری مرضی۔ صرف ایک طلاق باقی رہ گئی جو حالت تم دیکھ رہی ہو اس میں اگر رہنا چاہو تو رہ سکتی ہو اور اگر چاہو تو تمہیں جدا کر دوں؟ انہوں نے کہا کہ میں اس حالت میں بھی رہنا چاہتی ہوں۔ اس پر انہوں نے انہیں رکھ لیا اور حضرت رافع نے اس میں کوئی گناہ شمار نہیں کیا جبکہ وہ اس میلانِ طبع کے ساتھ ان کے پاس رہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۹- كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَتَّةِ

تین طلاقوں کا بیان

[۶۲۵] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ، فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ مِنْكَ لِثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں۔ حضرت ابن عباس نے اس سے فرمایا کہ تین طلاقوں میں تو عورت تم سے فارغ ہوگئی اور ستانویں کے ساتھ تم نے اللہ کی آیتوں سے مذاق کیا ہے۔

[۶۲۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ ثَمَانِيَ تَطْلِيْقَاتٍ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَمَاذَا قِيْلَ لَكَ؟ قَالَ قِيْلَ لِيْ اِنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنِّيْ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ صَدَقُوْا، مَنْ طَلَّقَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ فَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ لَهٗ، وَمَنْ لَبَسَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَبَسْنَا عَلَيْهِ لَبْسَهٗ مُلْصَقًا بِهٖ، لَا تَلْبِسُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، وَنَتَحَمَّلَهٗ عَنْكُمْ، هُوَ كَمَا يَقُوْلُوْنَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دی ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ دوسرے حضرات نے تم سے کیا کہا؟ اس نے جواب دیا: مجھ سے کہا گیا ہے کہ عورت پر تمہاری طرف سے طلاقیں پڑ گئیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ انہوں نے درست فرمایا ہے جو طلاق دے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے تو اس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا۔ جو گڑبڑ کرے تو اپنی جان پر کرے گا۔ ہم اس گڑبڑ کو اسی کے سر منڈھیں گے۔ اپنی جانوں کو مصیبت میں مت پھینکو اور اپنے بوجھ ہمارے اوپر مت ڈالو' فیصلہ وہی ہے جو دوسرے حضرات کہتے ہیں۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: دیا ہے تو یہی کہ طلاق شریعت مطہرہ کے مطابق دی جائے کہ ایک طلاق دینے کے بعد دوسری طلاق اگلے طہر میں دے اور

[illegible]

شروع ہونے کے باعث گناہ ہے یعنی تین طلاقیں ہو جائیں گی اور تین سے زیادہ بدعی طلاقیں دی ہیں ان کے ذریعے تو شریعت مطہرہ اور حکم خداوندی کا مذاق اڑانا ہے جس بنا پر سخت گناہ ہونا کہا جا سکتا ہے یعنی ایسا کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا جیسا کہ ان دونوں روایتوں سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[٦٢٧] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ لَهُ الْبَتَّةَ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ فِیْهَا؟ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فَقُلْتُ لَهُ کَانَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ یَجْعَلُهَا وَاحِدَةً. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ لَوْ کَانَ الطَّلَاقُ اَلْفًا مَا اَبْقَتِ الْبَتَّةُ مِنْهَا شَیْئًا. مَنْ قَالَ الْبَتَّةَ فَقَدْ رَمَی الْغَایَةَ الْقُصْوٰی.

ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا کہ لوگ طلاق بتہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ابو بکر کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا: ابان بن عثمان تو اسے ایک طلاق شمار کرتے ہیں۔ عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اگر طلاق ہزار تک بھی ہوتی تب بھی لفظ بتہ کچھ باقی نہ چھوڑتا۔ جس نے بتہ کہہ دیا وہ انتہاء کو پہنچ گیا۔

[٦٢٨] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ کَانَ یَقْضِیْ فِی الَّذِیْ یُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ اَنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِیْقَاتٍ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مروان بن الحکم اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی ہو یہ فیصلہ کیا کرتے کہ وہ تین طلاقیں ہیں۔

قَالَ مَالِکٌ وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ فِیْ ذٰلِکَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ بات میں نے بہت اچھی سنی۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِی الْخَلِیَّةِ وَالْبَرِیَّةِ وَاَشْبَاهُ ذٰلِکَ

کنایہ کے الفاظ خلیہ و بریہ وغیرہ

[٦٢٩] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّهُ کُتِبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الْعِرَاقِ ' اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَاَتِهِ حَبْلُکِ عَلٰی غَارِبِکِ ' فَکَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی عَامِلِهِ اَنْ مُرْهُ یُوَافِیْنِیْ بِمَکَّةَ فِی الْمَوْسِمِ ' فَبَیْنَمَا عُمَرُ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اِذْ لَقِیَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ ' فَقَالَ عُمَرُ مَنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ اَنَا الَّذِیْ اَمَرْتَ اَنْ اُجْلَبَ عَلَیْکَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَسْاَلُکَ بِرَبِّ هٰذِهِ الْبَنِیَّةِ مَا اَرَدْتَ بِقَوْلِکَ حَبْلُکِ عَلٰی غَارِبِکِ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ لَوِ اسْتَحْلَفْتَنِیْ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْمَکَانِ مَا صَدَّقْتُکَ ' اَرَدْتُ بِذٰلِکَ الْفِرَاقَ ' فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هُوَ مَا اَرَدْتَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عراق سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خط لکھا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا ''تیری رسی تیرے کوہان پر ہے'' (تو خود مختار ہے) پس حضرت عمر نے اپنے عامل کے لئے لکھا کہ اس سے کہو کہ موسم حج میں مکہ مکرمہ کے اندر مجھ سے ملے۔ جب حضرت عمر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو وہ آدمی ان سے ملا' اس نے انہیں سلام کیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں وہی ہوں جس کو آپ نے ملنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ میں تمہیں اس گھر کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے ''تیری رسی تیرے کوہان پر ہے'' سے کیا مراد لی تھی؟ وہ عرض گزار ہوا کہ اگر آپ بیت اللہ کے سوا مجھے اور کسی جگہ قسم دیتے تو سچی بات نہ بتاتا' اس

Presented by www.ziaraat.com

[٦٣٠] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي** عَنْ [illegible] عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِاَمَةِ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ، اِنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ.

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ.

بات سے میرا ارادہ چھوڑ دینے کا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ [illegible]

فرمایا کرتے کہ جو آدمی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاقیں پڑیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو کچھ سنا یہ بہت بہتر ہے۔

[٦٣١] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ اِنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ خلیہ اور بریہ کہنے سے تین طلاقیں پڑتی ہیں' ان دونوں میں ہر ایک کے ذریعے۔

[٦٣٢] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ تَحْتَهُ وَلِيْدَةٌ لِقَوْمٍ فَقَالَ لِاَهْلِهَا شَاْنُكُمْ بِهَا، فَرَاَى النَّاسُ اَنَّهَا تَطْلِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ.

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ ایک آدمی کے نکاح میں قوم کی لونڈی تھی۔ اس نے لونڈی کے مالکوں سے کہا کہ اس کا معاملہ آپ جانیں۔ پس لوگوں نے اس بات کو ایک طلاق شمار کیا۔

[٦٣٣] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهِ بَرِئْتِ مِنِّيْ وَبَرِئْتُ مِنْكِ، اِنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ بِمَنْزِلَةِ الْبَتَّةِ.

امام مالک نے ابن شہاب کو اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جو اپنی بیوی سے کہے: ''تم مجھ سے اور میں تم سے بری الذمہ ہوں'' یہ طلاق بتہ کی طرح تین طلاقیں ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهِ اَنْتِ خَلِيَّةٌ اَوْ بَرِيَّةٌ، اَوْ بَائِنَةٌ، اِنَّهَا ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ لِلْمَرْاَةِ الَّتِيْ قَدْ دَخَلَ بِهَا، وَيُدَيَّنُ فِي الَّتِيْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا، اَوَاحِدَةٌ اَرَادَ اَمْ ثَلَاثًا، فَاِنْ قَالَ وَاحِدَةً اُحْلِفَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَكَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ، لِاَنَّهُ لَا يُخْلِي الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَدْ دَخَلَ بِهَا زَوْجُهَا، وَلَا يُبِيْنُهَا، وَلَا يُبْرِيْهَا اِلَّا ثَلَاثُ تَطْلِيْقَاتٍ، وَالَّتِيْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا تُخْلِيْهَا، وَتُبْرِيْهَا، وَتُبِيْنُهَا الْوَاحِدَةُ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیوی سے کہے کہ ''تیرا راستہ صاف ہے' تو آزاد ہے' تو بائنہ ہے'' تو عورت پر تین طلاقیں پڑیں گی جبکہ اس سے صحبت کر چکا ہو اور جس سے صحبت نہیں کی تو دیکھا جائے گا کہ ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا یا تین کا۔ اگر وہ ایک کہے تو اس سے قسم لی جائے گی اور وہ بھی پیغام دے سکتا ہے' کیونکہ جس عورت سے اس کے خاوند نے صحبت کی ہو وہ بائنہ آزاد نہیں ہوتی مگر تین طلاقوں پر اور جس کے ساتھ صحبت نہ کی ہو وہ ایک طلاق پر آزاد' بری الذمہ اور بائنہ ہو جاتی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں جو کچھ میں نے سنا یہ خوب ہے۔

٣- بَابُ مَا يُبَيِّنُ مِنَ التَّمْلِيْكِ

جس تملیک سے طلاق بائن پڑتی ہے

[٦٣٤] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے عبدالرحمٰن! میں

Presented by www.ziaraat.com

الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ جَعَلْتُ اَمْرَ امْرَاَتِیْ فِیْ یَدِهَا فَطَلَّقَتْ [illegible] اِبْنُ عُمَرَ اَنَا اَفْعَلُ ؟ اَنْتَ فَعَلْتَهٗ

نے طلاق کا اختیار اپنی بیوی کے ہاتھ میں دے دیا تھا تو اس نے [illegible] ہو گیا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ اے ابو عبد الرحمٰن! ایسا نہ کیجئے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں کیا کر رہا ہوں؟ یہ تو تم نے کیا ہے۔

[۶۳۵] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ بِهٖ اِلَّا اَنْ يُنْكِرَ عَلَيْهَا وَيَقُوْلُ لَمْ اُرِدْ اِلَّا وَاحِدَةً ، فَيَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَيَكُوْنُ اَمْلَكَ بِهَا مَا كَانَتْ فِيْ عِدَّتِهَا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے پس عورت خود کو طلاق دے لے تو واقع ہو جائے گی مگر جبکہ آدمی انکار کرے اور کہے کہ میں نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا۔ پس اس بات پر اس سے قسم لی جائے گی اور عدت کے دوران اسے رجوع کرنے کا اختیار رہے گا۔

٤- بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ تَطْلِيْقَةٌ وَاحِدَةٌ مِنَ التَّمْلِيْكِ

جس تملیک سے ایک طلاق پڑتی ہے

[۶۳۶] اَثَرٌ حَدَّثَنِیْ يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ ، اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَتِيْقٍ ، وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ ، فَقَالَ لَهٗ زَيْدٌ مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ مَلَّكْتُ اَمْرَاتِیْ اَمْرَهَا فَفَارَقَتْنِیْ ، فَقَالَ لَهٗ زَيْدٌ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ الْقَدَرُ ، فَقَالَ زَيْدٌ اِرْتَجِعْهَا اِنْ شِئْتَ ، فَاِنَّمَا هِیَ وَاحِدَةٌ ، وَاَنْتَ اَمْلَكُ بِهَا.

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد بن ابو عتیق روتے ہوئے آئے۔ حضرت زید نے ان سے فرمایا کہ بات کیا ہے؟ کہا کہ میں نے طلاق کا اختیار اپنی بیوی کو دے دیا تھا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ حضرت زید نے ان سے فرمایا کہ تمہیں اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ کہا: تقدیر نے۔ حضرت زید نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس سے رجوع کر سکتے ہو کیونکہ یہ ایک طلاق ہے اور تم ابھی اس کے مالک ہو۔

[۶۳۷] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيْفٍ مَلَّكَ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَقَالَتْ اَنْتَ الطَّلَاقُ ، فَسَكَتَ ، ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ الطَّلَاقُ ، فَقَالَ بِفِيْكِ الْحَجَرُ ، ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ الطَّلَاقُ ، فَقَالَ بِفِيْكِ الْحَجَرُ ، فَاخْتَصَمَا اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَاسْتَحْلَفَهٗ مَا مَلَّكَهَا اِلَّا وَاحِدَةً وَرَدَّهَا اِلَيْهِ.

عورت نے کہا کہ تیرے منہ میں پتھر۔ عورت نے سہ بارہ کہا کہ آپ کو طلاق ہے، مرد نے کہا کہ تیرے منہ میں پتھر پس دونوں جھگڑے کو مروان بن حکم کے پاس لے گئے۔ آدمی نے قسم کھالی کہ اس نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا اور عورت اس کی طرف لوٹا دی گئی۔

قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَكَانَ الْقَاسِمُ يُعْجِبُهٗ هٰذَا الْقَضَاءُ وَيَرَاهُ اَحْسَنَ مَا سَمِعَ فِيْ ذٰلِكَ.

قاسم بن محمد اس فیصلے کو پسند فرماتے اور جو کچھ اس بارے میں سنا اسے سب سے بہتر شمار کرتے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ میں نے اچھا سنا اور

۵ بَابُ مَا لَا يَبِيْنُ مِنَ التَّمْلِيْكِ

جس تملیک سے طلاق بائن نہیں پڑتی

[۶۳۸] **اَثَرٌ حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّهَا خَطَبَتْ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قُرَيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ فَزَوَّجُوْهُ، ثُمَّ اِنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالُوْا مَا زَوَّجْنَا اِلَّا عَائِشَةَ، فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ، فَجَعَلَ اَمْرَ قُرَيْبَةَ بِيَدِهَا، فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر کا پیغام قریبہ بنت ابواُمیہ کو دیا تو انہوں نے ان کی شادی کر دی۔ پھر وہ لوگ حضرت عبدالرحمٰن سے ناراض ہو گئے اور کہا کہ یہ شادی حضرت عائشہ نے کی ہے۔ پس حضرت عائشہ نے حضرت عبدالرحمٰن کو بلایا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے قریبہ کو ان کے معاملے کا اختیار دے دیا تو انہوں نے اپنے خاوند کو اختیار کیا لہٰذا اسے طلاق شمار نہیں کیا گیا۔

[۶۳۹] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَمِثْلِيْ يُصْنَعُ هٰذَا بِهٖ؟ وَمِثْلِيْ يُفْتَاتُ عَلَيْهِ؟ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ الْمُنْذِرُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا كُنْتُ لِاَرُدَّ اَمْرًا قَضَيْتِهِ. فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَ الْمُنْذِرِ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن کا نکاح منذر بن زبیر سے کر دیا اور حضرت عبدالرحمٰن شام گئے ہوئے تھے۔ جب حضرت عبدالرحمٰن واپس آئے تو کہا: ''کیا میرے ساتھ ایسا کرنا تھا؟ کیا میرے اوپر یہ جلدی دکھائی تھی؟'' پس حضرت عائشہ نے منذر بن زبیر سے بات کی تو منذر نے کہا: میں اس کا اختیار حضرت عبدالرحمٰن کو دیتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: میرے لئے مناسب نہیں کہ آپ کے کئے ہوئے کام کو رد کروں۔ پس حفصہ اسی طرح منذر کے پاس رہیں اور اسے طلاق نہیں سمجھا گیا۔

[۶۴۰] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ سُئِلَا عَنِ الرَّجُلِ يُمَلِّكُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَتَرُدُّ ذٰلِكَ اِلَيْهِ وَلَا تَقْضِيْ فِيْهِ شَيْئًا، فَقَالَا لَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا کہ جو طلاق کا اختیار اپنی بیوی کو دے۔ عورت اس حق کو مرد کی طرف لوٹا دے اور خود کو مطلقاً طلاق نہ دے تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ یہ طلاق نہیں۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ قَالَ اِذَا مَلَّكَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اَمْرَهَا فَلَمْ تُفَارِقْهُ، وَقَرَّتْ عِنْدَهٗ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ.

سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دیا لیکن عورت نے اسے نہ چھوڑا بلکہ اسی کے پاس رہی تو یہ طلاق نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُمَلَّكَةِ اِذَا مَلَّكَهَا زَوْجُهَا اَمْرَهَا، ثُمَّ افْتَرَقَا، وَلَمْ تَقْبَلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَيْسَ

امام مالک نے فرمایا کہ جب خاوند اپنی مملکو کہ بیوی کو طلاق کا اختیار دے۔ پھر وہ جدا ہو جائیں اور عورت کوئی بات قبول نہ

Presented by www.ziaraat.com

بِيَدِهَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَهُوَ لَهَا مَا دَامَا فِيْ مَجْلِسِهِمَا.

کرے تو عورت کے ہاتھ میں کوئی اختیار نہیں۔ یہ اختیار نہیں رہا۔ یہ اختیار عورت کو اس مجلس کے اندر رہتا۔

٦- بَابُ الْإِيلَاءِ

ایلاء کا بیان

[٦٤١] **اَثَرٌ** حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اٰلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ طَلَاقٌ، وَاِنْ مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ حَتّٰى يُوْقَفَ، فَاِمَّا اَنْ يُطَلِّقَ، وَاِمَّا اَنْ يَفِيْءَ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو ایلاء کرے یعنی اس پر طلاق کھا لینے پر قسم کھا لے تو چار مہینے گزر جائیں۔ یہاں تک کہ اسے مجبور کیا جائے گا کہ خواہ اسے طلاق دے یا اس کے ساتھ صحبت کرے۔ ف

ف: اپنی بیویوں سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھا لینے کو اصطلاح فقہ میں ایلاء کہتے ہیں' اگر ایلاء کرنے کے بعد کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے تو قسم توڑنے کا کفارہ لازم آتا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک اگر ایلاء کرنے والا اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے تو چار مہینے گزرنے پر ایک طلاق خود بخود پڑ جاتی ہے۔ اب اسے حاکم کی عدالت میں پیش کیا جائے گا کہ وہ رجوع کر کے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے یا اپنی بیوی کو طلاق دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

[٦٤٢] **اَثَرٌ** وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ اٰلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ، فَاِنَّهُ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ وُقِفَ حَتّٰى يُطَلِّقَ اَوْ يَفِيْءَ، وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ طَلَاقٌ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ حَتّٰى يُوْقَفَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جو اپنی بیوی سے ایلاء کرے تو پھر جب چار مہینے گزر جائیں تو اسے مجبور کیا جائے گا' یہاں تک کہ طلاق دے یا صحبت کرے گا۔ عورت پر طلاق نہیں پڑے گی۔ جب چار مہینے گزر جائیں گے تو آدمی کو مجبور کیا جائے گا۔

وَحَدَّثَنِيْ مَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يُوْلِيْ مِنِ امْرَاَتِهٖ اِنَّهَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ، فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ، وَلِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

سعید بن مسیّب اور ابو بکر بن عبد الرحمٰن اس آدمی کے بارے میں فرمایا کرتے جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا ہو تو جب چار مہینے گزر جائیں گے تو یہ عورت کے لیے ایک طلاق ہوگی' خاوند کو اختیار ہوگا کہ دوران عدت عورت سے رجوع کرے۔

[٦٤٣] **اَثَرٌ** وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِيْ فِي الرَّجُلِ اِذَا اٰلٰى مِنِ امْرَاَتِهٖ اَنَّهَا اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ فَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ، وَلَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ مَا دَامَتْ فِيْ عِدَّتِهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ مروان بن حکم اس شخص کا جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا ہو یہ فیصلہ کیا کرتے کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے اور مرد کو رجوع کرنے کا اختیار ہے جب تک عورت عدت گزار رہی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ كَانَ رَاْيُ ابْنِ شِهَابٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ابن شہاب کی بھی یہی رائے ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُوْلِيْ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَيُوْقَفُ، فَيُطَلِّقُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ، ثُمَّ يُرَاجِعُ امْرَاَتَهُ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا۔ پس اسے مجبور کیا جائے اور چار مہینے گزرنے پر

Presented by www.ziaraat.com

اَنَّهٗ اِنْ لَمْ يُصِبْهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ' فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلَيْهَا ' وَلَا رَجْعَةَ لَهٗ عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ اَوْ حَبْسٍ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْعُذُرِ ' فَاِنَّ لَهٗ عَلَيْهَا رَجْعَةً اِنْ هُوَ وَقَفَ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ' اَوْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ' فَاِنَّهٗ اِنْ لَمْ يُصِبْهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ وُقِفَ اَيْضًا ' فَاِنْ لَمْ يَفِئْ دَخَلَ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ بِالْاِيْلَاءِ الْاَوَّلِ اِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ ' لِاَنَّهٗ نَكَحَهَا ' ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا ' فَلَا عِدَّةَ لَهٗ عَلَيْهَا وَلَا رَجْعَةَ.

ایک طلاق پڑ جائے گی۔ پھر اپنی بیوی سے رجعت کرے۔ اگر [illegible] اس کا عمل نہیں رہا اب [illegible] اس صورت [illegible] تم کیا جائے [illegible] اور صحبت نہ کرے یہاں تک کہ چار مہینے گزر جائیں تو پھر مجبور کیا جائے گا۔ اگر صحبت نہ کرے تو پہلے ایلاء کی طلاق بھی شامل ہو جائے گی جبکہ چار مہینے گزر جائیں' اب رجوع کرنے کا اختیار بھی نہیں رہے گا کیونکہ اس نے عورت سے نکاح کر کے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہے۔ لہٰذا نہ عورت پر عدت ہے نہ مرد کو رجوع کا اختیار۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُوْلِيْ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَيُوْقَفُ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ فَيُطَلِّقُ ' ثُمَّ يَرْتَجِعُ وَلَا يَمَسُّهَا ' فَتَنْقَضِيْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا اِنَّهٗ لَا يُوْقَفُ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ طَلَاقٌ ' وَاِنَّهٗ اِنْ اَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ اَحَقَّ بِهَا ' وَاِنْ مَضَتْ عِدَّتُهَا قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا ' فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ اِلَيْهَا ' وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا تو چار مہینے کے بعد اسے مجبور کیا جائے تو ایک طلاق ڈالے۔ پھر رجوع کر لے اور اسے ہاتھ نہ لگائے' پس چار مہینے گزر جائیں تو عدت پوری ہونے سے پہلے اسے مجبور نہیں کیا جائے گا اور نہ عورت پر طلاق پڑے گی۔ اگر عدت پوری ہونے سے پہلے وہ عورت سے صحبت کر لے تو وہ اس کا حق دار ہو گیا اور اگر عدت پوری ہونے سے پہلے جماع نہ کیا تو مرد کا عورت پر کوئی اختیار نہیں رہا۔ اور اس بارے میں یہ میں نے اچھی بات سنی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُوْلِيْ مِنَ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ' فَتَنْقَضِيْ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الطَّلَاقِ ' قَالَ هُمَا تَطْلِيْقَتَانِ اِنْ هُوَ وُقِفَ ' وَلَمْ يَفِئْ ' وَاِنْ مَضَتْ عِدَّةُ الطَّلَاقِ قَبْلَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ ' فَلَيْسَ الْاِيْلَاءُ بِطَلَاقٍ ' وَذٰلِكَ اَنَّ الْاَرْبَعَةَ الْاَشْهُرِ الَّتِيْ كَانَتْ يُوْقَفُ بَعْدَهَا مَضَتْ وَلَيْسَتْ لَهٗ يَوْمَئِذٍ بِامْرَاَةٍ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا' پھر اسے طلاق دے دی' پس عدت پوری ہونے سے پہلے چار مہینے گزر گئے۔ **فرمایا:** یہ دو طلاقیں ہیں۔ اگر وہ مجبور کیا گیا اور اس نے صحبت نہ کی اور اگر چار مہینے گزرنے سے پہلے عدت پوری ہو گئی تو ایلاء سے طلاق نہیں پڑے گی اور یہ اس لئے کہ چار ماہ گزرنے کے بعد جب اسے مجبور کیا تو اس روز وہ اس کی بیوی ہی نہیں تھی۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَطَاَ امْرَاَتَهٗ يَوْمًا ' اَوْ شَهْرًا ' ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى يَنْقَضِيَ اَكْثَرُ مِنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ ' فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِيْلَاءً وَاِنَّمَا يُوْقَفُ فِي الْاِيْلَاءِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى اَكْثَرَ مِنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَشْهُرِ ' فَاَمَّا

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی سے ایک روز یا ایک مہینہ صحبت نہیں کروں گا۔ پھر وہ ٹھہرا رہا یہاں تک کہ چار مہینے سے زیادہ مدت گزر گئی تو یہ ایلاء شمار نہیں ہو گا' ایلاء میں مجبور تو اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ چار ماہ سے زیادہ کی قسم

Presented by www.ziaraat.com

مَنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَطَأَ امْرَاَتَهٗ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ ' اَوْ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَلَا اِيْلَاءَ عَلَيْهِ اِيْلَاءً ' لِاَنَّهٗ اِذَا دَخَلَ الْاَجَلُ الَّذِيْ هُوَ وَقْفٌ بِحَلْفِهٖ خَرَجَ مِنْ يَمِيْنِهٖ ' وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَقْفٌ.

کھائے۔ اگر کوئی قسم کھائے کہ چار مہینے اپنی بیوی سے صحبت نہیں کرے گا یا اس سے کم دن تو ایلاء نہیں ہوگا کیونکہ جب مجبور کرنے کا وقت آئے گا تو وہ اپنی قسم سے باہر ہو گا لہٰذا اسے مجبور کرنے کا حق نہیں ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ حَلَفَ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْ لَا يَطَاَهَا حَتّٰى تَفْطِمَ وَلَدَهَا ' فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِيْلَاءً ' وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَرَهٗ اِيْلَاءً.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی سے اس وقت تک صحبت نہیں کروں گا جب تک بچے کا دودھ نہیں چھڑایا جائے گا تو یہ ایلاء نہیں ہے اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہی مسئلہ جب حضرت علی سے پوچھا گیا تو انہوں نے اسے ایلاء شمار نہیں فرمایا۔

۷- بَابُ اِيْلَاءِ الْعَبْدِ

غلام کے ایلاء کا بیان

[٦٤٤] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ اِيْلَاءِ الْعَبْدِ؟ فَقَالَ هُوَ نَحْوَ اِيْلَاءِ الْحُرِّ ' وَهُوَ عَلَيْهِ وَاجِبٌ ' وَاِيْلَاءُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ.

امام مالک نے ابن شہاب سے غلام کے ایلاء کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ آزاد آدمی کے ایلاء جیسا اور اس پر واجب ہے اور غلام کے ایلاء کی مدت دو ماہ ہے۔

۸- بَابُ ظِهَارِ الْحُرِّ

آزاد کے ظہار کا بیان

[٦٤٥] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ ' اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَةً اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا ' فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اِنَّ رَجُلًا جَعَلَ امْرَاَةً عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا ' فَاَمَرَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنْ هُوَ تَزَوَّجَهَا اَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ.

سعید بن عمرو بن سلیم زرقی نے قاسم بن محمد سے پوچھا کہ اگر کوئی کسی عورت سے کہے کہ میں تجھ سے شادی کروں تو تجھے طلاق۔ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا کہ اگر میں تیرے ساتھ شادی کروں تو تیری پیٹھ میری ماں جیسی۔ حضرت عمر نے اسے حکم دیا کہ اگر اس کے ساتھ شادی کرے تو قریب نہ جائے جب تک کفارۂ ظہار ادا نہ کر دے۔

[٦٤٦] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ' وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَنْكِحَهَا ' فَقَالَا اِنْ نَكَحَهَا فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ كَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ کسی نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس نے نکاح کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے ظہار کیا۔ دونوں حضرات نے فرمایا کہ اگر اس نے نکاح کیا تو کفارۂ ظہار ادا کرنے سے پہلے عورت کو ہاتھ نہ لگائے۔

[٦٤٧] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّهٗ قَالَ فِيْ رَجُلٍ تَظَاهَرَ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ لَهٗ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ.

عروہ بن زبیر نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی چار بیویوں کے ساتھ ایک ہی کلمہ سے ظہار کیا کہ اس پر ایک ہی کفارہ ادا کرنا لازم آئے گا۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ

امام مالک نے ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن سے مذکورہ بالا

Presented by www.ziaraat.com

الرَّحْمٰنِ مِثْلَ ذٰلِکَ.

روایت کی ہے۔

قَالَ مَالِکٌ عَلٰی ذٰلِکَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کَفَّارَةِ الظِّهَارِ ﴿فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا﴾ (المجادلہ: ۴) قَالَ مَالِکٌ فِی الرَّجُلِ یَتَظَاهَرُ مِنِ امْرَاَتِهٖ فِیْ مَجَالِسَ مُتَفَرِّقَةٍ، قَالَ لَیْسَ عَلَیْهِ اِلَّا کَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ، فَاِنْ تَظَاهَرَ ثُمَّ کَفَّرَ، ثُمَّ تَظَاهَرَ بَعْدَ اَنْ یُّکَفِّرَ فَعَلَیْهِ الْکَفَّارَةُ اَیْضًا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے مختلف مجلسوں کے اندر اپنی بیوی سے ظہار کیا۔ فرمایا کہ اس پر ایک ہی کفارہ لازم ہے۔ اگر پھر ظہار کرے تو کفارہ دے۔ پھر کفارہ دینے کے بعد ظہار کرے تو پھر بھی کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

قَالَ مَالِکٌ وَمَنْ تَظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ، ثُمَّ مَسَّهَا قَبْلَ اَنْ یُّکَفِّرَ لَیْسَ عَلَیْهِ اِلَّا کَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَیَکُفُّ عَنْهَا حَتّٰی یُکَفِّرَ، وَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَذٰلِکَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا، پھر کفارہ دینے سے پہلے عورت سے صحبت کی تو اس پر ایک ہی کفارہ لازم آئے گا۔ وہ کفارہ دینے تک عورت سے رکا رہے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور یہ میں نے اچھی بات سنی۔

قَالَ مَالِکٌ وَالظِّهَارُ مِنْ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالنَّسَبِ سَوَاءٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ ظہار میں رضاعی یا نسبی محارم سے تشبیہ دینا برابر ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَلَیْسَ عَلَی النِّسَاءِ ظِهَارٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ عورتوں پر ظہار نہیں ہے۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ﴿وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا﴾ (المجادلہ: ۳) قَالَ سَمِعْتُ اَنَّ تَفْسِیْرَ ذٰلِکَ، اَنْ یَتَظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهٖ، ثُمَّ یُجْمِعُ عَلٰی اِمْسَاکِهَا وَاَصَابَتِهَا، فَاِنْ اَجْمَعَ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَدْ وَجَبَتْ عَلَیْهِ الْکَفَّارَةُ، وَاِنْ طَلَّقَهَا وَلَمْ یُجْمِعْ بَعْدَ تَظَاهُرِهٖ مِنْهَا عَلٰی اِمْسَاکِهَا وَاِصَابَتِهَا فَلَا کَفَّارَةَ عَلَیْهِ.

امام مالک نے ارشاد باری تعالیٰ ''عورتوں سے ظہار کرتے ہیں اور پھر اپنے کہے سے پھر جاتے ہیں'' کے بارے میں فرمایا: میں نے اس کی تفسیر میں سنا کہ کسی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا۔ پھر اسے روکنا اور صحبت کرنا چاہے۔ اگر اس کے باوجود اس سے جماع کیا تو اس پر کفارہ واجب ہو گیا اور اگر اسے طلاق دے دی اور ظہار کے بعد نہ اس سے جماع کیا، نہ روکا تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِکٌ فَاِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ ذٰلِکَ لَمْ یَمَسَّهَا حَتّٰی یُکَفِّرَ کَفَّارَةَ الْمُتَظَاهِرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس کے بعد نکاح کرے تو ظہار کا کفارہ ادا کرنے تک اسے ہاتھ نہ لگائے۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الرَّجُلِ یَتَظَاهَرُ مِنْ اُمِّ وَلَدِهٖ اَنَّهٗ اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّصِیْبَهَا فَعَلَیْهِ کَفَّارَةُ الظِّهَارِ قَبْلَ اَنْ یَظَاهَا.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے اپنی لونڈی سے ظہار کیا۔ اگر وہ اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے تو اس پر ظہار کا کفارہ ہے۔ جماع کرنے سے پہلے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ لَا يَدْخُلُ عَلَى الرَّجُلِ إِيلَاءٌ فِي

امام مالک نے فرمایا کہ ظہار سے ایلاء نہیں ہوتا مگر جب کہ

[٦٤٨] **أثر** وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْأَلُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ كُلُّ امْرَأَةٍ أَنْكِحُهَا عَلَيْكِ مِنْ بَعْدِ عِشْرِينَ فَهِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُجْزِيهِ عَنْ ذَلِكَ عِتْقُ رَقَبَةٍ.

[۶۴۸] اثر ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو عروہ بن زبیر سے اس شخص کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا جو اپنی بیوی سے یہ کہے کہ میں مرنے کے بعد جس عورت کو بھی تجھ پر اپنے نکاح میں لاؤں وہ مجھ پر ایسے ہو جس طرح میری ماں کی پشت ہے تو عروہ بن زبیر نے فرمایا: اس پر ایک غلام آزاد کرنا کافی ہے۔

۹- بَابُ ظِهَارِ الْعَبِيدِ

غلام کے ظہار کا بیان

[٦٤٩] **أثر**- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوُ ظِهَارِ الْحُرِّ.

قَالَ مَالِكٌ يُرِيدُ أَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهِ كَمَا يَقَعُ عَلَى الْحُرِّ.

قَالَ مَالِكٌ وَظِهَارُ الْعَبْدِ عَلَيْهِ وَاجِبٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ فِي الظِّهَارِ شَهْرَانِ.

قَالَ مَالِكٌ فِي الْعَبْدِ يَتَظَاهَرُ مِنِ امْرَأَتِهِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ إِيلَاءٌ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَوْ ذَهَبَ يَصُومُ صِيَامَ كَفَّارَةِ الْمُتَظَاهِرِ دَخَلَ عَلَيْهِ طَلَاقُ الْإِيلَاءِ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صِيَامِهِ.

ابن شہاب سے غلام کے ظہار کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ آزاد کی طرح ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس پر بھی آزاد کی طرح کفارہ لازم آتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کا ظہار اس پر واجب ہے اور ظہار میں غلام کے روزے دو ماہ کے ہیں۔

امام مالک نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تو اس میں ایلاء شامل نہیں ہوگا اور یہ اس لئے کہ جب وہ کفارہ ظہار کے روزے رکھے گا تو روزوں سے فارغ نہیں ہوگا کہ ایلاء کی طلاق پڑ جائے گی۔

۱۰ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

اختیار دینے کا بیان

۵۲۵- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ فَكَانَتْ إِحْدَى السُّنَنِ الثَّلَاثِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ؟ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ کے معاملے میں تین سنتیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ کہ اسے آزاد کر کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔ تیسری یہ بات کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو گوشت کی ہانڈی جوش مار رہی تھی۔ پس آپ کے حضور روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں ہانڈی میں گوشت نہیں دیکھتا؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں لیکن یہ گوشت بریرہ کو صدقہ دیا گیا

Presented by www.ziaraat.com

الصَّدَقَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

ہے۔ جبکہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

[۶۵۰] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاَمَةِ تُكْوٰنُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ اِنَّ الْاَمَةَ لَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَمَسَّهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس لونڈی کے متعلق فرمایا کرتے جو غلام کے نکاح میں ہو پھر آزاد کر دی جائے۔ لونڈی کو اختیار ہوگا جب تک اسے ہاتھ نہ لگایا جائے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنْ مَسَّهَا زَوْجُهَا فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَهِلَتْ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ، فَاِنَّهَا تُتَّهَمُ وَلَا تُصَدَّقُ بِمَا ادَّعَتْ مِنَ الْجَهَالَةِ، وَلَا خِيَارَ لَهَا بَعْدَ اَنْ يَمَسَّهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس کے خاوند نے ہاتھ لگایا اور عورت نے کہا کہ اسے یہ معلوم نہ تھا تو عورت کو بدستور اختیار رہے گا اور اگر بے خبری کے دعوے میں وہ جھوٹی ہو اور محض بہانہ بنایا ہو تو ہاتھ لگانے کے بعد عورت کو اختیار نہیں رہے گا۔

[۶۵۱] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَوْلَاةً لِبَنِي عَدِيٍّ يُقَالُ لَهَا زَبْرَاءُ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ، وَهِيَ اَمَةٌ يَوْمَئِذٍ فَعُتِقَتْ، قَالَتْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَتْنِي، فَقَالَتْ اِنِّي مُخْبِرَتُكِ خَبَرًا، وَلَا اُحِبُّ اَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا، اِنَّ اَمْرَكِ بِيَدِكِ مَا لَمْ يَمَسَّكِ زَوْجُكِ، فَاِنْ مَسَّكِ فَلَيْسَ لَكِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ. قَالَتْ فَقُلْتُ هُوَ الطَّلَاقُ، ثُمَّ الطَّلَاقُ، ثُمَّ الطَّلَاقُ فَفَارَقْتُهُ ثَلَاثًا.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ بنی عدی کی مولاۃ نے انہیں بتایا جس کو زبرہ کہا جاتا تھا کہ وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی اور ان دنوں لونڈی تھی کہ آزاد کر دی گئی۔ اس کا بیان ہے کہ میری طرف پیغام بھیج کر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک بات بتاتی ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ تم نادانستہ کچھ کر بیٹھو۔ تمہیں تمہارے معاملے کا اختیار ہے جب تک تمہارا خاوند تمہیں ہاتھ نہ لگائے۔ اگر اس نے تمہارے ساتھ جماع کیا تو پھر تمہیں کوئی اختیار نہیں رہے گا۔ اس کا بیان ہے کہ میں نے کہا: طلاق، پھر طلاق، پھر طلاق اور تین دفعہ کہہ کر جدا ہو گئی۔

[۶۵۲] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَبِهِ جُنُوْنٌ، اَوْ ضَرَرٌ فَاِنَّهَا تُخَيَّرُ، فَاِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ، وَاِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ.

سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور مرد کو جنون یا کوئی موذی مرض ہو تو عورت کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو اس کے پاس رہے اور چاہے جدا ہو جائے۔

[۶۵۳] اثر- **قَالَ مَالِكٌ** فِي الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الْعَبْدِ، ثُمَّ تُعْتَقُ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا اَوْ يَمَسَّهَا اَنَّهَا اِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَلَا صَدَاقَ لَهَا، وَهِيَ تَطْلِيْقَةٌ، وَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے اس لونڈی کے بارے میں فرمایا جو غلام کے نکاح میں ہو۔ پھر خلوت صحیحہ یا ہاتھ لگانے سے پہلے وہ آزاد ہو جائے، اگر وہ نکاح سے باہر ہونا چاہے تو اسے مہر نہیں ملے گا اور اس پر طلاق پڑ جائے گی۔ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

[۶۵۴] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ فَاخْتَارَتْهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب مرد اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ خاوند کو اختیار کر لے تو طلاق نہیں پڑے گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ میں نے اچھی بات سنی۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُخَيَّرَةِ إِذَا خَيَّرَهَا زَوْجُهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهَذِهِ وَاحِدَةٌ وَإِنْ قَالَ زَوْجُهَا لَمْ أُخَيِّرْكِ إِلَّا وَاحِدَةً فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ وَذَلِكَ [illegible]

امام مالک نے اختیار والی کے متعلق فرمایا کہ جب خاوند [illegible] اختیار دیا کہ اس نے اپنی جان [illegible] طلاق ہے تو میں نے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو اس کی بات نہیں [illegible] ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِنْ خَيَّرَهَا فَقَالَتْ قَدْ قَبِلْتُ وَاحِدَةً وَقَالَ لَمْ أُرِدْ ذَلِكَ وَإِنَّمَا خَيَّرْتُكِ فِي الثَّلَاثِ جَمِيعًا أَنَّهَا إِنْ لَمْ تَقْبَلْ إِلَّا وَاحِدَةً أَقَامَتْ عِنْدَهُ عَلَى نِكَاحِهَا وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ فِرَاقًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر عورت کو اختیار دیا گیا اور اس نے کہا کہ میں نے ایک طلاق کا اختیار قبول کیا۔ مرد کہے کہ میرا یہ مقصد نہیں، میں نے تجھے اکٹھی تین طلاق کا اختیار دیا ہے۔ لیکن وہ ایک ہی قبول کرے تو اسی نکاح کے ساتھ اس کے پاس رہے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ جدا نہیں ہوگی۔

۱۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

خلع کے متعلق روایات

۵۲۶- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ، فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا، فَلَمَّا جَاءَ زَوْجُهَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هٰذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَذْكُرَ، فَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ خُذْ مِنْهَا. فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي بَيْتِ أَهْلِهَا.

سنن ابوداؤد (۲۲۲۷) سنن نسائی (۳۴۶۲) سنن ابن ماجہ (۲۰۵۶)

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کو حبیبہ بنت سہل انصاری نے بتایا جو حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں کہ رسول اللہ ﷺ علی الصبح باہر نکلے تو اندھیرے میں حبیبہ بنت سہل کو ان کے دروازے پر پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ کون ہے؟ یہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کی کہ میں نہیں اور نہ ثابت بن قیس یعنی ان کا خاوند۔ جب ان کے خاوند حضرت ثابت بن قیس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ حبیبہ بنت سہل ہیں۔ انہوں نے بتایا جو اللہ نے چاہا۔ پس حضرت حبیبہ بنت سہل نے کہا کہ جو کچھ انہوں نے دیا وہ میرے پاس ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس سے فرمایا کہ ان سے لے لو۔ پس انہوں نے مال لے لیا اور یہ اپنے میکے چلی گئیں۔

[۶۵۵] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ.

نافع نے صفیہ بنت ابوعبید کی مولاۃ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا سارا مال دے کر خاوند سے خلع کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے اس کو برا نہیں سمجھا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُفْتَدِيَةِ الَّتِي تَفْتَدِي مِنْ زَوْجِهَا إِنَّهُ إِذَا عُلِمَ أَنَّ زَوْجَهَا أَضَرَّ بِهَا وَضَيَّقَ عَلَيْهَا،

امام مالک نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو مال دے کر خاوند سے اپنا پیچھا چھڑائے کہ جب معلوم ہو جائے کہ

Presented by www.ziaraat.com

وَعُلِمَ اَنَّهٗ ظَالِمٌ لَهَا مَضَى الطَّلَاقُ ، وَرَدَّ عَلَيْهَا مَالَهَا

خاوند اس کو تکلیف دیتا رہا اور اس پر تنگی کی ہے اور معلوم ہو جائے گا [illegible]

قَالَ فَهٰذَا الَّذِي كُنْتُ اَسْمَعُ ، وَالَّذِي عَلَيْهِ اَمْرُ النَّاسِ عِنْدَنَا .

فرمایا کہ میں نے یہی سنا ہے اور ہمارے نزدیک لوگوں کا یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ تَفْتَدِيَ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا .

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت اس سے زیادہ فدیہ دے جو خاوند نے مال دیا تھا۔

۱۲ - بَابُ طَلَاقِ الْمُخْتَلِعَةِ

خلع کی طلاق کا بیان

[۶۵۶] **اَثَرٌ** - **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ جَاءَتْ هِيَ وَعَمُّهَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ .

نافع سے روایت ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء اپنی پھوپھی کو لے کر حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت عثمان کے زمانے میں اپنے خاوند سے خلع کیا تھا۔ جب یہ بات حضرت عثمان تک پہنچی تو انہوں نے برا نہ جانا اور حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ اس کی عدت طلاق والی جیسی ہے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، وَابْنَ شِهَابٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ مِثْلُ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب، سلیمان بن یسار اور ابن شہاب فرمایا کرتے کہ خلع والی کی عدت طلاق والی جیسی ہے یعنی تین طہر۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُفْتَدِيَةِ اِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰى زَوْجِهَا اِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ ، فَاِنْ هُوَ نَكَحَهَا ، فَفَارَقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ عَلَيْهَا عِدَّةٌ مِنَ الطَّلَاقِ الْاٰخِرِ ، وَتَبْنِيْ عَلٰى عِدَّتِهَا الْاُوْلٰى .

امام مالک نے فرمایا کہ جو عورت خلع کے ذریعے اپنے خاوند سے جدا ہوئی ہو وہ اس کی طرف نہیں لوٹے گی مگر نئے نکاح کے ساتھ۔ اگر وہ ہاتھ لگانے سے پہلے اسے چھوڑ دے تو اس پر دوسری طلاق کی عدت نہیں ہوگی بلکہ وہ پہلی عدت پوری کرے گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ .

امام مالک نے فرمایا کہ اس بارے میں یہ میں نے خوب سنا۔

قَالَ مَالِكٌ اِذَا افْتَدَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ زَوْجِهَا بِشَيْءٍ عَلٰى اَنْ يُطَلِّقَهَا فَطَلَّقَهَا طَلَاقًا مُتَتَابِعًا نَسَقًا ، فَذٰلِكَ ثَابِتٌ عَلَيْهِ ، فَاِنْ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ صُمَاتٌ ، فَمَا اَتْبَعَهٗ بَعْدَ الصُّمَاتِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ .

امام مالک نے فرمایا کہ جب عورت نے اپنے خاوند کو اس لئے مال دیا کہ اسے طلاق دی جائے اور وہ ایک ہی دفعہ اسے متواتر تین طلاقیں دے ڈالے تو وہ پڑ جائیں گی۔ اگر ایک طلاق دینے کے بعد خاموش ہو گیا تو خاموش ہونے کے بعد جو طلاق دی وہ لغو ہے۔

۱۳ - بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ

لعان کے متعلق روایات

Presented by www.ziaraat.com

۵۲۷- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، [illegible] لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ، وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا، فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا. قَالَ سَهْلٌ فَتَلاَعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلاَعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا. فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

صحیح البخاری (۵۲۵۹) صحیح مسلم (۳۷۲۳_۳۷۲۴_۳۷۲۵)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت [illegible] اسے قتل کر دے تو کیا تم اسے قتل کر دو گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ اے عاصم! اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ کر مجھے بتاؤ۔ میں حضرت عاصم نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے پوچھی تو رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا پوچھنا ناپسند فرمایا۔ یہاں تک کہ حضرت عاصم نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ اس کا انہیں دکھ ہوا۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر لوٹے تو حضرت عویمر ان کے پاس آئے تو پوچھا کہ اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا؟ حضرت عویمر کو بتایا کہ میں بھلائی لے کر نہیں آیا کیونکہ جو بات میں نے پوچھی رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا۔ حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم! میں تو نہیں رکوں گا جب تک یہ بات پوچھ نہ لوں۔ پس حضرت عویمر لوگوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور کہا: یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو دیکھ کر اسے قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیں گے، پھر وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل ہو گیا ہے۔ جا کر عورت کو لے آؤ۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں عورت کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا۔ پس اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں کوئی حکم دیتے انہوں نے تین طلاقیں دے دیں۔ ف

ف: اگر کوئی خاوند اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے تو دونوں کو حاکم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ حاکم دونوں سے چار چار مرتبہ قسمیں لیتا ہے اور پانچویں دفعہ جھوٹے پر لعنت بھیجی جاتی ہے۔ ایسا کرنے والے جوڑے کو متلاعنین اور ایسا کرنے کو لعان کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں اس کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا کہ لعان کرنے کے بعد وہ جوڑا اکٹھا رہے گا یا الگ ہو جائیں گے۔ عورت پر طلاق پڑ جائے گی یا نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اس وقت تک اس سلسلے میں کچھ نہیں فرمایا تھا۔ لعان کرنے کے بعد حضرت عویمر عجلانی نے غصے میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے کر جدا کر دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت مقرر فرما

Presented by www.ziaraat.com

دی اور ان کے اس فیصلے پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ اسے قیامت تک کے لیے قانون بنا دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی اس روایت سے معلوم ہوا کیا کہ امام جو فیصلہ [illegible]

[illegible]

قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

امام مالک نے کہا ابن شہاب کا یہ قول ہے کہ اس کے بعد یہی لعان کرنے کی سنت قرار پائی۔

۵۲۸- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَانْتَفَلَ مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

صحیح البخاری (۵۳۱۵) صحیح مسلم (۱۴۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی اور اس کی بیوی نے لعان کیا۔ آدمی نے کہا کہ بچہ میرا نہیں ہے' پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان جدائی کروادی اور بچہ عورت کے سپرد کر دیا۔

قَالَ مَالِكٌ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ. وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ. وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ. وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ (النور: ۶-۹) قَالَ مَالِكٌ السُّنَّةُ عِنْدَنَا أَنَّ الْمُتَلَاعِنَيْنِ لَا يَتَنَاكَحَانِ أَبَدًا، وَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ الْحَدَّ وَأُلْحِقَ بِهِ الْوَلَدُ، وَلَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهِ أَبَدًا، وَعَلَى هٰذَا السُّنَّةُ عِنْدَنَا الَّتِي لَا شَكَّ فِيهَا، وَلَا اخْتِلَافَ.

امام مالک نے کہا کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ''اور جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو۔ اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو''۔ امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی سنت ہے کہ لعان کرنے والے دونوں کبھی آپس میں نکاح نہیں کر سکتے اور اگر مرد خود کو جھوٹا بتائے تو اس پر حد جاری ہوگی اور بچہ اسے دیا جائے گا اور عورت اسے کبھی نہیں ملے گی اور ہمارے نزدیک یہی سنت ہے جس میں نہ کوئی شک ہے اور نہ اختلاف۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِذَا فَارَقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَلَاقًا بَاتًّا لَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا فِيهِ رَجْعَةٌ، ثُمَّ أَنْكَرَ حَمْلَهَا لَاعَنَهَا إِذَا كَانَتْ حَامِلًا، وَكَانَ حَمْلُهَا يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ مِنْهُ إِذَا ادَّعَتْهُ مَا لَمْ يَأْتِ دُونَ ذٰلِكَ مِنَ الزَّمَانِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَلَا يُعْرَفُ أَنَّهُ مِنْهُ. قَالَ فَهٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا، وَالَّذِي سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق بائن دے چکا تو عورت سے رجوع کرنے کا حق نہیں رہ جاتا۔ پھر اس کے حمل کا انکار کرے تو دونوں لعان کریں گے جبکہ عورت حاملہ ہو اور حمل کے متعلق یہ شبہ ہو سکے کہ ممکن ہے اسی کا ہو جبکہ وہ انکار کرتا ہے۔ جس عورت کے بارے میں شک ہو اگر وہ اس کے علاوہ ہو تو اس آدمی کا نہیں سمجھا جائے گا۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور یہی میں نے اہل علم سے سنا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ

امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت

Presented by www.ziaraat.com

يُطَلِّقَهَا ثَلَاثًا ، وَهِيَ حَامِلٌ يُقِرُّ بِحَمْلِهَا ، ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّهُ

لگائے اس کے بعد کہ اسے تین طلاقیں دے دے اور وہ حاملہ

قَالَ وَهٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ.

فرمایا کہ میں نے یہی سنا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْعَبْدُ بِمَنْزِلَةِ الْحُرِّ فِي قَذْفِهِ وَلِعَانِهِ يَجْرِي مَجْرَى الْحُرِّ فِي مَلَاعَنَتِهِ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَةً حَدٌّ.

امام مالک نے فرمایا کہ قذف اور لعان میں غلام بھی آزاد کی طرح ہے۔ اس پر بھی لعان میں وہی واجب ہوگا جو آزاد پر ماسوائے اس کے کہ مملوکہ لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے سے حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْأَمَةُ الْمُسْلِمَةُ وَالْحُرَّةُ النَّصْرَانِيَّةُ وَالْيَهُودِيَّةُ تُلَاعِنُ الْحُرَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَزَوَّجَ إِحْدَاهُنَّ فَأَصَابَهَا ، وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ (النور:٦) فَهُنَّ مِنَ الْأَزْوَاجِ ، وَعَلٰى هٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ مسلمان لونڈی اور آزاد یہودیہ و نصرانیہ بھی آزاد مسلمان کے ساتھ لعان کریں گی جبکہ وہ ان میں سے کسی کے ساتھ نکاح کر کے صحبت کر لے اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ ''جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں''۔ اور یہ عورتیں بھی بیویاں ہیں اور ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْعَبْدُ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ الْحُرَّةَ الْمُسْلِمَةَ ، أَوِ الْأَمَةَ الْمُسْلِمَةَ ، أَوِ الْحُرَّةَ النَّصْرَانِيَّةَ ، أَوِ الْيَهُودِيَّةَ لَاعَنَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام جب آزاد مسلمان عورت یا مسلمان لونڈی یا آزاد نصرانی عورت یا آزاد یہودی عورت سے نکاح کرے تو وہ لعان کریں گے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُلَاعِنُ امْرَأَتَهُ فَيَنْزِعُ ، وَيُكَذِّبُ نَفْسَهُ بَعْدَ يَمِينٍ ، أَوْ يَمِينَيْنِ مَا لَمْ يَلْتَعِنْ فِي الْخَامِسَةِ إِنَّهُ إِذَا نَزَعَ قَبْلَ أَنْ يَلْتَعِنَ جُلِدَ الْحَدَّ وَلَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیوی سے لعان کرنے لگے، پھر رک جائے اور ایک یا دو قسموں کے بعد اپنے آپ کو جھٹلائے جبکہ پانچ مرتبہ لعان نہیں کیا اور لعان پورا ہونے سے پہلے رک گیا تو اس پر حد قذف جاری ہوگی اور ان کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ، فَإِذَا مَضَتِ الثَّلَاثَةُ الْأَشْهُرِ قَالَتِ الْمَرْأَةُ أَنَا حَامِلٌ ، قَالَ إِنْ أَنْكَرَ زَوْجُهَا حَمْلَهَا لَاعَنَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر تین مہینے گزرنے کے بعد عورت نے کہا کہ میں حاملہ ہوں۔ فرمایا کہ اگر اس کا شوہر اس کے حمل کا انکار کرتا ہے تو اس کے ساتھ لعان کرے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْأَمَةِ الْمَمْلُوكَةِ يُلَاعِنُهَا زَوْجُهَا ثُمَّ يَشْتَرِيهَا إِنَّهُ لَا يَطَؤُهَا وَإِنْ مَلَكَهَا ، وَذٰلِكَ أَنَّ

امام مالک نے مملوکہ لونڈی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے خاوند کے ساتھ لعان کیا۔ پھر خاوند نے اسے خرید لیا تو وہ اس

Presented by www.ziaraat.com

السُّنَّةَ مَضَتْ اَنَّ الْمُتَلَاعِنَيْنِ لَا يَتَرَاجَعَانِ اَبَدًا

کی مملوکہ ہے لیکن اس کے ساتھ صحبت نہ کرے کیونکہ ہمیشہ سے

قَالَ مَالِكٌ اِذَا لَاعَنَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا ' فَلَيْسَ لَهَا اِلَّا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

امام مالک نے فرمایا کہ صحبت کرنے سے پہلے اگر آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا تو عورت کو صرف آدھا مہر ملے گا۔

صحیح بخاری (۵۳۱۵)

١٤ - بَابُ مِيرَاثِ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ

لعان والی عورت کے بیٹے کی میراث

حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا اَنَّهٗ اِذَا مَاتَ وَرِثَتْهُ اُمُّهٗ حَقَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ ' وَيَرِثُ الْبَقِيَّةَ مَوَالِيَ اُمِّهٖ اِنْ كَانَتْ مَوْلَاةً ' وَاِنْ كَانَتْ عَرَبِيَّةً وَرِثَتْ حَقَّهَا ' وَوَرِثَ اِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ حُقُوْقَهُمْ ' وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عروہ بن زبیر ملاعنہ کے بچے اور ولد الزنا کے بارے میں فرمایا کرتے کہ جب وہ مر جائے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق اس کی والدہ کو میراث ملے گی اور ماں سے اس کے بھائی حق دار ہوں گے اور باقی اس کی والدہ کے موالی کو ملے گا جب کہ وہ آزاد کردہ لونڈی ہو اور اگر عربیہ ہو تو اپنے حصے کی وارث ہو گی اور ماں جائے بھائی اپنے حصے کے وارث ہوں گے اور باقی مال بیت المال میں جمع کروایا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَبَلَغَنِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلُ ذٰلِكَ ' وَعَلٰى ذٰلِكَ اَدْرَكْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ سلیمان بن یسار سے بھی مجھے یہی بات پہنچی ہے اور میں نے اپنے شہر کے اہل علم کو اسی پر پایا ہے۔

١٥ - بَابُ طَلَاقِ الْبِكْرِ

کنواری کو طلاق دینا

[٦٥٧] اَثَرٌ - **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ ' اَنَّهٗ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا ' ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَنْكِحَهَا ' فَجَاءَ يَسْتَفْتِيْ ' فَذَهَبْتُ مَعَهٗ اَسْاَلُ لَهٗ ' فَسَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ' وَاَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا لَا نَرٰى اَنْ تَنْكِحَهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ. قَالَ فَاِنَّمَا طَلَاقِيْ اِيَّاهَا وَاحِدَةٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ اَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ.

نعمان بن ابوعیاش انصاری نے روایت کی ہے کہ عطاء بن یسار نے فرمایا: ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ کسی نے اپنی بیوی کو ہاتھ لگانے

[٦٥٨] اَثَرٌ - **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ ' عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّهٗ قَالَ

Presented by www.ziaraat.com

جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ
[illegible] فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ إِنَّمَا الَّتِي طَاصَّ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا
وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

سے پہلے تین طلاق دے دیں۔ عطاء کا بیان ہے کہ میں نے کہا:
[illegible]
عورت بائن ہو جاتی ہے اور تین طلاقوں سے حرام ہوتی ہے یہاں
تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔

[٦٥٩] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَجَاءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاذَا تَرَيَانِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ مَا لَنَا فِيهِ قَوْلٌ فَاذْهَبْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنِّي تَرَكْتُهُمَا عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَأَخْبِرْنَا. فَذَهَبَ فَسَأَلَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَفْتِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذٰلِكَ.

معاویہ بن ابو عیاش انصاری کا بیان ہے کہ وہ عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر بن خطاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہا کہ ایک بدو نے اپنی بیوی کو صحبت کرنے سے پہلے تین طلاق دے دیں' آپ دونوں حضرات کی کیا رائے ہے؟ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ اس بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ لہٰذا تم حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ کے پاس جاؤ جنہیں میں حضرت عائشہ کے پاس چھوڑ کر آیا ہوں اور ان سے پوچھ کر ہمیں بھی آ کر مطلع کرنا۔ وہ گئے اور دونوں حضرات سے پوچھا۔ حضرت ابن عباس نے حضرت ابو ہریرہ سے کہا کہ اے ابو ہریرہ! فتویٰ دیجئے کیونکہ آپ کے پاس مشکل سوال آیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک طلاق عورت کو بائن اور تین طلاق حرام کر دیتی ہیں یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا وَالثَّيِّبُ إِذَا مَلَكَهَا الرَّجُلُ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا إِنَّهَا تَجْرِي مَجْرَى الْبِكْرِ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ ثیبہ جب کسی کی ملک میں آئے اور وہ اس سے صحبت نہ کرے تو اس کا معاملہ کنواری جیسا ہے کہ ایک طلاق سے بائن اور تین طلاق سے حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔

١٦- بَابُ طَلَاقِ الْمَرِيضِ

بیمار کا طلاق دینا

[٦٦٠] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ وَكَانَ أَعْلَمَهُمْ بِذٰلِكَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْبَتَّةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا.

طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے جنہیں اس بات کا بخوبی علم تھا اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیں جبکہ وہ بیمار تھے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدت گزرنے کے بعد ان کی بیوی کو میراث دلائی۔

Presented by www.ziaraat.com

[٦٦١] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ [illegible]

اعرج کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible]

[٦٦٢] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ رَبِیْعَةَ بْنَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ بَلَغَنِیْ اَنَّ امْرَاَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَاَلَتْهُ اَنْ یُّطَلِّقَهَا ' فَقَالَ اِذَا حِضْتِ ثُمَّ طَهُرْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ. فَلَمْ تَحِضْ حَتّٰی مَرِضَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ' فَلَمَّا طَهُرَتْ اٰذَنَتْهُ ' فَطَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ ' اَوْ تَطْلِیْقَةً لَمْ یَکُنْ بَقِیَ لَهٗ عَلَیْهَا مِنَ الطَّلَاقِ غَیْرُهَا ' وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ یَوْمَئِذٍ مَرِیْضٌ ' فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مِنْهُ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا.

امام مالک نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی نے ان سے طلاق مانگی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تمہیں حیض آئے پھر پاک ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ انہیں حیض نہ آیا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بیمار ہو گئے۔ جب یہ پاک ہوئیں تو انہیں بتانا۔ انہوں نے طلاق بتہ یا آخری طلاق دے دی جس کے بعد کوئی طلاق باقی نہ رہی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ان دنوں بیمار تھے۔ حضرت عثمان نے عدت پوری ہونے کے بعد انہیں ترکہ دلایا۔

[٦٦٣] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ قَالَ کَانَتْ عِنْدَ جَدِّیْ حَبَّانَ امْرَاَتَانِ هَاشِمِیَّةٌ ' وَاَنْصَارِیَّةٌ ' فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِیَّةَ وَهِیَ تُرْضِعُ ' فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ هَلَکَ عَنْهَا ' وَلَمْ تَحِضْ ' فَقَالَتْ اَنَا اَرِثُهٗ لَمْ اَحِضْ. فَاخْتَصَمَتَا اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ' فَقَضٰی لَهَا بِالْمِیْرَاثِ ' فَلَامَتِ الْهَاشِمِیَّةُ عُثْمَانَ ' فَقَالَ هٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّکَ ' هُوَ اَشَارَ عَلَیْنَا بِهٰذَا ' یَعْنِیْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ.

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان نے فرمایا کہ میرے جد امجد حضرت حبان کی دو بیویاں تھیں۔ ایک ہاشمیہ اور دوسری انصاریہ۔ انہوں نے انصاریہ کو طلاق دے دی جو دودھ پلاتی تھیں۔ اسی طرح سال گزر گیا۔ پھر وہ وفات پا گئے اور انہیں حیض نہ آیا۔ انہوں نے کہا کہ میں میراث لوں گی کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا۔ دونوں کا جھگڑا حضرت عثمان کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ پس اس کے لئے میراث کا فیصلہ ہوا۔ ہاشمیہ نے حضرت عثمان کو ملامت کی تو فرمایا کہ یہ تمہارے چچازاد بھائی کا عمل ہے۔ انہوں نے ہمیں ایسا ہی بتایا' یعنی حضرت علی نے۔

[٦٦٤] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ یَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِیْضٌ ' فَاِنَّهَا تَرِثُهٗ. قَالَ مَالِکٌ وَاِنْ طَلَّقَهَا وَهُوَ مَرِیْضٌ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ' وَلَهَا الْمِیْرَاثُ. وَلَا عِدَّةَ عَلَیْهَا ' وَاِنْ دَخَلَ بِهَا ' ثُمَّ طَلَّقَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ کُلُّهٗ ' وَالْمِیْرَاثُ ' اَلْبِکْرُ وَالثَّیِّبُ فِیْ هٰذَا عِنْدَنَا سَوَاءٌ.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے تو وہ میراث پائے گی۔ امام مالک نے فرمایا کہ اگر وہ بیماری میں صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دے تو عورت کو نصف مہر ملے گا اور وہ میراث پائے گی اور اس پر عدت نہیں ہے۔ اگر صحبت کرنے کے بعد اسے طلاق دی ہے تو اسے پورا مہر اور میراث ملے گی۔ کنواری اور شوہر دیدہ اس جگہ ہمارے نزدیک برابر ہیں۔

١٧- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

بوقت طلاق عورت کی مالی مدد

[٦٦٥] اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ فَمَتَّعَ بِوَلِیْدَةٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے جب اپنی بیوی کو طلاق دی تو ایک لونڈی دے کر اسے فائدہ

Presented by www.ziaraat.com

پہنچایا۔

وقد فرض لها صداقا ولم تمسها فحسبها نصف ما فرض لها.

مہر مقرر ہو چکا اور اس کو ہاتھ نہیں لگایا تو اسے نصف مہر ملے گا۔

[٦٦٦] اَنَّہٗ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ لِکُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ ہر مطلقہ کو مالی فائدہ پہنچایا جائے۔

قَالَ مَالِکٌ وَبَلَغَنِیْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلُ ذٰلِکَ.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے قاسم بن محمد سے بھی یہی بات پہنچی ہے۔

قَالَ مَالِکٌ لَیْسَ لِلْمُتْعَةِ عِنْدَنَا حَدٌّ مَعْرُوْفٌ فِیْ قَلِیْلِهَا وَلَا کَثِیْرِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ مالی فائدہ پہنچانے کی ہمارے نزدیک کوئی حد نہیں اور نہ کم وبیش کا کوئی قانون مقرر ہے۔ف

ف: مطلقہ کو مالی فائدہ پہنچانا مرد کی استطاعت اور مرضی پر موقوف ہے۔اس سلسلے میں قرآن کریم کے اندر یہ واضح تصریح ہے:

لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةً وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ. (البقرہ:۲۳۶)

تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورت کو طلاق دو جب تک تم نے عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر نہ کر لیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو۔مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق حسب دستور یہ بھلائی والوں پر واجب ہے۔

قرآن مجید میں مسلمانوں کو اس سلسلے میں یہ ہدایت بھی فرمائی گئی ہے:

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِکُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِکُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَةِ یَعِظُکُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. (البقرہ:۲۳۱)

جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو یا نیک نامی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر پہنچانے کے لیے نہ روکا جائے کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کو مذاق نہ بناؤ اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں سمجھانے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

قرآن کریم نے ایلاء کے بارے میں یہ ہدایت فرمائی ہے:

لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ. (البقرہ:۲۲۶-۲۲۷)

وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا پکا ارادہ کر لیا ہے تو اللہ سنتا جانتا ہے۔

مطلقہ عورتوں کو پروردگار عالم نے یہ ہدایت بھی فرمائی ہے:

Presented by www.ziaraat.com

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَلَا يَحِلُّ

اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو روکے رکھیں تین

ارادوا اِصلاحا ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف وللرجال علیهن درجة والله عزیز حکیم. اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ. (البقرہ:۲۲۸تا۲۳۰)

اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں اور عورتوں کا حق بھی ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے' یہ طلاق دو بار تک ہے' پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے' پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو حوالہ دے کر عورت چھٹی دے یہ اللہ کی حدیں ہیں' ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی ظالم لوگ ہیں۔ پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے' پھر وہ دوسرا اگر طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں بنائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے۔ ف

ف: مسلمان مردوں اور عورتوں کو طلاق کے موقع پر یہ قرآنی ضابطے ضرور مدِنظر رکھنے چاہئیں۔

۱۸- بَابُ مَا جَآءَ فِيْ طَلَاقِ الْعَبْدِ

غلام کی طلاق کے متعلق روایات

[٦٦٧] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنْ نُفَيْعًا، مُكَاتَبًا كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَوْ عَبْدًا لَهَا كَانَتْ تَحْتَهٗ امْرَاَةٌ حُرَّةٌ فَطَلَّقَهَا اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا، فَاَمَرَهٗ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَّاْتِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَيَسْاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَلَقِيَهٗ عِنْدَ الدَّرَجِ اٰخِذًا بِيَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَسَاَلَهُمَا فَابْتَدَرَاهُ جَمِيْعًا، فَقَالَا حَرُمَتْ عَلَيْكَ، حَرُمَتْ عَلَيْكَ.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفیع حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکاتب یا غلام تھا۔ اس کے نکاح میں آزاد عورت تھی۔ اس نے دو طلاقیں دے دیں اور پھر رجعت کرنی چاہی۔ امہات المومنین نے اسے حکم دیا کہ حضرت عثمان کے پاس جا کر ان سے یہ بات پوچھو۔ وہ درج کے نزدیک حضرت زید بن ثابت کا ہاتھ پکڑے ہوئے ملے۔ پس ان سے مسئلہ پوچھا تو دونوں حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا: تم پر حرام ہو گئی' تم پر حرام ہو گئی۔

[٦٦٨] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ نفیع حضرت ام سلمہ رضی

Presented by www.ziaraat.com

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّ نُفَيْعًا. مُكَاتِبًا كَانَ لِاُمِّ [illegible] فَاخْتَارَتْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ' فَقَالَ حَرُمْتِ عَلَيْكِ.

اللہ تعالیٰ عنہا کا مکاتب تھا۔ اس نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں [illegible] تو اس پر حرام ہو گئی۔

[۱۱۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ اَنَّ نُفَيْعًا. مُكَاتَبًا كَانَ لِاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. اِسْتَفْتٰى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ' فَقَالَ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَةً حُرَّةً تَطْلِيْقَتَيْنِ. فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَرُمْتِ عَلَيْكِ.

محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت ہے کہ [illegible] حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکاتب تھا۔ اس نے حضرت زید بن ثابت سے فتویٰ پوچھتے ہوئے کہا کہ میں نے آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دی ہیں۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ وہ تم پر حرام ہو گئی ہے۔

[۶۷۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَتَيْنِ ' فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ' حُرَّةً كَانَتْ اَوْ اَمَةً. وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ ' وَعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جب غلام نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں تو وہ اس پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ عورت خواہ آزاد ہو یا لونڈی اور آزاد کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

[۶۷۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَذِنَ لِعَبْدِهٖ اَنْ يَنْكِحَ ' فَالطَّلَاقُ بِيَدِ الْعَبْدِ لَيْسَ بِيَدِ غَيْرِهٖ مِنْ طَلَاقِهٖ شَيْءٌ ' فَاَمَّا اَنْ يَاْخُذَ الرَّجُلُ اَمَةَ غُلَامِهٖ ' اَوْ اَمَةَ وَلِيْدَتِهٖ ' فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جس نے اپنے غلام کو نکاح کرنے کی اجازت دی تو طلاق کا اختیار غلام کے ہاتھ میں ہو گا کسی دوسرے کو طلاق کا ذرا بھی اختیار نہیں ہو گا۔ جو اپنے لیے غلام یا لونڈی کی لونڈی حاصل کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۹- بَابُ نَفَقَةِ الْاَمَةِ اِذَا طُلِّقَتْ وَهِيَ حَامِلٌ

حاملہ لونڈی کو طلاق دی تو نفقہ دیا جائے

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ عَلٰى حُرٍّ ' وَلَا عَلٰى عَبْدٍ طَلَّقَا مَمْلُوْكَةً ' وَلَا عَبْدٍ طَلَّقَ حُرَّةً طَلَاقًا بَائِنًا نَفَقَةٌ ' وَاِنْ كَانَتْ حَامِلًا اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد مرد یا غلام اپنی مملوکہ کو طلاق دے یا غلام اپنی آزاد بیوی کو طلاق بائن دے تو ان میں سے کسی پر بھی نفقہ لازم نہیں خواہ عورت حاملہ ہو بایں صورت کہ رجعت کا حق نہ رہا ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَيْسَ عَلٰى حُرٍّ اَنْ يَسْتَرْضِعَ لِابْنِهٖ وَهُوَ عَبْدُ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ' وَلَا عَلٰى عَبْدٍ اَنْ يُنْفِقَ مِنْ مَالِهٖ عَلٰى مَا يَمْلِكُ سَيِّدُهٗ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد مرد پر اپنے بیٹے کا دودھ پلانا نہیں (جبکہ وہ دوسرے کی لونڈی سے ہو) کیونکہ وہ دوسرے لوگوں کا غلام ہے اور نہ غلام پر اس مال سے خرچ کرنا ہے جو اس کے آقا کی ملک ہو مگر اپنے آقا کی اجازت سے۔

۲۰- بَابُ عِدَّةِ الَّتِيْ تَفْقُدُ زَوْجَهَا

اس عورت کی عدت جس کا خاوند گم ہو جائے

[۶۷۲] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ

Presented by www.ziaraat.com

يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ [illegible] وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس عورت کا خاوند لاپتہ ہو جائے اور یہ معلوم [illegible]

قَالَ مَالِكٌ وَاِنْ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا زَوْجُهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا سَبِيلَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ اِلَيْهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جب عدت گزرنے کے بعد عورت نے شادی کر لی تو خاوند نے اس سے صحبت کی یا نہ کی لیکن پہلے خاوند کا اس پر کوئی حق نہیں رہا۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا ' وَاِنْ اَدْرَكَهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ تَتَزَوَّجَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور اگر قبل نکاح کرنے کے پہلا خاوند آ جائے تو عورت کا وہ زیادہ حق دار ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاَدْرَكْتُ النَّاسَ يُنْكِرُوْنَ الَّذِيْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ يُخَيَّرُ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ اِذَا جَاءَ فِيْ صَدَاقِهَا اَوْ فِيْ امْرَاَتِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو اس آدمی کا انکار کرتے ہوئے پایا ہے جس نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ پہلا خاوند جب بھی آئے اسے مہر یا اپنی بیوی کو لینے کا اختیار ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الْمَرْاَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا ثُمَّ يُرَاجِعُهَا فَلَا يَبْلُغُهَا رَجْعَتُهٗ وَقَدْ بَلَغَهَا طَلَاقُهٗ اِيَّاهَا فَتَزَوَّجَتْ اِنَّهٗ اِذَا دَخَلَ بِهَا زَوْجُهَا الْاٰخِرُ ' اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا سَبِيلَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ الَّذِيْ كَانَ طَلَّقَهَا اِلَيْهَا. قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ هٰذَا وَفِي الْمَفْقُوْدِ.

امام مالک نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جس کو اس کے خاوند نے طلاق دی اور پھر کہیں چلا گیا۔ پھر اس نے رجوع کر لیا لیکن رجعت کی خبر عورت کو نہیں پہنچی۔ جب اس کی طلاق پوری ہو جائے تو نکاح کرے۔ اب دوسرے خاوند نے خواہ اس کے ساتھ صحبت کی ہے یا نہیں کی لیکن پہلے خاوند کا اس پر کوئی حق نہیں رہا جس نے اسے طلاق دی تھی۔ امام مالک نے فرمایا کہ گم شدہ آدمی کے متعلق یہ میں نے بہت اچھی بات سنی۔

۲۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَقْرَاءِ وَعِدَّةِ الطَّلَاقِ وَطَلَاقِ الْحَائِضِ

قروء' طلاق' عدت اور حائضہ کی طلاق کا بیان

۵۲۹- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' فَسَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ' ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ' ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ ' وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَمَسَّ '

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دی جبکہ وہ حائضہ تھیں۔ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سے کہو کہ رجوع کر لیں' پھر اپنے پاس رکھیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے' پھر چاہے اپنے پاس روک لیں اور چاہے ہاتھ لگانے

Presented by www.ziaraat.com

فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

سے پہلے اسے طلاق دے دیں' عورتوں کی طلاق کے بارے میں [illegible] حکم فرمایا۔

[٦٧٣] أثر وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ.

[illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کو حیض سے [illegible] یا جبکہ انہیں تیسرے حیض کا خون شروع ہوا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ. وَقَدْ جَادَلَهَا فِي ذٰلِكَ نَاسٌ، فَقَالُوا إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ﴿ثَلٰثَةَ قُرُوٓءٍ﴾ (البقرہ:۲۲۸) فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقْتُمْ، تَدْرُونَ مَا الْأَقْرَاءُ؟ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ جب عمرہ بنت عبدالرحمن سے اس بات کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ عروہ نے سچ کہا ہے اور لوگوں نے حضرت عائشہ سے اس بارے میں بحث کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی کتاب میں ''ثلاثة قروء'' فرماتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو لیکن جانتے ہو کہ ''الاقراء'' کیا ہے۔ ''الاقراء'' سے مراد ''الاطہار'' یعنی پاکی ہے۔

[٦٧٤] أثر وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ هٰذَا يُرِيدُ قَوْلَ عَائِشَةَ.

ابن شہاب نے ابوبکر بن عبدالرحمن کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے فقہاء میں سے کسی ایک کو نہیں پایا مگر وہی کہتے ہوئے جو حضرت عائشہ نے فرمایا ہے۔

[٦٧٥] أثر وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ، وَبَرِئَ مِنْهَا، وَلَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا.

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ احوص کا شام میں انتقال ہو گیا جبکہ ان کی بیوی کو تیسرے حیض کا خون شروع ہوا اور انہوں نے اسے طلاق دی ہوئی تھی۔ پس معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت زید بن ثابت کو اس کا حکم بتانے کے لئے لکھا۔ حضرت زید نے ان کے لئے لکھا کہ جب اسے تیسرے حیض کا خون شروع ہو تو عورت کا مرد سے اور مرد کا عورت سے کوئی تعلق نہ رہا اور وہ ایک دوسرے کی میراث نہیں پائیں گے۔

[٦٧٦] أثر وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا دَخَلَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْ زَوْجِهَا، وَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا، وَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد' سالم بن عبداللہ' ابوبکر بن عبدالرحمن' سلیمان بن یسار' ابن شہاب یہ تمام حضرات کہا کرتے کہ جب مطلقہ کو تیسرے حیض کا خون آنے لگا تو وہ اپنے خاوند سے بائن ہو جائے گی اور وہ دونوں ایک دوسرے کی میراث نہیں پائیں گے اور مرد کو اس عورت سے رجوع کرنے کا حق نہیں رہا۔

[٦٧٧] أثر وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ

Presented by www.ziaraat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ

[illegible]

قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

[٦٧٨] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ الْقَصِيْلِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَا يَقُوْلَانِ اِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْاَةُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ' فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَحَلَّتْ.

[٦٧٩] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' وَابْنِ شِهَابٍ ' وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ عِدَّةَ الْمُخْتَلِعَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ.

[٦٨٠] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ الْاَقْرَاءُ ' وَاِنْ تَبَاعَدَتْ.

[٦٨١] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ ' اَنَّ امْرَاَتَهٗ سَاَلَتْهُ الطَّلَاقَ ' فَقَالَ لَهَا اِذَا حِضْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ. فَلَمَّا حَاضَتْ اٰذَنَتْهُ ' فَقَالَ اِذَا طَهُرْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ. فَلَمَّا طَهُرَتْ اٰذَنَتْهُ فَطَلَّقَهَا.

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ.

٢٢- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِدَّةِ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اِذَا طُلِّقَتْ فِيْهِ

٥٣٠- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ' وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَتَّةَ ' فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَكَمِ ' فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ' وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ ' فَقَالَتْ اِتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدِ الْمَرْاَةَ اِلٰى بَيْتِهَا. فَقَالَ مَرْوَانُ فِيْ

[illegible] کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اسے تیسرے حیض کا خون

[illegible]

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ فرمایا کرتے کہ جب عورت کو طلاق دے دی جائے اور اسے تیسرے حیض کا خون آنے لگے تو وہ خاوند سے بائن ہو گئی اور دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیّب' ابن شہاب اور سلیمان بن یسار کہا کرتے کہ خلع کی عدت تین قروء ہے۔

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ مطلقہ کی عدت قروء کے حساب سے ہے اگرچہ دن زیادہ لگیں۔

یحییٰ بن سعید نے ایک انصاری سے روایت کی ہے کہ ان کی بیوی نے طلاق کا مطالبہ کیا تو انہوں نے فرمایا: جب تمہیں حیض آئے تو مجھے بتانا۔ جب اسے حیض آیا تو انہیں بتا دیا۔ فرمایا کہ جب پاک ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب وہ پاک ہوئی تو انہیں بتا دیا۔ پس انہوں نے طلاق دے دی۔

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے جو اس بارے میں سنا یہ بہت اچھا ہے۔

جس گھر میں طلاق دی عدت وہیں پوری کرے

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق بتہ دی۔ پس ام المؤمنین حضرت عائشہ نے مروان بن حکم حاکم مدینہ کے لئے پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور عورت کو اس کے مکان میں بھیجو۔ سلیمان کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: عبد الرحمٰن مجھ پر غالب آ گئے ہیں۔ قاسم کی حدیث میں ہے کہ مروان نے کہا: کیا فاطمہ بنت قیس کا واقعہ آپ تک نہیں پہنچا؟ حضرت

Presented by www.ziaraat.com

حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِيْ وَقَالَ مَرْوَانُ [illegible] فَاطِمَةَ [illegible] فَقَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ بِكَ الشَّرُّ فَحَسْبُكَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ [illegible]

عائشہ نے فرمایا کہ فاطمہ کی بات کو اگر نظر انداز کر دو تو تمہارا کوئی [illegible]

[۶۸۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ بِنْتَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَطَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ، فَانْتَقَلَتْ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ.

نافع سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی بیٹی عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان کے نکاح میں تھی۔ پس انہوں نے اسے طلاق بتہ دے دی اور اس نے جگہ تبدیل کر لی۔ اس بات کو حضرت عبداللہ بن عمر نے ناپسند فرمایا۔

[۶۸۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ اِمْرَاَةً لَهٗ فِيْ مَسْكَنٍ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ طَرِيْقُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيْقَ الْاُخْرٰى مِنْ اَدْبَارِ الْبُيُوْتِ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَسْتَاْذِنَ عَلَيْهَا حَتّٰى رَاجَعَهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی بیوی کو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دولت کدے پر طلاق دی اور اس کے اندر سے مسجد کو راستہ جاتا تھا۔ یہ گھروں کے پیچھے کی جانب دوسرے راستے سے جانے لگے اور رجوع کئے بغیر اجازت مانگنا ناپسند فرمایا۔

[۶۸۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فِيْ بَيْتٍ بِكِرَاءٍ، عَلٰى مَنِ الْكِرَاءُ؟ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَلٰى زَوْجِهَا، قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ زَوْجِهَا؟ قَالَ فَعَلَيْهَا، قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا؟ قَالَ فَعَلَى الْاَمِيْرِ.

سعید بن مسیب سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی ہو اور وہ کرائے کے مکان میں ہو کہ کرایہ کس پر ہے؟ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ اس کے خاوند پر۔ کہا کہ اگر اس کے خاوند کے پاس نہ ہو تو؟ فرمایا کہ پھر عورت پر۔ کہا کہ اگر عورت کے پاس بھی نہ ہو تو؟ فرمایا کہ حاکم پر۔

۲۳- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَفَقَةِ الْمُطَلَّقَةِ

نفقہ مطلقہ کے متعلق روایات

۵۳۱- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ ابْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهٗ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَائَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ، ثُمَّ قَالَ تِلْكَ اِمْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِيْ، اِعْتَدِّيْ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو ابوعمرو بن حفص نے طلاق بتہ دی اور وہ شام گئے ہوئے تھے انہوں نے اپنے وکیل کے ہاتھ ان کے لئے جو بھیجے۔ پس یہ اس سے ناراض ہوئیں۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم! آپ کا ہم پر کچھ نہیں۔ پس یہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا خرچ ان کے ذمے نہیں ہے اور انہیں حکم دیا کہ ام شریک کے گھر میں عدت پوری کر لو۔ پھر فرمایا کہ اس گھر میں میرے اصحاب آتے ہیں لہٰذا تم عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا

Presented by www.ziaraat.com

مَكْتُوْمٍ ' فَإِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ ' فَإِذَا [illegible] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ ' وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ ' اِنْكِحِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ. قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ. ثُمَّ قَالَ انْكِحِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ ' فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ خَيْرًا ' وَ اغْتَبَطْتُ بِهِ. صحیح مسلم (۳۶۸۱ تا ۳۶۸۷)

ہیں تو ان کے پاس تم اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہو۔ جب عدت [illegible] تم بن ہشام نے مجھے پیغام بھیجے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی کو کبھی ہٹاتے ہی نہیں اور معاویہ کا ہاتھ تنگ ہے۔ ان کے پاس مال نہیں ہے تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے انہیں ناپسند کیا۔ پھر فرمایا کہ تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔ پس میں نے ان سے نکاح کرلیا' اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی کہ میری قسمت پر رشک کیا جانے لگا۔

[۶۸۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ الْمَبْتُوْتَةُ لَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا حَتّٰى تَحِلَّ ' وَلَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا ' فَيُنْفَقُ عَلَيْهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا.

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلاق بتہ والی عدت پوری ہونے تک اپنے گھر سے نہ نکلے اور اسے خرچ نہیں ملے گا مگر اس صورت میں کہ وہ حاملہ ہو' پھر بچہ جننے تک اسے خرچ دیا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۲۴- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِدَّةِ الْاَمَةِ مِنْ طَلَاقِ زَوْجِهَا

مطلقہ لونڈی کی عدت کا بیان

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْ طَلَاقِ الْعَبْدِ الْاَمَةَ اِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ اَمَةٌ ' ثُمَّ عَتَقَتْ بَعْدُ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْاَمَةِ لَا يُغَيِّرُ عِدَّتَهَا عِتْقُهَا كَانَتْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ ' اَوْ لَمْ تَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ لَا تَنْتَقِلُ عِدَّتُهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ لونڈی کو غلام کے طلاق دینے کا ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جب طلاق دی تو وہ لونڈی تھی' پھر بعد میں آزاد ہوگئی تو اس کی عدت لونڈی جیسی ہے اور آزاد ہونے سے عدت تبدیل نہیں ہوگی خواہ اس سے رجوع کرنے کا حق باقی رہے لیکن عدت تبدیل نہیں ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِثْلُ ذٰلِكَ الْحَدُّ يَقَعُ عَلَى الْعَبْدِ ' ثُمَّ يُعْتَقُ بَعْدَ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ' فَاِنَّمَا حَدُّهُ حَدُّ عَبْدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح حد میں ہے۔ غلام پر واقع ہوئی' پھر بعد میں آزاد ہوگیا تو اس پر وہی حد واقع ہوگی جو غلام کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْحُرُّ يُطَلِّقُ الْاَمَةَ ثَلَاثًا وَتَعْتَدُّ بِحَيْضَتَيْنِ ' وَالْعَبْدُ يُطَلِّقُ الْحُرَّةَ تَطْلِيْقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد آدمی لونڈی کو تین طلاق دے گا اور وہ دو حیض عدت گزارے گی اور غلام آزاد عورت کو دو طلاق دے گا جبکہ اس کی عدت تین قروء ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ تَحْتَهُ الْاَمَةُ ' ثُمَّ يَبْتَاعُهَا فَيُعْتِقُهَا اِنَّهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْاَمَةِ حَيْضَتَيْنِ مَا لَمْ

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کے نکاح میں لونڈی ہو۔ پھر اسے خرید کر آزاد کردے تو وہ لونڈی والی دو حیض کی

Presented by www.ziaraat.com

بُضْعَهَا ، فَإِنْ أَصَابَهَا بَعْدَ مِلْكِهِ إِيَّاهَا قَبْلَ عِتَاقِهَا لَمْ يَكُنْ

عدت گزارے گی جبکہ اس سے صحبت نہ کی ہو۔ اگر ملکیت کے بعد

۲۵- بَابُ جَامِعِ عِدَّةِ الطَّلَاقِ

عدت کے متعلق دیگر روایات

[۶۸۶] **اثر**- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ ، فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ ، ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا ، فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ ، فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَإِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْأَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس عورت کو طلاق دی گئی ہو۔ پھر اسے ایک حیض آئے یا دو اور پھر حیض بند ہو جائے تو وہ نو مہینے انتظار کرے۔ اگر حمل ظاہر ہو جائے تو فبہا ورنہ نو مہینوں کے بعد تین مہینے عدت گزار کر حلال ہو جائے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الطَّلَاقُ لِلرِّجَالِ ، وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ طلاق مردوں کے لئے اور عدت عورتوں کے واسطے ہے۔

[۶۸۷] **اثر**- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ قَالَ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي تُرْفَعُ حَيْضَتُهَا حِينَ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا أَنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ ، فَإِنْ لَمْ تَحِضْ فِيهِنَّ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ، فَإِنْ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَسْتَكْمِلَ الْأَشْهُرَ الثَّلَاثَةَ اسْتَقْبَلَتِ الْحَيْضَ ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهَا تِسْعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ، فَإِنْ حَاضَتِ الثَّانِيَةَ قَبْلَ أَنْ تَسْتَكْمِلَ الْأَشْهُرَ الثَّلَاثَةَ اسْتَقْبَلَتِ الْحَيْضَ ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهَا تِسْعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ، فَإِنْ حَاضَتِ الثَّالِثَةَ كَانَتْ قَدِ اسْتَكْمَلَتْ عِدَّةَ الْحَيْضِ ، فَإِنْ لَمْ تَحِضْ اسْتَقْبَلَتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ، ثُمَّ حَلَّتْ ، وَلِزَوْجِهَا عَلَيْهَا فِي ذٰلِكَ الرَّجْعَةُ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ بَتَّ طَلَاقَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس عورت کا حیض بند ہو جائے جبکہ اس کا خاوند اسے طلاق دے تو وہ نو مہینے انتظار کرے۔ اگر ان میں اسے حیض نہ آئے تو تین مہینے عدت گزارے۔ اگر تین مہینے پورے ہونے سے پہلے اسے حیض آ جائے تو حیض سے عدت شروع کرے، پھر اگر حیض آنے سے پہلے نو مہینے گزر جائیں تو تین مہینے عدت گزارے، پھر اگر تین مہینے پورے ہونے سے پہلے حیض آ جائے تو حیض سے عدت شروع کرے۔ پھر اگر حیض آنے سے پہلے نو مہینے گزر جائیں تو تین مہینے عدت پوری کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ حیض آ جائے تو حیض کی عدت پوری ہو چکی۔ اگر اب حیض نہ آئے تو تین مہینے پورے کر کے حلال ہو جائے اور اس کے خاوند کو حلال ہونے سے پہلے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے ماسوائے اس کے کہ طلاق بتہ دی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ السُّنَّةُ عِنْدَنَا أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت ہے کہ آدمی

Presented by www.ziaraat.com

امْرَاتَهٗ ' وَلَهٗ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَاعْتَدَّتْ بَعْضَ عِدَّتِهَا ' ثُمَّ

مستقبلة ' وقد ظلم زوجها نفسه ' واخطا ان كان

اراجعها ' ولا حاجة له بها.

جب اپنی بیوی کو طلاق دے اور اسے رجوع کرنے کا حق حاصل

ہیں کرے گی اور وہ آئندہ اس روز سے عدت پوری کرے گی

جس روز طلاق دی ہے اور خاوند نے بیوی کی جان پر ظلم کیا اور خطا

کھائی جب کہ وہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور رجوع کر رہا

ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ ' ثُمَّ اَسْلَمَ ' فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا دَامَتْ فِيْ عِدَّتِهَا ' فَاِنِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ' فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ عَلَيْهَا ' وَاِنْ تَزَوَّجَهَا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا لَمْ يُعَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا ' وَاِنَّمَا فَسَخَهَا مِنْهُ الْاِسْلَامُ بِغَيْرِ طَلَاقٍ.

امام مالک نے فرمایا: عورت جب مسلمان ہو جائے اور خاوند کافر ہو۔ پھر وہ مسلمان ہو جائے تو عدت کے دوران وہ عورت کا زیادہ حق دار ہے۔ اگر عدت پوری ہوگئی تو اس کا کوئی حق نہ رہا۔ اگر اس نے عدت پوری ہونے کے بعد شادی کر لی تو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی بلکہ بغیر طلاق کے اسلام نے اس کا نکاح فسخ کیا ہے۔

۲۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَكَمَيْنِ

تحکیم کا بیان

[۶۸۸] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ فِي الْحَكَمَيْنِ اللَّذَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلٰحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا﴾ (النساء:۳۵) اِنَّ اِلَيْهِمَا الْفُرْقَةَ بَيْنَهُمَا وَالْاِجْتِمَاعَ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو پنچوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے۔ یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے'' ان دونوں کو توڑنا اور جوڑنا ان کے اختیار میں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْحَكَمَيْنِ يَجُوْزُ قَوْلُهُمَا بَيْنَ الرَّجُلِ ' وَاِمْرَاَتِهٖ فِي الْفُرْقَةِ وَالْاِجْتِمَاعِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اہل علم سے یہ میں نے اچھی بات سنی کہ دو پنچوں کا قول میاں بیوی کو جدا کرنے اور ملانے میں قابل قبول ہے۔

۲۷- بَابُ فِيْ يَمِيْنِ الرَّجُلِ بِطَلَاقِ مَا لَمْ يَنْكِحْ

جس عورت سے نکاح نہ کیا اسے طلاق دینے کی قسم کھانا

[۶۸۹] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ' وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ ' وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ' وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ' وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ' وَابْنَ شِهَابٍ ' وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِطَلَاقِ الْمَرْاَةِ قَبْلَ اَنْ يَنْكِحَهَا ' ثُمَّ اَثِمَ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر' حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن مسعود' سالم بن عبداللہ' قاسم بن محمد' ابن شہاب اور سلیمان بن یسار فرمایا کرتے کہ جب آدمی نکاح سے پہلے عورت کو طلاق دینے کی قسم کھالے' پھر توڑے تو نکاح کرنے پر یہ لازم ہو جائے گی۔

Presented by www.ziaraat.com

اِنَّ ذٰلِکَ لَازِمٌ لَهٗ اِذَا نَکَحَهَا.

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ کَانَ یَقُوْلُ فِیْمَنْ قَالَ کُلُّ امْرَاَةٍ اَنْکِحُهَا فَهِیَ طَالِقٌ اِنَّهٗ اِذَا لَمْ یُسَمِّ قَبِیْلَةً اَوْ امْرَاَةً بِعَیْنِهَا فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ.

قَالَ مَالِکٌ وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

قَالَ مَالِکٌ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ الطَّلَاقُ، وَکُلُّ امْرَاَةٍ اَنْکِحُهَا فَهِیَ طَالِقٌ، وَمَالُهٗ صَدَقَةٌ اِنْ لَمْ یَفْعَلْ کَذَا وَکَذَا فَحَنِثَ، قَالَ اَمَّا نِسَاؤُهٗ فَطَلَاقٌ کَمَا قَالَ. وَاَمَّا قَوْلُهٗ کُلُّ امْرَاَةٍ اَنْکِحُهَا فَهِیَ طَالِقٌ، فَاِنَّهٗ اِذَا لَمْ یُسَمِّ امْرَاَةً بِعَیْنِهَا، اَوْ قَبِیْلَةً، اَوْ اَرْضًا، اَوْ نَحْوَ هٰذَا فَلَیْسَ یَلْزَمُهٗ ذٰلِکَ، وَلْیَتَزَوَّجْ مَا شَاءَ. وَاَمَّا مَالُهٗ فَلْیَتَصَدَّقْ بِثُلُثِهٖ.

۲۸- بَابُ اَجَلِ الَّذِیْ لَا یَمَسُّ امْرَاَتَهٗ

اس شخص کی مدت جو اپنی عورت سے جماع نہ کر سکے

[۶۹۱] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَّمَسَّهَا، فَاِنَّهٗ یُضْرَبُ لَهٗ اَجَلُ سَنَةٍ، فَاِنْ مَسَّهَا وَاِلَّا فُرِّقَ بَیْنَهُمَا.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے کہ جو کسی عورت سے نکاح کرے اور پھر اس کے ساتھ صحبت نہ کر سکے تو اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ اگر وہ اس کے ساتھ صحبت کر سکا تو فبہا ورنہ ان دونوں کے درمیان تفریق کروا دی جائے گی۔

[۶۹۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ مَتٰی یُضْرَبُ لَهُ الْاَجَلُ اَمِنْ یَوْمِ یَبْنِیْ بِهَا، اَمْ مِنْ یَوْمِ تُرَافِعُهٗ اِلَی السُّلْطَانِ؟ فَقَالَ بَلْ مِنْ یَوْمِ تُرَافِعُهٗ اِلَی السُّلْطَانِ.

امام مالک نے ابن شہاب سے پوچھا کہ اسے کس روز سے مہلت دی جائے گی؟ کیا خلوت کے روز سے یا جس روز سلطان کے سامنے پیش کیا گیا؟ فرمایا: بلکہ اس روز سے جب سلطان کے سامنے پیش کیا گیا۔

قَالَ مَالِکٌ فَاَمَّا الَّذِیْ قَدْ مَسَّ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ اعْتَرَضَ عَنْهَا، فَاِنِّیْ لَمْ اَسْمَعْ اَنَّهٗ یُضْرَبُ لَهٗ اَجَلٌ، وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی، پھر کسی وجہ سے عاجز ہو گیا تو اس کے مہلت دینے کی بات نہیں سنی جائے گی اور نہ ان دونوں کے درمیان تفریق کروائی جائے گی۔

۲۹- بَابٌ جَامِعُ الطَّلَاقِ

طلاق کے متعلق دیگر روایات

Presented by www.ziaraat.com

۵۳۲- **وَحَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ [illegible] أَمْسَكَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا، وَفَارَقَ سَائِرَهُنَّ.

سنن ترمذی (۱۱۲۸) سنن ابن ماجہ (۱۹۵۳)

ابن شہاب نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ [illegible] ان میں سے رکھ لو اور باقی سب کو چھوڑ دو۔

[۶۹۳] **اثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، كُلَّهُمْ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَحِلَّ، وَتَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَيَمُوتُ عَنْهَا، أَوْ يُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَنْكِحُهَا زَوْجُهَا الْأَوَّلُ، فَإِنَّهَا تَكُونُ عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا.

ابن شہاب نے فرمایا کہ میں نے سعید بن مسیب، حمید بن عبد الرحمن بن عوف، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود اور سلیمان بن یسار سب کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس عورت کو اس کے خاوند نے ایک یا دو طلاقیں دے دیں، پھر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ حلال ہو گئی اور دوسرے خاوند سے نکاح کر لیا، پھر یہ خاوند مر جائے یا طلاق دے چھوڑے۔ پھر عورت پہلے خاوند سے نکاح کر لے تو اسے باقی ایک طلاق کا حق حاصل ہو گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَعَلَى ذٰلِكَ السُّنَّةُ عِنْدَنَا الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی طریقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔

[۶۹۴] **اثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْأَحْنَفِ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَدَعَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجِئْتُهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا سِيَاطٌ مَوْضُوعَةٌ، وَإِذَا قَيْدَانِ مِنْ حَدِيدٍ وَعَبْدَانِ لَهُ قَدْ أَجْلَسَهُمَا، فَقَالَ طَلِّقْهَا وَإِلَّا وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ فَعَلْتُ بِكَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ فَقُلْتُ هِيَ الطَّلَاقُ أَلْفًا. قَالَ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ، فَأَدْرَكْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِي، فَتَغَيَّظَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِطَلَاقٍ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ، فَارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ. قَالَ فَلَمْ تَقُرَّ نَفْسِي حَتَّى أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ أَمِيرٌ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِي، وَبِالَّذِي قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے ثابت بن احنف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عبد الرحمن بن زید بن خطاب کی ام ولد سے شادی کی۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے بلایا۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا۔ دیکھا تو کوڑے رکھے ہوئے ہیں۔ لوہے کی دو بیڑیاں رکھی ہیں اور اپنے دو غلاموں کو بٹھایا ہوا ہے، پس کہا کہ اسے طلاق دے دو ورنہ قسم اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے، میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔ میں نے کہا: اسے ہزار طلاق۔ ان کا بیان ہے کہ میں ان کے پاس سے چلا آیا تو مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبد اللہ بن عمر مل گئے۔ میں نے انہیں اپنا ماجرا سنایا۔ حضرت عبد اللہ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ عورت تم پر حرام نہیں ہوئی۔ تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے قلبی سکون نہ ہوا یہاں تک کہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر کے پاس پہنچ گیا جو ان دنوں مکہ مکرمہ میں تھے اور اس کے حاکم تھے۔ پس میں نے انہیں اپنا ماجرا سنایا اور جو حضرت عبد

Presented by www.ziaraat.com

لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ، فَارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ، وَكَتَبَ إِلَى [illegible] فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ فِي الْمَدِينَةِ فَأَنْتَقِلَ إِلَيْهَا، قَالَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَحَضَرَتْ صَفِيَّةُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَمْرَنِي حَتَّى أَدْخُلَهَا حَتَّى يَعْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ دَعَوْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمَ عُرُسِي لِوَلِيمَتِي فَجَاءَنِي.

اللہ بن عمر نے فرمایا تھا: ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر [illegible] اور [illegible] عبداللہ بن عبدالرحمن کو [illegible] میری بیوی کو بنا سنوار کر میرے پاس بھیج دیا حضرت عبداللہ بن عمر کے ایماء پر۔ پھر میں نے ولیمہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر کو دعوت دی تو وہ میرے پاس تشریف لائے۔ ف

ف: ائمہ ثلاثہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک جبری طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک واقع ہو جاتی ہے۔ جس نے احناف کے اس موقف کو سمجھنا اور متعلقہ احادیث و آثار کو دیکھنا ہو تو وہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے۔ واللہ ولی التوفیق

[٦٩٥] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَرَأَ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ﴾ لِقُبُلِ ﴿عِدَّتِهِنَّ﴾.

قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي بِذٰلِكَ أَنْ يُطَلِّقَ فِي كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو پڑھتے ہوئے سنا: ''اے نبی! تم جب طلاق دو عورتوں کو تو انہیں عدت کے استقبال میں طلاق دو''۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ ہر طہر میں ایک طلاق دی جائے

۵۳۳- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهُ، وَإِنْ طَلَّقَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فَعَمَدَ رَجُلٌ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا رَاجَعَهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا، ثُمَّ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آوِيكِ إِلَيَّ وَلَا تَحِلِّينَ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرہ:۲۲۹) فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ الطَّلَاقَ جَدِيدًا مِنْ يَوْمَئِذٍ مَنْ كَانَ طَلَّقَ مِنْهُمْ، أَوْ لَمْ يُطَلِّقْ. سنن ترمذی (۱۱۹۲)

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ جو اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر عدت پوری ہونے سے پہلے رجوع کرے تو اسے یہ اختیار حاصل تھا اگرچہ ہزار مرتبہ طلاق دیتا۔ چنانچہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اسی ارادے سے یہاں تک کہ جب عدت پوری ہونے لگی تو رجوع کر لیا۔ پھر طلاق دی اور کہا: خدا کی قسم! نہ میں تجھے اپنے ساتھ ملاؤں گا اور نہ کسی کے لیے حلال ہونے دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ''طلاق دو مرتبہ ہے۔ پس دستور کے مطابق روک لو یا نیکی کے ساتھ رخصت کر دو''۔ تو اس روز سے لوگ نئے طریقے سے طلاق دینے لگے جو ان میں سے طلاق دیتا یا طلاق نہ دیتا۔

[٦٩٦] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يُرَاجِعُهَا، وَلَا حَاجَةَ لَهُ بِهَا، وَلَا يُرِيدُ إِمْسَاكَهَا كَيْمَا يُطَوِّلُ

امام مالک نے ثور بن زید دیلی سے روایت کی کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے پھر رجوع کر لیتا ہے حالانکہ اس عورت کی اسے حاجت نہیں اور نہ اسے رکھنے کا ارادہ۔ اسی طرح اس کی

Presented by www.ziaraat.com

بِذٰلِکَ عَلَیْهَا الْعِدَّةَ لِیُضَارَّهَا ' فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ [illegible] بِذٰلِکَ.

عدت کو طول دیتا رہتا ہے تا کہ اسے تکلیف پہنچائے۔ پس اللہ [illegible] اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح بھگتاتا ہے۔

[٦٩٧] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ سُئِلَا عَنْ طَلَاقِ السُّکْرَانِ ' فَقَالَا اِذَا طَلَّقَ السَّکْرَانُ جَازَ طَلَاقُهٗ ' وَاِنْ قَتَلَ قُتِلَ بِهٖ.

قَالَ مَالِکٌ وَعَلٰی ذٰلِکَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے نشے کی حالت میں طلاق دینے کے متعلق پوچھا گیا۔ دونوں حضرات نے فرمایا کہ حالت نشہ کی طلاق پڑے گی اور اگر وہ قتل کرے گا تو (قصاص میں) قتل کیا جائے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

[٦٩٨] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا لَمْ یَجِدِ الرَّجُلُ مَا یُنْفِقُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو نان نفقہ نہ دے سکے تو ان کے درمیان تفریق کروادی جائے گی۔

قَالَ مَالِکٌ وَعَلٰی ذٰلِکَ اَدْرَکْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے اہل علم کو اسی پر پایا۔

۳۰- بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا کَانَتْ حَامِلًا

حاملہ کی عدت جس کا خاوند مرجائے

۵۳۴- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ قَیْسٍ ' عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ' وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَامِلِ یُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا ' فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ. وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ. فَدَخَلَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ ' زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ ' فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِکَ ' فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَلَدَتْ سُبَیْعَةُ الْاَسْلَمِیَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ ' فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ کَهْلٌ ' فَخَطَبَتْ اِلَی الشَّابِّ ' فَقَالَ الشَّیْخُ لَمْ تَحِلِّیْ بَعْدُ. وَکَانَ اَهْلُهَا غُیَّبًا ' وَرَجَا اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا اَنْ یُؤْثِرُوْهُ بِهَا ' فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْکِحِیْ مَنْ شِئْتِ. سنن نسائی (۳۵۱۰)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ سے حاملہ عورت کے متعلق پوچھا گیا جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ دونوں میں سے آخری مدت۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ بچہ جننے پر حلال ہو جائے گی۔ پس ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بارے میں پوچھا۔ حضرت ام سلمہ نے فرمایا: سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ روز بعد بچہ جنا تو انہیں دو آدمیوں نے پیغام بھیجے جن میں ایک جوان اور دوسرا ادھیڑ عمر تھا۔ وہ جوان کی طرف مائل ہوگئیں۔ بوڑھے نے کہا کہ تم حلال نہیں ہوئی ہو۔ ان کے گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے' امید یہ تھی کہ شاید گھر والے آنے پر میری طرف مائل کر دیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگئیں تو آپ نے فرمایا: تم حلال ہو چکی ہو' جس سے چاہو نکاح کرلو۔

Presented by www.ziaraat.com

[۶۹۹] **اَثَر- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ [illegible] وَزَوْجُهَا [illegible] فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَقَدْ حَلَّتْ فَاَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ جَالِسًا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وُضِعَتْ وَزَوْجُهَا عَلَى سَرِيْرِهِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ لَحَلَّتْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس عورت [illegible] حال ہو جائے گی۔ انہیں ایک انصاری نے بتایا، جو ان کے پاس تھا کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر وہ بچہ جنے اور خاوند کی میت ابھی تختے پر ہو، بعد میں دفن کیا جائے تو وہ حلال ہو گئی۔

۵۳۵- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ ، اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِیْ مَنْ شِئْتِ.

صحیح البخاری (۵۳۲۰)

عروہ بن زبیر کو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم حلال ہو گئی ہو، جس سے چاہو نکاح کر لو۔

۵۳۶- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ، وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اِخْتَلَفَا فِی الْمَرْاَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ ، فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِیْ بَطْنِهَا ، فَقَدْ حَلَّتْ ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ ، فَجَاءَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ ، يَعْنِیْ اَبَا سَلَمَةَ ، فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ ، فَجَاءَهُمْ ، فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِیْ مَنْ شِئْتِ.

سنن نسائی (۳۵۱۴) صحیح مسلم (۳۷۰۷-۳۷۰۸)

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے درمیان اس عورت کے بارے میں اختلاف ہوا جو اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنے۔ پس حضرت ابوسلمہ نے کہا کہ بچہ جننے پر وہ حلال ہو جائے گی۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ دونوں میں سے آخری مدت۔ حضرت ابو ہریرہ بھی آ گئے اور کہا کہ میں اپنے بھتیجے (ابوسلمہ) کے ساتھ ہوں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام کریب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ان سے یہ پوچھنے کی غرض سے بھیجا۔ انہوں نے جا کر ان حضرات کو بتایا کہ حضرت ام سلمہ نے فرمایا: سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ جنا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تم حلال ہو چکی ہو، جس سے چاہو نکاح کر لو۔

قَالَ مَالِکٌ وَهٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ وہ حکم ہے جس پر ہمیشہ سے اہل علم رہے۔

۳۱- بَابُ مُقَامِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فِیْ بَيْتِهَا حَتّٰی تَحِلَّ

عورت کا اسی گھر میں عدت پوری کرنا جہاں خاوند فوت ہوا

۵۳۷- **حَدَّثَنِیْ** يَحْيٰی ، عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

زینب بنت کعب بن عجرہ کو حضرت ابوسعید خدری کی بہن

Presented by www.ziaraat.com

اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ' عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ
[illegible]
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ ' فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا ' حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِطَرَفِ الْقُدُوْمِ لَحِقَهُمْ ' فَقَتَلُوْهُ ' قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ ' فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَسْكَنٍ يَمْلِكُهٗ ' وَلَا نَفَقَةٍ. قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ. قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ اَمَرَ بِيْ ' فَنُوْدِيْتُ لَهٗ ' فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ؟ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهٗ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ ' فَقَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اَرْسَلَ اِلَيَّ ' فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ ' فَاَخْبَرْتُهٗ ' فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰى بِهٖ.

سنن ابوداؤد (۲۳۰۰) سنن ترمذی (۱۲۰۴) سنن نسائی (۳۵۲۸)

حضرت فریعہ بنت مالک بن سنان نے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ

[illegible]

غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جو بھاگ گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب قدوم کے اندر پایا تو غلاموں نے اسے قتل کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں بنی خدرہ میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں؟ کیونکہ میرے خاوند نے اپنا کوئی ذاتی مکان نہیں چھوڑا اور نہ نفقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! انہوں نے فرمایا کہ پھر میں لوٹ آئی یہاں تک کہ جب حجرے میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا یا مجھے بلانے کا کسی کو حکم دیا اور فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے اپنے خاوند کا مذکورہ واقعہ عرض کیا تو فرمایا کہ عدت پوری ہونے تک اپنے گھر میں ہی رہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسی میں چار مہینے دس دن عدت پوری کی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے مجھے بلایا اور اس بارے میں پوچھا تو میں نے انہیں بتا دیا تو اس کے پیش نظر یہی فیصلہ کیا۔

[۷۰۰] **اثر** - **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ ' يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ.

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ السَّائِبَ بْنَ خَبَّابٍ تُوُفِّيَ ' وَاَنَّ امْرَاَتَهٗ جَاءَتْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' فَذَكَرَتْ لَهٗ وَفَاةَ زَوْجِهَا ' وَذَكَرَتْ لَهٗ حَرْثًا لَهُمْ بِقَنَاةَ ' وَسَاَلَتْهُ هَلْ يَصْلُحُ لَهَا اَنْ تَبِيْتَ فِيْهِ؟ فَنَهَاهَا عَنْ ذٰلِكَ ' فَكَانَتْ تَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ سَحَرًا ' فَتُصْبِحُ فِيْ حَرْثِهِمْ ' فَتَظَلُّ فِيْهِ يَوْمَهَا ' ثُمَّ تَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ اِذَا اَمْسَتْ ' فَتَبِيْتُ فِيْ بَيْتِهَا.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت شدگان کی بیویوں کو بیداء سے لوٹا دیتے اور انہیں حج سے روک دیا کرتے تھے۔

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ سائب بن خباب کا انتقال ہو گیا تو ان کی زوجہ محترمہ نے اپنے خاوند کی وفات کا حضرت عبد اللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر ذکر کیا اور بتایا کہ ان کی کھیتی قناۃ میں ہے۔ ان سے پوچھا کہ کیا اس کے لئے وہاں رات گزارنا درست ہے؟ انہوں نے ایسا کرنے سے منع کیا۔ پس وہ علی الصبح مدینہ منورہ سے نکلتیں، صبح کے وقت کھیت میں جا پہنچتی، سارا دن وہاں گزارتیں، پھر شام کو مدینہ منورہ میں داخل ہو کر رات اپنے گھر میں بسر کرتیں۔

[۷۰۱] **اثر** - **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ

عروہ بن زبیر خانہ بدوش عورت کے بارے میں فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

عُرْوَةَ ' اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْمَرْاَةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا

کرتے کہ جس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ وہیں رہے۔ جہاں اس

[۷۰۲] اثر- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا تَبِيْتُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ' وَلَا الْمُبْتُوْتَةُ اِلَّا فِيْ بَيْتِهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے یا جس کو طلاق دی گئی ہو وہ رات نہ گزارے مگر اپنے گھر میں۔

۳۲- بَابُ عِدَّةِ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا

ام ولد کی عدت کا بیان جس کا مالک فوت ہو جائے

[۷۰۳] اثر- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ اِنَّ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ فَرَّقَ بَيْنَ رِجَالٍ وَبَيْنَ نِسَائِهِمْ ' وَكُنَّ اُمَّهَاتِ اَوْلَادِ رِجَالٍ هَلَكُوْا ' فَتَزَوَّجْنَ بَعْدَ حَيْضَةٍ ' اَوْ حَيْضَتَيْنِ ' فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَعْتَدِدْنَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ' فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا﴾ (البقرہ: ۲۳۴) مَا هُنَّ مِنَ الْاَزْوَاجِ.

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ یزید بن عبدالملک نے ان مردوں اور عورتوں کے درمیان جدائی کروا دی جن کے مالک ہلاک ہو گئے تھے۔ پس انہوں نے ایک حیض یا دو حیض کے بعد نکاح کر لئے۔ پس چار مہینے دس دن عدت گزارنے کے دوران ان میں دوری رکھی۔ اس پر قاسم بن محمد نے تعجب کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ ''جو فوت ہو جائیں اور پیچھے بیویاں چھوڑیں''۔ اور یہ عورتیں بیویاں نہیں ہیں۔

[۷۰۴] اثر- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب ام ولد کا مالک فوت ہو جائے تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ' اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ عِدَّةُ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد فرمایا کرتے کہ ام ولد کا جب مالک وفات پا جائے تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ مِمَّنْ تَحِيْضُ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔

۳۳- بَابُ عِدَّةِ الْاَمَةِ اِذَا تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا اَوْ زَوْجُهَا

لونڈی کی عدت جبکہ اس کا آقا یا خاوند مر جائے

[۷۰۵] اثر- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ' وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُوْلَانِ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار فرمایا کرتے کہ لونڈی کا خاوند جب فوت ہو جائے تو اس کی

Presented by www.ziaraat.com

عِدَّةُ الْاَمَةِ اِذَا هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا شَهْرَانِ وَ خَمْسٌ عدت دو ماہ پانچ روز ہے۔

[۷۰۶] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَ ذٰلِکَ.

قَالَ مَالِکٌ فِی الْعَبْدِ یُطَلِّقُ الْاَمَةَ طَلَاقًا لَمْ یَبْتُّهَا فِیْهِ لَهٗ عَلَیْهَا فِیْهِ الرَّجْعَةُ ' ثُمَّ یَمُوْتُ ' وَهِیَ فِیْ عِدَّتِهَا مِنْ طَلَاقِهٖ اِنَّهَا تَعْتَدُّ عِدَّةَ الْاَمَةِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا شَهْرَیْنِ وَ خَمْسَ لَیَالٍ ' وَاِنَّهَا اِنْ عُتِقَتْ وَلَهٗ عَلَیْهَا رَجْعَةٌ ' ثُمَّ لَمْ تَخْتَرْ فِرَاقَهٗ بَعْدَ الْعِتْقِ حَتّٰی یَمُوْتَ ' وَهِیَ فِیْ عِدَّتِهَا مِنْ طَلَاقِهٖ اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ' وَذٰلِکَ اَنَّهَا اِنَّمَا وَقَعَتْ عَلَیْهَا عِدَّةُ الْوَفَاةِ بَعْدَ مَا عَتَقَتْ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

[۷۰۶] اثر۔ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَ ذٰلِکَ.

امام مالک نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس نے لونڈی کو طلاق دی جو بتہ نہیں ہے اور اسے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ پھر وہ عورت کی عدت طلاق کے دوران فوت ہو جائے تو اب وہ متوفی خاوند کی زوجہ والی عدت گزارے گی۔ یعنی دو ماہ پانچ دن اور اگر وہ آزاد ہو جائے اور مرد کو اس سے رجوع کا حق حاصل ہے' پھر آزاد ہونے کے بعد وہ بھی جدا ہونا نہیں چاہتی' یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے اور وہ عورت اس کی عدت طلاق میں ہو تو اس آزاد عورت کی عدت گزارے گی جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو یعنی چار ماہ دس دن اور یہ اس لیے کہ اس پر آزاد ہونے کے بعد عدت وفات واقع ہوتی ہے' پس اس کی عدت آزاد عورت کی عدت ہو گی۔

قَالَ مَالِکٌ وَهٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۳۴- بَابُ مَا جَاءَ فِی الْعَزْلِ

عزل کے متعلق روایات

۵۳۸- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ ' عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ ' اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ' فَرَاَیْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ ' فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ ' فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْعَزْلِ ' فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ ' فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِنْ سَبْیِ الْعَرَبِ ' فَاشْتَهَیْنَا النِّسَاءَ ' وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَةُ ' وَاَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ ' فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ ' فَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ؟ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا ' مَا مِنْ نَسَمَةٍ کَائِنَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا وَهِیَ کَائِنَةٌ. صحیح البخاری (۲۵۴۲) صحیح مسلم (۳۵۲۹ تا ۳۵۳۱)

عبد الرحمٰن بن محیریز کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ان کے پاس گیا اور ان سے عزل کے بارے میں پوچھا۔ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بنی مصطلق کے لئے نکلے۔ وہاں عربی عورتیں ہماری قید میں آئیں جب کہ ہمیں عورتوں کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی اور مجرد زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا اور ہم ان عورتوں سے مال بھی کمانا چاہتے تھے تو ہم نے عزل کا ارادہ کیا۔ ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے بغیر پوچھے ہم کس طرح عزل کریں؟ پس آپ سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا: تمہارے اوپر کیا بوجھ ہے اگر نہ کرو۔ قیامت تک جو جان پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

[۷۰۷] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ ' عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ ' عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّهٗ کَانَ یَعْزِلُ.

عامر بن سعید بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عزل کیا کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۷۰۸] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ اَبِی النَّضْرِ [illegible] اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ ' عَنْ اُمِّ وَلَدٍ لِاَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ ' اَنَّهٗ کَانَ یَعْزِلُ.

حضرت ابو ایوب انصاری کی ام ولد سے روایت ہے کہ [illegible] عزل کیا کرتی تھی

[۷۰۹] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ کَانَ لَا یَعْزِلُ وَکَانَ یَکْرَهُ الْعَزْلَ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر عزل نہیں کیا کرتے تھے اور وہ عزل کو ناپسند فرماتے تھے۔

[۷۱۰] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِیْدٍ الْمَازِنِیِّ ' عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِیَّةَ ' اَنَّهٗ کَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ' فَجَاءَهُ ابْنُ فَهْدٍ. رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْیَمَنِ. فَقَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ اِنَّ عِنْدِیْ جَوَارِیَ لِیْ لَیْسَ نِسَائِیَ اللَّاتِیْ اُکِنُّ بِاَعْجَبَ اِلَیَّ مِنْهُنَّ ' وَلَیْسَ کُلُّهُنَّ یُعْجِبُنِیْ اَنْ تَحْمِلَ مِنِّیْ اَفَاَعْزِلُ؟ فَقَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَفْتِهِ یَا حَجَّاجُ قَالَ فَقُلْتُ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکَ ' اِنَّمَا نَجْلِسُ عِنْدَکَ لِنَتَعَلَّمَ مِنْکَ. قَالَ اَفْتِهِ. قَالَ فَقُلْتُ هُوَ حَرْثُکَ اِنْ شِئْتَ سَقَیْتَهٗ ' وَاِنْ شِئْتَ اَعْطَشْتَهٗ. قَالَ وَکُنْتُ اَسْمَعُ ذٰلِکَ مِنْ زَیْدٍ ' فَقَالَ زَیْدٌ صَدَقَ.

حجاج بن عمرو بن غزیہ یہ حضرت زید بن ثابت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اہل یمن سے ابن فہد آ گئے اور کہا: میرے پاس چند لونڈیاں ہیں جبکہ میری کوئی بیوی بھی ان جیسی خوبصورت نہیں اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہ مجھ سے حاملہ ہو جائیں تو کیا میں عزل کرلوں؟ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اے حجاج! فتویٰ دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: ہم آپ کی مجلس میں علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ فتویٰ دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا: وہ تمہاری کھیتی ہے' چاہے سیراب کرو' چاہے خشک رکھو اور کہا کہ یہ میں حضرت زید سے سنا کرتا ہوں۔ حضرت زید نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔

[۷۱۱] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ حُمَیْدِ بْنِ قَیْسٍ الْمَکِّیِّ ' عَنْ رَجُلٍ یُقَالُ لَهٗ ذَفِیْفٌ ' اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَدَعَا جَارِیَةً لَهٗ فَقَالَ اَخْبِرِیْهِمْ ' فَکَاَنَّهَا اسْتَحْیَتْ ' فَقَالَ هُوَ ذٰلِکَ ' اَمَّا اَنَا فَاَفْعَلُهٗ یَعْنِیْ اَنَّهٗ یَعْزِلُ.

حمید بن قیس مکی المعروف بہ ذفیف کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو بلا کر کہا کہ انہیں بتا دو۔ اس نے شرم محسوس کی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسی ہی بات ہے۔ لیکن میں عزل کرتا ہوں۔

قَالَ مَالِکٌ لَا یَعْزِلُ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ الْحُرَّةَ اِلَّا بِاِذْنِهَا ' وَلَا بَاْسَ اَنْ یَعْزِلَ عَنْ اَمَتِهٖ بِغَیْرِ اِذْنِهَا ' وَمَنْ کَانَ تَحْتَهٗ اَمَةُ قَوْمٍ فَلَا یَعْزِلُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ کوئی آزاد عورت سے عزل نہ کرے مگر اس کی اجازت سے اور اپنی لونڈی سے عزل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ بغیر اجازت ہو اور دوسرے لوگوں کی لونڈی سے بغیر ان کی اجازت کے عزل نہ کرے۔

۳۵ - بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِحْدَادِ

سوگ کے متعلق روایات

۵۳۹ - **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ' عَنْ حُمَیْدِ بْنِ نَافِعٍ ' عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ ' اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ زینب بنت ابوسلمہ نے مجھے مندرجہ ذیل تین حدیثیں بتائیں۔ زینب نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام حبیبہ کی خدمت میں گئی جبکہ ان

Presented by www.ziaraat.com

الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ ' قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ '
[illegible] فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ
غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ بِهٖ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَحَتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ
قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

صحیح البخاری (۵۳۳۴_۵۳۳۵) صحیح مسلم (۳۷۰۹ تا ۳۷۱۴)

کے والد محترم حضرت ابوسفیان کا انتقال ہو گیا تھا۔ حضرت ام حبیبہ
[illegible]
مجھے خوشبو کی حاجت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے جو اللہ اور
آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ
سوگ کرے مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

۵۴۰- قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ
جَحْشٍ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا ' فَدَعَتْ
بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ' ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ
حَاجَةٌ ' غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا
يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى
مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَ
عَشْرًا. صحیح البخاری (۵۳۳۴_۵۳۳۵) صحیح مسلم (۳۷۰۹ تا ۳۷۱۴)

زینب نے فرمایا کہ پھر میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ
حضرت زینب بنت جحش کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ ان
کے بھائی کا انتقال ہوا۔ انہوں نے خوشبو منگا کر اس میں سے ملی
اور فرمایا: خدا کی قسم! مجھے خوشبو کی حاجت نہ تھی مگر میں نے رسول
اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں
جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی مرنے والے کا تین
دن سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

۵۴۱- قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ سَلَمَةَ ' زَوْجَ
النَّبِيِّ ﷺ ' تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا ' وَقَدِ
اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا اَفَنَكْحُلُهُمَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا
مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ' ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ
اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ.

زینب نے فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ محترمہ اور نبی کریم
ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک
عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی
کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور لڑکی کی
آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا میں ان میں سرمہ لگا دوں؟ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں اور انکار کے لفظ دو تین مرتبہ دہراتے
ہوئے فرمایا: یہ تو صرف چار ماہ دس دن ہیں جبکہ عہد جاہلیت میں
عورت سال کے بعد سر کے اوپر سے مینگنیاں پھینکتی ہوئی نکلتی تھی۔

قَالَ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِيْ
بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْاَةُ
اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا ' وَلَبِسَتْ شَرَّ
ثِيَابِهَا ' وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا ' وَلَا شَيْئًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ '
ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ ' اَوْ شَاةٍ ' اَوْ طَيْرٍ ' فَتَفْتَضُّ بِهٖ '
فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ ' ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً

حمید بن نافع کا بیان ہے کہ میں نے زینب سے کہا کہ سر
کے اوپر سے مینگنیاں پھینکنے کا مطلب کیا ہے؟ زینب نے کہا کہ
جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ ٹوٹی پھوٹی کوٹھڑی میں میلے
کچیلے کپڑے پہن کر داخل ہو جاتی۔ خوشبو وغیرہ کوئی چیز نہ لگاتی'
یہاں تک کہ سال گزر جاتا۔ پھر ایک جانور لایا جاتا گدھا' بکری یا
کوئی پرندہ وغیرہ جسے وہ اپنے جسم سے ملتی۔ ملتے ہوئے اکثر وہ مر

Presented by www.ziaraat.com

فَتَرْمِيْ بِهَا ' ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ اَوْ غَيْرِهِ

صحیح البخاری (۵۳۳۴) صحیح مسلم (۳۷۱۴ تا ۳۷۲۷)

قَالَ مَالِكٌ وَالْحِشُّ الْبَيْتُ الصَّغِيْرُ ' وَتَمْتَشِطُ تَمْتَشِطُ بِهِ جِلْدَهَا كَالْتَشَرُّقِ

جاتا۔ پھر وہ نکلتی تو اسے اونٹ کی مینگنیاں دی جاتیں جنہیں وہ پھینکتی۔ اس کے بعد وہ واپس آتی۔ پھر جو وہ چاہتی خوشبو وغیرہ استعمال کرلیتی۔

امام مالک نے فرمایا کہ الحش چھوٹا سا گھر ہوتا ہے۔ تمتشط جلد سے میل دور کرنے کی غرض سے۔

۵۴۲- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ ' عَنْ عَائِشَةَ ' وَحَفْصَةَ زَوْجَيِ ' النَّبِيِّ ﷺ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ. صحیح مسلم (۳۷۱۵ تا ۳۷۱۸)

حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے ماسوائے خاوند کے۔

[۷۱۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ ' زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لِاِمْرَاَةٍ حَادٍّ عَلٰى زَوْجِهَا اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا ' فَبَلَغَ ذٰلِكَ مِنْهَا اكْتَحِلِيْ بِكُحْلِ الْجِلَاءِ بِاللَّيْلِ ' وَامْسَحِيْهِ بِالنَّهَارِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت سے کہا جو اپنے خاوند کے سوگ میں تھی اور اس کی آنکھیں دکھتی تھیں کہ رات کو سرمہ لگا لیا کرو اور دن میں پونچھ لیا کرو۔

[۷۱۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ' وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الْمَرْاَةِ يُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِنَّهَا اِذَا خَشِيَتْ عَلٰى بَصَرِهَا مِنْ رَمَدٍ ' اَوْ شَكْوٍ اَصَابَهَا اِنَّهَا تَكْتَحِلُ وَتَتَدَاوٰى بِدَوَاءٍ ' اَوْ كُحْلٍ ' وَاِنْ كَانَ فِيْهِ طِيْبٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند فوت ہو جائے فرمایا کرتے کہ اگر اس کی آنکھ میں آشوب یا کوئی شکایت پیدا ہو جائے تو وہ سرمہ اور دوائی کا استعمال کر سکتی ہے اگرچہ اس میں خوشبو ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِذَا كَانَتِ الضَّرُوْرَةُ ' فَاِنَّ دِيْنَ اللّٰهِ يُسْرٌ.

امام مالک نے فرمایا جبکہ ضرورت ہو کیونکہ اللہ کا دین آسان ہے۔

[۷۱۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا ' وَهِيَ حَادٌّ عَلٰى زَوْجِهَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَا تَرْمَصَانِ.

امام مالک نے نافع سے روایت کی ہے کہ صفیہ بنت ابوعبید کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی جبکہ وہ اپنے خاوند حضرت عبداللہ بن عمر کے سوگ میں تھیں تو انہوں نے سرمہ نہ لگایا یہاں تک کہ ان کی آنکھیں چپک جاتی تھیں۔

قَالَ مَالِكٌ تَدَّهِنُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا بِالزَّيْتِ ' وَالشَّبْرَقِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ طِيْبٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ متوفی کی بیوی زیتون اور تل وغیرہ کا تیل لگا سکتی ہے جبکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا تَلْبَسُ الْمَرْاَةُ الْحَادُّ عَلٰى زَوْجِهَا شَيْئًا مِنَ الْحَلْيِ ' خَاتِمًا ' وَلَا خَلْخَالًا ' وَلَا غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْحَلْيِ ' وَلَا تَلْبَسُ شَيْئًا مِنَ الْعَصْبِ اِلَّا اَنْ

امام مالک نے فرمایا کہ اپنے خاوند کا سوگ کرنے والی عورت زیورات سے انگوٹھی' پازیب وغیرہ کوئی چیز نہ پہنے اور نہ زیورات کے علاوہ دوسری آرائشی چیز اور یمنی کپڑا بھی نہ پہنے مگر

Presented by www.ziaraat.com

يَكُوْنَ عَصْبًا غَلِيْظًا ' وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِشَيْءٍ

جبکہ موٹا اور سخت ہو اور رنگا ہوا کپڑا بھی نہ پہنے ما سوائے سیاہ کے

٥٤٢ - **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' أَنَّهُ بَلَغَهُ ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ' وَهِيَ حَادٌّ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ ' وَقَدْ جَعَلَتْ عَلَى عَيْنِهَا صَبِرًا ' فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ؟ فَقَالَتْ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ اجْعَلِيْهِ فِي اللَّيْلِ وَامْسَحِيْهِ بِالنَّهَارِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ کے پاس تشریف لے گئے جبکہ وہ حضرت ابو سلمہ کے سوگ میں تھیں اور انہوں نے اپنی آنکھوں میں مصبر لگایا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ مصبر ہے فرمایا کہ اسے رات میں لگالیا کرو۔ اور دن میں پونچھ دیا کرو۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْإِحْدَادُ عَلَى الصَّبِيَّةِ الَّتِي لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيْضَ كَهَيْئَتِهِ عَلَى الَّتِي قَدْ بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ ' تَجْتَنِبُ مَا تَجْتَنِبُ الْمَرْأَةُ الْبَالِغَةُ إِذَا هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ سوگ والی نابالغ لڑکی جو حیض کی عمر کو نہیں پہنچی ان کے مانند ہے جو حیض کو پہنچ گئیں اور ان تمام باتوں سے اجتناب کرے گی جن سے بالغہ عورت بچتی ہے جبکہ اس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔

قَالَ مَالِكٌ تُحِدُّ الْأَمَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا شَهْرَيْنِ وَخَمْسَ لَيَالٍ مِثْلَ عِدَّتِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ لونڈی کا سوگ جبکہ اس کا خاوند فوت ہو جائے تو عدت کی طرح دو ماہ پانچ دن ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ عَلَى أُمِّ الْوَلَدِ إِحْدَادٌ إِذَا هَلَكَ عَنْهَا سَيِّدُهَا ' وَلَا عَلَى أَمَةٍ يَمُوْتُ عَنْهَا سَيِّدُهَا إِحْدَادٌ ' وَإِنَّمَا الْإِحْدَادُ عَلَى ذَوَاتِ الْأَزْوَاجِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ام ولد پر سوگ نہیں ہے جبکہ اس کا آقا فوت ہو جائے اور لونڈی پر بھی سوگ نہیں جس کا آقا فوت ہو کیونکہ سوگ تو خاوند والی عورتوں پر ہے۔

سنن ابوداؤد (۲۳۰۵) سنن نسائی (۳۵۳۹)

[۷۱۵] **أَثَرٌ** - **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' أَنَّهُ بَلَغَهُ ' أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ' زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ' كَانَتْ تَقُوْلُ تَجْمَعُ الْحَادُّ رَأْسَهَا بِالسِّدْرِ وَالزَّيْتِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں: سوگ والی عورت اپنے سر میں بیری اور زیتوں کو جمع کر سکتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٣٠ - كِتَابُ الرَّضَاعِ

دودھ پلانے کا بیان

١ - بَابُ رَضَاعَةِ الصَّغِيْرِ

بچے کو دودھ پلانا

٥٤٤ - **حَدَّثَنِي** يَحْيَى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ' عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَخْبَرَتْهَا ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا ' وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ ' قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ لِحَفْصَةَ مِنَ

عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں اور اس شخص کی آواز سن رہی تھیں جو حضرت حفصہ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کے گھر میں آنے کی اجازت مانگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے خیال میں

Presented by www.ziaraat.com

الرَّضَاعَةِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ

[illegible]

صحیح البخاری (۲۶۴۶) صحیح مسلم (۳۵۵۳)

حصہ کا فلاں رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ یا

[illegible]

آنے کی اجازت مانگی ہے۔

۵۴۵- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ، فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ عَلَيَّ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِيْ لَهٗ. قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے رضاعی چچا نے آ کر مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ فرمایا کہ وہ تمہارا چچا ہے اسے اجازت دے دینا۔ وہ فرماتی ہیں: میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا۔ فرمایا کہ وہ تمہارا چچا ہے تمہارے پاس آ سکتا ہے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ.

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے بعد کی بات ہے۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ صحیح البخاری (۵۲۳۹) صحیح مسلم (۳۵۶۰)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کرتی ہے جن کو ولادت حرام کر دیتی ہے۔

۵۴۶- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَ الْحِجَابُ. قَالَتْ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ، فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ عَلَيَّ.

صحیح البخاری (۵۱۰۳) صحیح مسلم (۳۵۵۶)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ابوقعیس کے بھائی افلح نے آ کر ان سے اجازت مانگی اور وہ ان کا رضاعی چچا تھا' اس کے بعد کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو جو میں نے کیا تھا آپ کو بتا دیا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دیا کروں۔

[۷۱۶] **اَثَرٌ**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَاِنْ كَانَ مَصَّةً وَّاحِدَةً فَهُوَ يُحَرِّمُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ دو سال کے دوران خواہ ایک ہی دفعہ دودھ پیا ہو لیکن حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ ف

ف: اہل حق کے ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ رضاعت صرف بچپن میں دودھ پلانے سے ثابت ہوتی ہے جب کہ بچے کی خوراک صرف دودھ ہے۔ اکثر فقہاء کے نزدیک یہ مدت دو سال کی عمر تک ہے جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اڑھائی سال کی عمر تک یہی حکم ہے' اس کے بعد کسی عورت کا دودھ پینے اور پلانے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

Presented by www.ziaraat.com

[۷۱۷] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهٗ اَمَتَانِ ، فَاَرْضَعَتْ اِحْدَاهُمَا غُلَامًا ، وَاَرْضَعَتِ الْاُخْرٰى جَارِيَةً ، هَلْ يَتَزَوَّجُ الْغُلَامُ الْجَارِيَةَ؟ فَقَالَ لَا ، اَلِلِّقَاحُ وَاحِدَةٌ.

سنن ترمذی (۱۱۴۹)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق [illegible] کیا جس کی دو لونڈیاں تھیں [illegible] نے ایک لونڈی کا دودھ پیا اور دوسری نے ایک لڑکی کا دودھ پیا تو کیا اس لڑکے اور لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے؟ فرمایا نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کا باپ (رضاعی) ایک ہے۔

[۷۱۸] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لَا رَضَاعَةَ اِلَّا لِمَنْ اَرْضَعَ فِی الصِّغَرِ ، وَلَا رَضَاعَةَ لِكَبِيْرٍ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ رضاعت نہیں ہے مگر چھوٹی عمر میں اور بڑے کی کوئی رضاعت نہیں ہے۔

[۷۱۹] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ ، اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرْسَلَتْ بِهٖ ، وَهُوَ يَرْضَعُ اِلٰى اُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ، فَقَالَتْ اَرْضِعِيْهِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَیَّ. قَالَ سَالِمٌ فَاَرْضَعَتْنِیْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ، ثُمَّ مَرِضَتْ فَلَمْ تُرْضِعْنِیْ غَيْرَ ثَلَاثِ رَضَعَاتٍ ، فَلَمْ اَكُنْ اَدْخُلُ عَلٰى عَائِشَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اُمَّ كُلْثُوْمٍ لَمْ تُتِمَّ لِیْ عَشْرَ رَضَعَاتٍ.

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے حالت رضاعت میں انہیں اپنی بہن حضرت ام کلثوم بنت ابوبکر صدیق کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اسے دس دفعہ دودھ پلا دیا جائے تا کہ میرے پاس آ جایا کرے۔ حضرت ام کلثوم نے مجھے تین دفعہ دودھ پلایا پھر بیمار پڑ گئیں تو تین دفعہ سے زیادہ مجھے دودھ نہ پلا سکیں۔ پس میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت ام کلثوم نے مجھے پورے دس دفعہ دودھ نہیں پلایا۔

[۷۲۰] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ ، اَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ اِلٰى اُخْتِهَا فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ تُرْضِعُهٗ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا وَهُوَ صَغِيْرٌ يَرْضَعُ ، فَفَعَلَتْ ، فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا.

صفیہ بنت ابوعبید سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عاصم بن عبد اللہ بن سعد کو اپنی بہن حضرت فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا کہ اسے دس دفعہ دودھ پلا دیں تا کہ ان کے پاس آ جایا کرے اور وہ دودھ پیتے بچے تھے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو یہ ان کے پاس آیا کرتے۔ ف

ف: ان دونوں روایتوں کی بنیاد اصل میں یہ روایت ہے "عن عائشة رضي الله عنها قالت كان فيما انزل من القران عشر رضعات معلومات يحرمن ثم ينسخن بخمس معلومات فتوفي رسول الله ﷺ وهي فيما يقرء من القران" (صحیح مسلم) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جیسا کہ قرآن مجید میں نازل کیا گیا کہ دس دفعہ دودھ پلانا حرام کر دیتا ہے۔ پھر یہ آیت پانچ دفعہ پلانے کے حکم سے منسوخ ہوئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور قرآن کریم میں یہ آیت اسی طرح پڑھی جاتی تھی۔

امام شافعی کا قول ہے کہ پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہونے کی مذکورہ آیت کی تلاوت تو منسوخ ہو گئی لیکن یہ حکم باقی ہے۔ جمہور کے نزدیک پانچ دفعہ سے حرمت ثابت ہونے کا حکم بھی منسوخ ہے اور وہ اس بات کو بھی تسلیم نہیں کرتے کہ پانچ دفعہ دودھ

Presented by www.ziaraat.com

پینے سے حرمت ثابت ہونے کی آیت رسول اللہ ﷺ کے وصال تک قرآن مجید میں پڑھی جاتی تھی۔ اگر واقعی صورت حال یہی ہے تو

[illegible]

قرآن میں شامل نہیں کیا گیا ہوگا اور جب تلاوت اس کی منسوخ ہوئی تو حکم یہاں رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۷۲۱] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ اَرْضَعَتْهُ اَخَوَاتُهَا وَبَنَاتُ اَخِيْهَا وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا مَنْ اَرْضَعَهُ نِسَاءُ اِخْوَتِهَا.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس وہ حضرات آتے جن کو ان کی بہنوں اور بھتیجیوں نے دودھ پلایا ہوتا اور وہ لوگ نہ آتے جن کو ان کی بھاوجوں نے دودھ پلایا ہوتا۔

[۷۲۲] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ اَنَّهُ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ كُلُّ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ قَطْرَةً وَاحِدَةً فَهُوَ يُحَرِّمُ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَاِنَّمَا هُوَ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ.

سعید بن مسیب سے رضاعت کے بارے میں پوچھا گیا تو سعید نے فرمایا کہ جو دو سالوں کے درمیان ہو خواہ وہ ایک ہی قطرہ ہو تو اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور جو رضاعت کے دو سالوں کے بعد ہو تو وہ کھانے کی طرح ہے جو کھایا جاتا ہے۔

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ ثُمَّ سَاَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

ابراہیم بن عقبہ نے کہا کہ پھر میں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو انہوں نے سعید بن مسیب کی طرح فرمایا۔

[۷۲۳] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَا رَضَاعَةَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الْمَهْدِ وَاِلَّا مَا اَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ رضاعت نہیں ہے مگر پنگوڑے میں اور وہی جس سے گوشت اور خون بنتا ہے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الرَّضَاعَةُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا تُحَرِّمُ وَالرَّضَاعَةُ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ تُحَرِّمُ.

ابن شہاب فرمایا کرتے تھے کہ دودھ خواہ تھوڑا پیا ہو یا زیادہ حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور رضاعت مردوں کی طرف سے بھی حرام کر دیتی ہے۔

قَالَ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الرَّضَاعَةُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا اِذَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ تُحَرِّمُ فَاَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَاِنَّ قَلِيْلَهُ وَكَثِيْرَهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا وَاِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ جبکہ دو سالوں کے درمیان ہو تو حرام کر دیتی ہے اور جو دو سالوں کے بعد ہو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ تو وہ کسی چیز کو حرام نہیں کرتی کیونکہ وہ تو کھانے کی طرح ہے۔

۲ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّضَاعَةِ بَعْدَ الْكِبَرِ

جوان آدمی کو دودھ پلانا

۵۴۷ - **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ فَقَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ

ابن شہاب سے بڑے آدمی کو دودھ پلانے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت ابوحذیفہ بن

Presented by www.ziaraat.com

الزُّبَيْرِ ' اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ ' وَكَانَ مِنْ [illegible] حُذَيْفَةَ ' كَمَا تَبَنَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ' وَاَنْكَحَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ سَالِمًا وَهُوَ يَرَى اَنَّهُ ابْنُهُ ' اَنْكَحَهُ بِنْتَ اَخِيْهِ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ ' وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ ' وَهِيَ مِنْ اَفْضَلِ اَيَامٰى قُرَيْشٍ ' فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَا اَنْزَلَ فَقَالَ ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ﴾ (الاحزاب:۵) رُدَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ اُولٰئِكَ اِلٰى اَبِيْهِ ' فَاِنْ لَّمْ يُعْلَمْ اَبُوْهُ رُدَّ اِلٰى مَوْلَاهُ ' فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ ' وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ ' وَهِيَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَرٰى سَالِمًا وَلَدًا ' وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَاَنَا فُضُلٌ ' وَلَيْسَ لَنَا اِلَّا بَيْتٌ وَاحِدٌ ' فَمَاذَا تَرٰى فِيْ شَاْنِهٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْضِعِيْهِ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَيَحْرُمُ بِلَبَنِهَا. وَكَانَتْ تَرَاهُ ابْنًا مِنَ الرَّضَاعَةِ ' فَاَخَذَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْمَنْ كَانَتْ تُحِبُّ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ ' فَكَانَتْ تَاْمُرُ اُخْتَهَا اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ' وَبَنَاتِ اَخِيْهَا اَنْ يُرْضِعْنَ مَنْ اَحَبَّتْ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا مِنَ الرِّجَالِ ' وَاَبٰى سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ' وَقُلْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى الَّذِيْ اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اِلَّا رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ ' لَا وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ اَحَدٌ.

فَعَلٰى هٰذَا كَانَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ رَضَاعَةِ الْكَبِيْرِ. صحیح مسلم (۳۵۸۵ تا ۳۵۸۸)

عتبہ بن ربیعہ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور غزوۂ بدر میں شامل [illegible] بنایا تھا اور حضرت ابو حذیفہ نے سالم کا نکاح کر دیا تھا اور وہ اسے اپنا بیٹا ہی سمجھتے تھے۔ اس کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کیا تھا جو ان دنوں سب سے پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں سے تھیں اور وہ قریش کی افضل ثیبہ عورتوں سے تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حضرت زید بن حارثہ کے متعلق حکم نازل کرتے ہوئے فرمایا: ''انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے۔ پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے دوست''۔ تو ان میں سے ہر ایک کی نسبت اس کے باپ کی طرف ہونے لگی۔ اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو اس کے آزاد کرنے والے کی طرف نسبت کی جاتی۔ پس حضرت سہلہ بنت سہیل جو حضرت ابو حذیفہ کی بیوی اور بنو عامر بن لوی سے تھیں' رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور وہ میرے پاس آتا تھا' خود میں ننگے سر بھی ہوتی اور ہمارے پاس صرف ایک ہی گھر ہے تو اب اس کے متعلق کیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پانچ دفعہ اسے دودھ پلا دو تو وہ دودھ سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح وہ اسے رضاعی بیٹا سمجھنے لگیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اسی کو لیتی تھیں۔ پس جس کے متعلق چاہتیں کہ ان کے پاس آیا کرے تو اپنی بہن حضرت ام کلثوم یا اپنی بھتیجیوں کو حکم دیتیں کہ اسے دودھ پلا دے جبکہ نبی کریم ﷺ کی باقی تمام ازواجِ مطہرات نے ایسے کسی بھی رضاعی آدمی کو اپنے پاس آنے سے منع فرما دیا تھا اور فرمایا: نہیں' خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے سہلہ بنت سہیل کو جو حکم دیا یہ اجازت صرف سالم کی رضاعت کے ساتھ مخصوص ہے۔ خدا کی قسم! ایسی رضاعت والا ہمارے پاس کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔

پس ازواج النبی ﷺ کا بڑے آدمی کی رضاعت کے متعلق یہی موقف ہے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ مدت رضاعت کے بعد دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ بڑی عمر میں

غور فرمائیں کہ خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فانما الرضاعة عن المجاعة" (متفق علیہ) کیونکہ رضاعت تو وہ ہے جب بچے کا دارومدار دودھ پر ہو۔ یہ حالت چونکہ صرف مدت رضاعت میں ہوتی ہے لہٰذا قابل یقین واعتماد اور لائق عمل وہی بات ہے جو جمہور کا مذہب ہے کہ حرمت ایام رضاعت میں ثابت ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے موقف سے باقی تمام امہات المؤمنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اجمعین نے اتفاق نہیں کیا اور اس طرح جس کو دودھ پلا کر محرم بنایا جاتا وہ اسے اپنے پاس آنے کی اجازت نہیں دیا کرتی تھیں اور بات وہی زیادہ درست ہے جو انہوں نے فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو سہلہ بنت سہیل کو اجازت مرحمت فرمائی کہ سالم مولیٰ حذیفہ کو دودھ پلا دیں کیونکہ اب تک اسے بیٹا بنا کر رکھا تھا' لہٰذا یوں حرمت ثابت ہو جائے گی تو یہ اجازت صرف ان کے ساتھ ہی خاص تھی اور ان کے نزدیک یہ عام قانون نہیں تھا۔ رضاعت کے اس مسئلے میں جمہور کا مذہب ہی اس پرفتن دور کے اندر تقویٰ وطہارت اور صحت وسلامتی کا ضامن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۷۲۴] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَنَا مَعَهٗ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ یَسْاَلُهٗ عَنْ رَضَاعَةِ الْکَبِیْرِ ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' فَقَالَ اِنِّیْ کَانَتْ لِیْ وَلِیْدَةٌ ' وَکُنْتُ اَطَؤُهَا ' فَعَمَدَتِ امْرَاَتِیْ اِلَیْهَا فَاَرْضَعَتْهَا ' فَدَخَلْتُ عَلَیْهَا فَقَالَتْ دُوْنَکَ فَقَدْ وَاللّٰهِ اَرْضَعْتُهَا ' فَقَالَ عُمَرُ اَوْجِعْهَا وَاْتِ جَارِیَتَکَ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ رَضَاعَةُ الصَّغِیْرِ.

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں آیا اور میں دارالقضاء کے پاس ان کے ساتھ تھا' تاکہ بڑے آدمی کی رضاعت کے بارے میں پوچھے۔ وہ حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری ایک لونڈی تھی جس سے صحبت کیا کرتا تھا۔ میری بیوی نے قصداً اسے اپنا دودھ پلا دیا' جب میں لونڈی کے پاس گیا تو میری بیوی نے کہا کہ اس سے دور رہنا کیونکہ خدا کی قسم! میں نے اسے دودھ پلایا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اپنی بیوی کو سزا دو اور لونڈی کے پاس چلے جایا کرو کیونکہ رضاعت تو بچپن کی ہے۔

[۷۲۵] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ اَبَا مُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ فَقَالَ اِنِّیْ مَصَصْتُ عَنِ امْرَاَتِیْ مِنْ ثَدْیِهَا لَبَنًا فَذَهَبَ فِیْ بَطْنِیْ. فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی لَا اَرَاهَا اِلَّا قَدْ حَرُمَتْ عَلَیْکَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ انْظُرْ مَاذَا تُفْتِیْ بِهِ الرَّجُلَ. فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَمَاذَا تَقُوْلُ اَنْتَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا کَانَ فِی الْحَوْلَیْنِ. فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی لَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَا کَانَ هٰذَا الْحَبْرُ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے پستانوں سے دودھ چوسا تو وہ میرے پیٹ میں چلا گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ تمہارے اوپر حرام ہو گئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غور کیجئے کہ آپ اس آدمی کو کیا فتویٰ دے رہے ہیں؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رضاعت نہیں ہے۔ مگر دو سالوں میں۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ جب تک یہ جید عالم تمہارے درمیان موجود ہیں مجھ سے کچھ نہ پوچھا

Presented by www.ziaraat.com

کرو۔

۳- باب جامع ما جاء فی الرضاعة

رضاعت کے متعلق (متفرق) روایات

۵۴۸- **وحدثنی** یحیی، عن مالک، عن عبد الله بن یزید، مولی الأسود بن سفیان، وعن أبی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف، وعن عمرة بنت عبد الرحمن، عن عائشة أم المؤمنین، أن رسول الله ﷺ قال یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة. سنن ترمذی (۱۱۴۶)

عبداللہ بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

۵۴۹- **وحدثنی** عن مالک، عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، أنه قال أخبرنی عروة بن الزبیر، عن عائشة أم المؤمنین، عن جذامة بنت وهب الأسدیة، أنها أخبرتها، أنها سمعت رسول الله ﷺ یقول لقد هممت أن أنهی عن الغیلة حتی ذکرت أن الروم، وفارس یصنعون ذلک فلا یضر أولادهم. صحیح مسلم (۳۵۴۹ تا ۳۵۵۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کر دوں، یہاں تک کہ مجھے بتایا گیا کہ روم اور ایران کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا (یعنی دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے)۔

قال مالک والغیلة أن یمس الرجل امرأته وهی ترضع.

امام مالک نے فرمایا: غیلہ یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور وہ بچے کو دودھ پلاتی ہو۔

۵۵۰- **وحدثنی** عن مالک، عن عبد الله بن أبی بکر بن حزم، عن عمرة بنت عبد الرحمن، عن عائشة، زوج النبی ﷺ، أنها قالت کان فیما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن، ثم نسخن بخمس معلومات، فتوفی رسول الله ﷺ وهو فیما یقرأ من القرآن. صحیح مسلم (۳۵۸۲)

عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں حکم نازل ہوا کہ دس دفعہ دودھ پلانا عورتوں کو حرام کر دیتا ہے۔ پھر یہ بات پانچ دفعہ کے حکم سے منسوخ ہو گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ کی وفات تک قرآن مجید میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔

قال یحیی قال مالک ولیس علی هذا العمل.

یحییٰ، امام مالک نے فرمایا کہ اس پر عمل نہیں ہے۔ ف

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس ارشاد پر پیچھے بحث کی جا چکی ہے۔ حضرت صدیقہ کے اس اجتہاد پر باقی جملہ امہات المؤمنین، صحابہ کرام، ائمہ اربعہ اور جمہور علماء نے اسے قابل عمل شمار نہیں کیا بلکہ منسوخ قرار دیا ہے۔ حضرت صدیقہ نے اپنے اجتہاد کی بنیاد غالباً رسول اللہ ﷺ کی اس اجازت پر رکھی ہے جو حضرت سہلہ بنت سہیل کو مرحمت فرمائی گئی تھی۔ مذکورہ جملہ حضرات نے اس اجازت کو مخصوص قرار دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۱- کِتَابُ الْبُیُوْعِ

بیع کرنے کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِیْ بَیْعِ الْعُرْبَانِ

حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَّحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْعُرْبَانِ.

سنن ابوداؤد (۳۵۰۲) سنن ابن ماجہ (۲۱۹۲)

قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ فِیْمَا نُرٰی. وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَنْ یَّشْتَرِیَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ، اَوِ الْوَلِیْدَۃَ، اَوْ یَتَکَارَی الدَّابَّۃَ، ثُمَّ یَقُوْلُ لِلَّذِیْ اشْتَرٰی مِنْہُ، اَوْ تَکَارٰی مِنْہُ اُعْطِیْکَ دِیْنَارًا، اَوْ دِرْھَمًا، اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ، اَوْ اَقَلَّ عَلٰی اَنِّیْ اِنْ اَخَذْتُ السِّلْعَۃَ، اَوْ رَکِبْتُ مَا تَکَارَیْتُ مِنْکَ، فَالَّذِیْ اَعْطَیْتُکَ ھُوَ مِنْ ثَمَنِ السِّلْعَۃِ، اَوْ مِنْ کِرَاءِ الدَّابَّۃِ، وَاِنْ تَرَکْتُ ابْتِیَاعَ السِّلْعَۃِ، اَوْ کِرَاءَ الدَّابَّۃِ، فَمَا اَعْطَیْتُکَ لَکَ بَاطِلٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ.

قَالَ مَالِکٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّہٗ لَا بَاْسَ بِاَنْ یَّبْتَاعَ الْعَبْدَ التَّاجِرَ الْفَصِیْحَ بِالْاَعْبُدِ مِنَ الْحَبْشَۃِ، اَوْ مِنْ جِنْسٍ مِنَ الْاَجْنَاسِ لَیْسُوْا مِثْلَہٗ فِی الْفَصَاحَۃِ، وَلَا فِی التِّجَارَۃِ، وَالنَّفَاذِ وَالْمَعْرِفَۃِ، لَا بَاْسَ بِھٰذَا اَنْ تَشْتَرِیَ مِنْہُ الْعَبْدَ بِالْعَبْدَیْنِ، اَوْ بِالْاَعْبُدِ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ اِذَا اخْتَلَفَ فَبَانَ اخْتِلَافُہٗ، فَاِنْ اَشْبَہَ بَعْضُ ذٰلِکَ بَعْضًا حَتّٰی یَتَقَارَبَ، فَلَا تَاْخُذْ مِنْہُ اثْنَیْنِ بِوَاحِدٍ اِلٰی اَجَلٍ، وَاِنِ اخْتَلَفَتْ اَجْنَاسُھُمْ.

قَالَ مَالِکٌ وَلَا بَاْسَ بِاَنْ تَبِیْعَ مَا اشْتَرَیْتَ مِنْ ذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تَسْتَوْفِیَہٗ اِذَا انْتَقَدْتَ ثَمَنَہٗ مِنْ غَیْرِ صَاحِبِہِ الَّذِیْ اشْتَرَیْتَہٗ مِنْہُ.

قَالَ مَالِکٌ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّسْتَثْنٰی جَنِیْنٌ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اِذَا بِیْعَتْ لِاَنَّ ذٰلِکَ غَرَرٌ لَا یُدْرٰی اَذَکَرٌ ھُوَ اَمْ اُنْثٰی، اَحَسَنٌ اَمْ قَبِیْحٌ، اَوْ نَاقِصٌ، اَوْ تَامٌّ، اَوْ حَیٌّ، اَوْ مَیِّتٌ؟ وَذٰلِکَ یَضَعُ مِنْ ثَمَنِھَا.

بیع عربان کے متعلق روایات

[illegible] منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ اس لئے ہے واللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کوئی جب غلام یا لونڈی خریدے یا جانور کرائے پر لے اور پھر جس سے چیز خریدی یا کرائے پر لی ہے اس سے کہے کہ میں آپ کو ایک دینار یا درہم یا اس سے کم وبیش دیتا ہوں کہ اگر میں نے یہ چیز خرید لی یا کرائے کے جانور پر سواری کی تو یہ رقم اس چیز کی قیمت میں شمار کر لینا یا جانور کے کرائے میں اور اگر میں اس چیز کو نہ خریدوں یا کرائے کے جانور کو تو جو کچھ میں نے آپ کو دیا ہے وہ ضبط کر لینا۔

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں کہ ایک ماہر تجارت اور اچھی زبان جاننے والے غلام کو حبشی غلاموں کے بدلے بیچا جائے یا ایک جنس کو دوسری جنسوں کے بدلے۔ وہ فصاحت و تجارت اور یہ نفاذ و معرفت میں چونکہ ایک جیسی چیزیں نہیں ہیں لہٰذا ایک غلام کے بدلے دو یا زیادہ غلام خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ان کا مختلف ہونا واضح ہے۔ اگر ایک چیز کو دوسری سے مشابہت ہو یہاں تک کہ ایک ہی معلوم ہوں تو ایک کے بدلے میں دو چیزیں نہ لی جائیں اگرچہ ان کی جنس مختلف ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ کھانے کی چیزوں کے سوا اور چیزوں کا قبضے سے پہلے فروخت کرنا درست ہے جبکہ فروخت کرنے والے کے سوا اس چیز کی قیمت کسی دوسرے کو ادا کر دی ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ فروخت کرتے وقت عورت کے پیٹ کے بچے کو مستثنیٰ کر لینا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ دھوکا ہے نہیں معلوم کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی، خوب صورت ہے یا بدصورت، ناقص ہے یا مکمل اور زندہ ہے یا مردہ؟ اور اس کو وہ عورت کی قیمت سے وضع کرے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْعَبْدَ ' اَوِ الْوَلِيْدَةَ [illegible] اَنْ يُقِيْلَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ يَدْفَعُهَا اِلَيْهِ قَبْلَ [illegible] وَيَمْحُو عَنْهُ الْيَمِيْنَ دِيْنَارِ الَّتِيْ لَهُ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو ایک مدت مقرر [illegible] قبول کرے۔ اسے نقد دے یا چند دنوں کا وعدہ کرے اور جو دینار اس نے دینے ہیں انہیں سختیوں سے مٹا دے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَاِنْ نَدِمَ الْمُبْتَاعُ فَسَاَلَ الْبَائِعَ اَنْ يُقِيْلَهُ فِي الْجَارِيَةِ ' اَوِ الْعَبْدِ ' وَيَزِيْدَهُ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ نَقْدًا ' اَوْ اِلٰى اَجَلٍ اَبْعَدَ مِنَ الْاَجَلِ الَّذِيْ اشْتَرٰى اِلَيْهِ الْعَبْدَ ' اَوِ الْوَلِيْدَةَ ' فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ ' وَاِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْبَائِعَ كَاَنَّهُ بَاعَ مِنْهُ مِائَةَ دِيْنَارٍ لَهُ اِلٰى سَنَةٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ بِجَارِيَةٍ وَبِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ نَقْدًا ' اَوْ اِلٰى اَجَلٍ اَبْعَدَ مِنَ السَّنَةِ ' فَدَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلٰى اَجَلٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہاں اگر خریدار نادم ہو کر بائع سے کہے کہ وہ لونڈی یا غلام کو قبول کرے اور وہ دس دینار زائد اسے نقد دیتا ہے یا کوئی مدت مقرر کرتا ہے جو غلام یا لونڈی کو خریدنے کی مدت سے دور ہے تو یہ مناسب نہیں ہے اور اس میں کراہت ہے کیونکہ اس نے اپنے سو دینار کو حلال ہونے سے پہلے لونڈی اور دس دینار کے بدلے نقد یا کسی میعاد پر فروخت کیا۔ پس یہ سونے کی سونے کے ساتھ میعادی بیع میں داخل ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَبِيْعُ مِنَ الرَّجُلِ الْجَارِيَةَ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى اَجَلٍ ' ثُمَّ يَشْتَرِيْهَا بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَنِ الَّذِيْ بَاعَهَا بِهِ اِلٰى اَبْعَدَ مِنْ ذٰلِكَ الْاَجَلِ الَّذِيْ بَاعَهَا اِلَيْهِ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ. وَتَفْسِيْرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ اِلٰى اَجَلٍ ' ثُمَّ يَبْتَاعُهَا اِلٰى اَجَلٍ اَبْعَدَ مِنْهُ يَبِيْعُهَا بِثَلَاثِيْنَ دِيْنَارًا اِلٰى شَهْرٍ ' ثُمَّ يَبْتَاعُهَا بِسِتِّيْنَ دِيْنَارًا اِلٰى سَنَةٍ ' اَوْ اِلٰى نِصْفِ سَنَةٍ ' فَصَارَ اِنْ رَجَعَتْ اِلَيْهِ سِلْعَتُهُ بِعَيْنِهَا ' وَاَعْطَاهُ صَاحِبُهُ ثَلَاثِيْنَ دِيْنَارًا اِلٰى شَهْرٍ بِسِتِّيْنَ دِيْنَارًا اِلٰى سَنَةٍ ' اَوْ اِلٰى نِصْفِ سَنَةٍ ' فَهٰذَا لَا يَنْبَغِيْ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی لونڈی کو ایک میعاد پر سو دینار میں فروخت کرے۔ پھر اسے زیادہ قیمت پر خریدے جس مدت پر فروخت کی تھی اس سے لمبی مدت پر تو یہ درست نہیں اور اس کی کراہت کی تفسیر یہ ہے کہ کوئی اپنی لونڈی کو ایک میعاد پر فروخت کرے پھر اسے اس سے لمبی مدت پر خرید لے یعنی ایک ماہ کے وعدے پر اسے تیس دینار میں فروخت کرے پھر اسے ساٹھ دینار میں ایک سال یا چھ ماہ کے وعدے پر خرید لے تو ہو گا یوں کہ اگر وہ اس کا سامان واپس کرے اور ایک ماہ کے بعد اس کے صاحب کو تیس دینار دے اور یہ ساٹھ دینار ایک سال یا چھ ماہ بعد دے گا تو درست نہیں ہو گا۔ف

ف: رسول اللہ ﷺ کے ظہور کے وقت عرب کے اندر تجارت کے مختلف طریقے رائج تھے جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں: بیع عربان' عریہ' مزابنہ' محاقلہ' بیع صرف' مراطلہ' بیع عینہ' بیع سلف' ملامسہ' منابذہ' مرابحہ' ملاقیح' حبل الحبلہ اور برنامے پر بیع وغیرہ۔ نبی کریم ﷺ نے ان میں سے بعض کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ان سے منع فرمادیا اور باقی کی جائز اور ناجائز صورتیں متعین فرمادیں۔ بیع عربان کی تعریف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کے تحت فرمائی ہوئی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَمْلُوْكِ

لونڈی غلام کے مال کا حکم

۵۵۲- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی

Presented by www.ziaraat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ بَاعَ

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص غلام کو فروخت کرے تو اس کا مال

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الْمُبْتَاعَ اِنِ اشْتَرَطَ مَالَ الْعَبْدِ فَهُوَ لَهُ نَقْدًا كَانَ اَوْ دَيْنًا اَوْ عَرْضًا يُعْلَمُ اَوْ لَا يُعْلَمُ وَاِنْ كَانَ لِلْعَبْدِ مِنَ الْمَالِ اَكْثَرُ مِمَّا اشْتُرِيَ بِهٖ كَانَ ثَمَنُهُ نَقْدًا اَوْ دَيْنًا اَوْ عَرْضًا وَذٰلِكَ اَنَّ مَالَ الْعَبْدِ لَيْسَ عَلٰى سَيِّدِهٖ فِيْهِ زَكٰوةٌ وَاِنْ كَانَتْ لِلْعَبْدِ جَارِيَةٌ اِسْتَحَلَّ فَرْجَهَا بِمِلْكِهٖ اِيَّاهَا وَاِنْ عُتِقَ الْعَبْدُ اَوْ كَاتَبَ تَبِعَهُ مَالُهُ وَاِنْ اَفْلَسَ اَخَذَ الْغُرَمَاءُ مَالَهُ وَلَمْ يُتْبَعْ سَيِّدُهُ بِشَيْءٍ مِنْ دَيْنِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفق ہے کہ خریدار اگر غلام کے مال کی شرط کرے تو وہ اسی کا ہوگا' نقد' قرض یا سامان جو کچھ بھی ہو' معلوم ہو یا نامعلوم۔ غلام کے پاس اگر اس سے زیادہ مال ہو جتنے میں فروخت کیا گیا ہے' خواہ وہ نقد قیمت ہو یا قرض یا اسباب اور اسی لئے غلام کے مال میں آقا پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر غلام کی ایک لونڈی ہو تو ملکیت کے باعث آقا کے لئے اس کی شرمگاہ حلال ہو جائے گی۔ اگر غلام کو آزاد یا مکاتب کیا تو اس کا مال بھی تابع ہوگا کہ اگر وہ مفلس ہو جاتا تو قرض خواہوں کو مل جاتا اور آقا سے اس کے قرض کا مطلقاً مطالبہ نہ ہوتا۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُهْدَةِ

مواخذے کا حکم

[۷۲۶] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَهِشَامَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ كَانَا يَذْكُرَانِ فِيْ خُطْبَتِهِمَا عُهْدَةَ الرَّقِيْقِ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ حِيْنَ يُشْتَرَى الْعَبْدُ اَوِ الْوَلِيْدَةُ وَعُهْدَةَ السَّنَةِ.

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل دونوں نے اپنے خطبے میں بیان فرمایا کہ غلام کی ایک جواب دہی تین دن تک ہے' اس روز سے جس روز لونڈی یا غلام کو خریدا اور دوسری جواب دہی ایک سال ہے۔

قَالَ مَالِكٌ مَا اَصَابَ الْعَبْدُ اَوِ الْوَلِيْدَةُ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ حِيْنَ يُشْتَرَيَانِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْاَيَّامُ الثَّلَاثَةُ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ وَاَنَّ عُهْدَةَ السَّنَةِ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ فَاِذَا مَضَتِ السَّنَةُ فَقَدْ بَرِئَ الْبَائِعُ مِنَ الْعُهْدَةِ كُلِّهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام یا لونڈی میں تین دن تک جو عارضہ نظر آ جائے جبکہ خریداری کے دن سے تین روز پورے ہونے تک وہ فروخت کرنے والے کی طرف سے ہے اور سال بھر والا عہد جنون' جذام اور برص کا ہے۔ اگر ایک سال گزر جائے تو فروخت کرنے والا ہر قسم کی ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا اَوْ وَلِيْدَةً مِنْ اَهْلِ الْمِيْرَاثِ اَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ بِالْبَرَاءَةِ فَقَدْ بَرِئَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَلَا عُهْدَةَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلِمَ عَيْبًا فَكَتَمَهُ فَاِنْ كَانَ عَلِمَ عَيْبًا فَكَتَمَهُ لَمْ تَنْفَعْهُ الْبَرَاءَةُ وَكَانَ ذٰلِكَ الْبَيْعُ مَرْدُوْدًا وَلَا عُهْدَةَ عِنْدَنَا اِلَّا فِي الرَّقِيْقِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میراث پانے والوں یا دوسرے لوگوں نے غلام یا لونڈی کو فروخت کیا' اس شرط پر کہ وہ جواب دہی سے بری ہیں تو وہ ہر عیب سے بری الذمہ ہوں گے اور ان پر کوئی جواب دہی نہیں ہوگی مگر جبکہ عیب کا علم ہو اور انہوں نے چھپایا ہو۔ اگر انہیں عیب کا علم تھا اور اسے چھپایا تو برأت ان کے کام نہیں

Presented by www.ziaraat.com

آئے گی اور یہ بیع باطل قرار پائے گی اور ہمارے نزدیک جواب وہی صرف لونڈی غلام میں ہے۔

۴- باب الْعَيْبِ فِي الرَّقِيقِ

لونڈی غلام میں عیب نکلنے کا حکم

۱۳۱۲ - حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلَامًا لَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَبَاعَهُ بِالْبَرَاءَةِ، فَقَالَ الَّذِي ابْتَاعَهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِالْغُلَامِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهِ لِي، فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَالَ الرَّجُلُ بَاعَنِي عَبْدًا وَبِهِ دَاءٌ لَمْ يُسَمِّهِ. وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعْتُهُ بِالْبَرَاءَةِ. فَقَضَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ لَهُ لَقَدْ بَاعَهُ الْعَبْدَ وَمَا بِهِ دَاءٌ يَعْلَمُهُ، فَأَبَى عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَحْلِفَ وَارْتَجَعَ الْعَبْدَ فَصَحَّ عِنْدَهُ، فَبَاعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ بِأَلْفٍ وَخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ایک غلام کو آٹھ سو درہم میں برأت کے ساتھ فروخت کیا۔ خریدنے والے نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا کہ غلام کو ایک مرض ہے جو آپ نے مجھے نہیں بتایا۔ دونوں جھگڑے کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں لے گئے۔ اس آدمی نے کہا کہ میں نے غلام خریدا جس کو مرض ہے جو مجھے بتایا نہیں گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے برأت کے ساتھ فروخت کیا تھا۔ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ عبداللہ بن عمر اس کا حلف اٹھائیں کہ انہوں نے جب غلام بیچا تو کوئی مرض ایسا نہ تھا جو ان کے علم میں ہو۔ حضرت عبداللہ نے حلف سے انکار کیا۔ غلام لوٹ آیا اور پھر تندرست ہو گیا تو اس کے بعد حضرت عبداللہ نے اسے ایک ہزار پانچ سو درہم میں فروخت کیا۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّ كُلَّ مَنِ ابْتَاعَ وَلِيدَةً فَحَمَلَتْ، أَوْ عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ، وَكُلَّ أَمْرٍ دَخَلَهُ الْفَوْتُ حَتَّى لَا يُسْتَطَاعَ رَدُّهُ، فَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَنَّهُ قَدْ كَانَ بِهِ عَيْبٌ عِنْدَ الَّذِي بَاعَهُ، أَوْ عَلِمَ ذٰلِكَ بِاعْتِرَافٍ مِنَ الْبَائِعِ أَوْ غَيْرِهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ، أَوِ الْوَلِيدَةَ يُقَوَّمُ وَبِهِ الْعَيْبُ الَّذِي كَانَ بِهِ يَوْمَ اشْتَرَاهُ، فَيُرَدُّ مِنَ الثَّمَنِ قَدْرُ مَا بَيْنَ قِيمَتِهِ صَحِيحًا، وَقِيمَتِهِ وَبِهِ ذٰلِكَ الْعَيْبُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو جائے یا غلام خریدے اور اسے آزاد کر دے اور ایسی کوئی وجہ اس کے ساتھ شامل ہو جائے کہ اسے لوٹایا نہ جا سکے تو گواہ کھڑے کئے جائیں گے کہ فروخت کرنے والے کے پاس ہی اس میں عیب تھا یا اس کے معلوم ہونے کا بائع اعتراف کر لے یا کوئی دوسرا۔ پس اس عیب والے غلام یا لونڈی کی خریداری کے روز کی قیمت لگائی جائے گی۔ پس یہ عیب والی قیمت صحیح قیمت سے جتنی کم ہوگی اتنی رقم واپس پھیری جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْعَبْدَ، ثُمَّ يَظْهَرُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ يَرُدُّهُ مِنْهُ، وَقَدْ حَدَثَ بِهِ عِنْدَ الْمُشْتَرِي عَيْبٌ آخَرُ، إِنَّهُ إِذَا كَانَ الْعَيْبُ الَّذِي حَدَثَ بِهِ مُفْسِدًا مِثْلُ الْقَطْعِ، أَوِ الْعَوَرِ، أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْعُيُوبِ الْمُفْسِدَةِ، فَإِنَّ الَّذِي اشْتَرَى الْعَبْدَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يُوضَعَ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ بِقَدْرِ الْعَيْبِ الَّذِي كَانَ بِالْعَبْدِ يَوْمَ اشْتَرَاهُ وُضِعَ عَنْهُ، وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَغْرَمَ قَدْرَ مَا أَصَابَ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ کسی نے غلام خریدا۔ پس اس میں ایسا عیب ظاہر ہوا کہ لوٹایا جا سکتا ہے۔ پھر خریدار کے پاس دوسرا عیب پیدا ہو گیا مثلاً کوئی عضو کٹ گیا یا کانا ہو گیا یا کوئی دوسرا عیب۔ دریں حالات غلام کو صحیح حالت میں خریدنے والا اگر چاہے تو عیب کے مطابق قیمت وضع کرے گا اور اگر چاہے تو غلام کو لوٹا دے اور جو عیب اس کے ہاں پیدا ہوا اس کا تاوان ادا کر دے۔ اگر خریدار کے پاس غلام مر جائے تو غلام کی قیمت لگائی جائے گی اس عیب کے ساتھ جو

Presented by www.ziaraat.com

الْعَبْدَ مِنَ الْعَيْبِ عِنْدَهُ ' ثُمَّ يَرُدُّ الْعَبْدَ فَذٰلِكَ لَهُ ' وَإِنْ [illegible] قِيمَةَ الْعَبْدِ يَوْمَ اشْتَرَاهُ بَعْدَ عَيْبِ مِائَةَ دِينَارٍ ' وَقِيمَتُهُ يَوْمَ اشْتَرَاهُ وَبِهِ الْعَيْبُ ثَمَانُونَ دِينَارًا وُضِعَ عَنِ الْمُشْتَرِي مَا بَيْنَ الْقِيمَتَيْنِ ' وَإِنَّمَا تَكُونُ الْقِيمَةُ يَوْمَ اشْتُرِيَ الْعَبْدُ.

خریداری کے روز موجود تھا۔ پھر اس کی قیمت دیکھی جائے گی۔ [illegible] سے روز عیب سے قبل قیمت خریداری اور خریداری سے روز عیب سے ساتھ اس دیکھی جائے گی تو خریدار مالک سے [illegible] قیمت کا فرق [illegible] لگا لیکن قیمت اس [illegible] کی جائے گی جس روز کہ غلام کو خریدا گیا۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ مَنْ رَدَّ وَلِيدَةً مِنْ عَيْبٍ وَجَدَهُ بِهَا وَكَانَ قَدْ اَصَابَهَا اَنَّهَا اِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَعَلَيْهِ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا ' وَاِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي اِصَابَتِهِ اِيَّاهَا شَيْءٌ ' لِاَنَّهُ كَانَ ضَامِنًا لَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو لونڈی کو عیب کے باعث لوٹائے اور خریدار اس کے ساتھ صحبت کر چکا ہے تو اگر وہ کنواری تھی تو قیمت میں جتنی کمی آئی ہے وہ ادا کرے اور اگر شوہر دیدہ تھی تو صحبت کرنے کے باعث اسے تاوان نہیں دینا پڑے گا۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِيمَنْ بَاعَ عَبْدًا ' اَوْ وَلِيدَةً ' اَوْ حَيَوَانًا بِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَهْلِ الْمِيرَاثِ ' اَوْ غَيْرِهِمْ ' فَقَدْ بَرِيءَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ فِيمَا بَاعَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَلِمَ فِي ذٰلِكَ عَيْبًا فَكَتَمَهُ ' فَاِنْ كَانَ عَلِمَ عَيْبًا فَكَتَمَهُ لَمْ تَنْفَعْهُ تَبْرِئَتُهُ ' وَكَانَ مَا بَاعَ مَرْدُودًا عَلَيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جس نے غلام' لونڈی یا کسی جانور کو برأت کے ساتھ فروخت کیا خواہ وہ اہل میراث سے ہو یا دوسرا' تو وہ اس چیز کے ہر عیب سے بری الذمہ ہو جائے گا ماسوائے اس صورت کے کہ اس کو عیب کا علم ہو اور چھپائے۔ اگر عیب کا اسے علم ہو اور دانستہ چھپایا ہو تو برأت اسے فائدہ نہیں دے گی اور یہ سودا باطل ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْجَارِيَةِ تُبَاعُ بِالْجَارِيَتَيْنِ ' ثُمَّ يُوجَدُ بِاِحْدَى الْجَارِيَتَيْنِ عَيْبٌ تُرَدُّ مِنْهُ ' قَالَ تُقَامُ الْجَارِيَةُ الَّتِي كَانَتْ قِيمَةُ الْجَارِيَتَيْنِ فَيُنْظَرُ كَمْ ثَمَنُهَا ' ثُمَّ تُقَامُ الْجَارِيَتَانِ بِغَيْرِ الْعَيْبِ الَّذِي وَجَدَ بِاِحْدَاهُمَا تُقَامَانِ صَحِيحَتَيْنِ سَالِمَتَيْنِ ' ثُمَّ يُقْسَمُ ثَمَنُ الْجَارِيَةِ الَّتِي بِيعَتْ بِالْجَارِيَتَيْنِ عَلَيْهِمَا بِقَدْرِ ثَمَنِهِمَا حَتّٰى يَقَعَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حِصَّتُهَا مِنْ ذٰلِكَ عَلَى الْمُرْتَفِعَةِ بِقَدْرِ اِرْتِفَاعِهَا ' وَعَلَى الْاُخْرٰى بِقَدْرِهَا ' ثُمَّ يُنْظَرُ اِلَى الَّتِي بِهَا الْعَيْبُ فَيُرَدُّ بِقَدْرِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا مِنْ تِلْكَ الْحِصَّةِ اِنْ كَانَتْ كَثِيرَةً اَوْ قَلِيلَةً ' وَاِنَّمَا تَكُونُ قِيمَةُ الْجَارِيَتَيْنِ عَلَيْهِ يَوْمَ قَبْضِهِمَا.

امام مالک نے اس لونڈی کے متعلق فرمایا جو دو لونڈیوں کے بدلے فروخت کی گئی۔ پھر ان میں سے ایک کے اندر ایسا عیب پایا گیا جس کی وجہ سے وہ پھر سکتی ہے' فرمایا کہ اس لونڈی کی قیمت لگائی جائے گی جو دونوں لونڈیوں کے برابر تھی۔ دیکھا جائے گا کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ پھر دونوں لونڈیوں کی قیمت لگائی جائے گی اس عیب کے بغیر جو ان میں سے ایک کے اندر پایا گیا۔ پھر ان کی صحیح سالم کی قیمت لگائی جائے گی۔ پھر دیکھا جائے گا کہ اس ایک لونڈی کی قیمت ان دونوں لونڈیوں سے کتنی زیادہ ہے۔ پھر زائد رقم کو ان دونوں لونڈیوں کی قیمت پر تقسیم کریں گے اور دیکھیں گے کہ صحیح سالم کی قیمت کیا بنی اور عیب والی کی کتنی۔ پھر عیب والی کو دیکھ کر جتنا اس پر حصہ پڑا اس کے حساب سے واپس لوٹا دی جائے گی خواہ وہ قلیل حصہ ہو یا کثیر اور ان دونوں لونڈیوں کی قبضے کے

Presented by www.ziaraat.com

روز کی قیمت لگائی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَيُوَاجِرُهُ بِالْجَارِيَةِ الْعَشَرَةِ وَالْعَشَرَةِ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا يُرَدُّ مِنْهُ إِنَّهُ يَرُدُّهُ بِذَلِكَ الْعَيْبِ، وَتَكُونُ لَهُ إِجَارَتُهُ وَغَلَّتُهُ وَهٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ الْجَمَاعَةُ بِبَلَدِنَا، وَذٰلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ عَبْدًا فَبَنَى لَهُ دَارًا قِيمَةُ بِنَائِهَا ثَمَنُ الْعَبْدِ أَضْعَافًا، ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا يُرَدُّ مِنْهُ رَدَّهُ وَلَا يُحْسَبُ لِلْعَبْدِ عَلَيْهِ إِجَارَةٌ فِيمَا عَمِلَ لَهُ، فَكَذٰلِكَ تَكُونُ لَهُ إِجَارَتُهُ إِذَا أَجَرَهُ مِنْ غَيْرِهِ لِأَنَّهُ ضَامِنٌ لَهُ، وَهٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی عقد میں کئی غلام خریدے، پھر ان میں سے ایک غلام چوری کا نکل آیا یا ایک غلام کے اندر کوئی عیب پایا گیا تو یہ دیکھا جائے گا کہ جو غلام چوری کا نکلا یا جس میں عیب پایا گیا کہ کیا وہ سب غلاموں میں عمدہ یا زیادہ قیمتی ہے جس کے باعث خریدا گیا یا لوگوں کے نزدیک اس کے اندر کوئی خاص خوبی ہے؟ ایسا ہے تو وہ ساری بیع فسخ ہوگی۔ اور اگر جس کو چور پایا گیا یا جس میں عیب نکلا وہ دوسرے غلاموں سے معمولی شمار ہوتا ہے اور اس غلام کی وجہ سے سودا نہیں ہوا اور نہ لوگوں کے نزدیک اس کے اندر کوئی خاص خوبی ہے تو جس میں عیب پایا گیا یا چوری کا نکلا تو اس غلام کو اتنی ہی قیمت پر واپس کر دیا جائے گا جتنے میں اسے خریدا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَنِ ابْتَاعَ رَقِيقًا فِي صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ فَوَجَدَ فِي ذٰلِكَ الرَّقِيقِ عَبْدًا مَسْرُوقًا، أَوْ وَجَدَ بِعَبْدٍ مِنْهُمْ عَيْبًا، إِنَّهُ يُنْظَرُ فِيمَا وَجَدَ مَسْرُوقًا، أَوْ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا، فَإِنْ كَانَ هُوَ وَجْهَ ذٰلِكَ الرَّقِيقِ، أَوْ أَكْثَرَهُ ثَمَنًا، أَوْ مِنْ أَجْلِهِ اشْتَرَى، وَهُوَ الَّذِي فِيهِ الْفَضْلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَانَ ذٰلِكَ الْبَيْعُ مَرْدُودًا كُلُّهُ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي وَجَدَ مَسْرُوقًا، أَوْ وُجِدَ بِهِ الْعَيْبُ مِنْ ذٰلِكَ الرَّقِيقِ فِي الشَّيْءِ الْيَسِيرِ مِنْهُ لَيْسَ هُوَ وَجْهَ ذٰلِكَ الرَّقِيقِ، وَلَا مِنْ أَجْلِهِ اشْتَرَى، وَلَا فِيهِ الْفَضْلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ رُدَّ ذٰلِكَ الَّذِي وُجِدَ بِهِ الْعَيْبُ، أَوْ وُجِدَ مَسْرُوقًا بِعَيْنِهِ بِقَدْرِ قِيمَتِهِ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي اشْتَرَى بِهِ أُولٰئِكَ الرَّقِيقَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی عقد میں کئی غلام خریدے، پھر ان میں سے ایک غلام چوری کا نکل آیا یا ایک غلام کے اندر کوئی عیب پایا گیا تو یہ دیکھا جائے گا کہ جو غلام چوری کا نکلا یا جس میں عیب پایا گیا کہ کیا وہ سب غلاموں میں عمدہ یا زیادہ قیمتی ہے جس کے باعث خریدا گیا یا لوگوں کے نزدیک اس کے اندر کوئی خاص خوبی ہے؟ ایسا ہے تو وہ ساری بیع فسخ ہوگی۔ اور اگر جس کو چور پایا گیا یا جس میں عیب نکلا وہ دوسرے غلاموں سے معمولی شمار ہوتا ہے اور اس غلام کی وجہ سے سودا نہیں ہوا اور نہ لوگوں کے نزدیک اس کے اندر کوئی خاص خوبی ہے تو جس میں عیب پایا گیا یا چوری کا نکلا تو اس غلام کو اتنی ہی قیمت پر واپس کر دیا جائے گا جتنے میں اسے خریدا تھا۔

۵- بَابُ مَا يُفْعَلُ فِي الْوَلِيدَةِ إِذَا بِيعَتْ وَالشَّرْطُ فِيهَا

اگر لونڈی کو شرط لگا کر بیچا جائے

[۷۲۸] أَثَرٌ- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ ابْتَاعَ جَارِيَةً مِنِ امْرَأَتِهِ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ، وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنَّكَ إِنْ بِعْتَهَا فَهِيَ لِي بِالثَّمَنِ الَّذِي تَبِيعُهَا بِهِ، فَسَأَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے اپنی بیوی حضرت زینب ثقفیہ سے ایک لونڈی خریدی۔ انہوں نے شرط رکھی کہ جتنی قیمت پر آپ اسے فروخت کریں اتنے داموں میری ہوگی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے اس کا حضرت عمر سے ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس میں ایک بھی شرط ہو اس سے صحبت نہ کرنا۔

Presented by www.ziaraat.com

بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُقْرَبُهَا ' وَفِيهَا شَرْطٌ لِأَحَدٍ.

[۷۲۹۶] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا بَأْسَ اَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ وَلِيدَةً اِنْ شَاءَ وَاِنْ شَاءَ بَاعَهَا وَاِنْ شَاءَ وَهَبَهَا ' وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا ' وَاِنْ شَاءَ صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی اس لونڈی سے صحبت کرنا چاہے تو کرلے اور چاہے فروخت کر دے اور چاہے ہبہ کر دے اور چاہے جو کرنا چاہے کرے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيمَنِ اشْتَرَى جَارِيَةً عَلَى شَرْطِ اَنْ لَا يَبِيعَهَا ' وَلَا يَهَبَهَا ' اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الشُّرُوطِ ' فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْمُشْتَرِي اَنْ يَطَأَهَا ' وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا يَجُوزُ لَهُ اَنْ يَبِيعَهَا وَلَا اَنْ يَهَبَهَا ' فَاِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ ذٰلِكَ مِنْهَا ' فَلَمْ يَمْلِكْهَا مِلْكًا تَامًّا لِاَنَّهُ قَدِ اسْتُثْنِيَ عَلَيْهِ فِيهَا مَا مَلَكَهُ بِيَدِ غَيْرِهِ ' فَاِذَا دَخَلَ هٰذَا الشَّرْطُ لَمْ يَصْلُحْ ' وَكَانَ بَيْعًا مَكْرُوهًا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اس شرط پر لونڈی خریدی کہ نہ اسے بیچے گا اور نہ ہبہ کرے گا وغیرہ ایسی ہی شرط کے ساتھ تو خریدنے والے کو اس سے صحبت کرنا درست نہیں اور اسے فروخت یا ہبہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ اس صورت میں وہ پوری طرح اس کا مالک نہ ہوا کیونکہ مکمل اختیار نہیں رکھتا۔ چونکہ اس کا کچھ اختیار دوسرے کے ہاتھ میں رہا۔ لہٰذا ایسی شرط کا شامل کرنا درست نہیں اور ایسی بیع مکروہ قرار پائے گی۔

٦- بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ وَلِيدَةً وَلَهَا زَوْجٌ

خاوند والی لونڈی سے وطی کی ممانعت ہے

[۷۳۰] **اَثَرٌ - حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ اَهْدٰى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِيَةً وَلَهَا زَوْجٌ ابْتَاعَهَا بِالْبَصْرَةِ ' فَقَالَ عُثْمَانُ لَا اُقْرِبُهَا حَتّٰى يُفَارِقَهَا زَوْجُهَا ' فَاَرْضَى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا.

عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عثمان کی خدمت میں ایک لونڈی کو تحفے کے طور پر پیش کیا۔ اس کا خاوند بھی تھا اور لونڈی کو بصرے سے خریدا تھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ جب تک اس کا خاوند چھوڑ نہ دے میں اس کے نزدیک نہیں جاؤں گا۔ ابن عامر نے اس کے خاوند کو راضی کرلیا تو اس نے لونڈی کو چھوڑ دیا۔

[۷۳۱] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اِبْتَاعَ وَلِيدَةً ' فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ ' فَرَدَّهَا.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک لونڈی خریدی۔ معلوم ہوا کہ وہ خاوند والی ہے تو اسے واپس کر دیا۔

٧- بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَمَرِ الْمَالِ يُبَاعُ اَصْلُهُ

درخت بیچا گیا تو پھل اس میں شامل نہیں

۵۵۳- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ ' فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ ' اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

صحیح البخاری (۲۲۰۴) صحیح مسلم (۳۸۷۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تابیر کیا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کے پھل بائع کے ہوں گے مگر یہ کہ خریدار ان کی شرط کرلے۔

Presented by www.ziaraat.com

۸- بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

پھلوں کو پختگی ظاہر ہونے تک

۵۵۴ **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

صحیح البخاری (۲۱۹۴) صحیح مسلم (۳۸۴۰)

[illegible] اللہ ﷺ نے پھلوں کو بیچنے سے اس وقت تک پختگی ظاہر نہ ہو بائع اور مشتری کو منع فرمایا ہے۔

۵۵۵- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ، فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تُزْهِيْ؟ فَقَالَ حِيْنَ تَحْمَرُّ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ؟

صحیح البخاری (۲۱۹۸) صحیح مسلم (۳۹۵۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خوش رنگ ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! خوش رنگ ہونا کیا ہے؟ فرمایا: جب سرخ ہو جائے اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ پکنے دے تو تم کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لو گے؟

۵۵۶- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ہر آفت سے نجات پا جائیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَبَيْعُ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا مِنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنا دھوکے کی تجارت ہے۔

[۷۳۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهٗ كَانَ لَا يَبِيْعُ ثِمَارَهٗ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا.

خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھلوں کو نہ بیچتے یہاں تک کہ ثریا کے تارے نکلنے لگتے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْ بَيْعِ الْبَطِّيْخِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخَرْبِزِ وَالْجَزَرِ اِنَّ بَيْعَهٗ اِذَا بَدَا صَلَاحُهٗ حَلَالٌ جَائِزٌ، ثُمَّ يَكُوْنُ لِلْمُشْتَرِيْ مَا يَنْبُتُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ثَمَرُهٗ وَيَهْلِكَ، وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتٌ يُوَقَّتُ، وَذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَهٗ مَعْرُوْفٌ عِنْدَ النَّاسِ، وَرُبَّمَا دَخَلَتْهُ الْعَاهَةُ فَقَطَعَتْ ثَمَرَتَهٗ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ، فَاِذَا دَخَلَتْهُ الْعَاهَةُ بِجَائِحَةٍ تَبْلُغُ الثُّلُثَ فَصَاعِدًا كَانَ ذٰلِكَ مَوْضُوْعًا عَنِ الَّذِيْ ابْتَاعَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک خربوزے، ککڑی، دوسرے خربوزے اور گاجر کی بیع کا یہ حکم ہے کہ بہتری معلوم ہونے پر ان کی بیع حلال و جائز ہے۔ پھر جو لگیں گے وہ پھلوں کے ختم ہونے یا ہلاک ہونے تک مشتری کے ہوں گے اور اس کی کوئی مقررہ مدت نہیں ہے بلکہ لوگوں کے دستور کے مطابق ہے اور بعض اوقات کوئی آفت آ کر پھلوں کو ضائع کر دیتی ہے اس وقت کے آنے سے پہلے کوئی آفت آ جائے تو مقررہ قیمت کے تہائی تک مجرا کیا جا سکتا ہے کہ اسے خریدار وضع کر لے گا۔

۹- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ

عریہ کے فروخت کرنے کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

۵۵۷- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ' عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِیَّۃِ اَنْ یَبِیْعَھَا بِخَرْصِھَا.

صحیح البخاری (۲۱۸۸) صحیح مسلم (۳۸۶۳، ۳۸۵۵)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اندازے سے میوے فروخت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۵۵۸- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ ' عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ مَوْلَی ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ ' عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِھَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ ' اَوْ فِیْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ.

یَشُکُّ دَاوٗدُ قَالَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ ' اَوْ دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ. صحیح البخاری (۲۱۹۰) صحیح مسلم (۳۸۶۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اندازے سے بیع عرایا (میووں) کی اجازت مرحمت فرمائی ہے جبکہ وہ پانچ وسق سے کم یا تقریباً پانچ وسق ہوں۔

داؤد کو شک ہے' فرمایا کہ پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم۔

قَالَ مَالِکٌ وَاِنَّمَا تُبَاعُ الْعَرَایَا بِخَرْصِھَا مِنَ التَّمْرِ یُتَحَرّٰی ذٰلِکَ وَیُخْرَصُ فِیْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ وَاِنَّمَا اُرْخِصَ فِیْہِ لِاَنَّہٗ اُنْزِلَ بِمَنْزِلَۃِ التَّوْلِیَۃِ وَالْاِقَالَۃِ وَالشِّرْکِ ' وَلَوْ کَانَ بِمَنْزِلَۃِ غَیْرِہٖ مِنَ الْبُیُوْعِ مَا اَشْرَکَ اَحَدٌ اَحَدًا فِیْ طَعَامِہٖ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ ' وَلَا اَقَالَہٗ مِنْہُ ' وَلَا وَلّٰہُ اَحَدًا حَتّٰی یَقْبِضَہُ الْمُبْتَاعُ.

امام مالک نے فرمایا کہ میووں کا درختوں پر اندازہ کر لیا جائے گا کیونکہ اس کی اجازت دی گئی ہے اور اسے تولیہ' اقالہ اور شراکت کی طرح شمار کیا گیا ہے۔ اگر یہ دوسری بیوع کی طرح ہوتا تو جیسے کھانے کی چیزوں کا تولیہ' اقالہ یا شرکت خریدار کے قبضے سے پہلے درست نہیں اسی طرح اس کا بھی درست نہ ہوتا۔

۱۰ - بَابُ الْجَائِحَۃِ فِیْ بَیْعِ الثِّمَارِ وَالزَّرْعِ

پھلوں اور کھیتی کی بیع میں آفت آنے کا بیان

۵۵۹- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ اَبِی الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ اُمِّہٖ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّہٗ سَمِعَھَا تَقُوْلُ ابْتَاعَ رَجُلٌ ثَمَرَ حَائِطٍ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ' فَعَالَجَہٗ وَقَامَ فِیْہِ حَتّٰی تَبَیَّنَ لَہُ النُّقْصَانُ ' فَسَاَلَ رَبَّ الْحَائِطِ اَنْ یَضَعَ لَہٗ اَوْ اَنْ یُقِیْلَہٗ ' فَحَلَفَ اَنْ لَا یَفْعَلَ ' فَذَھَبَتْ اُمُّ الْمُشْتَرِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ' فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَہٗ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَاَلّٰی اَنْ لَا یَفْعَلَ خَیْرًا. فَسَمِعَ بِذٰلِکَ رَبُّ الْحَائِطِ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ھُوَ لَہٗ. صحیح البخاری (۲۷۰۵) صحیح مسلم (۳۹۶۰)

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے کسی باغ کے پھل خریدے' اس نے بہتری کی تدبیر کی لیکن بالآخر نقصان ہوا۔ اس نے باغ کے مالک سے کہا کہ قیمت کچھ گھٹا دو یا واپس کر لو۔ اس نے قسم کھائی کہ ایسا نہیں کرے گا۔ پس خریدار کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی اس نے قسم کھائی کہ بھلائی نہیں کرے گا؟ یہ بات باغ والے نے سنی تو عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے اس کی بات منظور ہے۔

[۷۳۳] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّہٗ بَلَغَہٗ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَضٰی بِوَضْعِ الْجَائِحَۃِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عمر بن عبدالعزیز نے خریدار کے نقصان کو پورا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ: [illegible] الْمُشْتَرِي الثُّلُثَ فَصَاعِدًا، وَلَا يَكُونُ مَا دُونَ ذٰلِكَ [illegible]

[illegible] فرمایا کہ [illegible] تہائی یا اس سے زیادہ [illegible]

۱۱ - بَابُ مَا يَجُوزُ فِي اسْتِثْنَاءِ الثَّمَرِ

باغ کے پھلوں کو بیچ سے مستثنیٰ کرنا جائز ہے

[۷۳۴] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَبِيعُ ثَمَرَ حَائِطِهٖ وَيَسْتَثْنِي مِنْهُ.

ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ قاسم بن محمد اپنے باغ کے پھلوں کو فروخت کرتے تو بعض کو مستثنیٰ کرلیا کرتے۔

[۷۳۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّ جَدَّهٗ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ بَاعَ ثَمَرَ حَائِطٍ لَهٗ يُقَالُ لَهُ الْاَفْرَقُ بِاَرْبَعَةِ الْاٰفِ دِرْهَمٍ، وَاسْتَثْنٰى مِنْهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ تَمْرًا.

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ ان کے جدامجد محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے باغ کے پھل بیچے جس کو افراق کہا جاتا تھا' چار ہزار درہم میں اور آٹھ سو درہم کی کھجوریں اس سے مستثنیٰ کر لیں۔

[۷۳۶] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ، اَنَّ اُمَّهٗ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ تَبِيعُ ثِمَارَهَا وَتَسْتَثْنِي مِنْهَا.

حضرت عبدالرحمٰن بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن اپنے (باغ کے) پھل فروخت کرتے ہوئے ان میں سے استثناء کرلیتی تھیں۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا بَاعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اَنَّ لَهٗ اَنْ يَسْتَثْنِيَ مِنْ ثَمَرِ حَائِطِهٖ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ ثُلُثِ الثَّمَرِ لَا يُجَاوِزُ ذٰلِكَ، وَمَا كَانَ دُوْنَ الثُّلُثِ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جب کوئی اپنے باغ کا پھل بیچے تو اسے حق ہے کہ اپنے باغ کے پھل میں تہائی تک مستثنیٰ کرلے اور اس سے تجاوز نہ کرے' ہاں تہائی سے کم میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَاَمَّا الرَّجُلُ يَبِيعُ ثَمَرَ حَائِطِهٖ وَيَسْتَثْنِي مِنْ ثَمَرِ حَائِطِهٖ ثَمَرَ نَخْلَةٍ، اَوْ نَخَلَاتٍ يَخْتَارُهَا وَيُسَمِّي عَدَدَهَا، فَلَا اَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا، لِاَنَّ رَبَّ الْحَائِطِ اِنَّمَا اسْتَثْنٰى شَيْئًا مِنْ ثَمَرِ حَائِطِ نَفْسِهٖ، وَاِنَّمَا ذٰلِكَ شَيْءٌ احْتَبَسَهٗ مِنْ حَائِطِهٖ، وَاَمْسَكَهٗ لَمْ يَبِعْهُ، وَبَاعَ مِنْ حَائِطِهٖ مَا سِوٰى ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو اپنے باغ کا پھل بیچے اور اس میں سے کچھ پھل مستثنیٰ کرے نیز ایک دو درخت بھی نہ بیچے اور ان کی تعداد بتادے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ مالک نے جن درختوں سے مستثنیٰ کیا ہے گویا انہیں بیچا ہی نہیں اور بلکہ روک لیا ہے اور ان کے سوا باقی باغ کے پھل بیچے ہیں۔

۱۲ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ التَّمْرِ

کھجوروں کی مکروہ بیع

۵۶۰- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ عَامِلَكَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور کے بدلے کھجور برابر بیچو۔ عرض کی گئی کہ آپ کا عامل خیبر تو ایک صاع دو صاع کھجوروں کے بدلے لیتا ہے۔ آپ نے

Presented by www.ziaraat.com

عَلٰى خَيْبَرَ يَأْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ادْعُوْهُ لِيْ ، فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَأْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ؟ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا [illegible] فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا

فرمایا کہ اسے میرے پاس بلاؤ۔ اسے بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم [illegible] صاع لیتے ہو [illegible] عرض [illegible] یا رسول اللہ! [illegible] صاع لیتا ہوں [illegible] کھجوروں سے [illegible] فرمایا کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] کھجوروں کو [illegible] کے خرید لو۔

۵۶۱- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، لَا تَفْعَلْ ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا .

صحیح البخاری (۲۲۰۱) صحیح مسلم (۴۰۵۷۔۴۰۵۸)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تو وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا خیبر میں ساری کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم! نہیں، ہم اپنی دو صاع کے بدلے ایک صاع اور تین صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ گھٹیا کھجوروں کو دراہم سے بیچ دو اور پھر عمدہ کھجوریں نقدی سے خرید لو۔

۵۶۲- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ اَخْبَرَهُ ، اَنَّهُ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ اَيَّتُهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ الْبَيْضَاءُ ، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ ، وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسْاَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ؟ فَقَالُوْا نَعَمْ ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ .

سنن ابو داؤد (۳۳۵۹) سنن ترمذی (۱۲۲۵) سنن نسائی (۴۵۵۹) سنن ابن ماجہ (۲۲۶۴)

ابوعیاش زید نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے سلت کے بدلے بیضاء لینے کے متعلق پوچھا۔ فرمایا: دونوں میں سے کون سا غلہ بہتر ہے؟ عرض کی: بیضاء۔ آپ نے اس سے منع فرمایا اور حضرت سعد نے بتایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے تازی کھجوروں کے بدلے خشک کھجوریں لینے کے متعلق پوچھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تازہ کھجوروں کا سوکھ کر وزن گھٹتا ہے؟ عرض کی گئی: ہاں تو آپ نے اس سے منع فرمادیا۔

۱۳ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

مزابنہ اور محاقلہ بیع کا بیان

۵۶۳- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ ، وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا ، وَبَيْعُ الْكَرْمِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ اندازے سے کھجور کے بدلے کھجور بیچنے کو مزابنہ کہتے ہیں۔ اسی طرح انگور کے بدلے

Presented by www.ziaraat.com

بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا. صحیح البخاری (۲۱۸۵) صحیح مسلم (۳۸۷۰)

کشمش خریدنے کو۔

۵۶۴ **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِيْ أَحْمَدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ، وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالْحِنْطَةِ. صحیح البخاری (۲۱۸۶) صحیح مسلم (۳۹۱۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ کہ کھجور کا پھل ابھی کھجور کے درخت پر ہی ہو اور اسے توڑ کر اس کے بدلے میں خشک کھجور خریدی جائے اور محاقلہ یہ کہ کھیت کو گندم کے بدلے دینا۔

۵۶۵- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمُحَاقَلَةُ اشْتِرَاءُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ، وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْحِنْطَةِ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ تو کھجور کے بدلے کھجور خریدنا ہے اور محاقلہ کھیتی کے بدلے گندم یا گندم لے کر زمین کرائے پر دینا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَسَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ اسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے سونے کے بدلے زمین کرائے پر دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَتَفْسِيْرُ الْمُزَابَنَةِ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْجِزَافِ الَّذِيْ لَا يُعْلَمُ كَيْلُهُ، وَلَا وَزْنُهُ، وَلَا عَدَدُهُ أُبْتِيْعَ بِشَيْءٍ مُسَمًّى مِنَ الْكَيْلِ، أَوِ الْوَزْنِ، أَوِ الْعَدَدِ، وَذٰلِكَ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الطَّعَامُ الْمُصَبَّرُ الَّذِيْ لَا يُعْلَمُ كَيْلُهُ مِنَ الْحِنْطَةِ، أَوِ التَّمْرِ، أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَطْعِمَةِ، أَوْ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ السِّلْعَةُ مِنَ الْحِنْطَةِ، أَوِ النَّوٰى، أَوِ الْقَضْبِ، أَوِ الْعُصْفُرِ، أَوِ الْكُرْسُفِ، أَوِ الْكَتَّانِ، أَوِ الْقَزِّ، أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ السِّلَعِ، لَا يُعْلَمُ كَيْلُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، وَلَا وَزْنُهُ، وَلَا عَدَدُهُ، فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ لِرَبِّ تِلْكَ السِّلْعَةِ كِلْ سِلْعَتَكَ هٰذِهِ، أَوْ مُرْ مَنْ يَكِيْلُهَا، أَوْ زِنْ مِنْ ذٰلِكَ مَا يُوْزَنُ، أَوْ عُدَّ مِنْ ذٰلِكَ مَا كَانَ يُعَدُّ، فَمَا نَقَصَ عَنْ كَيْلِ كَذَا وَكَذَا صَاعًا لِتَسْمِيَةٍ يُسَمِّيْهَا، أَوْ وَزْنِ كَذَا وَكَذَا رِطْلًا أَوْ عَدَدِ كَذَا وَكَذَا فَمَا نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ فَعَلَيَّ غُرْمُهُ لَكَ

امام مالک کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ کی تفسیر یہ ہے کہ اندازہ کی ہوئی کسی چیز کو جس کی تول یا وزن یا تعداد معلوم نہ ہو اس کی کسی ایسی چیز کے ساتھ خرید و فروخت کرنا جس کی تول یا وزن معلوم ہو۔ مثلاً کوئی آدمی دوسرے سے کہے کہ اپنے اس ڈھیر کا اندازہ کرو جس کی تول معلوم نہیں ہے خواہ ڈھیر گندم کھجور یا ان جیسی کھانے کی کسی چیز کا ہو یا اس آدمی کا کوئی اور سامان ہو جیسے گندم یا گٹھلیاں یا لکڑیوں کا گٹھا کسم روئی یا کتان یا ابریشم وغیرہ کسی بھی چیز کا ڈھیر ہو جس کی نہ تول معلوم ہے اور نہ وزن اور نہ گنتی۔ اس سامان والے سے وہ آدمی کہتا ہے کہ اپنے اس سامان کو تولو یا گنو۔ پس اندازے کی تول کے بعد وزن کرنے پر جو وزن نکلے یا گننے پر جہاں تک شمار پہنچے اندازے کے مقابلے میں جتنے صاع کم نکلے یا جتنے رطل وزن گھٹے یا گنتی میں جتنا کم واقع ہو تو اس کی کمی کا تاوان میں ادا کر دوں گا یہاں تک کہ اس اندازے کے برابر کر دوں گا اور اگر زائد نکلے تو میرا ہوگا کیونکہ میں نقصان کی ضمانت اسی لیے دے رہا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

حَتّٰى أُوَفِّيَكَ تِلْكَ التَّسْمِيَةَ، فَمَا زَادَ عَلٰى تِلْكَ التَّسْمِيَةِ فَهُوَ [illegible] يَكُوْنَ لِيْ مَا زَادَ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بَيْعًا وَلٰكِنَّهُ الْمُخَاطَرَةُ وَالْغَرَرُ وَالْقِمَارُ يَدْخُلُ هٰذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ شَيْئًا بِشَيْءٍ أَخْرَجَهُ، وَلٰكِنَّهُ ضَمِنَ لَهُ مَا سُمِّيَ مِنْ ذٰلِكَ الْكَيْلِ، أَوِ الْوَزْنِ، أَوِ الْعَدَدِ عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ لَهُ مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَإِنْ نَقَصَتْ تِلْكَ السِّلْعَةُ عَنْ تِلْكَ التَّسْمِيَةِ أَخَذَ مِنْ مَالِ صَاحِبِهِ مَا نَقَصَ بِغَيْرِ ثَمَنٍ، وَلَا هِبَةٍ طَيِّبَةٍ بِهَا نَفْسُهُ، فَهٰذَا يُشْبِهُ الْقِمَارَ، وَمَا كَانَ مِثْلُ هٰذَا مِنَ الْأَشْيَاءِ فَذٰلِكَ يَدْخُلُهُ.

کہ جتنا زائد نکلے وہ میرا ہوگا۔ پس یہ تجارت نہیں بلکہ خطرناک [illegible] زائد اس کا ہوگا اور اگر وہ سامان مقررہ اندازے سے کم نکلے گا تو دوسرے ساتھی کے سامان میں سے اتنا بغیر قیمت دیے یا ہبہ کیے اس کے دل کی خوشی سے لے گا۔ یہ جوأ سے مشابہت ہے اور چیزوں کی ایسی خرید وفروخت اسی حکم میں داخل ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَهُ الثَّوْبُ أَضْمَنُ لَكَ مِنْ ثَوْبِكَ هٰذَا كَذَا وَكَذَا ظِهَارَةَ قَلَنْسُوَةٍ قَدْرُ كُلِّ ظِهَارَةٍ كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ يُسَمِّيْهِ، فَمَا نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ فَعَلَيَّ غُرْمُهُ حَتّٰى أُوَفِّيَكَ، وَمَا زَادَ فَلِيْ، أَوْ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ أَضْمَنُ لَكَ مِنْ ثِيَابِكَ هٰذِهِ كَذَا وَكَذَا قَمِيْصًا ذَرْعُ كُلِّ قَمِيْصٍ كَذَا وَكَذَا، فَمَا نَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ فَعَلَيَّ غُرْمُهُ، وَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَلِيْ، أَوْ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَهُ الْجُلُوْدُ مِنْ جُلُوْدِ الْبَقَرِ، أَوِ الْإِبِلِ أُقَطِّعُ جُلُوْدَكَ هٰذِهِ نِعَالًا عَلٰى إِمَامٍ يُرِيْهِ إِيَّاهُ فَمَا نَقَصَ مِنْ مِائَةِ زَوْجٍ فَعَلَيَّ غُرْمُهُ، وَمَا زَادَ فَهُوَ لِيْ بِمَا ضَمِنْتُ لَكَ. وَمِمَّا يُشْبِهُ ذٰلِكَ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ عِنْدَهُ حَبُّ الْبَانِ أَعْصُرُ حَبَّكَ هٰذَا فَمَا نَقَصَ مِنْ كَذَا وَكَذَا رِطْلًا فَعَلَيَّ أَنْ أُعْطِيَكَهُ، وَمَا زَادَ فَهُوَ لِيْ، فَهٰذَا كُلُّهُ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنَ الْأَشْيَاءِ، أَوْ ضَارَعَهُ مِنَ الْمُزَابَنَةِ الَّتِيْ لَا تَصْلُحُ، وَلَا تَجُوْزُ، وَكَذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَهُ الْخَبَطُ، أَوِ النَّوٰى، أَوِ الْكُرْسُفُ، أَوِ الْكَتَّانُ، أَوِ الْقَضْبُ، أَوِ الْعُصْفُرُ أَبْتَاعُ مِنْكَ هٰذَا الْخَبَطَ بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ خَبَطٍ يُخْبَطُ مِثْلَ خَبَطِهِ، أَوْ هٰذَا النَّوٰى بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ نَوًى مِثْلِهِ، وَفِي

امام مالک نے یہ بھی فرمایا کہ اگر ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا اتنی ٹوپیوں کے لئے کافی ہو جائے گا کیونکہ ایک ٹوپی پر اتنا کپڑا لگتا ہے۔ اگر یہ کم رہ جائے تو تمہارا نقصان میں پورا کروں گا یا ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ اس کپڑے میں اتنی قمیصیں بنیں گی کیونکہ قمیص پر اتنا کپڑا لگتا ہے۔ اگر کم رہ جائے تو نقصان میں پورا کروں گا اور اگر بڑھ جائے تو میرا ہے یا ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ جس کے پاس گائے یا اونٹ کی کھالیں ہوں کہ میرے سامنے ان کے جوتے بناؤ۔ اگر ایک سو جوڑوں سے گھٹ جائیں تو میں پورے کروں گا اور زائد رہے تو میں لے لوں گا کیونکہ میں نے ضمانت دی ہے۔ اسی طرح اگر ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ یہ تل ہیں۔ ان کا تیل نکالو۔ اگر اتنے رطل سے کم ہوا تو میں پورا کروں گا۔ اور اگر زائد رہا تو میں لے لوں گا۔ چیزوں اور سامان کے یہ تمام سودے ایسے ہیں جن کی مزابنہ سے مشابہت ہے جو درست اور جائز نہیں اور اسی طرح جب ایک آدمی دوسرے سے کہے جس کے پاس گٹھلیوں یا روئی یا کتان یا لکڑیوں یا کسم کا ڈھیر ہو کہ میں تمہارے اس ڈھیر کو اتنے صاع کے بدلے خریدتا ہوں یا اس ڈھیر کے بدلے جو تمہارے ڈھیر جیسا ہے یا اتنے صاع گٹھلیوں کے بدلے جو تمہاری گٹھلیوں جیسی ہیں یا کسم اور روئی اور کتان اور لکڑیوں کے بدلے جو ان جیسی ہیں۔ تو جیسا ہم نے بتایا ہے اس کے مطابق یہ تمام سودے مزابنہ کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

الْعُصْفُرِ ' وَالْكُرْسُفِ ' وَالْكَتَّانِ ' وَالْقَضْبِ مِثْلَ ذٰلِكَ ' لوٹتے ہیں۔

۱۴ بَابُ جَامِعِ بَيْعِ الثَّمَرِ

پھلوں کی بیع کے دیگر مسائل

قَالَ مَالِكٌ مَنِ اشْتَرٰى ثَمَرًا مِنْ نَخْلٍ مُسَمَّاةٍ ' أَوْ حَائِطٍ مُسَمًّى ' أَوْ لَبَنًا مِنْ غَنَمٍ مُسَمَّاةٍ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ يُؤْخَذُ عَاجِلًا يَشْرَعُ الْمُشْتَرِيْ فِيْ أَخْذِهِ عِنْدَ دَفْعِهِ الثَّمَنَ ' وَإِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ رَاوِيَةِ زَيْتٍ يَبْتَاعُ مِنْهَا رَجُلٌ بِدِيْنَارٍ ' أَوْ دِيْنَارَيْنِ ' وَيُعْطِيْهِ ذَهَبَهُ ' وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ أَنْ يَكِيْلَ لَهُ مِنْهَا ' فَهٰذَا لَا بَأْسَ بِهِ ' فَإِنِ انْشَقَّتِ الرَّاوِيَةُ ' فَذَهَبَ زَيْتُهَا فَلَيْسَ لِلْمُبْتَاعِ إِلَّا ذَهَبُهُ ' وَلَا يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا بَيْعٌ ' وَأَمَّا كُلُّ شَيْءٍ كَانَ حَاضِرًا يُشْتَرٰى عَلٰى وَجْهِهِ مِثْلُ اللَّبَنِ إِذَا حُلِبَ وَالرُّطَبِ يُسْتَجْنٰى فَيَأْخُذُ الْمُبْتَاعُ يَوْمًا بِيَوْمٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ ' فَإِنْ فَنِيَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَ الْمُشْتَرِيْ مَا اشْتَرٰى رَدَّ عَلَيْهِ الْبَائِعُ مِنْ ذَهَبِهِ بِحِسَابِ مَا بَقِيَ لَهُ ' أَوْ يَأْخُذُ مِنْهُ الْمُشْتَرِيْ سِلْعَةً بِمَا بَقِيَ لَهُ يَتَرَاضَيَانِ عَلَيْهَا ' وَلَا يُفَارِقُهُ حَتّٰى يَأْخُذَهَا ' فَإِنْ فَارَقَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِأَنَّهُ يَدْخُلُهُ الدَّيْنُ بِالدَّيْنِ ' وَقَدْ نُهِيَ عَنِ الْكَالِيءِ بِالْكَالِيءِ ' فَإِنْ وَقَعَ فِيْ بَيْعِهِمَا أَجَلٌ فَإِنَّهُ مَكْرُوْهٌ ' وَلَا يَحِلُّ فِيْهِ تَأْخِيْرٌ وَلَا نَظِرَةٌ ' وَلَا يَصْلُحُ إِلَّا بِصِفَةٍ مَعْلُوْمَةٍ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى ' فَيَضْمَنُ ذٰلِكَ الْبَائِعُ لِلْمُبْتَاعِ ' وَلَا يُسَمّٰى ذٰلِكَ فِيْ حَائِطٍ بِعَيْنِهِ وَلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَعْيَانِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اس نے کھجور کے درختوں کا معین پھل خریدا یا معین باغ کا پھل خریدا یا ریوڑ کا معین دودھ خریدا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ قیمت ادا کرنے کے ساتھ ہی مشتری اس چیز پر قبضہ کر لے اور اس کی مثال زیتون کے کپے کی طرح ہے جیسے ایک آدمی نے ایک دینار یا دو دینار میں خریدا اور قیمت ادا کر دی اور شرط یہ کی کہ اس میں سے تول کرے گا تو اس میں بھی مضائقہ نہیں اگر کپہ پھٹ جائے اور روغن زیتون بہہ جائے تو خریدار کو قیمت واپس ملے گی اور ان کے درمیان بیع واقع نہیں ہوگی کیونکہ چیز حاضر اور مشتری کے روبرو ہونی چاہیے۔ جیسے دودھ جب دوہ لیا جائے اور کھجوریں جب اتار لی جائیں تو خریدار روزانہ حاصل کر لیا کرے گا۔ اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اگر خریدار کے قبضے میں جانے سے پہلے وہ چیز ضائع ہوگئی تو بائع اس کی رقم واپس کرے گا جتنی چیز باقی رہی اسی کے حساب سے یا مشتری ضائع شدہ مال کے عوض مال لے گا' جس بات پر دونوں رضامند ہو جائیں لیکن جدا ہونے سے پہلے قبضہ ضروری ہے۔ اگر جدا ہو گئے تو یہ مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ تو قرض کے بدلے قرض ہوا جس سے روکا گیا ہے۔ اگر ان کی بیع میں کوئی مدت مقرر کی گئی تو یہ مکروہ ہے کیونکہ اس میں تاخیر اور ڈھیل جائز نہیں اور یہ درست نہیں جب تک معین صفت کے ساتھ مدت مقرر نہ ہو اور بائع خریدار کو ضمانت دے اور باغ یا ریوڑ میں اس قسم کا تعین نہ کیا جائے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ مِنَ الرَّجُلِ الْحَائِطَ فِيْهِ أَلْوَانٌ مِنَ النَّخْلِ مِنَ الْعَجْوَةِ ' وَالْكَبِيْسِ ' وَالْعَذْقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَلْوَانِ التَّمْرِ فَيَسْتَثْنِيْ مِنْهَا ثَمَرَ النَّخْلَةِ ' أَوِ النَّخْلَاتِ يَخْتَارُهَا مِنْ نَخْلِهِ.

فَقَالَ مَالِكٌ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ لِأَنَّهُ إِذَا صَنَعَ ذٰلِكَ تَرَكَ ثَمَرَ النَّخْلَةِ مِنَ الْعَجْوَةِ ' وَمَكِيْلَةُ ثَمَرِهَا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ' وَأَخَذَ مَكَانَهَا ثَمَرَ نَخْلَةٍ مِنَ

امام مالک سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے کسی سے باغ خریدا جس میں عجوہ' کبیس اور عذق وغیرہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں۔ وہ ایک یا دو درختوں کے پھل مستثنیٰ کر لیتا ہے۔ کسی بھی کھجور کا اختیار ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ جب وہ ایسا کرے گا تو بالفرض وہ عجوہ کے درخت کو چھوڑ دے جس کی کھجوروں کا وزن پندرہ صاع ہے یا وہ پندرہ صاع والے عجوہ کھجور

Presented by www.ziaraat.com

الْكَبِيْسِ وَمِكْيَلَةُ تَمْرِهَا عَشَرَةُ اَصْوُعٍ ' فَاِنْ اَخَذَ [illegible] فِيْهَا عَشَرَةُ اَصْوُعٍ مِنَ الْكَبِيْسِ ' فَكَانَتْ بِالْعَجْوَةِ بِالْكَبِيْسِ مُتَفَاضِلًا ' وَذٰلِكَ مِثْلُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِعْنِيْ بِدْنَهْ صَخْرٍ مِنَ التَّمْرِ قَدْ صَرَّ الْعَجْوَةَ ' فَجَعَلَهَا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ' وَجَعَلَ صُبْرَةَ الْكَبِيْسِ عَشَرَةَ اَصْوُعٍ ' وَجَعَلَ صُبْرَةَ الْعَذْقِ اثْنَيْ عَشَرَ صَاعًا ' فَاَعْطٰى صَاحِبَ التَّمْرِ دِيْنَارًا عَلٰى اَنَّهٗ يَخْتَارُ فَيَاْخُذُ اَيَّ تِلْكَ الصُّبَرِ شَاءَ.

کے درخت کو لیتا ہے اور اس کی جگہ دس صاع والے کبیس کے [illegible] اور اس نے اس میں سے کبیس کے دس صاع لے لیے تو عجوہ اور کبیس کی کھجوریں متفاضلہ ہو گئیں۔ اور یہ اس طرح ہے جیسے ایک آدمی دوسرے سے کہے مجھے پندرہ صاع کا ذخیرہ عجوہ کھجور کا دس صاع کا ذخیرہ کبیس کا اور بارہ صاع کا ذخیرہ عذق کا۔ مشتری اگر کھجور والے کو ایک دینار دے کر کہے کہ جس ڈھیر کو میں چاہوں لے لوں۔

قَالَ مَالِكٌ فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے۔

وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الرُّطَبَ مِنْ صَاحِبِ الْحَائِطِ فَيُسْلِفُهُ الدِّيْنَارَ مَاذَا لَهٗ اِذَا ذَهَبَ رُطَبُ ذٰلِكَ الْحَائِطِ؟ قَالَ مَالِكٌ يُحَاسِبُ صَاحِبَ الْحَائِطِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ لَهٗ مِنْ دِيْنَارِهٖ اِنْ كَانَ اَخَذَ بِثُلُثَيْ دِيْنَارٍ رُطَبًا ' اَخَذَ ثُلُثَ الدِّيْنَارِ الَّذِيْ بَقِيَ لَهٗ ' وَاِنْ كَانَ اَخَذَ ثَلَاثَةَ اَرْبَاعِ دِيْنَارِهٖ رُطَبًا اَخَذَ الرُّبُعَ الَّذِيْ بَقِيَ لَهٗ ' اَوْ يَتَرَاضَيَانِ بَيْنَهُمَا ' فَيَاْخُذُ بِمَا بَقِيَ لَهٗ مِنْ دِيْنَارِهٖ عِنْدَ صَاحِبِ الْحَائِطِ مَا بَدَا لَهٗ اِنْ اَحَبَّ اَنْ يَاْخُذَ تَمْرًا ' اَوْ سِلْعَةً سِوَى التَّمْرِ اَخَذَهَا بِمَا فَضَلَ لَهٗ ' فَاِنْ اَخَذَ تَمْرًا ' اَوْ سِلْعَةً اُخْرٰى ' فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ ذٰلِكَ مِنْهُ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے باغ والے سے تر کھجوریں خریدیں۔ پھر اسے ایک دینار پیشگی دے کہ یہ میری ہیں' جبکہ باغ کا پھل ضائع یا ختم ہو جائے۔ امام مالک نے فرمایا کہ باغ والے سے حساب کیا جائے گا اور دینار میں سے جو باقی رہ گیا وہ وصول کیا جائے گا۔ اگر اس نے دو تہائی کی کھجوریں وصول کر لی ہیں تو ایک تہائی اور لے گا جو باقی ہے اور اگر اس نے تین چوتھائی دینار کی کھجوریں لی ہیں تو باقی ایک چوتھائی کی مزید وصول کرے گا یا جس طرح دونوں رضا مند ہوں یعنی باقی دینار کے بدلے میں کھجوروں کے علاوہ باغ والا کوئی اور پھل یا سامان دے۔ اگر وہ کھجوروں کے علاوہ کوئی اور چیز لے تو قبضے سے پہلے دونوں جدا نہ ہوں۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنَّمَا هٰذَا بِمَنْزِلَةِ اَنْ يُكْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ رَاحِلَةً بِعَيْنِهَا ' اَوْ يُوَاجِرَ غُلَامَهُ الْخَيَّاطَ ' اَوِ التَّجَّارَ ' اَوِ الْعَمَّالَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاَعْمَالِ ' اَوْ يُكْرِيَ مَسْكَنَهٗ ' وَيَسْتَلِفَ اِجَارَةَ ذٰلِكَ الْغُلَامِ ' اَوْ كِرَاءَ ذٰلِكَ الْمَسْكَنِ ' اَوْ تِلْكَ الرَّاحِلَةِ ' ثُمَّ يَحْدُثُ فِيْ ذٰلِكَ حَدَثُ بِمَوْتٍ ' اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ ' فَيُرَدُّ رَبُّ الرَّاحِلَةِ ' اَوِ الْعَبْدِ ' اَوِ الْمَسْكَنِ ' اِلَى الَّذِيْ سَلَّفَهٗ مَا بَقِيَ مِنْ كِرَاءِ الرَّاحِلَةِ ' اَوْ اِجَارَةِ الْعَبْدِ ' اَوْ كِرَاءِ الْمَسْكَنِ يُحَاسِبُ صَاحِبَهٗ بِمَا اسْتَوْفٰى مِنْ ذٰلِكَ اِنْ

امام مالک نے فرمایا: یہ اس طرح ہے جیسے ایک آدمی دوسرے کو اپنی سواری کرائے پر دیتا ہے یا اسے اپنا غلام اجرت پر دے جو درزی' بڑھئی اور کوئی کاریگر ہو یا مکان کرائے پر دے اور اس غلام' گھر یا سواری وغیرہ کا کرایہ پیشگی وصول کر لے۔ پھر اس چیز کو موت یا کوئی دوسرا حادثہ پیش آ جاتا ہے تو سواری' غلام اور گھر والا حساب کر کے باقی کرایہ واپس کر دیتا ہے۔ وہ مستاجر سے حساب کر کے اس کا پورا حق دے گا۔ اگر وہ نصف حق وصول کر چکا ہے تو باقی نصف اسے ادا کرے گا اور اگر کم و بیش ہے تو اسی حساب سے باقی حق ادا کرے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

كَانَ اسْتَوْفٰى نِصْفَ حَقِّهٖ رَدَّ عَلَيْهِ النِّصْفَ الْبَاقِيَ الَّذِيْ [illegible] ذٰلِكَ مِنْ ثَمَنِ الَّذِيْ بَقِيَ لَهٗ.

قَالَ مَالِكٌ ؛ لَا يَصْلُحُ التَّسْلُفُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذَا يُسْلَفُ فِيْهِ بِعَيْنِهٖ اِلَّا اَنْ يَقْبِضَ الْمُسْلَفُ مَا سُلِّفَ فِيْهِ عِنْدَ دَفْعِهِ الذَّهَبَ اِلٰى صَاحِبِهٖ يَقْبِضُ الْعَبْدَ ' اَوِ الرَّاحِلَةَ ' اَوِ الْمَسْكَنَ ' اَوْ يَبْدَاُ فِيْمَا اشْتَرٰى مِنَ الرُّطَبِ فَيَاْخُذُ مِنْهُ عِنْدَ دَفْعِهِ الذَّهَبَ اِلٰى صَاحِبِهٖ ' لَا يَصْلُحُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَاْخِيْرٌ وَّلَا اَجَلٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ پیشگی [illegible] ہے مگر اس صورت میں کہ جس پر پیشگی دی ہے اسے قبضے میں لے یعنی غلام سواری اور گھر پر قبضہ کرے یا ترکھجوریں ہیں تو انہیں توڑنا شروع کر دیا جائے گا تا کہ جس نے پیشگی دی ہے وہ ان پر قبضہ کرے۔اس بارے میں تاخیر یا مدت مقرر کرنا درست نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اُسْلِفُكَ فِيْ رَاحِلَتِكَ فُلَانَةَ اَرْكَبُهَا فِي الْحَجِّ ' وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْحَجِّ اَجَلٌ مِّنَ الزَّمَانِ ' اَوْ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الْعَبْدِ ' اَوِ الْمَسْكَنِ ' فَاِنَّهٗ اِذَا صَنَعَ ذٰلِكَ كَانَ اِنَّمَا يُسْلِفُهٗ ذَهَبًا عَلٰى اَنَّهٗ اِنْ وَجَدَ تِلْكَ الرَّاحِلَةَ صَحِيْحَةً لِذٰلِكَ الْاَجَلِ الَّذِيْ سَمّٰى لَهٗ ' فَهِيَ لَهٗ بِذٰلِكَ الْكِرَاءِ ' وَاِنْ حَدَثَ بِهَا حَدَثٌ مِنْ مَّوْتٍ ' اَوْ غَيْرِهٖ رَدَّ عَلَيْهِ ذَهَبَهٗ ' وَكَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى وَجْهِ السَّلَفِ عِنْدَهٗ.

امام مالک نے اس کی تفسیر میں فرمایا جو اس کے اندر مکروہ ہے کہ ایک آدمی مثلاً دوسرے سے کہے کہ میں آپ کو کرایہ پیشگی دیتا ہوں کہ حج کے دنوں میں آپ کے فلاں اونٹ پر سواری کروں گا اور ایام حج کی ابھی مدت پڑی ہو یا ایسی ہی بات غلام اور گھر کے بارے میں کہے اس کی صورت یہ ہوگی کہ جس کی پیشگی دی ہے اگر وہ سواری صحیح سالم ہوئی تو کرائے پر دے دی جائے گی اور اگر اسے موت یا کوئی دوسرا حادثہ پیش آ گیا تو مالک کے پاس پیشگی کے نام سے جو رقم موجود ہے وہ واپس کر دی جائے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنَّمَا فَرَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ الْقَبْضُ مِنْ قَبْضِ مَا اسْتَاْجَرَ ' اَوِ اسْتَكْرٰى فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْغَرَرِ ' وَالسَّلَفِ الَّذِيْ يُكْرَهُ ' وَاَخَذَ اَمْرًا مَّعْلُوْمًا ' وَاِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ اَنْ يَّشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ ' اَوِ الْوَلِيْدَةَ فَيَقْبِضُهُمَا وَيَنْقُدُ اَثْمَانَهُمَا ' فَاِنْ حَدَثَ بِهِمَا حَدَثٌ مِنْ عُهْدَةِ السَّنَةِ اَخَذَ ذَهَبَهٗ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ ابْتَاعَ مِنْهُ ' فَهٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ ' وَبِهٰذَا مَضَتِ السُّنَّةُ فِيْ بَيْعِ الرَّقِيْقِ.

امام مالک نے فرمایا کہ مذکورہ دونوں صورتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ جو چیز اجرت یا کرائے پر لی ہے اس پر فوراً قبضہ کر لیا جائے تو وہ دھوکے اور کراہت سے نکل جاتی ہے اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص غلام یا لونڈی خرید کر اس پر قبضہ کر لے اور ان کی قیمت ادا کر دے۔پھر اسے کوئی حادثہ پیش آ جائے اور بائع سے قیمت واپس پھیر لے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور غلام کی خرید و فروخت میں یہی سنت چلی آ رہی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنِ اسْتَاْجَرَ عَبْدًا بِعَيْنِهٖ ' اَوْ تَكَارٰى رَاحِلَةً بِعَيْنِهَا اِلٰى اَجَلٍ يَقْبِضُ الْعَبْدَ ' اَوِ الرَّاحِلَةَ اِلٰى ذٰلِكَ الْاَجَلِ ' فَقَدْ عَمِلَ بِمَا لَا يَصْلُحُ لَا هُوَ قَبَضَ مَا اسْتَكْرٰى ' اَوِ اسْتَاْجَرَ. وَلَا هُوَ سَلَّفَ فِيْ

امام مالک نے فرمایا کہ جو کسی معین غلام یا اونٹ کو ایک مدت تک کے لیے کرائے پر لے کہ اس غلام یا سواری پر اسی وقت قبضہ کرے گا تو ایسا کرنا درست نہیں ہے کیونکہ مستاجر نے قبضہ نہیں کیا اس چیز پر جو کرایہ یا اجرت پر لی ہے اور نہ دینے والے نے

Presented by www.ziaraat.com

دَيْنٍ يَكُوْنُ ضَامِنًا عَلٰى صَاحِبِهٖ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ.

١٥ - بَابُ بَيْعِ الْفَاكِهَةِ

قَالَ مَالِكٌ الْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ مَنِ ابْتَاعَ شَيْئًا مِنَ الْفَاكِهَةِ مِنْ رُطَبٍ اَوْ بُسْرٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَبِيْعُهٗ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ، وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهَا بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ اِلَّا يَدًا بِيَدٍ، وَمَا كَانَ مِنْهَا مِمَّا يَيْبَسُ فَيَصْلُحُ فَاكِهَةً يَابِسَةً تُدَّخَرُ، وَتُؤْكَلُ فَلَا يُبَاعُ بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ اِلَّا يَدًا بِيَدٍ، وَمِثْلًا بِمِثْلٍ اِذَا كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ، فَاِنْ كَانَ مِنْ صِنْفَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ، فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يُبَاعَ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ، وَلَا يَصْلُحُ اِلٰى اَجَلٍ، وَمَا كَانَ مِنْهَا مِمَّا لَا يَيْبَسُ، وَلَا يُدَّخَرُ، وَاِنَّمَا يُؤْكَلُ رَطْبًا كَهَيْئَةِ الْبِطِّيْخِ، وَالْقِثَّاءِ، وَالْخَرْبِزِ، وَالْجَزَرِ، وَالْاُتْرُجِّ، وَالْمَوْزِ، وَالرُّمَّانِ، وَمَا كَانَ مِثْلَهٗ وَاِنْ يَبِسَ لَمْ يَكُنْ فَاكِهَةً بَعْدَ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ هُوَ مِمَّا يُدَّخَرُ وَيَكُوْنُ فَاكِهَةً، قَالَ فَاَرَاهُ حَقِيْقًا اَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ اِثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا لَمْ يَدْخُلْ فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْاَجَلِ فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ.

پیشگی لی کہ اپنے قرض کی پوری ادائیگی پر اسے ضمانت مل جاتی۔

پھلوں کی بیع کا بیان

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے [illegible] کوئی کچھ خرید [illegible] یہاں تک کہ قبضہ کرے اور ایک چیز کے بدلے دوسری نہ بیچے مگر دست بدست، جو میوہ ایسا ہے کہ سکھایا جاتا ہے اور خشک کر کے کھایا جاتا ہے تو انہیں ایک دوسرے کے بدلے نہ بیچے مگر دست بدست۔ اگر ایک ہی قسم ہو تو دونوں ایک دوسرے کے برابر ہوں۔ اگر دونوں کی مختلف قسمیں ہوں تو دو کے بدلے ایک فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ ہو دست بدست اور مدت مقرر کرنا درست نہیں ہے اور جو خشک نہیں کئے جاتے اور جمع نہیں رکھے جاتے۔ بلکہ تر کھائے جاتے ہیں جیسے خربوزہ، ککڑی، ترنج، کیلا، گاجر اور انار وغیرہ یہ خشک کرنے پر خراب ہو جاتے اور جمع نہیں کئے جاتے، انہیں ایک دوسری جنس کی دو کے یا اسی جنس کی دو کے بدلے خریدنا، اگر اس کی مدت مقرر نہ کی جائے تو ایسے سودے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

١٦ - بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ تِبْرًا وَعَيْنًا

سونے چاندی کو فروخت کرنے کا بیان

٥٦٦- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّعْدَيْنِ اَنْ يَبِيْعَا اٰنِيَةً مِنَ الْمَغَانِمِ مِنْ ذَهَبٍ، اَوْ فِضَّةٍ فَبَاعَا كُلَّ ثَلَاثَةٍ بِاَرْبَعَةٍ عَيْنًا، اَوْ كُلَّ اَرْبَعَةٍ بِثَلَاثَةٍ عَيْنًا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَيْتُمَا فَرُدَّا.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں سعدوں کو حکم فرمایا کہ غنیمت کے جو سونے چاندی کے برتن ہیں انہیں فروخت کر دو۔ انہوں نے ہر تین برتنوں کے عوض چار یا چار برتنوں کے بدلے تین کے حساب سے فروخت کر دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم نے سود لیا، بیع کو رد کر دو۔

٥٦٧- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ تَمِيْمٍ، عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا. صحیح مسلم (٤٠٤٥-٤٠٤٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے بدلے بیچا جائے تو کمی بیشی نہ ہو۔

٥٦٨- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيْعُوا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو

Presented by www.ziaraat.com

الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ' وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا
عَلٰى بَعْضٍ ' وَلَا تَبِيْعُوْا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا
وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ ' وَلَا تَبِيْعُوْا غَائِبًا نَاجِزًا. صحیح بخاری (۲۱۷۷) صحیح مسلم (۴۰۳۰ تا ۴۰۳۲)

گر برابر برابر اور ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو اور چاندی کو
[۷۳۷] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ ' عَنْ مُجَاهِدٍ ' اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَهٗ صَائِغٌ ' فَقَالَ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ اَصُوْغُ الذَّهَبَ ' ثُمَّ اَبِيْعُ الشَّیْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ فَاَسْتَفْضِلُ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِ يَدِیْ ' فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ ' فَجَعَلَ الصَّائِغُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ ' وَعَبْدُ اللّٰهِ يَنْهَاهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ ' اَوْ اِلٰى دَابَّةٍ يُرِيْدُ اَنْ يَرْكَبَهَا ' ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ ' وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ' هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا اِلَيْنَا وَعَهْدُنَا اِلَيْكُمْ.

محاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس تھا تو ایک سنار ان کی خدمت میں آ کر عرض گزار ہوا اے ابوعبدالرحمٰن! میں سونے کا کام کرتا ہوں۔ پھر چیز کو اس سے زیادہ وزن کے بدلے فروخت کرتا ہوں۔ زیادہ میں اپنی محنت کے معاوضے میں لیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ نے اسے ایسا کرنے سے روکا۔ وہ سنار پوچھتا رہا اور حضرت عبداللہ منع کرتے رہے یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر آ گئے یا سواری کے پاس جس پر سوار ہونا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم ہوں تو ان میں کمی بیشی نہ ہو۔ یہ ہمارے نبی نے ہمیں سکھایا اور ہم تمہیں سکھاتے ہیں۔

۵۶۹- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ جَدِّهٖ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ ' اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ ' وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ. صحیح مسلم (۴۰۳۴)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دینار دو دیناروں کے بدلے اور ایک درہم دو درہموں کے بدلے فروخت نہ کیا کرو۔

۵۷۰- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ ' اَوْ وَرِقٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا ' فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ' فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ مَا اَرٰى بِمِثْلِ هٰذَا بَاْسًا ' فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ يَعْذِرُنِیْ مِنْ مُعَاوِيَةَ اَنَا اُخْبِرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيُخْبِرُنِیْ عَنْ رَاْيِهٖ ' لَا اُسَاكِنُكَ بِاَرْضٍ اَنْتَ بِهَا ' ثُمَّ قَدِمَ اَبُو الدَّرْدَاءِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ ' فَكَتَبَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنْ لَا تَبِيْعَ ذٰلِكَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ' وَزْنًا بِوَزْنٍ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے سونے یا چاندی کا ایک پیالہ اس سے زیادہ سونے یا چاندی کے عوض خریدا۔ حضرت ابودرداء نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ایسا کرنے سے منع فرماتے مگر یہ کہ برابر برابر ہوں۔ حضرت معاویہ نے ان سے کہا کہ میرے خیال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ حضرت ابو درداء نے کہا کہ معاویہ کے مقابلے میں میرا عذر کون قبول کرے گا۔ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کا حکم بتا رہا ہوں اور وہ مجھے اپنی رائے بتا رہے ہیں۔ میں اس ملک میں نہیں رہوں گا جس میں آپ ہیں۔ حضرت ابودرداء پھر حضرت عمر کے پاس آ گئے اور یہ بات انہیں بتائی تو حضرت عمر نے حضرت معاویہ کے لیے لکھا کہ ایسی بیع نہ کیا کریں مگر وزن برابر ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

[۷۳۸] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ [illegible] عَلٰی بَعْضٍ ، وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ ، وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالذَّهَبِ اَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْآخَرُ نَاجِزٌ ، وَاِنِ اسْتَنْظَرَکَ اِلٰی اَنْ یَلِجَ بَیْتَهٗ ، فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمُ الرِّمَاءَ ، وَالرِّمَاءُ هُوَ الرِّبَا.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی [illegible] بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک دوسری سے زیادہ نہ ہو اور چاندی کو سونے کے بدلے اس طرح نہ بیچو کہ ایک موجود نہ ہو اور دوسری چیز موجود ہو اور ماتھی اگر گھر جانے آنے کی اجازت مانگے تو اتنا انتظار بھی نہ کرو کیونکہ مجھے تمہارے اوپر رماء کا ڈر ہے اور رماء سود ہے۔

[۷۳۹] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ ، وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ ، وَلَا تَبِیْعُوْا شَیْئًا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ ، وَاِنِ اسْتَنْظَرَکَ اِلٰی اَنْ یَلِجَ بَیْتَهٗ ، فَلَا تُنْظِرْهُ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمُ الرِّمَاءَ ، وَالرِّمَاءُ هُوَ الرِّبَا.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر دونوں برابر ہوں اور ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہو اور چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر دونوں برابر ہوں اور ایک دوسری سے زائد نہ ہو اور غائب چیز کے بدلے حاضر کو نہ بیچو اور اگر تم سے گھر جانے آنے کی اجازت مانگی جائے تب بھی انتظار نہ کرو کیونکہ تمہارے اوپر مجھے رماء کا خوف ہے اور رماء سود ہے۔

[۷۴۰] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، وَالصَّاعُ بِالصَّاعِ ، وَلَا یُبَاعُ کَالِئٌ بِنَاجِزٍ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دینار کے بدلے دینار، درہم کے بدلے درہم، صاع کے بدلے صاع اور حاضر چیز کو وعدے پر فروخت نہ کیا کرو۔

[۷۴۱] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ لَا رِبَا اِلَّا فِیْ ذَهَبٍ ، اَوْ فِیْ فِضَّةٍ ، اَوْ مَا یُکَالُ ، اَوْ یُوْزَنُ مِمَّا یُؤْکَلُ ، اَوْ یُشْرَبُ.

ابو الزناد نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں ہے سود مگر سونے میں یا چاندی میں یا کھانے پینے کی چیزوں میں جو ناپ تول کر بکتی ہیں۔

[۷۴۲] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ قَطْعُ الذَّهَبِ ، وَالْوَرِقِ مِنَ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونے چاندی (سکوں) کو کاٹنا زمین میں فساد برپا کرنا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَلَا بَاْسَ اَنْ یَشْتَرِیَ الرَّجُلُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ ، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ جِزَافًا اِذَا کَانَ تِبْرًا ، اَوْ حَلْیًا قَدْ صِیْغَ ، فَاَمَّا الدَّرَاهِمُ الْمَعْدُوْدَةُ وَالدَّنَانِیْرُ

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی اگر چاندی کے بدلے سونا خریدے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح چاندی کو سونے کے بدلے ڈھیر لگا کر جبکہ وہ ڈلی یا زیور کی شکل میں ہوں۔ اگر درہم و

Presented by www.ziaraat.com

الْمَعْدُوْدَةُ ' فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَشْتَرِيَ شَيْئًا مِنْ [illegible] جِزَافًا فَاِنَّمَا يَدْخُلُ فِيْهِ الْعَبْدُ حِسَابٌ لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ وَاشْتَرَى جِزَافًا ' وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ بُيُوْعِ الْمُسْلِمِيْنَ ' فَاَمَّا مَا كَانَ يُوْزَنُ مِنَ التَّمْرِ ' وَالْحُلْيِ ' فَلَا بَاْسَ اَنْ يُبَاعَ ذٰلِكَ جِزَافًا وَاِنَّمَا اَبْيَاعُ ذٰلِكَ جِزَافًا كَهَيْئَةِ الْحِنْطَةِ وَالتَّمْرِ ' وَنَحْوِهِمَا مِنَ الْاَطْعِمَةِ الَّتِيْ تُبَاعُ جِزَافًا ' وَمِثْلُهَا يُكَالُ فَلَيْسَ بِاَبْيَاعِ ذٰلِكَ جِزَافًا بَاْسٌ.

دینار ہوں تو گنتی ہونی چاہیے۔ کیونکہ انہیں ڈھیر لگا کر خریدنا [illegible] کی تجارت یہ نہیں ہے۔ جن کا وزن لیا جاتا ہے جیسے ذہبی اور زیور تو ان کا ڈھیر خریدنے میں مضائقہ نہیں اور انہیں بھی گندم، جو وغیرہ کھانے کی چیزوں کی طرح ڈھیر کی صورت میں خرید سکتے ہیں اور ایسی ہی دوسری چیزوں کا ڈھیر کی شکل میں خریدنا کوئی قباحت نہیں رکھتا۔

قَالَ مَالِكٌ مَنِ اشْتَرَى مُصْحَفًا ' اَوْ سَيْفًا ' اَوْ خَاتِمًا وَفِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ذَهَبٌ ' اَوْ فِضَّةٌ بِدَنَانِيْرَ اَوْ دَرَاهِمَ ' فَاِنَّ مَا اشْتُرِيَ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْهِ الذَّهَبُ بِدَنَانِيْرَ ' فَاِنَّهُ يُنْظَرُ اِلٰى قِيْمَتِهِ ' فَاِنْ كَانَتْ قِيْمَةُ ذٰلِكَ الثُّلُثَيْنِ ' وَقِيْمَةُ مَا فِيْهِ مِنَ الذَّهَبِ الثُّلُثَ ' فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ يَدًا بِيَدٍ ' وَلَا يَكُوْنُ فِيْهِ تَاْخِيْرٌ وَمَا اشْتُرِيَ مِنْ ذٰلِكَ بِالْوَرِقِ مِمَّا فِيْهِ الْوَرِقُ نُظِرَ اِلٰى قِيْمَتِهِ ' فَاِنْ كَانَ قِيْمَةُ ذٰلِكَ الثُّلُثَيْنِ ' وَقِيْمَةُ مَا فِيْهِ مِنَ الْوَرِقِ الثُّلُثَ ' فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَا بَاْسَ بِهٖ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ يَدًا بِيَدٍ ' وَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جو قرآن کریم' یا انگوٹھی' دینار یا درہم سے خریدے جس میں سونا یا چاندی لگی ہوئی ہو۔ اگر سونا لگی ہوئی چیز کو دیناروں کے بدلے خریدے تو اس چیز کی قیمت دیکھی جائے گی۔ اگر اس کی قیمت دو تہائی اور اس میں لگے ہوئے سونے کی ایک تہائی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ دست بدست ہو اور اس میں تاخیر نہ ہو اور جو چیز درہموں سے خریدی جائے اور اس میں چاندی لگی ہوئی ہو تو اس کی قیمت دیکھی جائے گی۔ اگر اس چیز کی قیمت دو تہائی ہے تو یہ جائز ہے' اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

۱۷ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ

بیع صرف کا بیان

۵۷۱- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ ' اَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ قَالَ فَدَعَانِيْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰى اصْطَرَفَ مِنِّيْ ' وَاَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِيْ يَدِهٖ ' ثُمَّ قَالَ حَتّٰى يَاْتِيَنِيْ خَازِنِيْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ ' فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا تُفَارِقْهُ حَتّٰى تَاْخُذَ مِنْهُ ' ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ' وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ' وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ' وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. صحيح البخاري (۲۱۷٤) صحيح مسلم (٤٠٣٥-٤٠٣٦)

قَالَ مَالِكٌ اِذَا اصْطَرَفَ الرَّجُلُ دَرَاهِمَ بِدَنَانِيْرَ '

مالک بن اوس بن حدثان نصری کو سو دینار کے درہم لینے کی ضرورت پڑی۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے بلایا۔ ہم دونوں راضی ہو گئے یہاں تک کہ مجھ سے بیع صرف کر لی۔ وہ دیناروں کو لے کر ہاتھوں میں پلٹنے لگے اور فرمایا: میرے خازن کو غابہ سے آ جانے دو۔ حضرت عمر سن رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا: خدا کی قسم! ان سے جدا نہ ہونا جب تک وصول نہ کر لو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: سونا چاندی کے بدلے سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ' کھجوریں کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر ہاتھوں ہاتھ۔ جَو جَو کے بدلے سود ہیں مگر ہاتھوں ہاتھ۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی نے درہموں کے بدلے

Presented by www.ziaraat.com

ثُمَّ وَجَدَ فِيهَا دِرْهَمًا زَائِفًا ' فَأَرَادَ رَدَّهُ انْتَقَضَ صَرْفُ

[illegible]

رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ إِلَى أَنْ يَلِجَ بَيْتَهُ فَلَا تُنْظِرْهُ ' وَهُوَ إِذَا رَدَّ عَلَيْهِ دِرْهَمَهُ مِنْ صَرْفٍ بَعْدَ أَنْ يُفَارِقَهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ ' أَوِ الشَّيْءِ الْمُسْتَأْخَرِ ' فَلِذٰلِكَ كُرِهَ ذٰلِكَ وَانْتَقَضَ الصَّرْفُ ' وَإِنَّمَا أَرَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ لَا يُبَاعَ الذَّهَبُ ' وَالْوَرِقُ ' وَالطَّعَامُ كُلُّهُ عَاجِلًا بِآجِلٍ ' فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَأْخِيرٌ وَلَا نَظِرَةٌ ' وَإِنْ كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ ' أَوْ كَانَ مُخْتَلِفَةً أَصْنَافُهُ.

دیناروں کی بیع صرف کی۔ پھر ایک درہم کھوٹا نکل آیا تو اسے

یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونا چاندی کے بدلے زیادہ سود ہے ہر ہاتھوں ہاتھ اور حضرت عمر نے فرمایا کہ دوسرا فریق اپنے گھر جانے آنے کی مہلت بھی مانگے تب بھی انتظار نہ کرو اور جب وہ بیع صرف کے درہم کو واپس کرے گا جدا ہونے کے بعد تو یہ قرض یا میعادی چیز کی طرح ہو جائے گا اور اس میں کراہت ہے اور بیع کو توڑ دے اور حضرت عمر کا مقصد یہ تھا کہ سونا' چاندی اور کھانے کی چیزیں سب جلد از جلد طے پائیں کیونکہ ان میں تاخیر اور مہلت درست نہیں ہے خواہ جنس ایک ہو یا مختلف۔

۱۸ - بَابُ الْمُرَاطِلَةِ

مراطلہ کا بیان

حَدَّثَنِي يَحْيَى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُرَاطِلُ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ' فَيُفْرِغُ ذَهَبَهُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ ' وَيُفْرِغُ صَاحِبُهُ الَّذِي يُرَاطِلُهُ ذَهَبَهُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ الْأُخْرَى ' فَإِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيزَانِ أَخَذَ وَأَعْطَى.

یزید بن عبداللہ بن قسیط نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ سونے کے بدلے سونا تول رہے تھے۔ انہوں نے اپنا سونا ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا اور اپنے ساتھی کا سونا ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھ کر تولا۔ جب کانٹا برابر ہو گیا تو یہ لے لیا اور وہ دے دیا۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ' وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ مُرَاطَلَةً أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ أَنْ يَأْخُذَ أَحَدَ عَشَرَ دِينَارًا بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ يَدًا بِيَدٍ إِذَا كَانَ وَزْنُ الذَّهَبَيْنِ سَوَاءً عَيْنًا بِعَيْنٍ ' وَإِنْ تَفَاضَلَ الْعَدَدُ وَالدَّرَاهِمُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الدَّنَانِيرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ سونے کی سونے کے بدلے اور چاندی کی چاندی کے بدلے مراطلہ بیع کا ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ دس دینار کے بدلے ہاتھوں ہاتھ گیارہ دینار لے جبکہ وزن میں دونوں طرف سونا برابر ہو اگرچہ گنتی میں کم وبیش ہوں اور اسی طرح دراہم کا معاملہ ہے جو اس جگہ دینار کی طرح ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ رَاطَلَ ذَهَبًا بِذَهَبٍ ' أَوْ وَرِقًا بِوَرِقٍ ' فَكَانَ بَيْنَ الذَّهَبَيْنِ فَضْلُ مِثْقَالٍ ' فَأَعْطَى صَاحِبَهُ قِيمَتَهُ مِنَ الْوَرِقِ ' أَوْ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا يَأْخُذْهُ ' فَإِنَّ ذٰلِكَ قَبِيحٌ وَذَرِيعَةٌ إِلَى الرِّبَا ' لِأَنَّهُ إِذَا جَازَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْمِثْقَالَ بِقِيمَتِهِ حَتَّى كَأَنَّهُ اشْتَرَاهُ عَلَى حِدَتِهِ جَازَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْمِثْقَالَ بِقِيمَتِهِ مِرَارًا ' لِأَنْ يُجِيزَ

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے سونے کو سونے کے بدلے یا چاندی کو چاندی کے بدلے تولا تو ایک مثقال کا فرق نکلا۔ یہ اس ایک مثقال کی قیمت کے حساب سے چاندی یا کوئی اور چیز دے تو نہ لی جائے کیونکہ ایسا کرنا برا ہے اور ذریعۂ سود ہے کیونکہ جب اس کی اجازت دی جائے گی کہ ایک مثقال کی قیمت وصول کرے۔ اگر وہ اس کو علیحدہ بیچے تو اتنی چاندی کے بدلے ایک

Presented by www.ziaraat.com

ذٰلِکَ اَلسَّبْعُ سُنَّةٌ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ

لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ لَمْ يَاْخُذْهُ بِعُشْرِ الثَّمَنِ الَّذِيْ اَخَذَهُ بِهِ لِاَنْ يَحُوْزَ لَهُ الْبَيْعُ ' فَذٰلِکَ الذَّرِيْعَةُ اِلٰى اِحْلَالِ الْحَرَامِ ' وَالْاَمْرُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ.

قَالَ مَالِکٌ فِى الرَّجُلِ يُرَاطِلُ الرَّجُلَ وَيُعْطِيْهِ الذَّهَبَ الْعُتُقَ الْجِيَادَ ' وَيَجْعَلُ مَعَهَا تِبْرًا ذَهَبًا غَيْرَ جَيِّدَةٍ ' وَيَاْخُذُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَهَبًا كُوْفِيَّةً مُقَطِّعَةً ' وَتِلْکَ الْكُوْفِيَّةِ مَكْرُوْهَةٌ عِنْدَ النَّاسِ ' فَيَتَبَايَعَانِ ذٰلِکَ مِثْلًا بِمِثْلٍ اِنَّ ذٰلِکَ لَا يَصْلُحُ.

قَالَ مَالِکٌ وَتَفْسِيْرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِکَ اَنَّ صَاحِبَ الذَّهَبِ الْجِيَادِ اَخَذَ فَضْلَ عُيُوْنِ ذَهَبِهٖ فِى التِّبْرِ الَّذِىْ طَرَحَ مَعَ ذَهَبِهٖ ' وَلَوْ لَا فَضْلُ ذَهَبِهٖ عَلٰى ذَهَبِ صَاحِبِهٖ لَمْ يُرَاطِلْهُ صَاحِبُهٗ بِتِبْرِهٖ ذٰلِکَ اِلٰى ذَهَبِهِ الْكُوْفِيَّةِ فَامْتَنَعَ ' وَاِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِکَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَ ثَلَاثَةَ اَصْوُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَجْوَةٍ بِصَاعَيْنِ وَمُدٍّ مِنْ تَمْرٍ كَبِيْسٍ ' فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا لَا يَصْلُحُ ' فَجَعَلَ صَاعَيْنِ مِنْ كَبِيْسٍ ' وَصَاعًا مِنْ حَشَفٍ يُرِيْدُ اَنْ يُجِيْزَ بِذٰلِکَ بَيْعَهٗ ' فَذٰلِکَ لَا يَصْلُحُ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُ الْعَجْوَةِ لِيُعْطِيَهٗ صَاعًا مِنَ الْعَجْوَةِ بِصَاعٍ مِنْ حَشَفٍ ' وَلٰكِنَّهٗ اِنَّمَا اَعْطَاهُ ذٰلِکَ لِفَضْلِ الْكَبِيْسِ ' اَوْ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِعْنِىْ ثَلَاثَةَ اَصْوُعٍ مِنَ الْبَيْضَاءِ بِصَاعَيْنِ وَنِصْفٍ مِنْ حِنْطَةٍ شَامِيَّةٍ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَا يَصْلُحُ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَيَجْعَلُ صَاعَيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ شَامِيَّةٍ وَصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ يُرِيْدُ اَنْ يُجِيْزَ بِذٰلِکَ الْبَيْعَ فِيْمَا بَيْنَهُمَا ' فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُعْطِيَهٗ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ بَيْضَاءَ لَوْ كَانَ ذٰلِکَ الصَّاعُ مُفْرَدًا ' وَاِنَّمَا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ لِفَضْلِ الشَّامِيَّةِ عَلَى الْبَيْضَاءِ ' فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ ' وَهُوَ مِثْلُ مَا وَصَفْنَا مِنَ التِّبْرِ.

متقال سونا کبھی نہ دے گا یہ صرف بیع کو مکمل کرنے کے لیے ایسا کر

[illegible] ظاہر وفروخت کرتا تو ہوا کی قیمت بھی [illegible] ملاتا تو یہ بیع کس طرح جائز ہو جبکہ یہ حرام کو حلال کرنے کا ایک ذریعہ ہوا لہٰذا اس سے منع کرنے کا حکم ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے سے مراطلہ کیا اور اسے عمدہ سونے کے ساتھ گھٹیا سونے کے پترے بھی دیئے اور دوسرے سے کٹا ہوا کوفی سونا لیا جبکہ کوفی سونا لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہے چونکہ دونوں کا مال ایک دوسرے کے مطابق نہیں اس لیے یہ درست نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا: اس کراہت کی تفسیر یہ ہے کہ جس نے کھرے سونے کے ساتھ گھٹیا سونے کے پترے بھی رکھے اور دوسرے نے درمیانی کوفی سونا رکھا۔ عمدہ سونے والے نے گھٹیا سونا ساتھ ملا کر اپنا نقصان پورا کر لیا اسی طرح تو دوسرا اس کے بدلے کوفی سونا دے رہا ہے۔ وہ اس بیع کو جائز سمجھ رہا ہے حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سواد و صاع کبیس کھجوریں دے کر تین صاع عجوہ کھجوریں خریدے۔ جب اس سے کہا جائے کہ یہ بیع جائز نہیں ہے تو وہ دو صاع کبیس اور ایک صاع خراب کھجوریں دے کر خریدے تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اگر الگ بیچتا تو وہ ایک صاع عجوہ کے بدلے ہرگز ایک صاع خراب کھجوریں نہ لیتا' یہاں اس نے صرف کبیس کی وجہ سے لی ہیں۔ اس کی مثال یہ بھی ہے کہ ایک شخص تین صاع متوسط گندم کو اڑھائی صاع عمدہ گندم کے بدلے خریدے' جب اس سے کہا جائے کہ یہ درست نہیں ہے تو اس نے عمدہ گندم کے دو صاع میں ایک صاع جو ملا دیئے' تاکہ وزن برابر ہونے کے باعث بیع حلال ہو جائے لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ اگر یہ علیحدہ فروخت کرتا تو ایک صاع جو کے بدلے دوسرا کبھی ایک صاع متوسط گندم نہ دیتا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ فَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الذَّهَبِ ، وَالْوَرِقِ ، وَالطَّعَامِ كُلِّهِ الَّذِي لَا يَنْبَغِي أَنْ يُبَاعَ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُجْعَلَ مَعَ الصِّنْفِ الْجَيِّدِ مِنَ الْمَرْغُوبِ فِيهِ الشَّيْءُ الرَّدِيءُ الْمَسْخُوطُ لِيُجَازَ الْبَيْعُ وَلِيُسْتَحَلَّ بِذَلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْأَمْرِ الَّذِي لَا يَصْلُحُ إِذَا جُعِلَ ذَلِكَ مَعَ الصِّنْفِ الْمَرْغُوبِ فِيهِ ، وَإِنَّمَا يُرِيدُ صَاحِبُ ذَلِكَ أَنْ يُدْرِكَ بِذَلِكَ فَضْلَ جَوْدَةِ مَا يَبِيعُ ، فَيُعْطِي الشَّيْءَ الَّذِي لَوْ أَعْطَاهُ وَحْدَهُ لَمْ يَقْبَلْهُ صَاحِبُهُ ، وَلَمْ يَهْمُمْ بِذَلِكَ ، وَإِنَّمَا يَقْبَلُهُ مِنْ أَجْلِ الَّذِي يَأْخُذُ مَعَهُ لِفَضْلِ سِلْعَةِ صَاحِبِهِ عَلَى سِلْعَتِهِ ، فَلَا يَنْبَغِي لِشَيْءٍ مِنَ الذَّهَبِ ، وَالْوَرِقِ ، وَالطَّعَامِ أَنْ يَدْخُلَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ الصِّفَةِ ، فَإِنْ أَرَادَ صَاحِبُ الطَّعَامِ الرَّدِيءِ أَنْ يَبِيعَهُ بِغَيْرِهِ فَلْيَبِعْهُ عَلَى حِدَتِهِ ، وَلَا يَجْعَلْ مَعَ ذَلِكَ شَيْئًا ، فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ سونا، چاندی اور کھانے کی تمام [illegible] ناپسندیدہ چیز ملا کر وزن پورا کرے تاکہ بیع جائز اور حلال ہو جائے جس سے منع کیا گیا ہے اور جو درست نہیں ہے۔ عمدہ مال میں گھٹیا اس لئے ملایا جاتا ہے کہ دوسرا اپنے سے عمدہ مال کے باعث اسے بھی قبول کر لے گا۔ اگر عمدہ مال ساتھ نہ ہوتا تو متوسط مال والا بھی اس گھٹیا مال کو قبول نہ کرتا۔ پس سونا چاندی یا کھانے کی چیزوں میں عمدہ کے ساتھ گھٹیا مال کو ملانا درست نہیں ہے۔ ہاں مال والا اگر اپنے ردی مال کو علیحدہ بیچے اور دوسرا مال اس کے ساتھ نہ ملائے تو اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱۹ - بَابُ الْعِينَةِ وَمَا يُشْبِهُهَا

بیع عینہ اور قبضے سے پہلے فروخت کرنا

۵۷۲- حَدَّثَنِي يَحْيَى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا ، فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ.

صحیح البخاری(۲۱۲۶) صحیح مسلم(۳۸۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلہ خریدے تو اسے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ قبضہ کر لے۔

۵۷۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا ، فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ. صحیح مسلم(۳۸۲۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کھانے کی چیز خریدے تو اسے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ قبضہ کر لے۔

۵۷۴- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ ، فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ. صحیح مسلم(۳۸۲۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم غلہ خریدتے تو آپ ہماری طرف آدمی بھیجتے جو ہمیں حکم دیتا کہ فروخت کرنے سے پہلے غلہ کو خریدنے کی جگہ سے دوسری جگہ لے جاؤ۔

[۷۴۳] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ ابْتَاعَ طَعَامًا أَمَرَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ ، فَبَاعَ حَكِيمٌ الطَّعَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَهُ ، فَبَلَغَ

حضرت حکیم بن حزام نے غلہ خریدا جس کے لئے حضرت عمر نے لوگوں کو حکم دیا تھا۔ پس حضرت حکیم نے وہ غلہ قبضے سے پہلے فروخت کر دیا۔ جب یہ بات حضرت عمر تک پہنچی تو انہوں نے

Presented by www.ziaraat.com

ذٰلِکَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ' وَقَالَ لَا تَبِعْ

واپس کروادیا اور فرمایا کہ غلے کو اس وقت تک فروخت نہ کرو جب

[۷۴۴] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي

لوگوں کو جانے سے کی ندیں ہیں لوگوں نے سے یہ بات کرنے سے پہلے آپس میں ان سندوں کو بیچنا شروع کر دیا۔ پس حضرت زید بن ثابت نیز ایک اور صحابی مروان بن حکم کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے مروان! کیا تم سود کو حلال کرتے ہو؟ کہا: میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں' بات کیا ہوئی؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ ان سندوں سے لوگ خریدتے ہیں اور قبضہ سے کرنے سے پہلے بیچ دیتے ہیں۔ پس مروان نے چوکیداروں کو بھیجا جنہوں نے ایسے لوگوں سے سندیں چھین کر سند والوں کے حوالے کر دیں۔

[۷۴۵] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهُ بَلَغَهُ ' اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَ طَعَامًا مِنْ رَجُلٍ اِلٰى اَجَلٍ ' فَذَهَبَ بِهِ الرَّجُلُ الَّذِي يُرِيْدُ اَنْ يَبِيْعَهُ الطَّعَامَ اِلَى السُّوْقِ ' فَجَعَلَ يُرِيْهِ الصُّبَرَ ' وَيَقُوْلُ لَهُ مِنْ اَيِّهَا تُحِبُّ اَنْ اَبْتَاعَ لَکَ؟ فَقَالَ الْمُبْتَاعُ اَتَيْنِعُنِي مَا لَيْسَ عِنْدَکَ؟ فَاَتَيَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَذَکَرَا ذٰلِکَ لَهُ ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِلْمُبْتَاعِ لَا تَبْتَعْ مِنْهُ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ. وَقَالَ لِلْبَائِعِ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَکَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے دوسرے سے ایک مدت کے وعدے پر غلہ خریدنا چاہا تو غلہ بیچنے والا اسے بازار لے گیا تا کہ غلہ خریدے تو اس کے مختلف ڈھیر دکھا کر کہنے لگا کہ آپ کے لئے میں کون سا غلہ خریدوں؟ خریدار نے کہا کہ میرے ہاتھوں وہ چیز فروخت کر رہے ہیں جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ پس وہ دونوں حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے خریدار سے فرمایا کہ جو چیز ان کے پاس نہیں ہے اسے مت خریدو اور بائع سے کہا کہ جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے' اسے فروخت مت کرو۔

[۷۴۶] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّهُ سَمِعَ جَمِيْلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اِنِّي رَجُلٌ اَبْتَاعُ مِنَ الْاَرْزَاقِ الَّتِي تُعْطَى النَّاسَ بِالْجَارِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ' ثُمَّ اُرِيْدُ اَنْ اَبِيْعَ الطَّعَامَ الْمَضْمُوْنَ عَلَيَّ اِلٰى اَجَلٍ. فَقَالَ لَهُ سَعِيْدٌ اَتُرِيْدُ اَنْ تُوَفِّيَهُمْ مِنْ تِلْکَ الْاَرْزَاقِ الَّتِي ابْتَعْتَ؟ فَقَالَ نَعَمْ. فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِکَ

جمیل بن عبدالرحمٰن مؤذن نے سعید بن مسیب سے کہا کہ میں لوگوں سے جار کے غلے کی سندیں خرید لیتا ہوں جتنی اللہ چاہے' پھر میں چاہتا ہوں کہ مدت مقرر کر کے وہ غلہ لوگوں کو فروخت کر دوں۔ سعید نے ان سے فرمایا: کیا تم اسی غلے سے لوگوں کو دینا چاہتے ہو جو خریدا تھا؟ کہا: ہاں۔ تو انہوں نے اس سے منع فرمایا۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ ' اَنَّهُ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا بُرًّا ' اَوْ شَعِيْرًا ' اَوْ

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے غلہ خریدا گندم' جو' جوار' باجرہ یا

Presented by www.ziaraat.com

سُلْتًا ' اَوْ دُرَةً ' اَوْ دُخْنًا ' اَوْ شَيْئًا مِنَ الْحُبُوْبِ الْقِطْنِيَّةِ '
[illegible]
غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاُدْمِ كُلِّهَا ' الزَّيْتِ ' وَالسَّمْنِ ' وَالْعَسَلِ '
وَالْخَلِّ ' وَالْجُبْنِ ' وَالشَّيْرَقِ (وَالشِّيْرَقِ) ' وَالسَّمْنِ ' وَمَا
اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْاُدْمِ ' فَاِنَّ الْمَتَاعَ لَا يَبِيْعُ شَيْئًا مِنْ
ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَيَسْتَوْفِيَهُ.

والیں وغیرہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یا روٹی کے ساتھ کھانے
[illegible]
جائے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لیا جائے۔

۲۰ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الطَّعَامِ اِلٰى اَجَلٍ

اناج کی وہ میعادی بیع جو مکروہ ہے

[۷۴۷] **اثر** - **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ' وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَنْهَيَانِ اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ حِنْطَةً بِذَهَبٍ اِلٰى اَجَلٍ ' ثُمَّ يَشْتَرِيْ بِالذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَ الذَّهَبَ.

ابو الزناد نے سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار کو منع فرماتے ہوئے سنا جو مدت مقرر کر کے گندم کو سونے کے بدلے فروخت کرے اور پھر سونے پر قبضہ کرنے سے پہلے اسی سونے سے کھجوریں خریدے۔

[۷۴۸] **اثر** - **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ ' اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيْعُ الطَّعَامَ مِنَ الرَّجُلِ بِذَهَبٍ اِلٰى اَجَلٍ ' ثُمَّ يَشْتَرِيْ بِالذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَ الذَّهَبَ ' فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَ نَهٰى عَنْهُ.

کثیر بن فرقد نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے میعاد مقرر کر کے کسی سے سونے کے بدلے غلہ خریدا۔ پھر سونے پر قبضہ کرنے سے پہلے اسی سونے کے ساتھ کھجوریں خریدیں تو انہوں نے یہ بات ناپسند کی اور اس سے منع فرمایا۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ.

امام مالک نے ابن شہاب سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنَّمَا نَهٰى سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ' وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ ' وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ' وَابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنْ لَا يَبِيْعَ الرَّجُلُ حِنْطَةً بِذَهَبٍ ' ثُمَّ يَشْتَرِي الرَّجُلُ بِالذَّهَبِ تَمْرًا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَ الذَّهَبَ مِنْ بَيْعِهِ الَّذِي اشْتَرٰى مِنْهُ الْحِنْطَةَ ' فَاَمَّا اَنْ يَشْتَرِيَ بِالذَّهَبِ الَّتِيْ بَاعَ بِهَا الْحِنْطَةَ اِلٰى اَجَلٍ تَمْرًا مِنْ غَيْرِ بَائِعِهِ الَّذِيْ بَاعَ مِنْهُ الْحِنْطَةَ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَ الذَّهَبَ ' وَيُحِيْلَ الَّذِي اشْتَرٰى مِنْهُ التَّمْرَ عَلٰى غَرِيْمِهِ الَّذِيْ بَاعَ مِنْهُ الْحِنْطَةَ بِالذَّهَبِ الَّتِيْ لَهُ عَلَيْهِ فِيْ ثَمَرِ التَّمْرِ ' فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ سعید بن مسیب' سلیمان بن یسار' ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور ابن شہاب نے منع فرمایا ہے کہ ایک آدمی سونے کے بدلے گندم خریدے' پھر وہ اس سونے کے بدلے کھجوریں خریدے اس سے پہلے کہ اس نے سونے پر قبضہ کیا ہو جس سے گندم خریدی تھی' اگر وہ اس سونے سے جس کے بدلے گندم بیچی ہے گندم والے کے علاوہ کسی اور سے کھجوریں خریدے اور کھجوروں والے سے گندم والے کا حوالہ کر دے اس سونے کا جو اس پر ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ غَيْرَ وَاحِدٍ

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے یہ بات کتنے ہی اہل علم

Presented by www.ziaraat.com

مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَاْسًا.

۳۱ - بَابُ الشَّرْطِ فِي الطَّعَامِ

[۷۲۹] حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُسْلِفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْ زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ اَوْ تَمْرٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهٗ.

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنْ سَلَّفَ فِيْ طَعَامٍ بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى فَحَلَّ الْاَجَلُ فَلَمْ يَجِدِ الْمُبْتَاعُ عِنْدَ الْبَائِعِ وَفَاءً مِمَّا ابْتَاعَ مِنْهُ فَاَقَالَهٗ، فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُ اِلَّا وَرِقَهٗ، اَوْ ذَهَبَهٗ، اَوِ الثَّمَنَ الَّذِيْ دَفَعَ اِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ، وَاِنَّهٗ لَا يَشْتَرِيْ مِنْهُ بِذٰلِكَ الثَّمَنِ شَيْئًا حَتّٰى يَقْبِضَهٗ مِنْهُ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا اَخَذَ غَيْرَ الثَّمَنِ الَّذِيْ دَفَعَ اِلَيْهِ، اَوْ صَرَفَهٗ فِيْ سِلْعَةٍ غَيْرِ الطَّعَامِ الَّذِيْ ابْتَاعَ مِنْهُ، فَهُوَ بَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى.

قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى.

قَالَ مَالِكٌ فَاِنْ نَدِمَ الْمُشْتَرِيْ، فَقَالَ لِلْبَائِعِ اَقِلْنِيْ وَاُنْظِرُكَ بِالثَّمَنِ الَّذِيْ دَفَعْتُ اِلَيْكَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ، وَاَهْلُ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ عَنْهُ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمَّا حَلَّ الطَّعَامُ لِلْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ اَخَّرَ عَنْهُ حَقَّهٗ عَلٰى اَنْ يُّقِيْلَهٗ، فَكَاَنَّ ذٰلِكَ بَيْعَ الطَّعَامِ اِلٰى اَجَلٍ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَوْفٰى.

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اَنَّ الْمُشْتَرِيَ حِيْنَ حَلَّ الْاَجَلُ وَكَرِهَ الطَّعَامَ اَخَذَ بِهٖ دِيْنَارًا اِلٰى اَجَلٍ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِالْاِقَالَةِ، وَاِنَّمَا الْاِقَالَةُ مَا لَمْ يَزْدَدْ فِيْهِ الْبَائِعُ وَلَا الْمُشْتَرِيْ، فَاِذَا وَقَعَتْ فِيْهِ الزِّيَادَةُ بِنَسِيْئَةٍ اِلٰى اَجَلٍ، اَوْ بِشَيْءٍ يَزْدَادُهٗ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ، اَوْ بِشَيْءٍ يَنْتَفِعُ بِهٖ اَحَدُهُمَا، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِالْاِقَالَةِ، وَاِنَّمَا تَصِيْرُ الْاِقَالَةُ اِذَا فَعَلَا ذٰلِكَ بَيْعًا، وَاِنَّمَا اُرْخِصَ

سے پوچھی تو انہوں نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۱ - باب [illegible]

[illegible] مقرر کر کے سلف کرنے [illegible] کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ایسے کھیت کا ہو جس کی بہتری معلوم نہ ہوئی ہو اور نہ ایسی کھجوروں کا ہو جن کی بہتری واضح نہ ہوئی ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ کھانے کی چیزوں میں ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جو نرخ اور مدت مقرر کر کے ہو کہ جب مدت پوری ہو جائے تو خریدار بائع کے پاس وہ اناج نہ پائے تو بیع فسخ کر دے کیونکہ اپنی چاندی، سونا یا قیمت جو دی اسے واپس لینے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے اور یہ نہ ہو کہ اپنے زرثمن سے دوسری چیز بائع سے خریدے جب تک اپنے زرثمن پر قبضہ نہ کر لے۔ کیونکہ خریدار نے جو غلہ یا دوسری چیز کے لیے رقم دی اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسی کے ساتھ دوسرا غلہ خرید لیا۔

امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبضے سے پہلے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مشتری نادم ہوا تو بائع نے کہا کہ میں زرثمن کی واپسی میں جو میں نے تمہیں دی ہے مہلت دیتا ہوں تو یہ درست نہیں ہے اور اہل علم اس سے منع کرتے ہیں کیونکہ جب میعاد گزر گئی اور غلہ بائع کے ذمے واجب ہوا تو مشتری نے اس شرط کی وجہ سے اپنا حق لینے میں دیر کی اور یہ قبضے سے پہلے اناج فروخت کر دینا ہوا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب مدت پوری ہو گئی اور خریدار نے اناج لینا پسند نہ کیا بلکہ اس اناج کے بدلے ایک مدت کے وعدے پر کچھ روپے ٹھہرا لئے تو یہ اقالہ نہ ہوا کیونکہ اقالہ تو جب ہے کہ بائع یا مشتری کی طرف سے کمی یا بیشی نہ ہو اور اگر اس میں کمی بیشی ہوئی یا میعاد بڑھائی یا بائع یا مشتری کا کوئی فائدہ مقرر ہوا تو اسے اقالہ نہیں سمجھا جائے گا۔ جبکہ اقالہ، شرکت اور تولیہ اسی وقت تک درست ہیں کہ کمی یا بیشی نہ کی جائے

Presented by www.ziaraat.com

فِي الْاِقَالَةِ وَالشَّرِكَةِ وَالتَّوْلِيَةِ مَا لَمْ يَدْخُلْ شَيْئًا مِنْ
[illegible]
لُحَا الْبَيْعَ وَتُحَرِّمُهُ مَا تُحَرِّمُ الْبَيْعَ

اور مرابحہ نہ بڑھائی جائے۔ اگر ان میں سے کوئی بات ہوئی تو وہ بیع
[illegible]
ہو جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ سَلَّفَ فِي حِنْطَةٍ شَامِيَّةٍ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَأْخُذَ مَحْمُولَةً بَعْدَ مَحِلِّ الْاَجَلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اچھی گندم کا سلف کیا اور مدت پوری ہونے پر گھٹیا یا بڑھیا اتنی ہی گندم لے لی تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ مَنْ سَلَّفَ فِي صِنْفٍ مِنَ الْاَصْنَافِ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَأْخُذَ خَيْرًا مِمَّا سَلَّفَ فِيهِ، اَوْ اَدْنٰى بَعْدَ مَحِلِّ الْاَجَلِ، وَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ اَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِي حِنْطَةٍ مَحْمُولَةٍ، فَلَا بَأْسَ اَنْ يَأْخُذَ شَعِيرًا، اَوْ شَامِيَّةً، وَاِنْ سَلَّفَ فِي تَمْرِ عَجْوَةٍ، فَلَا بَأْسَ اَنْ يَأْخُذَ صَيْحَانِيًّا، اَوْ جَمْعًا، وَاِنْ سَلَّفَ فِي زَبِيبٍ اَحْمَرَ، فَلَا بَأْسَ اَنْ يَأْخُذَ اَسْوَدَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ بَعْدَ مَحِلِّ الْاَجَلِ اِذَا كَانَتْ مَكِيلَةُ ذٰلِكَ سَوَاءً بِمِثْلِ كَيْلِ مَا سَلَّفَ فِيهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے کسی بھی چیز کا سلف کیا تو مدت پوری ہونے پر اس سے بہتر یا کمتر لینے میں کوئی قباحت نہیں اور اس کی تفسیر یہ ہے کہ جس نے درمیانی گندم کا سلف کیا تو جو یا بڑھیا گندم لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر عجوہ کھجور کا سلف کیا یا صیحانی یا جمع کے لینے میں کوئی ڈر نہیں۔ اگر سرخ کشمش کا سلف کیا تو سیاہ کشمش لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ یہ مدت پوری ہو جانے کے بعد ہو اور وزن وہی ہو جتنے کا سلف کیا تھا۔

۲۲- بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ بِالطَّعَامِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا

اناج کے بدلے اناج بیچا جائے تو کمی بیشی نہ ہو

[۷۵۰] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ قَالَ فِنِيَ عَلَفُ حِمَارِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِكَ فَابْتَعْ بِهَا شَعِيرًا، وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلَهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سلیمان بن یسار نے فرمایا: حضرت سعد بن ابی وقاص کے گھوڑے کا چارہ ختم ہو گیا تو انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا کہ گھر سے گندم لے جاؤ اور اس کے بدلے جو لے آنا لیکن نہ لینا مگر برابر۔

[۷۵۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ فِنِيَ عَلَفُ دَابَّتِهِ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِكَ طَعَامًا فَابْتَعْ بِهَا شَعِيرًا، وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلَهُ.

نافع کو سلیمان بن یسار نے بتایا کہ عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث کی سواری کا چارہ ختم ہو گیا تو انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا کہ اپنے گھر سے کھانے کی گندم لے جاؤ اور اس کے بدلے جو خرید لاؤ اور نہ لینا مگر برابر۔

[۷۵۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مُعَيْقِيبٍ الدَّوْسِيِّ مِثْلَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے ابن معیقیب دوسی سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا

قَالَ مَالِكٌ [illegible] وَلَا التَّمْرَ بِالزَّبِيبِ وَلَا الْحِنْطَةَ بِالدَّقِيقِ وَلَا الدَّقِيقَ بِالزَّبِيبِ وَلَا الْحِنْطَةَ بِالزَّبِيبِ وَلَا شَيْئًا مِنَ الطَّعَامِ كُلِّهِ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ، فَإِنْ دَخَلَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ الْاَجَلُ لَمْ يَصْلُحْ، وَكَانَ حَرَامًا وَلَا شَيْءَ مِنَ الْاُدْمِ كُلِّهَا إِلَّا يَدًا بِيَدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

[illegible] کھجور کے بدلے کشمش اور گندم کے بدلے کشمش نہ بیچی جائے اور کھانے کی کوئی چیز بھی نہ بیچی جائے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ اگر اس میں کوئی مدت مقرر کی تو درست نہیں اور بیع حرام ہو جائے گی اور روٹی سے لگا کر کھانے کی کوئی چیز نہ بیچی جائے مگر ہاتھوں ہاتھ۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنَ الطَّعَامِ وَالْاُدْمِ إِذَا كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ، فَلَا يُبَاعُ مُدُّ حِنْطَةٍ بِمُدَّيْ حِنْطَةٍ، وَلَا مُدُّ تَمْرٍ بِمُدَّيْ تَمْرٍ، وَلَا مُدُّ زَبِيبٍ بِمُدَّيْ زَبِيبٍ، وَلَا مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْحُبُوبِ، وَالْاُدْمِ كُلِّهَا إِذَا كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ، وَإِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ، إِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ لَا يَحِلُّ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الْفَضْلُ، وَلَا يَحِلُّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلہ یا روٹی سے لگا کر کھانے کی ایک چیز کے بدلے دو نہ خریدی جائیں۔ اسی طرح ایک مد گندم کے بدلے دو مد گندم، ایک مد کھجوروں کے بدلے دو مد کھجوریں، ایک مد کشمش کے بدلے دو مد کشمش نیز ایسے ہی تمام اجناس اور ترکاریاں وغیرہ ایک جنس سے برابر اور ہاتھوں ہاتھ خریدی جائیں۔ یہ اس جگہ چاندی اور سونے کی طرح ہیں۔ کسی چیز کی زیادتی جائز نہیں۔ جائز یہی ہے کہ برابر ہوں اور ہاتھوں ہاتھ ہوں۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِذَا اخْتَلَفَ مَا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ، أَوْ يُشْرَبُ، فَبَانَ اخْتِلَافُهُ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ، وَلَا بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ، وَصَاعٌ مِنْ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ زَبِيبٍ، وَصَاعٌ مِنْ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ مِنْ سَمْنٍ، فَإِذَا كَانَ الصِّنْفَانِ مِنْ هٰذَا مُخْتَلِفَيْنِ فَلَا بَأْسَ بِاثْنَيْنِ مِنْهُ بِوَاحِدٍ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ يَدًا بِيَدٍ، فَإِنْ دَخَلَ فِي ذٰلِكَ الْاَجَلُ فَلَا يَحِلُّ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب کھانے پینے کی چیزوں کے اندر ناپ تول کا فرق ہو اور وہ مختلف جنس ہوں تو ایک کے بدلے دو لینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اس میں کوئی قباحت نہیں کہ ایک صاع کھجور کے بدلے دو صاع گندم لی جائے ایک صاع کھجور کی دو صاع کشمش اور ایک صاع گندم کا دو صاع گھی لیا جائے۔ جبکہ دونوں چیزوں کی جنس مختلف ہو تو ان میں سے ایک کے زیادہ ہونے میں کوئی قباحت نہیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو، اگر اس میں مدت مقرر کی گئی تو بیع حلال نہیں رہے گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا تَحِلُّ صُبْرَةُ الْحِنْطَةِ بِصُبْرَةِ الْحِنْطَةِ، وَلَا بَأْسَ بِصُبْرَةِ الْحِنْطَةِ بِصُبْرَةِ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُشْتَرَى الْحِنْطَةُ بِالتَّمْرِ جِزَافًا.

امام مالک نے فرمایا کہ گندم کے ڈھیر کے بدلے گندم کا ڈھیر اور گندم کے ڈھیر کے بدلے کھجوروں کا ڈھیر خریدنا جائز نہیں ہے خواہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور یہ اس لئے ہے کہ گندم کو اندازے سے کھجوروں کے بدلے خریدنے میں مضائقہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَكُلُّ مَا اخْتَلَفَ مِنَ الطَّعَامِ، وَالْاُدْمِ فَبَانَ اخْتِلَافُهُ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ جِزَافًا يَدًا بِيَدٍ، فَإِنْ دَخَلَهُ الْاَجَلُ فَلَا خَيْرَ فِيهِ، وَإِنَّمَا اشْتِرَاءُ

امام مالک نے فرمایا کہ کھانے یا روٹی کے ساتھ لگانے کی جتنی چیزیں ہیں جبکہ وہ مختلف ہوں تو ان کا ایک کے بدلے دوسری کو خریدنے میں مضائقہ نہیں جبکہ لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

ذٰلِکَ جِزَافًا کَاشْتِرَاءِ بَعْضِ ذٰلِکَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ جِزَافًا

اگر مدت مقرر کی گئی تو اس میں کوئی بھلائی نہیں اور ان چیزوں کا [illegible]

قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ اَنَّکَ تَشْتَرِی الْحِنْطَةَ بِالْوَرِقِ جِزَافًا وَتَشْتَرِ بِالذَّهَبِ جِزَافًا فَهٰذَا حَلَالٌ لَا بَاْسَ بِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ تم ڈھیر لگے ہوئے غلے کو چاندی سے اور کچھ ڈھیر لگے ہوئے غلے کو سونے سے خریدو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَمَنْ صَبَرَ صُبْرَةَ طَعَامٍ وَقَدْ عَلِمَ کَیْلَهَا ثُمَّ بَاعَهَا جِزَافًا وَکَتَمَ الْمُشْتَرِیَ کَیْلَهَا فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَصْلُحُ فَاِنْ اَحَبَّ الْمُشْتَرِیَ اَنْ یَرُدَّ ذٰلِکَ الطَّعَامَ عَلَی الْبَائِعِ رَدَّهٗ بِمَا کَتَمَهٗ کَیْلَهٗ وَغَرَّهٗ وَکَذٰلِکَ کُلُّ مَا عَلِمَ الْبَائِعُ کَیْلَهٗ وَعَدَدَهٗ مِنَ الطَّعَامِ وَغَیْرِهٖ ثُمَّ بَاعَهٗ جِزَافًا وَلَمْ یَعْلَمِ الْمُشْتَرِیْ بِذٰلِکَ فَاِنَّ الْمُشْتَرِیَ اِنْ اَحَبَّ اَنْ یَرُدَّ ذٰلِکَ عَلَی الْبَائِعِ رَدَّهٗ وَلَمْ یَزَلْ اَهْلُ الْعِلْمِ یَنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِکَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے غلے کا ڈھیر لگایا اور اسے وزن معلوم ہے۔ پھر اس نے ڈھیر کے حساب سے فروخت کیا اور مشتری سے وزن چھپایا تو یہ درست نہیں ہے۔ اگر مشتری چاہے تو وہ غلہ بائع کو واپس کر دے کیونکہ اس نے وزن چھپایا اور دھوکا دیا۔ اسی طرح جس غلے وغیرہ کی تول کا بائع کو علم ہو، پھر وہ اسے ڈھیری کے حساب سے بیچے اور مشتری کو اس بات کا علم نہ ہو تو مشتری اگر چاہے تو وہ چیز بائع کو واپس کر دے اور اہل علم ہمیشہ اس بات سے منع کرتے رہے ہیں۔

قَالَ مَالِکٌ وَلَا خَیْرَ فِی الْخُبْزِ قُرْصٍ بِقُرْصَیْنِ وَلَا عَظِیْمٍ بِصَغِیْرٍ اِذَا کَانَ بَعْضُ ذٰلِکَ اَکْبَرَ مِنْ بَعْضٍ فَاَمَّا اِذَا کَانَ یُتَحَرّٰی اَنْ یَکُوْنَ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَاِنْ لَمْ یُوْزَنْ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک روٹی کے بدلے دو روٹیاں اور چھوٹی روٹی کے بدلے بڑی لینے میں کوئی بھلائی نہیں جبکہ بعض دوسری بعض سے بڑی ہوں۔ ہاں اگر یہ اندازہ کیا گیا کہ دونوں طرف برابر ہیں تو کوئی قباحت نہیں اگرچہ وزن نہ کیا ہو۔

قَالَ مَالِکٌ لَا یَصْلُحُ مُدُّ زُبْدٍ وَمُدُّ لَبَنٍ بِمُدَّیْ زُبْدٍ وَهُوَ مِثْلُ الَّذِیْ وَصَفْنَا مِنَ التَّمْرِ الَّذِیْ یُبَاعُ صَاعَیْنِ مِنْ کَیْسٍ وَصَاعًا مِنْ حَشْفٍ بِثَلَاثَةِ اَصْوُعٍ مِنْ عَجْوَةٍ حِیْنَ قَالَ لِصَاحِبِهٖ اِنَّ صَاعَیْنِ مِنْ کَیْسٍ بِثَلَاثَةِ اَصْوُعٍ مِنَ الْعَجْوَةِ لَا یَصْلُحُ فَفَعَلَ ذٰلِکَ لِیُجِیْزَ بَیْعَهٗ وَاِنَّمَا جَعَلَ صَاحِبُ اللَّبَنِ اللَّبَنَ مَعَ زُبْدِهٖ لِیَاْخُذَ فَضْلَ زُبْدِهٖ عَلٰی زُبْدِ صَاحِبِهٖ حِیْنَ اَدْخَلَ مَعَهٗ اللَّبَنَ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک مد زبد اور ایک مد دودھ کو دو مد زبد کے بدلے لینا درست نہیں کیونکہ اس کی مثال وہی ہے جو ہم نے کھجوروں کی بیان کی کہ جو دو صاع کیس اور ایک صاع حشف کے بدلے تین صاع عجوہ خریدے اور اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ دو صاع کیس ہی تین صاع عجوہ کے برابر ہیں تو یہ درست نہیں۔ یہ گھڑنت اس نے اپنی بیع کو جائز بنانے کے لیے کی۔ اسی لئے تو دودھ والے نے زبد کے ساتھ دودھ دیا تاکہ دودھ شامل کرنے کے باعث اپنے ساتھی کے زائد زبد کو لے سکے۔

قَالَ مَالِکٌ وَالدَّقِیْقُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَذٰلِکَ لِاَنَّهٗ اَخْلَصَ الدَّقِیْقَ فَبَاعَهٗ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَوْ جَعَلَ نِصْفَ الْمُدِّ مِنْ دَقِیْقٍ وَنِصْفَهٗ مِنْ حِنْطَةٍ فَبَاعَ ذٰلِکَ بِمُدٍّ مِنْ حِنْطَةٍ کَانَ ذٰلِکَ مِثْلَ

امام مالک نے فرمایا کہ آٹے کو گندم کے برابر بیچے تو کوئی قباحت نہیں اور یہ اس لئے کہ خالص آٹے کو گندم کے بدلے برابری پر بیچا ہے۔ اگر نصف مد آٹا اور نصف مد گندم کو ایک مد گندم کے بدلے بیچے تو یہ درست نہیں کیونکہ یہ اسی کی طرح ہے جو

Presented by www.ziaraat.com

الَّذِیْ وَصَفْنَا لَا یَصْلُحُ ، لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ یَّاْخُذَ فَضْلَ

صورت ہم نے بیان کی کیونکہ اس نے اپنی بڑھیا گندم کی عمدگی آٹا

۳۱ - باب جامع بیع الطعام

اناج بیچنے کے متعلق دیگر روایات

[۷۵۳] **اَثَرٌ - حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ ، فَقَالَ اِنِّیْ رَجُلٌ اَبْتَاعُ الطَّعَامَ یَکُوْنُ مِنَ الصُّکُوْکِ بِالْجَارِ ، فَرُبَمَا ابْتَعْتُ مِنْهُ بِدِیْنَارٍ وَنِصْفِ دِرْهَمٍ ، فَاُعْطِیْ بِالنِّصْفِ طَعَامًا ، فَقَالَ سَعِیْدٌ لَا ، وَلٰکِنْ اَعْطِ اَنْتَ دِرْهَمًا ، وَخُذْ بَقِیَّتَهٗ طَعَامًا .

محمد بن عبداللہ بن ابو مریم نے سعید بن مسیب سے پوچھتے ہوئے کہا کہ میں جارکی منڈیوں سے غلہ خریدا کرتا ہوں تو کبھی میں ایک دینار اور نصف درہم کا خریدتا ہوں۔ کیا میں نصف درہم کا اناج دے دوں؟ سعید نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم ایک درہم دے دو اور باقی کا بھی غلہ لے لیا کرو۔

[۷۵۴] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تَبِیْعُوا الْحَبَّ فِیْ سُنْبُلِهٖ حَتّٰی یَبْیَضَّ .

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ محمد بن سیرین کہا کرتے: نہ بیچو اناج کو بالیوں میں یہاں تک کہ پک جائے۔

قَالَ مَالِکٌ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی ، فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الطَّعَامُ لِصَاحِبِهٖ لَیْسَ عِنْدِیْ طَعَامٌ فَیَعْنِی الطَّعَامَ الَّذِیْ لَکَ عَلَیَّ اِلٰی اَجَلٍ ، فَیَقُوْلُ صَاحِبُ الطَّعَامِ هٰذَا لَا یَصْلُحُ لِاَنَّهٗ قَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی یُسْتَوْفٰی ، فَیَقُوْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِ الطَّعَامُ لِغَرِیْمِهٖ فَیَعْنِیْ طَعَامًا اِلٰی اَجَلٍ حَتّٰی اَقْضِیَکَهٗ ، فَهٰذَا لَا یَصْلُحُ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا یُعْطِیْهِ طَعَامًا ، ثُمَّ یَرُدُّهٗ اِلَیْهِ فَیَصِیْرُ الذَّهَبُ الَّذِیْ اَعْطَاهُ ثَمَنَ الَّذِیْ کَانَ لَهٗ عَلَیْهِ وَیَصِیْرُ الطَّعَامُ الَّذِیْ اَعْطَاهُ مُحَلِّلًا فِیْمَا بَیْنَهُمَا ، وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ اِذَا فَعَلَاهُ بَیْعَ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ یُّسْتَوْفٰی .

امام مالک نے فرمایا کہ جو نرخ اور مدت مقرر کر کے اناج خریدے۔ مدت پوری ہونے پر بائع مشتری سے کہے کہ اناج اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ جتنا اناج میرے ذمے واجب ہے تم اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ مشتری کہے کہ یہ تو جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قبضے سے پہلے اناج بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ بائع کہے کہ اچھا تم کوئی اور اناج میرے ہاتھوں مدت مقرر کر کے بیچ دو تا کہ وہ اناج میں تمہارے حوالے کر دوں تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ مشتری جو غلہ دے گا وہی اس کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور بائع جو رقم واپس دے گا وہ مشتری کی اپنی ہوگی اور جو غلہ دیا جائے گا یہ دونوں کے درمیان بیع کو حلال بنانے کے لیے ہوگا۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو یہ قبضے سے پہلے اناج کی بیع ہوئی۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْ رَجُلٍ لَهٗ عَلٰی رَجُلٍ طَعَامٌ اِبْتَاعَهٗ مِنْهُ وَلِغَرِیْمِهٖ عَلٰی رَجُلٍ طَعَامٌ مِثْلُ ذٰلِکَ الطَّعَامِ ، فَقَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الطَّعَامُ لِغَرِیْمِهٖ اُحِیْلُکَ عَلٰی غَرِیْمٍ لِیْ عَلَیْهِ مِثْلَ الطَّعَامِ الَّذِیْ لَکَ عَلَیَّ بِطَعَامِکَ الَّذِیْ لَکَ عَلَیَّ .

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کا دوسرے پر غلہ ہے جو اس سے خریدا تھا۔ دوسرے کا اتنا ہی غلہ کسی تیسرے پر تھا۔ دوسرے نے پہلے سے کہا کہ جتنا میرے اوپر تمہارا غلہ ہے اتنا ہی غلہ میرا فلاں پر ہے، میں اسے تمہارے روبرو کروا دیتا ہوں۔

قَالَ مَالِکٌ اِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الطَّعَامُ اِنَّمَا هُوَ

امام مالک نے فرمایا کہ جس پر غلہ ہے یہ وہی غلہ ہے جو اس

Presented by www.ziaraat.com

طَعَامٌ ابْتَاعَهُ، فَاَرَادَ اَنْ يُحِيلَ غَرِيمَهُ بِطَعَامٍ ابْتَاعَهُ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ، وَذٰلِكَ بَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى، فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ سَلَفًا حَالًّا فَلَا بَأْسَ اَنْ يُحِيلَ بِهِ غَرِيمَهُ لِاَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِبَيْعٍ، وَلَا يَحِلُّ بَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، غَيْرَ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِالشِّرْكِ، وَالتَّوْلِيَةِ، وَالْاِقَالَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ.

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ اَنْزَلُوْهُ عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوْفِ، وَلَمْ يُنْزِلُوْهُ عَلٰى وَجْهِ الْبَيْعِ، وَذٰلِكَ مِثْلُ الرَّجُلِ يُسَلِّفُ الدَّرَاهِمَ النُّقَّصَ فَيُقْضٰى دَرَاهِمَ وَازِنَةً فِيْهَا فَضْلٌ، فَيَحِلُّ لَهُ ذٰلِكَ، وَيَجُوْزُ وَلَوِ اشْتَرٰى مِنْهُ دَرَاهِمَ نُقَّصًا بِوَازِنَةٍ لَمْ يَحِلَّ ذٰلِكَ، وَلَوِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ حِيْنَ اَسْلَفَهُ وَازِنَةً، وَاِنَّمَا اَعْطَاهُ نُقَّصًا لَمْ يَحِلَّ لَهُ ذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا يُشْبِهُ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ، وَاَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ، وَاِنَّمَا فُرِقَ بَيْنَ ذٰلِكَ اَنَّ بَيْعَ الْمُزَابَنَةِ بَيْعٌ عَلٰى وَجْهِ الْمُكَايَسَةِ وَالتِّجَارَةِ، وَاَنَّ بَيْعَ الْعَرَايَا عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوْفِ لَا مُكَايَسَةَ فِيْهِ.

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَشْتَرِيَ رَجُلٌ طَعَامًا بِرُبُعٍ، اَوْ ثُلُثٍ، اَوْ كِسْرٍ مِنْ دِرْهَمٍ عَلٰى اَنْ يُعْطٰى بِذٰلِكَ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ، وَلَا بَاْسَ اَنْ يَبْتَاعَ الرَّجُلُ طَعَامًا بِكِسْرٍ مِنْ دِرْهَمٍ اِلٰى اَجَلٍ، ثُمَّ يُعْطٰى دِرْهَمًا، وَيَاْخُذُ بِمَا بَقِيَ لَهُ مِنْ دِرْهَمِهِ سِلْعَةً مِنَ السِّلَعِ، لِاَنَّهُ اَعْطَى الْكِسْرَ الَّذِيْ عَلَيْهِ فِضَّةً وَاَخَذَ بِبَقِيَّةِ دِرْهَمِهِ سِلْعَةً، فَهٰذَا لَا بَاْسَ بِهِ.

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَاْسَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ عِنْدَ الرَّجُلِ دِرْهَمًا، ثُمَّ يَاْخُذُ مِنْهُ بِرُبُعٍ، اَوْ بِثُلُثٍ، اَوْ بِكِسْرٍ مَعْلُوْمٍ سِلْعَةً مَعْلُوْمَةً، فَاِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ سِعْرٌ مَعْلُوْمٌ، وَقَالَ الرَّجُلُ اٰخُذُ مِنْكَ بِسِعْرِ كُلِّ يَوْمٍ،

نے خرید ا۔ پھر اس نے اپنے فریق ثانی سے خریدے ہوئے غلے کا [illegible] درست نہیں ہے [illegible] [illegible] [illegible] بیع نہیں [illegible] بیع حلال نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور جبکہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ شرکت' تولیہ اور اقالہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی لئے اہل علم نے رواج اور دستور کا اعتبار کیا اور اسے بیع نہیں سمجھا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے سلم میں ناقص اور کم وزن درہم دیئے اور وزن میں پورے دراہم دیئے گئے تو اس اضافے کے باوجود اس کے لئے یہ حلال اور جائز ہے۔ اگر وہ ناقص اور کم وزن دراہم خریدے تو جائز نہیں' اگر سلم کے وقت وزن کی شرط کر لی جائے اور پھر کم دے تو یہ حلال نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا: اس کی نظیر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا اور اندازے سے کھجور بیچنے یعنی بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ بیع مزابنہ تو تجارت اور چالاکی ہے اور بیع عرایا دستور کے مطابق ہے' جس میں دھوکا نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ چوتھائی تہائی یا درہم کے اور کسی حصے کا غلہ اس شرط پر خریدنا درست نہیں ہے کہ اتنی مدت کے بعد اس کے بدلے غلہ ادا کر دے گا۔ ہاں اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ درہم کے کسی حصے کا غلہ مدت مقرر کر کے خریدے۔ پھر ایک درہم دے کر باقی درہم کی کوئی اور چیز اس سے خریدے' کیونکہ اس نے درہم کی جو کسر دی تو باقی درہم کا اور سامان خرید لیا تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس درہم رکھے۔ پھر اس سے چوتھائی' تہائی یا درہم کے کسی معین حصے کی کوئی معین چیز خریدے اگر چہ نرخ معین نہ ہو۔ اگر کوئی دوسرے سے کہے کہ میں آپ سے روزانہ کے بھاؤ

Presented by www.ziaraat.com

فَهٰذَا لَا يَحِلُّ لِأَنَّهُ عَيْنٌ وَنَقْدٌ مَعْرُوفَةٌ وَلَمْ يَضْمَنْ فَلَا عَلَى بَيْعٍ مَعْلُومٍ.

[۷۵۵] مالک ... من باع طعاما جزافا ... منه شيئا ... ان يشتري منه شيئا الا ما كان يجوز له ان يستثني منه وذلك الثلث فما دونه فان زاد على الثلث صار ذلك الى المزابنة والى ما يكره فلا ينبغي له ان يشتري منه شيئا الا ما كان يجوز له ان يستثني منه ولا يجوز له ان يستثني منه الا الثلث فما دونه وهذا الامر الذي لا اختلاف فيه عندنا.

کے ساتھ بیچے تو یہ حلال نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے جو چیز موجود نہ ہو اس کا بیچنا جائز نہیں ہے۔

امام مالک نے کہا کہ جس نے اندازے سے ... [illegible] ... اس میں سے کچھ مستثنیٰ نہیں کر سکتا ... اس میں سے ذرا بھی خریدنا مناسب نہیں کیونکہ جائز وہی ہوگا جس کا استثناء کر لیا جائے جبکہ وہ تہائی یا اس سے کم ہو۔ اگر وہ تہائی سے زیادہ ہوا تو ایسا کرنا مزابنہ کی طرح مکروہ ہوگا' پس اس میں سے ذرا بھی خریدنا مناسب نہیں ہے کیونکہ جائز وہی ہوگا جس کا استثناء کر لیا جائے اور وہ تہائی یا اس سے کم ہو اور اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۲۴ - بَابُ الْحُكْرَةِ وَالتَّرَبُّصِ

ذخیرہ اندوزی اور نرخ بڑھانا

[۷۵۵] **اثر** حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا حُكْرَةَ فِي سُوقِنَا لَا يَعْمِدُ رِجَالٌ بِأَيْدِيهِمْ فُضُولٌ مِنْ أَذْهَابٍ إِلَى رِزْقٍ مِنْ رِزْقِ اللَّهِ نَزَلَ بِسَاحَتِنَا فَيَحْتَكِرُونَهُ عَلَيْنَا، وَلَكِنْ أَيُّمَا جَالِبٍ جَلَبَ عَلَى عَمُودِ كَبِدِهِ فِي الشِّتَاءِ، وَالصَّيْفِ، فَذَلِكَ ضَيْفُ عُمَرَ، فَلْيَبِعْ كَيْفَ شَاءَ اللَّهُ، وَلْيُمْسِكْ كَيْفَ شَاءَ اللَّهُ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے بازاروں میں کوئی ذخیرہ اندوزی نہ کرے۔ جن لوگوں کے پاس زائد روپیہ پیسہ ہے وہ ہمارے ملک میں آنے والے اللہ کے رزق کو ذخیرہ کرنے کے لئے نہ خریدیں۔ ہاں جو خون پسینہ ایک کر کے' گرمی اور سردی برداشت کر کے ہمارے ملک میں غلہ لائے وہ عمر کا مہمان ہے' پھر جیسے اللہ چاہے اپنے غلے کو بیچے اور جیسے اللہ چاہے اسے روکے۔

[۷۵۶] **اثر** وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ، وَهُوَ يَبِيعُ زَبِيبًا لَهُ بِالسُّوقِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِمَّا أَنْ تَزِيدَ فِي السِّعْرِ، وَإِمَّا أَنْ تُرْفَعَ مِنْ سُوقِنَا.

سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کا حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس سے گزر ہوا جو بازار میں اپنی کشمش بیچ رہے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ آپ نرخ بڑھا دیں یا ہمارے بازار سے اٹھ جائیں۔

[۷۵۷] **اثر** وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحُكْرَةِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۲۵ - بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ وَالسَّلَفِ فِيهِ

جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنا

[۷۵۸] **اثر** حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعَى

حسن بن محمد بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصیفیر نامی اپنا اونٹ مدت مقرر کر کے بیس اونٹوں کے بدلے فروخت کیا تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

عُصَيْفِيرًا بِعِشْرِيْنَ بَعِيْرًا اِلٰى اَجَلٍ.

[۷۵۹] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ [illegible]

[illegible]

[۷۶۰] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ [illegible] عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

[illegible] ابن شہاب [illegible] جانور کی بیع کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِالْجَمَلِ بِالْجَمَلِ مِثْلِهٖ وَزِيَادَةِ دَرَاهِمَ يَدًا بِيَدٍ، وَلَا بَاْسَ بِالْجَمَلِ بِالْجَمَلِ مِثْلِهٖ وَزِيَادَةِ دَرَاهِمَ الْجَمَلِ بِالْجَمَلِ يَدًا بِيَدٍ وَالدَّرَاهِمُ اِلٰى اَجَلٍ. قَالَ وَلَا خَيْرَ فِي الْجَمَلِ بِالْجَمَلِ مِثْلِهٖ وَزِيَادَةِ دَرَاهِمَ الدَّرَاهِمُ نَقْدًا، وَالْجَمَلُ اِلٰى اَجَلٍ، وَاِنْ اَخَّرْتَ الْجَمَلَ، وَالدَّرَاهِمَ لَا خَيْرَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ ایک اونٹ کو دوسرے سے بدلنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور دراہم کا اضافہ ہو تو ہاتھوں ہاتھ۔ اس میں بھی قباحت نہیں کہ اونٹ کے بدلے اونٹ اور کچھ روپے ہوں تو اونٹ ہاتھوں ہاتھ ہوں اور روپوں کی مدت مقرر ہو۔ لیکن اس میں بھلائی نہیں کہ اونٹ کے بدلے اونٹ اور کچھ روپے ہوں جبکہ روپے تو نقد ادا کئے جائیں اور اونٹ ایک مدت کے بعد اگر اونٹ اور روپے دونوں کی تاخیر کی جائے تو اس میں بھی بھلائی نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَاْسَ اَنْ يَبْتَاعَ الْبَعِيْرَ النَّجِيْبَ بِالْبَعِيْرَيْنِ، اَوْ بِالْاَبْعِرَةِ مِنَ الْحَمُوْلَةِ مِنْ مَاشِيَةِ الْاِبِلِ، وَاِنْ كَانَتْ مِنْ نَعَمٍ وَاحِدَةٍ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهَا اثْنَانِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ اِذَا اخْتَلَفَتْ فَبَانَ اخْتِلَافُهَا، وَاِنْ اَشْبَهَ بَعْضُهَا بَعْضًا وَاخْتَلَفَتْ اَجْنَاسُهَا، اَوْ لَمْ تَخْتَلِفْ فَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا اثْنَانِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ سواری کے اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ وہ ایک ہی جنس کے ہوں۔ اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو خریدے جبکہ ان کا اختلاف واضح ہو۔ اگرچہ ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہوں۔ جنس کا اختلاف ہو یا نہ ہو لیکن مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو نہ لے۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يُؤْخَذَ الْبَعِيْرُ بِالْبَعِيْرَيْنِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا تَفَاضُلٌ فِيْ نَجَابَةٍ وَلَا رِحْلَةٍ، فَاِذَا كَانَ هٰذَا عَلٰى مَا وَصَفْتُ لَكَ فَلَا يَشْتَرِيْ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ، وَلَا بَاْسَ اَنْ تَبِيْعَ مَا اشْتَرَيْتَ مِنْهَا قَبْلَ اَنْ تَسْتَوْفِيَهُ مِنْ غَيْرِ الَّذِيْ اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ اِذَا انْتَقَدْتَ ثَمَنَهُ.

امام مالک نے فرمایا: اس کی کراہت کی تفسیر یہ ہے کہ ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ لئے جائیں جن میں سواری یا بوجھ لادنے کا فرق نہ ہو جب وہ ایسے ہوں تو مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو نہ خریدے جائیں۔ اس میں قباحت نہیں کہ جو خریدا ہے اسے قبضے سے پہلے فروخت کر دے دوسرے شخص کے ہاتھوں جبکہ قیمت نقد وصول ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ سَلَّفَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى فَوَصَفَهُ وَحَلَّاهُ وَنَقَدَ ثَمَنَهُ فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَهُوَ لَازِمٌ لِلْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعِ عَلٰى مَا وَصَفَا وَحَلَّيَا،

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے مدت مقرر کر کے جانور کی بیع سلم کی۔ پھر اوصاف اور حلیہ بیان کر کے قیمت نقد ادا کی گئی ہو تو جائز ہے اور اوصاف وحلیہ بیان کرنے بائع اور مشتری دونوں کے

Presented by www.ziaraat.com

وَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ مِنْ عَمَلِ النَّاسِ الْجَائِزِ بَيْنَهُمْ ' وَالَّذِي لَمْ نَرَ أَنْ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ بَلَدِنَا

لئے ضروری ہے' لوگوں کا ہمیشہ سے اسی جائز طریقے پر عمل رہا' جس پر ہم نے اپنے علماء کو پایا ہے۔

٢٦ - بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ

جانوروں کا کس طرح بیچنا جائز نہیں ہے

٥٧٥- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ ' وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ' كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ' ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِي فِي بَطْنِهَا. صحیح البخاری (٢١٤٣) صحیح مسلم (٣٧٨٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حبل الحبلہ بیع سے منع فرمایا ہے' اس بیع کا دور جاہلیت میں رواج تھا۔ آدمی ایک اونٹ خریدتا' اس سے اونٹنی حاملہ ہوتی' پھر وہ بچہ پیدا ہو جو اس کے پیٹ میں ہے۔

[٧٦١] **أَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' أَنَّهُ قَالَ لَا رِبًا فِي الْحَيَوَانِ ' وَإِنَّمَا نُهِيَ مِنَ الْحَيَوَانِ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ. وَالْمَضَامِيْنُ بَيْعُ مَا فِي بُطُوْنِ إِنَاثِ الْإِبِلِ ' وَالْمَلَاقِيْحُ بَيْعُ مَا فِي ظُهُوْرِ الْجِمَالِ.

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حیوان میں سود نہیں۔ حیوان کی تین قسم کی بیع سے منع فرمایا گیا ہے: مضامین' ملاقیح اور حبل الحبلہ سے۔ مضامین یعنی بچہ اونٹنی کے پیٹ میں ہو۔ ملاقیح' یہ کہ بچہ اونٹ کی پشت میں ہو۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَشْتَرِيَ أَحَدٌ شَيْئًا مِنَ الْحَيَوَانِ بِعَيْنِهِ إِذَا كَانَ غَائِبًا عَنْهُ ' وَإِنْ كَانَ قَدْ رَآهُ وَرَضِيَهُ عَلٰى أَنْ يَنْقُدَ ثَمَنَهُ لَا قَرِيْبًا ' وَلَا بَعِيْدًا.

امام مالک نے فرمایا: یہ درست نہیں کہ ایسے معین جانور کو خریدے جو موجود نہ ہو۔ اگر چہ مشتری اس جانور کو دیکھ کر پسند کر چکا ہو جبکہ قیمت نقد ادا کرے اور جانور خواہ قریب ہو یا دور۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْبَائِعَ يَنْتَفِعُ بِالثَّمَنِ ' وَلَا يَدْرِي هَلْ تُوْجَدُ تِلْكَ السِّلْعَةُ عَلٰى مَا رَآهَا الْمُبْتَاعُ أَمْ لَا ' فَلِذٰلِكَ كُرِهَ ذٰلِكَ ' وَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ مَضْمُوْنًا مَوْصُوْفًا.

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کراہت بایں وجہ ہے کہ بائع قیمت سے فائدہ اٹھائے گا اور وہ نہیں جانتا کہ جو چیز اس نے دیکھی تھی وہ اسے مل جائے گی۔ یہی اس میں کراہت ہے اور غیر معین جانور کو اوصاف بیان کر کے بیچے تو کوئی قباحت نہیں۔

٢٧ - بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ

جانور کو گوشت کے بدلے فروخت کرنا

٥٧٦- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

زید بن اسلم نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کو گوشت کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

[٧٦٢] **أَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ' أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ بِالشَّاةِ وَالشَّاتَيْنِ.

داؤد بن حصین نے سعید بن مسیب کو فرماتے سنا کہ یہ بھی جاہلیت کا جوا ہے کہ جانور کو ایک یا دو بکریوں کے گوشت کے بدلے بیچا جائے۔

[٧٦٣] **أَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ أَبِي الزِّنَادِ '

ابو الزناد سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے

Presented by www.ziaraat.com

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ نُهِيَ عَنْ بَيْعِ

[illegible]

وَ حَلَا اشْتَرٰى شَارِفًا بِعَشَرَةِ شِيَاهٍ فَقَالَ سَعْدٌ اِنْ كَانَ اشْتَرَاهَا لِيَنْحَرَهَا فَلَا خَيْرَ فِيْ ذٰلِكَ.

قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَمَنْ اَدْرَكْتُ مِنَ النَّاسِ يَنْهَوْنَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ.

قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَكَانَ ذٰلِكَ يُكْتَبُ فِيْ عُهُوْدِ الْعُمَّالِ فِيْ زَمَانِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَ هِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ يَنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِكَ.

تھے کہ جانور کو گوشت کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

[illegible]

دس بکروں کے بدلے ایک اونٹنی خرید لیا ہے؟ سعید نے فرمایا کہ اگر اسے ذبح کرنے کے لیے خریدا ہے تو اس میں بھلائی نہیں۔

ابوالزناد نے فرمایا کہ میں نے ہر ایک کو گوشت کے بدلے جانور بیچنے سے منع کرتے ہوئے پایا۔

ابوالزناد نے فرمایا کہ ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل کے دور میں عاملوں کے لئے یہ حکم لکھا جاتا اور ایسا کرنے سے انہیں منع کیا جاتا۔

۲۸ - بَابُ بَيْعِ اللَّحْمِ بِاللَّحْمِ

گوشت کو گوشت کے بدلے فروخت کرنا

[۷۶۴] **اَثَرٌ - قَالَ مَالِكٌ** اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِيْ لَحْمِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْوُحُوْشِ اَنَّهٗ لَا يُشْتَرٰى بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، يَدًا بِيَدٍ، وَلَا بَاْسَ بِهٖ، وَاِنْ لَمْ يُوْزَنْ اِذَا تَحَرّٰى اَنْ يَكُوْنَ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اونٹ، گائے، بکری اور ان جیسے جانوروں کے گوشت کے بارے میں متفقہ حکم یہ ہے کہ ان میں سے ایک کو دوسرے کے بدلے نہ خریدا جائے مگر ایک جیسے وزن میں برابر اور ہاتھوں ہاتھ اور وزن نہ کرنے میں بھی مضائقہ نہیں جبکہ اندازے سے برابر ہو اور ہاتھوں ہاتھ۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَاْسَ بِلَحْمِ الْحِيْتَانِ بِلَحْمِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْوُحُوْشِ كُلِّهَا اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ يَدًا بِيَدٍ. فَاِنْ دَخَلَ ذٰلِكَ الْاَجَلُ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ مچھلی کا گوشت اگر اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ جانوروں کے گوشت کے بدلے ایک صاع کے عوض دو صاع یا کم وبیش ہو تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اگر مدت مقرر کی گئی تو اس میں بھلائی نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاَرٰى لُحُوْمَ الطَّيْرِ كُلِّهَا مُخَالِفَةً لِلُحُوْمِ الْاَنْعَامِ وَالْحِيْتَانِ، فَلَا اَرٰى بَاْسًا بِاَنْ يُشْتَرٰى بَعْضُ ذٰلِكَ بِبَعْضٍ مُتَفَاضِلًا يَدًا بِيَدٍ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰى اَجَلٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ پرندوں کا گوشت مویشیوں اور مچھلی کا گوشت اگر کم وبیش ہو تو میرے نزدیک کوئی قباحت نہیں جبکہ لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اور مدت مقرر کر کے ان میں سے کوئی چیز نہ بیچی جائے۔

۲۹ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

کتے کی بیع کا بیان

۵۷۷ - **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کسبی اور کاہن کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

يَعْنِي بِمَهْرِ الْبَغِيِّ مَا تُعْطَاهُ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِّنَى، وَحُلْوَانُ الْكَاهِنِ رِشْوَتُهُ، وَمَا يُعْطَى حَتَّى أَنْ يَتَعَلَّمَ.

صحیح بخاری (۲۲۲۷) صحیح مسلم (۱۱۶۵۸)

قَالَ مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مَنْ أَثِقُ بِهِ أَنَّ أَبَا الزِّنَادِ وَغَيْرَ الضَّارِي لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

''بمہر البغی'' وہ رقم جو عورت کو زنا کے بدلے دی جائے اور حلوان الکاہن وہ رشوت ہے جو کاہن کو اس لئے دی جائے

امام مالک نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ شکاری کتے کی قیمت کا بھی یہی حکم ہوگا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

۳۰- بَابُ السَّلَفِ وَبَيْعُ الْعُرُوضِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ

بیع سلف اور سامان کو سامان کے بدلے بیچنا

۵۷۸- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع اور سلف سے منع فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ أَخُذُ سِلْعَتَكَ بِكَذَا وَكَذَا عَلَى أَنْ تُسْلِفَنِي كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ عَقَدَا بَيْعَهُمَا عَلَى هَذَا الْوَجْهِ فَهُوَ غَيْرُ جَائِزٍ، فَإِنْ تَرَكَ الَّذِي اشْتَرَطَ السَّلَفَ مَا اشْتَرَطَ مِنْهُ كَانَ ذَلِكَ الْبَيْعُ جَائِزًا.

امام مالک نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ میں تمہارا فلاں فلاں اسباب لیتا ہوں کہ تم فلاں فلاں شرائط پر میرے ساتھ سلف کرو۔ اگر وہ اپنی بیع پر متفق ہو جائیں تو یہ جائز نہیں۔ اگر ان شرطوں کو چھوڑ دیا جائے جو لگائیں تو یہ بیع جائز ہو جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ الثَّوْبَ مِنَ الْكِتَّانِ، أَوِ الشَّطَوِيِّ، أَوِ الْقَصَبِيِّ بِالْأَثْوَابِ مِنَ الْإِتْرِيبِيِّ، أَوِ الْقَبِّيِّ، أَوِ الزِّيقَةِ، أَوِ الثَّوْبِ الْهَرَوِيِّ، أَوِ الْمَرْوِيِّ بِالْمَلَاحِفِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّقَائِقِ، وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ الْوَاحِدُ بِالِاثْنَيْنِ، أَوِ الثَّلَاثَةِ يَدًا بِيَدٍ، أَوْ إِلَى أَجَلٍ، وَإِنْ كَانَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ، فَإِنْ دَخَلَ ذَلِكَ نَسِيئَةً فَلَا خَيْرَ فِيهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ کتان، شطوی اور قصبی کے کپڑوں کو اتربی، قبی، زیقہ، ہروی کپڑے، مروی، ملاحف یمانیہ اور شقاق وغیرہ کے بدلے خریدنے میں کوئی قباحت نہیں، خواہ ایک کے بدلے میں دو یا تین لئے جائیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں یا مدت مقرر کر کے، اگر وہ کپڑے ایک ہی قسم کے ہوں تو کمی بیشی میں بھلائی نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَصْلُحُ حَتَّى يَخْتَلِفَ فَيَبِينَ اخْتِلَافُهُ، فَإِذَا أَشْبَهَ بَعْضُ ذَلِكَ بَعْضًا، وَإِنِ اخْتَلَفَتْ أَسْمَاؤُهُ فَلَا يَأْخُذِ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ إِلَى أَجَلٍ، وَذَلِكَ أَنْ يَأْخُذَ الثَّوْبَيْنِ مِنَ الْهَرَوِيِّ بِالثَّوْبِ مِنَ الْمَرْوِيِّ، أَوِ الْقُوهِيَّةِ إِلَى أَجَلٍ، أَوْ يَأْخُذَ الثَّوْبَيْنِ مِنَ الْفُرْقُبِيِّ بِالثَّوْبِ مِنَ الشَّطَوِيِّ، فَإِذَا كَانَتْ هَذِهِ الْأَجْنَاسُ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ فَلَا يُشْتَرَى مِنْهَا اثْنَانِ بِوَاحِدٍ إِلَى أَجَلٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر دونوں طرف کے کپڑوں میں اختلاف واضح نہ ہو تو درست نہیں۔ اگر ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہوں اگرچہ نام مختلف ہوں تو مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو نہ لئے جائیں۔ مثلاً دو ہروی کپڑے لئے جائیں ایک مروی یا قوہی کپڑے کے بدلے مدت مقرر کر کے یا دو فرقبی کپڑے لئے جائیں ایک شطوی کپڑے سے۔ جب ان کے اختلاف کا یہ حال ہو تو مدت مقرر کر کے ایک کے بدلے دو نہ خریدے جائیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَأْسَ أَنْ تَبِيعَ مَا اشْتَرَيْتَ مِنْهَا

امام مالک نے فرمایا کہ بائع سے جو خریدا ہے قبضہ کرنے

Presented by www.ziaraat.com

قَبْلَ اَنْ تَسْتَوْفِيَهُ مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ إِذَا

سے پہلے اسے فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ بائع کے

۳۱ - بَابُ السَّلَفِ فِي الْعُرُوضِ

باٹ میں سلف کرنے کا بیان

[۷۶۵] **اثر** حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٌ يَسْاَلُهُ عَنْ رَجُلٍ سَلَّفَ فِي سَبَائِبَ ، فَاَرَادَ بَيْعَهَا قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ الْوَرِقُ بِالْوَرِقِ وَكَرِهَ ذٰلِكَ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے سنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک آدمی نے دوسرے کے ساتھ کپڑوں کی سلف کی اور پھر ارادہ کیا کہ قبضہ کرنے سے پہلے انہیں فروخت کر دے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ تو چاندی کے بدلے چاندی ہوئی اور اسے ناپسند فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ فِيمَا نَرٰى. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَبِيعَهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ بِاَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَهَا بِهِ ، وَلَوْ اَنَّهُ بَاعَهَا مِنَ الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ بَاْسٌ.

امام مالک نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ وہ اسی کو کپڑے بیچنا چاہتا ہوگا جس سے خریدے تھے اور قیمت خرید سے زیادہ میں دیتا ہوگا ورنہ کسی دوسرے آدمی کے ہاتھوں فروخت کرتا تو اس میں قباحت نہ تھی۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِيمَنْ سَلَّفَ فِي رَقِيقٍ ، اَوْ مَاشِيَةٍ ، اَوْ عُرُوضٍ ، فَاِذَا كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ مَوْصُوفًا فَسَلَّفَ فِيهِ اِلٰى اَجَلٍ فَحَلَّ الْاَجَلُ ، فَاِنَّ الْمُشْتَرِيَ لَا يَبِيعُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْهُ بِاَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي سَلَّفَهُ فِيهِ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَ مَا سَلَّفَهُ فِيهِ ، وَذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا فَعَلَهُ فَهُوَ الرِّبَا صَارَ الْمُشْتَرِيَ اِنْ اَعْطَى الَّذِي بَاعَهُ دَنَانِيرَ ، اَوْ دَرَاهِمَ ، فَانْتَفَعَ بِهَا فَلَمَّا حَلَّتْ عَلَيْهِ السِّلْعَةُ ، وَلَمْ يَقْبِضْهَا الْمُشْتَرِيَ بَاعَهَا مِنْ صَاحِبِهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا سَلَّفَهُ فِيهَا ، فَصَارَ اِنْ رَدَّ اِلَيْهِ مَا سَلَّفَهُ وَزَادَهُ مِنْ عِنْدِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک متفقہ حکم یہ ہے کہ جو غلام، جانور یا کسی قسم کے اسباب میں سلف کرے تو اس چیز کے اوصاف بیان کر دے، پھر مدت مقرر کر کے سلف کرے۔ مدت پوری ہونے پر مشتری بائع کو ان میں سے کوئی چیز اس سے زیادہ میں نہیں بیچ سکے گا جتنے میں کہ سلف کی تھی اور نہ جب تک کی سلف کی ہے اس سے پہلے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو سود ہوگا کیونکہ بائع نے مشتری کے دیئے ہوئے دیناروں اور درہموں سے فائدہ اٹھایا، پھر وہ چیز جب اس پر حلال ہوئی اور مشتری نے ابھی قبضہ نہیں کیا کہ سلف سے زیادہ میں وہ چیز اسی کو لوٹا دی اور اپنی جانب سے اضافہ کیا۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ سَلَّفَ ذَهَبًا اَوْ وَرِقًا فِي حَيَوَانٍ اَوْ عُرُوضٍ اِذَا كَانَ مَوْصُوفًا اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى ، ثُمَّ حَلَّ الْاَجَلُ ، فَاِنَّهُ لَا بَاْسَ اَنْ يَبِيعَ الْمُشْتَرِيَ تِلْكَ السِّلْعَةَ مِنَ الْبَائِعِ قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ الْاَجَلُ ، اَوْ بَعْدَمَا يَحِلُّ بِعَرْضٍ مِنَ الْعُرُوضِ يُعَجِّلُهُ ، وَلَا يُؤَخِّرُهُ بَالِغًا مَا بَلَغَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ اِلَّا الطَّعَامَ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ اَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ ، وَلِلْمُشْتَرِيَ اَنْ يَبِيعَ تِلْكَ السِّلْعَةَ مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهِ

امام مالک نے فرمایا کہ جو سونا چاندی دے کر جانور یا اسباب کی سلف کرے تو جب اوصاف بیان کر دے اور مدت مقرر کر لی، پھر مدت پوری ہو جانے پر کوئی مضائقہ نہیں کہ مشتری اسے بائع کے ہاتھوں فروخت کر دے، اس سے پہلے کہ مدت پوری ہو، جبکہ سامان کے بدلے سامان ہو خواہ جلدی سے دے یا دیر کر کے مگر نقد دے سوائے اناج کے کہ قبضے سے پہلے اس کا بیچنا حلال نہیں ہے، اگر مشتری اس چیز کو بائع کے سوا کسی اور کے ہاتھوں بیچنا

Presented by www.ziaraat.com

الَّذِی ابْتَاعَهَا مِنْهُ بِذَهَبٍ ' اَوْ وَرِقٍ اَوْ عَرْضٍ مِنَ الْعُرُوضِ يَنْقُدُ ذٰلِكَ وَلَا يُؤَخِّرُهُ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ ضَمَّ وَحْدَهُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْكَلَإِ بِالْكَلَإِ وَالْكَلَإِ بِالْكَالِئِ وَاَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ دَيْنًا لَهُ عَلٰى رَجُلٍ بِدَيْنٍ عَلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ.

سونے یا چاندی یا کسی اور سامان کے بدلے تو قبضہ کرنے میں تاخیر نہ کرے یعنی ادھار کا ادھار کی بیع یہ ہے اور اس میں دونوں جانب سے ادھار ہو کہ ان نے بدلے دین لے بدلے دین کے بدلے کرلیں میں۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ سَلَّفَ فِيْ سِلْعَةٍ اِلٰى اَجَلٍ وَتِلْكَ السِّلْعَةُ مِمَّا لَا يُؤْكَلُ وَلَا يُشْرَبُ ' فَاِنَّ الْمُشْتَرِيَ يَبِيْعُهَا مِمَّنْ شَاءَ ' بِنَقْدٍ اَوْ عَرْضٍ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفِيَهَا مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا مِنْهُ ' وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَبِيْعَهَا مِنَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنْهُ اِلَّا بِعَرْضٍ يَقْبِضُهُ وَلَا يُؤَخِّرُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اسباب میں ایک مدت پر سلف کیا اور وہ کھانے پینے کی چیزوں میں سے نہیں ہے تو مشتری جس کو چاہے اسے فروخت کردے نقد یا سامان کے بدلے قبضے سے پہلے جبکہ بائع کے سوا دوسرے کو بیچے اور اسے بائع کے ہاتھوں بیچنا مناسب نہیں ہے مگر سامان کے بدلے جس پر قبضہ کرے اور تاخیر نہ کرے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنْ كَانَتِ السِّلْعَةُ لَمْ تَحِلَّ فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يَبِيْعَهَا مِنْ صَاحِبِهَا بِعَرْضٍ مُخَالِفٍ لَهَا بَيِّنٍ خِلَافُهُ يَقْبِضُهُ وَلَا يُؤَخِّرُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر وہ سامان بائع کو دوسری چیز کے بدلے بیچ دیا جائے مدت پوری ہونے سے پہلے تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ اس چیز پر قبضہ کرے اور تاخیر نہ کرے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْمَنْ سَلَّفَ دَنَانِيْرَ اَوْ دَرَاهِمَ فِيْ اَرْبَعَةِ اَثْوَابٍ مَوْصُوْفَةٍ اِلٰى اَجَلٍ ' فَلَمَّا حَلَّ الْاَجَلُ تَقَاضٰى صَاحِبَهَا فَلَمْ يَجِدْهَا عِنْدَهُ ' وَوَجَدَ عِنْدَهُ ثِيَابًا دُوْنَهَا مِنْ صِنْفِهَا ' فَقَالَ لَهُ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْاَثْوَابُ اُعْطِيْكَ بِهَا ثَمَانِيَةَ اَثْوَابٍ مِنْ ثِيَابِيْ هٰذِهِ ' اِنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا اَخَذَ تِلْكَ الْاَثْوَابَ الَّتِيْ يُعْطِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَفْتَرِقَا ' فَاِنْ دَخَلَ ذٰلِكَ الْاَجَلُ فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ ' وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَحِلِّ الْاَجَلِ فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ اَيْضًا اِلَّا اَنْ يَبِيْعَهُ ثِيَابًا لَيْسَتْ مِنْ صِنْفِ الثِّيَابِ الَّتِيْ سَلَّفَهُ فِيْهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے چار کپڑوں کا دینار و درہم کے بدلے مدت مقرر کر کے سلف کیا اور ان کے اوصاف بیان کر دیئے مدت پوری ہونے پر مشتری نے بائع سے تقاضا کیا تو اس کے پاس نہ پائے مگر اس سے گھٹیا قسم کے کپڑے۔ بائع نے کہا: میں تمہیں ان کے بدلے یہ آٹھ کپڑے دیتا ہوں۔ اس میں بھی کوئی قباحت نہیں جبکہ جدا ہونے سے پہلے انہیں حاصل کر لے۔ اگر ان کپڑوں کی کوئی میعاد مقرر کرے تو درست نہیں۔ ہاں ان کپڑوں کے بدلے خریدے تو سلف والے کپڑوں سے علاوہ قسم ہو تو مضائقہ نہیں۔

۳۲- بَابُ بَيْعِ النُّحَاسِ وَالْحَدِيْدِ وَمَا اَشْبَهَهُمَا مِمَّا يُوْزَنُ

تانبا' لوہا اور تلنے والی چیزوں کی بیع

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَا كَانَ مِمَّا يُوْزَنُ مِنْ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ' مِنَ النُّحَاسِ وَالشَّبَهِ وَالرَّصَاصِ ' وَالْاُنْكِ ' وَالْحَدِيْدِ ' وَالْقَضْبِ ' وَالتِّيْنِ ' وَالْكُرْسُفِ ' وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِمَّا يُوْزَنُ ' فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يُؤْخَذَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ اِثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ ' وَلَا بَاْسَ اَنْ يُؤْخَذَ

امام مالک نے فرمایا کہ جو چیزیں وزن کر کے بکتی ہیں ان کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جبکہ وہ سونے چاندی کے علاوہ تانبا' پیتل' رانگ' سیسہ' لوہا' پتے' گھاس' روئی وغیرہ جو چیزیں وزن کر کے بیچی جاتی ہیں تو ان کی ایک چیز کے بدلے دو چیزیں لینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور ایک رطل لوہے

Presented by www.ziaraat.com

رِطْلُ حَدِيْدٍ بِرِطْلَيْ حَدِيْدٍ وَرِطْلُ صُفْرٍ بِرِطْلَيْ صُفْرٍ

قَالَ مَالِكٌ وَلَا خَيْرَ فِيْهِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ ' فَاِذَا اخْتَلَفَ الصِّنْفَانِ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّ اخْتِلَافَهُمَا ' فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ ' فَاِنْ كَانَ الصِّنْفُ مِنْهُ يُشْبِهُ الصِّنْفَ الْاٰخَرَ ' وَاِنْ اخْتَلَفَا فِى الْاِسْمِ مِثْلَ الرَّصَاصِ ' وَالْاُنْكِ ' وَالشَّبَهِ ' وَالصُّفْرِ ' فَاِنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ.

کے بدلے دو رطل لوہا اور ایک رطل پیتل کے بدلے دو رطل پیتل لینے میں کوئی مضائقہ نہیں

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں بھلائی نہیں کہ ایک مقررہ [illegible] چیز کے بدلے دو چیزیں لی جائیں اگر دونوں کی جنس مختلف ہو اور اختلاف واضح ہو تو ایک چیز کے بدلے دو چیزیں لینے میں کوئی قباحت نہیں اگر وہ ایک دوسری سے مشابہت رکھنے والی جنس ہوں۔ اگر نام مختلف ہوں جیسے قلعی' سیسہ' پیتل اور کانسی تو میں ناپسند کرتا ہوں کہ مدت مقرر کر کے ان میں سے ایک کے بدلے دو چیزیں لی جائیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَا اشْتَرَيْتَ مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ كُلِّهَا ' فَلَا بَاْسَ اَنْ تَبِيْعَهُ قَبْلَ اَنْ تَقْبِضَهُ مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهِ الَّذِىْ اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ اِذَا قَبَضْتَ ثَمَنَهُ اِذَا كُنْتَ اشْتَرَيْتَهُ كَيْلًا اَوْ وَزْنًا ' فَاِنِ اشْتَرَيْتَهُ جِزَافًا فَبِعْهُ مِنْ غَيْرِ الَّذِىْ اشْتَرَيْتَهُ مِنْهُ بِنَقْدٍ اَوْ اِلٰى اَجَلٍ وَذٰلِكَ اَنَّ ضَمَانَهُ مِنْكَ اِذَا اشْتَرَيْتَهُ جِزَافًا ' وَلَا يَكُوْنُ ضَمَانُهُ مِنْكَ اِذَا اشْتَرَيْتَهُ وَزْنًا حَتّٰى تَزِنَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ ' وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَىَّ فِىْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا ' وَهُوَ الَّذِىْ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ اَمْرُ النَّاسِ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اس قسم کی تمام چیزوں کو قبضے سے پہلے فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ جس سے خریدی تھی۔ اس کے علاوہ دوسرے کو بیچے اور قیمت وصول کر لی ہو اور جب کہ وہ ناپ یا تول سے بیچی ہو اور اگر ڈھیری کے حساب سے خریدی ہو تو نقد اور ادھار دونوں طرح فروخت کی جا سکتی ہے' کیونکہ ڈھیری کی صورت میں خریدنے سے وہ چیز اسی وقت مشتری کی تحویل میں آ جاتی ہے جبکہ وزن کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا جب تک وزن کر کے سپرد نہ کر دی جائے اور ان چیزوں کے بارے میں یہ میں نے سب سے اچھی بات سنی اور لوگوں کا ہمیشہ سے اسی پر عمل ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَا يُكَالُ ' اَوْ يُوْزَنُ مِمَّا لَا يُؤْكَلُ ' وَلَا يُشْرَبُ مِثْلُ الْعُصْفُرِ ' وَالنَّوٰى ' وَالْخَبَطِ ' وَالْكَتَمِ ' وَمَا يُشْبِهُ ذٰلِكَ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِاَنْ يُؤْخَذَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ ' وَلَا يُؤْخَذُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنْهُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ ' فَاِنِ اخْتَلَفَ الصِّنْفَانِ فَبَانَ اخْتِلَافُهُمَا ' فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُمَا اثْنَانِ بِوَاحِدٍ اِلٰى اَجَلٍ ' وَمَا اشْتُرِىَ مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ كُلِّهَا فَلَا بَاْسَ بِاَنْ يُبَاعَ قَبْلَ اَنْ يَسْتَوْفِىَ اِذَا قَبَضَ ثَمَنَهُ مِنْ غَيْرِ صَاحِبِهِ الَّذِىْ اشْتَرَاهُ مِنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو چیزیں کھانے پینے کی نہیں ہیں ان کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جیسے زرد رنگ' گٹھلیوں' پتوں' کسم اور ان کے مشابہ دوسری چیزوں میں' اگر مختلف جنس کی ایک کے بدلے دو لی جائیں جبکہ ہاتھوں ہاتھ لین دین ہو۔ ہاں ایک ہی جنس سے ایک کے بدلے دو چیزیں نہ لی جائیں مدت مقرر کر کے۔ اگر دونوں مختلف جنس ہوں اور اختلاف واضح ہو تو ان میں ہر ایک چیز سے ایک کے بدلے دو لینے میں کوئی مضائقہ نہیں خواہ قبضے سے پہلے بیچے جبکہ جس سے خریدی تھی اس کے علاوہ دوسرے سے قیمت وصول کر لی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَكُلُّ شَىْءٍ يَنْتَفِعُ بِهِ النَّاسُ مِنَ الْاَصْنَافِ كُلِّهَا ' وَاِنْ كَانَتِ الْحَصْبَاءَ وَالْقَصَّةَ فَكُلُّ

امام مالک نے فرمایا کہ ان تمام چیزوں سے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں' خواہ وہ ریت اور چونا ہو تو ان میں ایک کے

Presented by www.ziaraat.com

وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِمِثْلِهِ اِلٰى اَجَلٍ فَهُوَ رِبًا ' وَوَاحِدٌ مِنْهُمَا بمثله الى اجل فهو ربا

بدلے وہی چیز دوگنی لینا سود ہے بلکہ ہر ایک برابر ہو اور مدت مقرر

۳۳ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ

باب اس بیع کا منع کرنا کہ دو بیع ہے

۵۲۶ - **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا ہے۔

صحیح بخاری (۲۱۱۷) سنن نسائی (۴۶۳۶)

[۷۶۶] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ اِبْتَعْ لِيْ هٰذَا الْبَعِيْرَ بِنَقْدٍ حَتّٰى اَبْتَاعَهٗ مِنْكَ اِلٰى اَجَلٍ ' فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَكَرِهَهٗ وَنَهٰى عَنْهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ مجھ سے یہ اونٹ نقد خرید لیجئے' میں آپ سے مدت مقرر کر کے خرید لوں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو ناپسند کیا اور اس سے منع فرمایا۔

[۷۶۷] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى سِلْعَةً بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ نَقْدًا ' اَوْ بِخَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا اِلٰى اَجَلٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے کوئی چیز دس دینار نقد یا پندرہ دینار مدت مقرر کر کے خریدی تو انہوں نے ناپسند کیا اور ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ اِبْتَاعَ سِلْعَةً مِنْ رَجُلٍ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ نَقْدًا ' اَوْ بِخَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا اِلٰى اَجَلٍ ' قَدْ وَجَبَتْ لِلْمُشْتَرِيْ بِاَحَدِ الثَّمَنَيْنِ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اِنْ اَخَّرَ الْعَشَرَةَ كَانَتْ خَمْسَةَ عَشَرَ اِلٰى اَجَلٍ. وَاِنْ نَقَدَ الْعَشَرَةَ كَانَ اِنَّمَا اشْتَرٰى بِهَا الْخَمْسَةَ عَشَرَ الَّتِيْ اِلٰى اَجَلٍ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ایک چیز دس دینار نقد یا پندرہ دینار میں مدت مقرر کر کے خریدی تو مشتری پر دونوں میں سے ایک قیمت واجب ہوئی اور یہ مناسب نہیں کیونکہ اگر وہ دس دینار کو مؤخر کرے تو مدت پوری ہونے پر پندرہ دینار ہو جائیں گے اور اگر نقد دس دینار ادا کرے تو اس نے مدت پر پندرہ دینار پر خریدی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ اِشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً بِدِيْنَارٍ نَقْدًا ' اَوْ بِشَاةٍ مَوْصُوْفَةٍ اِلٰى اَجَلٍ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِاَحَدِ الثَّمَنَيْنِ اِنْ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لَا يَنْبَغِيْ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ وَهٰذَا مِنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے کوئی چیز خریدی ایک دینار نقد یا حلیہ بتائی ہوئی ایک بکری کے بدلے مدت مقرر کر کے۔ اس پر دونوں میں سے ایک قیمت واجب ہوگئی جبکہ یہ مکروہ اور نامناسب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو سے منع فرمایا اور یہ ایک میں دو بیع ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ اشْتَرٰى مِنْكَ هٰذِهِ الْعَجْوَةَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ' اَوِ الصَّيْحَانِيَّ عَشَرَةَ اَصْوُعٍ ' اَوِ الْحِنْطَةَ الْمَحْمُوْلَةَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ' اَوِ الشَّامِيَةَ عَشَرَةَ اَصْوُعٍ بِدِيْنَارٍ قَدْ وَجَبَتْ لِيْ اِحْدَاهُمَا اِنَّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لَا يَحِلُّ. وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ

امام مالک نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے دوسرے سے کہا کہ میں آپ سے پندرہ صاع عجوہ یا دس صاع صیحانی یا پندرہ صاع درمیانی گندم یا دس صاع عمدہ گندم ایک صاع میں خریدتا ہوں مجھ پر ایک چیز واجب ہوگئی۔ یہ مکروہ ہے حلال نہیں کیونکہ اس پر دس صاع صیحانی واجب ہوئی اور اسے چھوڑ کر پندرہ

Presented by www.ziaraat.com

اَوْجَبَ لَهُ عَشَرَةَ اَصْوُعٍ صَيْحَانِيًّا ' فَهُوَ يَدَعُهَا وَيَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنَ الْمَحْمُوْلَةِ ' اَوْ اَوْجَبَ عَلَيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنَ الْحِنْطَةِ الْمَحْمُوْلَةِ فَيَدَعُهَا وَيَاْخُذُ عَشَرَةَ اَصْوُعٍ مِنَ الصَّيْحَانِيِّ ' فَهٰذَا الْمَكْرُوْهُ لَا يَحِلُّ ' وَهُوَ اَيْضًا يُشْبِهُ مَا يُهْمَى عَنْهُ مِنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ ' وَهُوَ اَيْضًا مِمَّا يُهْمَى عَنْهُ اَنْ يُبَاعَ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ الطَّعَامِ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ.

صاع عجوہ لیتا ہے یا اس پر پندرہ صاع درمیانی گندم واجب ہوئی اور اس نے چھوڑ کر دس صاع عجوہ لے رہا ہے۔ یہ بھی مکروہ ہے حلال نہیں۔ یہ بھی اسی کے مشابہ ہے جو ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور اس کے مشابہ ہے جو ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور اس کے مشابہ ہے جو ایک کیلی چیز کا دو سے دو پیمانوں کے ساتھ لین دین کیا جائے۔

۳۴- بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ

دھوکے کی بیع

۵۸۰- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ ' عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. صحیح مسلم (۳۷۸۷)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے

قَالَ مَالِكٌ وَمِنَ الْغَرَرِ وَالْمُخَاطَرَةِ اَنْ يَعْمِدَ الرَّجُلُ قَدْ ضَلَّتْ دَابَّتُهُ اَوْ اَبَقَ غُلَامُهُ ' وَثَمَنُ الشَّيْءِ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا ' فَيَقُوْلُ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُ مِنْكَ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا ' فَاِنْ وَجَدَهُ الْمُبْتَاعُ ذَهَبَ مِنَ الْبَائِعِ ثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا. وَاِنْ لَمْ يَجِدْهُ ذَهَبَ الْبَائِعُ مِنَ الْمُبْتَاعِ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا.

امام مالک نے فرمایا: یہ دھوکا وفریب ہے کہ کسی کی سواری گم ہو جائے یا غلام بھاگ جائے اور اس کی قیمت پچاس دینار ہو۔ ایک آدمی اس سے کہے کہ میں اسے آپ سے بیس دینار میں لیتا ہوں۔ اگر وہ خریدار کو مل جائے تو بائع کے تیس دینار گئے اور اگر نہ ملے تو مشتری کے بائع کی طرف بیس دینار گئے۔

قَالَ مَالِكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ عَيْبٌ اٰخَرُ اِنَّ تِلْكَ الضَّالَّةَ اِنْ وُجِدَتْ لَمْ يُدْرَ اَزَادَتْ اَمْ نَقَصَتْ اَمْ مَا حَدَثَ بِهَا مِنَ الْعُيُوْبِ فَهٰذَا اَعْظَمُ الْمَخَاطَرَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں دوسرا عیب یہ ہے کہ اگر وہ چیز مل گئی تو کیا معلوم اس کی قیمت بڑھی یا گھٹی ہے؟ یا اسے کون سا عیب لاحق ہو گیا ہے؟ پس یہ بہت بڑا فریب ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ وَالْغَرَرِ اِشْتِرَاءَ مَا فِيْ بُطُوْنِ الْاِنَاثِ مِنَ النِّسَاءِ وَالدَّوَابِّ لِاَنَّهُ لَا يُدْرٰى اَيَخْرُجُ اَمْ لَا يَخْرُجُ ' فَاِنْ خَرَجَ لَمْ يُدْرَ اَيَكُوْنُ حَسَنًا ' اَمْ قَبِيْحًا ' اَمْ تَامًّا ' اَمْ نَاقِصًا ' اَمْ ذَكَرًا ' اَمْ اُنْثٰى ' وَذٰلِكَ كُلُّهُ يَتَفَاضَلُ اِنْ كَانَ عَلٰى كَذَا فَقِيْمَتُهُ كَذَا ' وَاِنْ كَانَ عَلٰى كَذَا فَقِيْمَتُهُ كَذَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ پیٹ کے بچے خریدنا خواہ عورتوں کے ہوں یا جانوروں کے یہ بھی دھوکا فریب ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ بچہ نکلے یا نہ نکلے۔ اگر نکلے تو معلوم نہیں کہ خوبصورت ہوگا یا بدصورت' مکمل ہوگا یا ناقص' نر ہوگا یا مادہ؟ ان میں سے ہر برتری کے لحاظ سے قیمتوں میں فرق ہوگا۔ وہ جیسا ہوگا اسی کے لحاظ سے قیمت ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَنْبَغِيْ بَيْعُ الْاَنَاثِ وَاسْتِثْنَاءُ مَا فِيْ بُطُوْنِهَا ' وَذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ ثَمَنُ شَاتِي الْغَزِيْرَةِ ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ ' فَهِيَ لَكَ بِدِيْنَارَيْنِ وَلِيْ

امام مالک نے فرمایا کہ پیٹ کا بچہ خریدنا یا مستثنیٰ کرنا مناسب نہیں ہے۔ مثلاً کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میری بکری کی قیمت تین دینار ہے۔ یہ میں تمہیں دو دینار میں دیتا ہوں اور

Presented by www.ziaraat.com

مَا فِیْ بَطْنِهَا ' فَهٰذَا مَکْرُوْهٌ لِاَنَّهٗ غَرَرٌ وَمُخَاطَرَةٌ.

اس کے پیٹ کا بچہ میرے لئے ہوگا۔ یہ مکروہ ہے۔ کیونکہ دھوکا و

قَالَ مَالِکٌ وَلَا یَحِلُّ بَیْعُ الزَّیْتُوْنِ بِالزَّیْتِ وَلَا الْحُلْجُلَانِ بِدُهْنِ الْحُلْجُلَانِ وَلَا الزُّبْدِ بِالسَّمْنِ لِاَنَّ الْمُزَابَنَةَ تَدْخُلُهٗ لِاَنَّ الَّذِیْ یَشْتَرِی الْحَبَّ وَمَا اَشْبَهَهٗ بِشَیْءٍ مُسَمًّی مِمَّا یَخْرُجُ مِنْهُ لَا یُدْرِیْ اَیَخْرُجُ مِنْهُ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِکَ ' اَوْ اَکْثَرُ ' فَهٰذَا غَرَرٌ وَمُخَاطَرَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ زیتون کی زیتون کے بدلے اور تل کی تل کے بدلے اور سمن کے بدلے گی کی بیع جائز نہیں ہے کیونکہ یہ مزابنہ میں داخل ہے کیونکہ اس نے دانوں وغیرہ کے بدلے اس چیز کو خریدا ہے جو ان سے ہی نکلی ہے تو کیا معلوم کہ اب وہ اس روغن سے کم نکلے یا زیادہ لہٰذا یہ دھوکا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَمِنْ ذٰلِکَ اَیْضًا اِشْتِرَاءُ حَبِّ الْبَانِ بِالسَّلِیْخَةِ ' فَذٰلِکَ غَرَرٌ لِاَنَّ الَّذِیْ یَخْرُجُ مِنْ حَبِّ الْبَانِ هُوَ السَّلِیْخَةُ ' وَلَا بَاْسَ بِحَبِّ الْبَانِ بِالْبَانِ الْمُطَیَّبِ لِاَنَّ الْبَانَ الْمُطَیَّبَ قَدْ طُیِّبَ ' وَنُشَّ ' وَتَحَوَّلَ عَنْ حَالِ السَّلِیْخَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح روغن بان کو تخم بان کے ذریعے خریدنا ہے' تو اس میں دھوکا ہے کیونکہ سلیخہ تخم بان ہی سے نکلا ہے۔ ہاں تخم بان کو خوشبو کے بدلے لینے میں مضائقہ نہیں کیونکہ خوشبودار بان باوجود لطافت کے روغن بان نہیں بنا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْ رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً مِنْ رَجُلٍ عَلٰی اَنَّهٗ لَا نُقْصَانَ عَلَی الْمُبْتَاعِ اِنَّ ذٰلِکَ بَیْعٌ غَیْرُ جَائِزٍ ' وَهُوَ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ ' وَتَفْسِیْرُ ذٰلِکَ اَنَّهٗ کَاَنَّهٗ اسْتَاْجَرَهٗ بِرِبْحٍ اِنْ کَانَ فِیْ تِلْکَ السِّلْعَةِ ' وَاِنْ بَاعَ بِرَاْسِ الْمَالِ ' اَوْ بِنُقْصَانٍ ' فَلَا شَیْءَ لَهٗ وَذَهَبَ عَنَاؤُهٗ بَاطِلًا ' فَهٰذَا لَا یَصْلُحُ ' وَلِلْمُبْتَاعِ فِیْ هٰذَا اُجْرَةٌ بِمِقْدَارِ مَا عَالَجَ مِنْ ذٰلِکَ ' وَمَا کَانَ فِیْ تِلْکَ السِّلْعَةِ مِنْ نُقْصَانٍ ' اَوْ رِبْحٍ فَهُوَ لِلْبَائِعِ وَ عَلَیْهِ ' وَاِنَّمَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ اِذَا فَاتَتِ السِّلْعَةُ وَبِیْعَتْ فَاِنْ لَمْ تَفُتْ فُسِخَ الْبَیْعُ بَیْنَهُمَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی نے اپنی کوئی چیز دوسرے کو اس شرط پر بیچی کہ خریدار کا نقصان نہیں ہوگا۔ یہ بیع جائز نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے اور اس کی تفسیر یہ ہے کہ مشتری کو گویا اس چیز کے لئے مزدور رکھا گیا ہے۔ اگر مال بیچنے میں نقصان ہوا تو اسے کچھ نہیں ملے گا اور اس کی محنت رائیگاں گئی' لہٰذا یہ درست نہیں ہوتا یہ کہ اس سودے میں اس کی مزدوری مقرر کی جاتی اور نفع و نقصان بائع کا ہوتا۔ یہ حکم اس وقت ہے جبکہ مشتری اس چیز کو فروخت کر کے دے چکا ہو ورنہ ایسی بیع کو دونوں فسخ کر دیں۔

قَالَ مَالِکٌ فَاَمَّا اَنْ یَبِیْعَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً یَبِیْتُ بَیْعَهَا ' ثُمَّ یَنْدَمُ الْمُشْتَرِیْ فَیَقُوْلُ لِلْبَائِعِ ضَعْ عَنِّیْ ' فَیَاْبَی الْبَائِعُ وَیَقُوْلُ بِعْ فَلَا نُقْصَانَ عَلَیْکَ ' فَهٰذَا لَا بَاْسَ بِهٖ لِاَنَّهٗ لَیْسَ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ ' وَاِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ وَصَفَهٗ لَهٗ ' وَلَیْسَ عَلٰی ذٰلِکَ عَقَدَا بَیْعَهُمَا ' وَذٰلِکَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے کے ہاتھوں کوئی چیز فروخت کی اور لین دین ہو چکا' پھر مشتری نادم ہوا اور بائع سے کہا کہ کچھ کمی کر دو۔ بائع نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ تم بیچ دو' تمہارا نقصان نہیں ہوگا۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ یہ دھوکا نہیں ہے۔ یہ اس نے صرف مشورہ دیا ہے' بیع کا کوئی معاہدہ نہیں کیا اور اس کا ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۳۵- بَابُ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

ملامسہ اور منابذہ کا بیان

۵۸۱- **حَدَّثَنَا** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

Presented by www.ziaraat.com

يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ' وَعَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ [illegible] كى ہے كہ رسول اللہ ﷺ نے ملامسہ اور منابذہ (دونوں قسم كى [illegible]

قَالَ مَالِكٌ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَلْمِسَ الرَّجُلُ الثَّوْبَ وَلَا يَنْشُرُهُ وَلَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيْهِ وَيَبْتَاعُهُ لَيْلًا وَلَا يَعْلَمُ مَا فِيْهِ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَهُ ' وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ اِلَيْهِ ثَوْبَهُ عَلٰى غَيْرِ تَاَمُّلٍ مِنْهُمَا ' وَيَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا هٰذَا بِهٰذَا ' فَهٰذَا الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

امام مالک نے فرمایا ملامسہ یہ ہے کہ کوئی کپڑے کو ہاتھ لگائے اور ٹھول کر نہ دیکھے کہ اس میں کیا ہے یا رات میں خرید لے بغیر اسے جانے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کی جانب اپنا کپڑا پھینکے اور دوسرا اس کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے۔ دونوں بغیر سوچے سمجھے کہہ دیں کہ یہ اس کے بدلے ہے۔ اسی لئے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا گیا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي السَّاجِ الْمُدْرَجِ فِيْ جِرَابِهِ ' اَوِ الثَّوْبِ الْقُبْطِيِّ الْمُدْرَجِ فِيْ طَيِّهِ اِنَّهُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُهُمَا حَتّٰى يُنْشَرَا ' وَيُنْظَرَ اِلٰى مَا فِيْ اَجْوَافِهِمَا ' وَذٰلِكَ اَنَّ بَيْعَهُمَا مِنْ بَيْعِ الْغَرَرِ ' وَهُوَ مِنَ الْمُلَامَسَةِ.

امام مالک نے تہہ کئے ہوئے تھان کے متعلق فرمایا جو تھیلے میں ہو یا چادر جو بستر ے میں ہو کہ ان کی بیع درست نہیں جب تک کھول کر نہ دکھائیں کیونکہ ان کی بیع دھوکے کی بیع ہے اور یہ ملامسہ سے ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَبَيْعُ الْاَعْدَالِ عَلَى الْبَرْنَامَجِ مُخَالِفٌ لِبَيْعِ السَّاجِ فِيْ جِرَابِهِ وَالثَّوْبِ فِيْ طَيِّهِ ' وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَرَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ الْاَمْرُ الْمَعْمُوْلُ بِهِ ' وَمَعْرِفَةُ ذٰلِكَ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ' وَمَا مَضٰى مِنْ عَمَلِ الْمَاضِيْنَ فِيْهِ ' وَاَنَّهُ لَمْ يَزَلْ مِنْ بُيُوْعِ النَّاسِ الْجَائِزَةِ ' وَالتِّجَارَةِ بَيْنَهُمُ الَّتِيْ لَا يَرَوْنَ بِهَا بَاْسًا لِاَنَّ بَيْعَ الْاَعْدَالِ عَلَى الْبَرْنَامِجِ عَلٰى غَيْرِ نَشْرٍ لَا يُرَادُ بِهِ الْغَرَرُ ' وَلَيْسَ يُشْبِهُ الْمُلَامَسَةَ.

امام مالک نے فرمایا کہ برنامے والی بیع تھیلے میں ڈالے ہوئے تھان یا بستر کے اندر والے کپڑے کی طرح نہیں بلکہ مخالف ہے اور ان میں مشابہت نہیں بلکہ فرق ہے۔ یہ لوگوں کا معمول ہے۔ سب کے دلوں میں اس کی معرفت ہے۔ پچھلے زمانے سے اس پر عمل ہو رہا ہے اور ہمیشہ اسے لوگوں کی جائز بیع شمار کیا گیا اور تاجر آپس میں اس کے اندر قباحت نہ سمجھتے کیونکہ برنامے کی بیع نشر کر کے نہیں ہوتی اور نہ اس میں دھوکا ہے اور نہ ملامسہ سے مشابہت۔

صحیح البخاری (۲۱۴۶) صحیح مسلم (۳۷۸۰)

۳۶- بَابُ بَيْعِ الْمُرَابَحَةِ

بیع مرابحہ کا بیان

حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْبَزِّ يَشْتَرِيْهِ الرَّجُلُ بِبَلَدٍ ' ثُمَّ يَقْدَمُ بِهِ بَلَدًا اٰخَرَ فَيَبِيْعُهُ مُرَابَحَةً اَنَّهُ لَا يَحْسِبُ فِيْهِ اَجْرَ السَّمَاسِرَةِ ' وَلَا اَجْرَ الطَّيِّ ' وَلَا الشَّدِّ ' وَلَا النَّفَقَةِ ' وَلَا كِرَاءَ بَيْتٍ. فَاَمَّا كِرَاءُ الْبَزِّ فِيْ حُمْلَانِهِ فَاِنَّهُ يُحْسَبُ فِيْ اَصْلِ الثَّمَنِ ' وَلَا يُحْسَبُ فِيْهِ رِبْحٌ اِلَّا اَنْ يُعْلِمَ الْبَائِعُ مَنْ يُسَاوِمُهُ بِذَالِكَ كُلِّهِ ' فَاِنْ رَبَحُوْهُ عَلٰى ذٰلِكَ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ ایک آدمی کسی شہر سے کپڑا خریدے اور اسے دوسرے شہر میں لا کر مرابحہ کے طور پر فروخت کرنا چاہے تو دلالوں کی دلالی' تہہ کرنے والوں کی مزدوری' باندھنے اٹھانے والوں کی اجرت' اپنا خرچ اور مکان کا کرایہ اس میں شامل نہ کرے۔ صرف بار برداری کا خرچ شامل کر سکتا ہے لیکن اس پر نفع نہ لے۔ ہاں مشتری کو اگر بتا دے اور وہ بھی اس پر منافع دینے پر رضا مند ہو جائے تو کوئی مضائقہ

Presented by www.ziaraat.com

كُلِّهِ بَعْدَ الْعِلْمِ بِهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

[illegible]

كَمَا يَحْسُبُ فِي الْبَزِّ، فَإِنْ بَاعَ الْبَزَّ وَلَمْ يُبَيِّنْ شَيْئًا مِمَّا سُمِّيَتْ أَنَّهُ لَا يَحْسُبُ لَهُ فِيهِ رِبْحٌ، فَإِنْ فَاتَ الْبَزُّ فَإِنَّ الْكِرَاءَ يُحْسَبُ وَلَا يُحْسَبُ عَلَيْهِ رِبْحٌ، فَإِنْ لَمْ يَفُتِ الْبَزُّ، فَالْبَيْعُ مَفْسُوخٌ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَتَرَاضَيَا عَلَى شَيْءٍ مِمَّا يَجُوزُ بَيْنَهُمَا.

نہیں۔

[illegible]

کیڑے اس طرح شمار کی جاتی ہے۔ اگر کچھ کپڑا بیچا اور کپڑوں کا حال بیان نہ کیا جو اس میں نفع لیا جاتا ہے تو اس میں نفع نہیں لیا جائے گا۔ اگر کپڑے ضائع ہو گئے تو کرایہ محسوب ہوگا اور اس پر نفع نہیں لگایا جائے گا۔ اگر کپڑے ضائع نہیں ہوئے تو ان کے درمیان بیع فسخ کر دی جائے گی مگر جبکہ دونوں کسی بات پر راضی ہو جائیں تو جائز ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ بِالذَّهَبِ أَوْ بِالْوَرِقِ، وَالصَّرْفُ يَوْمَ اشْتَرَاهُ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ بِدِينَارٍ، فَيَقْدَمُ بِهِ بَلَدًا، فَيَبِيعُهُ مُرَابَحَةً، أَوْ يَبِيعُهُ حَيْثُ اشْتَرَاهُ مُرَابَحَةً عَلَى صَرْفِ ذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي بَاعَهُ فِيهِ فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ ابْتَاعَهُ بِدَرَاهِمَ، وَبَاعَهُ بِدَنَانِيرَ، أَوِ ابْتَاعَهُ بِدَنَانِيرَ، وَبَاعَهُ بِدَرَاهِمَ، وَكَانَ الْمَتَاعُ لَمْ يَفُتْ فَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، فَإِنْ فَاتَ الْمَتَاعُ كَانَ لِلْمُشْتَرِي بِالثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِهِ الْبَائِعُ، وَيُحْسَبُ لِلْبَائِعِ الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَاهُ بِهِ عَلَى مَا رَبَّحَهُ الْمُبْتَاعُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی سونے چاندی کے بدلے اسباب خریدے اور اس وقت سونے چاندی کا بھاؤ یہ ہو کہ دس درہم میں ایک دینار آتا ہو۔ پھر مشتری اس مال کو دوسرے شہر میں لے گیا اور وہاں مرابحہ کے طور پر بیچنا چاہا' سونے چاندی کے اسی بھاؤ سے جو خریدنے کے روز تھا۔ اگر اس نے دراہم سے خریدا تھا اور دیناروں سے بیچا' یا دیناروں سے خریدا تھا اور دراہم سے بیچا تو اسباب اگر موجود ہو اور تلف نہ ہوا ہو تو خریدار کو لینے یا نہ لینے کا اختیار ہوگا۔ اگر وہ اسباب تلف ہو گیا تو مشتری سے وہ ثمن جتنے میں بائع نے مال خریدا تھا دلایا جائے گا اور ساتھ ہی منافع کا حساب کر کے دیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِذَا بَاعَ رَجُلٌ سِلْعَةً قَامَتْ عَلَيْهِ بِمِائَةِ دِينَارٍ لِلْعَشَرَةِ أَحَدَ عَشَرَ، ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهَا قَامَتْ عَلَيْهِ بِتِسْعِينَ دِينَارًا، وَقَدْ فَاتَتِ السِّلْعَةُ خُيِّرَ الْبَائِعُ، فَإِنْ أَحَبَّ فَلَهُ قِيمَةُ سِلْعَتِهِ يَوْمَ قُبِضَتْ مِنْهُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْقِيمَةُ أَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي وَجَبَ لَهُ بِهِ الْبَيْعُ أَوَّلَ يَوْمٍ، فَلَا يَكُونُ لَهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، وَذَلِكَ مِائَةُ دِينَارٍ وَعَشَرَةُ دَنَانِيرَ، وَإِنْ أَحَبَّ ضُرِبَ لَهُ الرِّبْحُ عَلَى التِّسْعِينَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الَّذِي بَلَغَتْ سِلْعَتُهُ مِنَ الثَّمَنِ أَقَلَّ مِنَ الْقِيمَةِ فَيُخَيَّرُ فِي الَّذِي بَلَغَتْ سِلْعَتُهُ وَفِي رَأْسِ مَالِهِ وَرِبْحِهِ، وَذَلِكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِينَارًا.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی کو ایک چیز سو دینار میں پڑی۔ اس نے دس فیصد نفع پر فروخت کر دی۔ معلوم ہوا کہ وہ چیز تو نوے دینار میں پڑی تھی اور مشتری کے پاس وہ تلف ہو گئی تو بائع کو اختیار ہوگا کہ چاہے بازار کی موجودہ قیمت لے یا اس روز کی جبکہ وہ مشتری کے پاس آئی۔ بازار کی موجودہ قیمت لینے کی صورت میں زر ثمن اس قیمت سے زیادہ نہ ہو جو پہلے روز ٹھہری تھی یعنی ایک سو دس دینار سے اور بائع کو ایک سو دس دینار سے زیادہ نہیں ملیں گے اور اگر چاہے تو نوے دینار پر اسی دس فیصد کے حساب سے نفع لگا کر۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِنْ بَاعَ رَجُلٌ سِلْعَةً مُرَابَحَةً فَقَالَ

امام مالک نے فرمایا کہ کسی نے ایک چیز مرابحہ پر فروخت

Presented by www.ziaraat.com

قَامَتْ عَلَيَّ بِمِائَةِ دِينَارٍ ، ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنَّهَا قَامَتْ بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ دِينَارًا ، أَخَيِّرُ الْمُشْتَرِيَ ، فَإِنْ شَاءَ [illegible] الَّذِي ابْتَاعَهَا بِهِ ، لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ رَضِيَ بِذٰلِكَ ، وَإِنَّمَا جَاءَ رَبُّ السِّلْعَةِ يَطْلُبُ الْفَضْلَ ، فَلَيْسَ لِلْمُبْتَاعِ فِي هٰذَا حُجَّةٌ عَلَى الْبَائِعِ بِأَنْ يَضَعَ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِي ابْتَاعَ بِهِ عَلَى الْبَرْنَامِجِ.

کی اور کہا کہ سو دینار کی مجھے پڑی ہے۔ پھر اسے معلوم ہوا کہ یہ تو ایک سو بیس دینار میں پڑی تھی۔ [illegible] حق نہیں پہنچتا کہ اس سے کم دام کرے کیونکہ اس پر مشتری راضی ہو چکا ہے۔ اگر بائع نے کچھ زیادہ بیان کیا تو خریدار کو اصل قیمت سے گھٹانے کا اختیار نہیں ہوگا۔

۳۷- بَابُ الْبَيْعِ عَلَى الْبَرْنَامِجِ

برنامے پر بیع کرنا

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْقَوْمِ يَشْتَرُوْنَ السِّلْعَةَ الْبَزَّ ، اَوِ الرَّقِيقَ فَيَسْمَعُ بِهِ الرَّجُلُ ، فَيَقُوْلُ لِرَجُلٍ مِنْهُمُ الْبَزُّ الَّذِي اشْتَرَيْتَ مِنْ فُلَانٍ قَدْ بَلَغَنِي صِفَتُهُ ، وَاَمْرُهُ ، فَهَلْ لَكَ اَنْ اُرْبِحَكَ فِي نَصِيبِكَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ نَعَمْ ، فَيُرْبِحُهُ وَيَكُوْنُ شَرِيكًا لِلْقَوْمِ مَكَانَهُ ، فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ رَاٰهُ قَبِيحًا وَاسْتَغْلَاهُ.

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر چند لوگ مل کر مال اسباب خریدیں۔ پھر ان میں سے ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ تم نے جو فلاں سے مال خریدا ہے مجھے اس کے اوصاف معلوم ہو گئے ہیں۔ کیا تم اپنے حصے کو بطور مرابحہ اتنے میں بیچتے ہو؟ وہ کہے: ہاں۔ چنانچہ وہ مرابحہ کر کے اس کی جگہ بھی دوسرے لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ بیچنے والا جب اس کی طرف دیکھتا ہے تو برا مناتا اور گرانی محسوس کرتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ ذٰلِكَ لَازِمٌ لَهُ ، وَلَا خِيَارَ لَهُ فِيهِ إِذَا كَانَ ابْتَاعَهُ عَلَى بَرْنَامِجٍ وَصِفَةٍ مَعْلُوْمَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے لازم ہو گیا اور اسے اختیار نہیں رہا جبکہ اس نے برنامے پر بیچا اور اوصاف بتا دیئے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ لَهُ اَصْنَافٌ مِنَ الْبَزِّ ، وَيَحْضُرُهُ السُّوَّامُ ، وَيَقْرَاُ عَلَيْهِمْ بَرْنَامِجَهُ وَيَقُوْلُ فِي كُلِّ عَدْلٍ كَذَا وَكَذَا مِلْحَفَةً بَصْرِيَّةً ، وَكَذَا وَكَذَا رَيْطَةً سَابِرِيَّةً ذَرْعُهَا كَذَا وَكَذَا ، وَيُسَمِّي لَهُمْ اَصْنَافًا مِنَ الْبَزِّ بِاَجْنَاسِهِ ، وَيَقُوْلُ اشْتَرُوا مِنِّي عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ فَيَشْتَرُوْنَ الْاَعْدَالَ عَلَى مَا وَصَفَ لَهُمْ ، ثُمَّ يَفْتَحُوْنَهَا فَيَسْتَغْلُوْنَهَا وَيَنْدَمُوْنَ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کے پاس کپڑوں کی گانٹھیں آئیں اور بیوپاری بھی آ پہنچے۔ اس نے انہیں برنامے پڑھ کر سنا دیئے اور کہا کہ ہر گانٹھ میں اتنے بصری لحاف اور اتنی سابری چادریں ہیں اور انہیں کپڑے کی جنس بتا کر کہا کہ ان اوصاف پر مجھ سے خرید لو۔ پس بتائے ہوئے اوصاف پر انہوں نے گانٹھیں خرید لیں۔ جب کھول کر دیکھیں تو مہنگی نظر آئیں اور پشیمان ہوئے۔

قَالَ مَالِكٌ ذٰلِكَ لَازِمٌ لَهُمْ إِذَا كَانَ مُوَافِقًا لِلْبَرْنَامِجِ الَّذِي بَاعَهُمْ عَلَيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے لازم ہے جبکہ وہ برنامے کے مطابق ہو جس پر بیچا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ عَلَیْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا یُخَیِّرُ وَنَهُمْ اِذَا كَانَ الْمَتَاعُ مُوَافِقًا لِلَّذِیْ بِیْعَ بِهٖ وَلَمْ یَكُنْ مُخَالِفًا لَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک لوگوں کا ہمیشہ اس پر عمل رہا ہے اور اسے جائز سمجھتے رہے ہیں جب سامان بکنے سے مطابق ہو اور اس سے اختلاف نہ رکھتا ہو۔

۳۸ بَابُ بَیْعِ الْخِیَارِ

بیع خیار کا بیان

۵۸۲- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْمُتَبَایِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِیَارِ عَلٰی صَاحِبِهٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیع میں جدا ہونے سے پہلے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہوتا ہے ماسوائے بیع خیار کے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَیْسَ لِهٰذَا عِنْدَنَا حَدٌّ مَعْرُوْفٌ، وَلَا اَمْرٌ مَعْمُوْلٌ بِهٖ فِیْهِ. صحیح البخاری (۲۱۱۱) صحیح مسلم (۳۸۳۱)

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اس کی کوئی حد یا کوئی معمول بہ حکم نہیں ہے۔ ف

ف: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار حاصل ہے کہ بیع کو قائم رکھیں یا جدا ہونے سے پہلے اسے کالعدم قرار دے دیں۔ لیکن جس بیع میں اختیار کی شرط رکھی گئی ہو جسے بیع بالخیار کہتے ہیں اس میں بائع اور مشتری کو بعد میں بھی بیع کے قائم رکھنے یا ختم کر دینے کا اختیار رہتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس اختیار کی زیادہ سے زیادہ مدت تین دن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵۸۳- وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا بَیِّعَیْنِ تَبَایَعَا فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ یَتَرَادَّانِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بائع کی بات کا اعتبار کیا جائے گا یا دونوں بیع کو رد کر دیں۔

قَالَ مَالِكٌ فِیْمَنْ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً، فَقَالَ الْبَائِعُ عِنْدَ مُوَاجَبَةِ الْبَیْعِ اَبِیْعُكَ عَلٰی اَنْ اَسْتَشِیْرَ فُلَانًا، فَاِنْ رَضِیَ فَقَدْ جَازَ الْبَیْعُ، وَاِنْ كَرِهَ فَلَا بَیْعَ بَیْنَنَا فَیَتَبَایَعَانِ عَلٰی ذٰلِكَ، ثُمَّ یَنْدَمُ الْمُشْتَرِیْ قَبْلَ اَنْ یَسْتَشِیْرَ الْبَائِعُ فُلَانًا، اِنَّ ذٰلِكَ الْبَیْعَ لَازِمٌ لَهُمَا عَلٰی مَا وَصَفَا، وَلَا خِیَارَ لِلْمُبْتَاعِ وَهُوَ لَازِمٌ لَهٗ اِنْ اَحَبَّ الَّذِیْ اشْتَرَطَ لَهُ الْبَائِعُ اَنْ یُّجِیْزَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک آدمی نے اپنی چیز بیچتے وقت یہ شرط لگائی کہ میں فلاں شخص سے مشورہ کروں گا، اگر اس نے اجازت دی تو بیع نافذ رہے گی اور اس نے منع کیا تو بیع کالعدم ہو جائے گی دوسرا بھی اس شرط پر رضا مند ہو گیا۔ پھر مشتری اس پر نادم ہوا، اس سے پہلے کہ بائع اس سے مشورہ کرے۔ یہ بیع مذکورہ صورت میں دونوں پر لازم ہو گئی اور خریدار کو اختیار نہ رہا۔ یہ اس پر بھی لازم ہے جبکہ بائع نے جس آدمی کی شرط رکھی وہ اسے اجازت دے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِی السِّلْعَةَ مِنَ الرَّجُلِ فَیَخْتَلِفَانِ فِی الثَّمَنِ، فَیَقُوْلُ الْبَائِعُ بِعْتُكَهَا بِعَشَرَةِ دَنَانِیْرَ، وَیَقُوْلُ الْمُبْتَاعُ ابْتَعْتُهَا مِنْكَ بِخَمْسَةِ دَنَانِیْرَ، اِنَّهٗ یُقَالُ لِلْبَائِعِ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِهَا لِلْمُشْتَرِیْ بِمَا قَالَ، وَاِنْ شِئْتَ فَاحْلِفْ بِاللّٰهِ مَا بِعْتَ سِلْعَتَكَ اِلَّا بِمَا قُلْتَ، فَاِنْ حَلَفَ قِیْلَ لِلْمُشْتَرِیْ اِمَّا

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر ایک آدمی دوسرے سے کوئی چیز خریدے۔ پھر دونوں میں قیمت کا اختلاف پڑ جائے۔ بائع کہے کہ میں نے دس دینار میں بیچی ہے۔ مشتری کہے کہ میں نے پانچ دینار میں خریدی ہے۔ دریں حالات بائع سے کہا جائے گا کہ پانچ دینار میں مشتری کو دے دو ورنہ قسم کھاؤ کہ میں نے اسے اپنی چیز دس دینار میں بیچی ہے۔ اگر بائع

Presented by www.ziaraat.com

اَنْ تَاْخُذَ السِّلْعَةَ بِمَا قَالَ الْبَائِعُ وَاِمَّا اَنْ تَحْلِفَ بِاللّٰهِ مَا اشْتَرَيْتَهَا اِلَّا بِمَا قُلْتَ فَاِنْ حَلَفَ بَرِئَ وَفِيهَا وَذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُدَّعٍ عَلٰى صَاحِبِهِ.

قسم کھالے تو مشتری سے کہا جائے گا کہ تم چاہو تو جو وہ بتا رہا ہے اسے پورا کرو اور وہ تم سے قسم کھالے کہ اس نے بیچتے وقت واقعی یہی قیمت بتائی تھی جو تم کہہ رہے ہو یا تم قسم کھالو کہ تم نے اس سے یہ چیز اتنے میں خریدی ہے جتنا تم کہہ رہے ہو اور وہ قسم کھالے کہ اس نے اتنے میں نہیں بیچی تھی جتنا تم کہہ رہے ہو۔ اور یہ اس لئے کہ ہر ایک دوسرے پر دعویدار ہے۔

۳۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّبَا فِي الدَّيْنِ

قرض میں سود کے متعلق روایات

[۷۶۸] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدٍ اَبِي صَالِحٍ مَوْلَى السَّفَّاحِ، اَنَّهُ قَالَ بِعْتُ بَزًّا لِي مِنْ اَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ اِلٰى اَجَلٍ، ثُمَّ اَرَدْتُ الْخُرُوجَ اِلَى الْكُوفَةِ، فَعَرَضُوا عَلَيَّ اَنْ اَضَعَ عَنْهُمْ بَعْضَ الثَّمَنِ وَيَنْقُدُونِي، فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَا اٰمُرُكَ اَنْ تَاْكُلَ هٰذَا وَلَا تُوكِلَهُ.

بسر بن سعید سے روایت ہے کہ عبید ابو صالح مولی سفاح نے فرمایا کہ میں نے ایک مدت مقرر کر کے دار نخلہ والوں کے ہاتھوں کپڑا بیچا۔ پھر میں نے کوفے کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ قیمت کچھ کم کر دیں تو ہم نقد ادا کر دیتے ہیں۔ پس میں نے اس بارے میں حضرت زید بن ثابت سے پوچھا تو فرمایا کہ میں تمہیں اس کے کھانے اور کھلانے کی اجازت نہیں دیتا۔

[۷۶۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَفْصِ بْنِ خَلْدَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ اِلٰى اَجَلٍ، فَيَضَعُ عَنْهُ صَاحِبُ الْحَقِّ، وَيُعَجِّلُهُ الْاٰخَرُ، فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَنَهٰى عَنْهُ.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس پر دوسرے کا قرض ہو ایک مدت تک۔ قرض خواہ اس میں سے کچھ کم کر دے اور دوسرا جلدی ادا کر دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے ناپسند کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ف

ف: زید کے مثلاً بکر پر ایک ہزار روپے ہیں جن کی ادائیگی میں ابھی چار ماہ کی مدت باقی ہے۔ زید کہے کہ تم ان ایک ہزار کے بدلے مجھے نقد آٹھ سو روپے دے دو یا بکر کہے کہ آٹھ سو لے لو۔ ایسا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ہزار ادھار روپوں کو آٹھ سو نقد کے بدلے بیچنا اور خریدنا ہے چونکہ اس کے اندر یہ شبہ پایا جاتا ہے کہ شاید دو سو روپے سود قرار پائیں' بایں وجہ اسے جائز نہیں سمجھا گیا۔ حضرت عمر' حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایسا ہی مروی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۷۷۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الْحَقُّ اِلٰى اَجَلٍ، فَاِذَا حَلَّ الْاَجَلُ قَالَ اَتَقْضِي اَمْ تُرْبِي؟ فَاِنْ قَضٰى اَخَذَ وَاِلَّا زَادَهُ فِي حَقِّهِ وَاَخَّرَ عَنْهُ فِي الْاَجَلِ.

زید بن اسلم نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں سود اس طرح ہوتا تھا کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہوتا۔ جب مدت پوری ہو جاتی تو قرض خواہ کہتا: قرض ادا کرو گے یا سود دو گے؟ اگر وہ ادا کرتا تو قرض خواہ لے لیتا ورنہ سود ساتھ لگا کر مدت اور بڑھا دیتا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ الْمَكْرُوهُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا اَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ اِلٰى

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم کی کراہت میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایک آدمی کا دوسرے پر قرض ہو

Presented by www.ziaraat.com

[illegible]

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ مِائَةُ دِينَارٍ إِلَى أَجَلٍ، فَإِذَا حَلَّتْ قَالَ لَهُ الَّذِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ بِعْنِي سِلْعَةً يَكُونُ ثَمَنُهَا مِائَةَ دِينَارٍ نَقْدًا بِمِائَةٍ وَخَمْسِينَ إِلَى أَجَلٍ، هٰذَا بَيْعٌ لَا يَصْلُحُ، وَلَمْ يَزَلْ أَهْلُ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ عَنْهُ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق [illegible] پر سو دینار ہوں ایک مدت کے وعدے پر۔ جب مدت پوری ہو جائے تو مقروض کہے کہ اپنی فلاں چیز، جس کی قیمت سو دینار ہے، مدت مقرر کر کے مجھے ڈیڑھ سو دینار میں فروخت کر دو۔ یہ بیع درست نہیں اور اہل علم ہمیشہ اس سے منع کرتے آئے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُعْطِيهِ ثَمَنَ مَا بَاعَهُ بِعَيْنِهِ، وَيُؤَخِّرُ عَنْهُ الْمِائَةَ الْأُولَى إِلَى الْأَجَلِ الَّذِي ذَكَرَ لَهُ أَخِرَ مَرَّةٍ وَيَزْدَادُ عَلَيْهِ خَمْسِينَ دِينَارًا فِي تَأْخِيرِهِ عَنْهُ، فَهٰذَا مَكْرُوهٌ وَلَا يَصْلُحُ، وَهُوَ أَيْضًا يُشْبِهُ حَدِيثَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي بَيْعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا حَلَّتْ دُيُونُهُمْ قَالُوا لِلَّذِي عَلَيْهِ الدَّيْنُ إِمَّا أَنْ تَقْضِيَ، وَإِمَّا أَنْ تُرْبِيَ، فَإِنْ قَضَى أَخَذُوا، وَإِلَّا زَادُوهُمْ فِي حُقُوقِهِمْ، وَزَادُوهُمْ فِي الْأَجَلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ قیمت ادا کر دینی چاہیے جتنے میں واقعی چیز بیچی جبکہ مدت پوری ہونے پر پہلے سو دینار کو مؤخر کیا جا رہا ہے اور تاخیر کے باعث اس پر پچاس دینار بڑھائے جا رہے ہیں۔ یہ مکروہ ہے، درست نہیں۔ یہ اس سے مشابہت رکھتا ہے جو زید بن اسلم کی روایت میں اہل جاہلیت کا سود بتایا۔ یعنی جب ان کے قرض کی مدت پوری ہو جاتی تو مقروض سے کہتے کہ قرض ادا کرو یا سود دو؟ اگر وہ قرض ادا کرتا تو لے لیتے ورنہ سود لگا کر مدت اور بڑھا دیتے۔

۴۰- بَابُ جَامِعِ الدَّيْنِ وَالْحَوَالِ

قرض کے متعلق دیگر روایات

۵۸۴- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ.

صحیح البخاری (۲۲۸۷) صحیح مسلم (۳۹۷۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی مال دار پر حوالہ کیا جائے تو حوالے کو قبول کر لینا چاہیے۔

[۷۷۱] **أثر- وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَبِيعُ بِالدَّيْنِ، فَقَالَ سَعِيدٌ لَا تَبِعْ إِلَّا مَا أَوَيْتَ إِلَى رَحْلِكَ.

ایک آدمی نے سعید بن مسیب سے پوچھتے ہوئے کہا کہ میں قرض کے بدلے تجارت کرتا ہوں۔ سعید نے فرمایا: اس چیز کو نہ بیچو جو تمہارے پاس نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يَشْتَرِي السِّلْعَةَ مِنَ الرَّجُلِ عَلَى أَنْ يُوَفِّيَهُ تِلْكَ السِّلْعَةَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، إِمَّا لِسُوقٍ يَرْجُو نَفَاقَهَا فِيهِ، وَإِمَّا لِحَاجَةٍ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ الَّذِي اشْتَرَطَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُخْلِفُهُ الْبَائِعُ عَنْ ذٰلِكَ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے دوسرے سے کوئی چیز خریدی کہ مدت پوری ہونے پر اسے واپس کر دی جائے گی۔ خواہ یہ شرط بازار کی مانگ کے باعث رکھی ہو یا کسی ضرورت کے تحت مدت پوری ہونے پر بائع خلاف [illegible]

Presented by www.ziaraat.com

الْاَجَلِ ' فَيُرِيْدُ الْمُشْتَرِيْ رَدَّ تِلْكَ السِّلْعَةِ عَلَى الْبَائِعِ '

يَكْرَهُ الْمُشْتَرِيْ عَلٰى اَخْذِهَا.

کرے۔ پس مشتری وہ چیز بائع کو لوٹانا چاہے تو مشتری کو یہ حق

لانے کا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِيْ يَشْتَرِي الطَّعَامَ فَكَتَالُهُ ثُمَّ يَاْتِيْهِ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنْهُ ' فَيُخْبِرُ الَّذِيْ يَاْتِيْهِ اَنَّهُ قَدِ اكْتَالَهُ لِنَفْسِهِ وَاسْتَوْفَاهُ فَيُرِيْدُ الْمُبْتَاعُ اَنْ يُصَدِّقَهُ وَيَاْخُذَهُ بِكَيْلِهِ اِنَّ مَا بِيْعَ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ بِنَقْدٍ فَلَا بَاْسَ بِهِ ' وَمَا بِيْعَ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ اِلٰى اَجَلٍ ' فَاِنَّهُ مَكْرُوْهٌ حَتّٰى يَكْتَالَهُ الْمُشْتَرِي الْاٰخَرُ لِنَفْسِهِ ' وَاِنَّمَا كُرِهَ الَّذِيْ اِلٰى اَجَلٍ لِاَنَّهُ ذَرِيْعَةٌ اِلَى الرِّبَا وَتَخَوُّفٌ اَنْ يُدَارَ ذٰلِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ بِغَيْرِ كَيْلٍ ' وَلَا وَزْنٍ ' فَاِنْ كَانَ اِلٰى اَجَلٍ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ ' وَلَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جو اناج خریدے پھر اسے تول لے۔ پھر اس کے پاس ایک آدمی خریدنے آئے تو بیچنے والے کو بتا دے کہ میں نے اسے خود تولا ہے۔ خریدار اس کا اعتبار کر کے اسی وزن کے حساب سے خریدے تو اس طرح کی یہ بیع جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور مدت مقرر کر کے ایسی بیع ہو تو مکروہ ہے یہاں تک کہ دوسرا مشتری خود نہ تول لے اور یہ کراہت مدت کے باعث ہے کیونکہ یہ ذریعۂ سود ہے۔ خطرہ یہ ہے کہ اس بیع کا دارومدار اس چیز پر ہے جس کی ناپ تول نہیں ہوئی۔ اگر وہ مدت مقرر کر کے ہو تو مکروہ ہے اور ہمارے نزدیک اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُشْتَرٰى دَيْنٌ عَلٰى رَجُلٍ غَائِبٍ وَلَا حَاضِرٍ اِلَّا بِاِقْرَارٍ مِنَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ وَلَا عَلٰى مَيِّتٍ ' وَاِنْ عَلِمَ الَّذِيْ تَرَكَ الْمَيِّتُ ' وَذٰلِكَ اَنَّ اشْتِرَاءَ ذٰلِكَ غَرَرٌ لَا يُدْرٰى اَيَتِمُّ اَمْ لَا يَتِمُّ. قَالَ وَتَفْسِيْرُ مَا كُرِهَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا اشْتَرٰى دَيْنًا عَلٰى غَائِبٍ ' اَوْ مَيِّتٍ اَنَّهُ لَا يُدْرٰى مَا يَلْحَقُ الْمَيِّتَ مِنَ الدَّيْنِ الَّذِيْ لَمْ يُعْلَمْ بِهِ ' فَاِنْ لَحِقَ الْمَيِّتَ دَيْنٌ ذَهَبَ الثَّمَنُ الَّذِيْ اَعْطَى الْمُبْتَاعُ بَاطِلًا.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے قرض کو خریدنا مناسب نہیں ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب مگر جب کہ وہ اقرار کر لے جس پر قرض ہے اور نہ میت کے قرض کو' خواہ علم بھی ہو کہ میت نے مال چھوڑا ہے کیونکہ اس کے خریدنے میں دھوکا ہے۔ نہیں معلوم کہ کچھ ملے گا یا نہیں۔ امام مالک نے فرمایا: اس کراہت کی تفسیر یہ ہے کہ جب اس نے غائب یا میت کے قرض کو خریدا تو اسے کیا معلوم کہ میت پر اور کتنا قرض نکلے جس کا اسے علم نہ ہو۔ اگر میت پر اور بھی قرض نکلا تو خریدار کی پونجی رائیگاں گئی۔

قَالَ مَالِكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَيْبٌ اٰخَرُ اَنَّهُ اشْتَرٰى شَيْئًا لَيْسَ بِمَضْمُوْنٍ لَهُ ' وَاِنْ لَمْ يَتِمَّ ذَهَبَ ثَمَنُهُ بَاطِلًا ' فَهٰذَا غَرَرٌ لَا يَصْلُحُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں یہ خرابی بھی ہے کہ اس نے ایسی چیز خریدی جس کا کوئی ضامن نہیں۔ اگر قرض ادا نہ ہوا تو قیمت بیکار گئی۔ یہ دھوکا ہے جو درست نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنَّمَا فُرِقَ بَيْنَ اَنْ لَا يَبِيْعَ الرَّجُلُ اِلَّا مَا عِنْدَهُ ' وَاَنْ يُسَلِّفَ الرَّجُلُ فِيْ شَيْءٍ لَيْسَ عِنْدَهُ اَصْلُهُ ' اَنَّ صَاحِبَ الْعِيْنَةِ ' اِنَّمَا يَحْمِلُ ذَهَبَهُ الَّتِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَبْتَاعَ بِهَا فَيَقُوْلُ هٰذِهِ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ فَمَا تُرِيْدُ اَنْ اَشْتَرِيَ لَكَ بِهَا ' فَكَاَنَّهُ يَبِيْعُ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ نَقْدًا

امام مالک نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان یہ فرق ہے کہ آدمی نہیں خریدتا مگر جو چیز اس کے پاس ہے اور سلف میں آدمی اس چیز کو خریدتا ہے جو حقیقت میں پاس نہیں ہے اور بیع عینہ والا اپنے جس سونے کو بیچنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ دس دینار ہیں' کیا انہیں مجھ سے خریدنا چاہتے ہو؟ گویا وہ دس دینار نقد کو مدت مقرر کر

Presented by www.ziaraat.com

بِخَمْسَةَ عَشَرَ دِيْنَارًا اِلٰى اَجَلٍ ' فَلِهٰذَا كُرِهَ ذٰلِكَ '

۴۴ - بَابُ مَا جَاءَ فِى الشَّرِكَةِ وَالتَّوْلِيَةِ وَالْاِقَالَةِ

قَالَ مَالِكٌ فِى الرَّجُلِ يَبِيْعُ الْبَزَّ الْمُتَّسِقَ وَيَسْتَثْنِىْ ثِيَابًا بِرُقُوْمِهَا اِنَّهٗ اِنِ اشْتَرَطَ اَنْ يَخْتَارَ مِنْ ذٰلِكَ الرَّقْمَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ ' فَاِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ اَنْ يَخْتَارَ مِنْهُ حِيْنَ اسْتَثْنٰى ' فَاِنِّىْ اَرَاهُ شَرِيْكًا فِىْ عَدَدِ الْبَزِّ الَّذِىْ اشْتُرِىَ مِنْهُ ' وَذٰلِكَ اَنَّ الثَّوْبَيْنِ يَكُوْنُ رَقْمُهُمَا سَوَاءً ' وَبَيْنَهُمَا تَفَاوُتٌ فِى الثَّمَنِ.

کے پندرہ دینار کے بدلے بیچ دیتا ہے جبکہ یہ دھوکا اور فریب ہے۔

شرکت، تولیہ اور اقالہ کا بیان

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مختلف قسم کے کپڑے فروخت کئے اور ان میں سے کچھ کپڑے ان کی قیمت کے ساتھ مستثنیٰ کر لئے۔ اگر یہ شرط کی کہ رقم میں مختار ہوگا تو کوئی مضائقہ نہیں اور مستثنیٰ کرتے وقت اگر شرط نہیں کی تو میرے خیال میں جتنے کپڑے مشتری نے خریدے ان کی تعداد میں شریک رہے گا۔ یہ اس لئے کہ بعض اوقات دو کپڑے ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن ان کی قیمتوں میں فرق ہوتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِالشِّرْكِ وَالتَّوْلِيَةِ وَالْاِقَالَةِ مِنْهُ فِى الطَّعَامِ وَغَيْرِهٖ ' قَبَضَ ذٰلِكَ اَوْ لَمْ يَقْبِضْ ' اِذَا كَانَ ذٰلِكَ بِالنَّقْدِ ' وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ رِبْحٌ وَلَا وَضِيْعَةٌ وَلَا تَاْخِيْرٌ لِلثَّمَنِ ' فَاِنْ دَخَلَ ذٰلِكَ رِبْحٌ ' اَوْ وَضِيْعَةٌ ' اَوْ تَاْخِيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَارَ بَيْعًا يُحِلُّهٗ مَا يُحِلُّ الْبَيْعَ ' وَيُحَرِّمُهٗ مَا يُحَرِّمُ الْبَيْعَ ' وَلَيْسَ بِشِرْكٍ وَلَا تَوْلِيَةٍ وَلَا اِقَالَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اناج وغیرہ میں شرکت' تولیہ اور اقالہ میں کوئی قباحت نہیں۔ خواہ قبضہ کر لیا ہو یا نہ کیا ہو جبکہ ادائیگی نقد ہو' میعاد' کمی بیشی یا قیمت میں تاخیر نہ ہو۔ اگر اس میں میعاد' کمی بیشی یا تاخیر کا دخل ہوا تو بیع ہو جائے گی۔ جو بیع کے اصولوں سے حلال یا حرام ہو جائے گی اور وہ شرکت' تولیہ یا اقالہ نہ رہے گی۔

قَالَ مَالِكٌ مَنِ اشْتَرٰى سِلْعَةً بَزًّا اَوْ رَقِيْقًا ' فَبَتَّ بِهٖ ' ثُمَّ سَاَلَهٗ رَجُلٌ اَنْ يُشْرِكَهٗ ' فَفَعَلَ ' وَنَقَدَ الثَّمَنَ صَاحِبَ السِّلْعَةِ جَمِيْعًا ' ثُمَّ اَدْرَكَ السِّلْعَةَ شَىْءٌ يَنْتَزِعُهَا مِنْ اَيْدِيْهِمَا ' فَاِنَّ الْمُشْتَرِكَ يَاْخُذُ مِنَ الَّذِىْ اَشْرَكَهُ الثَّمَنَ ' وَيَطْلُبُ الَّذِىْ اَشْرَكَ بَيْعَهُ الَّذِىْ بَاعَهُ السِّلْعَةَ بِالثَّمَنِ كُلِّهٖ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْتَرِكُ عَلَى الَّذِىْ اَشْرَكَ بِحَضْرَةِ الْبَيْعِ ' وَعِنْدَ مُبَايَعَةِ الْبَائِعِ الْاَوَّلَ ' وَقَبْلَ اَنْ يَتَفَاوَتَ ذٰلِكَ اَنَّ عُهْدَتَكَ عَلَى الَّذِىْ ابْتَعْتَ مِنْهُ ' وَاِنْ تَفَاوَتَ ذٰلِكَ وَفَاتَ الْبَائِعَ الْاَوَّلَ فَشَرْطُ الْاٰخِرِ بَاطِلٌ ' وَعَلَيْهِ الْعُهْدَةُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اسباب خریدا جیسے کپڑے اور غلام وغیرہ۔ پھر اس سے ایک آدمی نے شریک ہونے کے لئے کہا' اس نے پیشکش قبول کر لی اور مل کر بائع کو قیمت ادا کر دی۔ پھر وہ سامان متنازعہ نکلا تو شریک ہونے والا اپنے دام مشتری سے وصول کرے گا اور مشتری دونوں کی جملہ رقم بائع سے لے گا' ماسوائے اس کے کہ مشتری نے سودے کے وقت اپنے شریک سے بائع کے سامنے کہہ دیا ہو کہ بیع میں اگر فتور نکلا تو اس کا ذمہ دار بائع ہوگا' تو اس صورت میں شریک بائع سے لے گا ورنہ مشتری کی شرط بے کار ہوگی اور نقصان اسے ادا کرنا پڑے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِى الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اشْتَرِ هٰذِهِ السِّلْعَةَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ ' وَاُنْقِدُ عَنِّىْ ' وَاَنَا اَبِيْعُهَا لَكَ '

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے دوسرے سے کہا کہ یہ چیز میرے اور اپنے ساجھے میں خرید لو' میری

Presented by www.ziaraat.com

اِنَّ ذٰلِکَ لَا یَصْلُحُ حِیْنَ قَالَ النُّقْدُ عَنِّیْ وَاَنَا اَبِیْعُهَا [illegible] اَحْسَنَ الَّذِیْ نَقَدَ الثَّمَنَ مِنْ سِرْبِجَةِ مَا نَقَدَ عَنْهُ فَهٰذَا مِنَ الْمَکْرُوْهِ الَّذِیْ یَجُرُّ مَنْفَعَةً.

طرف سے بھی تم قیمت ادا کر دینا' میں اسے تمہارے لئے فروخت [illegible] دوں گا' یہ فروخت [illegible] کی شرط پر ہے۔ [illegible] یہ بیع تب یا تم ہو جائے گی جب اپنے شریک سے وہ پوری داموں لے گا جو اس کی طرف سے ادا کی تھی۔ سلف میں یہی ہوتا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اِبْتَاعَ سِلْعَةً فَوَجَبَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَشْرِکْنِیْ بِنِصْفِ هٰذِهِ السِّلْعَةِ ' وَاَنَا اَبِیْعُهَا لَکَ جَمِیْعًا کَانَ ذٰلِکَ حَلَالًا لَا بَاْسَ بِهٖ ' وَتَفْسِیْرُ ذٰلِکَ اَنَّ هٰذَا بَیْعٌ جَدِیْدٌ بَاعَهٗ نِصْفَ السِّلْعَةِ عَلٰی اَنْ یَّبِیْعَ لَهُ النِّصْفَ الْاٰخَرَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی نے کوئی چیز خرید لی۔ پھر ایک آدمی نے اس سے کہا کہ مجھے اس چیز میں آدھے کا ساجھی کر لو' فروخت کروانے کا ذمہ دار میں ہوں۔ وہ بیع حلال ہوگئی' اس میں کوئی قباحت نہیں۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ یہ بیع جدید ہے۔ اس نے اسے نصف چیز بیچی کہ اس کے لئے آدھی خرید لے۔

۴۲- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِفْلَاسِ الْغَرِیْمِ

مقروض کے مفلس ہو جانے کا بیان

۵۸۵- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مَتَاعًا ' فَاَفْلَسَ الَّذِیْ ابْتَاعَهٗ مِنْهُ ' وَلَمْ یَقْبِضِ الَّذِیْ بَاعَهٗ مِنْ ثَمَنِهٖ شَیْئًا ' فَوَجَدَهٗ بِعَیْنِهٖ ' فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ ' وَاِنْ مَاتَ الَّذِی ابْتَاعَهٗ ' فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ فِیْهِ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی کو اپنا سامان بیچا۔ پھر مشتری مفلس ہو گیا اور بائع اس سے قیمت نہ لے سکا۔ اگر اپنی چیز اسی طرح مشتری کے پاس پائے تو بائع زیادہ حق دار ہے۔ اگر مشتری مر جائے تو بائع دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔

۵۸۶- **وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ' عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ' عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ ' فَاَدْرَکَ الرَّجُلُ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ ' فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ.

ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے اور بائع اس کے پاس اپنا مال اسی حالت میں پائے تو وہ دوسروں سے زیادہ حق دار ہے۔

صحیح البخاری (۲۴۰۲) صحیح مسلم (۲۹۶۳)

قَالَ مَالِکٌ فِیْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا فَاَفْلَسَ الْمُبْتَاعُ ' فَاِنَّ الْبَائِعَ اِذَا وَجَدَ شَیْئًا مِنْ مَتَاعِهٖ بِعَیْنِهٖ اَخَذَهٗ ' وَاِنْ کَانَ الْمُشْتَرِیْ قَدْ بَاعَ بَعْضَهٗ وَفَرَّقَهٗ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِهٖ مِنَ الْغُرَمَاءِ لَا یَمْنَعُهٗ مَا فَرَّقَ الْمُبْتَاعُ مِنْهُ اَنْ یَّاْخُذَ مَا وَجَدَ بِعَیْنِهٖ ' فَاِنِ اقْتَضٰی مِنْ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے دوسرے سے مال خریدا' پھر خریدار مفلس ہو گیا۔ اگر بائع اس کے پاس اپنی چیز اسی حالت میں پائے تو لے سکتا ہے۔ اگر مشتری نے اس کا کچھ حصہ فروخت کر دیا تو باقی کا مال والا قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے۔ اگر بائع تھوڑی سی قیمت وصول کر چکا ہو تو بائع

Presented by www.ziaraat.com

ثَمَنِ الْمُبْتَاعِ شَيْئًا فَاَحَبَّ اَنْ يَرُدَّهُ وَيَقْبِضَ مَا وَجَدَهُ

کو اختیار ہے کہ وصول کردہ قیمت واپس دے کر باقی چیز پر قبضہ کر

قَالَ مَالِكٌ وَمَنِ اشْتَرَى سِلْعَةً مِنَ السِّلَعِ عَزْلًا ' اَوْ مَتَاعًا ' اَوْ بُقْعَةً مِنَ الْاَرْضِ ' ثُمَّ اَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ الْمُشْتَرِيْ عَمَلًا بَنَى الْبُقْعَةَ دَارًا ' اَوْ نَسَجَ الْغَزْلَ ثَوْبًا ' ثُمَّ اَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَ ذٰلِكَ ' فَقَالَ رَبُّ الْبُقْعَةِ اَنَا اٰخُذُ الْبُقْعَةَ وَمَا فِيْهَا مِنَ الْبُنْيَانِ ' اِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ لَهُ ' وَلٰكِنْ تُقَوَّمُ الْبُقْعَةُ وَمَا فِيْهَا مِمَّا اَصْلَحَ الْمُشْتَرِيْ ' ثُمَّ يُنْظَرُ كَمْ ثَمَنُ الْبُقْعَةِ ' وَكَمْ ثَمَنُ الْبُنْيَانِ مِنْ تِلْكَ الْقِيْمَةِ ' ثُمَّ يَكُوْنَانِ شَرِيْكَيْنِ فِيْ ذٰلِكَ ' لِصَاحِبِ الْبُقْعَةِ بِقَدْرِ حِصَّتِهِ ' وَيَكُوْنُ لِلْغُرَمَاءِ بِقَدْرِ حِصَّةِ الْبُنْيَانِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس نے کوئی چیز خریدی یعنی سوت مال یا قطعہ زمین پھر مشتری نے زمین پر مکان بنا لیا یا سوت کا کپڑا بن لیا پھر مشتری مفلس ہو گیا۔ بائع کہے کہ میں زمین کو عمارت سمیت لیتا ہوں تو یہ اسے حق نہیں پہنچتا۔ ہاں زمین کی اور جو کچھ مشتری نے اس پر بنایا ہے اس کی قیمت لگائی جائے گی۔ پھر دیکھیں گے کہ زمین کی قیمت کتنی ہے اور عمارت کی کتنی؟ پھر دونوں اس میں شریک ہوں گے۔ زمین والا اپنے حصے کے مطابق حق دار ہوگا اور دوسرے قرض خواہ عمارت کے حصے کے مطابق۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ قِيْمَةُ ذٰلِكَ كُلِّهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَخَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ ' فَتَكُوْنُ قِيْمَةُ الْبُقْعَةِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَقِيْمَةُ الْبُنْيَانِ اَلْفَ دِرْهَمٍ ' فَيَكُوْنُ لِصَاحِبِ الْبُقْعَةِ الثُّلُثُ وَيَكُوْنُ لِلْغُرَمَاءِ الثُّلُثَانِ.

امام مالک نے فرمایا کہ گویا ان دونوں کی مجموعی قیمت پندرہ سو درہم ہے۔ زمین کی قیمت پانچ سو درہم اور عمارت کی قیمت ایک ہزار درہم تو قطعۂ زمین والا اتہائی کا حق دار ہوگا اور قرض خواہ دو تہائی کے۔

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ الْغَزْلُ وَغَيْرُهُ مِمَّا اَشْبَهَهُ اِذَا دَخَلَهُ هٰذَا ' وَلَحِقَ الْمُشْتَرِيْ دَيْنٌ لَا وَفَاءَ لَهُ عِنْدَهُ ' وَهٰذَا الْعَمَلُ فِيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہی حال سوت وغیرہ کا ہے جبکہ اسے بن لیا اور مشتری مقروض ہو ادا کرنے کے لئے کچھ پاس نہ ہو تو اس میں بھی یہی کیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فَاَمَّا مَا بِيْعَ مِنَ السِّلَعِ الَّتِيْ لَمْ يُحْدِثْ فِيْهَا الْمُبْتَاعُ شَيْئًا اِلَّا اَنْ تِلْكَ السِّلْعَةَ نَفَقَتْ وَارْتَفَعَ ثَمَنُهَا ' فَصَاحِبُهَا يَرْغَبُ فِيْهَا ' وَالْغُرَمَاءُ يُرِيْدُوْنَ اِمْسَاكَهَا ' فَاِنَّ الْغُرَمَاءَ يُخَيَّرُوْنَ بَيْنَ اَنْ يُعْطُوْا رَبَّ السِّلْعَةِ الثَّمَنَ الَّذِيْ بَاعَهَا بِهِ وَلَا يُنْقِصُوْهُ شَيْئًا ' وَبَيْنَ اَنْ يُسَلِّمُوْا اِلَيْهِ سِلْعَتَهُ ' وَاِنْ كَانَتِ السِّلْعَةُ قَدْ نَقَصَ ثَمَنُهَا فَالَّذِيْ بَاعَهَا بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَنْ يَاْخُذَ سِلْعَتَهُ ' وَلَا تِبَاعَةَ لَهُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ مَالِ غَرِيْمِهِ فَذٰلِكَ لَهُ ' وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَكُوْنَ غَرِيْمًا مِنَ الْغُرَمَاءِ يُحَاصُّ بِحَقِّهِ ' وَلَا يَاْخُذُ سِلْعَتَهُ فَذٰلِكَ لَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے کوئی چیز بیچی' جس میں مشتری نے کوئی تبدیلی نہیں کی مگر اس چیز کی قیمت بڑھ گئی۔ بائع اسے لینا چاہتا ہے اور قرض خواہ چاہتے ہیں کہ روکے۔ اس حالت میں قرض خواہوں کو اختیار ہوگا کہ جتنے میں بائع سے وہ چیز خریدی گئی وہ رقم اس کے حوالے کر دیں اور اس میں کمی نہ کریں' ورنہ بائع کی چیز اس کے سپرد کر دی جائے۔ اگر اس چیز کی قیمت گر گئی ہو تو بائع کو اختیار ہوگا کہ اپنی چیز واپس لوٹا لے اور مشتری کے مال سے اسے کوئی سروکار نہ ہوگا اور اگر چاہے تو قرض خواہوں میں شامل ہو جائے اور اپنی چیز نہ لے۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِيْمَنِ اشْتَرَى جَارِيَةً ' اَوْ دَابَّةً '

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے لونڈی

Presented by www.ziaraat.com

فَوَلَدَتْ عِنْدَهُ، ثُمَّ اَفْلَسَ الْمُشْتَرِیْ، فَاِنَّ الْجَارِیَةَ، اَوِ

خریدی یا جانور۔ پھر اس نے بچہ جنا۔ پھر مشتری مفلس ہوگیا،

٤٣- بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ السَّلَفِ

جس چیز میں سلف جائز ہے

۵۸۷- **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ، فَقُلْتُ لَمْ اَجِدْ فِی الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِیَارًا رَبَاعِیًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطِهٖ اِیَّاهُ، فَاِنَّ خِیَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً. صحیح مسلم (٤٠٨٤)

ابو رافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر صدقہ کے اونٹ آئے۔ ابو رافع کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹا اونٹ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یہ تمام اونٹ اچھے اچھے اور بڑے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہی دے دو کیونکہ اچھے لوگ وہی ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

[۷۷۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** مَالِكٌ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ قَیْسٍ الْمَكِّیِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ، ثُمَّ قَضَاهُ دَرَاهِمَ خَیْرًا مِنْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذِهٖ خَیْرٌ مِنْ دَرَاهِمِیَ الَّتِیْ اَسْلَفْتُكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ، وَلٰكِنْ نَفْسِیْ بِذٰلِكَ طَیِّبَةٌ.

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے کسی سے کچھ درہم قرض لئے۔ پھر ان سے بہتر درہم ادا کئے۔ اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ میرے درہموں سے بہتر ہے جو آپ نے قرض لئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے لیکن میں نے بخوشی دیئے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ لَا بَاْسَ بِاَنْ یُقْبِضَ مَنْ اَسْلَفَ شَیْئًا مِنَ الذَّهَبِ، اَوِ الْوَرِقِ، اَوِ الطَّعَامِ، اَوِ الْحَیَوَانِ مِمَّنْ اَسْلَفَهٗ ذٰلِكَ اَفْضَلُ مِمَّا اَسْلَفَهٗ اِذَا لَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰی شَرْطٍ مِنْهُمَا، اَوْ عَادَةٍ، فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰی شَرْطٍ، اَوْ وَاْیٍ، اَوْ عَادَةٍ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ وَلَا خَیْرَ فِیْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جس نے سونا، چاندی، اناج یا جانور بطور قرض لیا ہو اور پھر قرض سے بہتر ادا کرے جبکہ یہ شرط یا رواج کے تحت نہ ہو۔ اگر یہ شرط، وعدہ یا رواج کی وجہ سے کیا جائے گا تو مکروہ ہے اور اس میں بھلائی نہیں۔

قَالَ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی جَمَلًا رَبَاعِیًا خِیَارًا مَكَانَ بَكْرٍ اِسْتَسْلَفَهٗ، وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اسْتَسْلَفَ دَرَاهِمَ فَقَضٰی خَیْرًا مِنْهَا. فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰی طِیْبِ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْتَسْلِفِ، وَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰی شَرْطٍ، وَلَا وَاْیٍ، وَلَا عَادَةٍ كَانَ ذٰلِكَ حَلَالًا لَا بَاْسَ بِهٖ.

فرمایا یہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھوٹا اونٹ ادھار لیا تو اس کی جگہ بڑا اور عمدہ اونٹ دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کچھ درہم قرض لئے تو ان سے بہتر ادا کئے، جبکہ یہ ادھار لینے والے کی طرف سے بخوشی ہو۔ اگر یہ کسی شرط، وعدہ یا رواج کی وجہ سے نہ ہو تو حلال ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٤٤- بَابُ مَا لَا یَجُوْزُ مِنَ السَّلَفِ

جو باتیں سلف میں درست نہیں

[۷۷۳] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ،

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Presented by www.ziaraat.com

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِیْ رَجُلٍ اَسْلَفَ رَجُلًا طَعَامًا [illegible] الْخَطَّابِ وَقَالَ قَالَ الْمُحَلِّفُ [illegible]

نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے سے کہا کہ مجھے [illegible] اے گی"

[۷۷۴] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ اَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلَفًا ' وَاشْتَرَطْتُ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتُهٗ ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَذٰلِکَ الرِّبَا. قَالَ فَکَیْفَ تَاْمُرُنِیْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ السَّلَفُ عَلٰی ثَلَاثَةِ وُجُوْهٍ سَلَفٌ تُسْلِفُهٗ تُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ ' فَلَکَ وَجْهُ اللّٰهِ ' وَسَلَفٌ تُسْلِفُهٗ تُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ صَاحِبِکَ ' فَلَکَ وَجْهُ صَاحِبِکَ ' وَسَلَفٌ تُسْلِفُهٗ لِتَاْخُذَ خَبِیْثًا بِطَیِّبٍ فَذٰلِکَ الرِّبَا. قَالَ فَکَیْفَ تَاْمُرُنِیْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ اَرٰی اَنْ تَشُقَّ الصَّحِیْفَةَ ' فَاِنْ اَعْطَاکَ مِثْلَ الَّذِیْ اَسْلَفْتَهٗ قَبِلْتَهٗ ' وَاِنْ اَعْطَاکَ دُوْنَ الَّذِیْ اَسْلَفْتَهٗ فَاَخَذْتَهٗ اُجِرْتَ ' وَاِنْ اَعْطَاکَ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتَهٗ طَیِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَذٰلِکَ شُکْرٌ شَکَرَهٗ لَکَ ' وَلَکَ اَجْرُ مَا اَنْظَرْتَهٗ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے ایک آدمی کو قرض دیا ہے اور اس سے شرط کی ہے کہ اس سے بہتر چیز لوں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ یہ تو سود ہے۔ کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ قرض تین طرح کا ہے۔ ایک وہ قرض جو رضائے الٰہی کے لئے ہے۔ دوسرا وہ کہ دوست کی مدد کی جائے تو یہ دوست کی مدد ہے۔ تیسرا وہ ہے کہ پاک مال کے بدلے ناپاک مال لے اور یہ سود ہے۔ کہا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے خیال میں دستاویز کو پھاڑ دو۔ اگر وہ تمہارے جیسی چیز دے تو قبول کر لینا۔ اگر گھٹا دے تب بھی لے لینا کہ تمہیں اجر ملے گا۔ اگر تمہاری چیز سے بہتر دے اپنی خوشی سے تو یہ اس نے تمہارا شکریہ ادا کیا اور تمہیں مہلت دینے کا اجر ملے گا۔

وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا یَشْتَرِطُ اِلَّا قَضَاءَهٗ.

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو قرض دے تو ادا کرنے کے سوا اور کوئی شرط نہ رکھے۔

وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا یَشْتَرِطُ اَفْضَلَ مِنْهُ ' وَاِنْ کَانَتْ قَبْضَةً مِنْ عَلَفٍ فَهُوَ رِبًا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے کہ جو قرض دے تو اس سے زیادہ کی شرط نہ رکھے۔ اگر وہ مٹھی بھر گھاس بھی ہوئی تب بھی سود ہے۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَیْهِ عِنْدَنَا اَنَّ مَنِ اسْتَسْلَفَ شَیْئًا مِنَ الْحَیَوَانِ بِصِفَةٍ وَتَحْلِیَةٍ مَعْلُوْمَةٍ ' فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِذٰلِکَ ' وَعَلَیْهِ اَنْ یَرُدَّ مِثْلَهٗ اِلَّا مَا کَانَ مِنَ الْوَلَائِدِ ' فَاِنَّهٗ یُخَافُ فِیْ ذٰلِکَ الذَّرِیْعَةُ اِلٰی اِحْلَالِ مَا لَا یَحِلُّ فَلَا یَصْلُحُ. وَتَفْسِیْرُ مَا کُرِهَ مِنْ ذٰلِکَ اَنْ یَسْتَسْلِفَ الرَّجُلُ الْجَارِیَةَ فَیُصِیْبُهَا مَا بَدَا لَهٗ ' ثُمَّ یَرُدُّهَا اِلٰی صَاحِبِهَا بِعَیْنِهَا ' فَذٰلِکَ لَا یَصْلُحُ وَلَا یَحِلُّ ' وَلَمْ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو کسی کو جانور قرض دے جس کے اوصاف اور حلیہ بتا دیا ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور وہ اسی طرح کا لوٹائے گا لیکن لونڈی قرض نہیں دے گا کیونکہ اس میں حرام کو حلال کرنے کا خوف ہے' اس لئے درست نہیں۔ اس میں کراہت بایں وجہ ہے کہ جب کسی نے دوسرے سے لونڈی قرض لی' پھر اس سے صحبت کرتا رہا' پھر اسی طرح مالک کو واپس کر دی تو یہ درست اور حلال نہیں اور اہل علم

Presented by www.ziaraat.com

لَمْ يَزَلْ اَهْلُ الْعِلْمِ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَلَا يُرَخِّصُوْنَ فِيْهِ لِاَحَدٍ.

ہمیشہ اس سے منع کرتے آئے ہیں اور کسی ایک نے بھی اجازت

٥ - بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ الْمُسَاوَمَةِ وَالْمُبَايَعَةِ

ممنوع ہے

۵۸۸- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ.

صحیح البخاری (۲۱۳۹) صحیح مسلم (۳۷۹۰_۳۴۴۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے۔

۵۸۹- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

صحیح البخاری (۲۱۵۰) صحیح مسلم (۳۷۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مال خریدنے کے لئے آگے جا کر بیوپاریوں سے نہ ملو اور دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو اور نہ ملی بھگت سے قیمت بڑھاؤ اور شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے اور اونٹ اور بکری کا دودھ نہ روکو اور جس نے ایسی چیز خرید لی تو دوہنے کے بعد اسے اختیار ہے کہ خوش ہو تو رکھ لے اور ناراض ہو تو لوٹا دے اور ایک صاع کھجور ادا کرے۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ اَنَّهٗ اِنَّمَا نَهٰى اَنْ يَسُوْمَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ اِذَا رَكَنَ الْبَائِعُ اِلَى السَّائِمِ، وَجَعَلَ يَشْتَرِطُ وَزْنَ الذَّهَبِ وَيَتَبَرَّاُ مِنَ الْعُيُوْبِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِمَّا يُعْرَفُ بِهٖ اَنَّ الْبَائِعَ قَدْ اَرَادَ مُبَايَعَةَ السَّائِمِ، فَهٰذَا الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

امام مالک نے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی کی تفسیر میں فرمایا: میرا خیال یہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے یعنی کوئی ایسا سودا نہ کرے جو اس کا بھائی کر چکا ہو اور بائع بھی رضامند ہو چکا ہو تو یہ سونے کے وزن کی شرط سمجھائے اور اس کا نقائص سے پاک ہونا بتائے وغیرہ باتیں بنائے تاکہ ان کا علم ہونے پر بائع سودے سے پھر جائے۔ اس سے منع فرمایا گیا ہے آگے اللہ بہتر جانتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَاْسَ بِالسَّوْمِ بِالسِّلْعَةِ تُوْقَفُ لِلْبَيْعِ فَيَسُوْمُ بِهَا غَيْرُ وَاحِدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس مال کا سودا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جو بیچنے کے لیے رکھا ہو۔ پس متعدد آدمی اس کا سودا کر سکتے ہیں۔

قَالَ وَلَوْ تَرَكَ النَّاسُ السَّوْمَ عِنْدَ اَوَّلِ مَنْ يَسُوْمُ بِهَا اُخِذَتْ بِشِبْهِ الْبَاطِلِ مِنَ الثَّمَنِ، وَدَخَلَ عَلَى الْبَاعَةِ فِيْ سِلَعِهِمُ الْمَكْرُوْهُ، وَلَمْ يَزَلِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا عَلٰى هٰذَا.

فرمایا اگر ایک آدمی کے قیمت پوچھتے ہی دوسروں کے لئے ممانعت ہو جائے تو غلط قیمت وصول کی جا سکتی ہے اور بائع اپنی چیزوں کی مکروہ تجارت کرنے لگیں لہٰذا ہمارے نزدیک ہمیشہ سے یہی حکم ہے۔

۵۹۰- **قَالَ مَالِكٌ** عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّحْشِ.

قَالَ مَالِكٌ [illegible]

[illegible] صحیح البخاری (۲۱۴۳) صحیح مسلم (۳۷۹۷)

رسول اللہ ﷺ نے ملی بھگت کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔

[illegible]

٤٦- بَابُ جَامِعِ الْبُيُوْعِ

بیع کے متعلق دیگر روایات

۵۹۱- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَاخِلَابَةَ. قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَايَعَ يَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ. صحیح البخاری (۲۱۱۷) صحیح مسلم (۳۸۳۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے گزارش کی کہ بیع میں لوگ اسے دھوکا دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیع کرتے وقت کہہ دیا کرو: ''دھوکا نہ دینا'' فرمایا: وہ صاحب بیع کرتے وقت یہی کہا کرتے۔

[۷۷۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ اِذَا جِئْتَ اَرْضًا يُوْفُوْنَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ، فَاَطِلِ الْمُقَامَ بِهَا. وَاِذَا جِئْتَ اَرْضًا يُنَقِّصُوْنَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ، فَاَقْلِلِ الْمُقَامَ بِهَا.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم ایسے مقام پر پہنچو جہاں لوگ ناپ تول پوری کرتے ہوں تو وہاں خوب ٹھہرو اور جہاں لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہوں تو وہاں بہت کم ٹھہرا کرو۔

۵۹۲- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا، سَمْحًا اِنْ بَاعَ، سَمْحًا اِنِ ابْتَاعَ، سَمْحًا اِنْ قَضٰى، سَمْحًا اِنِ اقْتَضٰى.

یحییٰ بن سعید نے محمد بن منکدر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کو وہ بندہ بہت محبوب ہے جو بیچتے وقت نرمی، خریدتے وقت نرمی، قرض دیتے وقت نرمی اور قرض لیتے وقت نرمی کرتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْاِبِلَ، اَوِ الْغَنَمَ، اَوِ الْبَزَّ، اَوِ الرَّقِيْقَ، اَوْ شَيْئًا مِنَ الْعُرُوْضِ جِزَافًا اِنَّهٗ لَا يَكُوْنُ الْجِزَافُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يُعَدُّ عَدًّا.

امام مالک نے فرمایا کہ جو اونٹ، بکریاں، کپڑے، غلام یا سامان وغیرہ جمگھٹے کے حساب سے خریدے تو جن چیزوں کو گنا جاتا ہے۔ ان کی بے حساب بیع نہ کی جائے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلَ السِّلْعَةَ يَبِيْعُهَا لَهٗ وَقَدْ قَوَّمَهَا صَاحِبُهَا قِيْمَةً قَالَ اِنْ بِعْتَهَا بِهٰذَا الثَّمَنِ الَّذِيْ اَمَرْتُكَ بِهٖ فَلَكَ دِيْنَارٌ، اَوْ شَيْءٌ يُسَمِّيْهِ لَهٗ يَتَرَاضَيَانِ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ تَبِعْهَا فَلَيْسَ لَكَ شَيْءٌ اِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا سَمّٰى ثَمَنًا يَبِيْعُهَا بِهٖ وَسَمّٰى اَجْرًا مَعْلُوْمًا اِذَا بَاعَ اَخَذَهٗ وَاِنْ لَمْ يَبِعْ فَلَا شَيْءَ لَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس آدمی کے متعلق فرمایا کہ جس نے دوسرے کو اپنی چیز بیچنے کے لئے قیمت مقرر کر دی اور کہا: جو قیمت میں نے تمہیں بتائی ہے اگر اتنے میں بیچ دو گے تو تمہیں ایک دینار ملے گا۔ یا جتنے پر دونوں رضا مند ہو جائیں اور اگر نہیں بیچو گے تو کچھ نہیں ملے گا' اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ قیمت اور اجرت دونوں کی وضاحت کر دی جائے۔ اگر وہ بیچ دے تو مزدوری لے گا اور نہ بیچے گا تو کچھ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِثْلُ ذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح ایک آدمی دوسرے سے

Presented by www.ziaraat.com

لِلرَّجُلِ اِنْ قَدَرْتَ عَلٰى غُلَامِي الْآبِقِ اَوْ جِئْتَ بِجَمَلِي
[illegible]
بِالْاِجَارَةِ وَلَوْ كَانَ مِنْ بَابِ الْاِجَارَةِ لَمْ يَصْلُحْ

قَالَ مَالِكٌ فَاَمَّا الرَّجُلُ يُعْطِي السِّلْعَةَ ' فَيُقَالُ لَهُ بِعْهَا وَلَكَ كَذَا وَكَذَا فِي كُلِّ دِينَارٍ لِشَيْءٍ يُسَمِّيهِ ' فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ ' لِاَنَّهُ كُلَّمَا نَقَصَ دِينَارٌ مِنْ ثَمَنِ السِّلْعَةِ نَقَصَ مِنْ حَقِّهِ الَّذِي سَمّٰى لَهُ ' فَهٰذَا غَرَرٌ لَا يَدْرِي كَمْ جَعَلَ لَهُ. صحیح البخاری (۲۰۷۶)

کہے کہ اگر تم میرے نکلے ہوئے غلام یا بھاگے ہوئے اونٹ کو لے

[illegible]

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی نے دوسرے کو کوئی چیز دی پھر اس سے کہا کہ اسے فروخت کر دو اور تمہیں ہر دینار پر اتنا ملے گا۔ یہ درست نہیں ہے کیونکہ چیز کی قیمت جتنے دینار گھٹے گی اتنی ہی مزدوری گھٹ جائے گی۔ یہ دھوکا ہے کیونکہ اسے اپنی مزدوری معلوم نہیں۔

[۷۷۶] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ' ثُمَّ يُكْرِيهَا بِاَكْثَرَ مِمَّا تَكَارَاهَا بِهِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ.

ابن شہاب سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کرائے پر جانور لیا۔ پھر اس سے زیادہ کرائے پر دوسرے کو دے دیا۔ فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۲- كِتَابُ الْقِرَاضِ

قراض یا مضاربت کا بیان

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاضِ

قراض یا مضاربت کا بیان

[۷۷۷] **اَثَرٌ - حَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ اَبِيهِ ' اَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي جَيْشٍ اِلَى الْعِرَاقِ ' فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّا عَلٰى اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ ' وَهُوَ اَمِيرُ الْبَصْرَةِ ' فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ ' ثُمَّ قَالَ لَوْ اَقْدِرُ لَكُمَا عَلٰى اَمْرٍ اَنْفَعُكُمَا بِهِ لَفَعَلْتُ ' ثُمَّ قَالَ بَلٰى هَا هُنَا مَالٌ مِنْ مَالِ اللّٰهِ اُرِيدُ اَنْ اَبْعَثَ بِهِ اِلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ' فَاُسْلِفُكُمَاهُ فَتَبْتَاعَانِ بِهِ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ ' ثُمَّ تَبِيعَانِهِ بِالْمَدِينَةِ فَتُؤَدِّيَانِ رَاْسَ الْمَالِ اِلٰى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ' وَيَكُونُ الرِّبْحُ لَكُمَا. فَقَالَا وَدِدْنَا ذٰلِكَ ' فَفَعَلَ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ ' فَلَمَّا قَدِمَا بَاعَا فَاَرْبَحَا فَلَمَّا دَفَعَا ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ قَالَ اَكُلَّ الْجَيْشِ اَسْلَفَهُ مِثْلَ مَا اَسْلَفَكُمَا؟ قَالَا لَا ' فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِبْنَا اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَاَسْلَفَكُمَا ' اَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ ' فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ ' وَاَمَّا عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ مَا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ اور حضرت عبید اللہ ایک لشکر کے ساتھ عراق کی طرف گئے۔ واپسی پر حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس گئے جو حاکم بصرہ تھے۔ انہوں نے خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ کاش! میں کوئی ایسا کام کر سکوں جس سے تمہیں فائدہ پہنچے۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا مال ہے جو میں نے امیر المؤمنین کی خدمت میں بھیجنا ہے۔ تم اس کے بدلے عراق سے مال خرید لو اور مدینہ منورہ میں جا کر فروخت کر دینا۔ اصل پونجی امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کر دینا اور منافع تم دونوں رکھ لینا۔ دونوں نے کہا کہ ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔ پس انہوں نے مال دے کر حضرت عمر کے لیے لکھ دیا کہ ان دونوں سے اصل رقم وصول کر لینا۔ جب یہ پہنچ گئے اور مال بیچ کر نفع کما لیا تو اسے حضرت عمر کی خدمت میں لے گئے۔ فرمایا کہ کیا ساری فوج کو اسی طرح قرض دیا تھا جیسے تمہیں دیا؟ دونوں نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ امیر المؤمنین کے بیٹے ہونے کے باعث تمہیں مال دیا ہوگا' لہٰذا اصل رقم اور منافع دونوں پیش کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

يَنْبَغِي لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا لَوْ نَقَصَ هٰذَا الْمَالُ

الْمَالَ مِنْكَ لَوْ جَعَلْتَهُ قِرَاضًا فَقَالَ عُمَرُ قَدْ جَعَلْتُهُ قِرَاضًا فَأَخَذَ عُمَرُ رَأْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهِ وَأَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ

حضرت عبد اللہ تو خاموش رہے اور حضرت عبید اللہ عرض گزار

وہ حضرت عبد اللہ خاموش رہے۔ اور حضرت عبید اللہ جواب عرض کرنے لگے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ شاید ایک مزدک نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ اسے مضاربت کیوں نہیں بنا لیتے۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے اسے مضاربت بنا دیا۔ پس اصل مال اور نصف منافع تو حضرت عمر نے لے لیا اور نصف منافع حضرت عمر کے دونوں صاحبزادوں حضرت عبد اللہ اور حضرت عبید اللہ نے لے لیا۔

[۷۷۸] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَعْطَاهُ مَالًا قِرَاضًا يَعْمَلُ فِيهِ عَلٰى اَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا.

یعقوب کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مال دیا کہ وہ اس کے ذریعے کام کریں اور منافع آدھا آدھا دونوں کا ہوگا۔ ف

ف: قراض کو مضاربت بھی کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی کا مال یا نقد رقم ہوتی ہے اور دوسرے آدمی کی محنت۔ یعنی زید کی رقم سے بکر تجارت کرتا ہے اور نفع میں دونوں شریک ہوتے ہیں جو حصہ بھی طرفین کی رضامندی سے طے ہو جائے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی مضاربت جائز ہے لیکن مزارعت اور مساقات ان کے نزدیک جائز نہیں ہیں اور متعدد حدیثیں ان کے موقف کی تائید بھی کر رہی ہیں لیکن بعض دیگر روایات کی بناء پر صاحبین اور آئمہ ثلاثہ انہیں جائز قرار دیتے ہیں۔ مزارعت و مساقات میں احناف کا فتویٰ بھی صاحبین کے قول پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲ - بَابُ مَا يَجُوزُ فِي الْقِرَاضِ

کس طرح کی مضاربت جائز ہے؟

قَالَ مَالِكٌ وَجْهُ الْقِرَاضِ الْمَعْرُوفِ الْجَائِزِ اَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ الْمَالَ مِنْ صَاحِبِهِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلَ فِيهِ. وَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ، وَنَفَقَةُ الْعَامِلِ فِي الْمَالِ فِي سَفَرِهِ مِنْ طَعَامِهِ، وَكِسْوَتِهِ وَمَا يُصْلِحُهُ بِالْمَعْرُوفِ بِقَدْرِ الْمَالِ، اِذَا شَخَصَ فِي الْمَالِ اِذَا كَانَ الْمَالُ يَحْمِلُ ذٰلِكَ، فَاِنْ كَانَ مُقِيمًا فِي اَهْلِهِ فَلَا نَفَقَةَ لَهُ مِنَ الْمَالِ وَلَا كِسْوَةَ.

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت کی جائز اور معروف صورت یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے ساتھی سے محنت کرنے کے لئے مال لے اور ضمان اس پر نہیں ہوگا اور محنت کرنے والے کا سفر خرچ اور کھانا پینا مال میں سے ہوگا۔ جو بھی دستور کے مطابق ہو اور جبکہ اس کا متحمل ہو سکے۔ اگر وہ اپنے گھر میں رہے تو اس مال میں خرچ اور لباس وغیرہ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَأْسَ بِاَنْ يُعِينَ الْمُتَقَارِضَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوفِ اِذَا صَحَّ ذٰلِكَ مِنْهُمَا.

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت کرنے والے دونوں میں سے اگر کوئی بھی اپنے ساتھی کی دستور کے مطابق مدد کرے تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ کوئی شرط نہ کی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَأْسَ اَنْ يَشْتَرِيَ رَبُّ الْمَالِ

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ رب

Presented by www.ziaraat.com

مِمَّنْ قَارَضَهُ بَعْضَ مَا يَشْتَرِيْ مِنَ السِّلَعِ إِذَا كَانَ

قَالَ مَالِكٌ فِيْ [illegible] عَلَامِهِ [illegible] سَالَا قِرَاضًا يَعْمَلَانِ فِيْهِ جَمِيْعًا إِنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ لَا بَأْسَ بِهٖ لِأَنَّ الرِّبْحَ مَالٌ لِغُلَامِهٖ لَا يَكُوْنُ الرِّبْحُ لِلسَّيِّدِ حَتّٰى يَنْتَزِعَهُ مِنْهُ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ غَيْرِهٖ مِنْ كَسْبِهٖ.

المال مضارب سے کوئی چیز خریدے۔ یہ اس وقت صحیح ہے؟ ب

[illegible] سے متعلق فرمایا کہ [illegible] سے [illegible] دوں اور اپنے غلام کو مضاربت کے طور پر مال دیا تا کہ دونوں اس پر محنت کریں۔ یہ جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ مال غلام کا ہوگا آقا کا نہیں ہوگا خواہ وہ اس سے جھگڑا کرے اور وہ اپنی محنت کے باعث یہاں غیر کی طرح ہے۔

۳- بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ فِي الْقِرَاضِ

کس طرح کی مضاربت جائز نہیں ہے؟

قَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ دَيْنٌ فَسَأَلَهُ أَنْ يُقِرَّهُ عِنْدَهُ قِرَاضًا إِنَّ ذٰلِكَ يُكْرَهُ حَتّٰى يَقْبِضَ مَالَهُ، ثُمَّ يُقَارِضُهُ بَعْدُ، أَوْ يُمْسِكُ، وَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَخَافَةَ أَنْ يَكُوْنَ أَعْسَرَ بِمَالِهٖ، فَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يُؤَخِّرَ ذٰلِكَ عَلٰى أَنْ يَزِيْدَهُ فِيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی کا دوسرے پر قرض ہو اور مقروض قرض خواہ سے کہے کہ میرے پاس مضاربت کے لئے رہنے دو۔ یہ مکروہ ہے جب تک اپنے مال پر قبضہ نہ کر لے' پھر چاہے مضاربت پر دے یا رکھ چھوڑے۔ ورنہ اس طرح مال میں سود کا خوف ہے' وہ چاہے گا کہ تاخیر کر کے قرض کی مدت میں زیادتی کرے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَهَلَكَ بَعْضُهُ قَبْلَ أَنْ يَّعْمَلَ فِيْهِ، ثُمَّ عَمِلَ فِيْهِ فَرَبِحَ فَأَرَادَ أَنْ يَّجْعَلَ رَأْسَ الْمَالِ بَقِيَّةَ الْمَالِ بَعْدَ الَّذِيْ هَلَكَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يَّعْمَلَ فِيْهِ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے کسی کو مضاربت کے لیے مال دیا۔ اس پر محنت کرنے سے پہلے مال کا بعض حصہ ضائع ہو گیا۔ پھر باقی مال پر محنت کر کے اس نے نفع کمایا' اگر وہ چاہے کہ تلف ہونے کے بعد جو مال باقی بچا تھا اسے راس المال قرار دے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يُقْبَلُ قَوْلُهٗ وَيُجْبَرُ رَأْسُ الْمَالِ مِنْ رِبْحِهٖ، ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ مَا بَقِيَ بَعْدَ رَأْسِ الْمَالِ عَلٰى شَرْطِهِمَا مِنَ الْقِرَاضِ.

تو اس کا یہ کہنا قابل قبول نہیں' وہ پہلے راس المال کو پورا کرے گا اور راس المال کے بعد جو باقی بچے گا اسے مضاربت کی شرط کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَصْلُحُ الْقِرَاضُ إِلَّا فِي الْعَيْنِ مِنَ الذَّهَبِ، أَوِ الْوَرِقِ، وَلَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْعُرُوْضِ وَالسِّلَعِ، وَمِنَ الْبُيُوْعِ مَا يَجُوْزُ إِذَا تَفَاوَتَ أَمْرُهٗ وَتَفَاحَشَ رَدُّهٗ، فَأَمَّا الرِّبَا، فَإِنَّهٗ لَا يَكُوْنُ فِيْهِ إِلَّا الرَّدُّ أَبَدًا، وَلَا يَجُوْزُ مِنْهُ قَلِيْلٌ، وَلَا كَثِيْرٌ، وَلَا يَجُوْزُ فِيْهِ مَا يَجُوْزُ فِيْ غَيْرِهٖ لِأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ: ۲۷۹).

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت درست نہیں مگر عین مال یعنی سونے اور چاندی میں۔ اسباب اور سامان میں مضاربت نہیں ہوگی۔ جائز تجارتوں میں جب کوئی فرق یا فساد آ جاتا ہے تو رد کر دی جاتی ہے تا کہ اس میں سود شامل نہ ہونے پائے جو ہمیشہ کے لئے رد کیا گیا ہے' وہ کم ہو یا زیادہ قطعاً جائز نہیں ہے اور جو دوسری چیزوں میں جائز ہے اس میں جائز نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو۔ نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو''۔

Presented by www.ziaraat.com

٤- بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ مَالًا قِرَاضًا وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَشْتَرِيَ إِلَّا سِلْعَةً كَذَا وَكَذَا أَوْ يَنْهَاهُ أَنْ يَشْتَرِيَ سِلْعَةً بِاسْمِهَا.

قَالَ مَالِكٌ مَنِ اشْتَرَطَ عَلٰى مَنْ قَارَضَ أَنْ لَا يَشْتَرِيَ حَيَوَانًا، أَوْ سِلْعَةً بِاسْمِهَا فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ، وَمَنِ اشْتَرَطَ عَلٰى مَنْ قَارَضَ أَنْ لَا يَشْتَرِيَ إِلَّا سِلْعَةَ كَذَا وَكَذَا، فَإِنَّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ السِّلْعَةُ الَّتِيْ أَمَرَهُ أَنْ لَا يَشْتَرِيَ غَيْرَهَا كَثِيْرَةً مَوْجُوْدَةً لَا تُخْلِفُ فِيْ شِتَاءٍ وَلَا صَيْفٍ فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ.

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ فِيْهِ شَيْئًا مِنَ الرِّبْحِ خَالِصًا دُوْنَ صَاحِبِهٖ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ وَإِنْ كَانَ دِرْهَمًا وَاحِدًا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ نِصْفَ الرِّبْحِ لَهٗ، وَنِصْفَهُ لِصَاحِبِهٖ، أَوْ ثُلُثَهُ أَوْ رُبُعَهُ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ أَكْثَرَ، فَإِذَا سَمّٰى شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، قَلِيْلًا أَوْ كَثِيْرًا فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ سَمّٰى مِنْ ذٰلِكَ حَلَالٌ، وَهُوَ قِرَاضُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ وَلٰكِنْ إِنِ اشْتَرَطَ أَنَّ لَهُ مِنَ الرِّبْحِ دِرْهَمًا وَاحِدًا فَمَا فَوْقَهُ خَالِصًا لَهُ دُوْنَ صَاحِبِهٖ. وَمَا بَقِيَ مِنَ الرِّبْحِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ، وَلَيْسَ عَلٰى ذٰلِكَ قِرَاضُ الْمُسْلِمِيْنَ.

۵- بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْقِرَاضِ

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الْمَالِ أَنْ يَشْتَرِطَ لِنَفْسِهٖ شَيْئًا مِنَ الرِّبْحِ خَالِصًا دُوْنَ الْعَامِلِ، وَلَا يَنْبَغِيْ لِلْعَامِلِ أَنْ يَشْتَرِطَ لِنَفْسِهٖ شَيْئًا مِنَ الرِّبْحِ خَالِصًا دُوْنَ صَاحِبِهٖ، وَلَا يَكُوْنُ مَعَ الْقِرَاضِ بَيْعٌ، وَلَا كِرَاءٌ، وَلَا عَمَلٌ، وَلَا سَلَفٌ، وَلَا مَرْفِقٌ يَشْتَرِطُهُ أَحَدُهُمَا لِنَفْسِهٖ دُوْنَ صَاحِبِهٖ إِلَّا أَنْ يُعِيْنَ

مضاربت میں جو شرطیں جائز ہیں

امام مالک نے اس شخص کے متعلق جو دوسرے کو مال دے کر مضاربت کے لیے یہ شرط کرے کہ یہ مال سے نہ خریدنا مگر فلاں فلاں چیزیں یا کسی چیز کا نام لے کر اس کے خریدنے سے منع کرے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جو مضاربت میں نام لے کر یہ شرط رکھے کہ فلاں حیوان اور چیز نہ خریدنا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور جو مضارب سے یہ شرط کرے کہ نہ خریدنا مگر فلاں فلاں چیزیں تو یہ مکروہ ہے مگر جب کہ وہ چیز جس کے متعلق اسے حکم دیا کہ اس کے علاوہ نہ خریدنا' بازار میں کثرت سے موجود رہتی ہو' سردی اور گرمی میں ختم نہ ہو' تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ کسی نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا اور کچھ منافع کی صرف اپنے ہی لئے شرط کر لی تو یہ درست نہیں ہے خواہ ایک ہی درہم کی بات ہو مگر جبکہ یہ شرط کی ہو کہ نصف منافع اس کا ہوگا اور نصف اس کے ساتھی کا یا اس کا تہائی یا چوتھائی کم وبیش' جب اس طرح حصہ مقرر کر لیا جائے خواہ کم ہو یا زیادہ تو جس مضاربت میں ایسے مقرر کیا وہ حلال ہے اور مسلمانوں کی مضاربت یہی ہے۔ فرمایا: اگر یہ شرط کی کہ منافع میں سے ایک درہم اس کا ہوگا اور جو اس سے اوپر ہے وہ بھی ساتھی کے علاوہ اسی کا اور جو باقی منافع ہو وہ دونوں میں آدھا آدھا۔ یہ درست نہیں ہے اور مسلمان اس طرح مضاربت نہیں کرتے۔

جو شرطیں مضاربت میں جائز نہیں

امام مالک نے فرمایا کہ مال والے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ مضارب کو چھوڑ کر منافع سے صرف اپنے لیے کوئی شرط کرے اور اسی طرح مضارب کے لیے بھی ایسا کرنا مناسب نہیں۔ مضاربت کے ساتھ بیع' کرایہ' محنت' ادھار اور احسان کی دونوں یا کسی ایک کے لیے شرط کرنا درست نہیں۔ ہاں بغیر کسی شرط کے دستور کے مطابق دونوں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں اور

Presented by www.ziaraat.com

اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَلٰى غَيْرِ شَرْطٍ عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوْفِ [illegible] فَضَةً وَلَا طَعَامًا وَلَا شَيْئًا مِنَ الْاَشْيَاءِ زَادَاهُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ، قَالَ فَاِنْ دَخَلَ الْقِرَاضَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ صَارَ اِجَارَةً، وَلَا تَصْلُحُ الْاِجَارَةُ اِلَّا بِشَيْءٍ ثَابِتٍ مَعْلُوْمٍ، وَلَا يَنْبَغِيْ لِلَّذِيْ اَخَذَ الْمَالَ اَنْ يَشْتَرِطَ مَعَ اَخْذِهِ الْمَالَ اَنْ يُكَافِئَ، وَلَا يُوَلِّيَ مِنْ سِلْعَتِهٖ اَحَدًا، وَلَا يَتَوَلّٰى مِنْهَا شَيْئًا لِنَفْسِهٖ، فَاِذَا وَفَرَ الْمَالُ وَحَصَلَ عَزْلُ رَأْسِ الْمَالِ، ثُمَّ اقْتَسَمَا الرِّبْحَ عَلٰى شَرْطِهِمَا، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْمَالِ رِبْحٌ اَوْ دَخَلَتْهُ وَضِيْعَةٌ لَمْ يَلْحَقِ الْعَامِلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لَا مِمَّا اَنْفَقَ عَلٰى نَفْسِهٖ، وَلَا مِنَ الْوَضِيْعَةِ، وَذٰلِكَ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ فِيْ مَالِهٖ. وَالْقِرَاضُ جَائِزٌ عَلٰى مَا تَرَاضٰى عَلَيْهِ رَبُّ الْمَالِ وَالْعَامِلُ، مِنْ نِصْفِ الرِّبْحِ، اَوْ ثُلُثِهٖ، اَوْ رُبُعِهٖ، اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ اَكْثَرَ.

مضاربت کرنے والے دونوں میں سے کسی کو سونا چاندی اناج یا [illegible] معروف طریقہ پر ثابت شدہ ہیں۔ مال لینے والے کے لیے مال لیتے وقت یہ شرط کرنا مناسب نہیں کہ اس مال سے کسی کے احسان کا بدلہ دے گا یا وہ مال کسی کو تولیہ کے طور پر دے گا اور نہ کوئی چیز اپنے لیے مخصوص کرے۔ جب مال بڑھ گیا تو راس المال کو ایک طرف کر کے نفع کو دونوں شرط کے مطابق تقسیم کر لیں گے۔ اگر مال پر نفع نہ ہوا یا نقصان ہوا تو مضاربت پر کچھ نہیں پڑے گا۔ نہ اس سے وضع ہوگا جو اس نے اپنے اوپر خرچ کیا۔ یہ نقصان مال والے کے مال پر ہوا ہے۔ رب المال اور مضارب جتنے منافع پر رضامند ہو جائیں۔ مضاربت جائز ہے خواہ شرح نصف، تہائی یا چوتھائی رکھی یا اس سے کم وبیش۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَجُوْزُ لِلَّذِيْ يَأْخُذُ الْمَالَ قِرَاضًا اَنْ يَشْتَرِطَ اَنْ يَعْمَلَ فِيْهِ سِنِيْنَ لَا يُنْزَعُ مِنْهُ، قَالَ وَلَا يَصْلُحُ لِصَاحِبِ الْمَالِ اَنْ يَشْتَرِطَ اَنَّكَ لَا تَرُدُّهُ اِلٰى سِنِيْنَ لِاَجَلٍ يُسَمِّيَانِهٖ، لِاَنَّ الْقِرَاضَ لَا يَكُوْنُ اِلٰى اَجَلٍ، وَلٰكِنْ يَدْفَعُ رَبُّ الْمَالِ مَالَهٗ اِلَى الَّذِيْ يَعْمَلُ لَهٗ فِيْهِ، فَاِنَّ بَدَا لِاَحَدِهِمَا اَنْ يَتْرُكَ ذٰلِكَ وَالْمَالُ نَاضٌّ لَمْ يَشْتَرِ بِهٖ شَيْئًا تَرَكَهٗ وَاَخَذَ صَاحِبُ الْمَالِ مَالَهٗ، وَاِنْ بَدَا لِرَبِّ الْمَالِ اَنْ يَقْبِضَهٗ بَعْدَ اَنْ يَشْتَرِيَ بِهٖ سِلْعَةً، فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ حَتّٰى يُبَاعَ الْمَتَاعُ وَيَصِيْرَ عَيْنًا، فَاِنْ بَدَا لِلْعَامِلِ اَنْ يَرُدَّهٗ وَهُوَ عَرْضٌ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ حَتّٰى يَبِيْعَهٗ، فَيَرُدَّهٗ عَيْنًا كَمَا اَخَذَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ مضارب کے لیے یہ شرط کرنا جائز نہیں ہے کہ وہ اتنے سالوں تک محنت کرے گا اور اس سے مال نہیں لیا جائے گا۔ امام مالک نے فرمایا کہ رب المال کے لیے بھی یہ شرط کرنا مناسب نہیں کہ اتنے سالوں تک مال میری طرف نہ لوٹایا جائے کیونکہ مضاربت میں مدت مقرر نہیں کی جاتی۔ ہاں رب المال نے اپنے مال مضارب کے سپرد کر دیا۔ مضارب نے اس میں محنت کی، اب کسی ایک نے چھوڑنے کا ارادہ کیا اور مال اسی طرح موجود ہے، اس سے کوئی چیز نہیں خریدی تو مال والا اپنا مال حاصل کرے، اگر مال والا یہ چاہے کہ اس کے ذریعے سامان خرید لیا جائے پھر لے گا تو یہ اسے حق حاصل نہیں جب تک مال کو بیچ کر نقدی حاصل نہ کی جائے۔ اگر مضارب اسے لوٹانا چاہے جبکہ سامان کی صورت میں ہو تو اسے یہ حق حاصل نہیں یہاں تک کہ فروخت کر دے اور نقدی کی صورت میں ادا کرے جس طرح مال لیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَصْلُحُ لِمَنْ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا

امام مالک نے فرمایا کہ رب المال کے لیے یہ مناسب نہیں

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ اَيْضًا اَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهِ الزَّكٰوةَ فِيْ حِصَّتِهٖ مِنَ الرِّبْحِ
حاصله لا يجوز الشرط ولكن فقد اشترط
نفسه فضار من الربح لانه فيه سقط حقه من حصته
[illegible] لا يجوز [illegible] اَنْ
يَشْتَرِطَ عَلٰى مَنْ قَارَضَهٗ اَنْ لَّا يَشْتَرِيَ اِلَّا مِنْ فُلَانٍ
لِرَجُلٍ يُسَمِّيْهِ فَذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ ' لِاَنَّهٗ يَصِيْرُ لَهٗ اَجِيْرًا
بِاَجْرٍ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ.

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا
قِرَاضًا وَيَشْتَرِطُ عَلَى الَّذِيْ دَفَعَ اِلَيْهِ الْمَالَ الضَّمَانَ
قَالَ لَا يَجُوْزُ لِصَاحِبِ الْمَالِ اَنْ يَشْتَرِطَ فِيْ مَالِهٖ غَيْرَ
مَا وُضِعَ الْقِرَاضُ عَلَيْهِ وَمَا مَضٰى مِنْ سُنَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ
فِيْهِ ' فَاِنَّمَا الْمَالُ عَلٰى شَرْطِ الضَّمَانِ كَانَ قَدِ ازْدَادَ
فِيْ حَقِّهٖ مِنَ الرِّبْحِ مِنْ اَجْلِ مَوْضِعِ الضَّمَانِ ' وَاِنَّمَا
يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ عَلٰى مَا لَوْ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ عَلٰى غَيْرِ ضَمَانٍ
وَاِنْ تَلِفَ الْمَالُ لَمْ اَرَ عَلَى الَّذِيْ اَخَذَهٗ ضَمَانًا ' لِاَنَّ
شَرْطَ الضَّمَانِ فِي الْقِرَاضِ بَاطِلٌ.

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا
وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَبْتَاعَ بِهٖ اِلَّا نَخْلًا ' اَوْ دَوَابَّ
لِاَجَلٍ اَنَّهٗ يَطْلُبُ ثَمَرَ النَّخْلِ ' اَوْ نَسْلَ الدَّوَابِّ
وَيَحْبِسُ رِقَابَهَا ' قَالَ مَالِكٌ لَا يَجُوْزُ هٰذَا وَلَيْسَ هٰذَا
مِنْ سُنَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْقِرَاضِ ' اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِيَ
ذٰلِكَ ' ثُمَّ يَبِيْعَهٗ كَمَا يُبَاعُ غَيْرُهٗ مِنَ السِّلَعِ.

قَالَ مَالِكٌ لَا بَأْسَ اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُقَارِضُ عَلٰى
رَبِّ الْمَالِ غُلَامًا يُعِيْنُهٗ بِهٖ عَلٰى اَنْ يَّقُوْمَ مَعَهُ الْغُلَامُ فِي
الْمَالِ اِذَا لَمْ يَعْدُ اَنْ يُّعِيْنَهٗ فِي الْمَالِ لَا يُعِيْنُهٗ فِيْ غَيْرِهٖ.

٦ - بَابُ الْقِرَاضِ فِي الْعُرُوْضِ

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ
يُّقَارِضَ اَحَدًا اِلَّا فِي الْعَيْنِ لِاَنَّهٗ لَا تَنْبَغِي الْمُقَارَضَةُ فِي

ہے کہ جس کو مال دیا ہے اس سے یہ شرط کرے کہ صرف اپنے حصے
[illegible] یہ شرط [illegible]
[illegible] پیش کرنا جس
کو مضارب بنایا ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ مضارب سے
یہ کہے کہ مال نہ خریدے مگر فلاں شخص سے کسی شخص کو معین کرنا
جائز نہیں ہے کیونکہ یوں تو وہ اجیر ہوگا اور یہ دستور کے مطابق
نہیں۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے اپنا مال
مضاربت کے لیے دیا اور جس کو مال دیا اس سے ضمان کی شرط
کرے۔ فرمایا کہ مال والے کو ایسی شرط کرنا جائز نہیں جو اصول
مضاربت کے خلاف ہو اور جو اسلاف کا طریقہ نہ ہو۔ کیونکہ
اگر ضمان کی شرط پر مال دیا جائے تو منافع میں سے تاوان کے
باعث مضارب کے لیے زیادہ حصہ ہونا چاہیے حالانکہ منافع کو وہ
تاوان کے بغیر دونوں آپس میں تقسیم کریں گے اور اگر مال تلف ہو
گیا تو مضارب پر تاوان نہیں پڑے گا کیونکہ اس نے اس سے شرط
کی کہ اس کے بدلے نہ خریدنا مگر کھجور کے درخت یا مویشی تاکہ
ان کے پھل یا بچے فروخت کرتے رہو اور اصل چیز کو روکے رکھنا۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے اور مضاربت میں
مسلمانوں کا طریقہ یہ نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ انہیں خرید کر
اسی طرح بیچ دے جیسے دوسری چیزوں کو فروخت کیا جاتا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ
مضارب رب المال سے مدد کی خاطر غلام کی شرط کرے کہ غلام کو
مال سے خریدا جائے گا۔ اگر اس کی قیمت مال سے نہ دی جائے تو
علیحدہ مال سے نہیں دی جائے گی۔

اسباب میں مضاربت

امام مالک نے فرمایا کہ سونے چاندی کے علاوہ دوسرے
مال میں مضاربت کرنا کسی کے لیے مناسب نہیں، کیونکہ سامان

Presented by www.ziaraat.com

الْعُرُوْضِ ' لِاَنَّ الْمُقَارَضَةَ فِي الْعُرُوْضِ اِنَّمَا تَكُوْنُ

وَبِيْعَ عَلٰى وَجْهِ الْقِرَاضِ فَقَدِ اشْتَرَطَ صَاحِبُ الْمَالِ فَصَارَ لِصَاحِبِهِ مِنْ بَيْعِ سِلْعَتِهِ وَمَا يَكْفِيْهِ مِنْ مُؤْوْنَتِهَا اَوْ يَقُوْلَ اشْتَرِ بِهٰذِهِ السِّلْعَةَ وَبِعْ فَاِذَا فَرَغْتَ فَابْتَعْ لِيْ مِثْلَ عَرْضِي الَّذِي دَفَعْتُ اِلَيْكَ ' فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَهُوَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ' وَلَعَلَّ صَاحِبَ الْعَرْضِ اَنْ يَدْفَعَهُ اِلَى الْعَامِلِ فِيْ زَمَنٍ هُوَ فِيْهِ نَافِقٌ كَثِيْرُ الثَّمَنِ ' ثُمَّ يَرُدُّهُ الْعَامِلُ حِيْنَ يَرُدُّهُ ' وَقَدْ رَخُصَ فَيَشْتَرِيْهِ بِثُلُثِ ثَمَنِهِ اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ ' فَيَكُوْنُ الْعَامِلُ قَدْ رَبِحَ نِصْفَ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِ الْعَرْضِ فِيْ حِصَّتِهِ مِنَ الرِّبْحِ ' اَوْ يَاْخُذَ الْعَرْضَ فِيْ زَمَانٍ ثَمَنُهُ فِيْهِ قَلِيْلٌ ' فَيَعْمَلُ فِيْهِ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ فِيْ يَدَيْهِ ' ثُمَّ يَغْلُوْ ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَيَرْتَفِعُ ثَمَنُهُ حِيْنَ يَرُدُّهُ فَيَشْتَرِيْهِ بِكُلِّ مَا فِيْ يَدِهِ فَيَذْهَبُ عَمَلُهُ وَعِلَاجُهُ بَاطِلًا فَهٰذَا غَرَرٌ لَا يَصْلُحُ ' فَاِنْ جُهِلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَمْضِيَ نُظِرَ اِلٰى قَدْرِ اَجْرِ الَّذِيْ دُفِعَ اِلَيْهِ الْقِرَاضُ فِيْ بَيْعِهِ اِيَّاهُ وَعِلَاجِهِ ' فَيُعْطَاهُ ثُمَّ يَكُوْنُ الْمَالُ قِرَاضًا مِنْ يَوْمِ نَضَّ الْمَالُ وَاجْتَمَعَ عَيْنًا وَيُرَدُّ اِلٰى قِرَاضِ مِثْلِهِ.

میں مضاربت درست نہیں ہے۔ سامان میں مضاربت کرنے کی

مضاربت کی تجارت کرو۔ یہ مال والے نے اپنے سامان کے بیچنے کے لیے شرط کی ہے کہ تھوڑا سا نفع اٹھائے اس کا سامان بک جائے گا یا یہ کہے کہ یہ سامان لے کر بیچ دو جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اسی طرح کا مال خرید دو جو مجھ سے لیا اور جو منافع ہو وہ ہم دونوں کا۔ ہوسکتا ہے کہ مال والے مضارب کو جب مال دیا تو گراں قیمت زیادہ ہو اور جب مضارب واپس دے تو قیمت گر جائے کہ وہ تہائی خریدا جائے یا زرِ ثمن میں اس سے بھی کم۔ پس مال والے نے مال کی قیمت سے جو نقصان ہوا اس سے آدھا نفع کمالیا اپنے حصے کے منافع سے یا سامان ایسے وقت لیا کہ ان دنوں قیمت کم تھی' جب کام کیا تو اس کے ہاتھوں میں مال بڑھ گیا اور واپس دیتے وقت اس کی قیمت چڑھ گئی تو جو کچھ اس کے پاس ہو سب کا مال خرید لے اور یوں اس کی محنت مزدوری رائیگاں جائے۔ یہ دھوکا ہے جو درست نہیں۔ اگر وہ اس سے بے خبر ہو یہاں تک کہ جو ہونا ہے ہوگزرے۔ اب مال کو دیکھ کر مضارب کو اس کی مزدوری دلائی جائے گی اور مال کی اس روز سے مضاربت شروع ہوگی جب اس کی نقدی حاصل کی اور مال والے کو اسی کے برابر لوٹائی جائے گی۔

۷- بَابُ الْكِرَاءِ فِي الْقِرَاضِ

مضاربت کے مال کا کرایہ

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ' فَاشْتَرٰى بِهٖ مَتَاعًا ' فَحَمَلَهُ اِلٰى بَلَدِ التِّجَارَةِ ' فَبَارَ عَلَيْهِ وَخَافَ النُّقْصَانَ اِنْ بَاعَهُ فَتَكَارٰى عَلَيْهِ اِلٰى بَلَدٍ اٰخَرَ ' فَبَاعَ بِنُقْصَانٍ فَاغْتَرَقَ الْكِرَاءُ اَصْلَ الْمَالِ كُلَّهُ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت کے لیے مال دیا۔ اس نے مال خریدا اور بیچنے کے لیے ایک شہر میں لے گیا معلوم ہوا کہ وہاں بیچنے میں اسے نقصان ہوگا۔ پس وہ دوسرے شہر میں لے گیا اور وہاں نقصان کے ساتھ بیچا اور سارا مال کرائے میں ہی غرق ہوگیا۔

قَالَ مَالِكٌ اِنْ كَانَ فِيْمَا بَاعَ وَفَاءٌ لِلْكِرَاءِ فَسَبِيْلُهُ ذٰلِكَ ' وَاِنْ بَقِيَ مِنَ الْكِرَاءِ شَيْءٌ بَعْدَ اَصْلِ الْمَالِ كَانَ عَلَى الْعَامِلِ ' وَلَمْ يَكُنْ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ مِنْهُ شَيْءٌ يُتْبَعُ بِهٖ ' وَذٰلِكَ اَنَّ رَبَّ الْمَالِ اِنَّمَا اَمَرَهُ

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کرایہ میں مال برابر ہوگیا تو گئی آئی بات ہوئی۔ اگر کرایہ مزید کچھ باقی رہ گیا اس مال کے بعد جو مضارب کو دیا تھا تو رب المال مزید کچھ نہیں دے گا کیونکہ رب المال نے اپنے مال سے تجارت کرنے کا حکم دیا تھا' لہٰذا مال کے

Presented by www.ziaraat.com

بِالتِّجَارَةِ فِيْ مَالِهٖ فَلَيْسَ لِلْمُقَارِضِ اَنْ يَتْبَعَهٗ بِمَا سِوٰى

فَلَيْسَ لِلْمُقَارِضِ اَنْ يَّحْمِلَ ذٰلِكَ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ.

سوا وہ اور کچھ دینے کا پابند نہیں۔ اگر رب المال پر اور بھی دینا آیا تو اس کا بوجھ کسی نہ اٹھائے۔

۸- بَابُ التَّعَدِّيْ فِي الْقِرَاضِ

مالِ مضاربت میں نقصان

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَعَمِلَ فِيْهِ فَرَبِحَ ' ثُمَّ اشْتَرٰى مِنْ رِبْحِ الْمَالِ ' اَوْ مِنْ جُمْلَتِهٖ جَارِيَةً فَوَطِئَهَا فَحَمَلَتْ ' ثُمَّ نَقَصَ الْمَالُ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مضاربت کے لیے دوسرے کو مال دیا۔ پس اس نے محنت کی اور نفع ہوا۔ پھر اس نے اصل مال یا سارے مال سے لونڈی خریدی اور اس سے صحبت کی تو وہ حاملہ ہوگئی اور مال میں نقصان ہوا۔

قَالَ مَالِكٌ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ اُخِذَتْ قِيْمَةُ الْجَارِيَةِ مِنْ مَالِهٖ. فَيُجْبَرُ بِهِ الْمَالُ ' فَاِنْ كَانَ فَضْلٌ بَعْدَ وَفَاءِ الْمَالِ ' فَهُوَ بَيْنَهُمَا عَلَى الْقِرَاضِ الْاَوَّلِ ' وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ وَفَاءٌ بِيْعَتِ الْجَارِيَةُ حَتّٰى يُجْبَرَ الْمَالُ مِنْ ثَمَنِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر مضارب کے پاس مال ہے تو لونڈی کی قیمت اس کے مال سے لی جائے گی اور اس سے راس المال پورا کیا جائے گا' اگر مال پورا کرنے کے بعد کچھ بچے تو پہلی مضاربت کے مطابق دونوں میں تقسیم ہوگا' اگر پورا نہ ہو تو لونڈی کو بیچ کر اس کی قیمت سے مال پورا کیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ' فَتَعَدّٰى ' فَاشْتَرٰى بِهٖ سِلْعَةً ' وَزَادَ فِيْ ثَمَنِهَا مِنْ عِنْدِهٖ.

امام مالک نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت کے لیے مال دیا' مضارب نے غلطی سے قیمت بڑھا کر مال خرید لیا۔

قَالَ مَالِكٌ صَاحِبُ الْمَالِ بِالْخِيَارِ ' اِنْ بِيْعَتِ السِّلْعَةُ بِرِبْحٍ ' اَوْ وَضِيْعَةٍ ' اَوْ لَمْ تُبَعْ ' اِنْ شَاءَ اَنْ يَّاْخُذَ السِّلْعَةَ اَخَذَهَا ' وَقَضَاهُ مَا اَسْلَفَهٗ فِيْهَا ' وَاِنْ اَبٰى كَانَ الْمُقَارَضُ شَرِيْكًا لَهٗ بِحِصَّتِهٖ مِنَ الثَّمَنِ فِي النَّمَاءِ وَالنُّقْصَانِ بِحِسَابِ مَا زَادَ الْعَامِلُ فِيْهَا مِنْ عِنْدِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ مال والے کو اختیار ہے کہ سامان کو نفع کے ساتھ بیچ لے یا نقصان کے ساتھ۔ یا فروخت ہی نہ کرے۔ اگر چاہے تو سامان کو لے کر جو زائد ہے اسے واپس ادا کر دے۔ اگر ایسا کرنے سے انکار کرے تو مضارب بھی اپنے حصے کے مطابق اس میں نفع و نقصان کا شریک ہوگا جب تک کہ مضارب اس میں محنت کرے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ' ثُمَّ دَفَعَهٗ اِلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ فَعَمِلَ فِيْهِ قِرَاضًا بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ اِنَّهٗ ضَامِنٌ لِلْمَالِ اِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِ النُّقْصَانُ ' وَاِنْ رَبِحَ فَلِصَاحِبِ الْمَالِ شَرْطُهٗ مِنَ الرِّبْحِ ' ثُمَّ يَكُوْنُ لِلَّذِيْ عَمِلَ شَرْطُهٗ بِمَا بَقِيَ مِنَ الْمَالِ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے مضاربت کے بطور مال لیا' پھر بغیر مالک کی اجازت کے دوسرے کو مضاربت پر دے دیا تو ضامن پہلا مضارب ہی ہے۔ اگر نقصان ہوا تو اسی پر پڑے گا اور نفع ہوا تو مال والے کو شرط کے مطابق ملے گا' پھر باقی مال میں سے کام کرنے والے کو شرط کے مطابق دیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ تَعَدّٰى فَتَسَلَّفَ مِمَّا بِيَدَيْهِ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے

Presented by www.ziaraat.com

مِنَ الْقِرَاضِ مَالًا ' فَابْتَاعَ بِهٖ سِلْعَةً لِنَفْسِهٖ.

قَالَ مَالِكٌ اِنْ رَبِحَ فَالرِّبْحُ عَلٰى مَا شَرَطَا فِي الْقِرَاضِ ' وَاِنْ نَقَصَ فَهُوَ ضَامِنٌ لِلنُّقْصَانِ

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَاسْتَسْلَفَ مِنْهُ الْمَدْفُوْعُ اِلَيْهِ الْمَالُ مَالًا وَاشْتَرٰى بِهٖ سِلْعَةً لِنَفْسِهٖ اِنَّ صَاحِبَ الْمَالِ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَشْرَكَهٗ فِي السِّلْعَةِ عَلٰى قِرَاضِهَا ' وَاِنْ شَاءَ خَلٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا وَاَخَذَ مِنْهُ رَأْسَ الْمَالِ كُلَّهٗ ' وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ بِكُلِّ مَنْ تَعَدّٰى.

زیادتی کرتے ہوئے مضاربت کے مال سے سلف کر لی اور اپنی

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کو مضاربت پر مال دیا گیا تھا لیکن اس نے مال سے سلف کر کے اپنے لیے دوسرا سامان خرید لیا۔ دریں حالات مال والے کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو مضاربت کے طور پر اس مال میں شامل ہو جائے اور چاہے لاتعلق ہو کر اپنا مال اس سے وصول کر لے اور جب کوئی زیادتی کر لے تو ایسا ہی کیا جاتا ہے۔

۹- بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقِرَاضِ

مالِ مضاربت سے کتنا خرچ کرنا جائز ہے؟

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ' اِنَّهٗ اِذَا كَانَ الْمَالُ كَثِيْرًا يَحْمِلُ النَّفَقَةَ ' فَاِذَا شَخَصَ فِيْهِ الْعَامِلُ فَاِنَّ لَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَيَكْتَسِيَ بِالْمَعْرُوْفِ مِنْ قَدْرِ الْمَالِ ' وَيَسْتَاْجِرَ مِنَ الْمَالِ اِذَا كَانَ كَثِيْرًا لَا يَقْوٰى عَلَيْهِ بَعْضُ مَنْ يَكْفِيْهِ بَعْضَ مُؤْوْنَتِهٖ ' وَمِنَ الْاَعْمَالِ اَعْمَالٌ لَا يَعْمَلُهَا الَّذِيْ يَاْخُذُ الْمَالَ ' وَلَيْسَ مِثْلُهٗ يَعْمَلُهَا ' مِنْ ذٰلِكَ تَقَاضِي الدَّيْنِ ' وَنَقْلُ الْمَتَاعِ وَشَدُّهٗ ' وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ ' فَلَهٗ اَنْ يَسْتَاْجِرَ مِنَ الْمَالِ مَنْ يَكْفِيْهِ ذٰلِكَ ' وَلَيْسَ لِلْمُقَارِضِ اَنْ يَسْتَنْفِقَ مِنَ الْمَالِ ' وَلَا يَكْتَسِيَ مِنْهُ مَا كَانَ مُقِيْمًا فِيْ اَهْلِهٖ ' اِنَّمَا يَجُوْزُ لَهُ النَّفَقَةُ اِذَا شَخَصَ فِي الْمَالِ وَكَانَ الْمَالُ يَحْمِلُ النَّفَقَةَ ' فَاِنْ كَانَ اِنَّمَا يَتَّجِرُ فِي الْمَالِ فِي الْبَلَدِ الَّذِيْ هُوَ بِهٖ يُقِيْمُ فَلَا نَفَقَةَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ وَلَا كِسْوَةَ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مضاربت پر دوسرے کو مال دیا۔ جب مال اتنا زیادہ ہو کہ خرچ کا بوجھ اٹھا سکے تو مضارب محنت کرے گا اور دستور کے مطابق اسی میں سے کھائے پہنے گا مال کی مناسبت سے' اگر کام زیادہ ہو کہ اکیلا نہ کر سکے تو مال کی اجرت اسی میں سے دے گا اور بعض کام ایسے بھی ہیں جنہیں وہ خود نہ کر سکے جیسے قرض کا تقاضا کرنا' مال کا باندھنا' کھولنا اور مال اٹھا کر لے جانا وغیرہ اور مضارب کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب اپنے گھر میں رہے تو اسی مال سے کھائے پہنے۔ مال سے خرچ کرنا اس وقت جائز ہے جبکہ مال اس کا متحمل ہو سکے۔ جب تک وہ مال کی تجارت اسی شہر میں رہ کر کرے جس میں مقیم ہے تو مال میں سے اسے کھانا پہننا نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَخَرَجَ بِهٖ وَبِمَالِ نَفْسِهٖ قَالَ يَجْعَلُ النَّفَقَةَ مِنَ الْقِرَاضِ وَمِنْ مَالِهٖ عَلٰى قَدْرِ حِصَصِ الْمَالِ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا تو وہ اسے اور اپنے ذاتی مال کو لے کر نکلا۔ فرمایا: اب وہ مضاربت کے مال اور اپنے مال سے حصے کے

Presented by www.ziaraat.com

مطابق خرچ کرے گا۔

ما يجوز من النفقة في القراض

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ يَعْمَلُ فِيْ قِرَاضٍ فَهُوَ يَسْتَسْقِيْ مِنْهُ وَيَكْتَسِيْ ، اَنَّهٗ لَا يَهَبُ مِنْهُ شَيْئًا ، وَلَا يُعْطِيْ مِنْهُ سَائِلًا وَلَا غَيْرَهٗ ، وَلَا يُكَافِيْ فِيْهِ اَحَدًا ، فَاَمَّا اِنِ اجْتَمَعَ هُوَ وَقَوْمٌ ، فَجَاؤُوْا بِطَعَامٍ وَجَاءَ هُوَ بِطَعَامٍ ، فَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ وَاسِعًا اِذَا لَمْ يَتَعَمَّدْ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْهِمْ ، فَاِنْ تَعَمَّدَ ذٰلِكَ ، اَوْ مَا يُشْبِهُهٗ بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِ الْمَالِ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّتَحَلَّلَ ذٰلِكَ مِنْ رَبِّ الْمَالِ ، فَاِنْ حَلَّلَهٗ ذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ ، وَاِنْ اَبٰى اَنْ يُّحَلِّلَهٗ فَعَلَيْهِ اَنْ يُّكَافِئَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ شَيْئًا لَّهٗ مُكَافَاةٌ.

۱۱ - بَابُ الدَّيْنِ فِي الْقِرَاضِ

مال مضاربت کو قرض بیچنا

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ، فَاشْتَرٰى بِهٖ سِلْعَةً ، ثُمَّ بَاعَ السِّلْعَةَ بِدَيْنٍ ، فَرَبِحَ فِي الْمَالِ ، ثُمَّ هَلَكَ الَّذِيْ اَخَذَ الْمَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَ الْمَالَ قَالَ اِنْ اَرَادَ وَرَثَتُهٗ اَنْ يَّقْبِضُوْا ذٰلِكَ الْمَالَ وَهُمْ عَلٰى شَرْطِ اَبِيْهِمْ مِنَ الرِّبْحِ فَذٰلِكَ لَهُمْ اِذَا كَانُوْا اُمَنَاءَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَالِ ، وَاِنْ كَرِهُوْا اَنْ يَّقْبَضُوْهُ وَحَلُّوْا بَيْنَ صَاحِبِ الْمَالِ وَبَيْنَهٗ لَمْ يُكَلَّفُوْا اَنْ يَّقْبَضُوْهُ ، وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ ، وَلَا شَيْءَ لَهُمْ اِذَا اَسْلَمُوْهُ اِلٰى رَبِّ الْمَالِ ، فَاِنِ اقْتَضَوْهُ فَلَهُمْ فِيْهِ مِنَ الشَّرْطِ وَالنَّفَقَةِ مِثْلُ مَا كَانَ لِاَبِيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ هُمْ فِيْهِ بِمَنْزِلَةِ اَبِيْهِمْ ، فَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا اُمَنَاءَ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّ لَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا بِاَمِيْنٍ ثِقَةٍ فَيَقْتَضِيْ ذٰلِكَ الْمَالَ ، فَاِذَا اقْتَضٰى جَمِيْعَ الْمَالِ وَجَمِيْعَ الرِّبْحِ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ اَبِيْهِمْ.

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا عَلٰى اَنَّهٗ يَعْمَلُ فِيْهِ فَمَا بَاعَ بِهٖ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهٗ اِنَّ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اس شخص کے متعلق جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ اس نے سامان خریدا' پھر سامان کو ادھار بیچا منافع کے ساتھ' پھر وصول کرنے سے پہلے مضارب فوت ہو گیا۔ اگر اس کے وارث اس مال کو قبضے میں لینا چاہیں تو وہ اپنے باپ کی شرط پر نفع پائیں گے' یہ ان کا حق ہوگا جبکہ وہ معتبر ہوں۔ اگر وہ وصول کرنا ناپسند کریں تو لاتعلق ہو جائیں' انہیں وصول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ نہ ان پر کچھ ہوگا اور نہ انہیں کچھ ملے گا جبکہ وہ رب المال کے سامنے یہ تسلیم کر لیں۔ اگر وہ وصول کر لیں تو ان کے لیے ان کے باپ کی طرح نفقہ وغیرہ کی شرط ہوگی اور وہ اپنے باپ کی جگہ ہو جائیں گے۔ اگر وہ اس کے لیے معتبر نہ ہوں تو انہیں چاہیے کہ کوئی معتبر شخص لائیں جو اس مال کو وصول کرے' جب وہ سارا مال نفع سمیت جمع کر دے تو یہ اپنے باپ کی جگہ ہو جائیں گے۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا کہ اس میں محنت کرے اور جو قرض بیچا اس

Presented by www.ziaraat.com

ذٰلِکَ لَازِمٌ لَهٗ اِنْ بَاعَ بِدَيْنٍ فَقَدْ ضَمِنَهٗ

کا وہی ضامن ہوگا تو یہ اس کے لیے ضروری ہو گیا کہ جو ادھار

۱۲ - بَابُ الْبِضَاعَةِ فِي الْقِرَاضِ

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ' وَاسْتَسْلَفَ مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ سَلَفًا ' اَوِ اسْتَسْلَفَ مِنْهُ صَاحِبُ الْمَالِ سَلَفًا ' اَوْ اَبْضَعَ مَعَهٗ صَاحِبُ الْمَالِ بِضَاعَةً يَبِيْعُهَا لَهٗ ' اَوْ بِدَنَانِيْرَ يَشْتَرِيْ لَهٗ بِهَا سِلْعَةً.

قَالَ مَالِكٌ اِنْ كَانَ صَاحِبُ الْمَالِ اِنَّمَا اَبْضَعَ مَعَهٗ. وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَالُهٗ عِنْدَهٗ ' ثُمَّ سَاَلَهٗ مِثْلَ ذٰلِکَ فَعَلَهٗ لِاِخَاءٍ بَيْنَهُمَا ' اَوْ لِيَسَارَةٍ مَؤُوْنَةٍ ذٰلِکَ عَلَيْهِ ' وَلَوْ اَبٰى ذٰلِکَ عَلَيْهِ لَمْ يَنْزِعْ مَالَهٗ مِنْهُ ' اَوْ كَانَ الْعَامِلُ اِنَّمَا اسْتَسْلَفَ مِنْ صَاحِبِ الْمَالِ ' اَوْ حَمَلَ لَهٗ بِضَاعَتَهٗ ' وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ مَالُهٗ فَعَلَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِکَ ' وَلَوْ اَبٰى ذٰلِکَ عَلَيْهِ لَمْ يَرُدُّدْ عَلَيْهِ مَالَهٗ ' فَاِذَا صَحَّ ذٰلِکَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ' وَكَانَ ذٰلِکَ مِنْهُمَا عَلٰى وَجْهِ الْمَعْرُوْفِ ' وَلَمْ يَكُنْ شَرْطًا فِيْ اَصْلِ الْقِرَاضِ فَذٰلِکَ جَائِزٌ لَا بَاْسَ بِهٖ ' وَاِنْ دَخَلَ ذٰلِکَ شَرْطٌ ' اَوْ خِيْفَ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا صَنَعَ ذٰلِکَ الْعَامِلُ لِصَاحِبِ الْمَالِ لِيُقِرَّ مَالَهٗ فِيْ يَدَيْهِ ' اَوْ اِنَّمَا صَنَعَ ذٰلِکَ صَاحِبُ الْمَالِ لِاَنْ يُمْسِکَ الْعَامِلُ مَالَهٗ وَلَا يَرُدَّهٗ عَلَيْهِ ' فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا يَجُوْزُ فِي الْقِرَاضِ وَهُوَ مِمَّا يَنْهٰى عَنْهُ اَهْلُ الْعِلْمِ.

۱۳ - بَابُ السَّلَفِ فِي الْقِرَاضِ

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ اَسْلَفَ رَجُلًا مَالًا ' ثُمَّ سَاَلَهُ الَّذِيْ تَسَلَّفَ الْمَالَ اَنْ يُّقِرَّهٗ عِنْدَهٗ قِرَاضًا ' قَالَ مَالِكٌ لَا اُحِبُّ ذٰلِکَ حَتّٰى يَقْبِضَ مَالَهٗ مِنْهُ ' ثُمَّ يَدْفَعَهٗ اِلَيْهِ قِرَاضًا اِنْ شَآءَ اَوْ يُمْسِکَهٗ.

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا

مضاربت میں استلاف

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ مضارب نے مال والے سے کچھ قرض لیا یا مال والے نے مضارب سے یا مال والے نے کچھ مال اور دیا کہ اسے اس کے لیے بیچ دینا یا دینار دیئے کہ ان سے اس کے لیے سامان خرید لانا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر صاحب مال جس نے اس کے ساتھ بضاعہ کیا ہے یہ جانتا ہو کہ اگر اس کے پاس میرا مال نہ ہوتا پھر بھی کہنے پر وہ کر دیتا باہمی بھائی چارے اور اعتبار کے باعث اور اگر وہ انکار کر دے تو یہ اپنا مال نہیں چھینے گا یا مضارب مال والے سے ادھار لیتا رہتا ہے یا اس کا سامان لاد لاتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس کے پاس اس کا مال نہ بھی ہوتا تب بھی کر دیتا اور اگر انکار کرے تو یہ اپنا مال واپس نہیں لے گا تو ان تمام صورتوں میں یہ صحیح ہے اور یہ فعل دستور کے مطابق ہوگا' یہ مضاربت کی شرط نہیں ہوگا لہٰذا جائز ہے' اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر یہ شرط کے طور پر داخل ہو یا خفیف سمجھ کر کہ مضارب اس لیے مال والے کا کام کرے گا کہ اس کا مال اس کے ہاتھوں میں رہے یا مال والا اس لیے ایسا کرے کہ مضارب اس کا مال روکے رکھے اور واپس نہ کرے تو مضاربت میں یہ جائز نہیں اور اہل علم اس سے منع کرتے آئے ہیں۔

مضاربت میں قرض

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو ادھار مال دیا' پھر مقروض سے کہا کہ تم اسے مضاربت کے طور پر رکھ لو' امام مالک نے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے مال کو اس سے لے کر قبضہ کرے' پھر اگر چاہے تو اسے مضاربت پر دے اور چاہے نہ دے۔

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے

Presented by www.ziaraat.com

فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ ' وَسَأَلَهُ اَنْ يَكْتُبَهُ عَلَيْهِ [illegible] اَنْ يَكُوْنَ قَدْ نَقَصَ فِيْهِ ' فَهُوَ يَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَهُ عَنْهُ عَلٰى اَنْ يَّزِيْدَهُ فِيْهِ مَا نَقَصَ مِنْهُ ' فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ وَلَا يَحِلُّ وَلَا يَصْلُحُ.

کو مضاربت پر مال دیا۔ مضارب نے اسے بتایا کہ مال اس کے [illegible] اسے قرض دے یا روک رکھے اس میں یہ خطرہ ہے کہ کہیں نقصان واقع نہ ہو جائے اور اسی لیے وہ دیر کرنا چاہتا ہو کہ نقصان زیادہ ہو جائے۔ لہٰذا یہ مکروہ ہے جائز اور درست نہیں ہے۔

۱۴ - بَابُ الْمُحَاسَبَةِ فِي الْقِرَاضِ

مضاربت کا حساب کرنا

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَعَمِلَ فِيْهِ فَرَبِحَ ' فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ حِصَّتَهُ مِنَ الرِّبْحِ ' وَصَاحِبُ الْمَالِ غَائِبٌ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا بِحَضْرَةِ صَاحِبِ الْمَالِ ' وَاِنْ اَخَذَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ حَتّٰى يُحْسَبَ مَعَ الْمَالِ اِذَا اقْتَسَمَاهُ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا' اس نے محنت کر کے نفع کمایا' اب وہ چاہتا ہے کہ منافع سے اپنا حصہ لے اور مال والا موجود نہیں ہے۔ فرمایا کہ اس کے لیے کچھ بھی اس میں سے لینا مناسب نہیں ہے' مگر مال والے کی موجودگی میں اگر کچھ لے لیا جائے۔ وہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ مال کے ساتھ تقسیم کرتے ہوئے اس کا حساب ہو جائے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يَجُوْزُ لِلْمُتَقَارِضَيْنِ اَنْ يَتَحَاسَبَا وَيَتَفَاصَلَا وَالْمَالُ غَائِبٌ عَنْهُمَا حَتّٰى يَحْضُرَ الْمَالُ فَيَسْتَوْفِيَ صَاحِبُ الْمَالِ رَأْسَ مَالِهِ ' ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ عَلٰى شَرْطِهِمَا.

امام مالک نے فرمایا کہ فریقین کے لیے یہ جائز نہیں کہ منافع کا حساب کریں اور مال ان کے پاس موجود نہ ہو' پہلے مال کو حاضر کیا جائے اور اصل پونجی رب المال کے سپرد کر دی جائے' پھر منافع کو دونوں اپنی شرط کے مطابق تقسیم کر لیں۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ اَخَذَ مَالًا قِرَاضًا فَاشْتَرٰى بِهِ سِلْعَةً ' وَقَدْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ ' فَطَلَبَهُ غُرَمَاؤُهُ ' فَاَدْرَكُوْهُ بِبَلَدٍ غَائِبٍ عَنْ صَاحِبِ الْمَالِ ' وَفِيْ يَدَيْهِ عَرْضٌ مُرْتَجٌ بَيْنٌ فَضْلُهُ ' فَاَرَادُوْا اَنْ يُّبَاعَ لَهُمُ الْعَرْضُ ' فَيَاْخُذُوْا حِصَّتَهُ مِنَ الرِّبْحِ. قَالَ لَا يُؤْخَذُ مِنْ رِبْحِ الْقِرَاضِ شَيْءٌ حَتّٰى يَحْضُرَ صَاحِبُ الْمَالِ ' فَيَاْخُذُ مَالَهُ ' ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ عَلٰى شَرْطِهِمَا.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ پس اس سے سامان خریدا' اس پر قرض ہے' قرض خواہ اسے مال والے کے شہر سے دور لے گئے۔ پس انہوں نے ارادہ کیا کہ ان کے لیے سامان بیچ دیا جائے تا کہ منافع میں سے وہ اس کا حصہ لے لیں۔ فرمایا کہ مضاربت کے نفع سے کچھ نہ لیا جائے یہاں تک کہ مال والا موجود ہو' وہ اپنا مال حاصل کر لے پھر منافع کو دونوں اپنی شرط کے مطابق تقسیم کریں۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ' فَتَجِرَ بِهِ ' فَرَبِحَ ' ثُمَّ عَزَلَ رَأْسَ الْمَالِ ' وَقَسَمَ الرِّبْحَ ' فَاَخَذَ حِصَّتَهُ ' وَطَرَحَ حِصَّةَ صَاحِبِ الْمَالِ فِي الْمَالِ بِحَضْرَةِ شُهَدَاءَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ' قَالَ لَا يَجُوْزُ قِسْمَةُ الرِّبْحِ اِلَّا بِحَضْرَةِ صَاحِبِ الْمَالِ ' وَاِنْ كَانَ

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ اس نے تجارت کر کے نفع کمایا' پھر اس نے پونجی کو ایک طرف کر کے منافع تقسیم کیا اور اپنا حصہ لے لیا۔ مال والے کا تمام حصہ مال میں رہنے دیا اور یہ گواہوں کی موجودگی میں کیا تا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں' فرمایا کہ مال کی تقسیم جائز

Presented by www.ziaraat.com

اَخَذَ شَيْئًا رَدَّهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ صَاحِبُ الْمَالِ رَأْسَ مَالِهٖ ،

نہیں' مگر مال والے کی موجودگی میں اگر کچھ لے لیا ہے تو اسے

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ، فَعَمِلَ فِيْهِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ لَهٗ هٰذِهٖ حِصَّتُكَ مِنَ الرِّبْحِ وَقَدْ اَخَذْتُ لِنَفْسِيْ مِثْلَهٗ ، وَرَاسُ مَالِكَ وَافِرٌ عِنْدِيْ .

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا۔ مضارب نے اس میں محنت کی' پھر اس کے پاس آ کر کہنے لگا کہ یہ منافع سے آپ کا حصہ ہے اور اتنا میں نے اپنا حصہ لے لیا ہے اور آپ کا راس المال الگ میرے پاس ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا اُحِبُّ ذٰلِكَ حَتّٰى يَحْضُرَ الْمَالُ كُلُّهٗ ، فَيُحَاسِبُهٗ حَتّٰى يَحْصُلَ رَأْسُ الْمَالِ ، وَيَعْلَمَ اَنَّهٗ وَافِرٌ وَيَصِلُ اِلَيْهِ ، ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ يَرُدُّ اِلَيْهِ الْمَالَ اِنْ شَاءَ ، اَوْ يَحْبِسَهٗ وَاِنَّمَا يَجِبُ حُضُوْرُ الْمَالِ مَخَافَةَ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَامِلُ قَدْ نَقَصَ فِيْهِ ، فَهُوَ يُحِبُّ اَنْ لَّا يُنْزَعَ مِنْهُ وَاَنْ يُّقِرَّهٗ فِيْ يَدِهٖ .

امام مالک نے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا یہاں تک کہ سارا مال حاضر کرے' پھر اس کا حساب کیا جائے یہاں تک کہ راس المال کو لے کر دیکھا جائے کہ وافر کتنا ہے' پھر منافع کو دونوں باہم تقسیم کر لیں گے۔ پھر رب المال چاہے تو اپنا مال اسی کے سپرد کر دے اور چاہے روک لے لیکن مال کا حاضر ہونا ضروری ہے مبادا مضارب نے اس میں کمی کر دی ہو' لہٰذا وہ اپنا مال اس سے چھین لینا چاہے یا اسی کے پاس رکھے۔

۱۵ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاضِ

مضاربت کے دیگر مسائل

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ، فَابْتَاعَ بِهٖ سِلْعَةً ، فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُ الْمَالِ بِعْهَا ، وَقَالَ الَّذِيْ اَخَذَ الْمَالَ لَا اَرٰى وَجْهَ بَيْعٍ ، فَاخْتَلَفَا فِيْ ذٰلِكَ قَالَ لَا يُنْظَرُ اِلٰى قَوْلِ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ، وَيُسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ اَهْلُ الْمَعْرِفَةِ ، وَالْبَصَرِ بِتِلْكَ السِّلْعَةِ ، فَاِنْ رَاَوْا وَجْهَ بَيْعٍ بِيْعَتْ عَلَيْهِمَا ، وَاِنْ رَاَوْا وَجْهَ انْتِظَارٍ اُنْتُظِرَ بِهَا .

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت کے لیے مال دیا۔ اس نے سامان خرید لیا' مال والے نے اس سے کہا کہ اسے فروخت کر دو۔ مضارب نے کہا کہ میرے خیال میں بیچنا نہیں چاہیے۔ اس پر دونوں میں اختلاف ہو گیا۔ فرمایا کہ ان میں سے کسی ایک کی بات کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ اس سامان کے متعلق اس میدان کے تجربہ کار لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ اگر وہ بیچنا مناسب بتائیں تو بیچ دیا جائے اور اگر انتظار کرنے کا مشورہ دیں تو انتظار کرنا چاہیے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ، فَعَمِلَ فِيْهِ ، ثُمَّ سَاَلَهٗ صَاحِبُ الْمَالِ عَنْ مَالِهٖ فَقَالَ هُوَ عِنْدِيْ وَافِرٌ ، فَلَمَّا اَخَذَهٗ بِهٖ قَالَ قَدْ هَلَكَ عِنْدِيْ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا لِمَالٍ يُسَمِّيْهِ ، وَاِنَّمَا قُلْتُ لَكَ ذٰلِكَ لِكَيْ تَتْرُكَهٗ عِنْدِيْ قَالَ لَا يَنْتَفِعُ بِاِنْكَارِهٖ بَعْدَ اِقْرَارِهٖ اَنَّهٗ عِنْدَهٗ ، وَيُؤْخَذُ بِاِقْرَارِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَ فِيْ

امام مالک نے فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا' پس اس نے محنت کی' پھر مال والے نے اس سے مال کے متعلق پوچھا تو کہا کہ وہ میرے پاس وافر مقدار میں ہے۔ جب وہ اسے لے کر آیا تو کہا کہ فلاں فلاں چیز مجھ سے ضائع ہو گئی ہے' وہ میں نے اس لیے کہا تھا کہ اپنا مال آپ میرے پاس ہی رہنے دیں گے۔ فرمایا کہ اقرار کے بعد انکار اسے نفع نہیں

Presented by www.ziaraat.com

هَلَاكِ ذٰلِكَ الْمَالِ بِاَمْرٍ يُعْرَفُ بِهٖ قَوْلُهٗ ' فَاِنْ لَّمْ يَاْتِ

دے گا کہ میرے پاس ہے۔ یہ اقرار کر کے اس نے اپنے اوپر

جائے گا اور انکار نفع نہ دے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَ كَذٰلِكَ اَيْضًا لَوْ قَالَ رَبِحْتُ فِي الْمَالِ كَذَا وَ كَذَا ' فَسَاَلَهٗ رَبُّ الْمَالِ اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ مَالَهٗ وَرِبْحَهٗ ' فَقَالَ مَا رَبِحْتُ فِيْهِ شَيْئًا ' وَمَا قُلْتُ ذٰلِكَ اِلَّا لِاَنْ تُقِرَّهٗ فِيْ يَدِيْ ' فَذٰلِكَ لَا يَنْفَعُهٗ ' وَيُؤْخَذُ بِمَا اَقَرَّ بِهٖ ' اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَ بِاَمْرٍ يُعْرَفُ بِهٖ قَوْلُهٗ وَ صِدْقُهٗ ' فَلَا يَلْزَمُهٗ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح اگر مضارب نے کہا کہ میں نے مال میں اتنا منافع کمایا ہے۔ رب المال کہے کہ اصل مال اور منافع مجھے واپس کر دو۔ اس نے کہا کہ مجھے تو کوئی نفع نہیں ہوا۔ میں نے تو صرف اس لیے کہا تھا کہ آپ مال کو میرے پاس رہنے دیں گے' یہ بات اسے نفع نہ دے گی اور اس کے اقرار کے مطابق لیا جائے گا مگر یہ کہ اپنی بات کی سچائی میں ثبوت پیش کرے تو پھر یہ لازم نہیں ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا ' فَرَبِحَ فِيْهِ رِبْحًا ' فَقَالَ الْعَامِلُ قَارَضْتُكَ عَلٰى اَنَّ لِيَ الثُّلُثَيْنِ ' وَقَالَ صَاحِبُ الْمَالِ قَارَضْتُكَ عَلٰى اَنَّ لَكَ الثُّلُثَ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا' پس اس میں نفع ہوا۔ مضارب نے کہا کہ میں اس بات پر مضاربت کروں گا کہ میرا حصہ دو تہائی ہوگا۔ مال والے نے کہا کہ مضاربت میں تمہارا ایک تہائی حصہ ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْقَوْلُ قَوْلُ الْعَامِلِ ' وَعَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَمِيْنُ اِذَا كَانَ مَا قَالَ يُشْبِهُ قِرَاضَ مِثْلِهٖ ' وَكَانَ ذٰلِكَ نَحْوًا مِّمَّا يَتَقَارَضُ عَلَيْهِ النَّاسُ ' وَاِنْ جَاءَ بِاَمْرٍ يُسْتَنْكَرُ لَيْسَ عَلٰى مِثْلِهٖ يَتَقَارَضُ النَّاسُ لَمْ يُصَدَّقْ وَرُدَّ اِلٰى قِرَاضِ مِثْلِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ مضارب کی بات مانی جائے گی اور وہ اس پر قسم کھائے گا جبکہ یہ دستور کے مطابق ہو اور لوگوں کا اس پر عمل ہو۔ اگر وہ ایسی بات کہے جو قابلِ قبول نہ ہو اور مضاربت میں لوگوں کا اس پر عمل نہ ہو تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اسے برابر مضاربت دی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ اَعْطٰى رَجُلًا مِائَةَ دِيْنَارٍ قِرَاضًا ' فَاشْتَرٰى بِهَا سِلْعَةً ' ثُمَّ ذَهَبَ لِيَدْفَعَ اِلٰى رَبِّ السِّلْعَةِ الْمِائَةَ دِيْنَارٍ ' فَوَجَدَهَا قَدْ سُرِقَتْ ' فَقَالَ رَبُّ الْمَالِ بِعِ السِّلْعَةَ ' فَاِنْ كَانَ فِيْهَا فَضْلٌ كَانَ لِيْ ' وَاِنْ كَانَ فِيْهَا نُقْصَانٌ كَانَ عَلَيْكَ ' لِاَنَّكَ اَنْتَ ضَيَّعْتَ ' وَقَالَ الْمُقَارِضُ بَلْ عَلَيْكَ وَفَاءُ حَقِّ هٰذَا. اِنَّمَا اشْتَرَيْتُهَا بِمَالِكَ الَّذِيْ اَعْطَيْتَنِيْ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو سو دینار مضاربت کے لیے دیئے' اس نے ان کے ساتھ سامان خریدا' وہ سامان والے کو سو دینار دینے گیا تو معلوم ہوا کہ وہ چوری ہو چکے' رب المال نے کہا کہ سامان بیچ دو۔ اگر اس میں نفع ہوا تو میرا اور نقصان ہوا تو تمہارا۔ کیونکہ تم کافی نقصان کر چکے ہو۔ مضارب نے کہا کہ آپ اس کی قیمت ادا کریں کیونکہ میں نے اسے آپ کے دیئے ہوئے مال سے خریدا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ يَلْزَمُ الْعَامِلَ الْمُشْتَرِيَ اَدَاءُ ثَمَنِهَا اِلَى الْبَائِعِ ' وَيُقَالُ لِصَاحِبِ الْمَالِ الْقِرَاضِ اِنْ شِئْتَ فَاَدِّ الْمِائَةَ الدِّيْنَارِ اِلَى الْمُقَارِضِ ' وَالسِّلْعَةُ بَيْنَكُمَا '

امام مالک نے فرمایا کہ مضارب مشتری پر لازم ہے کہ بائع کو قیمت ادا کرے اور مال والے سے کہا جائے گا کہ اگر آپ چاہیں تو مضارب کو سو دینار پھر دیں اور سامان آپ دونوں کے

Presented by www.ziaraat.com

وَتَكُوْنُ قِرَاضًا عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ الْمِائَةُ الْاُوْلٰى ' وَاِنْ [illegible] الْعَامِلِ كَانَتْ قِرَاضًا عَلٰى سُنَّةِ الْقِرَاضِ الْاَوَّلِ ' وَاِنْ اَبٰى كَانَتِ السِّلْعَةُ لِلْعَامِلِ ' وَ كَانَ عَلَيْهِ ثَمَنُهَا.

درمیان رہے اور مضاربت اسی طرح پہلے سو دینار پر قائم رہے اور [illegible] انکار کرے تو سامان مضارب کا ہوگا اور مضارب ہی اس کی قیمت دے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِى الْمُتَقَارِضَيْنِ اِذَا تَفَاصَلَا ' فَبَقِىَ بِيَدِ الْعَامِلِ مِنَ الْمَتَاعِ الَّذِىْ يَعْمَلُ فِيْهِ خَلَقُ الْقِرْبَةِ ' اَوْ خَلَقُ الثَّوْبِ ' اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان مضاربت ختم ہو گئی لیکن مضارب کے پاس ایک آدھ چیز ایسی رہ گئی جو کام میں لایا کرتا تھا۔ جیسے پھٹی پرانی مشک یا پھٹا پرانا کپڑا یا ایسی ہی کوئی چیز۔

قَالَ مَالِكٌ كُلُّ شَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ تَافِهًا لَا خَطْبَ لَهٗ فَهُوَ لِلْعَامِلِ ' وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا اَفْتٰى بِرَدِّ ذٰلِكَ ' وَاِنَّمَا يُرَدُّ مِنْ ذٰلِكَ الشَّىْءُ الَّذِىْ لَهٗ ثَمَنٌ ' وَاِنْ كَانَ شَيْئًا لَهٗ اِسْمٌ مِثْلَ الدَّابَّةِ ' اَوِ الْجَمَلِ ' اَوِ الشَّاذَكُوْنَةِ ' اَوْ اَشْبَاهِ ذٰلِكَ مِمَّا لَهٗ ثَمَنٌ ' فَاِنِّىْ اَرٰى اَنْ يُّرَدَّ مَا بَقِىَ عِنْدَهٗ مِنْ هٰذَا اِلَّا اَنْ يَّتَحَلَّلَ صَاحِبُهٗ مِنْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایسی ہر چیز جو قابل ذکر نہ ہو وہ مضارب کی ہوگی اور میں نے کسی کو اس کے خلاف فتویٰ دیتے نہیں سنا۔ ہاں ان میں سے وہ چیز لوٹائی جائے گی جو قیمتی ہو خواہ وہ ایسی چیز ہو جس کا کوئی نام ہو جیسے جانور' اونٹ' عمدہ کپڑا وغیرہ جو قیمتی ہوں۔ میرے خیال میں ایسی جو چیز اس کے پاس ہو وہ واپس کر دی جائے ماسوائے اس صورت کے کہ رب المال معاف کر دے۔ف

ف: افسوس! اس کتاب القراض کے اندر مولوی وحید الزمان خان صاحب نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر اقوال کا ترجمہ کرتے ہوئے دل کھول کر چھری پھیری ہے۔ موصوف نے طویل طویل عبارتوں کا چند سطروں میں مفہوم بیان کر کے ترجمانی کا حق ادا کیا ہوا ہے۔ ترجمہ اڑا دینا اور اپنی جانب سے پیوند لگا دینا بھی ساتھ ساتھ چلتا ہی رہا ہے۔ امید ہے کہ بعض حضرات کو ہماری یہ بات بری لگے اور وہ اسے فرقہ وارانہ تعصب یا پگڑی اچھالنا قرار دیں جب کہ خدا گواہ ہے کہ ہرگز ایسا کوئی جذبہ ہماری نیت کے اندر کارفرما نہیں بلکہ ان الفاظ کے لکھنے پر ہمیں صرف اس بات نے مجبور کیا ہے کہ اختلاف مذہب رہا اپنی جگہ پر لیکن ایسا کرنا موصوف جیسی قد آور علمی شخصیت کی شان کے شایان نہ تھا۔ حقیقت خواہ کچھ بھی ہو لیکن ہر پڑھنے والا یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ فاضل مترجم نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جب کہ ایسا کرنا کسی کے لیے بھی مناسب نہیں ہوتا:

خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۳- كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

مساقات کا بیان

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِى الْمُسَاقَاةِ

مساقات کے متعلق روایات

۵۹۳- حَدَّثَنَا يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ '

سعید بن میتب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح

Presented by www.ziaraat.com

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِيَهُوْدِ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ ' ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ ' وَاِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ ' فَكَانُوْا يَاْخُذُوْنَهٗ

خیبر کے یہود سے فرمایا۔ تم تمہیں ان زمینوں پر اس [illegible] رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا کرتے تو وہ اندازہ لگا کے فرمایا کرتے کہ اس حصے کا تم چاہے [illegible] میں لے لو اس کا وہ ایک حصہ لے لیا کرتے۔

۵۹۴- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى خَيْبَرَ ' فَيَخْرُصُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ يَهُوْدِ خَيْبَرَ ' قَالَ فَجَمَعُوْا لَهٗ حَلْيًا مِنْ حَلْيِ نِسَائِهِمْ فَقَالُوْا لَهٗ ' هٰذَا لَكَ ' وَخَفِّفْ عَنَّا وَتَجَاوَزْ فِي الْقَسْمِ ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ ' وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَمِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيَّ ' وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِيْ عَلٰى اَنْ اَحِيْفَ عَلَيْكُمْ ' فَاَمَّا مَا عَرَضْتُمْ مِنَ الرِّشْوَةِ فَاِنَّهَا سُحْتٌ . وَاِنَّا لَا نَاْكُلُهَا ' فَقَالُوْا بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ .

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ کو خیبر بھیجا کرتے' ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے اپنی عورتوں کے زیور اکٹھے کیے اور کہنے لگے کہ یہ آپ کا نذرانہ ہے' آپ تخفیف کر کے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ اے یہود یو! خدا کی قسم! میں ساری مخلوق خدا میں تمہیں سب سے برا سمجھتا ہوں' اس کے باوجود میں تمہارے ساتھ ناانصافی نہیں کرنا چاہتا۔ جو رشوت تم پیش کر رہے ہو یہ حرام ہے اور ہم اسے نہیں کھایا کرتے۔ انہوں نے کہا کہ اسی لیے تو زمین و آسمان قائم ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ اِذَا سَاقَى الرَّجُلُ النَّخْلَ ' وَفِيْهَا الْبَيَاضُ فَمَا ازْدَرَعَ الرَّجُلُ فِي الْبَيَاضِ فَهُوَ لَهٗ .

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی نے کھجور کا باغ مساقات کے طور پر لیا اور اس میں خالی جگہ بھی ہو' جو کچھ وہ خالی زمین میں بوئے گا وہ اسی کا ہوگا۔

قَالَ وَاِنِ اشْتَرَطَ صَاحِبُ الْاَرْضِ اَنَّهٗ يَزْرَعُ فِي الْبَيَاضِ لِنَفْسِهٖ فَذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ لِاَنَّ الرَّجُلَ الدَّاخِلَ فِي الْمَالِ يَسْقِيْ لِرَبِّ الْاَرْضِ . فَذٰلِكَ زِيَادَةٌ ازْدَادَهَا عَلَيْهِ .

فرمایا اگر زمین کا مالک یہ شرط کرے کہ میں خالی زمین میں خود کھیتی کروں گا تو یہ درست نہیں کیونکہ مالک کی زمین کو سیراب تو کسان کرے گا' لہٰذا یہ زیادتی ہے۔

قَالَ وَاِنِ اشْتَرَطَ الزَّرْعَ بَيْنَهُمَا ' فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا كَانَتِ الْمَؤُوْنَةُ كُلُّهَا عَلَى الدَّاخِلِ فِي الْمَالِ الْبَذْرُ ' وَالسَّقْيُ ' وَالْعِلَاجُ كُلُّهٗ ' فَاِنِ اشْتَرَطَ الدَّاخِلُ فِي الْمَالِ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ اَنَّ الْبَذْرَ عَلَيْكَ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ لِاَنَّهٗ قَدِ اشْتَرَطَ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ زِيَادَةً ازْدَادَهَا عَلَيْهِ ' وَاِنَّمَا تَكُوْنُ الْمُسَاقَاةُ عَلٰى اَنَّ عَلَى الدَّاخِلِ فِي الْمَالِ الْمَؤُوْنَةَ كُلَّهَا وَالنَّفَقَةَ ' وَلَا يَكُوْنُ عَلٰى رَبِّ الْمَالِ مِنْهَا شَيْئًا ' فَهٰذَا وَجْهُ الْمُسَاقَاةِ

فرمایا اگر یہ شرط کی کہ زراعت میں دونوں مشترک ہوں گے تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ محنت' بیج' پانی دینا اور زمین کو درست کرنا یہ سب کچھ کسان کی ذمہ داری ہو۔ اگر کسان نے یہ شرط رکھی کہ بیج مالک دے گا تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ مالک زمین پر زیادتی ہے۔ مساقات تو اسی صورت ہوتی ہے کہ زمین میں محنت اور سارا خرچ کسان پر اور مالک زمین پر ان میں سے کچھ بھی نہیں۔ مساقات کا یہ طریقہ معروف ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

الْمَعْرُوْفِ.

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلَيْنِ يَسْقِيَانِ مَاءَهُمَا فَيُرِيْدُ اَحَدُهُمَا اَنْ يَعْمَلَ فِي الْعَيْنِ وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ لَا اَجِدُ مَا اَعْمَلُ بِهِ اِنَّهُ يُقَالُ لِلَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَعْمَلَ فِي الْعَيْنِ اِعْمَلْ وَاَنْفِقْ وَتَكُوْنُ لَكَ الْمَاءُ كُلُّهُ تَسْقِيْ بِهِ حَتّٰى يَاْتِيَ صَاحِبَكَ بِنِصْفِ مَا اَنْفَقْتَ فَاِذَا جَاءَ بِنِصْفِ مَا اَنْفَقْتَ اَخَذَ حِصَّتَهُ مِنَ الْمَاءِ وَاِنَّمَا اُعْطِيَ الْاَوَّلُ الْمَاءَ كُلَّهُ لِاَنَّهُ اَنْفَقَ وَلَوْ لَمْ يُدْرِكْ شَيْئًا بِعَمَلِهِ لَمْ يَعْلَقِ الْاٰخَرَ مِنَ النَّفَقَةِ شَيْءٌ.

یرخرچ کرنے کے لیے تیار ہے اور دوسرا کہے کہ میرے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں۔ اس شخص سے کہا جائے گا کہ تم نے خرچ کیا کہ پانی کو استعمال کرو اس پر تمہارا ہی حق ہے اس سے اس وقت تک پانی دیتے رہو جب تک ساتھی نصف خرچ نہ دے۔ جب اس سے نصف حصہ مل جائے تو اس کے حصے کا پانی اسے دیا جائے اور پہلے کو تمام پانی دیا جائے گا اگر اس کی محنت کا اسے کچھ نہ ملا اور دوسرے کو کوئی خرچ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِذَا كَانَتِ النَّفَقَةُ كُلُّهَا وَالْمُؤْنَةُ عَلٰى رَبِّ الْحَائِطِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَى الدَّاخِلِ فِي الْمَالِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهُ يَعْمَلُ بِيَدِهِ اِنَّمَا هُوَ اَجِيْرٌ بِبَعْضِ الثَّمَرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَصْلُحُ لِاَنَّهُ لَا يَدْرِيْ كَمْ اِجَارَتُهُ اِذَا لَمْ يُسَمِّ شَيْئًا يَعْرِفُهُ وَيَعْمَلُ عَلَيْهِ لَا يَدْرِيْ اَيَقِلُّ ذٰلِكَ اَمْ يَكْثُرُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب سارا خرچ اور محنت باغ والے پر ہو اور کسان کا مال میں کوئی حصہ نہ ہو مگر جو اپنے ہاتھ سے کرے تو کچھ پھل اجرت میں ملیں گے۔ یہ درست نہیں کیونکہ اسے اپنی مزدوری معلوم نہیں کہ کتنی مزدوری پر اسے کام کرنا ہوگا۔ کیا معلوم ہو کم ہوگی یا زیادہ۔

قَالَ مَالِكٌ وَكُلُّ مُقَارِضٍ اَوْ مُسَاقٍ فَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَسْتَثْنِيَ مِنَ الْمَالِ وَلَا مِنَ النَّخْلِ شَيْئًا دُوْنَ صَاحِبِهِ وَذٰلِكَ اَنَّهُ يَصِيْرُ لَهُ اَجِيْرًا بِذٰلِكَ يَقُوْلُ اُسَاقِيْكَ عَلٰى اَنْ تَعْمَلَ لِيْ فِيْ كَذَا وَكَذَا نَخْلَةً تَسْقِيْهَا وَتَاْبِرُهَا وَاُقَارِضُكَ فِيْ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ عَلٰى اَنْ تَعْمَلَ لِيْ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ لَيْسَتْ مِمَّا اُقَارِضُكَ عَلَيْهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ وَلَا يَصْلُحُ وَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت اور مساقات میں کچھ مال یا درختوں کو اپنے ساتھی کے علاوہ مخصوص کر لینا مناسب نہیں ہے اور یہ اس لیے کہ اس میں وہ اجیر ہو جائے گا۔ مثلاً کہے کہ میں اتنے کھجور کے درخت تمہیں مساقات کے لیے دیتا ہوں کہ پانی دو اور دیکھ بھال کرو یا میں تمہیں اتنا مال مضاربت کے لیے دیتا ہوں کہ میرے دس دینار پر بھی محنت کرو۔ یہ مضاربت کے خلاف ہے جو مناسب یا درست نہیں اور ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالسُّنَّةُ فِي الْمُسَاقَاةِ الَّتِيْ يَجُوْزُ لِرَبِّ الْحَائِطِ اَنْ يَشْتَرِطَهَا عَلَى الْمُسَاقٰى شَدُّ الْحِظَارِ وَحَتُّ الْعَيْنِ وَسَرْوُ الشَّرْبِ وَاِبَارُ النَّخْلِ وَقَطْعُ الْجَرِيْدِ وَجَذُّ الثَّمَرِ هٰذَا وَاَشْبَاهُهُ عَلٰى اَنَّ لِلْمُسَاقِيْ شَطْرَ الثَّمَرِ اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ اَكْثَرَ اِذَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ غَيْرَ اَنَّ صَاحِبَ الْاَصْلِ لَا يَشْتَرِطُ اِبْتِدَاءَ عَمَلٍ

امام مالک نے فرمایا کہ مساقات کا یہ طریقہ ہے اور باغ والے کو محنت کش سے یہ شرط کرنا جائز ہے کہ باغ کی حد بندی، چشمے کی صفائی، نالوں کی دیکھ بال، درختوں کی صفائی اور ان کی کاٹ چھانٹ اور کھجوریں اوپر سے توڑنا وغیرہ امور اور یہ اس پر ہے کہ عامل کے لیے آدھے یا کم و بیش پھل مقرر کر دے رضا مندی سے۔ ہاں عامل سے کسی نئے کام کی شرط نہیں کی جائے گی

Presented by www.ziaraat.com

حَدِيْدٍ يُحْدِثُهُ الْعَامِلُ فِيْهَا مِنْ بِئْرٍ يَحْتَفِرُهَا ' اَوْ عَيْنٍ يَرْفَعُ رَأْسَهَا ' اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَغْرِسُ فِيْهَا يَأْتِي بِأَصْلٍ ' اَوْ مِنْ غَيْرِهِ ' اَوْ سَقْيَةٍ يَسْقِيْهَا ' فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ اَنْ تَقُوْلَ لِلْحَائِطِ لِلْحَائِطِ مِنَ النَّاسِ ' اِسْقِ لِيْ هٰهُنَا سَيْتًا ' اَوِ احْفِرْ لِيْ بِئْرًا ' اَوْ اَجْرِ لِيْ عَيْنًا ' اَوِ اعْمَلْ لِيْ عَمَلًا بِنِصْفِ ثَمَرِ حَائِطِيْ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَطِيْبَ ثَمَرُ الْحَائِطِ ' وَيَحِلَّ بَيْعُهُ فَهٰذَا بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ' وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا.

جیسے کنواں کھودنا' چشمہ جاری کرنا' درخت اگانا اور جڑ سے عامل

قَالَ مَالِكٌ فَاَمَّا اِذَا طَابَ الثَّمَرُ وَبَدَا صَلَاحُهُ وَحَلَّ بَيْعُهُ ' ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ اِعْمَلْ لِيْ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَعْمَالِ لِعَمَلٍ يُسَمِّيْهِ لَهُ بِنِصْفِ ثَمَرِ حَائِطِيْ هٰذَا ' فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ اِنَّمَا اسْتَأْجَرَهُ بِشَيْءٍ مَعْرُوْفٍ مَعْلُوْمٍ قَدْ رَآهُ وَرَضِيَهُ ' فَاَمَّا الْمُسَاقَاةُ ' فَاِنَّهُ اِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْحَائِطِ ثَمَرٌ ' اَوْ قَلَّ ثَمَرُهُ ' اَوْ فَسَدَ ' فَلَيْسَ لَهُ اِلَّا ذٰلِكَ ' وَاَنَّ الْاَجِيْرَ لَا يَسْتَأْجِرُ اِلَّا بِشَيْءٍ مُسَمًّى لَا تَجُوْزُ الْاِجَارَةُ اِلَّا بِذٰلِكَ ' وَاِنَّمَا الْاِجَارَةُ بَيْعٌ مِنَ الْبُيُوْعِ اِنَّمَا يَشْتَرِيْ مِنْهُ عَمَلَهُ ' وَلَا يَصْلُحُ ذٰلِكَ اِذَا دَخَلَهُ الْغَرَرُ ' لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

جیسے کنواں کھودنا' چشمہ جاری کرنا' درخت اگانا اور جڑ سے عامل [illegible] ایک گھر بنا دو یا میرے لیے کنواں کھود دو یا میرے لیے چشمہ جاری کر دو یا میرے لیے محنت کر دو تو میں تمہیں اس باغ کے آدھے پھل دوں گا اور پھل ابھی بہتری نہیں دکھا سکے کہ ان کی بیع حلال ہو جائے۔ یہ پھلوں کی بیع صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بہتری ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جب پھل پک جائیں' ان کی بہتری ظاہر اور بیع حلال ہو جائے' پھر کوئی دوسری سے کہے کہ میرے لیے ان کاموں میں سے بعض کام کرو تو اس باغ کے تمہیں نصف پھل ملیں گے' اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اسے دستور کے مطابق اجرت بتا کر رکھا ہے اور اس نے رضا مندی ظاہر کی ہے۔ مساقات میں اگر باغ میں پھل نہ ہوں' گھٹ جائیں یا خراب ہو جائیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا جبکہ مزدور کو مقررہ اجرت ملے گی۔ اجارہ اسی طرح جائز ہے اور یہ بھی تجارتوں میں سے ایک تجارت ہے کہ کام کو خریدا جاتا ہے اور جب اس میں دھوکا شامل ہو جائے تو درست نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلسُّنَّةُ فِي الْمُسَاقَاةِ عِنْدَنَا اَنَّهَا تَكُوْنُ فِيْ اَصْلِ كُلِّ نَخْلٍ ' اَوْ كَرْمٍ ' اَوْ زَيْتُوْنٍ ' اَوْ رُمَّانٍ اَوْ فِرْسِكٍ ' اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْاُصُوْلِ جَائِزٌ لَا بَأْسَ بِهِ ' عَلٰى اَنَّ لِرَبِّ الْمَالِ نِصْفَ الثَّمَرِ مِنْ ذٰلِكَ ' اَوْ ثُلُثَهُ ' اَوْ رُبُعَهُ ' اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ' اَوْ اَقَلَّ.

امام مالک نے فرمایا کہ مساقات میں ہمارے نزدیک یہ سنت ہے کہ اصل میں ہو جیسے کھجور' انگور' زیتون' انار' زرد آلو وغیرہ۔ ان چیزوں میں ہو تو جائز ہے' کوئی مضائقہ نہیں کہ رب المال کو آدھے' تہائی یا چوتھائی پھل ملیں گے یا کم و بیش۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْمُسَاقَاةُ اَيْضًا تَجُوْزُ فِي الزَّرْعِ اِذَا خَرَجَ وَاسْتَقَلَّ فَعَجَزَ صَاحِبُهُ عَنْ سَقْيِهِ ' وَعَمَلِهِ ' وَعِلَاجِهِ ' فَالْمُسَاقَاةُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا جَائِزَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ مساقات زراعت میں بھی جائز ہے جبکہ پھوٹ نکلی ہو اور کھیتی والا پانی دینے' کام کرنے اور نلائی وغیرہ سے عاجز ہو تو اس میں بھی مساقات جائز ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا تَصْلُحُ الْمُسَاقَاةُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاُصُوْلِ مِمَّا تَحِلُّ فِيْهِ الْمُسَاقَاةُ اِذَا كَانَ فِيْهِ ثَمَرٌ قَدْ

امام مالک نے فرمایا کہ جن چیزوں میں مساقات حلال ہوئی ہے جب ان میں پھل لگ کر پک گئے ہوں اور ان کی بہتری

Presented by www.ziaraat.com

طَابَ وَبَدَا صَلَاحُهُ وَحَلَّ بَيْعُهُ، وَإِنَّمَا يَنْبَغِي أَنْ يُسَاقِيَ [illegible] صَلَاحُهُ عَلَى أَنْ يَكْفِيَهُ إِيَّاهُ وَيَجْعَلَهُ بِمَنْزِلَةِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ يُعْطِيهِ إِيَّاهَا. وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِالْمُسَاقَاةِ، إِنَّمَا الْمُسَاقَاةُ مَا بَيْنَ أَنْ يَجُدَّ النَّخِيلَ إِلَى أَنْ يَطِيبَ الثَّمَرُ وَيَحِلَّ بَيْعُهُ.

ظاہر ہوگئی ہو اور بیع حلال ہو چکی ہو تو اب ان میں مساقات [illegible] کرے۔ ان پھلوں کی مساقات جن میں بیع حلال ہو چکی ہو، ہے۔ اگر درختوں والا پھلوں کی مساقات کرے جبکہ پھلوں کی بہتری ظاہر ہو چکی تو اسے بغیر کسی کام کے جو دیا جائے گا وہ درہم و دینار کی طرح ہے اور یہ مساقات نہیں ہے۔ مساقات تو پھلوں کے پکنے اور بیع حلال ہونے سے پہلے ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ سَاقَى ثَمَرًا فِي أَصْلٍ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَيَحِلَّ بَيْعُهُ، فَتِلْكَ الْمُسَاقَاةُ بِعَيْنِهَا جَائِزَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے پھلوں کی مساقات ان کی بہتری ظاہر ہونے اور بیع حلال ہونے سے پہلے کی تو یہ مساقات بالکل جائز ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ تُسَاقَى الْأَرْضُ الْبَيْضَاءُ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَحِلُّ لِصَاحِبِهَا كِرَاؤُهَا بِالدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَثْمَانِ الْمَعْلُومَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ سفید زمین کو مساقات پر دینا درست نہیں ہے اور یہ اس لیے کہ مالک کے لیے اسے کرائے پر دینا حلال ہے درہم و دینار کے بدلے یا دستور کے مطابق جیسے قیمت لی جاتی ہو۔

قَالَ فَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي يُعْطِي أَرْضَهُ الْبَيْضَاءَ بِالثُّلُثِ، أَوِ الرُّبُعِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا فَذٰلِكَ مِمَّا يَدْخُلُهُ الْغَرَرُ لِأَنَّ الزَّرْعَ يَقِلُّ مَرَّةً وَيَكْثُرُ مَرَّةً، وَرُبَّمَا هَلَكَ رَأْسًا فَيَكُونُ صَاحِبُ الْأَرْضِ قَدْ تَرَكَ كِرَاءً مَعْلُومًا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُكْرِيَ أَرْضَهُ بِهِ، وَأَخَذَ أَمْرًا غَرَرًا لَا يَدْرِي أَيَتِمُّ أَمْ لَا فَهٰذَا مَكْرُوهٌ، وَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِسَفَرٍ بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ، ثُمَّ قَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَ الْأَجِيرَ هَلْ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ عُشْرَ مَا أَرْبَحُ فِي سَفَرِي هٰذَا إِجَارَةً لَكَ؟ فَهٰذَا لَا يَحِلُّ وَلَا يَنْبَغِي.

امام مالک نے فرمایا کہ جو اپنی خالی زمین کو تہائی یا چوتھائی وغیرہ حصے پر دے تو یہ دھوکا ہے کیونکہ فصل کبھی کم ہوتی ہے اور کبھی زیادہ اور کبھی سرے سے برباد ہو جاتی ہے تو زمین والے نے معلوم کرائے کو چھوڑ کر جو درست ہے اپنی زمین کو ایسے کرائے پر دیا ہے جس میں دھوکا ہے۔ نہیں معلوم کہ بیل منڈھے چڑھے یا نہ چڑھے لہٰذا یہ مکروہ ہے۔ یہ تو اس آدمی کی طرح ہے جس نے اجرت بتا کر ایک آدمی کو سفر کا ساتھی بنایا، پھر کہا کہ اس سفر میں مجھے جو نفع ہوگا تو دسواں حصہ تمہارے لیے بطور مزدوری ہوگا۔ یہ حلال نہیں اور مناسب بھی نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ أَنْ يُؤَاجِرَ نَفْسَهُ، وَلَا أَرْضَهُ، وَلَا سَفِينَتَهُ إِلَّا بِشَيْءٍ مَعْلُومٍ لَا يَرُولُ إِلَى غَيْرِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اپنے آپ کو، اپنی زمین کو یا اپنی کشتی کو اجرت پر دے مگر مقررہ اجرت پر جس کا دوسرے پر انحصار نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا فَرَّقَ بَيْنَ الْمُسَاقَاةِ فِي النَّخْلِ وَالْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ أَنَّ صَاحِبَ النَّخْلِ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَهَا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَصَاحِبُ الْأَرْضِ يُكْرِيهَا وَهِيَ أَرْضٌ بَيْضَاءُ لَا شَيْءَ فِيهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ کھجوروں کی مساقات اور خالی زمین میں یہ فرق ہے کہ کھجوروں والا اپنے پھلوں کو بیچ نہیں سکتا جب تک ان کی بہتری ظاہر نہ ہو جائے اور خالی زمین والا جو کرائے پر دے رہا ہے اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي النَّخْلِ اَيْضًا اَنَّهَا [illegible]

قَالَ وَذٰلِكَ الَّذِي سَمِعْتُ ' وَكُلُّ شَيْءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْاُصُوْلِ بِمَنْزِلَةِ النَّخْلِ ' يَجُوْزُ فِيْهِ لِمَنْ سَاقَى مِنَ السِّنِيْنَ مِثْلُ مَا يَجُوْزُ فِي النَّخْلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ کھجوروں کے متعلق ہمارے نزدیک [illegible]

فرمایا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ اس طرح کی جتنی اصلی چیزیں ہیں سب کھجور کے درختوں کی طرح ہیں۔ ان میں بھی کھجور کے درختوں کی طرح کئی سال کے لیے مساقات پر دینا جائز ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُسَاقِيْ اِنَّهُ لَا يَاْخُذُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ سَاقَاهُ شَيْئًا مِنْ ذَهَبٍ ' وَلَا وَرِقٍ يَزْدَادُهُ ' وَلَا طَعَامٍ ' وَلَا شَيْئًا مِنَ الْاَشْيَاءِ لَا يَصْلُحُ ذٰلِكَ ' وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْخُذَ الْمُسَاقِيْ مِنْ رَبِّ الْحَائِطِ شَيْئًا يَزِيْدُهُ اِيَّاهُ مِنْ ذَهَبٍ ' وَلَا وَرِقٍ ' وَلَا طَعَامٍ ' وَلَا شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ ' وَالزِّيَادَةُ فِيْمَا بَيْنَهُمَا لَا تَصْلُحُ.

امام مالک نے مساقات کے متعلق فرمایا کہ مالک عامل سے اس سونا چاندی وغیرہ سے زیادہ نہ لے جتنا کہ مقرر ہوا نہ اناج اور نہ کوئی دوسری چیز کیونکہ یہ درست نہیں ہے اور نہ عامل کے لیے مناسب ہے کہ وہ باغ والے سے مقرر کردہ رقم سے زیادہ لے خواہ وہ سونا' چاندی' اناج یا کوئی دوسری چیز ہو' اضافہ خواہ کسی جانب سے ہو درست نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْمُقَارِضُ اَيْضًا بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ ' لَا يَصْلُحُ اِذَا دَخَلَتِ الزِّيَادَةُ فِي الْمُسَاقَاةِ ' اَوِ الْمُقَارَضَةِ صَارَتْ اِجَارَةً ' وَمَا دَخَلَتْهُ الْاِجَارَةُ ' فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ ' وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ تَقَعَ الْاِجَارَةُ بِاَمْرٍ غَرَرٍ لَا يَدْرِيْ اَيَكُوْنُ اَمْ لَا يَكُوْنُ ' اَوَيَقِلُّ اَوْ يَكْثُرُ.

امام مالک نے فرمایا کہ مضاربت بھی اسی کی طرح ہے جو درست نہیں یعنی جب مساقات یا مضاربت میں اضافہ داخل ہو جائے تو اجارہ ہو جائے گا اور اجارہ داخل ہو جائے تو درست نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ کیا معلوم ہو یا نہ ہو اور گھٹے یا بڑھے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُسَاقِي الرَّجُلَ الْاَرْضَ فِيْهَا النَّخْلُ وَالْكَرْمُ ' اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْاُصُوْلِ ' فَيَكُوْنُ فِيْهَا الْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے کو زمین مساقات پر دی جس میں کھجور' انگور اور ان جیسی دوسری اصلی چیزیں ہیں پھر اس میں خالی زمین بھی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ اِذَا كَانَ الْبَيَاضُ تَبَعًا لِلْاَصْلِ ' وَكَانَ الْاَصْلُ اَعْظَمَ ذٰلِكَ ' اَوْ اَكْثَرَهُ فَلَا بَاْسَ بِمُسَاقَاتِهِ ' وَذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ النَّخْلُ الثُّلُثَيْنِ ' اَوْ اَكْثَرَ ' وَيَكُوْنُ الْبَيَاضُ الثُّلُثَ ' اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ اَنَّ الْبَيَاضَ حِيْنَئِذٍ تَبَعٌ لِلْاَصْلِ ' وَاِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ فِيْهَا نَخْلٌ ' اَوْ كَرْمٌ ' اَوْ مَا يُشْبِهُ ذٰلِكَ مِنَ الْاُصُوْلِ ' فَكَانَ الْاَصْلُ الثُّلُثَ ' اَوْ اَقَلَّ وَالْبَيَاضُ الثُّلُثَيْنِ ' اَوْ اَكْثَرَ جَازَ فِيْ ذٰلِكَ الْكِرَاءُ ' وَحُرِّمَتْ فِيْهِ الْمُسَاقَاةُ ' وَذٰلِكَ اَنَّ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ اَنْ يُّسَاقُوا الْاَصْلَ وَفِيْهِ الْبَيَاضُ ' وَتُكْرَى الْاَرْضُ وَفِيْهَا الشَّيْءُ

فرمایا کہ اس کا دستور یہ ہے کہ جس میں اصلی چیز کم ہو اور خالی زمین زیادہ ہو تو مساقات میں مضائقہ نہیں اور وہ اس طرح کہ کھجور کے درخت دو تہائی یا اس سے بھی زیادہ ہوں اور خالی جگہ ایک تہائی یا اس سے بھی کم ہو اور یہ خالی جگہ یہاں اصلی کے تابع ہے اور جب خالی جگہ میں کھجور' انگور یا ان جیسی دوسری اصلی چیزیں ہوں اور اصلی زمین تہائی یا اس سے کم ہو اور خالی جگہ دو تہائی یا اس سے بھی زیادہ ہو تو ایسی زمین میں کرایہ جائز اور مساقات حرام ہے۔ لوگوں کا دستور یہ ہے کہ اصلی زمین کو مساقات پر دیتے ہیں اور یہاں خالی ہے اور اس زمین کو کرایہ پر دیتے ہیں جس میں اصلی کم ہو۔ مثلاً ایسے مصحف یا تلوار کو چاندی

Presented by www.ziaraat.com

الْبَيْعُ مِنَ الْاَصْلِ ' اَوْ يُبَاعُ الْمُصْحَفُ ' اَوِ السَّيْفُ [illegible] وَلَمْ يَكُنْ هٰذَا الْبَيْعُ جَائِزًا يَبَايِعُهَا النَّاسُ وَيَبْتَاعُونَهَا ' وَلَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ مَوْصُوفٌ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ اِذًا هُوَ بَلَغَهُ كَانَ حَرَامًا ' اَوْ قَصُرَ عَنْهُ كَانَ حَلَالًا ' وَالْاَمْرُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا الَّذِيْ عَمِلَ بِهِ النَّاسُ وَاَجَازُوْهُ بَيْنَهُمْ اَنَّهُ اِذَا كَانَ الشَّيْءُ مِنْ ذٰلِكَ الْوَرِقِ اَوِ الذَّهَبِ ' تَبَعًا لِمَا هُوَ فِيْهِ جَازَ بَيْعُهُ وَذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ النَّصْلُ ' اَوِ الْمُصْحَفُ ' اَوِ الْفُصُوْصُ قِيْمَتُهُ الثُّلُثَانِ ' اَوْ اَكْثَرُ وَالْحِلْيَةُ قِيْمَتُهَا الثُّلُثُ اَوْ اَقَلُّ.

کے بدلے بیچتے ہیں جس میں چاندی لگی ہوئی ہو یا ایسے ہار اور [illegible] اور اس کی کوئی حد بندی نہیں کی گئی کہ اتنا ہو تو حرام اور اتنا ہو تو حلال اور اس کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ لوگ عمل کرتے آئے اور ایک دوسرے کو اجازت دیتے آئے ہیں کہ جب چاندی یا سونا وغیرہ اس چیز کے تابع ہوں جس میں ہیں تو اس کی بیع جائز ہے اور یہ جبکہ اس تلوار' مصحف یا انگوٹھی کی قیمت دو تہائی یا اس سے زیادہ ہو اور اس سونے چاندی کی قیمت تہائی یا اس سے کم ہو۔

۲ - بَابُ الشَّرْطِ فِي الرَّقِيْقِ فِي الْمُسَاقَاةِ

مساقات میں خدمت غلام کی شرط کرنا

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اِنْ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِيْ عُمَّالِ الرَّقِيْقِ فِي الْمُسَاقَاةِ يَشْتَرِطُهُمُ الْمُسَاقِيْ عَلٰى صَاحِبِ الْاَصْلِ اِنَّهُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ ' لِاَنَّهُمْ عُمَّالُ الْمَالِ فَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْمَالِ لَا مَنْفَعَةَ فِيْهِمْ لِلدَّاخِلِ اِلَّا اَنَّهُ تَخِفُّ عَنْهُ بِهِمُ الْمَؤُوْنَةُ ' وَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا فِي الْمَالِ اشْتَدَّتْ مَؤُوْنَتُهُ ' وَاِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَاقَاةِ فِي الْعَيْنِ وَالنَّضْحِ ' وَلَنْ تَجِدَ اَحَدًا يُسَاقِيْ فِيْ اَرْضَيْنِ سَوَاءٍ فِي الْاَصْلِ وَالْمَنْفَعَةِ اِحْدَاهُمَا بِعَيْنٍ وَاثِنَةٍ غَزِيْرَةٍ وَالْاُخْرٰى بِنَضْحٍ عَلٰى شَيْءٍ وَاحِدٍ لِخِفَّةِ مُؤْنَةِ الْعَيْنِ وَشِدَّةِ مُؤْنَةِ النَّضْحِ ' قَالَ وَعَلٰى ذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ مساقات میں کام کرنے والے غلاموں کے متعلق یہ بات میں نے خوب سنی کہ عامل اگر ان کے مالک سے شرط کرے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ عمالِ مال ہونے کی وجہ سے مال کی جگہ ہیں' اس میں عامل کا کوئی فائدہ نہیں ماسوائے محنت کی کمی کے۔ اگر وہ مال میں نہ ہوتے تو محنت ہی زیادہ ہوتی اور مساقات میں یہ چشمے سے سیراب کرنے اور دور سے پانی لا کر سینچنے کی طرح ہے۔ دونوں طرح سے زمینوں کو سیراب کرنا اصل اور منافع میں برابر نہیں۔ ایک چشمے سے چشم زدن میں سیراب کر دیتا ہے دوسرا مشک وغیرہ میں پانی لاتا ہے' اس میں محنت کم اور اس میں زیادہ ہے۔ فرمایا کہ ہمارے نزدیک اسی کے مطابق حکم ہے۔

قَالَ وَالْوَاثِنَةُ الثَّابِتُ مَاؤُهَا الَّتِيْ لَا تَغُوْرُ وَلَا تَنْقَطِعُ.

فرمایا: جاری چشمے کا پانی نہ جوش مار کر بہتا ہے اور نہ بند ہوتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَيْسَ لِلْمُسَاقِيْ اَنْ يَعْمَلَ بِعُمَّالِ الْمَالِ فِيْ غَيْرِهٖ ' وَلَا اَنْ يَشْتَرِطَ ذٰلِكَ عَلَى الَّذِيْ سَاقَاهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ عامل کے لیے مناسب نہیں کہ عمال کو دوسرے کام میں لگائے یا یہ کہ اس کی مالک سے شرط کرے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَجُوْزُ لِلَّذِيْ سَاقٰى اَنْ يَشْتَرِطَ

امام مالک نے فرمایا کہ عامل کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

[۷۸۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ '

فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقُلْتُ لَهُ اَرَایْتَ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ یُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ؟ فَقَالَ اَکْثَرَ رَافِعٌ وَلَوْ کَانَ لِیْ مَزْرَعَةٌ اَکْرَیْتُهَا.

سالم بن عبداللہ بن عمر سے کرائے پر کھیتی دینے کے متعلق

ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا، کیا آپ کو حضرت رافع بن خدیج کی حدیث یاد نہیں؟ فرمایا کہ حضرت رافع نے ٹھیک کہا ہے اور اگر میرے پاس کھیتی ہوتی تو کرائے پر دے دیتا۔

[۷۸۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ' اَنَّهُ بَلَغَهُ ' اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَکَارَی اَرْضًا فَلَمْ تَزَلْ فِیْ یَدَیْهِ بِکِرَاءٍ حَتّٰی مَاتَ. قَالَ ابْنُهُ فَمَا کُنْتُ اُرَاهَا اِلَّا لَنَا مِنْ طُوْلِ مَا مَکَثَتْ فِیْ یَدَیْهِ حَتّٰی ذَکَرَهَا لَنَا عِنْدَ مَوْتِهٖ فَاَمَرَنَا بِقَضَاءِ شَیْءٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنْ کِرَائِهَا ذَهَبٍ ' اَوْ وَرِقٍ.

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک زمین کرائے پر لی تھی' وہ وفات تک ان کے پاس رہی۔ ان کے ایک صاحبزادے نے فرمایا: اتنی مدت پاس رہنے کے باعث ہم اس زمین کو اپنا سمجھا کرتے تھے' یہاں تک کہ بوقت وصال والد محترم نے اس کا ذکر فرمایا اور ہمیں سونے یا چاندی کی صورت میں کرایہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

[۷۸۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' اَنَّهُ یُکْرِیْ اَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ.

وَسُئِلَ مَالِکٌ عَنْ رَجُلٍ اَکْرٰی مَزْرَعَتَهُ بِمِائَةِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ ' اَوْ مِمَّا یَخْرُجُ مِنْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ ' اَوْ مِنْ غَیْرِ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَکَرِهَ ذٰلِکَ.

عروہ بن زبیر سونے چاندی کے بدلے اپنی زمین کو کرائے پر دیا کرتے تھے۔

امام مالک سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی زمین کو سو صاع کھجور یا پیداوار سے گندم وغیرہ یا زمین سے پیدا نہ ہونے والی کسی چیز کے بدلے کرائے پر دے تو انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۵- كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

۱- بَابُ مَا تَقَعُ فِیْهِ الشُّفْعَةُ

جس میں شفعہ ہوسکتا ہے

۵۹۶- **حَدَّثَنَا** یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ' وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی بِالشُّفْعَةِ فِیْمَا لَمْ یُقْسَمْ بَیْنَ الشُّرَکَاءِ ' فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ بَیْنَهُمْ ' فَلَا شُفْعَةَ فِیْهِ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شفعہ اس چیز میں ہے جو شرکاء میں تقسیم نہ ہوئی' جب آپس میں حد بندی ہو جائے تو اب اس میں شفعہ نہیں ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَعَلٰی ذٰلِکَ السُّنَّةُ الَّتِیْ لَا اخْتِلَافَ فِیْهَا عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ ایسی سنت ہے جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے۔

[۷۸۳] **اَثَرٌ- قَالَ مَالِکٌ** اَنَّهُ بَلَغَهُ ' اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب سے پوچھا گیا

Presented by www.ziaraat.com

الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنِ الشُّفْعَةِ هَلْ فِيهَا مِنْ سُنَّةٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ

کہ شفعہ میں سنت کیا ہے؟ فرمایا: ہاں شفعہ گھر اور زمین میں ہے

[۷۸۴] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مِثْلَ ذٰلِكَ

امام مالک کو سلیمان بن یسار سے یہی بات پہنچی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ اِشْتَرَى شِقْصًا مَعَ قَوْمٍ فِي اَرْضٍ بِحَيَوَانٍ، عَبْدٍ، اَوْ وَلِيْدَةٍ، اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْعُرُوْضِ، فَجَاءَ الشَّرِيْكُ يَاْخُذُ بِشُفْعَتِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَوَجَدَ الْعَبْدَ، اَوِ الْوَلِيْدَةَ قَدْ هَلَكَا، وَلَمْ يَعْلَمْ اَحَدٌ قَدْرَ قِيْمَتِهِمَا، فَيَقُوْلُ الْمُشْتَرِي قِيْمَةُ الْعَبْدِ، اَوِ الْوَلِيْدَةِ مِائَةُ دِيْنَارٍ، وَيَقُوْلُ صَاحِبُ الشُّفْعَةِ الشَّرِيْكُ بَلْ قِيْمَتُهُمَا خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مشترکہ زمین کا ایک قطعہ کسی جانور، غلام یا لونڈی وغیرہ کے بدلے خریدا۔ اس کے بعد شریک شفعہ کرنے آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ لونڈی یا غلام تو ہلاک ہو گیا اور کسی کو اس کی قیمت معلوم نہیں۔ مشتری کہتا ہے کہ غلام یا لونڈی کی قیمت سو دینار تھی۔ شفعہ کرنے والا شریک کہتا ہے کہ اس کی قیمت پچاس دینار تھی۔

قَالَ مَالِكٌ يَحْلِفُ الْمُشْتَرِي اَنَّ قِيْمَةَ مَا اشْتَرٰى بِهِ مِائَةُ دِيْنَارٍ، ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يَاْخُذَ صَاحِبُ الشُّفْعَةِ اَخَذَ، اَوْ يَتْرُكَ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَ الشَّفِيْعُ بَيِّنَةً اَنَّ قِيْمَةَ الْعَبْدِ، اَوِ الْوَلِيْدَةِ دُوْنَ مَا قَالَ الْمُشْتَرِي.

امام مالک نے فرمایا کہ مشتری سے قسم لی جائے گی کہ اس کی قیمت جتنے میں خریدا سو دینار ہے، پھر چاہے شفعہ کرنے والا لے یا چھوڑ دے مگر جبکہ شفیع گواہ پیش کر دے کہ غلام یا لونڈی کی قیمت اس سے کم ہے جو مشتری نے بتائی۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ وَهَبَ شِقْصًا فِي دَارٍ، اَوْ اَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ، فَاَثَابَهُ الْمَوْهُوْبُ لَهُ بِهَا نَقْدًا، اَوْ عَرْضًا، فَاِنَّ الشُّرَكَاءَ يَاْخُذُوْنَهَا بِالشُّفْعَةِ اِنْ شَاؤُوْا، وَيَدْفَعُوْنَ اِلَى الْمَوْهُوْبِ لَهُ قِيْمَةَ مَثُوْبَتِهِ دَنَانِيْرَ، اَوْ دَرَاهِمَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے گھر کا ایک حصہ ہبہ کیا یا مشترکہ زمین کا۔ پس موہوب لہٗ سے اسے کچھ نقدی یا سامان ملا۔ شریک اگر چاہیں تو شفعہ کے ذریعے اسے لے لیں اور موہوب لہٗ کو درہم و دینار میں اس کی قیمت ادا کر دیں۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فِي دَارٍ، اَوْ اَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ، فَلَمْ يُثِبْ مِنْهَا، وَلَمْ يَطْلُبْهَا، فَاَرَادَ شَرِيْكُهُ اَنْ يَاْخُذَهَا بِقِيْمَتِهَا، فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ مَا لَمْ يُثَبْ عَلَيْهَا، فَاِنْ اُثِيْبَ فَهُوَ لِلشَّفِيْعِ بِقِيْمَةِ الثَّوَابِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے گھر یا مشترکہ زمین ہبہ کی اس سے حاصل کچھ نہ ہوا اور نہ طلب کیا۔ شریک قیمت دے کر اسے لینا چاہے تو اسے یہ حق نہیں جبکہ اس پر حاصل کچھ نہیں ہوا۔ اگر کچھ حاصل کیا ہوتا تو شفیع کے لیے وہی قیمت ہوتی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ اِشْتَرٰى شِقْصًا فِي اَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ بِثَمَنٍ اِلٰى اَجَلٍ، فَاَرَادَ الشَّرِيْكُ اَنْ يَاْخُذَهَا بِالشُّفْعَةِ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مشترکہ زمین کا ایک حصہ مدت مقرر کر کے خریدا، شریک نے شفعہ کے ذریعے اسے لینے کا ارادہ کیا۔

قَالَ مَالِكٌ اِنْ كَانَ مَلِيًّا فَلَهُ الشُّفْعَةُ بِذٰلِكَ الثَّمَنِ اِلٰى ذٰلِكَ الْاَجَلِ، وَاِنْ كَانَ مَخُوْفًا اَنْ لَّا يُؤَدِّيَ الثَّمَنَ اِلٰى ذٰلِكَ الْاَجَلِ، فَاِذَا جَاءَهُمْ بِحَمِيْلٍ مَلِيٍّ

امام مالک نے فرمایا کہ اگر مدت مقرر کر کے سودا ہوا ہے تو شفعہ کرنے والا وہی قیمت اتنی مدت بعد ادا کرے۔ اگر شفیع کے متعلق خوف ہو کہ مقررہ مدت پر قیمت ادا نہیں کرے گا تو کوئی ایسا

Presented by www.ziaraat.com

ثِقَةٍ مِثْلِ الَّذِی اشْتَرٰی مِنْهُ الشِّقْصَ فِی الْاَرْضِ

قَالَ مَالِکٌ لَا تُقْطَعُ شُفْعَةُ الْغَائِبِ عَنْهَا اِنْ طَالَتْ غَیْبَتُهٗ وَلَیْسَ لِذٰلِکَ عِنْدَنَا حَدٌّ تُقْطَعُ اِلَیْهِ الشُّفْعَةُ.

معتبر ضامن لائے جو اس شخص کی طرح ہو جس نے مشترکہ زمین کا

امام مالک [illegible] شفعہ [illegible] حق [illegible]

ہو گا خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے اور اس کی ہمارے [illegible] کوئی حد نہیں جس کے بعد شفعہ کا حق ختم ہو جائے۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الرَّجُلِ یُوَرِّثُ الْاَرْضَ نَفَرًا مِنْ وَلَدِهٖ ثُمَّ یُوْلَدُ لِاَحَدِ النَّفَرِ ثُمَّ یَهْلِکُ الْاَبُ فَیَبِیْعُ اَحَدُ وَلَدِ الْمَیِّتِ حَقَّهٗ فِیْ تِلْکَ الْاَرْضِ فَاِنَّ اَخَا الْبَائِعِ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ مِنْ عُمُوْمَتِهٖ شُرَکَاءِ اَبِیْهِ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے ترکہ میں اپنے بیٹوں کے لیے زمین چھوڑی پھر ایک بیٹے کے گھر لڑکے ہوئے ایک بیٹے نے مرحوم باپ کی زمین سے اپنا حصہ فروخت کر دیا۔ بائع کا ہر بھائی اس کے ہر چچا کی نسبت شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَهٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِکٌ الشُّفْعَةُ بَیْنَ الشُّرَکَاءِ عَلٰی قَدْرِ حِصَصِهِمْ یَأْخُذُ کُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ بِقَدْرِ نَصِیْبِهٖ اِنْ کَانَ قَلِیْلًا فَقَلِیْلًا وَاِنْ کَانَ کَثِیْرًا فَبِقَدْرِهٖ وَذٰلِکَ اِنْ تَشَاحُّوْا فِیْهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ شرکاء اپنے اپنے حصے کے مطابق شفعہ کر سکتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو اس کے حصے کے مطابق ملے گا خواہ حصہ کم ہو یا زیادہ جبکہ وہ پوری چیز لیں۔

قَالَ مَالِکٌ فَاَمَّا اَنْ یَّشْتَرِیَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ مِنْ شُرَکَائِهٖ حَقَّهٗ فَیَقُوْلُ اَحَدُ الشُّرَکَاءِ اَنَا اٰخُذُ مِنَ الشُّفْعَةِ بِقَدْرِ حِصَّتِیْ وَیَقُوْلُ الْمُشْتَرِیْ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْخُذَ الشُّفْعَةَ کُلَّهَا اَسْلَمْتُهَا اِلَیْکَ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَدَعَ فَدَعْ. فَاِنَّ الْمُشْتَرِیَ اِذَا خَیَّرَهٗ فِیْ هٰذَا وَاَسْلَمَهٗ اِلَیْهِ فَلَیْسَ لِلشَّفِیْعِ اِلَّا اَنْ یَّاْخُذَ الشُّفْعَةَ کُلَّهَا اَوْ یُسَلِّمَهَا اِلَیْهِ فَاِنْ اَخَذَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِلَّا فَلَا شَیْءَ لَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ شرکاء میں سے اگر کوئی دوسرے شریک کا حق خریدے تو ایک شریک کہے کہ میں تو شفعہ سے اپنا حصہ لیتا ہوں۔ مشتری کہے کہ اگر تم سارا شفعہ لو تو میں تمہارے سپرد کر دوں گا ورنہ اپنا بھی چھوڑ دو۔ مشتری نے جب اسے اختیار دے دیا اور اس پر بات ڈال دی تو شفیع کے لیے کوئی راستہ نہیں مگر یہی کہ سارا شفعہ لے یا اسی کے سپرد کر دے۔ اگر وہ لے تو اس کا زیادہ حق دار ہے ورنہ اسے کچھ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِی الْاَرْضَ فَیَعْمُرُهَا بِالْاَصْلِ یَضَعُهٗ فِیْهَا اَوِ الْبِئْرِ یَحْفِرُهَا ثُمَّ یَاْتِیْ رَجُلٌ فَیُدْرِکُ فِیْهَا حَقًّا فَیُرِیْدُ اَنْ یَّاْخُذَهَا بِالشُّفْعَةِ اِنَّهٗ لَا شُفْعَةَ لَهٗ فِیْهَا اِلَّا اَنْ یُّعْطِیَهٗ قِیْمَةَ مَا عَمَرَ فَاِنْ اَعْطَاهُ قِیْمَةَ مَا عَمَرَ کَانَ اَحَقَّ بِالشُّفْعَةِ وَاِلَّا فَلَا حَقَّ لَهٗ فِیْهَا.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے زمین خرید کر اسے آباد کیا یا اس میں کنواں کھودا۔ پھر ایک آدمی آ کر اس پر اپنا حق جتائے اور اسے شفعہ کے ذریعے لینا چاہے۔ اس میں اسے شفعہ کا حق نہیں مگر یہ کہ آباد کرنے کی قیمت ادا کر دے۔ اگر وہ قیمت ادا کر دے تو شفعہ کا اسے سب سے زیادہ حق ہو گا ورنہ اسے کوئی حق حاصل نہیں۔

قَالَ مَالِکٌ مَنْ بَاعَ حِصَّتَهٗ مِنْ اَرْضٍ اَوْ دَارٍ

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی زمین یا گھر سے اپنا حصہ

Presented by www.ziaraat.com

مُشْتَرَكَةٍ ، فَلَمَّا عَلِمَ اَنَّ صَاحِبَ الشُّفْعَةِ يَأْخُذُ [illegible] الشَّفِيْعُ اَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ الَّذِيْ قَامَتْ عَلَيْهِ

فروخت کر دے جب اسے معلوم ہو کہ شفعہ کا حق دار شفعہ کے [illegible] دار ہے بس یہ وہ چیز نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ مَنِ اشْتَرٰى شِقْصًا فِيْ دَارٍ اَوْ اَرْضٍ وَ حَيَوَانًا وَعُرُوْضًا فِيْ صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَطَلَبَ الشَّفِيْعُ شُفْعَتَهٗ فِي الدَّارِ ، اَوِ الْاَرْضِ ، فَقَالَ الْمُشْتَرِيْ خُذْ مَا اشْتَرَيْتَ جَمِيْعًا ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُهٗ جَمِيْعًا.

امام مالک نے فرمایا کہ اس نے کسی گھر یا زمین کا ایک حصہ خریدا یا حیوان اور جانور بھی ایک ہی رسید میں۔ پس ایک شفیع نے اس گھر یا زمین وغیرہ سے اپنا حصہ طلب کیا۔ مشتری نے کہا کہ سارا مال لو کیونکہ میں نے ساری چیزیں خریدی ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ بَلْ يَأْخُذُ الشَّفِيْعُ شُفْعَتَهٗ فِي الدَّارِ ، اَوِ الْاَرْضِ بِحِصَّتِهَا مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَنِ يُقَامُ كُلُّ شَيْءٍ اِشْتَرَاهُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى حِدَتِهٖ عَلَى الثَّمَنِ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِهٖ ، ثُمَّ يَأْخُذُ الشَّفِيْعُ شُفْعَتَهٗ بِالَّذِيْ يُصِيْبُهَا مِنَ الْقِيْمَةِ مِنْ رَأْسِ الثَّمَنِ ، وَلَا يَأْخُذُ مِنَ الْحَيَوَانِ ، وَالْعُرُوْضِ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ شفیع اپنا حصہ گھر اور زمین سے لے گا قیمت سے اس حصے کے مطابق جو ہر چیز کی علیحدہ علیحدہ قیمت لگانے پر مجموعے سے اس کا حصہ آئے گا۔ شفیع اپنے اس حصے کے مطابق قیمت ادا کر کے اپنا حصہ لے گا اور جانور و اسباب سے لینا اس کے لیے ضروری نہیں۔ ہاں اگر اپنی خوشی سے لے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ بَاعَ شِقْصًا مِنْ اَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ ، فَسَلَّمَ بَعْضُ مَنْ لَهٗ فِيْهَا الشُّفْعَةُ لِلْبَائِعِ ، وَاَبٰى بَعْضُهُمْ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ بِشُفْعَتِهٖ . اِنَّ مَنْ اَبٰى اَنْ يُّسَلِّمَ يَأْخُذُ بِالشُّفْعَةِ كُلِّهَا ، وَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ بِقَدْرِ حَقِّهٖ وَيَتْرُكَ مَا بَقِيَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے مشترکہ زمین کا ایک حصہ فروخت کیا۔ تمام شفیعوں نے اپنا حق بائع کے سپرد کر دیا لیکن ایک شفیع اپنے حق سے دست بردار نہ ہوا۔ جس نے اپنا حق چھوڑنے سے انکار کیا وہ سارا شفعہ لے اور اسے یہ حق نہیں ہے کہ اپنے حصے کے مطابق لے اور باقی کو چھوڑ دے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ نَفَرٍ شُرَكَاءَ فِيْ دَارٍ وَاحِدَةٍ فَبَاعَ اَحَدُهُمْ حِصَّتَهٗ ، وَشُرَكَاؤُهٗ غُيَّبٌ كُلُّهُمْ اِلَّا رَجُلًا ، فَعُرِضَ عَلَى الْحَاضِرِ اَنْ يَّاْخُذَ بِالشُّفْعَةِ ، اَوْ يَتْرُكَ فَقَالَ اَنَا اٰخُذُ بِحِصَّتِيْ ، وَاَتْرُكُ حِصَصَ شُرَكَائِيْ حَتّٰى يَقْدَمُوْا ، فَاِنْ اَخَذُوْا فَذٰلِكَ ، وَاِنْ تَرَكُوْا اَخَذْتُ جَمِيْعَ الشُّفْعَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایک گھر میں کئی آدمی شریک ہیں ان میں سے ایک نے اپنا حصہ فروخت کر دیا جبکہ اس کے تمام شرکاء موجود نہ تھے۔ سوائے ایک کے۔ حاضر سے کہا گیا کہ شفعہ لے لو یا چھوڑ دو۔ اس نے کہا کہ میں اپنا حصہ لیتا ہوں اور دوسرے حصے چھوڑتا ہوں یہاں تک کہ وہ آ جائیں اگر وہ لیں تو فبہا اور اگر وہ چھوڑیں تو سارا شفعہ میں لوں گا۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ ، اَوْ يَتْرُكَ ، فَاِنْ جَاءَ شُرَكَاؤُهٗ اَخَذُوْا مِنْهُ ، اَوْ تَرَكُوْا اِنْ شَاؤُوْا ، فَاِذَا عُرِضَ هٰذَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْهُ فَلَا اَرٰى لَهٗ شُفْعَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ اسے حق نہیں مگر یہ کہ ساری چیز کو لے یا چھوڑ دے۔ جب شرکاء آئے انہوں نے لیا یا چھوڑ دیا ان کی مرضی۔ لیکن جب اس پر یہ بات پیش ہوئی تو اس نے قبول نہیں کی تھی۔ لہٰذا اسے شفعہ کا حق نہیں رہا۔

۲- بَابُ مَا لَا تَقَعُ فِيْهِ الشُّفْعَةُ

جن چیزوں میں شفعہ نہیں ہو سکتا

Presented by www.ziaraat.com

[۷۸۵] اَثَرٌ - قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ [illegible] شفعة فِي بئر ' وَلا فِي فحل النخل.

ابو بکر بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ [illegible]

قَالَ مَالِكٌ وَعَلٰى هٰذَا الْاَمْرُ عِنْدَنَا

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے

قَالَ مَالِكٌ وَلَا شُفْعَةَ فِي طَرِيْقٍ صَلُحَ الْقَسْمُ فِيْهَا اَوْ لَمْ يَصْلُحْ.

امام مالک نے فرمایا کہ راستے میں شفعہ نہیں ہے خواہ اس کی تقسیم درست ہو یا درست نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهٗ لَا شُفْعَةَ فِيْ عَرْصَةِ دَارٍ ' صَلُحَ الْقَسْمُ فِيْهَا ' اَوْ لَمْ يَصْلُحْ.

امام مالک نے فرمایا کہ مکان کے صحن میں شفعہ نہیں ہے خواہ وہ قابل تقسیم ہو یا نہ ہو۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ اشْتَرٰى شِقْصًا مِنْ اَرْضٍ مُشْتَرَكَةٍ عَلٰى اَنَّهٗ فِيْهَا بِالْخِيَارِ ' فَاَرَادَ شُرَكَاءُ الْبَائِعِ اَنْ يَّاْخُذُوْا مَا بَاعَ شَرِيْكُهُمْ بِالشُّفْعَةِ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَارَ الْمُشْتَرِيْ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ حَتّٰى يَاْخُذَ الْمُشْتَرِيْ وَيَثْبُتَ لَهُ الْبَيْعُ ' فَاِذَا وَجَبَ لَهُ الْبَيْعُ فَلَهُمُ الشُّفْعَةُ.

امام ملک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے مشترکہ زمین کا ایک حصہ خریدا اس شرط پر کہ اسے اختیار ہوگا جو اس نے بیچی۔ اس کے شرکاء نے اسے شفعہ کے ذریعے لینا چاہا اس سے پہلے کہ مشتری کو اختیار حاصل ہو۔ یہ انہیں حق نہیں یہاں تک کہ مشتری وصول کر لے اور اس کے لیے بیع ثابت ہو جائے' جب اس کے لیے بیع واجب ہوگئی تو انہیں شفعہ کا حق ہوگا۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِيْ اَرْضًا فَتَمْكُثُ فِيْ يَدَيْهِ حِيْنًا ' ثُمَّ يَاْتِيْ رَجُلٌ فَيُدْرِكُ فِيْهَا حَقًّا بِمِيْرَاثٍ اِنَّ لَهُ الشُّفْعَةَ اِنْ ثَبَتَ حَقُّهٗ ' وَاِنَّ مَا اَغَلَّتِ الْاَرْضُ مِنْ غَلَّةٍ فَهِيَ لِلْمُشْتَرِي الْاَوَّلِ اِلٰى يَوْمٍ يَثْبُتُ حَقُّ الْاٰخِرِ لِاَنَّهٗ قَدْ كَانَ ضَمَنَهَا لَوْ هَلَكَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ غِرَاسٍ ' اَوْ ذَهَبَ بِهٖ سَيْلٌ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے زمین خریدی اور وہ مدتوں اس کے قبضے میں رہی' پھر ایک شخص نے آ کر اس میں اپنا میراث کا حق بتایا تو اسے شفعہ کا حق ہوگا جب کہ وہ اپنا حق ثابت کر دے اور زمین سے جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ مشتری کا ہوگا اس وقت تک جب کہ دوسرے کا حق ثابت ہو کیونکہ وہ اس کا ضامن تھا جب کہ وہ ہلاک ہو جاتی یا وہاں سے سیلاب جاتا۔

قَالَ فَاِنْ طَالَ الزَّمَانُ ' اَوْ هَلَكَ الشُّهُوْدُ ' اَوْ مَاتَ الْبَائِعُ ' اَوِ الْمُشْتَرِيْ ' اَوْ هُمَا حَيَّانِ فَنُسِيَ اَصْلُ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ لِطُوْلِ الزَّمَانِ ' فَاِنَّ الشُّفْعَةَ تَنْقَطِعُ ' وَيَاْخُذُ حَقَّهُ الَّذِيْ ثَبَتَ لَهٗ ' وَاِنْ كَانَ اَمْرُهٗ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ فِيْ حَدَاثَةِ الْعَهْدِ وَقُرْبِهٖ ' وَاَنَّهٗ يَرٰى اَنَّ الْبَائِعَ غَيَّبَ الثَّمَنَ ' وَاَخْفَاهُ لِيَقْطَعَ بِذٰلِكَ حَقَّ صَاحِبِ الشُّفْعَةِ قُوِّمَتِ الْاَرْضُ عَلٰى قَدْرِ مَا يُرٰى اَنَّهٗ ثَمَنُهَا ' فَيَصِيْرُ ثَمَنُهَا اِلٰى ذٰلِكَ ' ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى مَا زَادَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بِنَاءٍ ' اَوْ غِرَاسٍ ' اَوْ عِمَارَةٍ ' فَيَكُوْنُ

فرمایا: اگر مدت زیادہ گزر گئی یا گواہ مر گئے یا بائع اور مشتری فوت ہو گئے اور یا دونوں زندہ ہیں لیکن مدت دراز کے باعث اصل خرید و فروخت کو بھول گئے تو شفعہ ختم ہو گیا اور اپنا حق وہی لے گا جو ثابت کر دے۔ اگر زمانے کے قرب و بعد کے علاوہ وجہ کچھ اور ہو اور دیکھے کہ بائع نے جان بوجھ کر بیع کو چھپایا ہے تا کہ شفعہ کا حق ختم ہو جائے' دریں حالات زمین کی قیمت لگائی جائے گی کہ کہاں تک پہنچتی ہے پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے علاوہ زمین پر کیا ہے یعنی بنیاد' درخت اور عمارت۔ یہ مناسب قیمت کے مطابق اسی کا ہوگا جس نے خریدی' پھر عمارت بنائی اور درخت

Presented by www.ziaraat.com

عَلٰى مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ مِنِ ابْتِيَاعِ الْاَرْضِ بِثَمَنٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ [illegible] لگائے۔اس کے بعد یہ صاحب شفعہ اسے لے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالشُّفْعَةُ ثَابِتَةٌ فِيْ مَالِ الْمَيِّتِ كَمَا هِيَ فِيْ مَالِ الْحَيِّ ' فَإِنْ حَبَسَ اَهْلُ الْمَيِّتِ اَنْ يُتَكَسِّرَ مَالُ الْمَيِّتِ فَسَمُوْهُ ' ثُمَّ بَاعُوْهُ ' فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيْهِ شُفْعَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ شفعہ میت کے مال میں بھی اسی طرح ہے جیسے زندہ کے مال میں۔اگر میت والے اس بات سے ڈریں کہ تقسیم کرنے اور بیچنے سے میت کا مال بکھر جائے گا تو اس میں ان پر شفعہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا شُفْعَةَ عِنْدَنَا فِيْ عَبْدٍ ' وَلَا وَلِيْدَةٍ ' وَلَا بَعِيْرٍ ' وَلَا بَقَرَةٍ ' وَلَا شَاةٍ ' وَلَا فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ ' وَلَا فِيْ ثَوْبٍ ' وَلَا فِيْ بِئْرٍ لَيْسَ لَهَا بَيَاضٌ ' اِنَّمَا الشُّفْعَةُ فِيْمَا يَصْلُحُ اَنْ يُقْسَمَ ' وَتَقَعُ فِيْهِ الْحُدُوْدُ مِنَ الْاَرْضِ ' فَاَمَّا مَا لَا يَصْلُحُ فِيْهِ الْقَسْمُ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک غلام' لونڈی' کنواں گائے' بکری اور کسی بھی جانور' کپڑے اور اس کنوئیں میں جس کی متعلقہ زمین نہ ہو شفعہ نہیں ہے۔شفعہ تو اس چیز میں درست ہے جو تقسیم ہو سکے اور جس کی زمین میں حد بندی کی جاتی ہو۔پس جس چیز کو تقسیم نہ کیا جا سکے اس میں شفعہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنِ اشْتَرٰى اَرْضًا فِيْهَا شُفْعَةٌ لِنَاسٍ حُضُوْرٍ ' فَلْيَرْفَعْهُمْ اِلَى السُّلْطَانِ ' فَاِمَّا اَنْ يَسْتَحِقُّوْا ' وَاِمَّا اَنْ يُسَلِّمَ لَهُ السُّلْطَانُ ' فَاِنْ تَرَكَهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْ اَمْرَهُمْ اِلَى السُّلْطَانِ ' وَقَدْ عَلِمُوْا بِاشْتِرَائِهِ ' فَتَرَكُوْا ذٰلِكَ حَتّٰى طَالَ زَمَانُهُ ' ثُمَّ جَاؤُوْا يَطْلُبُوْنَ شُفْعَتَهُمْ فَلَا اَرٰى ذٰلِكَ لَهُمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے ایسی زمین خریدی جس میں لوگوں کو شفعہ کا حق حاصل ہے تو وہ انہیں حاکم وقت کے پاس لے جائے تو حاکم وقت انہیں مستحق بنا دے گا یا ان سے چھڑا دے گا' مگر انہوں نے چھوڑے رکھا اور حاکم وقت اس وقت تک اس بات کو نہیں لے گا حالانکہ انہیں خرید و فروخت کا علم تھا لیکن پھر بھی مدتوں اس بات کو چھوڑے رکھا' پھر آ کر اپنا حق شفعہ طلب کرنے لگے تو اب اس میں ان کے لیے کچھ نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٣٦- كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

فیصلے کرنے کا بیان

١ - بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْقَضَاءِ بِالْحَقِّ

حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی ترغیب

٥٩٧- حَدَّثَنَا يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ ' عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ ' وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ ' فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ ' فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ ' فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا ' فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

صحیح البخاری (٢٦٨٠) صحیح مسلم (٤٤٤٨)

زینب بنت ابوسلمہ نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی بشر ہوں' تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو۔ہو سکتا ہے کہ ایک تم میں سے اپنی دلیل کو دوسرے سے بہتر بیان کرے۔پس میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔پس جس کے لیے میں نے اس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کیا تو اسے مطلقاً وہ چیز نہیں لینی چاہیے کیونکہ میں اسے آگ کی انگاری دے رہا ہوں۔ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: الوہیت کے بعد منصب نبوت ہی تمام مناصب سے بلند و بالا ہے۔ جملہ مناصب در نبی کے غلام ہیں اور ہر عالی منصب

[illegible]

دیانت عمل کو اپنا محبوب ترین مشغلہ بنا کر اس میں لاکھوں سے اس درجہ ترقی کی ہے کہ مستشرقین منصب نبوت کے مقابلہ سارے ریکارڈ توڑ کر جھینک دیئے ہیں۔ ان مہربانوں نے عبداللہ بن ابی بن سلول اور ذوالخویصرہ والی روش کو دین کی بہت بڑی خدمت سمجھا ہوا ہے اور مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے کہ وہ دنیا میں توحید کا علم بلند کر رہے ہیں۔

جب وہ حضرات اپنے مخصوص زاویۂ نظر سے اس حدیث کو دیکھتے ہیں تو کہہ اٹھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اگر نبی کریم ﷺ کو علم غیب دیا ہوتا تو آپ ایسا کیوں فرماتے؟ اگر ان مہربانوں کی نظر اور آگے پہنچ جائے اور کہنے لگیں کہ خدا کو اگر سارے انسانوں کا علم ہوتا اور سب کے جملہ افعال اس کی نظر میں ہوتے تو کراماً کاتبین کا نظام کیوں قائم کرتا؟ ہر انسان کے کندھوں پر دو فرشتوں کو کیوں بٹھاتا بلکہ قیامت میں بعض انسانوں کے منہ پر مہر لگا کر ان کے ہاتھوں اور پیروں سے گواہی لینے کے لیے کیوں فرماتا؟ اگر یہاں تک پہنچ جاتے' اپنے اجتہاد کے گھوڑے کو اس میدان میں بھی دوڑاتے تو اس مادر پدر آزادی کے دور میں کون ان کی زبان پکڑ سکتا تھا۔ اسلام کی جڑوں کو پوری جرأت کے ساتھ یوں دن دہاڑے کھودنے پر کون انہیں جکڑ سکتا تھا؟

ہائے اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے افسوس تو جن کا چاند تھا وہ ہالے نہ رہے

دوستو! اسلام کا ایک اپنا قانونی اور عدالتی نظام ہے جس کے مطابق حاکم کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے اور وہ فریقین کے بیانات کی روشنی میں کیا جاتا ہے' اس کے بارے میں حاکم یا قاضی کے ذاتی علم کو کسی پلڑے میں نہیں ڈالا گیا۔ اگر ایسا کیا جاتا یا نبی کریم ﷺ ہی اپنی زندگی میں ایک فیصلہ بھی شرعی تقاضوں کو نظر انداز کر کے صرف اپنے ذاتی علم کی بناء پر کر دیتے تو بعد میں آنے والے قاضی اور حاکم جس مقدمے میں چاہتے تو اپنے ذاتی علم کا بہانہ بنا کر تمام شرعی تقاضوں کو توڑ دیتے اور ان کا اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کر لیا کرتے' اس سے حاکموں اور قاضیوں کو ایسا فتنہ کھڑا کرنے کا موقع مل جاتا کہ سعی بسیار کے باوجود قیامت تک اس کا دروازہ بند نہ کیا جا سکتا۔

بایں وجہ رسول اللہ ﷺ کوئی فیصلہ اپنے ذاتی علم کی بناء پر نہیں کرتے تھے بلکہ شریعت مطہرہ کی رو سے جو قانونی تقاضے پورے کر دیتا اس کے حق میں فیصلہ فرما دیا جاتا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ جیتنے والے نے غلط بیانی یا چرب زبانی سے شرعی تقاضے پورے کیے ہوں' جب کہ فریق ثانی حق پر ہونے کے باوجود کم گوئی یا کم عقلی سے اپنے حق کو ثابت کرنے سے قاصر رہ گیا ہو تو مقدمہ جیت جانے والے کے لیے جو چیز حلال نہ تھی وہ مقدمہ جیتنے سے حلال نہیں ہو جائے گی بلکہ وہ بدستور اس کے لیے حرام ہی رہے گی اور اسے جہنم کا ٹکڑا سمجھنا چاہیے کہ اس نے اس طرح جو کچھ حاصل کیا وہ جہنم کا ایک ٹکڑا حاصل کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ یہاں یہ بات ذہنوں میں بٹھا رہے ہیں کہ ہمیشہ اپنا حق حاصل کرنے کی کوشش کرنا اور جو چیز تمہارا حق نہیں ہے اگر اسے حاصل کرو گے تو گویا تم اپنے لیے جہنم کا ٹکڑا خریدو گے۔ رہا رسول اللہ ﷺ کو پیش ہونے والے جھگڑوں کا ذاتی طور پر علم تھا یا نہ تھا یہ بات یہاں سرے سے زیر بحث ہی نہیں ہے بلکہ مقصود صرف اس حقیقت کا ذہن نشین کروانا ہے جو مذکور ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۷۸۶] **اثر** - وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اخْتَصَمَ اِلَیْهِ مُسْلِمٌ وَ یَهُوْدِیٌّ ، فَرَاٰی عُمَرُ اَنَّ الْحَقَّ لِلْیَهُوْدِیِّ فَقَضٰی لَهٗ. فَقَالَ لَهُ الْیَهُوْدِیُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مسلمان اور ایک یہودی جھگڑا لے کر آئے' حضرت عمر نے حق یہودی کی طرف دیکھ کر فیصلہ کر دیا۔ یہودی نے ان سے کہا کہ خدا کی قسم! آپ نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَضَيْتَ بِالْحَقِّ. فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ إِنَّا نَجِدُ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ، فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ.

حضرت عمر نے اسے درّہ مار کر فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے اس سے جواب میں کہا: ہم پڑھتے ہیں جو شخص بھی حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے تو اس کے بائیں اور دائیں دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کی مدد کرتے اور اسے حق پر قائم رکھتے ہیں جب تک وہ حق کو نہ چھوڑ دے تو وہ اسے چھوڑ کر اوپر چلے جاتے ہیں۔

۲ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَادَاتِ

گواہی کے متعلق روایات

۵۹۸- **حَدَّثَنَا** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا. صحیح مسلم (٤٤٦٩)

ابوعمرہ انصاری نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اچھے گواہ نہ بتاؤں۔ اچھے گواہ وہ ہیں جو پوچھنے سے پہلے گواہی دیں یا پوچھنے سے پہلے اپنی گواہی کے متعلق بتادیں۔

[۷۸۷] **أثر- وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ لَقَدْ جِئْتُكَ لِأَمْرٍ مَا لَهُ رَأْسٌ، وَلَا ذَنَبٌ، فَقَالَ عُمَرُ مَا هُوَ؟ قَالَ شَهَادَاتُ الزُّورِ ظَهَرَتْ بِأَرْضِنَا، فَقَالَ عُمَرُ، أَوَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْسَرُ رَجُلٌ فِي الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ الْعُدُولِ.

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عراق کا ایک آدمی آیا اور وہ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کی خدمت میں ایسی بات لایا ہوں جس کا سر پیر کوئی نہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ کہا کہ جھوٹی گواہی کا ہمارے علاقے میں ظہور ہو گیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: کیا واقعی یہ ہو گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم! پھر تو معتبر گواہوں کے بغیر مسلمان کسی کو قید نہیں کر سکیں گے۔

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ، وَلَا ظَنِينٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے فرمایا: دشمن اور متہم کی گواہی جائز نہیں ہے

۳ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي شَهَادَةِ الْمَحْدُودِ

حدِّ قذف والے کی گواہی

قَالَ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَغَيْرِهِ أَنَّهُمْ سُئِلُوا عَنْ رَجُلٍ جُلِدَ الْحَدَّ أَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ؟ فَقَالُوا نَعَمْ، إِذَا ظَهَرَتْ مِنْهُ التَّوْبَةُ.

سلیمان بن یسار وغیرہ سے پوچھا گیا کہ جس پر حد جاری ہوئی ہو کیا اس کی گواہی جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! جبکہ اس کی سچی توبہ ظاہر ہو گئی ہو۔

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُسْأَلُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ.

امام مالک نے سنا کہ ابن شہاب سے یہی بات پوچھی گئی تو انہوں نے سلیمان بن یسار کے مطابق فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا وَذٰلِكَ لِقَوْلِ

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک حکم یہی ہے جیسا کہ

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (النور ٤-٥)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ مطابق کے نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے مارو اور ان کی کوئی بھی قبول نہ کرو اور وہی فاسق ہیں۔ مگر جو اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

قَالَ مَالِكٌ فَالْاَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الَّذِيْ يُجْلَدُ الْحَدَّ ' ثُمَّ تَابَ وَاَصْلَحَ تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ ' وَهُوَ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں یہ ہے کہ جس پر حد قائم ہوئی پھر اس نے توبہ کر کے اصلاح کر لی تو اس کی گواہی درست ہے اور میں نے اس سلسلے میں جو سنا یہ مجھے سب سے پسند ہے۔

٤- بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنا

٥٩٩- قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ. صحیح مسلم (٤٤٤٧)

امام محمد جعفر نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ فرمایا۔

[٧٨٨] اَثَرٌ- وَعَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ ' وَهُوَ عَامِلٌ عَلَى الْكُوْفَةِ اَنِ اقْضِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ.

حضرت عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید بن عبد الرحمٰن بن خطاب کے لیے لکھا جو کوفہ کے عامل تھے کہ گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کیا کرو۔

[٧٨٩] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا هَلْ يُقْضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ؟ فَقَالَا نَعَمْ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے پوچھا گیا کہ کیا گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کیا جائے؟ دونوں نے فرمایا: ہاں۔

قَالَ مَالِكٌ مَضَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ يَحْلِفُ صَاحِبُ الْحَقِّ مَعَ شَاهِدِهٖ وَيَسْتَحِقُّ حَقَّهٗ ' فَاِنْ نَكَلَ ' وَاَبٰى اَنْ يَّحْلِفَ اُحْلِفَ الْمَطْلُوْبُ فَاِنْ حَلَفَ سَقَطَ عَنْهُ ذٰلِكَ الْحَقُّ ' فَاِنْ اَبٰى اَنْ يَّحْلِفَ ثَبَتَ عَلَيْهِ الْحَقُّ لِصَاحِبِهٖ.

امام مالک نے فرمایا ہے کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنا ایسی سنت ہے جو شروع سے چلی آ رہی ہے کہ ایک گواہ کے ساتھ مدعی قسم کھا کر اپنے دعوے کو ثابت کرے۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے تو مدعا علیہ قسم کھائے گا۔ اگر وہ قسم کھا گیا تو حق اس کے اوپر سے ساقط ہو جائے گا اور اگر انکار کرے تو مدعی کا دعویٰ اس پر ثابت ہو جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِي الْاَمْوَالِ خَاصَّةً ' وَلَا يَقَعُ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْحُدُوْدِ ' وَلَا فِي نِكَاحٍ ' وَلَا فِيْ طَلَاقٍ ' وَلَا فِيْ عَتَاقَةٍ ' وَلَا فِيْ سَرِقَةٍ ' وَلَا فِيْ فِرْيَةٍ ' فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ الْعَتَاقَةَ مِنَ الْاَمْوَالِ '

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم صرف مال کے دعووں سے تعلق رکھتا ہے اور یہ حدود' نکاح' طلاق' عتاق' سرقہ اور قذف میں واقع نہیں ہوگا۔ اگر کوئی کہے کہ عتاق تو اموال سے ہے تو اس کا یہ کہنا غلط ہوگا کیونکہ پھر تو غلام ایک گواہ پیش کر کے قسم کھا جائے کہ

Presented by www.ziaraat.com

فَقَدْ اَخْطَأَ لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَالَ ' وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ [illegible] اَنَّ سَيِّدَهُ اَعْتَقَهُ ' وَاَنَّ الْعَبْدَ اِذَا جَاءَ بِشَاهِدٍ عَلٰى مَالٍ مِنَ الْاَمْوَالِ ادَّعَاهُ حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهٖ وَاسْتَحَقَّ حَقَّهٗ كَمَا يَحْلِفُ الْحُرُّ.

آقا نے اسے آزاد کیا ہے اور اس دعویٰ مال کے مطابق غلام [illegible]

قَالَ مَالِكٌ فَالسُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا جَاءَ بِشَاهِدٍ عَلٰى عَتَاقَتِهٖ اسْتُحْلِفَ سَيِّدُهٗ مَا اَعْتَقَهٗ وَبَطَلَ ذٰلِكَ عَنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ جب غلام اپنی آزادی ثابت کرنے کے لیے ایک گواہ لائے کہ آقا نے اسے آزاد کیا ہے تو اس کا یہ دعویٰ باطل ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ عِنْدَنَا اَيْضًا فِي الطَّلَاقِ ' اِذَا جَاءَتِ الْمَرْاَةُ بِشَاهِدٍ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا اُحْلِفَ زَوْجُهَا مَا طَلَّقَهَا ' فَاِذَا حَلَفَ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہی سنت ہمارے نزدیک طلاق میں ہے کہ جب عورت ایک گواہ لائے کہ خاوند نے اسے طلاق دی ہے تو خاوند سے طلاق دینے کی قسم لی جائے گی' جب وہ قسم کھا گیا تو عورت پر طلاق واقع ہوگئی۔

قَالَ مَالِكٌ فَسُنَّةُ الطَّلَاقِ ' وَالْعَتَاقَةِ فِي الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ وَاحِدَةٌ ' اِنَّمَا يَكُوْنُ الْيَمِيْنُ عَلٰى زَوْجِ الْمَرْاَةِ ' وَعَلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ ' وَاِنَّمَا الْعَتَاقَةُ حَدٌّ مِنَ الْحُدُوْدِ لَا تَجُوْزُ فِيْهَا شَهَادَةُ النِّسَاءِ ' لِاَنَّهٗ اِذَا عَتَقَ الْعَبْدُ ثَبَتَتْ حُرْمَتُهٗ ' وَوَقَعَتْ لَهُ الْحُدُوْدُ ' وَوَقَعَتْ عَلَيْهِ ' وَاِنْ زَنٰى وَقَدْ اُحْصِنَ رُجِمَ ' وَاِنْ قَتَلَ الْعَبْدَ قُتِلَ بِهٖ ' وَثَبَتَ لَهُ الْمِيْرَاثُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَنْ يُوَارِثُهٗ ' فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ عَبْدَهٗ وَجَاءَ رَجُلٌ يَطْلُبُ سَيِّدَ الْعَبْدِ بِدَيْنٍ لَهٗ عَلَيْهِ فَشَهِدَ لَهٗ عَلٰى حَقِّهٖ ذٰلِكَ رَجُلٌ وَامْرَاَتَانِ ' فَاِنَّ ذٰلِكَ يُثْبِتُ الْحَقَّ عَلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ حَتّٰى تُرَدَّ بِهٖ عَتَاقَتُهٗ. اِذَا لَمْ يَكُنْ لِسَيِّدِ الْعَبْدِ مَالٌ غَيْرُ الْعَبْدِ يُرِيْدُ اَنْ يُجِيْزَ بِذٰلِكَ شَهَادَةَ النِّسَاءِ فِي الْعَتَاقَةِ ' فَاِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلٰى مَا قَالَ ' وَاِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ الرَّجُلِ يَعْتِقُ عَبْدَهٗ ' ثُمَّ يَاْتِيْ طَالِبُ الْحَقِّ عَلٰى سَيِّدِهٖ بِشَاهِدٍ وَاحِدٍ ' فَيَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِهٖ ' ثُمَّ يَسْتَحِقُّ حَقَّهٗ. وَتُرَدُّ بِذٰلِكَ عَتَاقَةُ الْعَبْدِ ' اَوْ يَاْتِي الرَّجُلُ قَدْ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَيِّدِ الْعَبْدِ مُخَالَطَةٌ وَمُلَابَسَةٌ ' فَيَزْعُمُ اَنَّ لَهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ مَالًا فَيُقَالُ لِسَيِّدِ الْعَبْدِ احْلِفْ مَا

امام مالک نے فرمایا کہ غلام جب اپنی آزادی ثابت کرنے کے لیے ایک گواہ لائے کہ آقا نے اسے آزاد کیا ہے تو اس کا یہ دعویٰ باطل ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ یہی سنت ہمارے نزدیک طلاق میں ہے کہ جب عورت ایک گواہ لائے کہ خاوند نے اسے طلاق دی ہے تو خاوند سے طلاق دینے کی قسم لی جائے گی' جب وہ قسم کھا گیا تو عورت پر طلاق واقع ہوگئی۔

امام مالک نے فرمایا کہ طلاق اور عتاق میں ایک گواہی ایک ہی شمار ہوگی۔ عورت کے خاوند اور غلام کے آقا پر قسم لازم آئے گی۔ عتاق بھی ایک حد ہے' اس میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں' کیونکہ جب غلام آزاد ہوگیا تو اس کی حرمت ثابت ہوگئی۔ اس کی حدود دوسروں پر اور دوسروں کی اس پر پڑتی ہیں اور جب وہ محصن ہو کر زنا کرے گا تو رجم کیا جائے گا اور اگر کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے قتل کیا جائے گا اور اس کے لیے میراث ثابت ہوگی اور جو اس کے وارث ہوں اور ایک دوسرے کی میراث لیں گے۔ اگر کوئی احتجاج کرنے والا کہے کہ ایک آدمی نے اپنا غلام آزاد کیا اور آقا کے پاس ایک آدمی اپنا قرض مانگنے آیا تو اس کے اس حق پر ایک آدمی اور دو عورتوں نے گواہی دی۔ اس سے غلام کے آقا پر حق ثابت ہو جائے گا' یہاں تک کہ غلام کی آزادی رد کر دی جائے گی جبکہ آقا کے پاس اس کے سوا کوئی اور مال نہ ہو۔ حجت کرنے والے کا منشا یہ ہو کہ عتاق میں عورت کی گواہی جائز نہیں۔ بات یوں نہیں ہے جو اس نے کہی۔ اس کی مثال اس آدمی کی ہے جس نے اپنا غلام آزاد کیا۔ پھر قرض خواہ اپنا قرض مانگنے آقا کے پاس آیا اور ایک گواہ لے کر۔ پس وہ اپنے گواہ کے ساتھ قسم کھائے گا اور پھر قرض کا حق دار ہوگا اور اس سے غلام کا عتاق رد کر دیا جائے

Presented by www.ziaraat.com

عَلَيْكَ مَا ادَّعٰى ، فَاِنْ نَكَلَ وَاَبٰى اَنْ يَحْلِفَ حُلِّفَ سَيِّدُ الْعَبْدِ ، ثُمَّ حَقَّ عَلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ ، فَكَّكُوْا ذٰلِكَ بِرُدِّ عَافَةَ الْعَبْدِ اِذَا ثَبَتَ الْمَالُ عَلٰى سَيِّدِهٖ.

گیا یا کوئی آدمی آئے جس کے غلام کا آقا سے میل جول ہو اور وہ دعویٰ کرے کہ غلام کے آقا پر اس کا مال ہے۔ پھر آقا سے اس دعویٰ کے خلاف قسم کھانے کو کہا جائے گا۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے تو قرض خواہ سے قسم لی جائے گی اور آقا پر اس کا حق ثابت ہو جائے گا۔ پھر اس سے غلام کا عاق واپس کر دیا جائے گا جب کہ اس کے آقا پر مال ثابت ہو گیا۔

قَالَ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا الرَّجُلُ يَنْكِحُ الْاَمَةَ فَتَكُوْنُ امْرَأَتَهٗ ، فَيَاْتِيْ سَيِّدُ الْاَمَةِ اِلَى الرَّجُلِ الَّذِيْ تَزَوَّجَهَا فَيَقُوْلُ ابْتَعْتَ مِنِّيْ جَارِيَتِيْ فُلَانَةَ اَنْتَ وَفُلَانٌ بِكَذَا وَكَذَا دِيْنَارًا ، فَيُنْكِرُ ذٰلِكَ زَوْجُ الْاَمَةِ فَيَاْتِيْ سَيِّدُ الْاَمَةِ بِرَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ ، فَيَشْهَدُوْنَ عَلٰى مَا قَالَ ، فَيَثْبُتُ بَيْعُهٗ وَيُحِقُّ حَقَّهٗ ، وَتَحْرُمُ الْاَمَةُ عَلٰى زَوْجِهَا ، وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ فِرَاقًا بَيْنَهُمَا ، وَشَهَادَةُ النِّسَاءِ لَا تَجُوْزُ فِي الطَّلَاقِ.

فرمایا کہ اسی طرح ایک آدمی نے لونڈی سے نکاح کیا تو وہ اس کی بیوی ہو گئی۔ نکاح کرنے والے کے پاس لونڈی کا آقا آ کر کہے کہ تم نے اور فلاں آدمی نے مل کر میری لونڈی کو اتنے دینار میں خریدا ہے۔ لونڈی کا خاوند انکار کرے تو لونڈی کا آقا ایک آدمی اور دو عورتیں لے آئے جو اس بات کی گواہی دیں تو بیع ثابت ہوئی اور اس کا حق ثابت ہوا اور لونڈی خاوند پر حرام ہو گئی اور ان میں جدائی کروا دی جائے گی حالانکہ عورتوں کی شہادت طلاق میں جائز نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا الرَّجُلُ يَفْتَرِيْ عَلَى الرَّجُلِ الْحُرِّ . فَيَقَعُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، فَيَاْتِيْ رَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ فَيَشْهَدُوْنَ اَنَّ الَّذِيْ افْتُرِيَ عَلَيْهِ عَبْدٌ مَمْلُوْكٌ ، فَيَضَعُ ذٰلِكَ الْحَدَّ عَنِ الْمُفْتَرِيْ بَعْدَ اَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ ، وَشَهَادَةُ النِّسَاءِ لَا تَجُوْزُ فِي الْفِرْيَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح ایک آدمی دوسرے آزاد آدمی پر تہمت لگاتا ہے تو اس پر حد بیان کر دی جاتی ہے۔ پھر ایک آدمی اور دو عورتوں نے آ کر گواہی دی کہ جس نے تہمت لگائی وہ مملوک غلام ہے، پس مفتری سے حد ہٹا لی جاتی ہے اس کے بعد کہ اس پر حد بیان کر دی تھی حالانکہ قذف میں عورتوں کی شہادت جائز نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا يُشْبِهُ ذٰلِكَ اَيْضًا مِمَّا يَفْتَرِقُ فِيْهِ الْقَضَاءُ وَمَا مَضَى مِنَ السُّنَّةِ اَنَّ الْمَرْاَتَيْنِ يَشْهَدَانِ عَلَى اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ ، فَيَجِبُ بِذٰلِكَ مِيْرَاثُهٗ حَتّٰى يَرِثَ ، وَيَكُوْنُ مَالُهٗ لِمَنْ يَرِثُهٗ اِنْ مَاتَ الصَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ شَهِدَتَا رَجُلٌ وَلَا يَمِيْنٌ وَقَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِي الْاَمْوَالِ الْعِظَامِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالرِّبَاعِ وَالْحَوَائِطِ وَالرَّقِيْقِ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَمْوَالِ ، وَلَوْ شَهِدَتِ امْرَاَتَانِ عَلٰى دِرْهَمٍ وَاحِدٍ ، اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ ، اَوْ اَكْثَرَ لَمْ تَقْطَعْ شَهَادَتُهُمَا شَيْئًا ، وَلَمْ تَجُزْ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَعَهُمَا شَاهِدٌ اَوْ يَمِيْنٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ ایسی باتوں سے یہ بھی ہے جس کو قضاء میں ملحوظ رکھا جاتا اور پرانی سنت ہے کہ اگر دو عورتیں کسی بچے کے رونے کی گواہی دیں تو اس کی میراث واجب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ میراث پاتا اور اس کا مال وارثوں کا ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ فوت ہو گیا اور دونوں عورتوں کے ساتھ کوئی مرد گواہ نہیں اور نہ قسم ہے۔ یہ لحاظ کثیر مال میں ہوتا ہے جیسے سونا، چاندی، زمین، باغ اور غلام وغیرہ میں اور جو مال اس کے سوا ہے خواہ دو عورتیں ایک درہم یا اس سے کم و بیش کی بھی گواہی دیں تو ان کی گواہی کچھ بھی نہیں بنائے گی اور نہ جائز ہو گی مگر یہ کہ ان کے ساتھ ایک مرد گواہ ہو یا قسم کھائی جائے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ لَا تَكُوْنُ الْيَمِيْنُ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ وَحُجَّتُهُ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ (البقرة ٢٨٢) يَقُوْلُ فَاِنْ لَّمْ يَاْتِ بِرَجُلٍ وَّامْرَاَتَيْنِ فَلَا شَيْءَ لَهٗ وَلَا يُحَلَّفُ مَعَ شَاهِدِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک گواہ اور

قَالَ مَالِكٌ فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا ادَّعٰى عَلٰى رَجُلٍ مَالًا اَلَيْسَ يَحْلِفُ الْمَطْلُوْبُ مَا ذٰلِكَ الْحَقُّ عَلَيْهِ؟ فَاِنْ حَلَفَ بَطَلَ ذٰلِكَ عَنْهُ ' وَاِنْ نَكَلَ عَنِ الْيَمِيْنِ حُلِّفَ صَاحِبُ الْحَقِّ اِنَّ حَقَّهٗ لَحَقٌّ ' وَثَبَتَ حَقُّهٗ عَلٰى صَاحِبِهٖ ' فَهٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ ' وَلَا بِبَلَدٍ مِنَ الْبُلْدَانِ ' فَبِاَيِّ شَيْءٍ اَخَذَ هٰذَا ' اَوْ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَجَدَهٗ؟ فَاِنْ اَقَرَّ بِهٰذَا فَلْيُقِرَّ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ ' وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ' وَاَنَّهٗ لَيَكْفِيْ مِنْ ذٰلِكَ مَا مَضٰى مِنَ السُّنَّةِ ' وَلٰكِنِ الْمَرْءُ قَدْ يُحِبُّ اَنْ يَّعْرِفَ وَجْهَ الصَّوَابِ وَمَوْقِعَ الْحُجَّةِ. فَفِيْ هٰذَا بَيَانُ مَا اَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

امام مالک نے فرمایا کہ اس حجت کا جواب یہ ہے کہ ایک آدمی اگر دوسرے پر مال کا دعویٰ کرے تو مدعی علیہ سے کیا اس قرض پر قسم نہیں لیتے؟ اگر وہ انکار کرے تو مدعی سے قسم لی جائے گی کہ اس کا اتنا حق ہے اور دوسرے پر اس کا حق ثابت ہو جائے گا۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور نہ کسی شہر والوں نے کیا تو اس نے وہ مال کس وجہ سے لیا؟ یہ مسئلہ قرآن مجید میں کس جگہ پایا؟ اگر اس بات کا اقرار کر لے تو اسے ایک گواہ کے ساتھ قسم کا بھی اقرار کر لینا چاہیے اور جب کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے اور اس بارے میں ہمارے لیے اسلاف کا طریقہ کافی ہے جو سنت پر مبنی ہے اور آدمی اگر راہ صواب اور دلیل کا موقع و محل جاننا چاہے تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کا تفصیلی بیان پیش کیا جائے گا۔

٥- بَابُ الْقَضَاءِ فِيْمَنْ هَلَكَ وَلَهٗ دَيْنٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَّهٗ فِيْهِ شَاهِدٌ وَاحِدٌ

ایک شخص ہلاک ہو گیا جس کا لوگوں پر قرض تھا نیز اس پر لوگوں کا قرض تھا اور گواہ صرف ایک ہو

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَهْلِكُ وَلَهٗ دَيْنٌ عَلَيْهِ شَاهِدٌ وَاحِدٌ ' وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لِلنَّاسِ لَهُمْ فِيْهِ شَاهِدٌ وَّاحِدٌ ' فَيَاْبٰى وَرَثَتُهٗ اَنْ يَّحْلِفُوْا عَلٰى حُقُوْقِهِمْ مَعَ شَاهِدِهِمْ ' قَالَ فَاِنَّ الْغُرَمَاءَ يَحْلِفُوْنَ وَيَاْخُذُوْنَ حُقُوْقَهُمْ ' فَاِنْ فَضَلَ فَضْلٌ لَمْ يَكُنْ لِلْوَرَثَةِ مِنْهُ شَيْءٌ ' وَذٰلِكَ اَنَّ الْاَيْمَانَ عُرِضَتْ عَلَيْهِمْ قَبْلُ فَتَرَكُوْهَا اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا لَمْ نَعْلَمْ لِصَاحِبِنَا فَضْلًا ' وَيُعْلَمُ اَنَّهُمْ اِنَّمَا تَرَكُوْا الْاَيْمَانَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ' فَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ يَّحْلِفُوْا

امام مالک نے فرمایا کہ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک گواہ اور

وہ کہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ مال بچے گا اور یہ معلوم ہو جائے کہ

Presented by www.ziaraat.com

وَيَأْخُذُوْا مَا بَقِيَ بَعْدَ دَيْنِهِ

انہوں نے قسم واقعی اسی وجہ سے نہیں کھائی تھی تو میرے خیال میں [illegible]

٦- بَابُ الْقَضَاءِ فِي الدَّعْوٰى

دعویٰ کا بیان

[٧٦٠] **اَثَرٌ**- قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُؤَذِّنِ اَنَّهٗ كَانَ يَحْضُرُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ يَقْضِيْ بَيْنَ النَّاسِ، فَاِذَاجَاءَهُ الرَّجُلُ يَدَّعِيْ عَلَى الرَّجُلِ حَقًّا نَظَرَ، فَاِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا مُخَالَطَةٌ، اَوْ مُلَابَسَةٌ اَحْلَفَ الَّذِيْ ادُّعِيَ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحْلِفْهُ.

قَالَ مَالِكٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهٗ مَنِ ادَّعٰى عَلٰى رَجُلٍ بِدَعْوٰى نُظِرَ، فَاِنْ كَانَتْ بَيْنَهُمَا مُخَالَطَةٌ، اَوْ مُلَابَسَةٌ اُحْلِفَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. فَاِنْ حَلَفَ بَطَلَ ذٰلِكَ الْحَقُّ عَنْهُ، وَاِنْ اَبٰى اَنْ يَّحْلِفَ وَرَدَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعِيْ فَحَلَفَ طَالِبُ الْحَقِّ اَخَذَ حَقَّهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے کہ جو آدمی دوسرے پر دعویٰ کرے تو دیکھا جائے، اگر ان میں میل جول نظر آئے تو مدعا علیہ سے قسم لی جائے، اگر وہ قسم کھا جائے تو مدعی کا دعویٰ باطل ہو گیا اور اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے اور مدعی پر قسم ڈالے تو مدعی قسم کھا کر اپنا حق وصول کرے گا۔

٧- بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ

لڑکوں کی گواہی

[٧٩١] **اَثَرٌ**- قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَقْضِيْ بِشَهَادَةِ الصِّبْيَانِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ مِنَ الْجِرَاحِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر لڑکوں کی گواہی پر ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کر دیا کرتے تھے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ تَجُوْزُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ مِنَ الْجِرَاحِ، وَلَا تَجُوْزُ عَلٰى غَيْرِهِمْ، وَاِنَّمَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهُمْ فِيْمَا بَيْنَهُمْ مِنَ الْجِرَاحِ وَحْدَهَا لَا تَجُوْزُ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا، اَوْ يُخَبَّؤُا، اَوْ يُعَلَّمُوْا، فَاِنِ افْتَرَقُوْا فَلَا شَهَادَةَ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنُوْا قَدْ اَشْهَدُوا الْعُدُوْلَ عَلٰى شَهَادَتِهِمْ قَبْلَ اَنْ يَّفْتَرِقُوْا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ بات متفقہ ہے کہ لوگوں کی گواہی ان کے آپس کے جھگڑے فساد میں جائز ہے اور دوسروں کے لیے جائز نہیں کیونکہ ان کی گواہی صرف ان کے ہی باہمی جھگڑوں میں جائز ہے جب کہ ابھی بچھڑے نہ ہوں۔ سازش نہ کی ہو اور سکھائے نہ گئے ہوں۔ اگر جدا ہو گئے ہوں تو ان کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی مگر جبکہ جدا ہونے سے پہلے اپنی گواہی پر عادل لوگوں کو کھڑے کر گئے ہوں۔

٨- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِنْثِ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ

منبر رسول پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان

٦٠٠- قَالَ يَحْيٰى

يحییٰ کا بیان ہے کہ:

حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُتْبَةَ

عبداللہ بن نسطاس نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری

Presented by www.ziaraat.com

بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِسْطَاسٍ ' عَنْ جَابِرِ
[illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ
حَلَفَ عَلٰى مِنْبَرِیْ اٰثِمًا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
[illegible] جہنم۔

۶۰۱- **وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِیِّ ' عَنْ اَخِیْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ ' عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ بِیَمِیْنِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ ' وَاَوْجَبَ لَهُ النَّارَ. قَالُوْا وَاِنْ كَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاكٍ ' وَاِنْ كَانَ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاكٍ ' وَاِنْ كَانَ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاكٍ. قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. صحیح مسلم (۳۵۱)

عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جھوٹی قسم کھا کر مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دیتا ہے اور جہنم اس کے لیے واجب کر دیتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر وہ معمولی چیز ہو؟ فرمایا کہ خواہ وہ پیلو کی لکڑی ہو خواہ وہ پیلو کی لکڑی ہو خواہ وہ پیلو کی لکڑی ہو' یہ تین مرتبہ فرمایا۔

۹- بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِی الْیَمِیْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

منبر پر قسم کھانے کا بیان

[۷۹۲] اَثَرٌ- قَالَ یَحْیٰی قَالَ مَالِكٌ ' عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ ' اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِیْفٍ الْمُرِّیَّ یَقُوْلُ اخْتَصَمَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیُّ ' وَابْنُ مُطِیْعٍ فِیْ دَارٍ كَانَتْ بَیْنَهُمَا اِلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ' وَهُوَ اَمِیْرٌ عَلَى الْمَدِیْنَةِ ' فَقَضٰى مَرْوَانُ عَلٰى زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْیَمِیْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ ' فَقَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ ' اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِیْ ' قَالَ فَقَالَ مَرْوَانُ لَا وَاللّٰهِ اِلَّا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ ' قَالَ فَجَعَلَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ یَحْلِفُ اَنَّ حَقَّهٗ لَحَقٌّ ' وَیَاْبٰی اَنْ یَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ فَجَعَلَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ یَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ.

داؤد بن حصین نے ابوغطفان بن طریف مری کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت زید بن ثابت انصاری اور ابن مطیع کا ایک مکان پر جھگڑا ہوا جو ان میں مشترک تھا اور وہ مقدمے کو مروان بن حکم کے پاس لے گئے جو ان دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ مروان بن حکم نے فیصلہ کیا کہ حضرت زید بن ثابت منبر پر قسم کھائیں۔ حضرت زید نے فرمایا کہ میں اپنے مکان پر قسم کھاؤں گا۔ مروان نے کہا: خدا کی قسم! ایسا نہ کرو لوگوں کے فیصلے یہیں ہوتے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت قسم کھانے کے لیے تیار تھے لیکن منبر پر قسم کھانے سے انکار کرتے رہے اور مروان بن حکم کو اس پر حیرانی تھی۔

قَالَ مَالِكٌ لَا اَرٰی اَنْ یُّحَلَّفَ اَحَدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰی اَقَلَّ مِنْ رُبْعِ دِیْنَارٍ ' وَذٰلِكَ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو منبر پر قسم کھائے تو کم از کم چوتھائی دینار دے جو تین درہم کے برابر ہے۔

۱۰- بَابُ مَا لَا یَجُوْزُ مِنْ غَلْقِ الرَّهْنِ

مرہونہ کا روکنا جائز نہیں ہے

۶۰۲- قَالَ یَحْیٰی **حَدَّثَنَا** مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَغْلَقُ الرَّهْنُ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہن کو روکا نہ جائے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ [illegible] فِي الرَّهْنِ قَضَاءٌ عَمَّا رُهِنَ بِهٖ فَيَقُوْلُ الرَّاهِنُ لِلْمُرْتَهِنِ اِنْ جِئْتُكَ بِحَقِّكَ اِلٰى اَجَلٍ يُسَمِّيْهِ لَكَ [illegible] لَكَ بِمَا رَهَنْتَنِيْهِ.

قَالَ فَهٰذَا لَا يَصْلُحُ ' وَلَا يَحِلُّ ' وَهٰذَا الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ وَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهٗ بِالَّذِيْ رَهَنَ بِهٖ بَعْدَ الْاَجَلِ فَهُوَ لَهٗ ' وَاَرٰى هٰذَا الشَّرْطَ مُنْفَسِخًا.

امام مالک نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ میرا تو یہ خیال ہے [illegible] کے پاس کوئی چیز [illegible] کے پاس رہن رکھی ہے اور رہن رکھنے والا مدت مقررہ پر [illegible] اگر میں آج مدت میں اپنی چیز [illegible] رہن رکھی ہے اسے تیرے پاس رہن ہونا ہے گی۔

فرمایا کہ یہ درست اور حلال نہیں ہے اور اس سے منع فرمایا گیا ہے۔ اگر رہن رکھنے والا مدت ختم ہونے کے بعد بھی آئے تو لے سکتا ہے اور مذکورہ شرط فسخ ہو جائے گی۔

١١ - بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ رَهْنِ الثَّمَرِ وَالْحَيَوَانِ

پھلوں اور جانوروں کو رہن رکھنا

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِيْمَنْ رَهَنَ حَائِطًا لَهٗ اِلٰى اَجَلٍ مُسَمًّى ' فَيَكُوْنُ ثَمَرُ ذٰلِكَ الْحَائِطِ قَبْلَ ذٰلِكَ الْاَجَلِ ' اَنَّ الثَّمَرَ لَيْسَ بِرَهْنٍ مَعَ الْاَصْلِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ الْمُرْتَهِنُ فِيْ رَهْنِهٖ ' وَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا ارْتَهَنَ جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ ' اَوْ حَمَلَتْ بَعْدَ ارْتِهَانِهٖ اِيَّاهَا اِنَّ وَلَدَهَا مَعَهَا.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مدت مقرر کر کے اپنے باغ کو رہن رکھا۔ باغ کے پھل جو رہن رکھنے سے پہلے نکل آئے تھے وہ اصل کے ساتھ شمار نہیں ہوں گے مگر یہ کہ مرتہن نے ان کی شرط کر لی ہو۔ اگر کسی نے لونڈی رہن رکھی اور وہ حاملہ تھی یا رہن رکھنے کے بعد حاملہ ہوگئی تو اس کا بچہ ساتھ شمار ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ وَفُرِقَ بَيْنَ الثَّمَرِ وَبَيْنَ وَلَدِ الْجَارِيَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ.

امام مالک نے فرمایا کہ پھلوں اور لونڈی کے بچے کے درمیان فرق ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھجور کے درخت بیچے تو پھل بائع کو ملیں گے مگر یہ کہ خریدار ان کی شرط کر لے۔

قَالَ وَالْاَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ مَنْ بَاعَ وَلِيْدَةً ' اَوْ شَيْئًا مِنَ الْحَيَوَانِ وَفِيْ بَطْنِهَا جَنِيْنٌ ' اَنَّ ذٰلِكَ الْجَنِيْنَ لِلْمُشْتَرِيْ اشْتَرَطَهُ الْمُشْتَرِيْ ' اَوْ لَمْ يَشْتَرِطْهُ ' فَلَيْسَتِ النَّخْلُ مِثْلَ الْحَيَوَانِ ' وَلَيْسَ الثَّمَرُ مِثْلَ الْجَنِيْنِ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ.

فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس نے لونڈی بیچی یا کوئی حیوان جس کے پیٹ میں بچہ ہے تو وہ بچہ مشتری کا ہوگا خواہ مشتری نے اس کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو لیکن کھجور کے درخت حیوان کی طرح نہیں ہیں اور نہ پھل پیٹ کے بچے کی طرح ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ اَنْ يَرْهَنَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخْلِ ' وَلَا يَرْهَنُ النَّخْلَ ' وَلَيْسَ يَرْهَنُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ جَنِيْنًا فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ مِنَ الرَّقِيْقِ ' وَلَا مِنَ الدَّوَابِّ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بھی اس کی مثال ہے کہ لوگ کھجور کے پھل رہن رکھ دیتے ہیں اور درختوں کو رہن نہیں رکھتے' لیکن کوئی آدمی پیٹ کے بچے کو رہن نہیں رکھتا جو لونڈی یا جانور کے پیٹ میں ہو۔

١٢ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي الرَّهْنِ

جانور کو گروی رکھنے

Presented by www.ziaraat.com

مِنَ الْحَيَوَانِ

وَقَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الرَّهْنِ اِنْ كَانَ مِنْ اَمْرٍ تُعْرَفُ هَلَاكُهُ مِنْ اِنْسَانٍ اَوْ دَابَّةٍ اَوْ حَيَوَانٍ فَهَلَكَ فِيْ يَدِ الْمُرْتَهِنِ وَعَلِمَ هَلَاكَهُ فَهُوَ مِنَ الرَّاهِنِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ مِنْ حَقِّ الْمُرْتَهِنِ شَيْئًا ' وَمَا كَانَ مِنْ رَهْنٍ يَهْلِكُ فِيْ يَدِ الْمُرْتَهِنِ فَلَا يُعْلَمُ هَلَاكُهُ اِلَّا بِقَوْلِهِ ' فَهُوَ مِنَ الْمُرْتَهِنِ ' وَهُوَ لِقِيْمَتِهِ ضَامِنٌ ' يُقَالُ لَهُ صِفْهُ ' فَاِذَا وَصَفَهُ اُحْلِفَ عَلٰى صِفَتِهِ ' وَتَسْمِيَةِ مَالِهِ فِيْهِ ' ثُمَّ يُقَوِّمُهُ اَهْلُ الْبَصَرِ بِذٰلِكَ ' فَاِنْ كَانَ فِيْهِ فَضْلٌ عَمَّا سَمّٰى فِيْهِ الْمُرْتَهِنُ اَخَذَهُ الرَّاهِنُ ' وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِمَّا سَمّٰى اُحْلِفَ الرَّاهِنُ عَلٰى مَا سَمَّى الْمُرْتَهِنُ ' وَبَطَلَ عَنْهُ الْفَضْلُ الَّذِيْ سَمَّى الْمُرْتَهِنُ فَوْقَ قِيْمَةِ الرَّهْنِ ' وَاِنْ اَبَى الرَّاهِنُ اَنْ يَّحْلِفَ اُعْطِيَ الْمُرْتَهِنُ مَا فَضَلَ بَعْدَ قِيْمَةِ الرَّهْنِ ' فَاِنْ قَالَ الْمُرْتَهِنُ لَا عِلْمَ لِيْ بِقِيْمَةِ الرَّهْنِ حُلِفَ الرَّاهِنُ عَلٰى صِفَةِ الرَّهْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ لَهُ اِذَا جَاءَ بِالْاَمْرِ الَّذِيْ لَا يُسْتَنْكَرُ.

کا بیان

[illegible] اس حکم میں جانوروں کی اور ہر اس چیز کی [illegible] جس کی زیادہ تر پہچان ہو جیسا ان کا ایسے ہونا مرتہن کے ہاتھ میں عام معلوم ہو تو وہ رہن رکھنے والے کا نقصان ہے مرتہن کا اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا اور مرتہن کے ہاتھ میں جو ایسی چیز ہلاک ہوئی ہو جس کا ہلاک ہونا اس کے کہنے سے معلوم ہو تو اس کی قیمت کا وہ ضامن ہے اس سے کہا جائے گا کہ اس کے اوصاف بیان کرو۔ وہ اوصاف بیان کر کے ان اوصاف پر قسم کھائے گا اور جو اس پر مال لیا ہے۔ پھر اہلِ نظر حضرات اس کی قیمت لگائیں گے۔ اگر وہ اس سے زیادہ ہے جو مرتہن نے بتائی تو اسے راہن لے گا اور اگر وہ بتائی ہوئی قیمت سے کم ہے تو مرتہن کی بتائی ہوئی پر راہن سے قسم لی جائے گی اور وہ اضافہ باطل ہو جائے گا جو مرتہن نے بتایا یعنی رہن کی قیمت سے زیادہ اور اگر راہن قسم کھانے سے انکار کرے تو رہن کی قیمت سے زائد جو ہے وہ مرتہن کو دے دیا جائے گا اگر مرتہن کہے کہ مجھے باقی رہن کا علم نہیں تو راہن سے رہن کے اوصاف پر قسم لی جائے گی اور یہ اس کا ہوگا جب کہ وہ غلط بیانی نہ کرے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اِذَا قَبَضَ الْمُرْتَهِنُ الرَّهْنَ وَلَمْ يَضَعْهُ عَلٰى يَدَيْ غَيْرِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس وقت ہے جب کہ مرتہن نے رہن پر قبضہ کر لیا ہو اور دوسرے کے ہاتھ میں نہ دی ہو۔

۱۳ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي الرَّهْنِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ

دو آدمیوں کے پاس رہن رکھنے کا بیان

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ لَهُمَا رَهْنٌ بَيْنَهُمَا ' فَيَقُوْمُ اَحَدُهُمَا بِبَيْعِ رَهْنِهٖ ' وَقَدْ كَانَ الْاٰخَرُ اَنْظَرَهُ بِحَقِّهٖ سَنَةً ' قَالَ اِنْ كَانَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّقْسِمَ الرَّهْنَ وَلَا يَنْقُصُ حَقُّ الَّذِيْ اَنْظَرَهُ بِحَقِّهٖ بِيْعَ لَهُ نِصْفُ الرَّهْنِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمَا فَاُوْفِيَ حَقَّهُ ' وَاِنْ خِيْفَ اَنْ يَّنْقُصَ حَقُّهُ بِيْعَ الرَّهْنُ كُلُّهُ ' فَاُعْطِيَ الَّذِيْ قَامَ بِبَيْعِ رَهْنِهٖ حَقَّهُ مِنْ ذٰلِكَ ' فَاِنْ طَابَتْ نَفْسُ الَّذِيْ اَنْظَرَهُ بِحَقِّهٖ اَنْ يَّدْفَعَ نِصْفَ الثَّمَنِ

یحییٰ نے امام مالک کو ان دو آدمیوں کے متعلق فرماتے ہوئے سنا جن کے پاس کوئی چیز رہن ہو۔ ایک ان میں سے مرہونہ کو بیچنا چاہے اور دوسرا راہن کو مہلت دے۔ فرمایا کہ اگر وہ رہن کی تقسیم کرنے پر قادر ہے کہ ڈھیل دینے والے کے حق میں کمی نہ آئے تو مشترکہ سے نصف حصے کو فروخت کر دے اور دوسرے کا حق ادا کر دے۔ اگر یہ ڈر ہو کہ ساری رہن کو بیچنے سے اس کے حق میں کمی آئے گی تو جو بیچنا چاہتا ہے اس کا حق ادا کر دے اور ڈھیل دینے والا دلی خوشی سے اپنی نصف قیمت کو راہن کے حوالے کر

Presented by www.ziaraat.com

اِلَى الرَّاهِنِ ' وَاِلَّا حُلِفَ الْمُرْتَهِنُ اَنَّهٗ مَا اَنْظَرَهٗ اِلَّا لِيُوفِيَنِي رَهْنِي عَلٰى صِفَتِهٖ ثُمَّ يُعْطِي حَقَّهٗ كَامِلًا.

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الْعَبْدِ يَرْهَنُهٗ سَيِّدُهٗ وَلِلْعَبْدِ مَالٌ اِنَّ مَالَ الْعَبْدِ لَيْسَ بِرَهْنٍ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُرْتَهِنُ.

[illegible] ہے اور نہ یہ مرتہن قسم کھائے کہ میں نے اس لیے ڈھیل دی تھی کہ [illegible]

فرمایا [illegible] امام مالک [illegible]

غلام کو [illegible] آقا [illegible] رہن رکھ دیا ہو اور غلام کا مال ہو تو غلام کا مال رہن نہیں ہے مگر یہ کہ مرتہن نے شرط کر لی ہو۔

١٤ - بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ جَامِعِ الرَّهُوْنِ

رہن کے متعلق دیگر احکام

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِيْمَنِ ارْتَهَنَ مَتَاعًا ' فَهَلَكَ الْمَتَاعُ عِنْدَ الْمُرْتَهِنِ ' وَاَقَرَّ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ بِتَسْمِيَةِ الْحَقِّ ' وَاجْتَمَعَا عَلَى التَّسْمِيَةِ وَتَدَاعَيَا فِي الرَّهْنِ ' فَقَالَ الرَّاهِنُ قِيْمَتُهٗ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا ' وَقَالَ الْمُرْتَهِنُ قِيْمَتُهٗ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ ' وَالْحَقُّ الَّذِيْ لِلرَّجُلِ فِيْهِ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا. قَالَ مَالِكٌ يُقَالُ لِلَّذِيْ بِيَدِهِ الرَّهْنُ صِفْهُ ' فَاِذَا وَصَفَهٗ اُحْلِفَ عَلَيْهِ ' ثُمَّ اَقَامَ تِلْكَ الصِّفَةَ اَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِهَا ' فَاِنْ كَانَتِ الْقِيْمَةُ اَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهٖ قِيْلَ لِلْمُرْتَهِنِ اُرْدُدْ اِلَى الرَّاهِنِ بَقِيَّةَ حَقِّهٖ ' وَاِنْ كَانَتِ الْقِيْمَةُ اَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ بِهٖ اَخَذَ الْمُرْتَهِنُ بَقِيَّةَ حَقِّهٖ مِنَ الرَّاهِنِ ' وَاِنْ كَانَتِ الْقِيْمَةُ بِقَدْرِ حَقِّهٖ فَالرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے سامان رہن رکھا اور وہ مرتہن کے پاس تلف ہو گیا۔ راہن اور مرتہن اس چیز کی مقدار یا گنتی پر متفق ہیں لیکن قیمت میں اختلاف ہے۔ راہن کہتا ہے کہ اس کی قیمت بیس دینار ہے اور مرتہن اس کی قیمت دس دینار بتاتا ہے اور حق اس کا بیس دینار ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ مرتہن سے اس کے اوصاف بیان کرنے کو کہا جائے گا۔ جب وہ اوصاف بیان کر دے تو ان پر قسم لی جائے گی۔ پھر ان اوصاف پر اہل نظر سے قیمت لگوائی جائے گی۔ اگر قیمت اس سے زیادہ ہے جتنے میں رہن رکھی تو مرتہن سے کہا جائے گا کہ باقی قیمت راہن کو ادا کرو اور اگر قیمت اس سے کم ہے جتنے میں رہن رکھی تو مرتہن باقی حق راہن سے لے گا اور اگر قیمت اسی حق کے برابر ہے تو رہن اپنی حالت پر رہے گی۔

قَالَ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلَيْنِ يَخْتَلِفَانِ فِي الرَّهْنِ يَرْهَنُهٗ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ ' فَيَقُوْلُ الرَّاهِنُ اَرْهَنْتُكَهٗ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ ' وَيَقُوْلُ الْمُرْتَهِنُ ارْتَهَنْتُهٗ مِنْكَ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَالرَّهْنُ ظَاهِرٌ بِيَدِ الْمُرْتَهِنِ ' قَالَ يُحَلَّفُ الْمُرْتَهِنُ حِيْنَ يُحِيْطُ بِقِيْمَةِ الرَّهْنِ ' فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَا زِيَادَةَ فِيْهِ وَلَا نُقْصَانَ عَمَّا حُلِفَ اَنَّ لَهٗ فِيْهِ اَخَذَهُ الْمُرْتَهِنُ بِحَقِّهٖ ' وَكَانَ اَوْلٰى بِالتَّبْدِئَةِ بِالْيَمِيْنِ لِقَبْضِهِ الرَّهْنَ وَحِيَازَتِهٖ اِيَّاهُ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ رَبُّ الرَّهْنِ اَنْ يُعْطِيَهٗ حَقَّهُ الَّذِيْ حُلِفَ عَلَيْهِ ' وَيَاْخُذُ رَهْنَهٗ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جن دو آدمیوں کا رہن میں اختلاف ہو ان کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جب کہ ایک دوسرے کو جھوٹا کرے کہ راہن کہے: میں نے دس دینار لیے ہیں اور مرتہن کہے کہ میں نے بیس دینار دیئے ہیں اور رہن مرتہن کے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا کہ مرتہن سے مرہونہ کی قیمت کا حلف لیا جائے گا۔ اگر وہ اتنی ہو جس میں نہ نفع ہو نہ نقصان تو مرتہن اپنا حق وصول کرے گا کہ قیمت لے یا چیز کو اپنے پاس رکھے مگر یہ کہ راہن اس کا حق دینا چاہے جس پر قسم کھائی ہے اور مرہونہ کو واپس لے۔

قَالَ وَاِنْ كَانَ الرَّهْنُ اَقَلَّ مِنَ الْعِشْرِيْنَ الَّتِيْ سُمِّيَ اُحْلِفَ الْمُرْتَهِنُ عَلَى الْعِشْرِيْنَ الَّتِيْ سُمِّيَ ' ثُمَّ

فرمایا کہ اگر مرہونہ کی قیمت بتائے ہوئے بیس دینار سے کم ہو تو مرتہن سے بیس دینار پر قسم لی جائے گی۔ پھر راہن سے کہا

Presented by www.ziaraat.com

يُقَالُ لِلرَّاهِنِ اِمَّا اَنْ تُعْطِيَهُ الَّذِيْ حَلَفَ عَلَيْهِ وَتَأْخُذَ رَهْنَكَ وَاِمَّا اَنْ تَعْطِيَ فِي الَّتِيْ قَضَتْ بِهَا [illegible] وَيَسْتَقِلَّ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُرْتَهِنَ فِي قِيْمَةِ الرَّهْنِ فَاِنْ حَلَفَ الرَّاهِنُ بَطَلَ ذٰلِكَ عَنْهُ وَاِنْ لَمْ يَحْلِفْ لَزِمَهُ غُرْمُ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ الْمُرْتَهِنُ.

قَالَ مَالِكٌ فَاِنْ هَلَكَ الرَّهْنُ وَتَنَاكَرَ الْحَقَّ فَقَالَ الَّذِيْ لَهُ الْحَقُّ كَانَتْ لِيْ فِيْهِ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا وَقَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِيْهِ اِلَّا عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ وَقَالَ الَّذِيْ لَهُ الْحَقُّ قِيْمَةُ الرَّهْنِ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ وَقَالَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ قِيْمَتُهُ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا قِيْلَ لِلَّذِيْ لَهُ الْحَقُّ صِفْهُ فَاِذَا وَصَفَهُ اُحْلِفَ عَلٰى صِفَتِهٖ ثُمَّ اَقَامَ تِلْكَ الصِّفَةَ اَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِهَا فَاِنْ كَانَتْ قِيْمَةُ الرَّهْنِ اَكْثَرَ مِمَّا ادَّعٰى فِيْهِ الْمُرْتَهِنُ اُحْلِفَ عَلٰى مَا ادَّعٰى ثُمَّ يُعْطَى الرَّاهِنُ مَا فَضَلَ مِنْ قِيْمَةِ الرَّهْنِ وَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ اَقَلَّ مِمَّا يَدَّعِيْ فِيْهِ الْمُرْتَهِنُ اُحْلِفَ عَلَى الَّذِيْ زَعَمَ اَنَّهُ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ قَاصَّهُ بِمَا بَلَغَ الرَّهْنُ ثُمَّ اُحْلِفَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ عَلَى الْفَضْلِ الَّذِيْ بَقِيَ لِلْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بَعْدَ مَبْلَغِ ثَمَنِ الرَّهْنِ وَذٰلِكَ اَنَّ الَّذِيْ بِيَدِهِ الرَّهْنُ صَارَ مُدَّعِيًا عَلَى الرَّاهِنِ فَاِنْ حَلَفَ بَطَلَ عَنْهُ بَقِيَّةُ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ الْمُرْتَهِنُ مِمَّا ادَّعٰى فَوْقَ قِيْمَةِ الرَّهْنِ وَاِنْ نَكَلَ لَزِمَهُ مَا بَقِيَ مِنْ حَقِّ الْمُرْتَهِنِ بَعْدَ قِيْمَةِ الرَّهْنِ.

جائے گا کہ وہ قیمت ادا کرے جس پر قسم لی گئی ہے یا اپنی چیز واپس [illegible] اور راہن کو اختیار ہے کہ جس [illegible] اس سے راہن [illegible] اگر راہن [illegible] اگر قسم [illegible] ہوئی قیمت اس پر لازم ہو جاتی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ رہن رکھی ہوئی چیز تلف ہو گئی اور قیمت میں اختلاف ہو گیا۔ مرتہن کہتا ہے کہ میں نے بیس دینار میں رکھی اور راہن کہتا ہے کہ دس دینار میں۔ مرتہن بتاتا ہے کہ اس کی قیمت دس دینار تھی اور راہن بیس دینار کہتا ہے۔ مرتہن سے کہا جائے گا کہ اس کے اوصاف بیان کرو اور ان اوصاف پر قسم لی جائے گی، پھر ان اوصاف پر اہلِ نظر سے قیمت لگوائی جائے گی، اگر یہ قیمت مرتہن کی بتائی ہوئی قیمت سے زیادہ ہوئی تو اس دعوے پر قسم لی جائے گی اور قیمت سے جو زیادہ ہو گا وہ راہن دے گا اور اگر قیمت اس سے کم ہوئی جو مرتہن نے بتائی تو کمی پر راہن سے قسم لی جائے گی۔ اگر وہ قسم کھا جائے تو مرتہن راہن سے کچھ نہیں لے گا اور اگر قسم نہ کھائے تو رہن کی قیمت سے زائد جو ہے وہ مرتہن کا حق ہو گا۔ جب کہ زائد قیمت پر وہ قسم کھائے اور یہ اس لیے ہے کہ رہن جس کے قبضے میں ہے وہ راہن پر مدعی ہے۔ اگر یہ قسم کھا جائے تو وہ اس پر لازم نہیں آئے گا جس کی مرتہن نے قسم کھائی اور رہن کی قیمت سے زیادہ ہونے کا دعویٰ کیا اور اگر قسم سے انکار کیا تو راہن کی قیمت کے بعد مرتہن کا حق اس پر لازم آیا۔

١٥ - بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ كِرَاءِ الدَّابَّةِ وَالتَّعَدِّيْ بِهَا

جانور کو کرائے پر لے کر زیادتی کرنا

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَسْتَكْرِي الدَّابَّةَ اِلَى الْمَكَانِ الْمُسَمّٰى ثُمَّ يَتَعَدّٰى ذٰلِكَ الْمَكَانَ وَيَتَقَدَّمُ اَنَّ رَبَّ الدَّابَّةِ يُخَيَّرُ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّاْخُذَ كِرَاءَ دَابَّتِهٖ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ تُعُدِّيَ بِهَا اِلَيْهِ اُعْطِيَ ذٰلِكَ وَيَقْبِضُ دَابَّتَهٗ وَلَهُ الْكِرَاءُ الْاَوَّلُ وَاِنْ اَحَبَّ رَبُّ الدَّابَّةِ فَلَهٗ قِيْمَةُ دَابَّتِهٖ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نے ایک جانور مقررہ مقام تک کرائے پر لیا۔ پھر زیادتی کر کے آگے لے گیا، جانور والے کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو جہاں تک وہ لے گیا اس کا کرایہ ادا کرے اور یہ اپنے جانور پر قبضہ کر لے اور اگر جانور والا چاہے تو اپنے جانور کی قیمت وصول کرے جس کو کرائے پر مقررہ جگہ سے آگے لے گیا اور پہلا کرایہ بھی جب کہ ایک طرف

Presented by www.ziaraat.com

مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ تَعَدّٰى مِنْهُ الْمُسْتَكْرِيْ ' وَلَهُ الْكِرَاءُ

[illegible]

الَّذِيْ اسْتَكْرٰى اِلَيْهِ ' فَاِنَّمَا لِرَبِّ الدَّابَّةِ نِصْفُ الْكِرَاءِ الْاَوَّلِ ' وَذٰلِكَ اَنَّ الْكِرَاءَ يَضَعُ فِي الْبِدَاءَةِ وَنِصْفَهُ فِي الرَّجْعَةِ ' فَتَعَدّٰى الْمُتَعَدِّيْ بِالدَّابَّةِ ' وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اِلَّا نِصْفُ الْكِرَاءِ الْاَوَّلِ ' وَلَوْ اَنَّ الدَّابَّةَ هَلَكَتْ حِيْنَ بَلَغَ بِهَا الْبَلَدَ الَّذِيْ اسْتَكْرٰى اِلَيْهِ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُسْتَكْرِيْ ضَمَانٌ ' وَلَمْ يَكُنْ لِلْمُكْرِيْ اِلَّا نِصْفُ الْكِرَاءِ.

کا کرایہ ٹھہرا ہو۔ اگر کرایہ جانے اور آنے کا مقرر ہوا تھا۔ پھر

[illegible]

پہنچے کرائے کا نصف ہی واجب ہے اور اگر جانور وہاں جا کر ہلاک ہو گیا جہاں تک کے لیے کرایہ دیا تھا تو کرائے پر لینے والے پر تاوان نہیں پڑے گا اور وہ نصف کرایہ بھی ادا نہ کرے گا۔

قَالَ وَعَلٰى ذٰلِكَ اَمْرُ اَهْلِ التَّعَدِّيْ وَالْخِلَافِ لِمَا اَخَذُوا الدَّابَّةَ عَلَيْهِ.

فرمایا کہ زیادتی اور خلاف ورزی کرنے والوں کا یہی حکم ہے کیونکہ وہ جانور اسی لیے لیتے ہیں۔

قَالَ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا مَنْ اَخَذَ مَالًا قِرَاضًا مِنْ صَاحِبِهٖ ' فَقَالَ لَهٗ رَبُّ الْمَالِ لَا تَشْتَرِ بِهٖ حَيَوَانًا ' وَلَا سِلَعًا كَذَا وَكَذَا ' لِسِلَعٍ يُسَمِّيْهَا ' وَيَنْهَاهُ عَنْهَا ' وَيَكْرَهُ اَنْ يَّضَعَ مَالَهٗ فِيْهَا ' فَيَشْتَرِي الَّذِيْ اَخَذَ الْمَالَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّضْمَنَ الْمَالَ ' وَيَذْهَبَ بِرِبْحِ صَاحِبِهٖ ' فَاِذَا صَنَعَ ذٰلِكَ فَرَبُّ الْمَالِ بِالْخِيَارِ اِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّدْخُلَ مَعَهٗ فِي السِّلْعَةِ عَلٰى مَا شَرَطَا بَيْنَهُمَا مِنَ الرِّبْحِ فَعَلَ ' وَاِنْ اَحَبَّ فَلَهٗ رَأْسُ مَالِهٖ ضَامِنًا عَلَى الَّذِيْ اَخَذَ الْمَالَ وَتَعَدّٰى.

فرمایا کہ اسی طرح جس نے اپنے ساتھی سے مضاربت پر مال لیا۔ رب المال نے اس سے کہا کہ اس سے جانور اور فلاں فلاں چیزیں نہ خریدنا اور مال کو ان میں ضائع کرنا ناپسند کیا۔ پس وہ اسی مال کو خریدے جس سے منع کیا گیا تھا اور ارادہ یہ ہو کہ مال کا تاوان دے کر ساتھی کا منافع ہڑپ کر جاؤں گا۔ دریں حالات مال والے کو اختیار ہے کہ چاہے تو جس منافع پر اس کے ساتھ مضاربت کی ہے اسے قائم رکھے اور چاہے اپنا راس المال واپس کر لے کہ اس نے مال لے کر زیادتی کی ہے۔

قَالَ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا الرَّجُلُ الَّذِيْ يُبْضِعُ مَعَهُ الرَّجُلُ بِضَاعَةً ' فَيَأْمُرُهٗ صَاحِبُ الْمَالِ اَنْ يَّشْتَرِيَ لَهٗ سِلْعَةً بِاسْمِهَا فَيُخَالِفُ فَيَشْتَرِيْ بِبِضَاعَتِهٖ غَيْرَ مَا اَمَرَهٗ بِهٖ وَيَتَعَدّٰى ذٰلِكَ ' فَاِنَّ صَاحِبَ الْبِضَاعَةِ عَلَيْهِ بِالْخِيَارِ اِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّاْخُذَ مَا اشْتُرِيَ بِمَالِهٖ اَخَذَهٗ ' وَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُبْضِعُ مَعَهٗ ضَامِنًا لِّرَأْسِ مَالِهٖ فَذٰلِكَ لَهٗ.

فرمایا کہ یہ بھی مثال ہے کہ ایک آدمی کے ساتھ دوسرے نے بضاعہ کیا اور مال والے نے اسے حکم دیا کہ فلاں فلاں چیزیں میرے لیے خرید لینا۔ مشتری ان کے علاوہ دوسری چیز خرید لیتا ہے اور زیادتی کرتا ہے تو مال والے کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو جو کچھ خریدا ہے اسے وصول کر لے اور چاہے تو اپنے راس المال پر ضمان لے جس کا اسے حق ہے۔

١٦ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمُسْتَكْرَهَةِ مِنَ النِّسَاءِ

عورت سے جبراً جماع کرنے کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

[۷۹۳] **اَثَرٌ - حَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّ [illegible]

قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِی الرَّجُلِ یَغْتَصِبُ الْمَرْاَةَ بِکْرًا کَانَتْ ' اَوْ ثَیِّبًا ' اَنَّهَا اِنْ کَانَتْ حُرَّةً فَعَلَیْهِ صَدَاقُ مِثْلِهَا ' وَاِنْ کَانَتْ اَمَةً فَعَلَیْهِ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا ' وَالْعُقُوْبَةُ فِیْ ذٰلِکَ عَلَی الْمُغْتَصِبِ ' وَلَا عُقُوْبَةَ عَلَی الْمُغْتَصِبَةِ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّهٖ ' وَاِنْ کَانَ الْمُغْتَصِبُ عَبْدًا فَذٰلِکَ عَلٰی سَیِّدِهٖ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اَنْ یُّسَلِّمَهٗ.

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عبد الملک بن

یحیٰی نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ عورت کو غصب کرنے والے کے متعلق ہمارے ہاں یہ حکم ہے کہ عورت کنواری ہو یا شوہر دیدہ۔ اگر عورت آزاد ہے تو مہر مثل دینا ہوگا اور اگر لونڈی ہے تو جتنی قیمت گھٹ گئی وہ دینی پڑے گی۔ غصب کرنے والے کو سزا بھی ملے گی جب کہ اس کے لیے کوئی سزا نہیں جس کو غصب کیا گیا۔ اگر غصب کرنے والا غلام ہو تو تاوان اس کے آقا پر پڑے گا مگر یہ کہ غلام کو سپرد کر دے۔

۱۷ - بَابُ الْقَضَاءِ فِی اسْتِهْلَاکِ الْحَیَوَانِ وَالطَّعَامِ وَغَیْرِهٖ

کسی کے جانور یا غلے کو تلف کرنے کا حکم

قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِیْمَنِ اسْتَهْلَکَ شَیْئًا مِنَ الْحَیَوَانِ بِغَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ اَنَّ عَلَیْهِ قِیْمَتَهٗ یَوْمَ اسْتَهْلَکَهٗ لَیْسَ عَلَیْهِ اَنْ یُّوْخَذَ بِمِثْلِهٖ مِنَ الْحَیَوَانِ ' وَلَا یَکُوْنُ لَهٗ اَنْ یُّعْطِیَ صَاحِبَهٗ فِیْمَا اسْتَهْلَکَ شَیْئًا مِنَ الْحَیَوَانِ ' وَلٰکِنْ عَلَیْهِ قِیْمَتُهٗ یَوْمَ اسْتَهْلَکَهُ الْقِیْمَةُ اَعْدَلُ ذٰلِکَ فِیْمَا بَیْنَهُمَا فِی الْحَیَوَانِ وَالْعُرُوْضِ.

یحیٰی نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس جانور کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ہلاک کر دیا جائے تو اس کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اس پر یوم ہلاکت کی قیمت پڑے گی اور اس جیسا جانور اس سے نہیں لیا جائے گا اور نہ اسے یہ حق کہ اس کے بدلے مالک کو کوئی اور جانور دے بلکہ اس پر روزِ ہلاکت کی قیمت ہے۔ اس جانور یا سامان کی دونوں انصاف سے قیمت لگا لیں۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ فِیْمَنِ اسْتَهْلَکَ شَیْئًا مِنَ الطَّعَامِ بِغَیْرِ اِذْنِ صَاحِبِهٖ ' فَاِنَّمَا یَرُدُّ عَلٰی صَاحِبِهٖ مِثْلَ طَعَامِهٖ بِمَکِیْلَتِهٖ مِنْ صِنْفِهٖ ' وَاِنَّمَا الطَّعَامُ بِمَنْزِلَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ' اِنَّمَا یَرُدُّ مِنَ الذَّهَبِ الذَّهَبَ ' وَمِنَ الْفِضَّةِ الْفِضَّةَ ' وَلَیْسَ الْحَیَوَانُ بِمَنْزِلَةِ الذَّهَبِ فِیْ ذٰلِکَ فَرَقَ بَیْنَ ذٰلِکَ السُّنَّةُ ' وَالْعَمَلُ الْمَعْمُوْلُ بِهٖ.

نیز امام مالک کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جس سے مالک کی اجازت کے بغیر اناج تلف ہو جائے تو مالک کو اسی جیسا اناج واپس کر دیا جائے گا جو اس کی ملک میں ہو اور اناج یہاں سونے چاندی کی جگہ ہے۔ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی لوٹائی جاتی ہے لیکن حیوان یہاں سونے کی جگہ نہیں ہیں سنت اور مسلمانوں کے عمل نے ان میں فرق رکھا ہے۔

قَالَ یَحْیٰی وَسَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ اِذَا اسْتُوْدِعَ الرَّجُلُ مَالًا فَابْتَاعَ بِهٖ لِنَفْسِهٖ وَرَبِحَ فِیْهِ ' فَاِنَّ ذٰلِکَ الرِّبْحَ لَهٗ لِاَنَّهٗ ضَامِنٌ لِلْمَالِ. حَتّٰی یُؤَدِّیَهٗ اِلٰی صَاحِبِهٖ.

یحیٰی نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کو مال سپرد کیا گیا' اس نے اپنے لیے سامان خریدا اور نفع کمایا تو وہ منافع اسی کا ہے کیونکہ وہ مال کا ضامن ہے جب تک مالک کو واپس نہ کر دے۔

۱۸ - بَابُ الْقَضَاءِ فِیْمَنِ ارْتَدَّ

اسلام سے پھر جانے والے

Presented by www.ziaraat.com

عَنِ الْاِسْلَامِ

کا حکم

وَمَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا نُرٰى ' وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ' مَنْ غَيَّرَ دِيْنَهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ اَنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلٰى غَيْرِهٖ مِثْلُ الزَّنَادِقَةِ وَاَشْبَاهِهِمْ ' فَاِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ قُتِلُوْا ' وَلَمْ يُسْتَتَابُوْا ' لِاَنَّهٗ لَا تُعْرَفُ تَوْبَتُهُمْ ' وَاِنَّهُمْ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ الْكُفْرَ ' وَيُعْلِنُوْنَ الْاِسْلَامَ ' فَلَا اَرٰى اَنْ يُسْتَتَابَ هٰؤُلَاءِ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ قَوْلُهُمْ وَاَمَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلٰى غَيْرِهٖ وَاَظْهَرَ ذَالِكَ فَاِنَّهٗ يُسْتَتَابُ ' فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا قُتِلَ ' وَذٰلِكَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا كَانُوْا عَلٰى ذٰلِكَ رَاَيْتُ اَنْ يُّدْعَوْا اِلَى الْاِسْلَامِ ' وَيُسْتَتَابُوْا ' فَاِنْ تَابُوْا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ ' وَاِنْ لَّمْ يَتُوْبُوْا قُتِلُوْا ' وَلَمْ يُعَنْ بِذٰلِكَ فِيْمَا نُرٰى ' وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ' مَنْ خَرَجَ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ اِلَى النَّصْرَانِيَّةِ ' وَلَا مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ ' وَلَا مَنْ يُغَيِّرُ دِيْنَهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ ' فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلٰى غَيْرِهٖ ' وَاَظْهَرَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ عُنِيَ بِهٖ ' وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. صحیح البخاری (۳۰۱۷)

نبی کریم ﷺ نے ارتداد کی راہ جو اپنا دین تبدیل کرلے اس کی گردن اڑا دو کا مطلب میرے خیال میں یہ ہے آگے اللہ بہتر جانے کہ جو اسلام سے کسی اور طرف نکل جائے یعنی زندیق وغیرہ ہو جائے تو قابو پانے پر مسلمان اسے قتل کر دیں اور اس سے توبہ نہ لی جائے کیونکہ اس کی توبہ کا اعتبار نہیں' ایسے لوگ اپنے کفر کو چھپاتے اور اسلام کو ظاہر کرتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے لوگوں سے توبہ کے لیے نہ کہا جائے اور ان کی باتوں کا اعتبار نہ کیا جائے اور جو اسلام سے نکل کر کسی اور دین میں شامل ہوا اور اسے ظاہر کیا تو اس سے توبہ کرائی جائے گی۔ اگر توبہ کرے تو فبہا ورنہ قتل کیا جائے گا۔ اگر کتنے ہی لوگ ایسا کریں تو انہیں اسلام کی طرف بلایا جائے گا اور توبہ کرائی جائے گی۔ اگر توبہ کرلیں تو ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور توبہ نہ کریں تو قتل کیے جائیں گے اور اس سلسلے میں ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔ آگے اللہ بہتر جانے جو یہودی سے نصرانی یا نصرانی سے یہودی ہو جائے یا اسلام کے علاوہ دیگر ادیان میں تبدیل ہوتا پھرے یہ الگ بات ہے کیونکہ جو اسلام سے دوسرے دین کی طرف نکلے اور اسے ظاہر کرے تو یہ سزا اس کے لیے ہے' آگے اللہ بہتر جانے۔ ف

ف: دین تبدیل کرنے اور کافر و مرتد ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ آدمی اسلام کو چھوڑ کر ہندو' سکھ' عیسائی' یہودی' پارسی' کمیونسٹ وغیرہ ہو جائے۔ ملت اسلامیہ کو چھوڑ کر کافروں کے کسی بھی گروہ میں شامل ہو جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آدمی شامل تو مسلمانوں میں ہی رہے اور مسلمان ہی کہلائے لیکن کوئی غیر اسلامی عقیدہ اختیار کرلے جو صریح کفریہ ہو اور اس عقیدے کو اسلامی عقیدے پر محمول کرنے کا کوئی ضعیف سے ضعیف پہلو بھی نہ مل سکے اور وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے تو ایسے حالات میں یقیناً اس شخص کو کافر و مرتد قرار دیا جائے گا۔ عام مسلمان اس کے ساتھ کافروں مرتدوں جیسا سلوک کریں گے اور اسلامی حکومت ہو تو اسے قتل کر کے دنیا کو اس کے وجود سے پاک کرے گی۔

ماضی قریب میں جب کہ متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی تو حکومت کی ضرورت کے لیے اس کے اشارہ چشم و ابرو پر کفر وارتداد کی یہ دوسری راہ ملک کے کتنے ہی اہل علم حضرات نے اختیار کر لی تھی۔ بے خبر مسلمان ان حضرات کو اپنے دینی رہنما' مذہبی پیشوا اور قومی لیڈر سمجھتے رہے اور حق کی علمبرداری کرنے والے علماء کے سمجھانے بجھانے' صورتِ حال بتانے جتانے کے باوجود کتنے ہی لوگ ان کی مولویت و مشیخیت اور لیڈری سے دھوکا کھا کر ان کی پیشوائی کا دم بھرتے ہی رہے' یوں وہ گمراہ گر کفریہ عقائد اختیار کر کے خود

Presented by www.ziaraat.com

تو جہنم کا ایندھن بنے ہی تھے لیکن ان غیر اسلامی عقائد ونظریات کی تشہیر کر کے اپنے ساتھ اور کتنے ہی مسلمانوں کو لے ڈوبے۔ مدعیان

ایسے کافروں مرتدوں کی ظاہری مولویت و فقیہیت اور جبہ ودستار کو دیکھ کر کتنے ہی مسلمان ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور یوں بے خبری میں اپنی ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو ایسے گندم نما جو فروش ٹائم کے پیشواؤں سے خبردار رہنا چاہیے۔ مدعیان اسلام کے اندر جو اتنے سارے فرقے نظر آ رہے ہیں یہ ایسے ہی حضرات کی کارگزاری کا زندہ ثبوت ہیں جو ظاہر میں علم وفضل کی مسندوں پر براجمان تھے لیکن حقیقت میں شیطان ملعون کے نائب بن کر ملتِ اسلامیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اسے کمزور کرنے اور حقیقت میں اپنے دشمن دین وایمان ہونے کا ثبوت پیش کر رہے تھے۔

[٧٩٤] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ ' عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ فَسَاَلَهٗ عَنِ النَّاسِ ' فَاَخْبَرَهٗ ' ثُمَّ قَالَ لَهٗ عُمَرُ هَلْ کَانَ فِیْکُمْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ ' رَجُلٌ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ. قَالَ فَمَا فَعَلْتُمْ بِهٖ؟ قَالَ قَرَّبْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهٗ. فَقَالَ عُمَرُ اَفَلَا حَبَسْتُمُوْهُ ثَلَاثًا ' وَاَطْعَمْتُمُوْهُ کُلَّ یَوْمٍ رَغِیْفًا ' وَاسْتَتَبْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ یَتُوْبُ وَیُرَاجِعُ اَمْرَ اللّٰهِ ' ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمْ اَحْضُرْ ' وَلَمْ اَمُرْ ' وَلَمْ اَرْضَ اِذْ بَلَغَنِیْ.

محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری کی طرف سے ایک آدمی آیا' آپ نے اس سے لوگوں کا حال پوچھا تو اس نے بتا دیا۔ پھر حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی خاص خبر ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ ایک مسلمان کافر ہو گیا تھا۔ فرمایا کہ تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ عرض کی: ہم نے پکڑ کر اس کی گردن اڑا دی۔ حضرت عمر نے فرمایا: اسے تین دن قید رکھتے' روزانہ ایک روٹی دیتے اور اس سے توبہ کا مطالبہ کرتے' شاید وہ توبہ کر کے اللہ کے دین کی طرف لوٹ آتا' پھر حضرت عمر گویا ہوئے: اے اللہ! میں موجود نہ تھا' میں نے یہ حکم نہیں دیا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی تو میں راضی نہیں ہوا۔

١٩ - بَابُ الْقَضَاءِ فِیْمَنْ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا

جو اپنی عورت کے ساتھ کسی کو پائے

٦٠٤- حَدَّثَنَا یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ ' عَنْ اَبِیْهِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ' اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَیْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْهِلُهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ. صحیح مسلم (٣٧٤١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤں تو کیا اسے مہلت دوں کہ چار گواہ لاؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

[٧٩٥] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ' اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ یُقَالُ لَهُ ابْنُ خَیْبَرِیٍّ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا ' فَقَتَلَهٗ ' اَوْ قَتَلَهُمَا مَعًا ' فَاَشْکَلَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک شامی نے جس کو ابن خیبری کہا جاتا تھا' اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی کو دیکھ کر اسے قتل کر دیا یا دونوں کو قتل کر دیا۔ حضرت معاویہ کو اس فیصلے میں دقت پیش آئی تو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کے لیے لکھا کہ یہ

Presented by www.ziaraat.com

سُفْيَانَ الْقَضَاءَ فِيهِ ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى

فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ إِنَّ هٰذَا الشَّيْءَ مَا هُوَ بِأَرْضِيَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي . فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى كَتَبَ إِلَيَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَبُو حَسَنٍ إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ.

مسئلہ حضرت علی سے پوچھ کر انہیں بتایا جائے۔ حضرت علی نے

بتا دیا کہ حضرت معاویہ نے مجھ سے یہ پوچھنے کے لیے لکھا

ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میں ابو حسن ہوں اگر چار گواہ نہ لا

سکے تو اپنی گردن چھڑا لینی چاہیے۔

٢٠ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمَنْبُوذِ

راستے میں پڑے ہوئے بچے کا حکم

[٧٩٦] **أثرٌ - قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ** ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، أَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوذًا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ؟ فَقَالَ وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَأَخَذْتُهَا ، فَقَالَ لَهُ عَرِيفُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَكَذٰلِكَ؟ قَالَ نَعَمْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَهُوَ حُرٌّ ، وَلَكَ وَلَاؤُهُ ، وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ.

بنی سلیم کے سنین ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں انہیں راستے میں پڑا ہوا بچہ ملا' وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے حضرت عمر کی خدمت میں لے گیا۔ فرمایا کہ اس جان کو اٹھانے پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا؟ کہا کہ میں نے اس لیے اٹھایا کہ یہ مر جاتا۔ ان کے عریف نے کہا: اے امیر المومنین! یہ نیک آدمی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: کیا اسی طرح کا ہے؟ کہا: ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جاؤ یہ آزاد ہے اور اس کی ولاء تمہارے لیے ہوگی اور اس کا خرچ ہم پر ہے۔

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْمَنْبُوذِ أَنَّهُ حُرٌّ ، وَأَنَّ وَلَاءَهُ لِلْمُسْلِمِينَ هُمْ يَرِثُونَهُ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ راستے میں پڑے ہوئے بچے کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ وہ آزاد ہے' اس کی ولاء مسلمانوں کے لیے ہے' وہی اس کے وارث ہیں اور وہی اس کی دیت ادا کریں گے۔

٢١ - بَابُ الْقَضَاءِ بِالْحَاقِ الْوَلَدِ بِأَبِيهِ

بیٹے کو باپ سے ملانا

٦٠٥ - قَالَ يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ. قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ ، وَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ ، فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي قَدْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنی بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے' تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ وہ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اسے لے لیا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور مجھ سے اس کے متعلق عہد لیا گیا ہے۔ عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے' میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے' ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے' یہ دونوں جھگڑے کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے۔ حضرت سعد عرض گزار

Presented by www.ziaraat.com

كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِي وَابْنُ [illegible] فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ [illegible] لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَاَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ فَمَا رَاَهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

صحیح البخاری (۲۰۵۳) صحیح مسلم (۳۵۹۸)

ہوئے کہ یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اس کے متعلق مجھ سے عہد [illegible] ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ اسے عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہت ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر اس لڑکے نے حضرت سودہ کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ بارگاہ خداوندی میں چلی گئیں۔

[۷۹۷] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِي ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ اَنَّ امْرَاَةً هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، فَاعْتَدَّتْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، ثُمَّ تَزَوَّجَتْ حِينَ حَلَّتْ ، فَمَكَثَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَنِصْفَ شَهْرٍ ، ثُمَّ وَلَدَتْ وَلَدًا تَامًّا ، فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ، فَدَعَا عُمَرُ نِسْوَةً مِنْ نِسَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ قُدَمَاءَ فَسَاَلَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ ، هَلَكَ عَنْهَا زَوْجُهَا حِينَ حَمَلَتْ ، فَاُهْرِيقَتْ عَلَيْهِ الدِّمَاءُ فَحُشَّ وَلَدُهَا فِي بَطْنِهَا ، فَلَمَّا اَصَابَهَا زَوْجُهَا الَّذِي نَكَحَهَا وَاَصَابَ الْوَلَدَ الْمَاءُ تَحَرَّكَ الْوَلَدُ فِي بَطْنِهَا وَكَبِرَ ، فَصَدَّقَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ عُمَرُ اَمَّا اِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْنِي عَنْكُمَا اِلَّا خَيْرٌ وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاَوَّلِ.

سلیمان بن یسار نے عبداللہ بن ابوامیہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا تو اس نے چار مہینے دس دن کی عدت پوری کر کے حلال ہونے پر دوسرا نکاح کر لیا۔ اس خاوند کے پاس ساڑھے چار مہینے ہوئے تھے کہ عورت نے پورا بچہ جنا۔ اس کا خاوند حضرت عمر کی خدمت میں آیا اور اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عمر نے زمانہ جاہلیت کی سمجھ دار اور بڑی بوڑھی عورتیں بلائیں اور ان سے یہ بات پوچھی۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں آپ کو اس عورت کے متعلق بتاتی ہوں۔ جب اس کا خاوند فوت ہوا تو یہ حاملہ تھی۔ حیض کا خون گرنے سے پیٹ میں بچہ سوکھ گیا۔ جب دوسرے خاوند سے نکاح کیا اور بچہ کو پانی لگا تو پیٹ میں بچہ حرکت کرنے لگا اور بڑا ہوگیا۔ حضرت عمر نے اس کی تصدیق کی اور مرد و عورت کو جدا کر کے حضرت عمر نے فرمایا: مجھے تم سے بھلائی ہی ملتی ہے اور بچے کا نسب پہلے آدمی سے ملا دیا۔

[۷۹۸] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُلِيطُ اَوْلَادَ الْجَاهِلِيَّةِ بِمَنِ ادَّعَاهُمْ فِي الْاِسْلَامِ ، فَاَتَى رَجُلَانِ كِلَاهُمَا يَدَّعِي وَلَدَ امْرَاَةٍ ، فَدَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَائِفًا فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ الْقَائِفُ لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيهِ. فَضَرَبَهُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ بِالدِّرَّةِ ، ثُمَّ دَعَا الْمَرْاَةَ

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جاہلیت کی اولاد کے متعلق عہد اسلام میں جو دعویٰ کرتا اس کے ساتھ ملا دیتے۔ آپ کی خدمت میں دو آدمی آئے جو دونوں ایک بچے کے مدعی تھے۔ حضرت عمر نے قیافہ شناس کو بلایا۔ اس نے دونوں کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس میں دونوں شریک ہیں۔ حضرت عمر نے اسے درے سے مارا اور پھر عورت کو بلا کر اس

Presented by www.ziaraat.com

فَقَالَ اَخْبِرِيْنِيْ خَبَرَكِ ' فَقَالَتْ كَانَ هٰذَا لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ [illegible] فَلَمَّا [illegible] بَسَطَ وَتَسَطَّرَ اَنَّهُ قَدِ اسْتَمْتَعَ بِهَا حَبْلٰى ' ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهَا فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى وَضَعْتُ حَمْلِيْ ' ثُمَّ اَتَتْنِيْ حَتّٰى سَاعَتِيْ الْاٰنَ فَلَا اَدْرِيْ مِنْ اَيِّهِمَا هُوَ؟ قَالَ فَكَبَّرَ الْقَائِفُ ' فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ اَيَّهُمَا شِئْتَ.

سے کہا کہ مجھے حقیقت بتاؤ۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ ان میں سے ایک [illegible] تھا۔ [illegible] تھی۔ [illegible] جانے لگا تو کہنے لگا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ مجھے حمل ٹھہر گیا ہے۔ پھر یہ پتا گیا اور مجھے پیش آ گیا تھا۔ پھر یہ دوسرا آدمی میرے پاس آنے لگا۔ میں نہیں جانتی کہ یہ بچہ دونوں میں سے کس کا ہے؟ قائف چپو لے نہ سمایا' حضرت عمر نے لڑکے سے کہا کہ جس کے ساتھ چاہو موالات کرلو۔

[۷۹۹] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ' اَوْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَضٰى اَحَدُهُمَا فِيْ امْرَاَةٍ غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا ' وَذَكَرَتْ اَنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَهَا ' فَوَلَدَتْ لَهٗ اَوْلَادًا فَقَضٰى اَنْ يُّفْدِيَ وَلَدَهٗ بِمِثْلِهِمْ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر یا حضرت عثمان نے اس عورت کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا جس نے ایک آدمی کو دھوکا دیتے ہوئے خود کو آزاد بتا کر اس سے نکاح کرلیا تو بچہ پیدا ہوا' پس فیصلہ فرمایا کہ مرد اپنے بچے کا فدیہ دے کر آزاد کروائے۔

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ وَالْقِيْمَةُ اَعْدَلُ فِيْ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کی قیمت دینا زیادہ مناسب ہے۔

۲۲- بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ مِيْرَاثِ الْوَلَدِ الْمُسْتَلْحَقِ

جولڑکا کسی سے ملایا جائے اس کا وارث ہونا

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يَهْلِكُ وَلَهٗ بَنُوْنَ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمْ قَدْ اَقَرَّ اَبِيْ اَنَّ فُلَانًا ابْنُهٗ اِنَّ ذٰلِكَ النَّسَبَ لَا يَثْبُتُ بِشَهَادَةِ اِنْسَانٍ وَاحِدٍ ' وَلَا يَجُوْزُ اِقْرَارُ الَّذِيْ اَقَرَّ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْ حِصَّتِهٖ مِنْ مَالِ اَبِيْهِ يُعْطٰى الَّذِيْ شَهِدَ لَهٗ قَدْرَ مَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْمَالِ الَّذِيْ بِيَدِهٖ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو فوت ہو جائے اور اس کے کئی بیٹے ہوں' ان میں سے ایک کہے: ابا جان نے اقرار کیا تھا کہ فلاں میرا بیٹا ہے۔ چنانچہ نسب ایک آدمی کی گواہی سے ثابت نہیں ہوتا۔ وہ اقرار کوئی کام نہیں آئے گا ماسوائے اس کے کہ اقرار کرنے والے کو اس کے باپ کے مال سے جو حصہ ملا ہے شہادت کے باعث وہ اسے حصہ دے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اَنْ يَّهْلِكَ الرَّجُلُ وَيَتْرُكَ ابْنَيْنِ لَهٗ وَيَتْرُكَ سِتَّمِائَةِ دِيْنَارٍ ' فَيَاْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ ' ثُمَّ يَشْهَدُ اَحَدُهُمَا اَنَّ اَبَاهُ الْهَالِكَ اَقَرَّ اَنَّ فُلَانًا ابْنُهٗ ' فَيَكُوْنُ عَلَى الَّذِيْ شَهِدَ لِلَّذِيْ اسْتُلْحِقَ مِائَةُ دِيْنَارٍ ' وَذٰلِكَ نِصْفُ مِيْرَاثِ الْمُسْتَلْحَقِ لَوْ لَحِقَ ' وَلَوْ اَقَرَّ لَهُ الْاٰخَرُ اَخَذَ الْمِائَةَ الْاُخْرٰى فَاسْتَكْمَلَ حَقَّهٗ وَثَبَتَ نَسَبُهٗ ' وَهُوَ اَيْضًا

امام مالک نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک آدمی فوت ہو گیا' پیچھے دو بیٹے اور چھ سو دینار چھوڑے۔ ان میں سے ہر ایک کو تین سو دینار مل جائیں گے۔ پھر ان میں سے ایک کہے کہ میرے مرحوم باپ نے اقرار کیا تھا کہ فلاں بھی میرا بیٹا ہے۔ پس گواہی دینے والا اس ملحق کو سو دینار دے۔ یہ اس ملائے گئے کی نصف میراث ہے مگر دوسرا بھی اقرار کر لیتا تو وہ دوسرے ایک سو دینار بھی لیتا' یوں اس کو پورا حق مل جاتا اور اس کا نسب ثابت ہو جاتا۔

Presented by www.ziaraat.com

بِمَنْزِلَةِ الْمَرْاَةِ تُقِرُّ بِالدَّيْنِ عَلٰى اَبِيْهَا ' اَوْ عَلٰى زَوْجِهَا [illegible] عَلَى الْوَرَثَةِ كُلِّهِمْ اِنْ كَانَتِ امْرَاةً وَرِثَتِ النِّصْفَ دَفَعَتْ اِلَى الْغَرِيْمِ ثُمُنَ دَيْنِهٖ ' وَاِنْ كَانَتِ ابْنَةً وَرِثَتِ النِّصْفَ دَفَعَتْ اِلَى الْغَرِيْمِ نِصْفَ دَيْنِهٖ ' عَلٰى حِسَابِ هٰذَا يَدْفَعُ اِلَيْهِ مَنْ اَقَرَّ لَهٗ مِنَ النِّسَاءِ.

اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی عورت اپنے باپ یا بھائی پر قرضے کا [illegible] اگر اس عورت کو میراث کا [illegible] قرض کا آٹھواں حصہ ادا کرے گی اور اگر بیٹی کی صورت میں اسے نصف ترکہ ملتا ہے تو قرض خواہ کو نصف قرض ادا کرے گی جو عورت بھی اقرار کرے اسے اسی حساب سے دینا ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنْ شَهِدَ رَجُلٌ عَلٰى مِثْلِ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْمَرْاَةُ اَنَّ لِفُلَانٍ عَلٰى اَبِيْهِ دَيْنًا اُحْلِفَ صَاحِبُ الدَّيْنِ مَعَ شَهَادَةِ شَاهِدِهٖ ' وَاُعْطِيَ الْغَرِيْمُ حَقَّهٗ كُلَّهٗ ' وَلَيْسَ هٰذَا بِمَنْزِلَةِ الْمَرْاَةِ لِاَنَّ الرَّجُلَ تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ وَيَكُوْنُ عَلٰى صَاحِبِ الدَّيْنِ مَعَ شَهَادَةِ شَاهِدِهٖ اَنْ يَّحْلِفَ وَيَاْخُذَ حَقَّهٗ كُلَّهٗ ' فَاِنْ لَّمْ يَحْلِفْ اَخَذَ مِنْ مِيْرَاثِ الَّذِيْ اَقَرَّ لَهٗ قَدْرَ مَا يُصِيْبُهٗ مِنْ ذٰلِكَ الدَّيْنِ لِاَنَّهٗ اَقَرَّ بِحَقِّهٖ وَاَنْكَرَ الْوَرَثَةُ وَجَازَ عَلَيْهِ اِقْرَارُهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس عورت کی طرح ایک مرد بھی گواہی دے کہ فلاں کا میرے باپ پر قرض ہے تو اس گواہ کے ساتھ قرض خواہ سے قسم لی جائے گی اور قرض خواہ کو اس کا پورا حق دیا جائے گا اور یہاں یہ معاملہ عورت والے کی طرح نہیں ہے کیونکہ آدمی کی شہادت جائز ہے اور قرض خواہ پر ضروری ہے کہ وہ گواہ کی گواہی کے ساتھ قسم کھائے اور اپنا پورا حق لے۔ اگر قسم نہ کھائے تو اقرار کرنے والے کی میراث سے جو اس کے حصے میں آتا ہے وہ قرض وصول کرے کیونکہ اس نے اپنے حق کا اقرار کیا ہے اور دوسرے وارثوں نے انکار کیا ہے اور اس کے اقرار نے اسے جائز کیا ہے۔

۲۳- بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

لونڈیوں کی اولاد کا بیان

[۸۰۰] اَثَرٌ- قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَؤُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ' ثُمَّ يَعْزِلُوْهُنَّ؟ لَا تَاْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا ' فَاعْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ ' اَوِ اتْرُكُوْا.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ لونڈیوں سے صحبت کرتے ہیں اور پھر عزل بھی کرتے ہیں۔ میرے پاس آئندہ جو لونڈی آئی اور اس کے آقا نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کا اقرار کیا تو میں اس اولاد کو ایسے مرد سے ملا دوں گا۔ اب اس کے ساتھ عزل کرنا یا چھوڑ دینا۔

[۸۰۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ ' اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَؤُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ' ثُمَّ يَدَعُوْهُنَّ يَخْرُجْنَ؟ لَا تَاْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا اَنْ قَدْ اَلَمَّ بِهَا اِلَّا قَدْ اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا ' فَاَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ ' اَوْ اَمْسِكُوْهُنَّ.

صفیہ بنت ابوعبید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ لونڈیوں سے صحبت کرتے ہیں اور پھر انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ نکل جائیں۔ آئندہ میرے پاس کوئی لونڈی آئی اور آقا نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کا اقرار کیا تو میں اس عورت کے بچے کو اس مرد کے ساتھ ملا دوں گا' اس کے بعد ایسی عورتوں کو بھیج دینا یا روکے رکھنا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الْاَمْرُ عِنْدَنَا [illegible] يَحْمِلُ مِنْ جِنَايَتِهَا اَكْثَرَ مِنْ قِيْمَتِهَا.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ام الولد کے [illegible] اور جنایت میں اس کی قیمت سے زیادہ رقم بھی نہیں دے گا۔

۲۴ - بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ عِمَارَةِ الْمَوَاتِ

بنجر زمین کو آباد کرنے کا حکم

۶۰۶ - حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ.

قَالَ مَالِكٌ وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلُّ مَا احْتُفِرَ اَوْ اُخِذَ اَوْ غُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنایا تو وہ اسی کی ہے اور کسی زبردستی قبضہ کرنے والے کا اس پر کوئی حق نہیں۔

امام مالک نے فرمایا کہ ''العرق الظالم'' سے مراد ہے جو بغیر حق کے گھڑا کھودے' قبضہ کرے یا درخت لگائے۔

[۸۰۲] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ.

قَالَ مَالِكٌ وَعَلٰى ذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنائے تو وہ اسی کی ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

۲۵ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمِيَاهِ

پانی دینے کا بیان

۶۰۷ - وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ وَمُذَيْنِيبٍ يُمْسَكُ حَتّٰى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ. سنن ابوداؤد (۳۶۳۸) سنن ابن ماجہ (۲۴۸۱)

عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہروز اور مذنیب نالوں کے بارے میں فرمایا کہ ٹخنوں تک ان کا پانی بھر لیا جائے' پھر اونچی جگہ والا نیچی جگہ والے کی طرف پانی چھوڑ دے۔

۶۰۸ - وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ. صحیح البخاری (۲۳۵۳) صحیح مسلم (۳۹۸۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زائد پانی نہ روکا جائے کہ لوگ گھاس سے رک جائیں۔

۶۰۹ - وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُمْنَعُ نَقْعُ بِئْرٍ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کنوئیں کے بچے ہوئے پانی سے نہ روکا جائے۔

۲۶ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمَرْفِقِ

مروّت کا بیان

۶۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا

یحییٰ بن عمارہ مازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ اپنا نقصان کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

صحیح ابن ماجہ (۲۳۴۰)

[illegible]

یَسْمَعَ اَحَدُکُمْ جَارَہٗ خَشَبَۃً یَغْرِزُھَا فِیْ جِدَارِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عَنْھَا مُعْرِضِیْنَ ' وَاللّٰہِ لَاَرْمِیَنَّ بِھَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ.

صحیح البخاری (۲۴۶۳) صحیح مسلم (۴۱۰۶)

سے منع نہ کرے۔ پھر (حضرت ابوہریرہ کہا کرتے کہ آپ اسے کیوں نہیں سنتے۔ خدا کی قسم! میں آپ کو بار بار سناؤں گا۔

[۸۰۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ ' عَنْ اَبِیْہِ ' اَنَّ الضَّحَّاکَ ابْنَ خَلِیْفَۃَ سَاقَ خَلِیْجًا لَّہٗ مِنَ الْعُرَیْضِ ' فَاَرَادَ اَنْ یَّمُرَّ بِہٖ فِیْ اَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ ' فَاَبٰی مُحَمَّدٌ ' فَقَالَ لَہُ الضَّحَّاکُ لِمَ تَمْنَعُنِیْ وَھُوَ لَکَ مَنْفَعَۃٌ تَشْرَبُ بِہٖ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَلَا یَضُرُّکَ؟ فَاَبٰی مُحَمَّدٌ فَکَلَّمَ فِیْہِ الضَّحَّاکُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ' فَدَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّخَلِّیَ سَبِیْلَہٗ. فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَمْنَعُ اَخَاکَ مَا یَنْفَعُہٗ وَھُوَ لَکَ نَافِعٌ تَسْقِیْ بِہٖ اَوَّلًا وَاٰخِرًا ' وَھُوَ لَا یَضُرُّکَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللّٰہِ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰہِ لَیَمُرَّنَّ بِہٖ وَلَوْ عَلٰی بَطْنِکَ ' فَاَمَرَہٗ عُمَرُ اَنْ یَّمُرَّ بِہٖ. فَفَعَلَ الضَّحَّاکُ.

یحییٰ بن عمارہ سے روایت ہے کہ ضحاک بن خلیفہ نے عریض میں ایک نہر نکالی اور چاہا کہ وہ محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزرے۔ محمد نے انکار کیا۔ ضحاک نے ان سے کہا کہ آپ کیوں منع کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں آپ کا فائدہ ہے کہ شروع اور آخر میں آپ کو پانی ملے گا اور نقصان کچھ نہیں۔ محمد نے پھر بھی انکار کیا۔ ضحاک نے حضرت عمر سے بات کی تو حضرت عمر نے محمد بن مسلمہ کو بلا کر فرمایا کہ انہیں نہ روکو۔ محمد نے کہا کہ یہ نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایک مفید کام سے اپنے بھائی کو کیوں روکتے ہو جب کہ وہ تمہارے لیے مفید ہے اور اوّل و آخر میں اپنی زمین کو سیراب کیا کرو گے اور تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا؟ محمد نے کہا کہ خدا کی قسم! ایسا نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم! وہ ضرور گزرے گی خواہ تمہارے پیٹ کے اوپر سے ہو۔ پس حضرت عمر نے اس کے گزرنے کا حکم دیا تو ضحاک نے ایسا ہی کیا۔

[۸۰۴] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' عَنْ عُمَرَ بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ ' عَنْ اَبِیْہِ ' اَنَّہٗ قَالَ کَانَ فِیْ حَائِطِ جَدِّہٖ رَبِیْعٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ' فَاَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنْ یُّحَوِّلَہٗ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِنَ الْحَائِطِ ھِیَ اَقْرَبُ اِلٰی اَرْضِہٖ ' فَمَنَعَہٗ صَاحِبُ الْحَائِطِ ' فَکَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ ذٰلِکَ فَقَضٰی لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ بِتَحْوِیْلِہٖ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی ایک نہر گزرتی تھی۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے رخ تبدیل کر کے باغ کے قریب سے لے جانا چاہا جو ان کی زمین سے قریبی راستہ تھا۔ باغ والے نے منع کیا تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت عمر سے بات کی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے لیے تبدیل کرنے کا فیصلہ ہوگیا۔

٢٧ - بَابُ الْقَضَاءِ فِیْ قَسْمِ الْاَمْوَالِ

مال تقسیم کرنے کا بیان

٦١٢- حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ

ثور بن زید دیلی کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے

Presented by www.ziaraat.com

الدَّيْلِيُّ ' اَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا دَارٍ

تُقُسِّمَ فَهِيَ عَلٰى قَسْمِ الْاِسْلَامِ

فرمایا: جو گھر یا زمین دور جاہلیت میں تقسیم ہوئی وہ جاہلیت کی تقسیم

[۸۰۵] اَثَرٌ - قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِيْمَنْ هَلَكَ ' وَتَرَكَ اَمْوَالًا بِالْعَالِيَةِ ' وَالسَّافِلَةِ اِنَّ الْبُعُلَ لَا يُقْسَمُ مَعَ النَّضْحِ اِلَّا اَنْ تَرْضٰى اَهْلُهُ بِذٰلِكَ ' وَاِنَّ الْبَعْلَ يُقْسَمُ مَعَ الْعَيْنِ اِذَا كَانَ يُشْبِهُهَا ' وَاِنَّ الْاَمْوَالَ اِذَا كَانَتْ بِاَرْضٍ وَاحِدَةٍ الَّذِيْ بَيْنَهُمَا مُتَقَارِبٌ اَنَّهُ يُقَامُ كُلُّ مَالٍ مِنْهَا ' ثُمَّ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ ' وَالْمَسَاكِنُ وَالدُّوْرُ بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ.

[۸۰۵] اثر - یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو فوت ہو جائے اور بارانی و چاہی زمینیں چھوڑے تو بارانی چاہی کے ساتھ نہیں ملائی جائے گی مگر جب کہ ورثاء اس پر رضامند ہوں۔ بارانی کو چشمے والی کے ساتھ تقسیم کر دیں گے جب کہ وہ ایک جیسی ہوں۔ ایک ہی زمین کے قطعات کی قدر و قیمت اگر مختلف ہو تو ہر ایک کی قیمت لگا کر پھر انہیں تقسیم کیا جائے گا۔ اسی طرح رہنے کے گھروں اور مکانوں کا معاملہ ہے۔

۲۸ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي الضَّوَارِيْ وَالْحَرِيْسَةِ

ضواری اور حریسہ کا بیان

[۶۱۳] حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ ' اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ ' فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ ' فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ ' وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا. سنن ابوداؤد (۳۵۷۰)

حرام بن سعد بن محیصہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب کی اونٹنی کسی کے باغ میں داخل ہوئی اور نقصان کیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دن میں حفاظت کرنا باغ والوں کی ذمہ داری ہے اور جو جانور رات کے وقت نقصان کرے تو اس کا مالک تاوان دے۔

[۸۰۶] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ ' اَنَّ رَقِيْقًا لِحَاطِبٍ سَرَقُوْا نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَانْتَحَرُوْهَا ' فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' فَاَمَرَ عُمَرُ كَثِيْرَ بْنَ الصَّلْتِ اَنْ يَقْطَعَ اَيْدِيَهُمْ ' ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَرَاكَ تُجِيْعُهُمْ؟ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَاُغْرِمَنَّكَ غُرْمًا يَشُقُّ عَلَيْكَ ' ثُمَّ قَالَ لِلْمُزَنِيِّ كَمْ ثَمَنُ نَاقَتِكَ؟ فَقَالَ الْمُزَنِيُّ قَدْ كُنْتُ وَاللّٰهِ اَمْنَعُهَا مِنْ اَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ ' فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِهِ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ.

[۸۰۶] اثر - یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ حاطب کے غلاموں نے مزینہ کے ایک آدمی کی اونٹنی چرا کر ذبح کر لی۔ یہ مقدمہ حضرت عمر کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضرت عمر نے کثیر بن صلت کو حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں' پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم انہیں بھوکے رکھتے ہو۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تمہارے اوپر اتنا تاوان ڈالوں گا کہ تم گرانی محسوس کرو گے' پھر مزنی سے فرمایا کہ تمہاری اونٹنی کی قیمت کیا ہوگی؟ مزنی نے کہا: خدا کی قسم! میں نے وہ چار سو درہم میں نہیں دی تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے آٹھ سو درہم دو۔

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ وَلَيْسَ عَلٰى

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک

Presented by www.ziaraat.com

هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَنَا فِيْ تَضْعِيْفِ الْقِيْمَةِ ' وَلٰكِنْ مَضٰى

اس پر عمل نہیں ہے کہ دوگنی قیمت لی جائے بلکہ ہمارے نزدیک

۲۹ - بَابُ الْقَضَاءِ فِيْمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ

جو کسی کے جانور کو نقصان پہنچائے

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ ' اَنَّ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا قَدْرَ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی کے جانور کو نقصان پہنچایا تو نقصان پہنچانے سے قیمت جتنی کم ہوگئی اتنا تاوان دے۔

قَالَ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الْجَمَلِ يَصُوْلُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَخَافُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَيَقْتُلُهُ ' اَوْ يَعْقِرُهُ. فَاِنَّهُ اِنْ كَانَتْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلٰى اَنَّهُ اَرَادَهُ وَصَالَ عَلَيْهِ فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ ' وَاِنْ لَّمْ تَقُمْ لَهُ بَيِّنَةٌ اِلَّا مَقَالَتُهُ ' فَهُوَ ضَامِنٌ لِلْجَمَلِ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اونٹ اگر کسی آدمی پر حملہ کر دے اور وہ اپنی جان کے خوف سے اسے مار دے یا زخمی کر دے۔ اگر اس کے پاس حملہ کرنے کے دو گواہ ہوں تب تو اس پر تاوان نہیں پڑے گا اور اگر اپنی بات پر گواہ پیش نہ کر سکے تو اسے اونٹ کا تاوان دینا ہوگا۔

۳۰ - بَابُ الْقَضَاءِ فِيْمَا يُعْطَى الْعُمَّالَ

کاریگروں کو جو چیزیں دی جاتی ہیں

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِيْمَنْ دَفَعَ اِلَى الْغَسَّالِ ثَوْبًا يَصْبُغُهُ ' فَصَبَغَهُ فَقَالَ صَاحِبُ الثَّوْبِ لَمْ اٰمُرْكَ بِهٰذَا الصِّبْغِ ' وَقَالَ الْغَسَّالُ بَلْ اَنْتَ اَمَرْتَنِيْ بِذٰلِكَ ' فَاِنَّ الْغَسَّالَ مُصَدَّقٌ فِيْ ذٰلِكَ وَالْخَيَّاطُ مِثْلُ ذٰلِكَ وَالصَّائِغُ مِثْلُ ذٰلِكَ ' وَيَحْلِفُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتُوْا بِاَمْرٍ لَا يُسْتَعْمَلُوْنَ فِيْ مِثْلِهٖ ' فَلَا يَجُوْزُ قَوْلُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ' وَلْيَحْلِفْ صَاحِبُ الثَّوْبِ ' فَاِنْ رَدَّهَا وَاَبٰى اَنْ يَّحْلِفَ حَلَفَ الصَّبَّاغُ. قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الصَّبَّاغِ يُدْفَعُ اِلَيْهِ الثَّوْبُ ' فَيُخْطِئُ بِهٖ ' (فَيَدْفَعُهُ اِلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ) حَتّٰى يَلْبَسَهُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ اَنَّهُ لَا غُرْمَ عَلَى الَّذِيْ لَبِسَهُ ' وَيَغْرَمُ الْغَسَّالُ لِصَاحِبِ الثَّوْبِ ' وَذٰلِكَ اِذَا لَبِسَ الثَّوْبَ الَّذِيْ دُفِعَ اِلَيْهِ عَلٰى غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِاَنَّهُ لَيْسَ لَهُ ' فَاِنْ لَبِسَهُ وَهُوَ يَعْرِفُ اَنَّهُ لَيْسَ ثَوْبَهُ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رنگریز کو رنگنے کے لیے کپڑا دیا۔ کپڑے والا کہے کہ میں نے تم سے اس رنگ کے لیے نہیں کہا تھا۔ رنگریز کہے کہ تم نے مجھے اسی رنگ کے لیے کہا تھا۔ رنگریز کو اس میں سچا سمجھا جائے گا اسی طرح درزی اور سنار کا معاملہ ہے وہ اس بات پر قسم کھائیں گے مگر جب کہ ایسی بات کہیں جو دستور کے خلاف ہو تو پھر ان کی بات قابل قبول نہ ہو گی بلکہ کپڑے والے سے قسم لی جائے گی۔ اگر وہ رد کرے اور قسم کھانے سے انکار کرے تو کاریگر سے قسم لی جائے گی۔ امام مالک کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ رنگریز کو ایک کپڑا دیا' اس نے غلطی سے وہ کپڑا دوسرے آدمی کو دے دیا۔ جسے دیا تھا اس نے وہ کپڑا پہن لیا۔ پہننے والے پر کوئی تاوان نہیں۔ دھونے والا کپڑے والے کو تاوان دے۔ یہ اس وقت ہے جب کہ جس نے کپڑا پہنا اور جس کو دیا گیا اس کو یہ علم نہ ہوا ہو کہ کپڑا اس کا نہیں ہے۔ اگر اس نے یہ جانتے ہوئے پہنا کہ کپڑا اس کا نہیں ہے تو تاوان اسی پر ہوگا۔

۳۱ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْحَمَالَةِ

حوالے اور کفالت

Presented by www.ziaraat.com

وَالْحَوْلِ

کا بیان

[illegible]

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يُحِيْلُ الرَّجُلَ عَلَى الرَّجُلِ بِدَيْنٍ لَهُ عَلَيْهِ اَنَّ مُفْلِسَ الَّذِيْ اُحِيْلَ عَلَيْهِ اَوْ مَاتَ فَلَمْ يَدَعْ وَفَاءً فَلَيْسَ لِلْمُحْتَالِ عَلَى الَّذِيْ احْتَالَ شَيْءٌ وَاَنَّهُ لَا يَرْجِعُ عَلٰى صَاحِبِهِ الْاَوَّلِ.

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا الْاَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا.

قَالَ مَالِكٌ فَاَمَّا الرَّجُلُ يَتَحَمَّلُ لَهُ الرَّجُلُ بِدَيْنٍ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ ' ثُمَّ يَهْلِكُ الْمُتَحَمِّلُ ' اَوْ يُفْلِسُ ' فَاِنَّ الَّذِيْ تُحُمِّلَ لَهُ يَرْجِعُ عَلٰى غَرِيْمِهِ الْاَوَّلِ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک اس معاملہ میں کہ ایک آدمی نے دوسرے پر اپنے قرض کا حوالہ کیا اور وہ آدمی جس پر قرض کا حوالہ کیا گیا مفلس ہو گیا یا مر گیا اور کچھ نہیں چھوڑا تو حوالہ لینے والے کا اس پر کچھ بس نہیں رہا اور وہ پہلے قرض کی طرف رجوع نہیں کرے گا۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے دوسرے کے قرض کا ذمہ لیا۔ پھر ذمہ لینے والا مر گیا یا مفلس ہو گیا تو قرض خواہ اپنے پہلے قرض دار کی طرف رجوع کرے۔

٣٢- بَابُ الْقَضَاءِ فِيْمَنِ ابْتَاعَ ثَوْبًا وَبِهٖ عَيْبٌ

جس نے کپڑا خریدا اور اس میں عیب نکل آیا

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ اِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ ثَوْبًا وَبِهٖ عَيْبٌ مِنْ حَرْقٍ ' اَوْ غَيْرِهٖ قَدْ عَلِمَهُ الْبَائِعُ فَشُهِدَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ ' اَوْ اَقَرَّ بِهٖ فَاَحْدَثَ فِيْهِ الَّذِيْ ابْتَاعَهُ حَدَثًا مِنْ تَقْطِيْعٍ يُنْقِصُ ثَمَنَ الثَّوْبِ ' ثُمَّ عَلِمَ الْمُبْتَاعُ بِالْعَيْبِ ' فَهُوَ رَدٌّ عَلَى الْبَائِعِ ' وَلَيْسَ عَلَى الَّذِيْ ابْتَاعَهُ غُرْمٌ فِيْ تَقْطِيْعِهٖ اِيَّاهُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی آدمی دوسرے سے کپڑا خریدے اور اس میں کوئی جلے وغیرہ کا عیب نکل آیا جو بائع کے علم میں ہو۔ پس وہ اس بات کی گواہی دے یا اقرار کرے' پھر مشتری اس میں تحریف کر لے یا کاٹ دے جس سے اس کی قیمت گھٹ جائے اور مشتری کو اس کے بعد عیب کا پتہ لگے تو وہ بائع کو واپس دے سکتا ہے اور خریدار پر کاٹنے وغیرہ کا تاوان نہیں ہے۔

قَالَ وَاِنِ ابْتَاعَ رَجُلٌ ثَوْبًا وَبِهٖ عَيْبٌ مِنْ حَرْقٍ ' اَوْ عَوَارٍ فَزَعَمَ الَّذِيْ بَاعَهُ اَنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ بِذٰلِكَ ' وَقَدْ قَطَعَ الثَّوْبَ الَّذِيْ ابْتَاعَهُ ' اَوْ صَبَغَهُ فَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَنْ يُوْضَعَ عَنْهُ قَدْرُ مَا نَقَصَ الْحَرْقُ ' اَوِ الْعَوَارُ مِنْ ثَمَنِ الثَّوْبِ ' وَيُمْسِكُ الثَّوْبَ فَعَلَ ' وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَغْرَمَ مَا نَقَصَ التَّقْطِيْعُ ' اَوِ الصَّبْغُ مِنْ ثَمَنِ الثَّوْبِ وَيَرُدَّهُ فَعَلَ ' وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ بِالْخِيَارِ ' فَاِنْ كَانَ الْمُبْتَاعُ قَدْ صَبَغَ الثَّوْبَ صِبْغًا يَزِيْدُ فِيْ ثَمَنِهٖ فَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَنْ يُوْضَعَ عَنْهُ قَدْرُ مَا نَقَصَ الْعَيْبُ مِنْ ثَمَنِ الثَّوْبِ ' وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَكُوْنَ شَرِيْكًا لِلَّذِيْ بَاعَهُ

فرمایا کہ اگر آدمی نے کپڑا خریدا جس میں جلنے یا ادھڑنے کا عیب ہے۔ بائع کہے کہ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا اور اس کپڑے کو کاٹ لیا یا رنگ دیا۔ مشتری کو پھر بھی اختیار ہے کہ چاہے تو کپڑا رکھ لے اور جلنے یا ادھڑنے سے جتنی قیمت کم ہوئی وہ وصول کر لے اور کپڑا اپنے پاس رکھے۔ یا چاہے تو کاٹنے اور رنگنے سے قیمت میں جو کمی آئی ہے وہ ادا کر کے کپڑا واپس کر دے یہ اسے اختیار ہے اگر خریدار کے کپڑا رنگنے سے قیمت میں اضافہ ہوا ہے پھر بھی خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے تو عیب سے جتنی قیمت گھٹی ہے وہ وصول کرے اور چاہے کپڑے میں بائع کے ساتھ شریک ہو جائے۔ یعنی یہ دیکھیں گے کہ اس جلے ہوئے یا

Presented by www.ziaraat.com

الثَّوْبَ فَعَلَ وَيَنْظُرُ كَمْ ثَمَنُ الثَّوْبِ وَفِيهِ الْحَرْقُ أَوِ الْعُوَارُ، فَإِنْ كَانَ ثَمَنُهُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَثَمَنُ مَا بِهِ الْعُوَارُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ كَانَا شَرِيكَيْنِ فِي الثَّوْبِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِقَدْرِ حِصَّتِهِ فَمَا نَقَصَ مِنْ ذَلِكَ أَوْ زَادَ الصَّبْغُ فِي ثَمَنِ الثَّوْبِ

ادھڑے ہوئے کپڑے کی قیمت کیا ہے۔ اگر اس کپڑے کی قیمت [illegible] ہو اور رنگنے سے اس کی قیمت پانچ درہم کا اضافہ ہو تو دونوں اس کپڑے میں شریک ہوں گے اور ہر ایک کو اس کے حصے کے مطابق ملے گا۔ پس جو اب اس کے مطابق رنگ کر کپڑے کی قیمت ہوگی۔

۳۳- بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ النِّحَلِ

جو ہبہ جائز نہیں

٦١٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ بَشِيرًا أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا؟ فَقَالَ لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَارْتَجِعْهُ.

حمید بن عبدالرحمن بن عوف اور محمد بن نعمان بن بشیر دونوں سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ ان کے والد ماجد بشیر انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام ہبہ کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو یہی کچھ دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے واپس لے لو۔ ف

صحیح البخاری (۲۵۸۶) صحیح مسلم (۴۱۵۳)

ف: اس حدیث کے پیش نظر امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا مذہب ہے کہ اولاد کے درمیان عدل و مساوات قائم رکھنا واجب ہے۔ جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس حکم کو استحباب پر محمول کرتے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ان کے والد ماجد کو اولاد میں عدل و مساوات کا حکم دینا اور ہبہ کیا ہوا غلام واپس کروانا وجوب کے طور پر نہیں بلکہ بوجہ استحباب تھا۔ امام المسلمین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایسے ہی کچھ فیصلوں کی آڑ لے کر بعض مبتدعین نے آپ کے خلاف طوفان کھڑا کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنی گمراہ گری اور بے راہ روی پر پردہ ڈالنے کے لیے حضرت امام اعظم پر اعتراضات کرنا اپنا محبوب ترین مشغلہ بنایا ہوا ہے۔ امام ابوحنیفہ نے سرکردہ اہل علم اور یگانۂ روزگار علمی ہستیوں کا ایک بورڈ بنا کر قرآن و حدیث کی تعلیمات اور اسلامی احکام کو ان کی صحیح ترین صورت میں منضبط کر کے گمراہ گروں کے سامنے جو سدِ سکندری تعمیر کر دی تھی یہ حضرات اسی دیوار کو گرانے اور اپنی اسلام دشمنی و بے راہ روی کا منہ بولتا ثبوت پیش کرنے میں شب و روز مشغول رہتے ہیں اور ان میں سے ہر ایرا غیرا نتھو خیرا محقق دوراں بن کر اپنے اس سراسر خلافِ دین و دیانت طرزِ عمل کو پیش خویش اسلام کی بہت بڑی خدمت اور ملتِ اسلامیہ کی خیر خواہی کا تقاضا بنائے بیٹھا ہے۔ ان حضرات کا یہ طرزِ عمل بوجوہ خلاف دین و دیانت اور حق و صداقت کے خلاف ہے۔

اوّلاً: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے عدیم المثال علمی کارنامے اور خدمت دین متین کے باعث نبی کریم ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ، سراجِ امتِ محمدیہ، علم شرع کو سب سے پہلے مدوّن کرنے والے، آئمہ مجتہدین میں سب سے پہلے، تابعی، امام المسلمین اور امت محمدیہ کے سوادِ اعظم کے پیشوا ہیں جنہیں اکثر آئمہ و فقہاء ان کی جلالت شان کے پیش نظر امام اعظم کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

ثانیاً: امام اعظم کا زمانہ عہد رسالت سے اتنا قریب ہے کہ ایسا قرب باقی ائمہ مجتہدین کو بھی نصیب نہ ہوا اور محدثین میں سے اصحاب صحاح ستہ کا زمانہ تو تیسری صدی ہجری ہے۔ صحابۂ کرام کی بارگاہوں کے مایۂ ناز تربیت یافتہ تابعین سے وہ حضرات جو آسمانِ علم

Presented by www.ziaraat.com

وعرفان پر شمس وقمر بن کر چمکے اور جنہیں ملت اسلامیہ آج بھی اپنا پیشوا اور علوم دینیہ کا سرچشمہ مانتی ہے وہ حضرات امام اعظم کے

ثالثاً: امام اعظم نے صرف اپنے زور علم ہی سے اجتہاد نہیں کیا بلکہ مختلف علوم وفنون [illegible] کا ایک بورڈ بنایا تھا جن میں علمی فوقیت کے باعث امام اعظم امیر مجلس ہوتے تھے۔ یہ جملہ حضرات ایک مسئلے پر ہر پہلو سے غور کرتے۔ دلائل کی رو سے اس پر تمام حضرات میں بحث ہوتی اور مسئلے کی جس صورت پر سب کا اتفاق ہوتا اسے تحریر کر لیا جاتا تھا۔ پوری امت محمدیہ میں یہ اہتمام کسی بزرگ کے ہاں نظر نہیں آتا۔ اس طرح آپ نے تراسی ہزار مسائل طے فرمائے جن میں سے اڑتیس ہزار کا تعلق عبادات سے ہے اور باقی مسائل معاملات کے متعلق ہیں۔

رابعاً: اہل حق سے چند بزرگوں نے بھی بعض مسائل کے پیش نظر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر تنقید کی ہے اور یہ اس لیے وقوع میں آیا کہ وہ حضرات امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی علمی رفعتوں کو سمجھنے سے قاصر رہ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کے باقی بزرگوں نے ان حضرات کی تنقید کے پیش نظر قطعاً امام اعظم کو مطعون نہیں کیا اور نہ ان تنقید کرنے والے حضرات سے اتفاق کیا' بلکہ علمی انداز میں ایسے بزرگوں کے شبہات کا ازالہ کر دیا کیونکہ ان حضرات کی تنقید بھی بدنیتی کا نتیجہ نہ تھی بلکہ علمی لحاظ سے وہ اسی نتیجے پر پہنچے تھے جب کہ حقیقت نفس الامری تک ان کی رسائی نہیں ہوئی تھی۔ علمی اور روحانی لحاظ سے امت محمدیہ کی مایۂ ناز ہستی اور اپنے دور میں سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان ثابت ہونے والے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں یوں رقمطراز ہیں:

عجب معامله است که امام ابو حنیفه در تقلید سنت ازهمه پیش قدم است و احادیث مرسل رادر رنگ احادیث مسند شایان متابعت میداندو بررائے خود مقدم می دارد وهمچنین قول صحابی رابواسطهٔ شرفِ صحبت خیر البشر علیه و علیهم الصلوات والتسلیمات بررائے خود مقدم می دارد و دیگران نه چنیں اندمع ذلك مخالفاں او را صاحب رائے میداننددو الفاظے که مبنی از سوئے ادب اندباو منتسب می سازند باوجود آنکه همه بمال علم و وفور ورع و تقوی او معترف اند۔ حضرت حق سبحانه و تعالی ایشاں را توفیق دهاد که آزار راس دین و رئیس اهل اسلام را ایذا نکنند۔ **یریدون لیطفوا نور الله بافواههم** جماعه که اکابر دین را اصحاب رائے میدانند اگر ایں اعتقاد دارند که ایشان به رائے خود حکم می کردندو سنت کتاب و سنت نمی نمودند پس سواد

عجیب معاملہ ہے کہ امام ابوحنیفہ سنت کی پیروی میں باقی جملہ آئمہ سے آگے ہیں اور اسی لیے مرسل احادیث کو وہ مسند احادیث کی طرح لائق متابعت جانتے ہیں اور اپنی رائے سے بہرصورت مقدم رکھتے ہیں بلکہ اسی طرح قول صحابی کو صحبت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سے مشرف ہونے کے باعث اپنی ذاتی رائے پر مقدم رکھتے ہیں جب کہ دوسرے ائمہ کرام کے ہاں یہ معاملہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود مخالفین انہیں صاحب رائے جانتے ہیں اور ایسے الفاظ سے انہیں یاد کرتے ہیں جو بے ادبی پر مبنی ہیں حالانکہ وہ سب آپ کے علمی کمال اور ورع و تقویٰ سے مالا مال ہونے کے معترف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو توفیق بخشے کہ وہ دین کے سردار اور اہل اسلام کے پیشوا کو اذیت نہ پہنچائیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں' وہ جماعت جو اکابر دین کو اصحاب رائے جانتی ہے' اگر ان کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ بزرگ اپنی رائے سے حکم لگاتے ہیں اور کتاب وسنت کی پیروی نہیں کرتے تو اس طرح ان کے زعم فاسد سے مسلمانوں کا سوادِ اعظم گمراہ

Presented by www.ziaraat.com

اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشاں ضلال و [illegible] اور بدعتی قرار پاتا ہے بلکہ یہ لوگ دائرہ اسلام ہی سے خارج [illegible] دیا جاتا ہے۔ بعض نیم ملاؤں نے چند حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو ان پر منحصر کرا لیا ہے۔ اس طرح جو باتیں ان کی ذاتی معلومات سے باہر ہیں ان کا انکار کر دیتے ہیں اور جو چیز ان حضرات کے نزدیک ثابت نہیں ہے اس کا انکار کر دیتے ہیں۔

احکام شریعت را منحصر دراں ساختہ اندو ماورائے معلوم خود رانفی می نمایندو آنچہ نزد ایشاں ثابت نشدہ منتفی می سازند۔

(مکتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے اپنے صاحبزادگان یعنی حضرت خواجہ محمد سعید (المتوفی ۱۰۷۰ھ) اور حضرت خواجہ محمد معصوم (المتوفی ۱۰۷۹ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کو پند و نصائح سے نوازتے ہوئے اسی مکتوب گرامی میں یہ بھی فرمایا:

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی مثال امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہے کہ ورع و تقویٰ کی برکت اور سنت کی پیروی کے باعث اجتہاد و استنباط میں اعلیٰ مقام پایا ہے کہ دوسرے لوگوں کا فہم اس کے سمجھنے سے عاجز و قاصر ہے اور ان کے اجتہادی مسائل کو دقت معانی کے سبب کتاب و سنت کے خلاف جانتے ہیں اور انہیں اور ان کے ساتھیوں کو اصحاب رائے شمار کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے علم کی حقیقت اور درایت تک نہ پہنچنے کے باعث ہے اور ان کے فہم پر وہ مطلع نہ ہو سکے۔ دقت فقاہت کے باعث یہ امام شافعی کی فراست کا کرشمہ ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ تمام فقہاء امام ابوحنیفہ کے بال بچے ہیں۔ ان کوتاہ اندیش لوگوں کی جرأت پر افسوس ہے جو اپنے قصور کو دوسرے (امام ابوحنیفہ) کے سر منڈھتے ہیں۔

مثل روح اللہ بمثل امام اعظم کوفی ست رحمۃ اللہ علیہ کہ برکت ورع و تقوی و بدولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگراں در فہم آں عاجز و قاصر اندو مجتہدات اور ابواسطہ دقت معانی مخالف کتاب و سنت دانندو اورا و اصحاب اورا اصحاب رائے پند ارند **کل ذلک لعدم الوصول الی حقیقۃ علمہ و درایتہ وعدم الاطلاع علی فہمہ** وفراست امام شافعی بکر شمہ از دقت فقہاہت او **علیہ الرضوان** دریافت کہ گفت **الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفۃ** وائے از جرا تہائے قاصر نظراں کہ قصورِ خودرا بدیگر نسبت نمایند(ایضاً)۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جہاں علومِ عقلیہ و نقلیہ میں درجہ کمال رکھتے تھے وہاں آپ کا روحانی مقام بھی اتنا بلند ہے کہ اہل کمال نے انہیں طریقت میں امام و مجتہد اور میدانِ مکاشفہ میں شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۳۸ھ) سے بلند پایا قرار دیتے ہوئے رئیس المکاشفین کے لقب سے یاد کیا ہے۔ جتنے شرعی معاملات کو کشفی نظر سے دیکھ کر انہوں نے ظاہر فرمایا اور کشف کے ذریعے جتنے سربستہ راز کھولے جو کتاب و سنت سے بال برابر بھی متصادم نہیں ہیں ان کے لحاظ سے دیکھئے تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پوری امت محمدیہ میں اپنی مثال آپ ہیں کہ یہ اجازت و سعادت آپ کے حصے میں آئی۔ انہوں نے حضرت امام اعظم اور حنفی مذہب کو کشفی نظر سے کیا پایا؟ خود مجدد اعظم ہی کے لفظوں میں ملاحظہ فرمائیے:

بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ میشود کہ [illegible] بغیر کسی تکلف اور تعصب کے شائبہ کے یہ کہا جا سکتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نورانیت این مذہب حنفی بنظر کنشفی در رنگ
[illegible]
سائر مذاہب متمیز است و در استنباط طریق
علیحدہ دارد وایں معنی مبنی از حقیقت
است۔(ایضاً)

کہ اس مذہب حنفی کی نورانیت کشف کی نظر سے ایک بہت
[illegible]
فروع میں دوسرے تمام مذاہب سے ممتاز ہے اور استنباط
مسائل میں اس کا طریقہ ہی نرالا ہے اور یہ اس کے حقیقت پر
مبنی ہونے کی دلیل ہے۔

اجتہادی مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دیگر آئمہ کی نسبت کتاب وسنت کی تعلیمات سے زیادہ قریب ہیں۔ اکابر دین و ملت نے اسی حقیقت کے پیش نظر آپ کو امام اعظم کے لقب سے یاد کیا ہے۔ اہل حق کے دیگر آئمہ مجتہدین اور ان کے پیروکار اکثر فقہاء ومحدثین نے امام ابوحنیفہ کو فقہ کا بانی اور کشور اجتہاد کا فرمانروا تسلیم کر کے آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ امت محمدیہ کی ایسی عدیم المثال اور سرمایۂ افتخار ہستی پر زبان طعن کھولنے سے پہلے معترض کو اپنے ورع وتقویٰ، علم وعرفان اور اتباع واذناب کی پونجی کا جائزہ لے لینا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ آخر وہ ہے کس شمار میں؟

چلی ہی آتی ہیں شوق میں یاں زباں پہ بے اختیار باتیں
سکوت نخوت بھی مسکرا دے سنے جو دیوانہ وار باتیں

[۸۰۷] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ غِنًى بَعْدِيْ مِنْكِ، وَلَا اَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِيْ مِنْكِ، وَاِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَاحْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ، وَاِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ، وَاِنَّمَا هُمَا اَخَوَاكِ وَاُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ اِنَّمَا هِيَ اَسْمَاءُ فَمَنِ الْاُخْرٰى؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ. ذُوْ بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ اُرَاهَا جَارِيَةً.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے غابہ میں انہیں کھجور کے چند درخت ہبہ کیے جن سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے میری بیٹی! دوسرا کوئی نہیں جس کا اپنے بعد غنی ہونا مجھے تم سے زیادہ پسند ہو اور اپنے بعد مجھے کسی کی مفلسی تمہاری سے زیادہ گراں نہیں۔ میں نے تمہیں کچھ درخت دیئے تھے جن سے بیس وسق کھجوریں آتی تھیں۔ اگر تم نے ان پر قبضہ کیا ہوتا تو تمہارے ہو جاتے۔ اب وہ میراث کا مال ہے اور تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ پس سارے مال کو اللہ کی کتاب کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ ابا جان! مال خواہ کتنا ہی زیادہ ہوتا میں چھوڑ دیتی لیکن میری بہن تو صرف حضرت اسماء ہیں، دوسری کون ہے؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے اور میرے خیال میں وہ لڑکی ہے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی یعنی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ ان کی بردہ محترمہ یعنی حضرت حبیبہ بنت خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے جو بچہ پیدا ہوگا اسے بھی لڑکی سمجھنا چاہیے۔ حضرت ابوبکر کی یہ کرامت ہے کہ ان بچے کے متعلق بتایا کہ لڑکی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں بچے کے متعلق علم رکھتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی کا حصہ ہے جو اس نے اپنے لیے مخصوص کر رکھا ہے۔ اس علم کی پانچ باتیں ہیں جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔ اس روایت سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ غیوب خمسہ کی ایک نوع کسی عالم مافی الارحام سے پہلے حصہ پروردگار عالم نے حضرت ابوبکر صدیق کو بھی مرحمت فرمایا تھا۔ حالانکہ یہ نبی نہیں تھے۔ دریں حالات حضرات انبیائے کرام اور خصوصاً سید الانبیاء والمرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰت والتسلیمات کو تو علیٰ قدر مراتب ان غیوب خمسہ سے یقیناً درجہا زیادہ حصہ ملا ہوگا چونکہ قرآن وحدیث کے واضح نصوص اس پر قائم ہیں لہٰذا مسلمانوں کے ناجی گروہ یعنی حضرات اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے۔

بعض مبتدعین زمانہ جو مسلمانی کا دعویٰ کرنے کے باوجود حضرات انبیائے کرام واولیائے عظام کی عداوت میں مغلوب الحال ہوئے پھرتے ہیں انہیں اہل حق سے اس عقیدے میں اتفاق نہیں بلکہ ان کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا بالاتفاق کافر ومشرک اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان کے نزدیک اہل حق تو سرے سے مسلمان ہی نہیں رہے بلکہ مسلمان تو وہ حضرات ہیں جو ہمہ وقت ایسا کارنامہ سرانجام دیتے ہوں کہ جس نبی کا کلمہ پڑھیں اس کی توہین وتنقیص کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ بہرحال غیوب خمسہ کے متعلق پروردگار عالم نے یوں فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ. (۳۴:۳۱)

بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔

اور دوسرے مقام پر خدائے علیم وخبیر نے یوں فرمایا ہے:

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ. (۵۹:۶)

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں انہیں وہی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتا گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر اور خشک مگر وہ روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

اس مفاتح الغیب والی آیت میں پروردگار عالم نے بتایا کہ لوح محفوظ میں سب کچھ لکھا ہوا ہے اور لوح محفوظ کے متعلق بتایا کہ وہ چھپی ہوئی چیز نہیں بلکہ مخلوق کے بعض افراد پر ظاہر، روشن اور بیان کرنے والی ہے۔ جن فرشتوں یا انسانوں کے خاص افراد پر وہ ظاہر اور روشن ہے یا جن سے وہ بیان کرتی ہے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مندرجات لوح محفوظ کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ اعلام علم کائنات ہے جو پروردگار عالم کی طرف سے بعض مخبین کو مرحمت فرما دیا جاتا ہے۔ عارف کامل، مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے فرمایا ہے:

لوح محفوظ است پیش اولیا — آنچہ محفوظ است محفوظ از خطا

سورۂ لقمان کی مذکورہ بالا آیت متعلقہ غیوب خمسہ کی تفسیر میں فخر سلاطین ہند یعنی سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے امت محمدیہ کے لیے فتاویٰ عالمگیری جیسی عدیم المثال یادگار چھوڑی، ان کے استاد محترم حضرت علامہ احمد جیون امیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۳۰ھ) فرماتے ہیں:

Presented by www.ziaraat.com

ولک ان تقول ان علم الساعة هذه الخمسة ان

اور تم کہہ سکتے ہو کہ ان پانچ چیزوں کا علم کسی کو نہیں مگر

[illegible]

الخبیر (مرقات ج ۸ ص ۳۷۰)

ے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خبر یعنی بتانے والا ہے۔

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث کی تشریح بیان کرتے ہوئے برصغیر پاک و ہند کے عظیم محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) نے یوں غیوب خمسہ کے بارے میں اسلامی عقیدے کی وضاحت فرمائی ہے:

مراد آنست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچکس اینہا اندا ندو آنہا از امور غیب اند کہ جز خدا کسے آنرا اند اند مگر آنکہ وے تعالیٰ از خود کسے رابد انا ند بوحی و الہام۔

مراد یہ ہے کہ بغیر خدا کے بتائے عقل کے زور سے کوئی انہیں نہیں جان سکتا اور یہ غیب کی باتوں سے ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا مگر جس کو خود اللہ تعالیٰ ہی وحی یا الہام کے ذریعے بتادے۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۴۴)

معلوم ہوا کہ عقل کے زور یا حساب وغیرہ کے ذریعے سے انسان کو ان پانچ چیزوں کا علم نہیں ہوتا لیکن اس بات کی ہرگز کوئی تصریح نہیں ملتی کہ اللہ تعالیٰ ان کا علم کسی کو مطلقاً دیتا ہی نہیں ہے۔ قرآن مجید و احادیث مطہرہ کے اندر ایسے بے شمار واقعات موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کو ان کا علم عطا فرمایا۔ تفصیل کی گنجائش نہیں محض چند اشاروں پر اکتفا کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

قربِ قیامت کے وقت حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ صور پھونکنے کا حکم دے گا جس کے باعث انہیں قیامت کا علم ہو جائے گا اگرچہ چند لمحے پہلے ہی سہی۔ نبی کریم ﷺ نے میدان بدر میں معرکہ آرائی ہونے سے ایک روز پہلے کفار قریش کے سرداروں کے متعلق اپنے اصحاب کو بتایا کہ فلاں اس جگہ گرے گا اور فلاں یہاں پچھاڑا جائے گا۔ اگلے روز اسی طرح ہوا جو آپ نے فرمایا تھا۔ یہ ''بای ارض تموت'' کی خبر ہے اور وہ ''علم الساعة'' کی۔ چونکہ زیر بحث حدیث علم مافی الارحام کے متعلق ہے لہٰذا اسی کے متعلق چند اشارے کر کے اس حاشیے کو ختم کرتا ہوں۔ قرآن کریم نے حضرت جبرئیل کا بیان یوں نقل فرمایا۔ ''لاهب لک غلاما زکیا'' تاکہ تجھے پاک بیٹا دے دوں۔ حضرت عیسیٰ ابھی شکم مادر میں بھی نہیں پہنچے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو بتادیا اور ان کی معرفت حضرت مریم کو بھی۔ اسی طرح فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق بتایا اور فرشتے کی معرفت حضرت زکریا علیہ السلام کو۔ اسی طرح حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی بشارت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی۔ مشہور حدیث ہے کہ بچہ جب شکم مادر میں چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو ایک فرشتہ آ کر اس کی پیشانی پر چار باتیں لکھ جاتا ہے۔ (۱) اس کی عمر (۲) اس کا رزق (۳) جنتی ہے یا جہنمی (۴) لڑکی ہے یا لڑکا۔ غور فرمایئے کہ اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے جس بچے کی طرف بھیجا اس کے بارے میں قبل از وقت کیسے اہم ترین امور کا علم دے کر بھیجا اور جواب بھی ان کے بارے میں شک کرے تو کم از کم اسے مرتے وقت ضرور یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے متعلق حضرت عزرائیل علیہ السلام کو ''بای ارض تموت'' کا علم دیا ہوا ہے یا نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم واحکم

[۸۰۸] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْحَلُوْنَ

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو کوئی چیز ہبہ کرتے ہیں اور اسے اپنے پاس روکے رکھتے ہیں۔ اگر

Presented by www.ziaraat.com

اَبْنَاءَهُمْ نُحَلًا ' ثُمَّ يُمْسِكُوْنَهَا؟ فَاِنْ مَاتَ ابْنُ اَحَدِهِمْ قَالَ مَالِيْ بِيَدِيْ لَمْ اُعْطِهِ اَحَدًا ' وَاِنْ مَاتَ هُوَ قَالَ هُوَ لِابْنِيْ قَدْ كُنْتُ اَعْطَيْتُهُ اِيَّاهُ مِنْ نَحْلٍ يَنْحَلُهُ فَلَمْ يَخْرُجْ اَمْرُ هٰذِهِ النِّحَلِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِنْ مَاتَ لِوَرَثَتِهِ فَهِيَ بَاطِلٌ

بیٹا فوت ہو جائے تو کہتے ہیں کہ مال میرے قبضے میں ہے میں کسی کو نہیں دوں گا اور اگر باپ فوت ہو جائے تو کہتا ہے کہ یہ میرے بیٹے کا ہے میں نے اسے دیا تھا۔ آخر یہ عطیہ وراثت کا حصہ بن جاتا ہے اور جب تک اس کا قبضہ نہ ہو جائے یہ عطیہ باطل ہوگا

۳۴- بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَطِيَّةِ

جو عطیہ جائز نہیں ہے

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنْ اَعْطٰى اَحَدًا عَطِيَّةً لَا يُرِيْدُ ثَوَابَهَا فَاَشْهَدَ عَلَيْهَا ' فَاِنَّهَا ثَابِتَةٌ لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا اِلَّا اَنْ يَمُوْتَ الْمُعْطِيْ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهَا الَّذِيْ اُعْطِيَهَا ' قَالَ وَاِنْ اَرَادَ الْمُعْطِيْ اِمْسَاكَهَا بَعْدَ اَنْ اَشْهَدَ عَلَيْهَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ اِذَا قَامَ عَلَيْهِ بِهَا صَاحِبُهَا اَخَذَهَا.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو ثواب کی نیت سے کسی کو عطیہ دے اور اس پر لوگوں کو گواہ بنا لے تو وہ معطیٰ لہٗ کے لیے ثابت ہو جائے گا جب کہ وہ معطی کی موت سے پہلے عطیہ پر قبضہ کر لے۔ فرمایا کہ معطی اگر گواہ بنانے کے بعد عطیہ کو روکنا چاہے تو اسے یہ حق نہیں۔ معطیٰ لہٗ جب چاہے اسے لے سکتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ اَعْطٰى عَطِيَّةً ' ثُمَّ نَكَلَ الَّذِيْ اَعْطَاهَا فَجَاءَ الَّذِيْ اُعْطِيَهَا بِشَاهِدٍ يَشْهَدُ لَهٗ اَنَّهٗ اَعْطَاهُ ذٰلِكَ عَرْضًا كَانَ ' اَوْ ذَهَبًا ' اَوْ وَرِقًا ' اَوْ حَيَوَانًا اُحْلِفَ الَّذِيْ اُعْطِيَ مَعَ شَهَادَةِ شَاهِدِهٖ ' فَاِنْ اَبٰى الَّذِيْ اُعْطِيَ اَنْ يَحْلِفَ حَلَفَ الْمُعْطِيْ ' وَاِنْ اَبٰى اَنْ يَحْلِفَ اَيْضًا اَدّٰى اِلَى الْمُعْطٰى مَا ادَّعٰى عَلَيْهِ اِذَا كَانَ لَهٗ شَاهِدٌ وَاحِدٌ ' فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ شَاهِدٌ فَلَا شَيْءَ لَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے عطیہ دیا اور پھر دینے سے انکار کر دیا۔ معطیٰ لہٗ دینے کا گواہ لے آیا۔ عطیہ خواہ سامان ہو یا سونا چاندی اور جانور وغیرہ تو گواہ کی گواہی کے ساتھ معطیٰ لہٗ سے قسم لی جائے گی۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کرے تو معطی سے قسم لی جائے گی اور اگر یہ بھی قسم کھانے سے انکار کرے تو مدعی کو وہی کچھ دیا جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا اور اس پر ایک گواہ رکھتا ہو۔ اگر اس کا گواہ ایک بھی نہ ہو تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ اَعْطٰى عَطِيَّةً لَا يُرِيْدُ ثَوَابَهَا ' ثُمَّ مَاتَ الْمُعْطِيْ فَوَرَثَتُهٗ بِمَنْزِلَتِهٖ ' وَاِنْ مَاتَ الْمُعْطِيْ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَ الْمُعْطٰى عَطِيَّتَهٗ ' فَلَا شَيْءَ لَهٗ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اُعْطِيَ عَطَاءً لَمْ يَقْبِضْهُ ' فَاِنْ اَرَادَ الْمُعْطِيْ اَنْ يُّمْسِكَهَا ' وَقَدْ اَشْهَدَ عَلَيْهَا حِيْنَ اَعْطَاهَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ اِذَا قَامَ صَاحِبُهَا اَخَذَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے ثواب کی نیت سے عطیہ دیا پھر معطی فوت ہو گیا تو وارث اس کے قائم مقام ہوں گے۔ اگر معطیٰ لہٗ کے عطیہ پر قبضہ کرنے سے پہلے معطی فوت ہوا تو اسے کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اس نے عطیہ پر قبضہ نہیں کیا تھا۔ اگر معطی عطیہ کو روکنا چاہے جب کہ دینے کے گواہ موجود ہوں تو اسے کوئی حق نہیں رہا۔ معطیٰ لہٗ جب چاہے لے سکتا ہے۔

۳۵- بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْهِبَةِ

ہبہ کا حکم

[۸۰۹] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ** ' عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ' عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ الْمُرِّيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ ' اَوْ عَلٰى وَجْهِ صَدَقَةٍ ' فَاِنَّهٗ لَا يَرْجِعُ فِيْهَا ' وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرٰى اَنَّهٗ اِنَّمَا اَرَادَ بِهَا الثَّوَابَ فَهُوَ عَلٰى هِبَتِهٖ يَرْجِعُ فِيْهَا اِذَا

ابوغطفان بن طریف مری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے صلہ رحمی یا صدقہ کے طور پر کوئی چیز ہبہ کی تو اسے واپس نہیں لے سکتا۔ جس نے بدلے کی نیت سے کوئی چیز ہبہ کی تو جب اس کی مرضی نہ رہے واپس لے سکتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

لَمْ يُرْضَ مِنْهَا.

[illegible]

الْمَوْهُوبُ لَهُ لِلثَّوَابِ بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ ' فَإِنْ عَلِمَ الْمَوْهُوبُ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ صَاحِبَهَا قِيمَتَهَا لَمْ يَقْضِهَا.

موہوب لہ کے پاس نقصان ہو جائے یا اس میں کمی بیشی آ جائے تو دینے والا موہوب لہ سے بقیہ کی رقم یا کمی کی قیمت لے سکتا ہے۔

٣٦- بَابُ الْاِعْتِصَارِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ میں رجوع کرنے کا بیان

قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ الْأَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ أَنَّ كُلَّ مَنْ تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ بِصَدَقَةٍ قَبَضَهَا الْاِبْنُ ' أَوْ كَانَ فِي حُجْرِ أَبِيهِ ' فَأَشْهَدَ لَهُ عَلَى صَدَقَتِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْتَصِرَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جس نے اپنے بیٹے کو کوئی چیز بطور صدقہ دی جس پر بیٹے نے قبضہ کر لیا یا وہ گود میں ہے اور باپ نے صدقہ کے گواہ بنا لیے تو اب اسے کوئی چیز واپس لینے کا حق نہیں رہا کیونکہ صدقہ کی چیز کو واپس نہیں لیا جاتا۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِيمَنْ نَحَلَ وَلَدَهُ نُحْلًا ' أَوْ أَعْطَاهُ عَطَاءً لَيْسَ بِصَدَقَةٍ إِنَّ لَهُ أَنْ يَعْتَصِرَ ذٰلِكَ مَا لَمْ يَسْتَحْدِثِ الْوَلَدُ دَيْنًا يُدَايِنُهُ النَّاسُ بِهِ وَيَأْمَنُونَهُ عَلَيْهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْعَطَاءِ الَّذِي أَعْطَاهُ أَبُوهُ ' فَلَيْسَ لِأَبِيهِ أَنْ يَعْتَصِرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِ الدُّيُونُ ' أَوْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ ابْنَهُ ' أَوِ ابْنَتَهُ فَتَنْكِحُ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ ' وَإِنَّمَا تَنْكِحُهُ لِغِنَاهُ ' وَلِلْمَالِ الَّذِي أَعْطَاهُ أَبُوهُ ' فَيُرِيدُ أَنْ يَعْتَصِرَ ذٰلِكَ الْأَبُ ' أَوْ يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ قَدْ نَحَلَهَا أَبُوهَا النُّحْلَ إِنَّمَا يَتَزَوَّجُهَا وَيَرْفَعُ فِي صَدَاقِهَا لِغِنَاهَا وَمَالِهَا ' وَمَا أَعْطَاهَا أَبُوهَا ' ثُمَّ يَقُولُ الْأَبُ أَنَا أَعْتَصِرُ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَعْتَصِرَ مِنِ ابْنِهِ ' وَلَا مِنِ ابْنَتِهِ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ' إِذَا كَانَ عَلَى مَا وَصَفْتُ لَكَ.

اور انہوں نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جو کوئی چیز اپنے بیٹے کو بخوشی دے جو بطور صدقہ نہ دی ہو تو اسے رجوع کرنے کا حق ہے جب تک بیٹا اس بھروسے کے ساتھ قابض ہو کر لوگوں کے ساتھ اس کا لین دین نہ کرے اور لوگ یہ جانتے ہوں کہ یہ اسے اس کے باپ نے دی ہے۔ اب باپ اس میں سے کوئی چیز نہیں لے سکتا جب کہ اس پر قرضے بھی ہوں یا کوئی اپنے بیٹے یا بیٹی کو عطیہ دے۔ پھر کوئی عورت اس سے نکاح کرے اور وہ اس کے باپ کے مال کی وجہ سے نکاح کرے کہ مال دار ہو گیا ہے۔ اب باپ اسے واپس لینا چاہے۔ یا کسی نے ایک عورت سے شادی کی جس کو اس کے باپ نے مال ہبہ کیا۔ اس نے اس عورت سے شادی کی اور بڑھ چڑھ کر مہر دیا کہ اس مال کی وجہ سے وہ عورت مال دار ہے جو اس کے باپ نے دیا تھا۔ پھر باپ کہے کہ میں واپس لیتا ہوں' تو مذکورہ حالات میں وہ اپنے بیٹے اور اپنی بیٹی سے واپس نہیں لے سکتے۔

٣٧- بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْعُمْرَى

عمریٰ کا بیان

٦١٥- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمْرَى لَهُ ' وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا ' لَا تَرْجِعُ إِلَى

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی کو عمریٰ دے اور اس کے وارثوں کے لیے تو اب لینے والا دینے والے کو کبھی واپس نہیں دے گا کیونکہ اس نے جب چیز دے دی تو اس میں وراثت

Presented by www.ziaraat.com

الَّذِي اَعْطَاهَا اَبَدًا لِاَنَّهُ اَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ جاری ہوگئی۔

[٨١١] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا الدِّمَشْقِيَّ يَسْاَلُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعُمْرٰى وَمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهَا، فَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَا اَدْرَكْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ عَلٰى شُرُوطِهِمْ فِي اَمْوَالِهِمْ وَفِيمَا اُعْطُوا.

سے عمریٰ کے متعلق پوچھا کہا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ میں نے تو مالی میں (لوگوں) کو ان کی شرطیں پوری کرتے پایا ہے اور عطیات میں بھی۔

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ وَعَلٰى ذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ الْعُمْرٰى تَرْجِعُ اِلَى الَّذِي اَعْمَرَهَا اِذَا لَمْ يَقُلْ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ عمریٰ دینے والے کی طرف لوٹتا ہے جبکہ اس نے یہ نہ کہا ہو کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لیے ہے۔

[٨١١] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَرِثَ مِنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ دَارَهَا قَالَ وَكَانَتْ حَفْصَةُ قَدْ اَسْكَنَتْ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ بِنْتُ زَيْدٍ قَبَضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْمَسْكَنَ وَرَاٰى اَنَّهُ لَهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کو حضرت حفصہ بنت عمر کا گھر ورثے میں ملا۔ فرمایا کہ حضرت حفصہ عمر بھر رہنے کے لیے حضرت زید بن خطاب کی بیٹی کو دے گئی تھیں۔ جب بنت زید کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر نے اس گھر پر قبضہ کرلیا اور اسے اپنا سمجھا۔

٣٨ - بَابُ الْقَضَاءِ فِي اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیز کا بیان

٦١٦ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ. قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا.

صحیح البخاری (٢٤٢٩) صحیح مسلم (٤٤٧٣)

یزید مولیٰ منبعث نے حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر ایک آدمی نے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کا ظرف اور بندھن پہچان لو پھر ایک سال تک لوگوں میں بیان کرو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو دے دو ورنہ خود رکھ لو۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے۔ عرض کی اور گم شدہ اونٹ؟ فرمایا: تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا مشکیزہ اور توشہ دان اس کے پاس ہے پانی پیے گا' درختوں کے پتے کھائے گا' یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے گا۔

[٨١٢] اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلَ قَوْمٍ بِطَرِيقِ الشَّامِ، فَوَجَدَ

معاویہ بن عبداللہ بن بدر جہنی نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ شام کے راستے میں جب وہ ایک منزل پر اترے تو انہیں ایک تھیلی ملی جس میں اسی دینار تھے۔ انہوں نے حضرت

Presented by www.ziaraat.com

صُرَّةٌ فِيهَا ثَمَانُونَ دِينَارًا ، فَذَكَرَهَا لِعُمَرَ بْنِ [illegible] وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ [illegible] السُّنَّةُ فَشَأْنَكَ بِهَا.

عمر سے ذکر کیا تو حضرت عمر نے ان سے فرمایا: مسجدوں کے [illegible] چاہو کرو۔

[٨١٣] أَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقْطَةً ، فَجَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ لَهُ إِنِّي وَجَدْتُ لُقَطَةً ، فَمَاذَا تَرَى فِيهَا ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَرِّفْهَا. قَالَ قَدْ فَعَلْتُ ، قَالَ زِدْ ، قَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا أُمُرُّكَ أَنْ تَأْكُلَهَا ، وَلَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْخُذْهَا.

نافع سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو پڑی ہوئی پیڑی تو وہ حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور کہا کہ مجھے پڑی ہوئی چیز ملی ہے اس کا حکم بتایئے؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے اس سے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کرو۔ عرض کی: میں کر چکا۔ فرمایا کہ اور کرو عرض کی اور بھی کر چکا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں کھانے کا حکم نہیں دوں گا۔ اگر تم چاہتے تو نہ لیتے۔ ف

ف: بہتر تو یہی ہے کہ کسی کا پڑا ہوا مال نہ اٹھایا جائے بلکہ اس کی اطلاع قریبی تھانے میں کر دی جائے۔ اگر اٹھالیا ہے تو اس کی تشہیر کی جائے۔ آج کل اخبارات کے ذریعے خوب تشہیر ہوتی ہے۔ پوری کوشش کی جائے کہ مال مالک تک پہنچ جائے اور اٹھانے والے کی اپنی نیت نہ بگڑنے پائے کیونکہ اس نے بہت بڑی ذمہ داری کا بوجھ خود اپنے سر پر اٹھالیا ہے۔ اب جلد از جلد سبک دوش ہونے کی کوشش کرے۔

٣٩- بَابُ الْقَضَاءِ فِي اسْتِهْلَاكِ الْعَبْدِ اللُّقْطَةَ

غلام نے اگر لقطے کو خرچ کر دیا

قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَبْدِ يَجِدُ اللُّقْطَةَ فَيَسْتَهْلِكُهَا قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ الْأَجَلَ الَّذِي أُجِّلَ فِي اللُّقْطَةِ ، وَذَلِكَ سَنَةٌ أَنَّهَا فِي رَقَبَتِهِ ، إِمَّا أَنْ يُعْطِيَ سَيِّدُهُ ثَمَنَ مَا اسْتَهْلَكَ غُلَامُهُ ، وَإِمَّا أَنْ يُسَلِّمَ إِلَيْهِمْ غُلَامَهُ ، وَإِنْ أَمْسَكَهَا حَتَّى يَأْتِيَ الْأَجَلُ الَّذِي أُجِّلَ فِي اللُّقْطَةِ ، ثُمَّ اسْتَهْلَكَهَا ، كَانَتْ دَيْنًا عَلَيْهِ يُتْبَعُ بِهِ وَلَمْ تَكُنْ فِي رَقَبَتِهِ ، وَلَمْ يَكُنْ عَلَى سَيِّدِهِ فِيهَا شَيْءٌ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ غلام اگر لقطہ پائے اور اسے خرچ کر دے لقطہ کی مدت یعنی ایک سال پورا ہونے سے پہلے تو یہ اس کی گردن پر ہے خواہ اس کا آقا اس چیز کی قیمت دے جو غلام نے خرچ کر دی یا غلام کو ان کے سپرد کر دے۔ اگر غلام نے لقطہ کی مدت یعنی ایک سال پورا ہو جانے کے بعد اسے خرچ کیا تو وہ آزاد ہونے تک اس پر قرض رہے گا۔ اس سے پہلے اس پر یا اس کے آقا پر کچھ واجب الادا نہیں۔

٤٠- بَابُ الْقَضَاءِ فِي الضَّوَالِّ

گم ہو جانے والے جانور کا بیان

[٨١٤] أَثَرٌ - مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَجَدَ بَعِيرًا بِالْحَرَّةِ فَعَقَلَهُ ، ثُمَّ ذَكَرَهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُعَرِّفَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ لَهُ

سلیمان بن یسار کو ثابت بن ضحاک انصاری نے بتایا کہ انہیں حرہ کے مقام پر ایک اونٹ ملا تو اس کا گھٹنا باندھ دیا اور حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ تین مرتبہ اس کا اعلان کرو۔ حضرت ثابت عرض گزار ہوئے کہ میں اپنی کھیتی میں بہت مشغول

Presented by www.ziaraat.com

ثَابِتٌ إِنَّهُ قَدْ شَغَلَنِي عَنْ ضَيْعَتِي ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَرْسِلْهُ

ہوں۔حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اس جگہ پہنچا دو جہاں یہ پایا

٦١٧ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ [illegible] سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ.

صحیح مسلم (٤٤٨٥)

حاکی عنہ نے فرمایا: جب کہ وہ کعبے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ جو گم شدہ چیز لے وہ خود گم کردہ راہ ہے۔

[٨١٥] أَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ كَانَتْ ضَوَالُّ الْإِبِلِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِبِلًا مُؤَبَّلَةً تُنَاتَجُ لَا يَمَسُّهَا أَحَدٌ ، حَتَّى إِذَا كَانَ زَمَانُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَمَرَ بِتَعْرِيفِهَا ، ثُمَّ تُبَاعُ فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا أُعْطِيَ ثَمَنَهَا.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر کے زمانے میں گم شدہ اونٹ چھوڑ دیئے جاتے تھے۔اونٹنیاں بچے جنا کرتیں اور کوئی انہیں ہاتھ نہیں لگاتا تھا۔جب حضرت عثمان کا زمانہ آیا تو حکم دیا کہ وہ بتائے جائیں اور انہیں بیچ دیا گیا۔جب کسی کا مالک آیا تو اسے قیمت دے دی گئی۔

٤١ - بَابُ صَدَقَةِ الْحَيِّ عَنِ الْمَيِّتِ

زندہ اگر مردے کی طرف سے صدقہ خیرات کرے

٦١٨ - حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ ، فَحَضَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا أَوْصِ ، فَقَالَتْ فِيمَ أُوصِي إِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ ، فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ. فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا ، لِحَائِطِ سَمَّاهُ.

سنن نسائی (٣٦٥٢)

شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت سعد بن عبادہ نکلے اور مدینہ منورہ میں ان کی والدۂ محترمہ کا آخری وقت آ گیا۔ان سے وصیت کرنے کے لیے کہا گیا تو فرمایا: میں کس چیز کی وصیت کروں جب کہ مال تو سعد کا ہے۔وہ حضرت سعد کی واپسی سے پہلے وفات پا گئیں۔جب حضرت سعد بن عباہ واپس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو حضرت سعد عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو انہیں فائدہ پہنچے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔چنانچہ حضرت سعد نے کہا کہ فلاں فلاں باغ میری والدہ ماجدہ کی طرف سے صدقہ ہیں۔

٦١٩ - وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا ، وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ. أَفَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ.

صحیح البخاری (٢٧٦٠) صحیح مسلم (٢٣٢٣ - ٢٣٢٤ - ٤١٩٦)

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں گزارش کی کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا' اگر وہ کلام کرتیں تو کچھ خیرات کرتیں' کیا میں ان کی طرف سے خیرات کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ف

ف: ایصالِ ثواب کے جواز میں اس کے علاوہ بھی متعدد احادیث موجود ہیں۔جس طرح زندوں کو حسنِ سلوک کی ضرورت ہے مردے ان سے بھی زیادہ ضرورت مند ہیں کیونکہ جب انہیں نیکیوں کی قدر معلوم ہوئی تو نیکی کرنے کا وقت گزر چکا۔اب تو انہیں صرف

Presented by www.ziaraat.com

وہی نیکی ملے گی جو صدقۂ جاریہ کی صورت کے اندر اس دنیا میں چھوڑ گئے یا لواحقین سے جو بھی اس دارالعمل میں رہتے ہوئے صدقہ و خیرات کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں لکھوانے کا کلمہ پڑھ کر اس کا ثواب ان کے لئے پہنچانے کا اہتمام ہوتا رہے۔ ایک ایک نیکی کے لیے وہ کیسی کیسی آس لگائے رکھتے ہوں گے؟ کیسی حسرت سے ایک ایک کا منتظر ہوں گے؟

ایصالِ ثواب ایک بہت بڑا کارِ ثواب ہے جس کے لیے کیا جاتا ہے اگر یہ بظاہر دنیا سے ایصالِ ثواب کے ساتھ نہیں بھی ہوتا تو بھی یہ اس لائق ہے کہ کیا جائے کیونکہ اس کے لیے ایصالِ ثواب کرنے والے کی نیت ہی بہتر و پاکیزہ ہو جاتی ہے کیونکہ بالفعل اس کی دعا اپنی برزخی زندگی اپنے خالق و مالک کے قرب خاص میں مہمانوں کی طرح گزار رہے ہوں گے۔ جہاں ان کی ہر دعا نجات کی ضامن ہے۔ وہاں ان حضرات کے لیے ایصالِ ثواب کرنے والے کی یہی آرزو ہوتی ہے کہ پروردگار عالم اسے بھی اپنے پیاروں کے چاہنے والوں میں شمار فرمالے **وما ذلک علی اللہ بعزیز۔**

دوسری طرف اپنے والدین، بہن بھائی اور بیٹا بیٹی وغیرہ لواحقین کے لیے ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے صلہ رحمی اور باہمی ہمدردی کے تقاضے پورے ہوتے ہیں۔ اگر آج کوئی تساہل یا اغماض کا شکار ہو کر اپنے لواحقین کو چند نیکیوں سے محروم رکھتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بھی اسی صورت حال سے دوچار ہونے والا ہے۔ آج نہیں تو کل اس کے سامنے بھی یہی حالات پیش آئیں گے جب کہ اس کی نیکیوں کا دفتر عمل بھی لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا۔ ترس کھانے والوں پر ترس کھایا جائے گا اور جو آج اپنے لواحقین پر بھی ترس نہیں کھاتے ان پر ترس کھانے والے ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے کیونکہ ''**لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس**'' جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں فرماتا:

جس کو غمِ جہاں میں بھی یاد رہے غمِ بیکساں
میری طرف سے ہمنشیں جا کر اسے سلام دے

ایصالِ ثواب سے بعض حضرات کو آج کل ایک چڑ سی ہوگئی ہے کہ وہ اس سے بڑی حد تک دور رہتے اور دوسروں کو طرح طرح کے بہانے اور سہارے تلاش کر کے روکنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ ان کا یہ طرز عمل اور انداز فکر یقیناً ان لوگوں کے مفاد میں نہیں کہا جا سکتا جو اس دار فانی کو چھوڑ کر عالم جاودانی میں جا پہنچے ہیں۔ ایسے حضرات کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ دوسری جانب ایصال ثواب کو نام و نمائش کا ذریعہ بنا لینا بھی قطعاً درست نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے اموات کے کچھ بھی پلے نہیں پڑتا اور شہرت کے لیے ایصال ثواب کرنے والا بھی ثواب کی جگہ گناہ ہی کماتا ہے۔ بعض جگہ قرآن خوانی کرنے والے حضرات سب یا اکثر بلند آواز سے پڑھتے ہیں حالانکہ جب ایک شخص بھی بلند آواز سے تلاوت کرے تو حاضرین کے لیے اس کا سننا واجب ہو جاتا ہے اگر نہیں سنیں گے تو سب گنہگار ہوں گے یوں تلاوت کرنے والے گناہ کا ارتکاب کر کے گھر لوٹے تو اموات کو ثواب کہاں سے ملے گا جب کہ صاحبِ خانہ اور پڑھنے والے سب گناہ کے مرتکب ہوئے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے مواقع پر سب اس طرح تلاوت کریں کہ دوسرے کے کانوں تک آواز نہ جائے اور پڑھنا خلوص نیت سے ہو جس میں کسی طمع یا معاوضے کا دخل نہ ہو۔ غرضیکہ ہر کام حدودِ شرعیہ کے اندر ہونا چاہیے تاکہ ثواب کی امید ہو سکے اور اموات کو فائدہ پہنچ سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٦٢٠- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ تَصَدَّقَ عَلَى أَبَوَيْهِ بِصَدَقَةٍ فَهَلَكَا، فَوَرِثَ ابْنُهُمَا الْمَالَ وَهُوَ نَخْلٌ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ قَدْ أُجِرْتَ فِي

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ بنی حارث بن خزرج سے ایک انصاری نے اپنے والدین کو صدقہ دیا وہ دونوں فوت ہو گئے تو ان کا بیٹا ہی مال کا وارث بنا اور وہ کھجور کے درخت تھے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ تمہیں اپنے

Presented by www.ziaraat.com

صَدَقَتِکَ ، وَخُذْهَا بِمِیْرَاثِکَ.

صدقے کا ثواب مل گیا' اب اسے میراث میں لے لو۔

۳۷- کِتَابُ الْوَصِیَّةِ

وصیت کا بیان

۱- بَابُ الْاَمْرِ بِالْوَصِیَّةِ

وصیت کا حکم

۶۲۱- **حَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ یُوْصِی فِیْهِ ، یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَکْتُوْبَةٌ؟ صحیح البخاری (۲۷۳۰) صحیح مسلم (۱۶۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو یہ حق نہیں ہے کہ جس کے پاس کوئی ایسی چیز یا معاملہ ہو جس میں وصیت کرنا ضروری ہو اور وصیت لکھے بغیر دو راتیں بھی گزارے۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَیْهِ عِنْدَنَا ، اَنَّ الْمُوْصِیَ اِذَا اَوْصٰی فِیْ صِحَّتِهٖ ، اَوْ فِیْ مَرَضِهٖ بِوَصِیَّةٍ فِیْهَا عَتَاقَةُ رَقِیْقٍ مِنْ رَقِیْقِهٖ ، اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ فَاِنَّهٗ یُغَیِّرُ مِنْ ذٰلِکَ مَا بَدَا لَهٗ ، وَیَصْنَعُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ حَتّٰی یَمُوْتَ. وَاِنْ اَحَبَّ اَنْ یَّطْرَحَ تِلْکَ الْوَصِیَّةَ وَیُبْدِلَهَا ، فَعَلَ ، اِلَّا اَنْ یُّدَبِّرَ مَمْلُوْکًا. فَاِنْ دَبَّرَ فَلَا سَبِیْلَ اِلٰی تَغْیِیْرِ مَا دَبَّرَ ، وَذٰلِکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَیْءٌ یُوْصِی فِیْهِ ، یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَکْتُوْبَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ آدمی بحالت صحت یا مرض جب کوئی وصیت کرے مثلاً غلام آزاد کرنے کی یا کوئی اور تو جب وہ چاہے اس میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے اور اپنی موت تک اس میں تصرف کر سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی جگہ کوئی اور وصیت کر دے ماسوائے غلام مدبر کرنے کے۔ مدبر کرنے کے بعد اب اسے بدل نہیں سکتا اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لیے یہ لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز ہو اور وہ بغیر وصیت لکھے دو راتیں بھی گزارے۔

قَالَ مَالِکٌ فَلَوْ کَانَ الْمُوْصِیْ لَا یَقْدِرُ عَلٰی تَغْیِیْرِ وَصِیَّتِهٖ وَلَا مَا ذُکِرَ فِیْهَا مِنَ الْعَتَاقَةِ ، کَانَ کُلُّ مُوْصٍ قَدْ حَبَسَ مَالَهُ الَّذِیْ اَوْصٰی فِیْهِ مِنَ الْعَتَاقَةِ وَغَیْرِهَا ، وَقَدْ یُوْصِی الرَّجُلُ فِیْ صِحَّتِهٖ ، وَعِنْدَ سَفَرِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر موصی اپنی وصیت کو بدلنے پر قادر نہ ہوتا اور نہ عتاق میں جس کا ذکر کیا گیا تو ہر موصی کا مال جس کی اس نے عتاق وغیرہ میں وصیت کی رکا رہتا حالانکہ آدمی اپنی صحت اور سفر میں بھی وصیت کرتا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ فَالْاَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِیْ لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ اَنَّهٗ یُغَیِّرُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ غَیْرَ التَّدْبِیْرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اس حکم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وصیت میں جو چاہے تبدیلی کر سکتا ہے ماسوائے مدبر کے۔

۲- بَابُ جَوَازِ وَصِیَّةِ الصَّغِیْرِ وَالضَّعِیْفِ وَالْمُصَابِ وَالسَّفِیْهِ

کمزور' کم سن' مجنون اور بے وقوف کی وصیت

[۸۱۶] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ اَبِیْهِ ، اَنَّ عَمْرَو ابْنَ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قِیْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّ هَاهُنَا غُلَامًا یَفَاعًا

ابوبکر بن حزم نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک غسانی لڑکا قریب البلوغ ہے جو ابھی بالغ نہیں ہوا اور اس کے وارث شام

Presented by www.ziaraat.com

لَمْ يَحْتَلِمْ مِنْ غَسَّانَ، وَوَارِثُهُ بِالشَّامِ، وَهُوَ ذُوْ مَالٍ، [illegible] فَقَالَ فَأَوْصَى لَهَا بِثُلُثِ حُشَمِهِ، قَالَ عُمَرُ وَبِئْسَ مَا صَنَعَ ذٰلِكَ الْمَالُ يَذْهَبُ بِرِزْمِهِ، وَابْنَةُ عَمِّهِ الَّتِي أَوْصَى لَهَا هِيَ أُمُّ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ.

میں ہیں، وہ مال دار ہے اور یہاں ایک چچازاد بہن کے سوا اس کا [illegible] لیے وصیت کر [illegible] ہوا کہ اس نے مال کی وصیت [illegible] اس کو برا سمجھا [illegible] کہ مال میں ہزار [illegible] چچا [illegible] اس کی چچازاد بہن جس کے لیے وصیت کی تھی وہ عمر بن سلیم کی والدہ تھیں۔

[۸۱۷] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ غُلَامًا مِنْ غَسَّانَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِيْنَةِ، وَوَارِثُهُ بِالشَّامِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ فُلَانًا يَمُوْتُ اَفَيُوْصِيْ؟ قَالَ فَلْيُوْصِ.

ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ ایک غسانی لڑکا مدینہ منورہ میں فوت ہونے لگا اور اس کے وارث شام میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر ہوا اور کہا گیا کہ فلاں مرنے لگا ہے، کیا وہ وصیت کرے؟ فرمایا کہ وصیت کرے۔

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ الْغُلَامُ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ، اَوِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، قَالَ فَاَوْصٰى بِبِئْرِ جُشَمٍ فَبَاعَهَا اَهْلُهَا بِثَلَاثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ.

یحییٰ بن سعید نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ وہ لڑکا دس یا بارہ سال کا تھا، کہا کہ اس نے بئر جشم کی وصیت کی۔ لوگوں نے اسے تیس ہزار درہم میں فروخت کیا۔

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الضَّعِيْفَ فِيْ عَقْلِهٖ، وَالسَّفِيْهَ وَالْمُصَابَ الَّذِيْ يُفِيْقُ اَحْيَانًا تَجُوْزُ وَصَايَاهُمْ، اِذَا كَانَ مَعَهُمْ مِنْ عُقُوْلِهِمْ مَا يَعْرِفُوْنَ مَا يُوْصُوْنَ بِهٖ، فَاَمَّا مَنْ لَيْسَ مَعَهٗ مِنْ عَقْلِهٖ مَا يَعْرِفُ بِذٰلِكَ، مَا يُوْصِيْ بِهٖ، وَكَانَ مَغْلُوْبًا عَلٰى عَقْلِهٖ فَلَا وَصِيَّةَ لَهٗ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے کہ ضعیف العقل، پاگل اور وہ مجنوں جس کو کبھی کبھی افاقہ ہو جائے، ان کی وصیت بھی جائز ہے جب کہ انہیں کچھ نہ کچھ عقل ہو اور اتنا جانیں کہ کیا وصیت کی ہے اور جس کو اتنی عقل بھی نہ ہو کہ کیا وصیت کی ہے اور اس کی عقل جاتی رہی ہو تو اس کی وصیت نہیں ہے۔

۳- بَابُ الْوَصِيَّةِ فِي الثُّلُثِ لَا تَتَعَدّٰى

تہائی سے زیادہ مال کی وصیت نہ کرے

۶۲۲- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِيْ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى، وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ، اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا. فَقُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ، اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سال میری سخت بیماری کے دوران رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے اتنی تکلیف ہے جو حضور ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں مالدار آدمی ہوں اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ نصف؟ فرمایا: نہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تہائی اور تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ انہیں کنگال چھوڑنے سے بہتر ہے

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَاُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ ' فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً ' وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ ' اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ ' لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ' اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

صحیح البخاری (۱۲۹۵) صحیح مسلم (٤١٨٥)

کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور تم جو کچھ رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے پھر تم نیک اعمال کرو گے جن سے تمہارے درجات اور رفعت میں اضافہ ہوگا' شاید چھوڑے جاتے تو کچھ لوگ تم سے نفع پاتے اور لوگوں کو تم سے نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت پوری فرما اور انہیں واپس نہ لوٹا لیکن حضرت سعد بن خولہ کا صدمہ جو مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو ان کا افسوس رہا۔

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهٖ لِرَجُلٍ ' وَيَقُوْلُ غُلَامِيْ يَخْدُمُ فُلَانًا مَا عَاشَ ثُمَّ هُوَ حُرٌّ ' فَيُنْظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَيُوْجَدُ الْعَبْدُ ثُلُثَ مَالِ الْمَيِّتِ. قَالَ فَاِنَّ خِدْمَةَ الْعَبْدِ تُقَوَّمُ ' ثُمَّ يَتَحَاصَّانِ يُحَاصُّ الَّذِيْ اُوْصِيَ لَهٗ بِالثُّلُثِ بِثُلُثِهٖ ' وَيُحَاصُّ الَّذِيْ اُوْصِيَ لَهٗ بِخِدْمَةِ الْعَبْدِ بِمَا قُوِّمَ لَهٗ مِنْ خِدْمَةِ الْعَبْدِ ' فَيَاْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ خِدْمَةِ الْعَبْدِ ' اَوْ مِنْ اِجَارَتِهٖ ' اِنْ كَانَتْ لَهٗ اِجَارَةٌ بِقَدْرِ حِصَّتِهٖ ' فَاِذَا مَاتَ الَّذِيْ جُعِلَتْ لَهٗ خِدْمَةُ الْعَبْدِ مَا عَاشَ عَتَقَ الْعَبْدُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو دوسرے کے لیے تہائی مال کی وصیت کرے اور کہے کہ میرا یہ غلام فلاں کی زندگی بھر خدمت کرے گا پھر یہ آزاد ہے تو دیکھیں گے کہ اگر اس غلام کی قیمت تہائی مال نکلے تو غلام کی خدمت کی قیمت لگائیں گے اور اس غلام میں حصہ رکھ لیں گے جس کے لیے مال کی وصیت کی ہے اور ایک تہائی حصہ اس کا ہوگا جس کے لیے خدمت کی وصیت کی ہے۔ اس کا حصہ خدمت کی قیمت کے مطابق ہوگا۔ اس کے بعد دونوں شخص غلام کی خدمت یا کمائی سے اپنا اپنا حصہ لیا کریں گے اور جب وہ شخص فوت ہو جائے جس کے لیے خدمت کی وصیت کی تھی تو غلام آزاد ہو جائے گا۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الَّذِيْ يُوْصِيْ فِيْ ثُلُثِهٖ فَيَقُوْلُ لِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا ' وَلِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا ' يُسَمِّيْ مَالًا مِنْ مَالِهٖ ' فَتَقُوْلُ وَرَثَتُهٗ قَدْ زَادَ عَلٰى ثُلُثِهٖ ' فَاِنَّ الْوَرَثَةَ يُخَيَّرُوْنَ بَيْنَ اَنْ يُعْطُوْا اَهْلَ الْوَصَايَا وَصَايَاهُمْ ' وَيَاْخُذُوْا جَمِيْعَ مَالِ الْمَيِّتِ وَبَيْنَ اَنْ يُقْسِمُوْا لِاَهْلِ الْوَصَايَا ثُلُثَ مَالِ الْمَيِّتِ ' فَيُسَلِّمُوْا اِلَيْهِمْ ثُلُثَهٗ ' فَتَكُوْنُ حُقُوْقُهُمْ فِيْهِ اِنْ اَرَادُوْا بَالِغًا مَا بَلَغَ. صحیح البخاری (۱۲۹۵)

امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ جس نے تہائی مال کی وصیت کی اور کہے کہ اتنا مال فلاں کے لیے ہے اور اتنا فلاں کے لیے۔ وارث کہیں کہ یہ تو تہائی سے زیادہ ہو گیا۔ دریں حالات ورثاء کو اختیار ہے کہ وصیت والوں کو ان کی وصیتیں ادا کر دیں اور میت کا سارا مال خود لے لیں یا اہل وصایا کے درمیان میت کا تہائی مال تقسیم ہو جائے گا' لہٰذا تہائی ان کے سپرد کر دیں تا کہ وہ اپنے حصوں کے مطابق تقسیم کر لیں' خواہ حصہ کہیں تک پہنچے۔

٤- بَابُ اَمْرِ الْحَامِلِ وَالْمَرِيْضِ وَالَّذِيْ

حاملہ' مریض اور جو میدان جنگ میں ہو اسے

Presented by www.ziaraat.com

يَحْصُرُ الْقِتَالَ فِيْ اَمْوَالِهِمْ

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي [illegible] وَفِي قَسْمِهِ فِي [illegible] وَمَا يَحُوْزُ لَهَا إِذَا الْحَامِلُ كَالْمَرِيْضِ فَإِذَا كَانَ الْمَرَضُ الْخَفِيْفُ غَيْرُ الْمَخُوْفِ عَلٰى صَاحِبِهِ، فَإِنَّ صَاحِبَهُ يَصْنَعُ فِيْ مَالِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِذَا كَانَ الْمَرَضُ الْمَخُوْفُ عَلَيْهِ، لَمْ يَجُزْ لِصَاحِبِهِ شَيْءٌ إِلَّا فِيْ ثُلُثِهِ.

قَالَ وَكَذٰلِكَ الْمَرْاَةُ الْحَامِلُ اَوَّلُ حَمْلِهَا بِشْرٌ وَسُرُوْرٌ، وَلَيْسَ بِمَرَضٍ وَلَا خَوْفٍ، لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ﴾ (هود:۷۱) وَقَالَ ﴿حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّا اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (الاعراف:۱۸۹)، فَالْمَرْاَةُ الْحَامِلُ اِذَا اَثْقَلَتْ لَمْ يَجُزْ لَهَا قَضَاءٌ اِلَّا فِيْ ثُلُثِهَا، فَاَوَّلُ الْاِتْمَامِ سِتَّةُ اَشْهُرٍ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾ (البقرہ:۲۳۳) وَقَالَ ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ (الاحقاف:۱۵) فَاِذَا مَضَتْ لِلْحَامِلِ سِتَّةُ اَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ حَمَلَتْ لَمْ يَجُزْ لَهَا قَضَاءٌ فِيْ مَالِهَا اِلَّا فِي الثُّلُثِ.

اپنے کتنے مال کا اختیار ہے؟

[illegible] کا خطرہ نہ ہو تو آدمی اپنے مال میں جس طرح چاہے تصرف کرے اور جب مرض خطرناک ہو تو تہائی مال سے زیادہ میں تصرف کرنا جائز نہیں۔

فرمایا کہ حاملہ شروع میں جب خوش وخرم اور تندرست رہے اور اسے کوئی مرض یا خوف نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی'' اور فرمایا ہے: ''جب اسے ہلکا سا پیٹ رہ گیا تو اسے لیے پھرتی رہی۔ پھر جب بوجھ محسوس ہوا تو دونوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ ضرور تو ہمیں جیسا چاہے بچہ دے گا تو بے شک ہم شکرگزار ہوں گے'' پس عورت کا حمل جب وزنی ہو جائے تو اسے تہائی سے زیادہ مال میں تصرف جائز نہیں اور پہلا دور چھ ماہ پر مکمل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں'' اور فرمایا ہے: ''اور اسے اٹھائے پھرنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہے'' لہٰذا جب حاملہ کو چھ مہینے ہو جائیں یعنی حمل ٹھہرے ہوئے تو اب اس کے لیے تہائی مال سے زیادہ میں تصرف کرنا جائز نہیں رہا۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَحْصُرُ الْقِتَالَ اَنَّهٗ اِذَا زَحَفَ فِي الصَّفِّ لِلْقِتَالِ، لَمْ يَجُزْ لَهٗ اَنْ يَّقْضِيَ فِيْ مَالِهٖ شَيْئًا اِلَّا فِي الثُّلُثِ، وَاَنَّهٗ بِمَنْزِلَةِ الْحَامِلِ وَالْمَرِيْضِ الْمَخُوْفِ عَلَيْهِ مَا كَانَ بِتِلْكَ الْحَالِ.

امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو میدان کارزار میں صف بستہ ہو وہ بھی اپنے مال کے تہائی سے زیادہ میں تصرف نہیں کر سکتا، وہ اس وقت حاملہ اور خوف والے مریض کی طرح ہے جب تک کہ اس حال میں رہے۔

۵- بَابُ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ وَالْحِيَازَةِ

وارث کے لیے وصیت کرنا اور اسے کچھ مال دے دینا

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّهَا مَنْسُوْخَةٌ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿اِنْ تَرَكَ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت: ''اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ

Presented by www.ziaraat.com

خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ (البقرة: ۱۸۰) نَسَخَهَا

[illegible]

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا [illegible]

الْمَيِّتِ لَا اخْتِلَافَ فِيهَا أَنَّهُ لَا يَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يُجِيزَ لَهُ ذَلِكَ وَرَثَةُ الْمَيِّتِ، وَأَنَّهُ إِنْ أَجَازَ لَهُ بَعْضُهُمْ وَأَبَى بَعْضٌ جَازَ لَهُ حَقُّ مَنْ أَجَازَ مِنْهُمْ، وَمَنْ أَبَى أَخَذَ حَقَّهُ مِنْ ذَلِكَ.

داروں کے لیے' یہ تقسیم میراث کی ان آیتوں سے منسوخ ہے جو

[illegible]

شدہ سنت سے ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں مگر جب کہ ورثاء اجازت دیں اور اگر بعض اس کے لیے اجازت دیں اور بعض اجازت نہ دیں تو اجازت دینے والوں کے حق سے دینا جائز ہوگا اور انکار کرنے والے اس سے اپنا حق لے لیں۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ فِي الْمَرِيضِ الَّذِي يُوصِي فَيَسْتَأْذِنُ وَرَثَتَهُ فِي وَصِيَّتِهِ وَهُوَ مَرِيضٌ لَيْسَ لَهُ مِنْ مَالِهِ إِلَّا ثُلُثُهُ، فَيَأْذَنُونَ لَهُ أَنْ يُوصِيَ لِبَعْضِ وَرَثَتِهِ بِأَكْثَرَ مِنْ ثُلُثِهِ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا فِي ذَلِكَ، وَلَوْ جَازَ ذَلِكَ لَهُمْ صَنَعَ كُلَّ وَارِثٍ ذَلِكَ، فَإِذَا هَلَكَ الْمُوصِي أَخَذُوا ذَلِكَ لِأَنْفُسِهِمْ وَمَنَعُوهُ الْوَصِيَّةَ فِي ثُلُثِهِ وَمَا أُذِنَ لَهُ بِهِ فِي مَالِهِ.

امام مالک کو وصیت کرنے والے مریض کے متعلق فرماتے ہوئے سنا جو مرض کی حالت میں اپنے وارثوں سے وصیت کی اجازت لے جب کہ اسے تہائی سے زیادہ مال کا اختیار نہیں' پس وہ اجازت دے دیں کہ بعض وارثوں کے لیے تہائی سے زیادہ کی وصیت کر دی جائے تو انہیں رجوع کرنے کا اختیار نہیں رہے گا۔ اگر ان کے لیے یہ جائز ہوتا تو ہر وارث ایسا ہی کرتا کہ جب موصی فوت ہو جاتا تو مال کو خود لے لیتا اور تہائی سے زیادہ کا انکار کر دیتے جس کی اس کے مال میں خود اجازت دی ہوتی۔

قَالَ فَأَمَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ وَرَثَتَهُ فِي وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا لِوَارِثٍ فِي صِحَّتِهِ فَيَأْذَنُونَ لَهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَلْزَمُهُمْ وَلِوَرَثَتِهِ أَنْ يَرُدُّوا ذَلِكَ إِنْ شَاؤُوا، وَذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ صَحِيحًا كَانَ أَحَقَّ بِجَمِيعِ مَالِهِ، يَصْنَعُ فِيهِ مَا شَاءَ، إِنْ شَاءَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ جَمِيعِهِ خَرَجَ، فَيَتَصَدَّقُ بِهِ، أَوْ يُعْطِيهِ مَنْ شَاءَ، وَإِنَّمَا يَكُونُ اسْتِئْذَانُهُ وَرَثَتَهُ جَائِزًا عَلَى الْوَرَثَةِ إِذَا أَذِنُوا لَهُ حِينَ يُحْجَبُ عَنْهُ مَالُهُ، وَلَا يَجُوزُ لَهُ شَيْءٌ إِلَّا فِي ثُلُثِهِ، وَحِينَ هُمْ أَحَقُّ بِثُلُثَيْ مَالِهِ مِنْهُ، فَذَلِكَ حِينَ يَجُوزُ عَلَيْهِمْ أَمْرُهُمْ وَمَا أَذِنُوا لَهُ بِهِ، فَإِنْ سَأَلَ بَعْضُ وَرَثَتِهِ أَنْ يَهَبَ لَهُ مِيرَاثَهُ حِينَ تَحْضُرُهُ الْوَفَاةُ فَيَفْعَلُ، ثُمَّ لَا يَقْضِي فِيهِ الْهَالِكُ شَيْئًا، فَإِنَّهُ رَدٌّ عَلَى مَنْ وَهَبَهُ إِلَّا أَنْ يَقُولَ لَهُ الْمَيِّتُ فُلَانٌ لِبَعْضِ وَرَثَتِهِ ضَعِيفٌ، وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ تَهَبَ لَهُ مِيرَاثَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. فَإِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ إِذَا سَمَّاهُ

فرمایا: اگر کوئی صحت کی حالت میں اپنے وارثوں سے اجازت لے اور وہ اسے اجازت دے دیں۔ یہ ان پر لازم نہیں آئے گی اور وارث جب چاہیں اس سے پھر سکتے ہیں اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ آدمی تندرست ہے تو اپنے سارے مال میں تصرف کر سکتا ہے' جو چاہے کرے' اگر چاہے تو سارے مال کو لٹا دے' خیرات کر دے' کسی کو دے چھوڑے' وارثوں سے اجازت لینا تو تب ہے جب اسے مال پر اختیار نہ رہے اور اس کے لیے صرف تہائی جائز رہ گیا ہو اور دو تہائی کا حق وارثوں کا ہو تو وہ اجازت دے سکتے ہیں۔ اگر مریض نے اپنے وارث سے کہا کہ تم اپنا حصہ میراث مجھے ہبہ کر دو۔ اس نے ہبہ کر دیا۔ مریض نے اس میں تصرف نہ کیا اور فوت ہو گیا تو وہ حصہ اسی طرح وارث کا ہو جائے گا۔ ہاں اگر میت ایک وارث سے کہے کہ فلاں وارث کمزور ہے تم اپنا حصہ اسے ہبہ کر دو۔ وہ ہبہ کرے تو درست ہے۔ اگر وارث اپنا حصہ مرنے والے ہی کو ہبہ کر دے۔ مرنے والے نے

Presented by www.ziaraat.com

الْمَيِّتُ لَهُ ، قَالَ وَإِنْ وَهَبَ لَهُ مِيرَاثَهُ ، ثُمَّ أَنْفَقَ الْهَالِكُ [illegible] إِلَيْهِ مَا بَقِيَ بَعْدَ وَفَاةِ الَّذِي أَعْطَاهُ

اس میں سے کچھ کسی کو دلا دیا' جو باقی بچا وہ اسی وارث کا ہے۔ [illegible] دینے والے کی وفات کے بعد باقی مال پہنچ کرنے والے کی طرف لوٹایا جائے گا۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ فِيمَنْ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ فَذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَعْطَى بَعْضَ وَرَثَتِهِ شَيْئًا ، لَمْ يَقْبِضْهُ فَأَبَى الْوَرَثَةُ أَنْ يُجِيزُوا ذَلِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرْجِعُ إِلَى الْوَرَثَةِ مِيرَاثًا عَلَى كِتَابِ اللَّهِ ، لِأَنَّ الْمَيِّتَ لَمْ يُرِدْ أَنْ يَقَعَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فِي ثُلُثِهِ ، وَلَا يُحَاصُّ أَهْلُ الْوَصَايَا فِي ثُلُثِهِ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ.

امام مالک سے سنا کہ اس نے وصیت کی۔ پھر بتایا کہ اس نے ایک وارث کو کوئی چیز دی تھی لیکن اس نے قبضہ نہ کیا۔ ورثاء نے اس کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تو وہ وارثوں کا ہوگا اللہ کی کتاب کے مطابق کیونکہ میت نے تہائی میں سے اس کے اندر کچھ نہیں ڈالا اور نہ اہل وصیت کو تہائی مال سے کوئی علیحدہ حصہ دیا۔

٦- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤَنَّثِ مِنَ الرِّجَالِ وَمَنْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ

نامرد کا بیان اور لڑکے کا وارث کون ہے؟

٦٢٣- حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا ، فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ.

صحيح البخاري (٤٣٢٤) صحيح مسلم (٥٦٥٤)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک مخنث حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا تو اس نے حضرت عبداللہ بن ابو امیہ سے کہا اور رسول اللہ ﷺ سن رہے تھے کہ اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر آپ لوگوں کو فتح دی تو میں تمہیں بنت غیلان دکھاؤں گا' جو آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مخلوق تمہارے پاس نہ آیا کرے۔ ف

ف: جب نبی کریم ﷺ نے اس مخنث کے بارے میں فرمادیا کہ یہ گھروں میں نہ آیا کرے جس نے ایک عورت کی خوبصورتی کا ذکر کر دیا تھا تو اس کی روشنی میں ہمیں غور کرنا چاہیے کہ گھروں میں غیر محرم مردوں کا آنا جانا اور عورتوں کا غیر محرموں کے اندر بازاروں اور دفتروں وغیرہ میں جانا کتنی قباحت کا حامل ہوگا؟ نسلیں خراب ہونا' اخلاقی قدروں کا پامال ہونا اور خاندانی خصائص کا مٹنا اسی بے راہ روی اور نفسانی زاویہ نظر کی وجہ سے ہے۔ عورت ایک جنس عزیز اور انسانیت کی کان ہے' جو ماں' بہن اور بیٹی کے روپ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مائیں ہی تو قوم کے لیے سپوت جنتی ہیں اور اسلام کے رنگ میں رنگنے کے بعد اپنے بچوں کو معاشرے اور ملک وملت کے سپرد کرتی ہیں۔ قوم کو بنانے کے لیے عورت جیسی متاع عزیز کی عفت کو محفوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ ماں کا دودھ اور اس کی پرورش بچے کی ساری زندگی کے اندر وہی عمل دخل ہے جو جسم کے اندر روح کا مقام ہے۔ ملت اسلامیہ کو ایسے بچوں کی اشد ضرورت ہے جو علوم دینیہ کے زیور سے آراستہ اور اعلائے کلمۃ الحق کے جذبے سے سرشار ہوں تاکہ کشتی ملت کو منجدھار سے نکال کر ساحل مراد پر لگا سکیں اور ایسے بچے وہی مسلمان عورتیں جن سکتی ہیں جو عفت مآب اور اسلامی غیرت وحمیت کے مجسمے ہوں گی' مسلمانان عالم کا قافلہ آج اسی صورت اپنی عظمت رفتہ کو حاصل کرنے کی جانب روانہ ہوسکتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

[۸۱۸] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ [illegible] عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ [illegible] فَوَلَدَتْ لَهٗ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ ثُمَّ اِنَّهٗ فَارَقَهَا فَجَاءَ عُمَرُ قُبَاءَ فَوَجَدَ ابْنَهٗ عَاصِمًا یَلْعَبُ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِعَضُدِهٖ فَوَضَعَهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ عَلَی الدَّابَّةِ فَاَدْرَکَتْهُ جَدَّةُ الْغُلَامِ فَنَازَعَتْهُ اِیَّاهُ حَتّٰی اَتَیَا اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ فَقَالَ عُمَرُ ابْنِیْ وَقَالَتِ الْمَرْاَةُ ابْنِیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ خَلِّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗ قَالَ فَمَا رَاجَعَهٗ عُمَرُ الْکَلَامَ قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ وَهٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ اُخُذُ بِهٖ فِیْ ذٰلِکَ.

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے نکاح میں [illegible] میں حیلتے ہوئے پایا تو اسے اٹھا کر سوار کر لیا۔ لڑکے کی نانی آئی اور جھگڑنے لگی۔ یہاں تک کہ دونوں حضرت ابوبکر کی خدمت میں گئے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میرا بیٹا ہے۔ عورت نے کہا کہ میرا بیٹا ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ عورت کے پاس رہنے دو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے کچھ نہ کہا۔ یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس بارے میں اسی پر عمل ہے۔

۷- بَابُ الْعَیْبِ فِی السِّلْعَةِ وَضَمَانِهَا

مال میں عیب نکلے تو تاوان کس پر ہے؟

قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ یَبْتَاعُ السِّلْعَةَ مِنَ الْحَیَوَانِ اَوِ الثِّیَابِ اَوِ الْعُرُوْضِ فَیُوْجَدُ ذٰلِکَ الْبَیْعُ غَیْرَ جَائِزٍ فَیَرُدُّ وَیُؤْمَرُ الَّذِیْ قَبَضَ السِّلْعَةَ اَنْ یَّرُدَّ اِلٰی صَاحِبِهٖ سِلْعَتَهٗ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کوئی جانور، کپڑا یا سامان خریدا۔ پھر دیکھا کہ یہ بیع ناجائز ہے اور اسے واپس کرے۔ مشتری کو حکم دیا جائے گا کہ جیسی چیز پر قبضہ کیا تھا اسی طرح کی واپس پھیرے۔

قَالَ مَالِکٌ فَلَیْسَ لِصَاحِبِ السِّلْعَةِ اِلَّا قِیْمَتُهَا یَوْمَ قُبِضَتْ مِنْهُ وَلَیْسَ یَوْمَ یَرُدُّ ذٰلِکَ اِلَیْهِ وَذٰلِکَ اَنَّهٗ ضَمِنَهَا مِنْ یَوْمِ قَبَضَهَا فَمَا کَانَ فِیْهَا مِنْ نُقْصَانٍ بَعْدَ ذٰلِکَ کَانَ عَلَیْهِ فَبِذٰلِکَ کَانَ نَمَاؤُهَا وَزِیَادَتُهَا لَهٗ وَاِنَّ الرَّجُلَ یَقْبِضُ السِّلْعَةَ فِیْ زَمَانٍ هِیَ فِیْهِ نَافِقَةٌ مَرْغُوْبٌ فِیْهَا ثُمَّ یَرُدُّهَا فِیْ زَمَانٍ هِیَ فِیْهِ سَاقِطَةٌ لَا یُرِیْدُهَا اَحَدٌ فَیَقْبِضُ الرَّجُلُ السِّلْعَةَ مِنَ الرَّجُلِ فَیَبِیْعُهَا بِعَشَرَةِ دَنَانِیْرَ وَیُمْسِکُهَا وَثَمَنُهَا ذٰلِکَ ثُمَّ یَرُدُّهَا وَاِنَّمَا ثَمَنُهَا دِیْنَارٌ فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّذْهَبَ مِنْ مَالِ الرَّجُلِ بِتِسْعَةِ دَنَانِیْرَ اَوْ یَقْبِضُهَا مِنْهُ الرَّجُلُ فَیَبِیْعُهَا بِدِیْنَارٍ اَوْ یُمْسِکُهَا وَاِنَّمَا ثَمَنُهَا دِیْنَارٌ ثُمَّ یَرُدُّهَا وَقِیْمَتُهَا یَوْمَ یَرُدُّهَا عَشَرَةُ دَنَانِیْرَ فَلَیْسَ عَلَی الَّذِیْ قَبَضَهَا اَنْ یَّغْرَمَ لِصَاحِبِهَا مِنْ مَالِهٖ تِسْعَةَ دَنَانِیْرَ اِنَّمَا عَلَیْهِ قِیْمَةُ مَا قَبَضَ یَوْمَ قَبَضَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ سامان والے پر اس روز کی قیمت ہے جس روز قبضہ کیا تھا اور واپسی کے روز کی نہیں دی جائے گی اور یہ اس لیے کہ قبضہ کے روز سے وہ ضامن ہو گیا تھا۔ اگر بعد میں کوئی نقصان ہوا تو اسی پر پڑے گا اور جو اضافہ ہوگا وہ بھی اسی کا ہو گا۔ ایک آدمی چیز پر جب قبضہ کرتا ہے تو اس کی تلاش اور رغبت ہوتی ہے اور پھر ایسے وقت واپس کرتا ہے کہ طلب گار ایک بھی نہیں۔ یعنی ایک آدمی جب دوسرے سے چیز کو اپنے قبضے میں لیتا ہے اور وہ چیز دس دینار میں خریدتا ہے۔ پھر اس چیز اور قیمت کو رکھ چھوڑتا ہے، پھر اسے واپس کرتا ہے تو اس کی قیمت ایک دینار ہوتی ہے۔ پس اسے یہ حق نہیں ہے کہ بائع کا نو دینار کا نقصان کرے یا قبضے کے وقت وہ چیز ایک دینار کی ہوتی ہے۔ پھر جب واپس کرتا ہے تو اس کی قیمت دس دینار ہو جاتی ہے۔ قبضہ کرنے والے کو یہ حق نہیں ہے کہ اپنے ساتھی کو نو دینار کا نقصان پہنچائے۔ اس کے اوپر قبضہ کے روز والی قیمت ہے۔

قَالَ وَمِمَّا یُبَیِّنُ ذٰلِکَ اَنَّ السَّارِقَ اِذَا سَرَقَ

اس کی مثال یہ ہے کہ چور جب کوئی چیز چراتا ہے تو اس

Presented by www.ziaraat.com

السِّلْعَةَ فَإِنَّمَا يُنْظَرُ إِلَى ثَمَنِهَا يَوْمَ يَسْرِقُهَا ' فَإِنْ كَانَ يَسِيرَ الْقَطْعِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ' وَإِنْ كَانَ كَثِيرَ الْقَطْعِ كَانَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ ' إِذَا كَانَ يَسِيرَ الثَّمَنِ يَوْمَ سَرَقَ ' ثُمَّ يُؤْخَذُ بَعْدَ ذٰلِكَ ' فَلَيْسَ الْخِيَارُ قَطْعِهِ بِالَّذِي يَضَعُ عَنْهُ حَدًّا ' قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ يَوْمَ سَرَقَ ' وَإِنْ رَخُصَتْ تِلْكَ السِّلْعَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ' وَلَا بِالَّذِي يُوجِبُ عَلَيْهِ قَطْعًا لَمْ يَكُنْ وَجَبَ عَلَيْهِ يَوْمَ أَخَذَهَا إِنْ غَلَتْ تِلْكَ السِّلْعَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ.

روز کی قیمت دیکھی جائے گی جس روز چرائی۔ اگر وہ اتنی ہے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس پر ہاتھ کاٹا جائے گا اور یہ اس کے بعد ہوا ہے کہ اس چیز کی قیمت اتنی چڑھ گئی جس پر ہاتھ کاٹنا واجب ہے اور اگر اس چیز کی قیمت اتنی گر گئی کہ اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تو چوری کے روز کی قیمت لگانا ضروری نہیں خواہ اس کے بعد اس چیز کی قیمت پھر چڑھ جائے۔

۸- بَابُ جَامِعُ الْقَضَاءِ وَ كَرَاهِيَتِهِ

دیگر مسائل قضاء اور قضاء کا مکروہ ہونا

[۸۱۹] **اثر**- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَتَبَ إِلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنْ هَلُمَّ إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ ' فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَلْمَانُ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تُقَدِّسُ أَحَدًا ' وَإِنَّمَا يُقَدِّسُ الْإِنْسَانَ عَمَلُهُ ' وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيبًا تُدَاوِي ' فَإِنْ كُنْتَ تَبْرِئُ فَنِعِمَّا لَكَ ' وَإِنْ كُنْتَ مُتَطَبِّبًا فَاحْذَرْ أَنْ تَقْتُلَ إِنْسَانًا فَتَدْخُلَ النَّارَ. فَكَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا قَضَى بَيْنَ اثْنَيْنِ ' ثُمَّ أَدْبَرَا عَنْهُ نَظَرَ إِلَيْهِمَا وَقَالَ ارْجِعَا إِلَيَّ أَعِيدَا عَلَيَّ قِصَّتَكُمَا مُتَطَبِّبٍ وَاللّٰهِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء نے حضرت سلمان فارسی کے لیے لکھا کہ مقدس زمین کی طرف چلے آؤ۔ حضرت سلمان نے ان کے لیے لکھا کہ زمین کسی کو مقدس نہیں کرتی بلکہ انسان کے عمل اسے مقدس بناتے ہیں۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ طبیب (قاضی) بنا دیئے گئے ہیں' اگر آپ لوگوں کو شفا دیتے ہیں تو آپ کا بھلا ہے اور اگر آپ اس سے ناواقف ہیں تو کسی انسان کو قتل کر کے جہنم میں جانے سے بچ جایئے۔ چنانچہ حضرت ابو درداء جب دو آدمیوں کا فیصلہ کرتے تو انہیں دوبارہ بلا کر دیکھتے اور فرماتے کہ میری طرف آؤ اور مجھے قصہ پھر سناؤ۔ خدا کی قسم! میں ناواقف طبیب ہوں۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فِي شَيْءٍ لَهُ بَالٌ ' وَلِمِثْلِهِ إِجَارَةٌ فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَ الْعَبْدَ إِنْ أُصِيبَ الْعَبْدُ بِشَيْءٍ ' وَإِنْ سَلِمَ الْعَبْدُ فَطَلَبَ سَيِّدُهُ إِجَارَتَهُ لِمَا عَمِلَ ' فَذٰلِكَ لِسَيِّدِهِ وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی غلام سے اس کے آقا کی منظوری کے بغیر کسی بڑے کام میں مدد لی' جس کے لیے مزدور رکھا جاتا ہے' اس سے غلام کو کوئی تکلیف پہنچی تو ضامن یہ ہوگا اور اگر غلام صحیح سالم رہا لیکن اس کے آقا نے اس کام کی مزدوری طلب کی تو آقا کو دی جائے اور ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَعْضُهُ حُرًّا ' وَبَعْضُهُ مُسْتَرَقًّا ' أَنَّهُ يُوقَفُ مَالُهُ بِيَدِهِ ' وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُحْدِثَ فِيهِ شَيْئًا ' وَلٰكِنَّهُ يَأْكُلُ فِيهِ وَ يَكْتَسِي بِالْمَعْرُوفِ. فَإِذَا هَلَكَ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَقِيَ لَهُ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس غلام کا بعض حصہ آزاد اور بعض مملوک ہو تو اس کا مال اسی کے قبضے میں رہے گا لیکن وہ اس سے کوئی نیا کام نہیں کرے گا لیکن اس میں سے دستور کے مطابق کھاتا پہنتا رہے۔ جب وہ فوت ہو تو مال اس کا ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

فِيهِ الرِّقُّ.

جس کا اس کی غلامی میں حصہ باقی ہے۔

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ [illegible] لِلْوَلَدِ مَالٌ نَاضٌّ كَانَ لَهُ عَرْضًا [illegible] صورت میں لے یا بیچنے کی شکل میں اور والد یہ پاتا ہے۔

[۸۲۰] **اَثَرٌ - وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ دَلَافٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ كَانَ يَسْبِقُ الْحَاجَّ فَيَشْتَرِي الرَّوَاحِلَ، فَيُغْلِي بِهَا، ثُمَّ يُسْرِعُ السَّيْرَ، فَيَسْبِقُ الْحَاجَّ فَاَفْلَسَ، فَرُفِعَ اَمْرُهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ! فَاِنَّ الْاَسَيْفِعَ اَسَيْفِعَ جُهَيْنَةَ رَضِيَ مِنْ دِيْنِهِ وَاَمَانَتِهِ بِاَنْ يُقَالَ سَبَقَ الْحَاجَّ اَلَا وَاِنَّهُ قَدْ دَانَ مُعْرِضًا فَاَصْبَحَ قَدْ رِيْنَ بِهِ، فَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا بِالْغَدَاةِ، نَقْسِمُ مَالَهُ بَيْنَهُمْ وَاِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ، فَاِنَّ اَوَّلَهُ هَمٌّ وَاٰخِرَهُ حَرْبٌ.

عبدالرحمن بن دلاف مزنی سے روایت ہے کہ جہینہ کا ایک آدمی حاجیوں سے آگے جا کر سواریاں خرید لیتا اور چھانٹ کر پھر انہیں تیز چلا کر حاجیوں سے پہلے پہنچ جاتا' وہ مفلس ہو گیا۔ اس کا معاملہ حضرت عمر کی خدمت میں پیش ہوا۔ انہوں نے فرمایا: امابعد اے لوگو! بے شک اسیفع جہنی قرض اور امانت سے خوش تھا تا کہ یہ کہا جائے کہ وہ حاجیوں سے آگے نکل گیا۔ اس نے قرض خریدا اور مفلس ہو گیا' جس کا اس کے اوپر قرض ہو کل وہ ہمارے پاس آئے اس کا مال ان کے درمیان تقسیم کیا جائے گا اور قرض سے بچو کیونکہ اس کی ابتداء غم ہے اور انتہا لڑائی۔ ف

ف: رسول اللہ ﷺ نے قرض کو محبت کی قینچی فرمایا ہے۔ جس طرح قینچی کپڑے کو کاٹ دیتی ہے اسی طرح قرض محبت کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے۔ قرض کے باعث کتنے ہی جڑے ہوئے دل بچھڑ جاتے ہیں۔ یگانوں میں بیگانگی اور دوستوں میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔ بغیر کسی اشد مجبوری کے قرض کی جانب وہی قدم بڑھائے گا جس نے محبت' اخوت اور دوستی کا جنازہ اپنے ہاتھوں سے نکالنا ہو۔ قرض ایک قسم کا عذاب ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شروع میں یہ رنج والم لاتا ہے اور آخر میں لڑائی جھگڑے کا باعث بنتا ہے' لہٰذا بغیر کسی خاص مجبوری کے اس عذاب کو اپنے اوپر مسلط کر لینا دانش مندی نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۹- بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا اَفْسَدَ الْعَبِيدُ اَوْ جَرَحُوا

غلام اگر کسی کا نقصان کرے یا زخمی کر دے

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ السُّنَّةُ عِنْدَنَا فِي جِنَايَةِ الْعَبِيدِ اَنَّ كُلَّ مَا اَصَابَ الْعَبْدُ مِنْ جُرْحٍ جَرَحَ بِهِ اِنْسَانًا، اَوْ شَيْءٍ اِخْتَلَسَهُ، اَوْ حَرِيسَةٍ احْتَرَسَهَا، اَوْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ جَذَّهُ، اَوْ اَفْسَدَهُ، اَوْ سَرِقَةٍ سَرَقَهَا، لَا قَطْعَ عَلَيْهِ فِيهَا اِنَّ ذٰلِكَ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ لَا يَعْدُو ذٰلِكَ الرَّقَبَةَ، قَلَّ ذٰلِكَ اَوْ كَثُرَ، فَاِنْ شَاءَ سَيِّدُهُ اَنْ يُعْطِيَ قِيمَةَ مَا اَخَذَ غُلَامُهُ، اَوْ اَفْسَدَ، اَوْ عَقَلَ مَا جَرَحَ اَعْطَاهُ، وَاَمْسَكَ غُلَامَهُ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ غلام کی جنایت کے بارے میں ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ غلام اگر کسی کو زخمی کرے یا کسی کی چیز لے اڑے' درخت سے پھل توڑ لے یا چوری کرے جتنی پر ہاتھ نہ کاٹا جائے تو اس کا اثر غلام کی آزادی پر پڑا کہ وہ آزاد شمار نہ ہوگا خواہ نقصان کم ہو یا زیادہ۔ آقا اگر چاہے تو غلام نے جو چرایا یا نقصان کیا اس کی قیمت ادا کر دے' زخم کی دیت ادا کر دے اور غلام کو اپنے پاس رکھ لے اور اگر چاہے تو غلام کو ان کے سپرد کر دے آقا پر غلام کے سوا اور کچھ نہیں اور آقا کو

Presented by www.ziaraat.com

يُسْلِمَهُ اَسْلَمَهُ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَسَيِّدُهُ

[illegible]

۱- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ النَّحْلِ

[۱۴۳۲] اَلْاَمْرُ- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ مَنْ نَحَلَ وَلَدًا لَهُ صَغِيْرًا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَجُوْزَ نَحْلَهُ. فَاَعْلَنَ ذٰلِكَ وَاَشْهَدَ عَلَيْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ، وَاِنَّ وَلِيَّهَا اَبُوْهُ.

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ مَنْ نَحَلَ اِبْنًا صَغِيْرًا لَهُ، ذَهَبًا، اَوْ وَرِقًا، ثُمَّ هَلَكَ، وَهُوَ يَلِيْهِ اِنَّهُ لَا شَيْءَ لِلْاِبْنِ مِنْ ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْاَبُ عَزَلَهَا بِعَيْنِهَا، اَوْ دَفَعَهَا اِلٰى رَجُلٍ وَضَعَهَا لِاِبْنِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ الرَّجُلِ، فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ جَائِزٌ لِلْاِبْنِ.

دونوں میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔

[illegible]

[illegible] سعید بن مسیب [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو اپنے نابالغ بچے کو کوئی چیز ہبہ کرے اور وہ اس عمر کو نہیں پہنچا کہ اسے ہبہ کرنا جائز ہو۔ وہ آدمی اس پر گواہ بنالے تو یہ جائز ہے اور باپ اس کا ولی ہوگا۔

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو کوئی چیز اپنے چھوٹے بچے کو ہبہ کرے سونا چاندی وغیرہ۔ پھر بچہ فوت ہو جائے اور مال والد کے پاس ہو تو بیٹے کا کچھ نہیں ہوگا مگر یہ کہ باپ نے وہ مال الگ کر دیا ہو یا اپنے بیٹے کے لیے کسی دوسرے آدمی کے پاس رکھ دیا ہو۔ اگر ایسا کر دیا تھا تو بیٹے کا شمار کرنا جائز ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۸- كِتَابُ الْعِتْقِ وَالْوَلَاءِ

آزاد اور ولاء کرنے کا بیان

۱- بَابُ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ

جو غلام میں اپنا حصہ آزاد کرے

۶۲۴- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ، فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

صحیح البخاری (۲۵۲۲) صحیح مسلم (۳۷۴۹، ۴۳۰۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی مشترک غلام سے اپنے حصے کا آزاد کرے اور اس کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو انصاف سے اس کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ ہر شریک کو اس کا حق دے گا اور غلام اس کی جانب سے آزاد ہوگا۔ ورنہ اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْعَبْدِ يُعْتِقُ سَيِّدُهُ مِنْهُ، شِقْصًا ثُلُثَهُ، اَوْ رُبُعَهُ، اَوْ نِصْفَهُ، اَوْ سَهْمًا مِنَ الْاَسْهُمِ بَعْدَ مَوْتِهِ، اَنَّهُ لَا يَعْتِقُ مِنْهُ اِلَّا مَا اَعْتَقَ سَيِّدُهُ وَسَمّٰى مِنْ ذٰلِكَ الشِّقْصِ، وَذٰلِكَ اَنَّ عَتَاقَةَ ذٰلِكَ الشِّقْصِ، اِنَّمَا وَجَبَتْ وَكَانَتْ بَعْدَ وَفَاةِ الْمَيِّتِ، وَاَنَّ سَيِّدَهُ كَانَ مُخَيَّرًا فِيْ ذٰلِكَ مَا عَاشَ،

ہمارے نزدیک متفق علیہ حکم یہ ہے کہ آقا اگر مرنے کے بعد ایک حصہ آزاد کرے، تہائی چوتھائی یا نصف تو اس کے مرنے کے بعد اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا کہ اس نے آزاد کیا ہے، کیونکہ اس کی وفات کے بعد اتنے حصے کی آزادی ہی واجب ہوئی ہے جب کہ زندگی بھر آقا کو اس کا اختیار تھا۔ جب غلام پر اپنے آقا کی وصیت کے مطابق اتنی آزادی

Presented by www.ziaraat.com

فَلَمَّا وَقَعَ الْعِتْقُ لِلْعَبْدِ عَلٰى سَيِّدِهِ الْمُوْصِيْ لَمْ يَكُنْ لِلْمُوْصِيْ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَالِهٖ، وَلَمْ يَعِشْ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ إِنْ مَالَهٗ قَدْ صَارَ لِغَيْرِهٖ، فَكَيْفَ يَعْتِقُ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَمْلُوْكِ إِلَى قَوْمٍ آخَرِيْنَ لَيْسُوْا هُمُ ابْتَدَؤُوا الْعَتَاقَةَ وَلَا اَنْبَتُوْهَا وَلَا لَهُمُ الْوَلَاءُ، وَلَا يَثْبُتُ لَهُمْ، وَإِنَّمَا صَنَعَ ذٰلِكَ الْمَيِّتُ هُوَ الَّذِيْ اَعْتَقَ، وَاُثْبِتَ لَهُ الْوَلَاءُ، فَلَا يُحْمَلُ ذٰلِكَ فِيْ مَالِ غَيْرِهٖ، إِلَّا اَنْ يُّوْصِيَ بِاَنْ يَعْتِقَ مَا بَقِيَ مِنْهُ فِيْ مَالِهٖ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَازِمٌ لِشُرَكَائِهٖ، وَوَرَثَتِهٖ، وَلَيْسَ لِشُرَكَائِهٖ اَنْ يَّاْبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَهُوَ ثُلُثُ مَالِ الْمَيِّتِ، لِاَنَّهٗ لَيْسَ عَلٰى وَرَثَتِهٖ فِيْ ذٰلِكَ ضَرَرٌ.

واقع ہوگئی۔ وصیت کرنے والے کے لئے نہیں پہنچتا مگر جو اس کے مال سے ہے اور غلام کا باقی [illegible] مال غیروں کا ہو چکا۔ غلام کا باقی دوسرے لوگوں سے کیسے آزاد ہوگا جب کہ انہوں نے آزادی شروع کی اور نہ ثابت کی اور نہ ان کے لیے ولاء ہے اور نہ ثابت کی۔ کیونکہ یہ کام تو میت کا ہے کہ اس نے آزاد کیا اور ولاء اسی کے لئے ثابت ہوئی اور یہ بات دوسرے کے مال پر نہیں رکھی جاسکتی مگر یہ کہ وہ وصیت کر جاتا کہ باقی حصہ بھی اس کے مال سے آزاد کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ اس کے شرکاء اور وارثوں کے لیے لازم ہو جاتا۔ اس کے شریکوں کو انکار کا حق نہیں پہنچتا اور یہ میت کے تہائی مال سے ہوتا اور اس میں وارثوں کا کوئی نقصان نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَوْ اَعْتَقَ رَجُلٌ ثُلُثَ عَبْدِهٖ وَهُوَ مَرِيْضٌ، فَبَتَّ عِتْقَهٗ، عَتَقَ عَلَيْهِ كُلُّهٗ فِيْ ثُلُثِهٖ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ، لِاَنَّ الَّذِيْ يُعْتِقُ ثُلُثَ عَبْدِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ لَوْ عَاشَ رَجَعَ فِيْهِ، وَلَمْ يَنْفُذْ عِتْقُهٗ، وَاَنَّ الْعَبْدَ الَّذِيْ بَتَّ سَيِّدُهٗ عِتْقَ ثُلُثِهٖ فِيْ مَرَضِهٖ، يُعْتِقُ عَلَيْهِ كُلُّهٗ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ عَتَقَ عَلَيْهِ فِيْ ثُلُثِهٖ، وَذٰلِكَ اَنَّ اَمْرَ الْمَيِّتِ جَائِزٌ فِيْ ثُلُثِهٖ، كَمَا اَنَّ اَمْرَ الصَّحِيْحِ جَائِزٌ فِيْ مَالِهٖ كُلِّهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر آدمی بیماری کی حالت میں اپنے غلام کا تہائی حصہ آزاد کر دے تو اس کی آزادی یقینی ہے کیونکہ باقی حصہ اس کے تہائی مال سے آزاد ہو جائے گا اور یہ اس شخص کی طرح نہیں ہے جس نے غلام کی تہائی آزادی اپنی موت پر رکھی تو غلام کا تہائی حصہ اس کی موت کے بعد آزاد ہوگا۔ اگر وہ زندہ رہے اور رجوع کر لے تو آزادی نافذ نہ ہوئی اور جس غلام کا تہائی حصہ آقا نے اپنی بیماری میں آزاد کر دیا۔ اگر زندہ رہا تو کل آزاد کر دے گا اور اگر مر جائے تو اس کے تہائی مال سے آزاد کر دیا جائے' کیونکہ میت کا معاملہ اس کے تہائی مال سے جائز ہے جیسا کہ زندگی میں سارے مال پر اس کا تصرف جائز ہے۔

۲- بَابُ الشَّرْطِ فِي الْعِتْقِ

آزاد کرنے میں شرط رکھنا

قَالَ مَالِكٌ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا لَهٗ فَبَتَّ عِتْقَهٗ، حَتّٰى تَجُوْزَ شَهَادَتُهٗ وَتَتِمَّ حُرْمَتُهٗ وَيَثْبُتَ مِيْرَاثُهٗ، فَلَيْسَ لِسَيِّدِهٖ اَنْ يَّشْتَرِطَ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا يَشْتَرِطُ عَلٰى عَبْدِهٖ، مِنْ مَالٍ، اَوْ خِدْمَةٍ، وَلَا يَحْمِلَ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الرِّقِّ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے اپنے غلام کو قطعی طور پر آزاد کر دیا' یہاں تک کہ اس کی گواہی جائز ہوگئی اور اس کی حرمت مکمل ہوگئی اور اس کی میراث ثابت ہوگئی تو اس کے آقا کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس پر کوئی شرط لگائے جیسے اپنے غلام پر مال یا خدمت کی شرط رکھے اور نہ اس پر غلامی کا ذرا بھی بوجھ ڈالے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کر دیا تو انصاف کے ساتھ اس کی قیمت لگائی جائے گی' پس وہ تمام شرکاء کو ان کے حصے ادا کر دے اور غلام کو آزاد کر

Presented by www.ziaraat.com

قال مالک فھو رأی ما زال علیہ اھل العلم عندنا ان لہ العبد ما لم یسبق

۳- بَابُ مَنْ اَعْتَقَ رَقِيْقًا لَا يَمْلِكُ مَالًا غَيْرَهُمْ

جو غلاموں کو آزاد کردے اور ان کے سوا مال نہ رکھتا ہو

۶۲۵- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ رَجُلًا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَعْتَقَ عَبِيْدًا لَهٗ، سِتَّةً عِنْدَ مَوْتِهٖ فَاَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ ثُلُثَ تِلْكَ الْعَبِيْدِ. صحیح مسلم(۱۶۶۸)

حسن بن ابوالحسن بصری نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا اور غلاموں کی تہائی تعداد کو آزاد کردیا۔

قَالَ مَالِكٌ وَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ مَالٌ غَيْرُهُمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس آدمی کا ان کے سوا اور مال نہ تھا۔

[۸۲۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلًا فِيْ اِمَارَةِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَعْتَقَ رَقِيْقًا لَهٗ كُلَّهُمْ جَمِيْعًا، وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَاَمَرَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ بِتِلْكَ الرَّقِيْقِ، فَقُسِمَتْ اَثْلَاثًا، ثُمَّ اَسْهَمَ، عَلٰى اَيِّهِمْ يَخْرُجُ سَهْمُ الْمَيِّتِ فَيَعْتِقُوْنَ فَوَقَعَ السَّهْمُ عَلٰى اَحَدِ الْاَثْلَاثِ، فَعَتَقَ الثُّلُثُ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهِ السَّهْمُ.

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابان بن عثمان کی گورنری میں اپنے تمام غلاموں کو آزاد کردیا اور ان کے سوا اس کے پاس اور مال نہ تھا۔ ابان بن عثمان کے حکم سے غلاموں کو تین حصوں میں تقسیم کردیا گیا تاکہ جو ایک حصہ میت کے نام پر نکلے اسے آزاد کردیا جائے۔ پس ہر تہائی پر قرعہ ڈالا گیا' پس اس تہائی کو آزاد کردیا گیا جس پر میت کا قرعہ آیا۔ ف

ف: میت کو اپنے کل مال کے تہائی سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ بخاری' مسلم اور ترمذی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٤- بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ مَالِ الْعَبْدِ اِذَا عَتَقَ

غلام آزاد ہوجائے تو اس کا مال کون لے گا؟

[۸۲۳] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ مَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا اُعْتِقَ تَبِعَهٗ مَالُهٗ.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ غلام جب آزاد ہوگیا تو اس کا مال اسی کے پاس رہے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَتَقَ تَبِعَهٗ مَالُهٗ، اَنَّ الْمُكَاتَبَ اِذَا كُوْتِبَ تَبِعَهٗ مَالُهٗ، وَاِنْ لَمْ يَشْتَرِطْهُ، وَذٰلِكَ اَنَّ عَقْدَ الْكِتَابَةِ هُوَ عَقْدُ الْوَلَاءِ، اِذَا تَمَّ ذٰلِكَ وَلَيْسَ مَالُ الْعَبْدِ وَالْمُكَاتَبِ بِمَنْزِلَةِ مَا كَانَ لَهُمَا مِنْ وَلَدٍ اِنَّمَا اَوْلَادُهُمَا بِمَنْزِلَةِ رِقَابِهِمَا لَيْسُوْا

امام مالک نے فرمایا کہ غلام جب آزاد ہوگا تو اس کا مال اسی کے پاس رہے گا' اس کی نظیر یہ ہے کہ جب غلام کو مکاتب کیا جائے تو اس کا مال اسی کے پاس رہے گا۔ جب کہ شرط نہ کی ہو اور یہ اس لئے کہ کتابت کا عہد ولاء کے عہد کی طرح ہے جب کہ یہ تمام ہو جائے اور غلام و مکاتب کا مال ان کے لئے اولاد کی جگہ

Presented by www.ziaraat.com

يَسْتَثْنِ لَهَا أَمْوَالَهُمَا ' لِأَنَّ السُّنَّةَ الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَتَقَ تَبِعَهُ مَالُهُ ' وَلَمْ يَتْبَعْهُ وَلَدُهُ ' وَإِنَّ الْمُكَاتَبَ إِذَا كُوتِبَ تَبِعَهُ مَالُهُ ' وَلَمْ يَتْبَعْهُ وَلَدُهُ

نہیں ہے۔ ان کی اولاد ان کی گردنوں کی جگہ ہے ان کے مال کی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے یہ سنت ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ غلام جب آزاد ہوا تو اس کا مال اس کا ہے اور اولاد اس میں شامل نہیں ہوگی اور مکاتب کیا گیا ہے تو اس کا مال اس کا ہوگا اور اولاد اس میں شامل نہیں ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ الْعَبْدَ وَالْمُكَاتَبَ إِذَا افْلَسَا أُخِذَتْ أَمْوَالُهُمَا وَأُمَّهَاتُ أَوْلَادِهِمَا ' وَلَمْ تُؤْخَذْ أَوْلَادُهُمَا ' لِأَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَمْوَالٍ لَهُمَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی یہ نظیر بھی ہے کہ غلام اور مکاتب جب مفلس ہو جائیں تو ان کا مال اور ان کی ام ولد سے لی جائیں گی لیکن ان کی اولاد نہیں لی جائے گی۔ کیونکہ یہ ان کا مال نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا بِيعَ وَاشْتَرَطَ الَّذِي ابْتَاعَهُ مَالَهُ لَمْ يَدْخُلْ وَلَدُهُ فِي مَالِهِ؟.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بھی اس کی نظیر ہے کہ غلام کو جب فروخت کیا جائے اور خریدار مال کی شرط بھی کرے تو اس کی اولاد اس کے مال میں شمار نہیں ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا جَرَحَ أُخِذَ هُوَ وَمَالُهُ وَلَمْ يُؤْخَذْ وَلَدُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی نظیر یہ بھی ہے کہ غلام جب کسی کو زخمی کرے تو اسے اور اس کے مال کو لیا جائے گا اور اس کے بیٹے کو نہیں لیا جائے گا۔

۵- بَابُ عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَجَامِعِ الْقَضَاءِ فِي الْعِتَاقَةِ

ام ولد کا آزاد ہونا اور آزاد کرنے کا اختیار

[۸۲۴] **أَثَرٌ- حَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَيُّمَا وَلِيدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا ' فَإِنَّهُ لَا يَبِيعُهَا وَلَا يَهَبُهَا ' وَلَا يُوَرِّثُهَا ' وَهُوَ يَسْتَمْتِعُ بِهَا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو لونڈی اپنے آقا سے بچہ جنے تو وہ نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے اور نہ اس کی میراث بنے بلکہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے اور آقا مر جائے تو وہ آزاد ہے۔

[۸۲۵] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَتْهُ وَلِيدَةٌ قَدْ ضَرَبَهَا سَيِّدُهَا ' بِنَارٍ أَوْ أَصَابَهَا بِهَا فَأَعْتَقَهَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک لونڈی آئی جس کو اس کے آقا نے آگ سے مارا تھا یا اس کے جسم سے لگائی تھی تو آپ نے اسے آزاد کروا دیا۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَا تَجُوزُ عَتَاقَةُ رَجُلٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ يُحِيطُ بِمَالِهِ ' وَأَنَّهُ لَا تَجُوزُ عَتَاقَةُ الْغُلَامِ حَتَّى يَحْتَلِمَ ' أَوْ يَبْلُغَ مَبْلَغَ الْمُحْتَلِمِ ' وَأَنَّهُ لَا تَجُوزُ عَتَاقَةُ الْمَوْلَى عَلَيْهِ فِي مَالِهِ ' وَإِنْ بَلَغَ الْحُلُمَ حَتَّى يَلِيَ مَالَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک متفقہ حکم یہ ہے کہ اس شخص کا لونڈی غلام کو آزاد کرنا جائز نہیں جس پر اس کے مال کے برابر قرض ہو اور لڑکے کا آزاد کرنا درست نہیں جب تک بالغ نہ ہو جائے یا بالغ ہونے کی عمر کو نہ پہنچ جائے اور نہ لڑکے کے ولی کو اس کے مال سے لونڈی غلام آزاد کرنا جائز ہے اور اگر وہ سوجھ بوجھ کی عمر کو پہنچ گیا ہے تو اپنا مال خود سنبھالے۔

Presented by www.ziaraat.com

٦- بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ

جس کو عتاق واجب میں آزاد کرنا جائز ہے

٦٢٦- حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ الْفِهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ جَارِيَةً لِّيْ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فُقِدَتْ شَاةٌ مِّنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَآسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ اللّٰهُ؟ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ. فَقَالَ مَنْ أَنَا؟ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْتِقْهَا.

حضرت عمر بن حکم کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میری ایک لونڈی میرے ریوڑ کو چرایا کرتی تھی۔ ایک روز میں گیا تو ریوڑ سے ایک بکری کم تھی۔ میں نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا۔ مجھے اس پر افسوس ہوا' آخر میں آدمی تھا' چنانچہ اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ میرے اوپر ایک گردن آزاد کرنا ہے' تو اسی کو آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے لونڈی سے پوچھا' اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان میں۔ فرمایا کہ میں کون ہوں؟ لونڈی نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو۔ ف

ف: رسول اللہ ﷺ کا لونڈی سے پوچھنا کہ خدا کہاں ہے اور لونڈی کا جواب دینا کہ آسمان میں ہے' اس سے بعض مبتدعین زمانہ خدا کا آسمان میں ہونا بیان کرتے اور اس جواب سے دلیل پکڑتے ہیں حالانکہ یہ ایک لونڈی سے محض بایں وجہ سوال کیے گئے کہ اللہ اور رسول کے بارے میں وہ کچھ جانتی ہے یا نہیں۔ ان سوالات سے معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ اور رسول کی قائل ہے اور یہی بات اس کی آزادی کی بنیاد بنا دی گئی۔ باقی خدا کے آسمان یا کسی اور جگہ میں ہونے یا نہ ہونے پر چونکہ پیچھے تفصیلی حاشیہ لکھا جا چکا ہے لہٰذا یہاں دوبارہ اس پر بحث کرنا محض تضیع اوقات اور تحصیل حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو توفیق بخشے کہ وہ اسلامی عقائد و نظریات کو اس کے اصلی رنگ روپ میں قبول کر کے دولت ایمان حاصل کرے اور خواہ مخواہ کی ضد میں ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع کر دینے کی عادتِ بد سے بچائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

٦٢٧- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِجَارِيَةٍ لَّهُ سَوْدَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عَلَيَّ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً، فَإِنْ كُنْتَ تَرَاهَا مُؤْمِنَةً أُعْتِقُهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَشْهَدِيْنَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَتْ نَعَمْ. قَالَ أَتَشْهَدِيْنَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَتْ نَعَمْ. قَالَ أَتُوْقِنِيْنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْتِقْهَا.

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک انصاری اپنی کالی لونڈی کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک میرے اوپر ایک ایمان والی گردن کا آزاد کرنا ہے۔ اگر یہ آپ کو مومنہ نظر آتی ہے تو میں اسی کو آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے لونڈی سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: کیا تو گواہی دیتی ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا کہ تو یقین رکھتی ہے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو۔

[٨٢٦] أثر- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ

حضرت ابو ہریرہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس پر

Presented by www.ziaraat.com

الْمَقْبُرِيِّ ' اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ فَهَا [illegible] فَقَالَ [illegible] ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ.

ایک گردن کا آزاد کرنا ہے کہ کیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے؟ [illegible] فرمایا ہاں یہ اس کی طرف سے کافی ہوگا۔

[۸۲۷] اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْاَشْهَلِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يُعْتِقَ وَلَدَ زِنًى قَالَ نَعَمْ ' ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ.

حضرت سلمہ بن عبید اشہلی یہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس پر ایک گردن آزاد کرنا ہو کہ کیا وہ ولد الزنا کو آزاد کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں یہ اس کی طرف سے کافی ہوگا۔

۷- بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعِتْقِ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ

جن کو عتاق واجب میں آزاد کرنا جائز نہیں

[۸۲۸] اَثَرٌ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ هَلْ تُشْتَرٰى بِشَرْطٍ؟ فَقَالَ لَا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا کہ جس غلام کا آزاد کرنا واجب ہے کیا وہ شرط کے ساتھ خریدا جا سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ ' اَنَّهٗ لَا يَشْتَرِيْهَا الَّذِيْ يُعْتِقُهَا فِيْمَا وَجَبَ عَلَيْهِ ' بِشَرْطٍ عَلٰى اَنْ يُعْتِقَهَا ' لِاَنَّهٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَتْ بِرَقَبَةٍ تَامَّةٍ ' لِاَنَّهٗ يَضَعُ مِنْ ثَمَنِهَا لِلَّذِيْ يَشْتَرِطُ مِنْ عِتْقِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ عتاق واجب میں یہ بات میں نے خوب سنی کہ جس کو آزاد کرنا اس کے اوپر واجب ہوا سے آزاد کرنے کی شرط پر نہ خریدے کیونکہ جب اس طرح کرے گا تو وہ پورا آزاد نہ ہوگا کیونکہ آزادی کی شرط پر وہ اس کی قیمت کم لگائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا بَاْسَ اَنْ يَّشْتَرِيَ الرَّقَبَةَ فِي التَّطَوُّعِ وَيَشْتَرِطَ اَنْ يُّعْتِقَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر نفلی طور پر آزاد کرنا چاہے تو آزادی کی شرط کے ساتھ خریدنے میں مضائقہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ اِنَّ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي الرِّقَابِ الْوَاجِبَةِ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّعْتَقَ فِيْهَا نَصْرَانِيٌّ ' وَلَا يَهُوْدِيٌّ ' وَلَا يُعْتَقُ فِيْهَا مُكَاتَبٌ ' وَلَا مُدَبَّرٌ ' وَلَا اُمُّ وَلَدٍ ' وَلَا مُعْتَقٌ اِلٰى سِنِيْنَ ' وَلَا اَعْمٰى ' وَلَا بَاْسَ اَنْ يُّعْتَقَ النَّصْرَانِيُّ ' وَالْيَهُوْدِيُّ ' وَالْمَجُوْسِيُّ تَطَوُّعًا ' لِاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً﴾ (محمد: ٤) فَالْمَنُّ الْعَتَاقَةُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جن غلاموں کا آزاد کرنا واجب ہے ان کے متعلق یہ خوب سنا گیا کہ یہ جائز نہیں ہے کہ ان میں نصرانی و یہودی' مکاتب و مدبر' ام ولد و مدت کے وعدے پر آزاد اور اندھے کو آزاد کرے۔ ہاں نصرانی' یہودی اور مجوسی کو نفلی طور پر آزاد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو'' ''المن'' سے مراد آزاد کرنا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَاَمَّا الرِّقَابُ الْوَاجِبَةُ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِي الْكِتَابِ ' فَاِنَّهٗ لَا يُعْتَقُ فِيْهَا اِلَّا رَقَبَةٌ مُّؤْمِنَةٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جن غلاموں کا آزاد کرنا واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے تو ان میں آزاد نہ کی جائے مگر مومن کی گردن۔

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ فِيْ اِطْعَامِ الْمَسَاكِيْنِ فِي

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح جن کفاروں میں مسکین کو

Presented by www.ziaraat.com

الْكَفَّارَاتِ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّطْعَمَ فِيْهَا اِلَّا الْمُسْلِمُوْنَ ' وَلَا تَطْعَمُ فِيْهَا اَحَدٌ عَلٰى غَيْرِ دِيْنِ الْاِسْلَامِ.

کھانا کھلانا ہے تو کھانا کھلانا مناسب نہیں ہے مگر مسلمان کو اور کبھی بھی غیر مسلم کو ان میں کھانا نہ کھلائے۔ ف

ف: کفارہ روزے ظہار یا قسم وغیرہ کی چیز کا ہو جب اس کے تحت مساکین کو کھانا کھلایا جائے تو مسکینوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے غیر مسلموں کو کھانا کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا۔ یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ مسلمان ہونے کے لیے صرف مسلمان کہلوانا ہی کافی نہیں بلکہ مسلمان بننا پڑتا ہے۔ اس پرفتن دور میں اسلام کا دعویٰ کرنے والے ایسے بہت سے افراد مل جاتے ہیں جنہوں نے غیر اسلامی عقائد ونظریات اختیار کر کے اپنے ایمان کی دولت کو بڑی بے دردی سے ضائع کر دیا ہوتا ہے۔ ایسے افراد کو کھلانا غیر مسلموں کو کھلانے سے چنداں مختلف نہیں بلکہ بے راہ روی اور اسلام دشمنی میں ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ راسخ العقیدہ اور اہل علم حضرات پر فرض عائد ہوتا ہے کہ بڑے حکیمانہ انداز میں ایسے لوگوں کو سمجھائیں' سمجھا بجا کر راہ راست پر لائیں اور جو کسی طرح بھی مقدس شجرِ اسلام میں غیر اسلامی عقائد ونظریات کی قلمیں لگانے سے باز نہ آئے تو ایسے حضرات کی زندگی کے ہر میدان میں حوصلہ شکنی کرنا رضائے الٰہی کا موجب ہوگا۔

کفارے میں بردہ آزاد کرنا بھی ہے جس کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اسلام کی بدولت لونڈی غلام کا رواج مدت ہوئی کہ دنیا سے ختم ہو چکا۔ اگر دنیا میں لونڈیوں کا اس وقت کچھ وجود پایا جاتا ہے تو صرف ان چند حضرات کے پاس جو زمانہ حال کی خارجیت کے سرپرست اور ذوالخویصرہ کی معنوی ذریت سے ہیں۔ دعویٰ اسلام کے باعث ان لوگوں کا وجود اسلام کی مقدس پیشانی پر کلنک کا ٹیکا ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے ان نادان دوستوں نے نفاق' بے راہ روی اور عیاشی کے عالمی ریکارڈ قائم کر کے الف لیلیٰ کی داستانوں کو تازہ کر دکھایا ہے۔ خدائے ذوالمنن سارے مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین

۸- بَابُ عِتْقِ الْحَيِّ عَنِ الْمَيِّتِ

مردے کی جانب سے آزاد کرنا

۶۲۸- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ ' اَنَّ اُمَّهُ اَرَادَتْ اَنْ تُوْصِيَ ' ثُمَّ اَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ تُصْبِحَ ' فَهَلَكَتْ وَقَدْ كَانَتْ هَمَّتْ بِاَنْ تُعْتِقَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ اِنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ هَلَكَتْ؟ فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ.

عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری کی والدہ محترمہ نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا۔ پھر اس بات کو صبح پر ملتوی کر دیا اور رات کو فوت ہوگئیں اور انہوں نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں نے قاسم بن محمد سے پوچھا کہ اگر ان کی جانب سے آزاد کر دیا جائے تو کیا انہیں فائدہ دے گا؟ قاسم نے فرمایا کہ حضرت سعد بن عبادہ بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے تھے کہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا' میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر دوں تو کیا انہیں نفع دے گا؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

[۸۲۹] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهُ ' فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ ' زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ ' رِقَابًا كَثِيْرَةً ' قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ.

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر بحالت خواب ہی وفات پا گئے تھے تو حضرت عائشہ نے ان کی طرف سے کتنے ہی غلام آزاد کئے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کے بعد

صدقہ خیرات کر کے ایصال ثواب کیا تو میت کو ثواب پہنچتا ہے اور ایصال ثواب کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے اور وہ طرح طرح کے حیلے اور بہانے تلاش کر کے اسے روکنے اور اموات کو ثواب سے محروم کرنے پر اپنی چوٹی کا زور لگانے میں خاص لطف و لذت محسوس کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ فعل عہد رسالت سے لے کر تا حال مسلمانوں کا معمول رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک راسخ العقیدہ مسلمان اپنے لواحقین کے لیے ایصالِ ثواب کرتے ہی رہیں گے۔ جس کے لیے ایصال ثواب کیا جائے اسے تو یقیناً ثواب پہنچ جاتا ہے جیسا کہ احادیث مطہرہ سے ثابت ہے اس کے علاوہ ایصال ثواب کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب مل جاتا ہے اور یہ خدا کے فضل سے کچھ بعید نہیں۔ اس بارے میں فتاویٰ رضویہ جلد چہارم سے تین حدیثیں پیش کی جاتی ہیں: وباللہ التوفیق

(۱) امام ابوالقاسم اصبہانی کتاب الترغیب اور امام احمد بن الحسین بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راویت کرتے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں ''من حج عن والدیه بعد وفاتهما کتب الله له عتقا من النار او کان للمحجوج عنها اجر تامة غیران ینقص من اجورهما شیء ''جو اپنے ماں باپ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے لیے پورے حج کا اجر ہو بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔

(۲) طبرانی اوسط اور ابن عساکر میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں'' ما علی احدکم اذا اراد ان یتصدق لله صدقة تطوعا ان یجعلها عن والدیه اذا کان مسلمین فیکون لوالدیه اجرها وله مثل اجورهما بعد ان لا ینقص من اجورهما شیء ''یعنی جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقۂ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔

(۳) امام دارقطنی اور ابوعبداللہ ثقفی فوائد ثقفیات میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں''اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و منهما واستبشرت ارواحهما وکتب عند الله برا ''جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے تو وہ حج اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے گا اور ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکو کار لکھا جائے گا۔ مذکورہ الفاظ دارقطنی کے ہیں فوائد ثقفیات میں ان لفظوں سے ہے:''من حج عن ابویه ولم یحجا اجزاء عنهما وبشرت ارواحهما فی السماء وکتب عند الله بـــــرا ''جس کے ماں باپ بے حج کیے مر گئے ہوں اور یہ ان کی طرف سے حج کرے تو ان دونوں کا حج ہو جائے گا اور ان کی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دی جائے گی اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۹- بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الرِّقَابِ وَعِتْقِ الزَّانِيَةِ وَابْنِ الزِّنَا

غلام آزاد کرنے کی فضیلت نیز زانیہ اور ولدالزنا کا آزاد کرنا

۶۲۹- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا غلام آزاد کرنا زیادہ بہتر

أ ۸۲ أثر- وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ اَعْتَقَ وَلَدَ زِنًا، وَاُمَّهٗ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ولد الزنا اور اس کی والدہ کو آزاد کیا۔

۱۰- بَابُ مَصِیْرِ الْوَلَاءِ لِمَنْ اَعْتَقَ

ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

۶۳۰- حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِیْرَةُ، فَقَالَتْ اِنِّیْ كَاتَبْتُ اَهْلِیْ عَلٰی تِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِیَّةٌ، فَاَعِیْنِیْنِیْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَنْكِ عَدَدْتُّهَا وَیَكُوْنُ لِیَ وَلَاؤُكِ فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِیْرَةُ اِلٰی اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ فَاَبَوْا عَلَیْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ اَهْلِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَتْ لِعَائِشَةَ اِنِّیْ قَدْ عَرَضْتُ عَلَیْهِمْ ذٰلِكَ فَاَبَوْا عَلَیَّ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَاَلَهَا، فَاَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذِیْهَا وَاشْتَرِطِیْ لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ (اَمَّا بَعْدُ). فَمَا بَالُ رِجَالٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ، وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ.

صحیح البخاری (۲۱۶۸) صحیح مسلم (۳۷۵۸)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ میرے پاس آ کر کہنے لگی کہ میں نے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے' سالانہ ایک اوقیہ تو میری مدد فرمایئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تمہارے مالک اگر پسند کریں تو میں انہیں یک مشت ادا کر دوں اور تمہاری ولاء میرے لئے ہو گی۔ بریرہ نے ان لوگوں کے پاس جا کر انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ اپنے گھر والوں کے پاس سے آئی اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ اس نے حضرت عائشہ سے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے مجھ سے انکار کر دیا مگر یہ کہ ولاء ان کے لئے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے سن کر اس سے پوچھا تو حضرت عائشہ نے واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے لو اور انہیں ولاء کی شرط کرنے دو کیونکہ ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے یہ کام کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں' جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے' خواہ سو شرطیں ہوں' اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے اور ولاء اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

۶۳۱- وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً تُعْتِقُهَا، فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِیْعُكِهَا عَلٰی اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے ارادہ کیا کہ لونڈی خرید کر آزاد کر دیں' اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم آپ کے ہاتھوں بیچ دیں گے لیکن ولاء ہمارے لئے ہو گی۔ انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو فرمایا کہ یہ

Presented by www.ziaraat.com

ذٰلِکَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ.

صحیح البخاری (۲۱۶۹) صحیح مسلم (۳۷۵۵)

۶۳۲ **وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِیْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِیْنُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُکِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَکِ صَبَّةً وَاحِدَةً وَاُعْتِقَکِ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ بَرِیْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ لَنَا وَلَاؤُکِ.

قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرِیْهَا وَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ.

صحیح البخاری (۲۵۶۴)

بات تمہیں ارادے سے نہ روکے کیونکہ ولاء تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مدد مانگنے آئی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یک مشت تمہاری قیمت ادا کر دوں اور آزاد کر دوں؟ بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: نہیں مگر اس صورت میں کہ تمہاری ولاء ہمارے لئے ہو۔

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کے لئے ہے جس نے آزاد کیا۔

۶۳۳- **وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ. صحیح البخاری (۲۵۳۵) صحیح مسلم (۳۷۶۷)

قَالَ مَالِکٌ فِی الْعَبْدِ یَبْتَاعُ نَفْسَهُ مِنْ سَیِّدِهِ عَلٰی اَنَّهُ یُوَالِیْ مَنْ شَاءَ اِنَّ ذٰلِکَ لَا یَجُوْزُ، وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَذِنَ لِمَوْلَاهُ اَنْ یُوَالِیَ مَنْ شَاءَ مَا جَازَ ذٰلِکَ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ، وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ، فَاِذَا جَازَ لِسَیِّدِهِ اَنْ یَشْتَرِطَ ذٰلِکَ لَهُ، وَاَنْ یَأْذَنَ لَهُ اَنْ یُوَالِیَ مَنْ شَاءَ فَتِلْکَ الْهِبَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امام مالک نے اس غلام کے متعلق فرمایا جو اپنی جان کو اپنے آقا سے خریدے کہ اپنی ولاء جس کو چاہوں دوں، یہ جائز نہیں ہے کیونکہ ولاء اسی کی ہے جس نے آزاد کیا۔ اگر کوئی اپنے آقا سے اجازت بھی حاصل کر لے کہ اپنی ولاء جس کو چاہو دے دو تب بھی جائز نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ولاء اسی کی ہے جو آزاد کرے اور رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جب آقا کو غلام سے اس کی شرط کرنا جائز ہو جائے اور یہ کہ جس کو چاہو ولاء دو تو ہبہ یہی ہے۔

۱۱- بَابُ جَرِّ الْعَبْدِ الْوَلَاءَ اِذَا اُعْتِقَ

غلام جب آزاد ہو تو ولاء کو اپنی طرف کھینچتا ہے

[۸۳۱] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ الزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ اشْتَرٰی عَبْدًا فَاَعْتَقَهُ، وَلِذٰلِکَ الْعَبْدِ بَنُوْنَ مِنِ امْرَاَةٍ حُرَّةٍ، فَلَمَّا اَعْتَقَهُ الزُّبَیْرُ قَالَ هُمْ مَوَالِیَّ وَقَالَ مَوَالِیُّ اُمِّهِمْ بَلْ هُمْ مَوَالِیْنَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضٰی عُثْمَانُ لِلزُّبَیْرِ بِوَلَائِهِمْ.

ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت زید بن عوام نے ایک غلام خرید کر آزاد کر دیا اور اس غلام کے آزاد عورت سے کئی بیٹے تھے۔ جب حضرت زبیر نے اسے آزاد کیا تو کہا کہ یہ میرے موالی ہیں اور ان کی والدہ کے موالی بولے کہ ان کی ولاء ہمارے لئے ہے۔ پس وہ اس جھگڑے کو حضرت عثمان کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ ان کی ولاء حضرت

Presented by www.ziaraat.com

زبیر کے لئے ہے۔

وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ لَهٗ وَلَدٌ مِنِ امْرَاَةٍ حُرَّةٍ لِمَنْ وَلَاؤُهُمْ، کَانَ سَعِیْدُ بْنُ مَالِکٍ اَبُوْهُمْ وَهُوَ عَبْدٌ لَهٗ حِیْنَ تَوَلَّاؤُهُمْ لِمَوَالِیْ اُمِّهِمْ

امام مالک کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب سے اس غلام کے متعلق پوچھا گیا جس کے آزاد عورت سے لڑکے ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ان لڑکوں کا باپ غلام کی حالت میں مرگیا اور آزاد عورت کی اولاد ان کی والدہ کے موالی کی ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَمِثْلُ ذٰلِکَ وَلَدُ الْمُلَاعَنَةِ مِنَ الْمَوَالِیْ یُنْسَبُ اِلٰی مَوَالِیْ اُمِّهٖ، فَیَکُوْنُوْنَ هُمْ مَوَالِیَهٗ اِنْ مَاتَ وَرِثُوْهُ، وَاِنْ جَرَّ جَرِیْرَةً عَقَلُوْا عَنْهُ. فَاِنِ اعْتَرَفَ بِهٖ اَبُوْهُ اُلْحِقَ بِهٖ وَصَارَ وَلَاؤُهٗ اِلٰی مَوَالِیْ اَبِیْهِ، وَکَانَ مِیْرَاثُهٗ لَهُمْ وَعَقْلُهٗ عَلَیْهِمْ، وَیُجْلَدُ اَبُوْهُ الْحَدَّ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی مثال موالی سے ملاعنہ عورت کا لڑکا ہے کہ اپنی والدہ کے موالی سے منسوب ہوگا۔ پس وہ اس کے موالی ہیں۔ اگر مرجائے تو وارث ہوں گے اگر جنایت کرے تو اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔ اگر اس کا باپ اعتراف کرے تو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور لڑکے کی ولاء اس کے باپ کے موالی کی ہوگی اور اس کی میراث ان کے لئے ہوگی اور وہی اس کی دیت ادا کریں گے۔

قَالَ مَالِکٌ وَکَذٰلِکَ الْمَرْاَةُ الْمُلَاعِنَةُ مِنَ الْعَرَبِ اِذَا اعْتَرَفَ زَوْجُهَا الَّذِیْ لَاعَنَهَا بِوَلَدِهَا صَارَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ، اِلَّا اَنَّ بَقِیَّةَ مِیْرَاثِهٖ بَعْدَ مِیْرَاثِ اُمِّهٖ، وَاِخْوَتِهٖ لِاُمِّهٖ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا لَمْ یُلْحَقْ بِاَبِیْهِ، وَاِنَّمَا وَرِثَ وَلَدُ الْمُلَاعَنَةِ الْمُوَالَاةَ مَوَالِیَ اُمِّهٖ قَبْلَ اَنْ یَعْتَرِفَ بِهٖ اَبُوْهُ لِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ لَهٗ نَسَبٌ وَلَا عَصَبَةٌ، فَلَمَّا ثَبَتَ نَسَبُهٗ صَارَ اِلٰی عَصَبَتِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ ملاعنہ عورت عربی ہو تو جب اس کا خاوند اعتراف کرے تو لڑکے کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور وہ اسی کا شمار ہوگا ورنہ اس کی میراث سے اس کی والدہ اور اس کے اخیافی بھائیوں کو حصہ دے کر جتنا مال باقی بچے گا وہ بیت المال میں جمع کروایا جائے گا جب کہ وہ اپنے باپ سے ملحق نہ ہو اور ملاعنہ کے لڑکے کے وارث اس کی والدہ کے موالی ہوں گے جب تک اس کا باپ اعتراف نہ کرے کیونکہ اس صورت میں نہ اس کا نسب ہے اور نہ عصبہ۔ جب نسب ثابت ہو جائے تو میراث عصبہ کی جانب لوٹ جائے گی۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَیْهِ عِنْدَنَا فِیْ وَلَدِ الْعَبْدِ مِنِ امْرَاَةٍ حُرَّةٍ، وَاَبُو الْعَبْدِ حُرٌّ اَنَّ الْجَدَّ اَبَا الْعَبْدِ یَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِ ابْنِهِ الْاَحْرَارِ مِنِ امْرَاَةٍ حُرَّةٍ یَرِثُهُمْ مَا دَامَ اَبُوْهُمْ عَبْدًا، فَاِنْ عَتَقَ اَبُوْهُمْ رَجَعَ الْوَلَاءُ اِلٰی مَوَالِیْهِ، وَاِنْ مَاتَ وَهُوَ عَبْدٌ کَانَ الْمِیْرَاثُ وَالْوَلَاءُ لِلْجَدِّ، وَاِنَّ الْعَبْدَ کَانَ لَهٗ ابْنَانِ حُرَّانِ فَمَاتَ اَحَدُهُمَا وَاَبُوْهُ عَبْدٌ جَرَّ الْجَدُّ اَبُو الْاَبِ الْوَلَاءَ وَالْمِیْرَاثَ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کی آزاد عورت سے اولاد کے بارے میں ہمارے نزدیک متفقہ حکم یہ ہے جب کہ غلام کا باپ آزاد ہو تو اس کی ولاء دادا یعنی غلام کے باپ کی طرف جائے گی اور آزاد عورت سے اس کے بیٹے کی آزاد اولاد اس وقت تک اس کی میراث پائے گی جب تک ان کا باپ غلام رہے۔ اگر ان کا باپ آزاد ہو گیا تو ولاء اس کے موالی کی جانب لوٹ جائے گی اور اگر وہ غلامی کی حالت میں مرجائے تو میراث اور ولاء دادا کے لیے ہوگی اور اگر غلام کے دو آزاد بیٹے ہوں۔ ایک ان میں سے مر جائے اور اس کا باپ غلام رہے تو ولاء اور میراث اس کے دادا کی

Presented by www.ziaraat.com

طرف جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَهِيَ حَامِلٌ وَهُوَ حُرٌّ مَمْلُوكٌ ثُمَّ يُعْتَقُ وَلَدُهَا قَالَ إِنْ تَضَعْ حَمْلَهَا أَوْ بَعْدَمَا تَضَعُ إِنْ وَلَدَهَا كَانَ فِي بَطْنِهَا بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ لِأَنَّ عَلَيْكَ الْوَلَاءَ قَدْ كَانَ صَاحِبُ الرِّقِّ قَبْلَ أَنْ تُعْتَقَ أُمُّهُ وَلَيْسَ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي تَحْمِلُ بِهِ أُمُّهُ بَعْدَ الْعَتَاقَةِ لِأَنَّ الَّذِي تَحْمِلُ بِهِ أُمُّهُ بَعْدَ الْعَتَاقَةِ إِذَا عَتَقَ أَبُوهُ جَرَّ وَلَاءَهُ.

[illegible] کے بچہ بننے سے پہلے آزاد ہو گیا یا اس کے بعد تو اس بچے کی ولاء اس کے لیے ہے جس نے اس کی والدہ کو آزاد کیا کیونکہ اس بچے نے اپنی والدہ کے آزاد ہونے سے پہلے غلامی پائی ہے اور یہ اس کی طرح نہیں ہے جس کی والدہ کو آزاد ہونے کے بعد حمل رہا ہو کیونکہ جس کو آزاد ہونے کے بعد حمل ٹھہرے تو جب اس کا باپ آزاد کر دیا جائے گا تو بچے کی ولاء اس کی طرف جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْعَبْدِ يَسْتَأْذِنُ سَيِّدَهُ أَنْ يُعْتِقَ عَبْدًا لَهُ فَيَأْذَنُ لَهُ سَيِّدُهُ إِنَّ وَلَاءَ الْعَبْدِ الْمُعْتَقِ لِسَيِّدِ الْعَبْدِ، لَا يَرْجِعُ وَلَاؤُهُ لِسَيِّدِهِ الَّذِي أَعْتَقَهُ وَإِنْ عَتَقَ.

امام مالک نے اس غلام کے متعلق فرمایا جو اپنے آقا سے اپنا غلام آزاد کرنے کی اجازت مانگے، پس آقا نے اسے اجازت دے دی تو آزاد ہونے والے غلام کی ولاء غلام کے آقا کی ہے۔ اس کی ولاء آزاد کرنے والے آقا کی طرف نہیں لوٹے گی اگرچہ اس نے آزاد کیا ہے۔ف

ف: اخیافی بھائی انہیں کہتے ہیں جو ایک ماں سے ہوں۔ علاتی بھائی وہ ہوتے ہیں جو ایک باپ سے ہوں لیکن ایک والدہ سے نہ ہوں اور حقیقی اور عینی بھائی وہ کہلاتے ہیں جو ایک ماں اور ایک باپ سے ہوں جنہیں عرف عام میں سگے بھائی کہتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

۱۲- بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَاءِ

ولاء کی میراث کا بیان

[۸۳۲] أَثَرٌ- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَاصِيَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِينَ لَهُ ثَلَاثَةَ اثْنَانِ لِأُمٍّ، وَرَجُلٌ لِعِلَّةٍ، فَهَلَكَ أَحَدُ الَّذِينَ لِأُمٍّ، وَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِيَ، فَوَرِثَهُ أَخُوهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، مَالَهُ وَوَلَاءَهُ مَوَالِيهِ، ثُمَّ هَلَكَ الَّذِي وَرِثَ الْمَالَ وَلَاءَ الْمَوَالِي، وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَخَاهُ لِأَبِيهِ، فَقَالَ ابْنُهُ قَدْ أَحْرَزْتُ مَا كَانَ أَبِي أَحْرَزَ مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءِ الْمَوَالِي، وَقَالَ أَخُوهُ لَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّمَا أَحْرَزْتَ الْمَالَ، وَأَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِي فَلَا، أَرَأَيْتَ لَوْ هَلَكَ أَخِي الْيَوْمَ أَلَسْتُ أَرِثُهُ أَنَا؟ فَاخْتَصَمَا إِلَى

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے کہ عاصی بن ہشام فوت ہو گئے اور پیچھے تین بیٹے چھوڑے۔ دو ان میں سے ماں جائے تھے اور ایک علاتی۔ ماں جائے بھائیوں میں سے ایک فوت ہو گیا اور اس نے مالی وموالی چھوڑے تو اس کے مال ولاء کا وارث وہ بھائی ہوا جو ماں اور باپ دونوں سے ملتا تھا۔ پھر وہ بھائی بھی فوت ہو گیا جو مال اور ولاء کا وارث بنا تھا۔ اور پیچھے اس نے ایک بیٹا چھوڑا اور وہ بھائی جو باپ سے تھا۔ بیٹے نے کہا کہ میں اپنے باپ کے مال اور ولاء کا مالک ہوں۔ مرنے والے کے بھائی نے کہا کہ بات یوں نہیں ہے۔ بلکہ مال کے یقیناً تم مالک ہو لیکن موالی کی ولاء کے نہیں ہو۔ بالفرض اگر میرا بھائی آج فوت ہوتا تو میں اس کا وارث ہوتا یا تم؟ دونوں جھگڑے کو حضرت عثمان کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے موالی کی ولاء

Presented by www.ziaraat.com

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ' فَقَضٰى لِاَخِيْهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيْ

[۸۳۳] **اَثَرٌ وَحَدَّثَنِيْ** [illegible] اَبِيْ بَكْرِ بْنِ [illegible] اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ [illegible] اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ' فَاخْتَصَمَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ جُهَيْنَةَ ' وَنَفَرٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ' وَكَانَتِ امْرَاَةٌ مِنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ كُلَيْبٍ ' فَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ ' وَتَرَكَتْ مَالًا وَمَوَالِيَ ' فَوَرِثَهَا ابْنُهَا وَزَوْجُهَا ' ثُمَّ مَاتَ ابْنُهَا فَقَالَ وَرَثَتُهٗ لَنَا وَلَاءُ الْمَوَالِيْ قَدْ كَانَ ابْنُهَا اَحْرَزَهٗ ' فَقَالَ الْجُهَنِيُّوْنَ لَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا هُمْ مَوَالِيْ صَاحِبَتِنَا ' فَاِذَا مَاتَ وَلَدُهَا ' فَلَنَا وَلَاؤُهُمْ وَنَحْنُ نَرِثُهُمْ ' فَقَضٰى اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ لِلْجُهَنِيِّيْنَ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيْ.

کا فیصلہ بھائی کے حق میں فرمایا۔

[illegible] کے لیے آتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ جہینہ کی ایک عورت بنی حارث بن خزرج کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی جس کو ابراہیم بن کلیب کہا جاتا تھا۔ وہ عورت فوت ہوگئی اور اس نے مال اور موالی چھوڑے۔ اس کا بیٹا اور خاوند اس کے وارث ہوئے پھر اس کا بیٹا فوت ہوگیا۔ لڑکے کے وارثوں نے کہا کہ موالی کی ولاء ہمیں ملے گی کیونکہ عورت کا بیٹا اس پر قابض ہوگیا تھا۔ جہینوں نے کہا کہ بات یوں نہیں بلکہ یہ ہماری لڑکی کے موالی ہیں۔ جب اس کا بیٹا فوت ہوگیا تو ولاء ہماری ہوگئی اور اس کے وارث ہم ہیں' ابان بن عثمان نے موالی کی ولاء کا فیصلہ جہینوں کے لئے فرمایا۔

وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ' قَالَ فِيْ رَجُلٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِيْنَ لَهٗ ثَلَاثَةً وَتَرَكَ مَوَالِيَ اَعْتَقَهُمْ هُوَ عَتَاقَةً ' ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَيْنِ مِنْ بَنِيْهِ هَلَكَا وَتَرَكَا اَوْلَادًا ' فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَرِثُ الْمَوَالِيَ الْبَاقِيْ مِنَ الثَّلَاثَةِ ' فَاِذَا هَلَكَ هُوَ فَوَلَدُهٗ وَوَلَدُ اِخْوَتِهٖ فِيْ وَلَاءِ الْمَوَالِيْ شَرْعٌ سَوَاءٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو فوت ہو جائے اور وہ تین بیٹے چھوڑے اور اپنے آزاد کردہ غلام چھوڑے۔ پھر اس آدمی کے دو بیٹے فوت ہوگئے۔ اور دونوں نے پیچھے اولاد چھوڑی۔ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ تیسرا بھائی ان کا وارث ہوگا۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے بیٹے اور بھتیجے موالی کی ولاء میں برابر کے حق دار ہوں گے۔

۱۳- بَابُ مِيْرَاثِ السَّائِبَةِ وَوَلَاءِ مَنْ اَعْتَقَ الْيَهُوْدِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ

میراث سائبہ اور اس غلام کی میراث جس کو یہودی یا نصرانی نے آزاد کیا

[۸۳۴] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ** ' اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبَةِ ' قَالَ يُوَالِيْ مَنْ شَاءَ ' فَاِنْ مَاتَ وَلَمْ يُوَالِ اَحَدًا فَمِيْرَاثُهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَقْلُهٗ عَلَيْهِمْ.

ابن شہاب سے سائبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جس سے چاہے عقد ولاء کر لے۔ اگر وہ مر جائے اور اگر کسی سے موالات نہ کرے تو اس کی میراث مسلمانوں کے لیے ہوگی اور وہی اس کی دیت ادا کریں گے۔

قَالَ مَالِكٌ اِنَّ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي السَّائِبَةِ اَنَّهٗ لَا يُوَالِيْ اَحَدًا ' وَاَنَّ مِيْرَاثَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَقْلَهٗ عَلَيْهِمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ سائبہ کے بارے میں یہ میں نے خوب سنا کہ اگر وہ کسی سے موالات نہ کرے تو اس کی میراث مسلمانوں کے لیے ہوگی اور اس کی دیت بھی ان پر ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ ' يُسْلِمُ عَبْدُ اَحَدِهِمَا فَيُعْتِقُهٗ قَبْلَ اَنْ يُبَاعَ عَلَيْهِ اِنَّ وَلَاءَ الْعَبْدِ

امام مالک نے فرمایا کہ یہودی یا نصرانی کا غلام اگر مسلمان ہو جائے' پھر وہ فروخت کرنے سے پہلے اسے آزاد کر دے تو اس

Presented by www.ziaraat.com

الْمُعْتَقِ لِلْمُسْلِمِيْنَ ' وَاِنْ اَسْلَمَ الْيَهُوْدِيُّ ' اَوِ النَّصْرَانِيُّ بَعْدَ [illegible] وَلَا يَرْجِعُ [illegible] وَلَا [illegible] وَاِنْ كَانَ اِذَا اَسْلَمَ الْيَهُوْدِيُّ اَوِ النَّصْرَانِيُّ عَلٰى حَتّٰى دِيْنِهِمَا ' ثُمَّ اَسْلَمَ الْمُعْتَقُ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ الْيَهُوْدِيُّ ' اَوِ النَّصْرَانِيُّ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ ' ثُمَّ اَسْلَمَ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ رَجَعَ اِلَيْهِ الْوَلَاءُ ' لِاَنَّهُ قَدْ كَانَ ثَبَتَ لَهُ الْوَلَاءُ يَوْمَ اَعْتَقَهُ.

آزاد ہونے والے غلام کی میراث مسلمانوں کو ملے گی۔ پھر اس [illegible] یا نصرانی [illegible] آزاد کرنے والے یہودی یا نصرانی کے مسلمان ہونے سے پہلے یعنی جس نے اسے آزاد کیا وہ بھی مسلمان ہوگیا تو ولاء اس کی طرف لوٹ گئی کیونکہ ولاء اس کے لئے اسی روز ثابت ہوگئی جس روز کہ اسے آزاد کیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنْ كَانَ لِلْيَهُوْدِيِّ ' اَوِ النَّصْرَانِيِّ وَلَدٌ مُّسْلِمٌ ' وَرِثَ مَوَالِيَ اَبِيْهِ الْيَهُوْدِيِّ ' اَوِ النَّصْرَانِيِّ اِذَا اَسْلَمَ الْمَوْلَى الْمُعْتَقُ ' قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ ' وَاِنْ كَانَ الْمُعْتَقُ حِيْنَ اَعْتَقَ مُسْلِمًا لَمْ يَكُنْ لِوَلَدِ النَّصْرَانِيِّ ' اَوِ الْيَهُوْدِيِّ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ وَلَاءِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ لِاَنَّهُ لَيْسَ لِلْيَهُوْدِيِّ ' وَلَا لِلنَّصْرَانِيِّ وَلَاءٌ ' فَوَلَاءُ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی کا بیٹا مسلمان ہوتو اپنے یہودی یا نصرانی باپ کے موالی کی میراث پائے گا جب کہ وہ غلام مسلمان ہوگیا ہو آزاد کرنے والے سے پہلے اور اگر وہ غلام آزادی کے وقت مسلمان تھا تو نصرانی یا یہودی کے بیٹے کو مسلمان غلام کی ولاء سے کوئی چیز نہیں ملے گی کیونکہ یہودی یا نصرانی کے لئے ولاء نہیں ہے' پس مسلمان غلام کی ولاء مسلمانوں کی جماعت کے لئے ہے۔ف

ف: غلام کے بارے میں شرعی قانون یہ ہے کہ ''الولاء لمن اعتق'' (بخاری شریف) یعنی ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ لہٰذا آزاد کردہ غلام کی ولاء اسی کو ملے گی جس نے آزاد کیا۔ لیکن آزاد کرنے والا آزاد کرتے وقت اپنی خوشی سے کہہ دے کہ تو اپنی ولاء کا خود مالک ہے یا میں نے اپنا حق ولاء تجھے دے دیا تو ایسے آزاد کردہ غلام کو سائب کہتے ہیں' اب وہ جس سے چاہے عقد موالات کرے ورنہ اس کی میراث عام مسلمانوں کا حق ہوگی اور بیت المال میں جمع کروائی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۹- كِتَابُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کا بیان

۱- بَابُ الْقَضَاءِ فِي الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی ادائیگی کا بیان

۶۳۴- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' عَنْ نَّافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَّا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْءٌ. سنن ابوداؤد (۳۹۲۶) سنن ابن ماجہ (۲۵۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ مکاتب اس وقت تک غلام رہے گا جب تک اس کی کتابت میں سے کچھ بھی باقی رہے۔

[۸۳۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' اَنَّهُ بَلَغَهُ ' اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ' وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَّا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْءٌ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار فرمایا کرتے کہ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کی کتابت سے کچھ بھی اس پر باقی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ رَاْيِيْ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہی میری رائے ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَاِنْ هَلَكَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالًا

امام مالک نے فرمایا کہ جب مکاتب فوت ہو جائے اور

Presented by www.ziaraat.com

اَكْثَرَ مِمَّا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ وَلَهُ وَلَدٌ وُلِدُوْا فِيْ

کافی مال چھوڑ کر جائے جو باقی کتابت سے بھی زیادہ ہے اور اس

وارث ہوں گے۔

[۸۳۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ، اَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِابْنِ الْمُتَوَكِّلِ هَلَكَ بِمَكَّةَ، وَتَرَكَ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنْ كِتَابَتِهِ، وَدُيُوْنًا لِلنَّاسِ، وَتَرَكَ ابْنَةً، فَاشْكَلَ عَلَى عَامِلِ مَكَّةَ الْقَضَاءُ فِيْهِ، فَكَتَبَ اِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ اَنِ ابْدَأْ بِدُيُوْنِ النَّاسِ، ثُمَّ اقْضِ مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهِ، ثُمَّ اقْسِمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَالِهِ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوْلَاهُ.

حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ ابن متوکل کے مکاتب کا مکہ مکرمہ میں انتقال ہو گیا جب کہ کتابت اس پر باقی تھی اور لوگوں کا قرضہ تھا۔ اس نے ایک لڑکی چھوڑی تھی۔ عامل مکہ کو یہ فیصلہ کرنے میں مشکل پیش آئی تو یہ بات پوچھتے ہوئے عبدالملک بن مروان کے لئے لکھا۔ عبدالملک نے جواب لکھا کہ لوگوں کے قرضے سے ابتداء کرو۔ پھر جتنی کتابت باقی ہے وہ ادا کرو۔ پھر باقی مال کو اس کی بیٹی اور مولیٰ کے درمیان تقسیم کر دو۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهُ لَيْسَ عَلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ اَنْ يُّكَاتِبَهُ اِذَا سَاَلَهُ ذٰلِكَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّ اَحَدًا مِنَ الْاَئِمَّةِ اَكْرَهَ رَجُلًا عَلٰى اَنْ يُّكَاتِبَ عَبْدَهُ وَقَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ، اِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ ﴿فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا﴾ (النور:۳۳) يَتْلُوْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ ﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا﴾ (المائدہ:۲) ﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (الجمعۃ:۱۰).

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ آقا کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ غلام کے کہنے پر اسے مکاتب کر دے اور میں نے آئمہ میں سے کسی ایک کے متعلق نہیں سنا کہ انہوں نے اپنے غلام کو مکاتب کرنا ناپسند فرمایا ہو اور میں نے سنا کہ بعض اہل علم سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو اس سے کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''اگر ان میں بھلائی دیکھو تو انہیں مکاتب کر دو'' تو وہ حضرات یہ دو آیتیں پڑھ دیتے: ''جب احرام سے نکلو تو شکار کرو''۔ ''جب نماز پوری کر چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو''۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنَّمَا ذٰلِكَ اَمْرٌ اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ لِلنَّاسِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَيْهِمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ ایسا حکم ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اجازت دی ہے اور یہ ان پر واجب نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَسَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ﴾ (النور:۳۳) اِنَّ ذٰلِكَ اَنْ يُّكَاتِبَ الرَّجُلُ غُلَامَهُ، ثُمَّ يَضَعُ عَنْهُ مِنْ اٰخِرِ كِتَابَتِهِ شَيْئًا مُسَمًّى.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے بعض اہل علم کو ارشاد باری تعالیٰ ''اور انہیں اللہ کے اس مال سے دو جو تمہیں دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب آدمی اپنے غلام کو مکاتب کرے تو آخر میں بدل کتابت میں سے کچھ معاف کر دے۔

قَالَ مَالِكٌ فَهٰذَا الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، وَاَدْرَكْتُ عَمَلَ النَّاسِ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہی میں نے اہل علم سے سنا اور میں نے لوگوں کو اسی پر عمل کرتے ہوئے پایا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ بَلَغَنِيْ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ [illegible]

قَالَ مَالِكٌ الْاَمْرُ عِنْدَنَا ' اَنَّ الْمُكَاتَبَ اِذَا كَاتَبَهُ سَيِّدُهُ تَبِعَهُ مَالُهُ وَلَمْ يَتْبَعْهُ وَلَدُهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَهُمْ فِيْ كِتَابَتِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ [illegible]

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ غلام جب اس کا آقا مکاتب کردے تو اس کا مال اسی کو ملے گا اور اس کی اولاد عقد کتابت میں داخل نہیں ہوگی مگر یہ کہ کتابت میں ان کی شرط رکھی ہو۔

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِي الْمُكَاتَبِ يُكَاتِبُهُ سَيِّدُهُ ' وَلَهُ جَارِيَةٌ يَهَا حَبَلٌ مِنْهُ ' لَمْ يَعْلَمْ بِهِ هُوَ وَلَا سَيِّدُهُ يَوْمَ كِتَابَتِهِ فَاِنَّهُ لَا يَتْبَعُهُ ذٰلِكَ الْوَلَدُ ' لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ فِيْ كِتَابَتِهِ ' وَهُوَ لِسَيِّدِهِ ' فَاَمَّا الْجَارِيَةُ ' فَاِنَّهَا لِلْمُكَاتَبِ لِاَنَّهَا مِنْ مَالِهِ.

یحییٰ نے کہا کہ میں نے امام مالک کو مکاتب کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جس کو اس کا آقا مکاتب کرے اور غلام کی ایک لونڈی ہو جسے حمل ہو جس کے متعلق کتابت کے روز معلوم نہ ہو کہ اس کا ہے یا اس کے آقا کا ہے۔ تو یہ بچہ مکاتب کو نہیں ملے گا کیونکہ یہ اس کی کتابت میں داخل نہیں ہے اور وہ اس کے آقا کو ملے گا اور لونڈی مکاتب کو ملے گی کیونکہ یہ اس کا مال ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ وَرِثَ مُكَاتَبًا مِنِ امْرَاَتِهِ هُوَ وَابْنُهَا اِنَّ الْمُكَاتَبَ اِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَقْضِيَ كِتَابَتَهُ اقْتَسَمَا مِيْرَاثَهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ ' وَاِنْ اَدّٰى كِتَابَتَهُ ثُمَّ مَاتَ ' فَمِيْرَاثُهُ لِابْنِ الْمَرْاَةِ وَلَيْسَ لِلزَّوْجِ مِنْ مِيْرَاثِهِ شَيْءٌ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اپنی بیوی کے مکاتب کا وارث ہوا۔ مکاتب اگر کتابت پوری ہونے سے پہلے مر جائے تو اس کی میراث اللہ کی کتاب کے مطابق تقسیم ہوگی اور اگر کتاب ادا کر کے پھر مرا تو اس کی میراث عورت کے بیٹے کے لئے ہے اور خاوند کو اس کی میراث سے کچھ نہیں ملے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُكَاتَبِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ ' قَالَ يُنْظَرُ فِيْ ذٰلِكَ ' فَاِنْ كَانَ اِنَّمَا اَرَادَ الْمُحَابَاةَ لِعَبْدِهِ ' وَعُرِفَ ذٰلِكَ مِنْهُ بِالتَّخْفِيْفِ عَنْهُ فَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ ' وَاِنْ كَانَ اِنَّمَا كَاتَبَهُ عَلٰى وَجْهِ الرَّغْبَةِ ' وَطَلَبِ الْمَالِ ' وَابْتِغَاءِ الْفَضْلِ وَالْعَوْنِ عَلٰى كِتَابَتِهِ فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَهُ.

امام مالک نے فرمایا جو اپنے غلام کو مکاتب کرے فرمایا کہ اس میں دیکھا جائے گا۔ اگر اس کا غلام کے ساتھ رعایت کا ارادہ ہے اور اس سے تخفیف مراد لی جائے تو یہ جائز نہیں ہے اور اگر رغبت اور طلب مال کے لئے کتابت کی ہو اور فائدہ و مدد کی تلاش میں کتابت کی ہو تو یہ جائز ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ وَطِئَ مُكَاتَبَةً لَهُ اِنَّهَا اِنْ حَمَلَتْ فَهِيَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَتْ كَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ ' وَاِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ عَلٰى كِتَابَتِهَا ' فَاِنْ لَمْ تَحْمِلْ فَهِيَ عَلٰى كِتَابَتِهَا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی مکاتبہ لونڈی سے صحبت کی تو اگر وہ حاملہ ہوگئی تو اسے اختیار ہے کہ چاہے ام ولد بن کر رہے اور چاہے اپنی کتابت پر برقرار رہے۔ اگر وہ حاملہ نہیں ہے تو وہ مکاتبہ رہے گی۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ اِنَّ اَحَدَهُمَا لَا يُكَاتِبُ نَصِيْبَهُ

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک اس بارے میں یہ حکم متفقہ ہے کہ جب وہ دو آدمیوں کا مشترکہ ہو تو ان میں سے کوئی ایک بھی

Presented by www.ziaraat.com

مِنْهُ اَذِنَ لَهٗ بِذٰلِکَ صَاحِبُهٗ ' اَوْ لَمْ يَاْذَنْ اِلَّا اَنْ يُّكَاتِبَاهُ

[illegible]

اَلَّذِیْ كَاتَبَ بَعْضَهٗ اَنْ يَّسْتَتِمَّ عِتْقَهٗ ' ذٰلِکَ خِلَافُ مَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ قَوَّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ.

اپنے حصے کی مکاتبت نہیں کر سکتا خواہ اس کا ساتھی اجازت دے یا نہ

[illegible]

اور اس پر امام میں اس دوسرے شریک کے ضمانت دے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ جو غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرے تو غلام کی قیمت انصاف کے ساتھ لگائی جائے گی۔

قَالَ مَالِکٌ فَاِنْ جَهِلَ ذٰلِکَ حَتّٰی يُؤَدِّیَ الْمُكَاتَبُ ' اَوْ قَبْلَ اَنْ يُّؤَدِّیَ رَدَّ اِلَيْهِ الَّذِیْ كَاتَبَهٗ مَا قَبَضَ مِنَ الْمُكَاتَبِ فَاقْتَسَمَهٗ هُوَ وَشَرِيْكُهٗ عَلٰی قَدْرِ حِصَصِهِمَا ' وَبَطَلَتْ كِتَابَتُهٗ وَكَانَ عَبْدًا لَّهُمَا عَلٰی حَالَتِهِ الْاُوْلٰی.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس شریک کو یہ بات معلوم نہ ہو اور وہ اپنے حصے کی مکاتبت کر کے کل یا بعض بدل کتابت وصول کرے تو جس قدر وصول کیا ہے اس کو وہ اور اس کا شریک اپنے حصوں کے مطابق بانٹ لیں' کتابت باطل ہو جائے گی اور مکاتب بدستور غلام رہے گا۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْ مُكَاتَبٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَنْظَرَهٗ اَحَدُهُمَا بِحَقِّهِ الَّذِیْ عَلَيْهِ وَاَبَی الْاٰخَرُ اَنْ يُّنْظِرَهٗ فَاقْتَضَی الَّذِیْ اَبٰی اَنْ يُّنْظِرَهٗ بَعْضَ حَقِّهٖ ' ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ ' وَتَرَكَ مَالًا لَّيْسَ فِيْهِ وَفَاءٌ مِّنْ كِتَابَتِهٖ.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جو دو آدمیوں کا مشترک ہو اور ایک ان میں سے اپنے حق کے اندر اسے مہلت دے اور دوسرا مہلت دینے سے انکار کر دے۔ مہلت نہ دینے والا اپنا بعض حق وصول کر لے پھر مکاتب مر جائے اور اتنا مال چھوڑے جو بدل کتابت کے برابر نہ ہو۔

قَالَ مَالِکٌ يَتَحَاصَّانِ بِقَدْرِ مَا بَقِیَ لَهُمَا عَلَيْهِ ' يَاْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِقَدْرِ حِصَّتِهٖ ' فَاِنْ تَرَكَ الْمُكَاتَبُ فَضْلًا عَنْ كِتَابَتِهٖ ' اَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَا بَقِیَ مِنَ الْكِتَابَةِ ' وَكَانَ مَا بَقِیَ بَيْنَهُمَا بِالسَّوَاءِ ' فَاِنْ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ وَقَدِ اقْتَضَی الَّذِیْ لَمْ يُنْظِرْهُ اَكْثَرَ مِمَّا اقْتَضٰی صَاحِبُهٗ ' كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَلَا يَرُدُّ عَلٰی صَاحِبِهٖ فَضْلَ مَا اقْتَضٰی لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اقْتَضَی الَّذِیْ لَهٗ بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ ' وَاِنْ وَضَعَ عَنْهُ اَحَدُهُمَا الَّذِیْ لَهٗ ' ثُمَّ اقْتَضٰی صَاحِبُهٗ بَعْضَ الَّذِیْ لَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ عَجَزَ ' فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَلَا يَرُدُّ الَّذِیْ اقْتَضٰی عَلٰی صَاحِبِهٖ شَيْئًا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اقْتَضَی الَّذِیْ لَهٗ عَلَيْهِ وَذٰلِکَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ لِلرَّجُلَيْنِ بِكِتَابٍ وَاحِدٍ عَلٰی رَجُلٍ وَاحِدٍ ' فَيُنْظِرُهٗ اَحَدُهُمَا وَيَشِحُّ الْاٰخَرُ ' فَيَقْتَضِیْ بَعْضَ حَقِّهٖ ثُمَّ يُفْلِسُ الْغَرِيْمُ ' فَلَيْسَ عَلَی الَّذِیْ اقْتَضٰی اَنْ يَّرُدَّ شَيْئًا مِّمَّا

اور دوسرا امام میں اس دوسرے شریک کے ضمانت دے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ جو غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرے تو غلام کی قیمت انصاف کے ساتھ لگائی جائے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ اگر اس شریک کو یہ بات معلوم نہ ہو اور وہ اپنے حصے کی مکاتبت کر کے کل یا بعض بدل کتابت وصول کرے تو جس قدر وصول کیا ہے اس کو وہ اور اس کا شریک اپنے حصوں کے مطابق بانٹ لیں' کتابت باطل ہو جائے گی اور مکاتب بدستور غلام رہے گا۔

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جو دو آدمیوں کا مشترک ہو اور ایک ان میں سے اپنے حق کے اندر اسے مہلت دے اور دوسرا مہلت دینے سے انکار کر دے۔ مہلت نہ دینے والا اپنا بعض حق وصول کر لے پھر مکاتب مر جائے اور اتنا مال چھوڑے جو بدل کتابت کے برابر نہ ہو۔

امام مالک نے فرمایا کہ اس کو دونوں شریک اپنے حصوں کے مطابق تقسیم کر لیں گے۔ اگر مکاتب اتنا مال چھوڑ گیا ہے جو بدل کتابت سے زیادہ ہو تو ان میں ہر ایک اپنا باقی بدل کتابت وصول کر کے جو باقی بچے اسے برابر تقسیم کر لیں گے۔ اگر مکاتب عاجز ہو گیا اور مہلت نہ دینے والے نے دوسرے کی نسبت کچھ زیادہ وصول کر لیا تب بھی غلام دونوں میں برابر رہے گا اور زیادہ وصول کرنے والا اپنے شریک کو کچھ واپس نہیں کرے گا کیونکہ اس نے وصول کیا ہے تو اپنا حق۔ اس کی مثال یہ ہے کہ دو آدمیوں کا ایک ہی تحریر کی رو سے کسی پر قرض ہو۔ ایک اسے کچھ مہلت دے اور دوسرا لالچ کے تحت کچھ وصول کر لے۔ اس کے بعد قرض دار مفلس ہو جائے تو کچھ وصول کرنے والا دوسرے کو وصول یابی میں سے کچھ بھی نہ دے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

اَحَدٌ

۱ بَابُ الْحَمَالَةِ فِي الْكِتَابَةِ

کتابت میں ضمانت

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا كُوتِبُوا جَمِيعًا كِتَابَةً وَاحِدَةً، فَإِنَّ بَعْضَهُمْ حُمَلَاءُ عَنْ بَعْضٍ، وَأَنَّهُ لَا يُوضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ أَحَدِهِمْ شَيْءٌ، وَإِنْ قَالَ أَحَدُهُمْ قَدْ عَجَزْتُ وَأَلْقَى بِيَدَيْهِ فَإِنَّ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَسْتَعْمِلُوهُ فِيمَا يُطِيقُ مِنَ الْعَمَلِ وَيَتَعَاوَنُونَ بِذَلِكَ فِي كِتَابَتِهِمْ، حَتَّى يَعْتِقَ بِعِتْقِهِمْ إِنْ عَتَقُوا وَيَرِقَّ بِرِقِّهِمْ إِنْ رَقُّوا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک متفقہ حکم ہے کہ غلام جب اس کا آقا مکاتب کرے۔ اس کے آقا کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنے اس غلام کی کتابت کا بوجھ کسی دوسرے پر رکھے خواہ غلام مرجائے یا عاجز ہو جائے کیونکہ یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اگر کوئی مکاتب کے آقا کو کتابت پر ضمانت دے۔ پھر مکاتب کا آقا ضامن کا پیچھا کرے اور اس کا مال ہتھیا لے تو یہ باطل ہے کیونکہ اس نے مکاتب کو خریدا نہیں ہے تاکہ جو کچھ اس نے چھینا ہے وہ اس کی قیمت شمار ہو جائے اور نہ مکاتب آزاد ہوا کہ اس مال کو اس کی آزادی کا بدلہ شمار کیا جائے۔ اگر مکاتب عاجز ہو جائے تو اپنے آقا کی طرف لوٹے گا اور غلام اسی کی ملک رہے گا اور یہ اس لئے ہے کہ کتابت دین صحیح نہیں ہے اسی لئے اس کا آقا کتابت پہ ضمانت نہیں لے سکتا۔ یہ تو ایک ایسی چیز ہے کہ مکاتب اسے ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا اور مکاتب اگر مرجائے اور اس پر قرض ہو تو آقا اور قرض خواہ اس کے مال کے برابر حصے نہیں کریں گے بلکہ قرض خواہ آقا سے زیادہ حق دار ہوں گے اور اگر مکاتب عاجز ہو جائے یا اس پر لوگوں کا قرض ہو تو غلام اپنے آقا کا مملوک رہے گا اور لوگوں کا قرض مکاتب کے سر پر ہے وہ اس کی قیمت میں آقا کے اوپر شمار نہیں ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ إِذَا كَاتَبَ الْقَوْمُ جَمِيعًا كِتَابَةً وَاحِدَةً، وَلَا رَحِمَ بَيْنَهُمْ يَتَوَارَثُونَ بِهَا، فَإِنَّ بَعْضَهُمْ حُمَلَاءُ عَنْ بَعْضٍ، وَلَا يُعْتَقُ بَعْضُهُمْ دُونَ

امام مالک نے فرمایا کہ جب ایک ہی عقد میں کئی غلام مکاتب کئے جائیں اور ان کے درمیان آپس میں ایسی کوئی رشتہ داری نہ ہو جس کے باعث ایک دوسرے کے وارث ہوں۔ وہ

Presented by www.ziaraat.com

بَعْضٍ حَتّٰى يُؤَدُّوا الْكِتَابَةَ كُلَّهَا ' فَإِنْ مَاتَ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَتَرَكَ مَعَهُ مَالًا قُضِيَ الْمَالُ شَيْءٌ وَيَتْبَعُهُمُ السَّيِّدُ بِحِصَصِهِمُ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ مِنَ الْكِتَابَةِ الَّتِي قُضِيَ شَيْءٌ مِنْ مَالِ الْهَالِكِ لِأَنَّ الْهَالِكَ إِنَّمَا كَانَ تَحَمَّلَ عَنْهُمْ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يُؤَدُّوا مَا عَتَقُوا بِهِ مِنْ مَالِهِ ' وَإِنْ كَانَ لِلْمُكَاتَبِ الْهَالِكِ وَلَدٌ حُرٌّ لَمْ يُولَدْ فِي الْكِتَابَةِ وَلَمْ يُكَاتَبْ عَلَيْهِ لَمْ يَرِثْهُ لِأَنَّ الْمُكَاتَبَ لَمْ يُعْتَقْ حَتّٰى مَاتَ.

ایک دوسرے کے کفیل ہوں گے اور دوسروں کے بغیر کوئی آزاد

زیادہ ہو جو ان پر ہے تو وہ ان سے بدل کتابت ادا کریں گے اور زائد مال آقا کا ہوگا اور ساتھیوں کو اس مال سے کچھ نہیں ملے گا پھر ہر ایک غلام کی آزادی میں جس قدر روپیہ اس مال سے صرف ہوا ہے اس کو آقا ہر ایک کے حصے سے مجرا کرے گا کیونکہ اس کا جس قدر مال ان کی آزادی میں لگا وہ ادا کرنا ہوگا۔ اگر مرنے والے مکاتب کا کوئی آزاد لڑکا ہو جو حالت کتابت میں پیدا نہ ہوا ہو اور نہ اس پر عہد کتابت واقع ہوا ہو تو وہ اس کا وارث نہ ہوگا کیونکہ مرتے وقت مکاتب آزاد نہیں تھا۔

۳- بَابُ الْقَطَاعَةِ فِي الْكِتَابَةِ

مکاتب سے نقد رقم لینے کا بیان

[۸۳۷] **أَثَرٌ- حَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' أَنَّهُ بَلَغَهُ ' أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ' زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ' كَانَتْ تُقَاطِعُ مُكَاتَبِيهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکاتب سے سونے چاندی کے بدلے نقد رقم لے لیا کرتی تھیں۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْمُكَاتَبِ يَكُونُ بَيْنَ الشَّرِيكَيْنِ ' فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يُقَاطِعَهُ عَلَى حِصَّتِهِ إِلَّا بِإِذْنِ شَرِيكِهِ ' وَذٰلِكَ أَنَّ الْعَبْدَ وَمَالَهُ بَيْنَهُمَا ' فَلَا يَجُوزُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِإِذْنِ شَرِيكِهِ ' وَلَوْ قَاطَعَهُ أَحَدُهُمَا دُونَ صَاحِبِهِ ' ثُمَّ حَازَ ذٰلِكَ ' ثُمَّ مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَلَهُ مَالٌ ' أَوْ عَجَزَ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ قَاطَعَهُ شَيْءٌ مِنْ مَالِهِ ' وَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَرُدَّ مَا قَاطَعَهُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعَ حَقُّهُ فِي رَقَبَتِهِ ' وَلٰكِنْ مَنْ قَاطَعَ مُكَاتَبًا بِإِذْنِ شَرِيكِهِ ' ثُمَّ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ ' فَإِنْ أَحَبَّ الَّذِي قَاطَعَهُ أَنْ يَرُدَّ الَّذِي أَخَذَ مِنْهُ مِنَ الْمُقَاطَعَةِ وَيَكُونُ عَلَى نَصِيبِهِ مِنْ رَقَبَةِ الْمُكَاتَبِ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ ' وَإِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ ' وَتَرَكَ مَالًا اسْتَوْفَى الَّذِي بَقِيَتْ لَهُ الْكِتَابَةُ حَقَّهُ الَّذِي بَقِيَ لَهُ عَلَى الْمُكَاتَبِ مِنْ مَالِهِ ' ثُمَّ كَانَ الَّذِي بَقِيَ مِنْ مَالِ الْمُكَاتَبِ بَيْنَ الَّذِي قَاطَعَهُ ' وَبَيْنَ شَرِيكِهِ

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کے بارے میں یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ اس میں دو شریک ہوں تو کسی ایک کے لئے جائز نہیں ہے کہ دوسرے کی اجازت کے بغیر ایک ساتھی اپنے حصے کی نقد رقم لے کیونکہ غلام اور اس کا مال دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ کسی ایک کو حق نہیں کہ دوسرے کے مال میں تصرف کرے بغیر اس کی اجازت کے۔ اگر ایک شریک نے دوسرے سے پوچھے بغیر قطاعت کی اور زر قطاعت وصول کر لیا ہو لیکن اس کے بعد مکاتب کچھ مال چھوڑ کر مر گیا یا عاجز ہو گیا تو جو قطاعت کر چکا اس کا مال مکاتب میں استحقاق نہ ہوگا اور زر قطاعت کو واپس نہیں کر سکے گا کہ مکاتب کو پھر غلام بنا لے' ہاں جو اپنے شریک کی اجازت سے قطاعت کرے' پھر مکاتب عاجز ہو جائے اور قطاعت کرنے والا یہ چاہے کہ زر قطاعت دے کر اس غلام کا اپنے حصے کے مطابق مالک ہو جائے تو ہو سکتا ہے۔ اگر مکاتب مر جائے اور مال چھوڑے تو جس شریک نے قطاعت نہیں کی' وہ اس کا بدل کتابت ادا کر کے جو کچھ مال بچے اس کو دونوں

Presented by www.ziaraat.com

عَلٰى قَدْرِ حِصَصِهِمَا فِي الْمُكَاتَبِ ' وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا [illegible] ' ثُمَّ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ [illegible] اَنْ تَرُدَّ عَلٰى صَاحِبِكَ نِصْفَ الَّذِيْ اَخَذْتَ وَيَكُوْنُ الْعَبْدُ بَيْنَكُمَا شَطْرَيْنِ ' وَاِنْ اَبَيْتَ فَجَمِيْعُ الْعَبْدِ لِلَّذِيْ تَمَسَّكَ بِالرِّقِّ حَالِصًا.

شریک اپنے حصے کے موافق بانٹ لیں گے۔ اگر ایک نے [illegible] کی اور دوسرے نے نہیں کی پھر اس سے لینے والا مکاتب عاجز ہو گیا تو جس نے قطاعت کی اس سے کہا جائے گا کہ جس قدر روپیہ اس نے قطاعت کا لیا ہے اس کا نصف اپنے شریک کو دے تو غلام دونوں میں مشترک رہے گا۔ ورنہ پورا غلام اس کا ہو گا جس نے قطاعت نہیں کی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُقَاطِعُهُ اَحَدُهُمَا بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ ' ثُمَّ يَقْتَضِي الَّذِيْ تَمَسَّكَ بِالرِّقِّ مِثْلَ مَا قَاطَعَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ' اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ' ثُمَّ يَعْجِزُ الْمُكَاتَبُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو مکاتب دو آدمیوں میں مشترک ہو ان میں سے ایک نے قطاعت نہیں کی تو وہ بھی غلام سے اسی قدر مال وصول کرے جتنا قطاعت وصول کرنے والے نے حاصل کیا یا اس سے زیادہ' بعد اس کے مکاتب عاجز ہو جائے۔

قَالَ مَالِكٌ فَهُوَ بَيْنَهُمَا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اقْتَضَى الَّذِيْ لَهٗ عَلَيْهِ ' وَاِنِ اقْتَضٰى اَقَلَّ مِمَّا اَخَذَ الَّذِيْ قَاطَعَهٗ ' ثُمَّ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ ' فَاَحَبَّ الَّذِيْ قَاطَعَهٗ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى صَاحِبِهٖ نِصْفَ مَا تَفَضَّلَهٗ بِهٖ ' وَيَكُوْنُ الْعَبْدُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ فَذٰلِكَ لَهٗ ' وَاِنْ اَبٰى فَجَمِيْعُ الْعَبْدِ لِلَّذِيْ لَمْ يُقَاطِعْهُ ' وَاِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالًا فَاَحَبَّ الَّذِيْ قَاطَعَهٗ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى صَاحِبِهٖ نِصْفَ مَا تَفَضَّلَهٗ بِهٖ وَيَكُوْنُ الْمِيْرَاثُ بَيْنَهُمَا فَذٰلِكَ لَهٗ ' وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ تَمَسَّكَ بِالْكِتَابَةِ قَدْ اَخَذَ مِثْلَ مَا قَاطَعَ عَلَيْهِ شَرِيْكُهٗ ' اَوْ اَفْضَلَ فَالْمِيْرَاثُ بَيْنَهُمَا بِقَدْرِ مِلْكِهِمَا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اَخَذَ حَقَّهٗ.

تو قطاعت کرنے والا قطاعت نہ کرنے والے سے کچھ واپس نہیں لے سکے گا۔ اگر دوسرے شریک نے قطاعت سے کم وصول کیا' پھر غلام عاجز ہو گیا تو قطاعت والے کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو جتنی قطاعت زیادہ ہے اس کا نصف اپنے شریک کو دے کر غلام میں برابر کا شریک ہو جائے۔ اگر نہ دے تو سارا غلام دوسرے شریک کا ہو جائے گا۔ اگر مکاتب مر جائے اور مال چھوڑ گیا اور قطاعت کرنے والے نے چاہا کہ جتنا مال لیا ہے اس کا نصف اپنے شریک کو پھیر دے اور میراث میں شریک ہو جائے تو یہ ہو سکتا ہے اور جس نے قطاعت نہیں کی وہ بھی مکاتب سے قطاعت کے برابر یا اس سے زیادہ وصول کر چکا ہو' اس صورت میں میراث دونوں کو ملے گی کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق وصول کر لیا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَكُوْنُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُقَاطِعُ اَحَدُهُمَا عَلٰى نِصْفِ حَقِّهٖ بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ ' ثُمَّ يَقْبِضُ الَّذِيْ تَمَسَّكَ بِالرِّقِّ اَقَلَّ مِمَّا قَاطَعَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ ' ثُمَّ يَعْجِزُ الْمُكَاتَبُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو مکاتب دو آدمیوں میں مشترک ہو۔ ایک اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر غلام سے اپنے نصف حق پر قطاعت کرے۔ پھر جس نے قطاعت نہیں کی وہ بھی مکاتب سے قطاعت سے کم وصول کرے۔

قَالَ مَالِكٌ اِنْ اَحَبَّ الَّذِيْ قَاطَعَ الْعَبْدَ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى صَاحِبِهٖ نِصْفَ مَا تَفَضَّلَهٗ بِهٖ كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَهُمَا شَطْرَيْنِ ' وَاِنْ اَبٰى اَنْ يَرُدَّ فَلِلَّذِيْ تَمَسَّكَ بِالرِّقِّ حِصَّةُ صَاحِبِهِ الَّذِيْ كَانَ قَاطَعَ عَلَيْهِ الْمُكَاتَبَ.

امام مالک نے فرمایا کہ قطاعت والا اگر چاہے تو جتنی قطاعت زیادہ وصول کی ہے اس کا نصف اپنے شریک کو دے کر غلام میں برابر کا حصہ دار ہو جائے' ورنہ غلام کا اس قدر حصہ دوسرے شریک کا ہو جائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ اَنَّ الْعَبْدَ يَكُوْنُ بَيْنَهُمَا شَطْرَيْنِ فَيُكَاتِبُهُ جَمِيْعًا ثُمَّ يُقَاطِعُ اَحَدُهُمَا الْمُكَاتَبَ عَلٰى نِصْفِ حَقِّهٖ بِاِذْنِ صَاحِبِهٖ اَوْ ذٰلِكَ الرُّبُعُ مِنْ نَصِيْبِ الْمُقَاطِعِ ثُمَّ يَعْجِزُ الْمُكَاتَبُ فَيَقُوْلُ لِلَّذِيْ قَاطَعَ اِنْ شِئْتَ فَارْدُدْ عَلٰى صَاحِبِكَ نِصْفَ مَا فَضَلَهُ بِهٖ وَيَكُوْنُ الْعَبْدُ بَيْنَكُمَا شَطْرَيْنِ وَاِنْ اَبٰى كَانَ لِلَّذِيْ تَمَسَّكَ بِالْكِتَابَةِ رُبُعُ صَاحِبِهِ الَّذِيْ قَاطَعَ الْمُكَاتَبَ عَلَيْهِ خَالِصًا وَكَانَ لَهٗ نِصْفُ الْعَبْدِ فَذٰلِكَ ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِ الْعَبْدِ وَكَانَ لِلَّذِيْ قَاطَعَ رُبُعُ الْعَبْدِ لِاَنَّهٗ اَبٰى اَنْ يَرُدَّ ثَمَنَ رُبُعِهِ الَّذِيْ قَاطَعَ عَلَيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو، دونوں مل کر اسے کتابت کریں پھر ایک شریک اپنے نصف حصے پر غلام سے قطاعت کرلے اپنی ساجھی کی رضامندی کے ساتھ اور یہ غلام کا چوتھائی حصہ ہو، اس کے بعد مکاتب عاجز ہو جائے تو جس نے قطاعت کی اس سے کہا جائے گا کہ جس قدر رقم نے زیادہ لیا ہے اس کا نصف اپنے شریک کو ادا کر دو اور غلام میں برابر کے حصے دار ہو جاؤ۔ اگر وہ انکار کرے تو قطاعت والے کا چوتھائی غلام بھی دوسرے کو مل جائے گا اور اس صورت میں وہ تین چوتھائی اور یہ ایک چوتھائی کا مالک ہوگا۔ کیونکہ اس نے مقاطعت کی چوتھائی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُكَاتَبِ يُقَاطِعُهٗ سَيِّدُهٗ فَيَعْتِقُ وَيَكْتُبُ عَلَيْهِ مَا بَقِيَ مِنْ قَطَاعَتِهٖ دَيْنًا عَلَيْهِ ثُمَّ يَمُوْتُ الْمُكَاتَبُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لِلنَّاسِ.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جس سے اس کے آقا نے مقاطعت کی۔ پھر وہ آزاد ہو گیا اور قطاعت سے جو باقی رہا وہ اس پر قرض لکھ لیا گیا۔ پھر مکاتب مر گیا اور پھر اس پر لوگوں کا قرض بھی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَاِنَّ سَيِّدَهٗ لَا يُحَاصُّ غُرَمَاءَهٗ بِالَّذِيْ عَلَيْهِ مِنْ قَطَاعَتِهٖ وَلِغُرَمَائِهٖ اَنْ يُبْدَؤُا عَلَيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ قرض خواہوں میں قطاعت کرنے والے اس کے آقا کی تخصیص نہیں ہوگی اور سب قرض خواہوں سے ابتداء کی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ لِلْمُكَاتَبِ اَنْ يُقَاطِعَ سَيِّدَهٗ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لِلنَّاسِ فَيَعْتِقُ وَيَصِيْرُ لَا شَيْءَ لَهٗ لِاَنَّ اَهْلَ الدَّيْنِ اَحَقُّ بِمَالِهٖ مِنْ سَيِّدِهٖ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِجَائِزٍ لَهٗ.

امام مالک نے فرمایا کہ آقا کو ایسے مکاتب سے مقاطعت نہیں کرنی چاہیے جس کے سر پر لوگوں کا قرض ہو کہ وہ آزاد ہو جائے تو اس کے پلے کچھ بھی نہ رہے کیونکہ قرض خواہ اس کے مال کے اس آقا سے زیادہ حق دار ہیں۔ لہٰذا یہ جائز نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدَهٗ ثُمَّ يُقَاطِعُهٗ بِالذَّهَبِ فَيَضَعُ عَنْهُ مِمَّا عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ عَلٰى اَنْ يُعَجِّلَ لَهٗ مَا قَاطَعَهٗ عَلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ وَاِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ مَنْ كَرِهَهٗ لِاَنَّهٗ اَنْزَلَهٗ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ اِلٰى اَجَلٍ فَيَضَعُ عَنْهُ وَيُنْقِدُهٗ وَلَيْسَ هٰذَا مِثْلَ الدَّيْنِ اِنَّمَا كَانَتْ قَطَاعَةُ الْمُكَاتَبِ سَيِّدَهٗ عَلٰى اَنْ يُعْطِيَهٗ مَالًا فِيْ اَنْ يَتَعَجَّلَ الْعِتْقَ فَيَجِبُ لَهُ الْمِيْرَاثُ وَالشَّهَادَةُ وَالْحُدُوْدُ وَتَثْبُتُ لَهٗ حُرْمَةُ

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مکاتب کرے۔ پھر اس سے سونے پر قطاعت کرے اور زر قطاعت فوراً ادا کرنے کی شرط پر بدل کتابت معاف کر دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جس نے اسے مکروہ کہا ہے اس نے یہ سمجھا کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کا کسی پر میعادی قرضہ ہو اور اس کے بدلے میں کچھ نقد رقم لے کر قرض چھوڑ دے۔ حالانکہ یہ قرض اس کی مثال ہی نہیں ہے کیونکہ قطاعت تو اس لئے ہوتی ہے کہ غلام جلد آزاد ہو جائے اور اس

Presented by www.ziaraat.com

الْعَتَاقَةِ ' وَلَمْ يَشْتَرِ دَرَاهِمَ بِدَرَاهِمَ ' وَلَا ذَهَبًا بِذَهَبٍ '
وَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَتَاعٌ اشْتَرَاهُ بِمَتَاعٍ ' وَقَالَ لِغُلَامِهِ انْسَ مُكَاتَبَتَكَ
وَكِتَابَتَكَ دِينَارًا وَأَنْتَ حُرٌّ ' فَوَضَعَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ
إِنْ جِئْتَنِي بِقَدْرِ مِنْ ذٰلِكَ فَأَنْتَ حُرٌّ ' فَلَيْسَ هٰذَا بَيْعًا
نَاجِزًا وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ بَيْعًا نَاجِزًا لَحَاصَّ بِهِ السَّيِّدَ غُرَمَاءُ
الْمُكَاتَبِ إِذَا مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ ' فَدَخَلَ مَعَهُمْ فِي مَالِ
مُكَاتَبِهِ.

کے لئے میراث' شہادت اور حدود لازم آ جائیں اور حرمت عتاق

ف: غلام کو مکاتب کر دینے کے بعد اگر فریقین یعنی مولیٰ اور مکاتب غلام کسی نقد رقم پر کتابت کے بدلے رضامند ہو جائیں تو اسے قطاعت کہتے ہیں۔ مثلاً ایک غلام کو یوں مکاتب کیا کہ وہ دس سال کے اندر ایک ہزار روپیہ سالانہ کے حساب سے دس ہزار روپے ادا کر دے تو اس کے بعد وہ آزاد ہے۔ ابھی غلام ایک قسط ہی ادا کرنے پایا تھا کہ اس کے پاس کچھ نقد رقم جمع ہوگئی جس کے باعث بدل کتابت کے باقی نو ہزار کی جگہ فریقین پانچ ہزار نقد پر رضامند ہو گئے یہی دوسرا معاہدہ قطاعت کہلاتا ہے' اس میں فریقین کا مفاد اور ضرورت کارفرما ہوتی ہے۔ مولیٰ کو یک مشت پانچ ہزار روپے نقد مل گئے اور غلام نو سال پہلے آزاد ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٤- بَابُ جِرَاحِ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کا کسی کو زخمی کرنا

قَالَ مَالِكٌ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الْمُكَاتَبِ يَجْرَحُ الرَّجُلَ جَرْحًا يَقَعُ فِيهِ الْعَقْلُ عَلَيْهِ أَنَّ الْمُكَاتَبَ إِنْ قَوِيَ عَلَى أَنْ يُؤَدِّيَ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ مَعَ كِتَابَتِهِ ' أَدَّاهُ وَكَانَ عَلَى كِتَابَتِهِ ' فَإِنْ لَمْ يَقْوَ عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ عَجَزَ عَنْ كِتَابَتِهِ ' وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يُؤَدِّيَ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ قَبْلَ الْكِتَابَةِ ' فَإِنْ هُوَ عَجَزَ عَنْ أَدَاءِ عَقْلِ ذٰلِكَ الْجَرْحِ خُيِّرَ سَيِّدُهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤَدِّيَ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ فَعَلَ ' وَأَمْسَكَ غُلَامَهُ ' وَصَارَ عَبْدًا مَمْلُوكًا ' وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُسَلِّمَ الْعَبْدَ إِلَى الْمَجْرُوحِ أَسْلَمَهُ ' وَلَيْسَ عَلَى السَّيِّدِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر مکاتب کسی کو ایسے زخمی کرے جس میں دیت واجب ہو تو اگر مکاتب اپنے بدل کتاب کے ساتھ دیت بھی ادا کر سکے تو دیت ادا کر دے تا کہ وہ مکاتب بنا رہے۔ اگر اس پر قادر نہ ہو تو کتابت سے عاجز شمار کیا جائے گا کیونکہ دیت کا ادا کرنا کتابت پر مقدم ہے۔ پھر جب دیت دینے سے عاجز ہو جائے تو اس کے آقا کو اختیار ہے اگر چاہے تو دیت ادا کر دے اور مکاتب کو غلام سمجھ کر رکھ لے اور وہ بدستور اس کا غلام رہے گا۔ اگر چاہے تو خود مکاتب کو اس شخص کے حوالے کر دے جس کو زخمی کیا تھا' مگر آقا پر لازم نہیں ہے کہ غلام کو دینے سے زیادہ اپنا اور نقصان کرے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْقَوْمِ يُكَاتَبُونَ جَمِيعًا فَيَجْرَحُ أَحَدُهُمْ جَرْحًا فِيهِ عَقْلٌ.

امام مالک نے ان چند غلاموں کے متعلق فرمایا جنہیں ایک ساتھ مکاتب کیا گیا۔ پھر ان میں سے کوئی کسی کو زخمی کرے جس پر دیت لازم آئے۔

قَالَ مَالِكٌ مَنْ جَرَحَ مِنْهُمْ جَرْحًا فِيهِ عَقْلٌ قِيلَ لَهُ ' وَلِلَّذِينَ مَعَهُ فِي الْكِتَابَةِ أَدُّوا جَمِيعًا عَقْلَ ذٰلِكَ الْجَرْحِ ' فَإِنْ أَدَّوْا ثَبَتُوا عَلَى كِتَابَتِهِمْ ' وَإِنْ لَمْ يُؤَدُّوا فَقَدْ عَجَزُوا وَيُخَيَّرُ سَيِّدُهُمْ ' فَإِنْ شَاءَ أَدَّى عَقْلَ

امام مالک نے فرمایا کہ جوان میں سے ایسا زخمی کرے جس کی دیت ہے تو اس سے کہا جائے گا اور جو اس کے ساتھ کتابت میں شامل ہیں کہ سب مل کر اس زخم کی دیت ادا کرو۔ اگر وہ دیت ادا کر دیں تو اپنی کتابت پر قائم رہے اور اگر ادا نہ کریں تو عاجز شمار

Presented by www.ziaraat.com

ذٰلِکَ الْجَرْحِ وَرَجَعُوْا عَبِيْدًا لَّهٗ جَمِيْعًا ' وَاِنْ شَاءَ [illegible] صَاحِبُهُمْ

ہوں گے اور اس صورت میں ان کے آقا کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو [illegible] اور چاہے تو زخمی کرنے والے کو غلاموں کے سپرد کر دے اور باقی سارے جسب سابق اس کے غلام رہیں گے کیونکہ اس زخم کی دیت ادا کرنے سے عاجز رہ گئے تھے جو اس نے مکاتبی نے زخمی کیا تھا۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ الَّذِیْ لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الْمُکَاتَبَ اِذَا اُصِیْبَ بِجَرْحٍ یَکُوْنُ لَهٗ فِیْهِ عَقْلٌ ' اَوْ اُصِیْبَ اَحَدٌ مِنْ وَلَدِ الْمُکَاتَبِ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فِیْ کِتَابَتِهٖ ' فَاِنَّ عَقْلَهُمْ عَقْلُ الْعَبِیْدِ فِیْ قِیْمَتِهِمْ ' وَاِنْ مَا اُخِذَ لَهُمْ مِنْ عَقْلِهِمْ یُدْفَعُ اِلٰی سَیِّدِهِمُ الَّذِیْ لَهُ الْکِتَابَةُ ' وَیُحْسَبُ ذٰلِکَ لِلْمُکَاتَبِ فِیْ اٰخِرِ کِتَابَتِهٖ ' فَیُوْضَعُ عَنْهُ مَا اَخَذَ سَیِّدُهٗ مِنْ دِیَةِ جَرْحِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مکاتب کو جب کوئی زخمی کرے تو اسے دیت دلائی جائے گی یا مکاتب کے کسی بیٹے کو زخمی کرے جو کتابت میں اس کے ساتھ ہو اور ان کی دیت غلام والی ہے اور دیت کا جو کچھ وہ وصول کریں گے وہ ان کے آقا کو دیا جائے گا اور وہ مکاتب کی آخری کتابت میں شمار کیا جائے گا۔ پس آقا نے اس کے زخم کی جو دیت وصول کی ہے وہ وضع کر لی جائے گی۔

قَالَ مَالِکٌ وَتَفْسِیْرُ ذٰلِکَ اَنَّهٗ کَاَنَّهٗ کَاتَبَهٗ عَلٰی ثَلَاثَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ ' وَکَانَ دِیَةُ جَرْحِهِ الَّذِیْ اَخَذَهَا سَیِّدُهٗ اَلْفَ دِرْهَمٍ ' فَاِنْ اَدَّی الْمُکَاتَبُ اِلٰی سَیِّدِهِ اَلْفَیْ دِرْهَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ' وَاِنْ کَانَ الَّذِیْ بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ کِتَابَتِهٖ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَکَانَ الَّذِیْ اَخَذَ مِنْ دِیَةِ جَرْحِهٖ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَقَدْ عَتَقَ ' وَاِنْ کَانَ عَقْلُ جَرْحِهٖ اَکْثَرَ مِمَّا بَقِیَ عَلَی الْمُکَاتَبِ اَخَذَ سَیِّدُ الْمُکَاتَبِ مَا بَقِیَ مِنْ کِتَابَتِهٖ وَعَتَقَ ' وَکَانَ مَا فَضَلَ بَعْدَ اَدَاءِ کِتَابَتِهٖ لِلْمُکَاتَبِ ' وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّدْفَعَ اِلَی الْمُکَاتَبِ شَیْءٌ مِنْ دِیَةِ جَرْحِهٖ فَیَاْکُلُهٗ وَیَسْتَهْلِکُهٗ ' فَاِنْ عَجَزَ رَجَعَ اِلٰی سَیِّدِهٖ اَعْوَرَ ' اَوْ مَقْطُوْعَ الْیَدِ ' اَوْ مَعْضُوْبَ الْجَسَدِ ' وَاِنَّمَا کَاتَبَهٗ سَیِّدُهٗ عَلٰی مَالِهٖ وَکَسْبِهٖ ' وَلَمْ یُکَاتِبْهُ عَلٰی اَنْ یَّاْخُذَ ثَمَنَ وَلَدِهٖ وَلَا مَا اُصِیْبَ مِنْ عَقْلِ جَسَدِهٖ ' فَیَاْکُلُهٗ وَیَسْتَهْلِکُهٗ ' وَلٰکِنْ عَقْلُ جِرَاحَاتِ الْمُکَاتَبِ وَوَلَدِهِ الَّذِیْنَ وُلِدُوْا فِیْ کِتَابَتِهٖ ' اَوْ کَاتَبَ عَلَیْهِمْ یُدْفَعُ اِلٰی سَیِّدِهٖ وَیُحْسَبُ ذٰلِکَ لَهٗ فِیْ اٰخِرِ کِتَابَتِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ کسی نے اپنے غلام کو تین ہزار درہم پر مکاتب کیا اور اس کے زخم کی دیت ایک ہزار وصول ہوئی تو مکاتب جب دو ہزار درہم ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا۔ اگر آقا کے غلام پر ایک ہزار درہم کتابت سے باقی تھے کہ دیت کے ایک ہزار درہم پائے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ جس قدر کتابت کے درہم باقی تھے اگر دیت کے اس سے زیادہ وصول پائے تو آقا اپنی بقایا رقم رکھ کر زائد رقم مکاتب کو پھیر دے گا اور وہ آزاد ہو جائے گا۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ مکاتب کی دیت اسی کے حوالے کر دیں کہ وہ کھا پی کر برابر کر دے اور اگر عاجز ہو جائے اور کانا، لنگڑا یا لولا ہو کر اپنے آقا کے پاس واپس آئے اور کیونکہ آقا نے تو اسے اس کے مال اور کمائی پر اختیار دیا تھا نہ کہ اس کی اولاد کی قیمت اور اس کی دیت پر کہ وہ کھا پی کر برابر کر لے بلکہ مکاتب کی دیت اور اس اولاد کی دیت جو حالت کتابت میں پیدا ہوئی یا ان پر عقد کتابت ہوا وہ سب آقا کو دی جائے گی اور بدل کتابت میں سے مجرا ہوگی۔

۵- بَابُ بَیْعِ الْمُکَاتَبِ

مکاتب کی کتابت کو بیچ دینا

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ اَنَّ اَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي الرَّجُلِ

وَلَا يُؤَخِّرُهُ لِاَنَّهُ اِنْ اَخَّرَهُ كَانَ دَيْنًا بِدَيْنٍ ' وَقَدْ نُهِيَ عَنِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ

قَالَ وَاِنْ كَاتَبَ الْمُكَاتَبَ سَيِّدُهُ بِعَرْضٍ مِنَ الْعُرُوْضِ مِنَ الْاِبِلِ ' اَوِ الْبَقَرِ ' اَوِ الْغَنَمِ ' اَوِ الرَّقِيْقِ ' فَاِنَّهُ يَصْلُحُ لِلْمُشْتَرِيْ اَنْ يَّشْتَرِيَهُ بِذَهَبٍ ' اَوْ فِضَّةٍ ' اَوْ عَرْضٍ مُخَالِفٍ لِلْعُرُوْضِ الَّتِيْ كَاتَبَهُ سَيِّدُهُ عَلَيْهَا يُعَجِّلُ ذٰلِكَ وَلَا يُؤَخِّرُهُ.

قَالَ مَالِكٌ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الْمُكَاتَبِ اَنَّهُ اِذَا بِيْعَ كَانَ اَحَقَّ بِاشْتِرَاءِ كِتَابَتِهِ مِمَّنِ اشْتَرَاهَا اِذَا قَوِيَ اَنْ يُّؤَدِّيَ اِلٰى سَيِّدِهِ الثَّمَنَ الَّذِيْ بَاعَهُ بِهِ نَقْدًا ' وَذٰلِكَ اَنَّ اشْتِرَاءَهُ نَفْسَهُ عَتَاقَةٌ ' وَالْعَتَاقَةُ تُبْدَأُ عَلٰى مَا كَانَ مَعَهَا مِنَ الْوَصَايَا ' وَاِنْ بَاعَ بَعْضُ مَنْ كَاتَبَ الْمُكَاتَبَ نَصِيْبَهُ مِنْهُ فَبَاعَ نِصْفَ الْمُكَاتَبِ اَوْ ثُلُثَهُ اَوْ رُبُعَهُ اَوْ سَهْمًا مِنْ اَسْهُمِ الْمُكَاتَبِ فَلَيْسَ لِلْمُكَاتَبِ فِيْمَا بِيْعَ مِنْهُ شُفْعَةٌ ' وَذٰلِكَ اَنَّهُ يَصِيْرُ بِمَنْزِلَةِ الْقَطَاعَةِ ' وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُّقَاطِعَ بَعْضَ مَنْ كَاتَبَهُ اِلَّا بِاِذْنِ شُرَكَائِهِ ' وَاَنَّ مَا بِيْعَ مِنْهُ لَيْسَتْ لَهُ بِهِ حُرِّيَّةٌ تَامَّةٌ ' وَاَنَّ مَالَهُ مَحْجُوْزٌ عَنْهُ ' وَاَنَّ اشْتِرَاءَهُ بَعْضَهُ يُخَافُ عَلَيْهِ مِنْهُ الْعَجْزُ لِمَا يَذْهَبُ مِنْ مَالِهِ ' وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ اشْتِرَاءِ الْمُكَاتَبِ نَفْسَهُ كَامِلًا اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهُ مَنْ بَقِيَ لَهُ فِيْهِ كِتَابَةٌ ' فَاِنْ اَذِنُوْا لَهُ كَانَ اَحَقَّ بِمَا بِيْعَ مِنْهُ.

قَالَ مَالِكٌ لَا يَحِلُّ بَيْعُ نَجْمٍ مِنْ نُجُوْمِ الْمُكَاتَبِ وَذٰلِكَ اَنَّهُ غَرَرٌ اِنْ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ بَطَلَ مَا عَلَيْهِ ' وَاِنْ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ وَعَلَيْهِ دُيُوْنٌ لِلنَّاسِ لَمْ يَاْخُذِ الَّذِيْ اشْتَرٰى نَجْمَهُ بِحِصَّتِهِ مَعَ غُرَمَائِهِ شَيْئًا ' وَاِنَّمَا

امام مالک نے فرمایا کہ کسی مکاتب کو خریدنے کی متعلق

جب مکاتب ہو جائے کہ [illegible] شمار ہو گا اور [illegible] منع کیا گیا ہے۔

فرمایا کہ مالک [illegible] سے مکاتب [illegible] یعنی اونٹ' گائے' بکریاں اور غلام پر تو مشتری کے لئے مناسب یہی ہے کہ روپیہ اشرفی دے کر اس کی کتابت خریدے یا جس چیز پر کتابت ہوئی ہے آقا کو اس کے علاوہ دے کر لیکن ایسا فوراً ہو تاخیر نہ کی جائے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کے بارے میں یہ میں نے خوب سنا کہ جب اسے بیچا جائے تو وہ اپنی کتابت کو خریدنے کا زیادہ مستحق ہے جب کہ وہ اپنے آقا کو وہ قیمت ادا کر سکتا ہو جتنے میں اسے بیچا گیا ہے اور یہ اس لئے کہ اس کا اپنے آپ کو خریدنا آزادی ہے اور آزادی وصیتوں پر مقدم ہے اور اگر کوئی مکاتب سے اپنے حصے کی کتابت فروخت کرے۔ پس مکاتب کا نصف' تہائی' چوتھائی یا کوئی حصہ فروخت کرے تو اس سودے میں مکاتب کو شفعہ کا حق نہیں ہے بلکہ یہ تو قطاعت کی طرح ہے اور مکاتب کے لئے مناسب نہیں ہے کہ کتابت کرنے والوں میں سے کسی کے ساتھ قطاعت کرے مگر اپنے شرکاء کی اجازت سے اور اس سودے سے پوری آزادی بھی حاصل نہیں ہوتی اور وہ اپنے مال پر قادر بھی نہیں ہے اور اگر بعض حصہ خریدے تو عاجز ہو جانے کا خوف ہے کہ اس میں اس کا مال جاتا رہے گا اور یہ اس کی طرح نہیں ہے کہ مکاتب اپنے آپ کو پوری طرح خرید لے مگر یہ کہ باقی شرکاء اسے اجازت دیں اور اگر وہ اجازت دے دیں تو اس حصے کو خریدنے کا وہ زیادہ مستحق ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کو قسطوں پر فروخت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ اگر وہ عاجز ہو جائے تو جو اس پر ہے وہ باطل ہو گیا اور اگر وہ مر گیا یا اس پر لوگوں کا قرض ہو تو قرض خواہوں کے ساتھ خریدنے والوں کو کچھ بھی نہیں ملے گا

Presented by www.ziaraat.com

الَّذِیْ یَشْتَرِیْ نَجْمًا مِنْ نُجُوْمِ الْمُکَاتَبِ بِمَنْزِلَةِ سَیِّدِ
عَلَیْهِ غُرْمُهُ فَیَرِثُهُ بِمَا احْتَمَعَ لَهُ مِنَ الْحَرَاجِ
غُرْمُهُ وَغُنْمُهُ

اور مکاتب کو قسطوں میں خریدنے والا مکاتب کے آقا کی طرح
غلام پر قرض ہو جائے تو ... ہے غلام کے ترکہ خواہوں کے
برابر جمع شدہ رقم کو نہیں پائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ الْمُكَاتَبُ كِتَابَتَهُ بِعَيْنٍ أَوْ عَرْضٍ مُخَالِفٍ لِمَا كُوتِبَ بِهِ مِنَ الْعَيْنِ، أَوِ الْعَرْضِ، أَوْ غَيْرِ مُخَالِفٍ مُعَجَّلٍ أَوْ مُؤَخَّرٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ مکاتب اپنی کتابت کو نقد روپیہ اشرفی یا اسباب کے بدلے خرید لے جو بدل کتابت کی جنس سے نہ ہو یا اسی جنس سے مؤجل یا معجّل ہو۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَهْلِكُ، وَيَتْرُكُ أُمَّ وَلَدٍ وَأَوْلَادًا لَهُ صِغَارًا مِنْهَا، أَوْ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا يَقْوَوْنَ عَلَى السَّعْيِ، وَيُخَافُ عَلَيْهِمُ الْعَجْزُ عَنْ كِتَابَتِهِمْ قَالَ تُبَاعُ أُمُّ وَلَدِ أَبِيهِمْ إِذَا كَانَ فِي ثَمَنِهَا مَا يُؤَدَّى بِهِ عَنْهُمْ جَمِيعُ كِتَابَتِهِمْ أُمَّهُمْ كَانَتْ، أَوْ غَيْرِ أُمِّهِمْ يُؤَدَّى عَنْهُمْ وَيَعْتِقُونَ، لِأَنَّ آبَاهُمْ كَانَ لَا يَمْنَعُ بَيْعَهَا إِذَا خَافَ الْعَجْزَ عَنْ كِتَابَتِهِ، فَهَؤُلَاءِ إِذَا خِيفَ عَلَيْهِمُ الْعَجْزُ بِيعَتْ أُمُّ وَلَدِ أَبِيهِمْ فَيُؤَدَّى عَنْهُمْ ثَمَنُهَا، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي ثَمَنِهَا مَا يُؤَدَّى عَنْهُمْ، وَلَمْ تَفْوَهِيَ، وَلَا هُمْ عَلَى السَّعْيِ رَجَعُوا جَمِيعًا رَقِيقًا لِسَيِّدِهِمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر مکاتب مر جائے اور اپنی ام ولد اور چھوٹی اولاد کو چھوڑ جائے جو اسی ام ولد سے ہو یا کسی اور عورت سے اور اس کی اولاد محنت مزدوری پر قادر نہ ہو اور کتابت سے عاجز ہو جانے کا خوف ہو تو لونڈی کو فروخت کر دیں گے جب کہ اس کی قیمت اتنی ہو کہ بدل کتابت پورا ادا کر سکے کیونکہ مکاتب کو جب عجز کا خوف ہو تو ام ولد کو بیچ سکتا ہے اور اسی طرح جب اولاد پر خوف ہو تو ان کے باپ کی ام ولد فروخت کی جائے گی اور وہ آزاد ہو جائیں گے۔ اگر ام ولد کی قیمت بدل کتابت کے لئے کافی نہ ہو اور نہ ام ولد سے محنت مزدوری ہو سکے اور نہ مکاتب کی اولاد سے تو سارے اپنے آقا کے غلام ہو جائیں گے۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الَّذِي يَبْتَاعُ كِتَابَةَ الْمُكَاتَبِ، ثُمَّ يَهْلِكُ الْمُكَاتَبُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ كِتَابَتَهُ أَنَّهُ يَرِثُهُ الَّذِي اشْتَرَى كِتَابَتَهُ، وَإِنْ عَجَزَ فَلَهُ رَقَبَتُهُ، وَإِنْ أَدَّى الْمُكَاتَبُ كِتَابَتَهُ إِلَى الَّذِي اشْتَرَاهَا، وَعُتِقَ فَوَلَاؤُهُ لِلَّذِي عَقَدَ كِتَابَتَهُ لَيْسَ لِلَّذِي اشْتَرَى كِتَابَتَهُ مِنْ وَلَائِهِ شَيْءٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو مکاتب کی کتابت کو خریدے۔ پھر مکاتب اپنی کتابت ادا کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کا وارث وہی ہوگا جس نے کتابت خریدی ہے۔ اگر مکاتب عاجز ہو جائے تو اسی کا غلام رہے گا اور اگر مکاتب اس شخص کو بدل کتابت ادا کر کے آزاد ہو گیا تو ولاء اسی کو ملے گی جس نے اسے مکاتب کیا تھا نہ کہ کتابت خریدنے والے کو۔

٦- بَابُ سَعْيِ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی محنت مزدوری کا بیان

حَدَّثَنِي مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَلَى نَفْسِهِ، وَعَلَى بَنِيهِ، ثُمَّ مَاتَ هَلْ يَسْعَى بَنُو الْمُكَاتَبِ فِي كِتَابَةِ أَبِيهِمْ أَمْ هُمْ عَبِيدٌ؟ فَقَالَا بَلْ يَسْعَوْنَ فِي كِتَابَةِ أَبِيهِمْ، وَلَا يُوضَعُ عَنْهُمْ لِمَوْتِ أَبِيهِمْ شَيْءٌ

عروہ بن زبیر اور سلیمان بن یسار سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنے آپ کو اور اپنے بیٹوں کو مکاتب کرے، پھر مر جائے تو کیا مکاتب کے بیٹے اپنے باپ کی کتابت کے لئے مزدوری کریں گے یا غلام ہی رہیں گے؟ دونوں نے فرمایا کہ اپنے باپ کی کتابت کے لئے محنت مزدوری کریں گے اور ان کے باپ

Presented by www.ziaraat.com

کی موت کے باعث بدل کتابت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ [illegible] اور وہ اپنے باپ کے آقا کے غلام رہیں گے مگر جب کہ مکاتب اس قدر مال چھوڑ جائے کہ ان کے بالغ ہونے تک کی قسطوں کے لئے کافی ہو تاکہ وہ محنت مزدوری کے قابل ہو جائیں۔ بالغ ہونے کے بعد اگر بدل کتابت کو ادا کر دیں تو آزاد ہو جائیں گے ورنہ غلام رہیں گے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَمُوتُ ، وَيَتْرُكُ مَالاً لَيْسَ فِيهِ وَفَاءُ الْكِتَابَةِ ، وَيَتْرُكُ وَلَدًا مَعَهُ فِي كِتَابَتِهِ ، وَأُمَّ وَلَدٍ فَأَرَادَتْ أُمُّ وَلَدِهِ أَنْ تَسْعَى عَلَيْهِمْ إِنَّهُ يُدْفَعُ إِلَيْهَا الْمَالُ إِذَا كَانَتْ مَأْمُونَةً عَلَى ذَلِكَ قَوِيَّةً عَلَى السَّعْيِ ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ قَوِيَّةً عَلَى السَّعْيِ وَلاَ مَأْمُونَةً عَلَى الْمَالِ لَمْ تُعْطَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَرَجَعَتْ هِيَ وَوَلَدُ الْمُكَاتَبِ رَقِيقًا لِسَيِّدِ الْمُكَاتَبِ.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جو فوت ہو جائے اور اتنا مال چھوڑے جس سے کتابت ادا نہ کی جا سکے اور وہ اپنی اولاد اور ام ولد پیچھے چھوڑے جو کتابت میں اس کے ساتھ ہیں۔ اس کی ام ولد چاہے کہ وہ محنت مزدوری کرے گی تو مال اسے لوٹا دیا جائے گا جب کہ وہ قابل اعتبار اور لائق مزدوری ہو اور اگر محنت مزدوری کرنے کے قابل اور مال کے حساب سے قابل اعتبار نہ ہو تو اسے کچھ نہیں دیا جائے گا اور وہ اور مکاتب کی اولاد مکاتب کے آقا کے غلام رہیں گے۔

قَالَ مَالِكٌ إِذَا كَاتَبَ الْقَوْمُ جَمِيعًا كِتَابَةً وَاحِدَةً ، وَلاَ رَحِمَ بَيْنَهُمْ ، فَعَجَزَ بَعْضُهُمْ ، وَسَعَى بَعْضُهُمْ حَتَّى عَتَقُوا جَمِيعًا ، فَإِنَّ الَّذِينَ سَعَوْا يَرْجِعُونَ عَلَى الَّذِينَ عَجَزُوا بِحِصَّةِ مَا أَدَّوْا عَنْهُمْ لأَنَّ بَعْضَهُمْ حُمَلاَءُ عَنْ بَعْضٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ چند غلام ایک ہی عقد میں مکاتب کئے جائیں اور ان کے درمیان رشتہ داری نہ ہو۔ ان میں بعض عاجز ہو جائیں اور بعض محنت مزدوری کریں یہاں تک کہ سب آزاد ہو جائیں گے تو جنہوں نے محنت مزدوری کی ہے وہ عاجز ہونے والوں سے ان کا حصہ وصول کریں گے جو انہوں نے ادا کیا کیونکہ وہ ایک دوسرے کے کفیل تھے۔

۷- بَابُ عِتْقِ الْمُكَاتَبِ إِذَا أَدَّى مَا عَلَيْهِ قَبْلَ مَحَلِّهِ

مکاتب اگر قسطوں میں بدل کتابت ادا کرے تو آزاد ہو جائے گا

[۸۳۸] **أثر**- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرَهُ يَذْكُرُونَ أَنَّ مُكَاتَبًا كَانَ لِلْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ ، وَأَنَّهُ عَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ جَمِيعَ مَا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ فَأَبَى الْفُرَافِصَةُ ، فَأَتَى الْمُكَاتَبُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَدَعَا مَرْوَانُ الْفُرَافِصَةَ فَقَالَ لَهُ

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن وغیرہ کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ فرافصہ بن عمیر حنفی کے ایک مکاتب نے انہیں کتابت کا سارا مال دیا تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ مکاتب مروان بن حکم کے پاس چلا گیا جو ان دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے اور انہیں یہ بات بتائی تو مروان نے فرافصہ کو بلایا۔ ان سے کہا تب بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ مروان نے حکم دیا کہ مکاتب

Presented by www.ziaraat.com

ذٰلِکَ ، فَاَبٰی فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِذٰلِکَ الْمَالِ اَنْ یُّقْبَضَ مِنَ الْمُکَاتَبِ فَجُعِلَ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ ، فَاِنْ لِلْمُکَاتَبِ ذَهَبَ فَقَدْ عَتَقَ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ الْقَرَافِصَةُ قَسَّمَ الْمَالَ.

سے وہ مال لے کر بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا اور مکاتب کے ورثاء تو آزاد ہو گئے ہیں فرمایا نہ لے گا بلکہ بیت المال میں جمع کروا دیا جائے گا اور مکاتب کے ورثاء اس مال کو لے لیں۔

قَالَ مَالِکٌ فَالْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ الْمُکَاتَبَ اِذَا اَدّٰی جَمِیْعَ مَا عَلَیْهِ مِنْ نُّجُوْمِهٖ قَبْلَ مَحِلِّهَا جَازَ ذٰلِکَ لَهٗ ، وَلَمْ یَکُنْ لِسَیِّدِهٖ اَنْ یَّاْبٰی ذٰلِکَ عَلَیْهِ ، وَذٰلِکَ اَنَّهٗ یَضَعُ عَنِ الْمُکَاتَبِ بِذٰلِکَ کُلَّ شَرْطٍ ، اَوْ خِدْمَةٍ ، اَوْ سَفَرٍ لِاَنَّهٗ لَا تَتِمُّ عَتَاقَةُ رَجُلٍ وَعَلَیْهِ بَقِیَّةٌ مِّنْ رِقٍّ ، وَلَا تَتِمُّ حُرْمَتُهٗ ، وَلَا تَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ ، وَلَا یَجِبُ مِیْرَاثُهٗ ، وَلَا اَشْبَاهُ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ ، وَلَا یَنْبَغِیْ لِسَیِّدِهٖ اَنْ یَّشْتَرِطَ عَلَیْهِ خِدْمَةً بَعْدَ عَتَاقِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ مکاتب جب وقت سے پہلے اپنی تمام واجب الادا قسطیں ادا کر دے تو اس کے لئے جائز ہے اور آقا کو یہ حق نہیں کہ لینے سے انکار کرے کیونکہ یہ چیز مکاتب سے ہر شرط، خدمت اور سفر کو مٹا دیتی ہے اور اس کے بغیر باقی غلامی سے آزاد نہیں ہوتا اور حرمت مکمل نہیں ہوتی۔ نہ اس کی شہادت جائز ہوتی ہے، نہ میراث واجب ہوتی ہے اور نہ دوسری ایسی باتیں اور آقا کو یہ حق نہیں کہ آزادی کے بعد اس سے خدمت وغیرہ کی شرط کرے۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْ مُکَاتَبٍ مَرِضَ مَرَضًا شَدِیْدًا ، فَاَرَادَ اَنْ یَّدْفَعَ نُجُوْمَهٗ کُلَّهَا اِلٰی سَیِّدِهٖ لِاَنْ یَرِثَهٗ وَرَثَةُ لَهٗ اَحْرَارٌ ، وَلَیْسَ مَعَهٗ فِیْ کِتَابَتِهٖ وَلَدٌ لَّهٗ.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جو سخت بیمار ہو جائے، لہٰذا وہ چاہے کہ اپنے آقا کو سارا بدل کتابت ادا کر دے تاکہ اس کے آزاد وارث اس کی میراث پائیں اور اس کے بیٹے کتابت میں اس کے ساتھ نہیں ہیں۔

قَالَ مَالِکٌ ذٰلِکَ جَائِزٌ لَّهٗ لِاَنَّهٗ تَتِمُّ بِذٰلِکَ حُرْمَتُهٗ ، وَتَجُوْزُ شَهَادَتُهٗ ، وَیَجُوْزُ اِعْتِرَافُهٗ بِمَا عَلَیْهِ مِنْ دُیُوْنِ النَّاسِ ، وَتَجُوْزُ وَصِیَّتُهٗ ، وَلَیْسَ لِسَیِّدِهٖ اَنْ یَّاْبٰی ذٰلِکَ عَلَیْهِ بِاَنْ یَّقُوْلَ فِرَّ مِنِّیْ بِمَالِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے جائز ہے کیونکہ اس سے حرمت تمام ہوتی ہے، شہادت جائز ہوتی ہے اور جن لوگوں کے قرضے کا اعتراف کرے وہ اعتراف جائز ہوتا ہے، اس کی وصیت جائز ہوتی ہے، لہٰذا آقا کو اس سے انکار کرنے کا حق نہیں اور نہ یہ کہنے کا کہ اپنا مال لے کر میرے پاس سے بھاگ جا۔

۸- بَابُ مِیْرَاثِ الْمُکَاتَبِ اِذَا عَتَقَ

مکاتب جب آزاد ہو جائے تو اس کی میراث

[۸۳۹] اَثَرٌ- **حَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ، اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ سُئِلَ عَنْ مُکَاتَبٍ کَانَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِیْبَهٗ فَمَاتَ الْمُکَاتَبُ ، وَتَرَکَ مَالًا کَثِیْرًا فَقَالَ یُؤَدِّیْ اِلَی الَّذِیْ تَمَاسَکَ بِکِتَابَتِهِ الَّذِیْ بَقِیَ لَهٗ ، ثُمَّ یَقْتَسِمَانِ مَا بَقِیَ بِالسَّوِیَّةِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیّب سے اس مکاتب کے متعلق پوچھا گیا جو دو آدمیوں کا مشترک ہے۔ ایک نے اپنے حصے کا آزاد کر دیا۔ مکاتب مر گیا اور اس نے کافی مال چھوڑا۔ فرمایا کہ جس نے آزاد نہیں کیا وہ بدل کتابت ادا کر کے باقی مال کو دونوں برابر تقسیم کر لیں۔

قَالَ مَالِکٌ اِذَا کَاتَبَ الْمُکَاتَبُ فَعُتِقَ فَاِنَّمَا یَرِثُهٗ اَوْلَی النَّاسِ بِمَنْ کَاتَبَهٗ مِنَ الرِّجَالِ یَوْمَ تُوُفِّیَ الْمُکَاتَبُ مِنْ وَّلَدٍ ، اَوْ عَصَبَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب جب بدل کتابت ادا کر کے آزاد ہو جائے تو سب سے پہلے اس کا وارث وہ ہے جس نے اسے مکاتب کیا اور مکاتب کرنے کے بعد اس کی اولاد عصبہ۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ وَهٰذَا اَيْضًا فِيْ كُلِّ مَنْ اُعْتِقَ فَاِنَّمَا مِيْرَاثُهٗ [illegible]

فرمایا اور یہ ہر اس شخص کے متعلق ہے جس کو آزاد کیا گیا۔ [illegible] لوگوں سے بیٹا اور بھائی وغیرہ ہو جس کو آزاد کیا ہو تو وہ آزاد ہونے کے بعد اور میراث ولاء کے مستحق ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ اِلْاُخُوَّةُ فِي الْكِتَابَةِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ اِذَا كَاتَبُوْا جَمِيْعًا كِتَابَةً وَاحِدَةً اِذَا لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَدٌ كَاتَبَ عَلَيْهِمْ، اَوْ وُلِدُوْا فِيْ كِتَابَتِهٖ، اَوْ كَاتَبَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ هَلَكَ اَحَدُهُمْ وَتَرَكَ مَالًا اُدِّيَ عَنْهُمْ جَمِيْعُ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ كِتَابَتِهِمْ وَعَتَقُوْا، وَكَانَ فَضْلُ الْمَالِ بَعْدَ ذٰلِكَ لِوَلَدِهٖ دُوْنَ اِخْوَتِهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ کتابت میں بھائی اولاد کی طرح ہیں۔ جب ایک عقد کتابت سے سب کی کتابت ہو اور ان میں سے کسی کا بیٹا نہ ہو جو کتابت کے دوران پیدا ہوا ہو یا جو عقد کتابت میں شامل ہو۔ پھر ان میں سے ایک فوت ہو جائے اور مال چھوڑے تو کتابت کا جوان سب کے اوپر تھا اسے ادا کر کے وہ سب آزاد ہو گئے اور اس کے بعد اس کا مال اس کے بیٹے کو ملے گا اور اس کے بھائیوں کو نہیں ملے گا۔

۹- بَابُ الشَّرْطِ فِي الْمُكَاتِبِ

مکاتب پر شرط لگانے کا بیان

[۸۴۰] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهٗ بِذَهَبٍ، اَوْ وَرِقٍ وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ فِيْ كِتَابَتِهٖ سَفَرًا، اَوْ خِدْمَةً، اَوْ ضَحِيَّةً اِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ سُمِّيَ بِاسْمِهٖ، ثُمَّ قَوِيَ الْمُكَاتَبُ عَلٰى اَدَاءِ نُجُوْمِهٖ كُلِّهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کو سونے چاندی پر مکاتب کیا اور اس کی کتابت میں سفر، خدمت یا قربانی کی شرط رکھی اور اسے معین کر دیا۔ پھر وقت سے پہلے مکاتب اپنی تمام قسطوں کو وقت سے پہلے ادا کرنے پر قادر ہو گیا۔

قَالَ اِذَا اَدّٰى نُجُوْمَهٗ كُلَّهَا وَعَلَيْهِ هٰذَا الشَّرْطُ عُتِقَ فَتَمَّتْ حُرْمَتُهٗ، وَنَظَرَ اِلٰى مَا شَرَطَ عَلَيْهِ مِنْ خِدْمَةٍ، اَوْ سَفَرٍ، اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِمَّا يُعَالِجُهٗ هُوَ بِنَفْسِهٖ، فَذٰلِكَ مَوْضُوْعٌ عَنْهُ لَيْسَ لِسَيِّدِهٖ فِيْهِ شَيْءٌ، وَمَا كَانَ مِنْ ضَحِيَّةٍ، اَوْ كِسْوَةٍ، اَوْ شَيْءٍ يُؤَدِّيْهِ، فَاِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَيَدْفَعُهٗ مَعَ نُجُوْمِهٖ، وَلَا يَعْتِقُ حَتّٰى يَدْفَعَ ذٰلِكَ مَعَ نُجُوْمِهٖ.

فرمایا کہ جب اس نے تمام قسطیں ادا کر دیں اور یہ شرط اس پر باقی ہے تو وہ آزاد ہو گیا اور حرمت اس کی مکمل ہو گئی۔ اب جو خدمت اور سفر وغیرہ کی اس پر شرط رکھی گئی تھی اس کی جانب دیکھا جائے گا۔ اگر وہ اس پر جانی طور سے ادا کی جانے والی تھی تو ساقط ہو گئی اور آقا کا اس پر کوئی حق نہیں رہا اور اگر وہ قربانی یا کپڑے وغیرہ کی ہے تو ادا کی جائے گی کیونکہ وہ درہم و دینار کی جگہ ہے۔ یہ اس پر قائم رہے گی اور قسطوں کے ساتھ ادا کی جائے گی اور قسطوں کے ساتھ جب تک اسے ادا نہ کرے آزاد نہیں ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ اَنَّ الْمُكَاتَبَ بِمَنْزِلَةِ عَبْدٍ اَعْتَقَهٗ سَيِّدُهٗ بَعْدَ خِدْمَةِ عَشْرِ سِنِيْنَ، فَاِذَا هَلَكَ سَيِّدُهُ الَّذِيْ اَعْتَقَهٗ قَبْلَ عَشْرِ سِنِيْنَ فَاِنَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ خِدْمَتِهٖ لِوَرَثَتِهٖ وَكَانَ وَلَاؤُهٗ لِلَّذِيْ عَقَدَ عِتْقَهٗ وَلِوَلَدِهٖ مِنَ الرِّجَالِ، اَوِ

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ مکاتب اس غلام کی طرح ہے جس کو آقا نے دس سال کی خدمت کے بعد آزاد کر دیا ہو۔ اگر دس سال پورے ہونے سے پہلے اس کا آقا فوت ہو جائے تو وارثوں کی خدمت میں باقی مدت پوری کرے گا اور اس کی ولاء اس کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

الْعَصَبَةِ.

ہوگی جس نے اس سے آزادی کا عہد کیا یا اس کی نرینہ اولاد اور

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ عَلَى مُكَاتَبِهِ أَنَّكَ لَا تُسَافِرُ، وَلَا تَنْكِحُ، وَلَا تَخْرُجُ مِنْ أَرْضِي إِلَّا بِإِذْنِي، فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ بِغَيْرِ إِذْنِي فَسَحْوُ كِتَابَتِكَ بِيَدِي.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنے مکاتب سے شرط کرے کہ تم سفر نہ کرنا، نکاح نہ کرنا اور میری اجازت کے بغیر اس جگہ سے نہ جانا۔ اگر میری اجازت کے بغیر ان میں سے کوئی کام کرے تو میں اس کی کتابت کو اپنے ہاتھوں ختم کردوں گا۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ مَحْوُ كِتَابَتِهِ بِيَدِهِ إِنْ فَعَلَ الْمُكَاتَبُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، وَلْيَرْفَعْ سَيِّدُهُ ذٰلِكَ إِلَى السُّلْطَانِ، وَلَيْسَ لِلْمُكَاتَبِ أَنْ يَنْكِحَ، وَلَا يُسَافِرَ، وَلَا يَخْرُجَ مِنْ أَرْضِ سَيِّدِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ، أَوْ لَمْ يَشْتَرِطْهُ وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَلَهُ أَلْفُ دِينَارٍ، أَوْ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَيَنْطَلِقُ فَيَنْكِحُ الْمَرْأَةَ، فَيُصْدِقُهَا الصَّدَاقَ الَّذِي يُجْحِفُ بِمَالِهِ، وَيَكُونُ فِيهِ عَجْزُهُ، فَيَرْجِعُ إِلَى سَيِّدِهِ عَبْدًا لَا مَالَ لَهُ، أَوْ يُسَافِرُ فَتَحِلُّ نُجُومُهُ، وَهُوَ غَائِبٌ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ. وَذٰلِكَ بِيَدِ سَيِّدِهِ إِنْ شَاءَ أَذِنَ لَهُ فِي ذٰلِكَ، وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھوں کتابت کو ختم نہیں کر سکتا۔ اگر مکاتب نے ان میں سے کوئی کام کیا تو اس کے آقا کو چاہیے کہ اس بات کو بادشاہ کی خدمت میں لے جائے کیونکہ مکاتب کو حق نہیں ہے کہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح یا سفر کرے یا اس کی جگہ سے نکلے خواہ اس نے اس بات کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو اور یہ اس وجہ سے ہے کہ کوئی اپنے غلام سے سو دینار مکاتبت کرے اور اس کے پاس ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ دینار ہوں۔ پس وہ نکاح کر لیتا ہے اور اپنے مال کو مہر میں دے کر عاجز ہو جاتا ہے۔ پھر وہ غلام اپنے آقا کی طرف خالی ہاتھ لوٹے یا وہ سفر کرتا ہے اور قسطیں ادا کرنے کے دن آ جاتے ہیں مگر وہ موجود نہیں ہوتا تو اسے کتابت کی وصولی نہیں ہوتی، لہٰذا یہ اختیار آقا کے ہاتھ میں ہے کہ اگر چاہے تو اجازت دے اور چاہے منع کر دے۔

۱۰- بَابُ وَلَاءِ الْمُكَاتَبِ إِذَا عَتَقَ

مکاتب جب آزاد ہو تو اس کی ولاء کا بیان

قَالَ مَالِكٌ إِنَّ الْمُكَاتَبَ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدَهُ إِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ إِلَّا بِإِذْنِ سَيِّدِهِ، فَإِنْ أَجَازَ ذٰلِكَ سَيِّدُهُ لَهُ، ثُمَّ عَتَقَ الْمُكَاتَبُ كَانَ وَلَاؤُهُ لِلْمُكَاتَبِ، وَإِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ قَبْلَ أَنْ يُعْتَقَ كَانَ وَلَاءُ الْمُعْتَقِ لِسَيِّدِ الْمُكَاتَبِ، وَإِنْ مَاتَ الْمُعْتَقُ قَبْلَ أَنْ يُعْتَقَ الْمُكَاتَبُ وَرِثَهُ سَيِّدُ الْمُكَاتَبِ.

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب اگر اپنے غلام کو آزاد کرے تو یہ جائز نہیں ہے مگر اپنے آقا کی اجازت سے۔ اگر اس بات کی اپنے آقا سے اجازت لے کر مکاتب پھر آزاد کرے تو اس کی ولاء مکاتب کے لیے ہے اور اگر آزاد ہونے سے پہلے مکاتب مر جائے تو آزاد ہونے والے کی ولاء مکاتب کے آقا کی ہوگی اور اگر آزاد ہونے والا مکاتب کے ذریعے آزاد ہونے سے پہلے مر جائے تو اس کا وارث مکاتب کا آقا ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَوْ كَاتَبَ الْمُكَاتَبُ عَبْدًا فَعُتِقَ الْمُكَاتَبُ الْآخَرُ قَبْلَ سَيِّدِهِ الَّذِي كَاتَبَهُ،

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح مکاتب اگر اپنے غلام کو مکاتب کرے۔ پھر دوسرا مکاتب ہونے والا اگر کتابت کرنے

Presented by www.ziaraat.com

فَإِنْ وَلَاءُهُ لِسَيِّدِ الْمُكَاتَبِ مَا لَمْ يَعْتِقِ الْمُكَاتَبُ الْأَوَّلَ الَّذِي كَاتَبَهُ فَإِنْ عَتَقَ الَّذِي كَاتَبَهُ رَجَعَ إِلَيْهِ وَلَاءُ مُكَاتَبِهِ الَّذِي كَانَ عَتَقَ قَبْلَهُ وَإِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ أَوْ عَجَزَ عَنْ كِتَابَتِهِ وَلَهُ وَلَدٌ أَحْرَارٌ لَمْ يَرِثُوا وَلَاءَ مُكَاتَبِ أَبِيهِمْ لِأَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ لِأَبِيهِمُ الْوَلَاءُ، وَلَا يَكُونُ لَهُ الْوَلَاءُ حَتَّى يَعْتِقَ.

والے اپنے آقا سے پہلے آزاد ہو جائے تو اس کی والا مکاتب کے آقا کی ہے جب تک مکاتب کرنے والا مکاتب آزاد نہیں ہو جاتا اگر وہ کتابت کرنے والا آزاد ہو جائے تو پہلے آزاد ہونے والے مکاتب کی والا اس کی طرف لوٹ آئے گی اگر پہلا مکاتب مر گیا یا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا اور اس کی آزاد اولاد ہے تو وہ اپنے مکاتب باپ کی وارث نہیں ہوں گی کیونکہ ان کے باپ کے لئے ولاء ثابت نہیں، ولاء تو آزاد ہونے پر ثابت ہوتی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَيَتْرُكُ أَحَدُهُمَا لِلْمُكَاتَبِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ وَيَشِحُّ الْآخَرُ، ثُمَّ يَمُوتُ الْمُكَاتَبُ وَيَتْرُكُ مَالًا.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جو دو آدمیوں کا مشترک ہو۔ ان میں سے ایک شخص مکاتب کو اپنا حق معاف کر دیتا ہے اور دوسرا نہیں کرتا۔ پھر مکاتب مال چھوڑ کر مر جاتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ يَقْضِي الَّذِي لَمْ يَتْرُكْ لَهُ شَيْئًا مَا بَقِيَ لَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ الْمَالَ كَهَيْئَتِهِ لَوْ مَاتَ عَبْدًا لِأَنَّ الَّذِي صَنَعَ لَيْسَ بِعَتَاقَةٍ، وَإِنَّمَا تَرَكَ مَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس نے معاف نہیں کیا تو اپنا پورا حق لے اور جو بچے اس باقی مال کو دونوں تقسیم کر لیں گے جیسے گویا غلام مرا ہے کیونکہ اس نے جو کچھ کیا وہ آزاد کرنا نہیں ہے اور اس نے صرف اپنا حق کتابت چھوڑا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ وَتَرَكَ مُكَاتَبًا، وَتَرَكَ بَنِينَ رِجَالًا وَنِسَاءً، ثُمَّ أَعْتَقَ أَحَدُ الْبَنِينَ نَصِيبَهُ مِنَ الْمُكَاتَبِ إِنَّ ذَلِكَ لَا يُثْبِتُ لَهُ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْئًا وَلَوْ كَانَتْ عَتَاقَةً لَثَبَتَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مِنْهُمْ مِنْ رِجَالِهِمْ وَنِسَائِهِمْ.

امام مالک نے فرمایا: اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک آدمی جب مکاتب چھوڑ کر مر جائے اور اس نے بیٹے اور بیٹیاں بھی چھوڑی ہوں۔ پھر اس کی ایک بیٹی مکاتب میں سے اپنا حصہ معاف کر دے۔ اس کے لئے ولاء میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوگا۔ اگر وہ آزاد ہوتا تو ان میں سے ہر آزاد کرنے والے کے لئے ولاء ثابت ہوتی خواہ وہ مرد ہوتا یا عورت۔

قَالَ مَالِكٌ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذَلِكَ أَيْضًا أَنَّهُمْ إِذَا أَعْتَقَ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ، ثُمَّ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ لَمْ يُقَوَّمْ عَلَى الَّذِي أَعْتَقَ نَصِيبَهُ مَا بَقِيَ مِنَ الْمُكَاتَبِ وَلَوْ كَانَتْ عَتَاقَةً قُوِّمَ عَلَيْهِ حَتَّى يَعْتِقَ فِي مَالِهِ. كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ ان میں سے ایک نے جب اپنا حصہ معاف کر دیا۔ پھر مکاتب عاجز ہو گیا تو حصہ چھوڑنے والے کو بدل کتابت میں حصہ ادا نہیں کرنا ہوگا۔ اگر یہ آزادی ہوتی تو مکمل آزاد ہونے تک اسے حصہ دینا پڑتا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو غلام میں سے اپنے حصے کا آزاد کرے تو انصاف سے لگائی گئی قیمت سے اپنا حصہ دینا ہو گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا، اتنا آزاد ہوگا۔

قَالَ وَمِمَّا يُبَيِّنُ ذَلِكَ أَيْضًا أَنَّ مِنْ سُنَّةِ الْمُسْلِمِينَ الَّتِي لَا اخْتِلَافَ فِيهَا أَنَّ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی یہ بھی دلیل ہے اور یہ مسلمانوں کی سنت ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے

Presented by www.ziaraat.com

فِیْ مُکَاتَبٍ لَمْ یُعْتِقْ عَلَیْهِ فِیْ مَالِهٖ ' وَلَوْ اَعْتَقَ عَلَیْهِ کَانَ [illegible] وَمِمَّا یُبَیِّنُ ذٰلِکَ [illegible] اَنَّ السُّنَّةَ الْمُجْتَمَعَ عَلَیْهَا عِنْدَنَا الَّتِیْ لَا اخْتِلَافَ فِیْهَا اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ عَقَدَ الْکِتَابَةَ ' وَاَنَّهٗ لَیْسَ لِسَیِّدِ الْمُکَاتَبِ مِنَ الْمُکَاتَبِ مِنَ الْمِیْرَاثِ مِنْ وَلَاءِ الْمُکَاتَبِ ' وَاِنْ اَعْتَقَ نَصِیْبَهُنَّ شَیْءٌ اِلَّا مَا وَلَاؤُهٗ لِمَوْلَی سَیِّدِ الْمُکَاتَبِ الذُّکُوْرِ ' اَوْ عَصَبَتِهٖ مِنَ الرِّجَالِ.

مکاتب کو اپنے حصے کا آزاد کیا تو وہ اسی کے مال سے آزاد نہیں ہو گا۔ اگر وہ آزاد کرنا چاہتا تو آزاد کرا سکتا تھا۔ اس کے لئے ہو گی نہ کہ [illegible] شریکوں کو۔ اور اس کی یہ بھی دلیل ہے اور یہ مسلمانوں کا متفق ہے کہ وہ اس شریعت کی ہے جس نے مکاتب کیا اور مکاتب کے آقا کے وارثوں میں سے کسی عورت کو مکاتب کی میراث میں سے کچھ نہیں ملے گی اگرچہ وہ اپنا کچھ حصہ آزاد کر دیں۔ اس کی ولاء مکاتب کے آقا کی نرینہ اولاد کو ملے گی یا عصبہ میں سے صرف مردوں کو۔

۱۱- بَابُ مَا لَا یَجُوْزُ مِنْ عِتْقِ الْمُکَاتَبِ

جس مکاتب کا آزاد کرنا درست نہیں

قَالَ مَالِکٌ اِذَا کَانَ الْقَوْمُ جَمِیْعًا فِیْ کِتَابَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ یُعْتِقْ سَیِّدُهُمْ اَحَدًا مِنْهُمْ دُوْنَ مُؤَامَرَةِ اَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْکِتَابَةِ وَرِضًا مِنْهُمْ ' وَاِنْ کَانُوْا صِغَارًا فَلَیْسَ مُؤَامَرَتُهُمْ بِشَیْءٍ ' وَلَا یَجُوْزُ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ قَالَ وَذٰلِکَ اَنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا کَانَ یَسْعٰی عَلٰی جَمِیْعِ الْقَوْمِ وَیُؤَدِّیْ عَنْهُمْ کِتَابَتَهُمْ لِیَتِمَّ بِهٖ عَتَاقَتُهُمْ ' فَیَعْمِدُ السَّیِّدُ اِلَی الَّذِیْ یُؤَدِّیْ عَنْهُمْ وَبِهٖ نَجَاتُهُمْ مِنَ الرِّقِّ ' فَیُعْتِقُهٗ ' فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ عِجْزًا لِمَنْ بَقِیَ مِنْهُمْ ' وَاِنَّمَا اَرَادَ بِذٰلِکَ الْفَضْلَ وَالزِّیَادَةَ لِنَفْسِهٖ ' فَلَا یَجُوْزُ ذٰلِکَ عَلٰی مَنْ بَقِیَ مِنْهُمْ ' وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا ضَرَرَ ' وَلَا ضِرَارَ وَهٰذَا اَشَدُّ الضَّرَرِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب چند غلام ایک ہی عقد میں مکاتب کئے جائیں تو آقا ان میں سے کسی ایک مکاتب کو آزاد نہیں کر سکتا دوسرے ان لوگوں کی رضا مندی کے بغیر جو کتابت میں اس کے ساتھ ہیں اور اگر وہ نو عمر ہوں تو ان کی رضا مندی نا قابل اعتبار ہے اور ان کا اعتبار کرنا جائز نہیں ہو گا۔ فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ بعض اوقات کئی غلاموں میں سے ایک بھاگ دوڑ کرنے والا ہوتا ہے جو سب کی کتابت ادا کروا سکتا ہے تا کہ ان کی آزادی مکمل ہو جائے۔ چنانچہ اس تگ و دو کرنے والے کی جانب آقا متوجہ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ انہیں غلامی سے نجات دلا کر آزاد کروا دے گا لہٰذا وہ اسی کو آزاد کر دے گا۔ پس باقی عاجز ہو جاتے ہیں۔ یہ اس کی زیادتی ہے اور باقی لوگوں کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''نہ ضرر ہے نہ ضرر پہنچانا'' اور یہ بہت بڑا ضرر ہے۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الْعَبِیْدِ یُکَاتِبُوْنَ جَمِیْعًا اِنَّ لِسَیِّدِهِمْ اَنْ یُعْتِقَ مِنْهُمُ الْکَبِیْرَ الْفَانِیَ ' وَالصَّغِیْرَ الَّذِیْ لَا یُؤَدِّیْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا شَیْئًا ' وَلَیْسَ عِنْدَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَوْنٌ وَلَا قُوَّةٌ فِیْ کِتَابَتِهِمْ فَذٰلِکَ جَائِزٌ لَهٗ.

امام مالک نے ان غلاموں کے متعلق فرمایا جن کی مشترکہ کتابت ہو' اگر ان کا آقا ان میں سے کسی بوڑھے یا کم سن کو آزاد کر دے جو بدل کتابت سے کچھ ادا نہ کر سکتا ہو اور ان میں سے کسی کے پاس کوئی مدد یا قوت برائے کتابت نہ ہو تو یہ جائز ہے۔

۱۲- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عِتْقِ الْمُکَاتَبِ وَاُمِّ وَلَدِهٖ

مکاتب اور ام ولد کی آزادی کا بیان

قَالَ مَالِکٌ فِی الرَّجُلِ یُکَاتِبُ عَبْدَهٗ ' ثُمَّ یَمُوْتُ الْمُکَاتَبُ ' وَیَتْرُکُ اُمَّ وَلَدِهٖ وَقَدْ بَقِیَتْ عَلَیْهِ مِنْ

امام مالک نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جو اپنے غلام کو مکاتب کرے۔ پھر مکاتب مر جائے اور ام ولد چھوڑے اور باقی

Presented by www.ziaraat.com

كِتَابَتِهِ بَقِيَّةٌ، وَيَتْرُكُ وَفَاءً بِمَا عَلَيْهِ. إِنَّ أُمَّ وَلَدِهِ أَمَةٌ مُسْلِمَةٌ حُرَّةٌ لَمْ تَزَلْ مُكَاتَبَةً، حَتَّى مَاتَ وَلَدُهَا وَتَرَكَ وَلَدًا فَعَتَقُوا بِمَوْتِ أَبِي وَلَدِهَا فَتَعْتِقُ أُمُّ وَلَدِهِ بِعِتْقِهِمْ بِعِتْقِهِمْ.

کتابت اس کی طرف واجب الادا ہے اور بدل کتابت کے برابر [illegible] ہو جاتے اور یہ بھی ان کے ساتھ آزاد ہو جاتی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُكَاتَبِ يُعْتِقُ عَبْدًا لَهُ أَوْ يَتَصَدَّقُ بِبَعْضِ مَالِهِ وَلَمْ يَعْلَمْ بِذَلِكَ سَيِّدُهُ حَتَّى عَتَقَ الْمُكَاتَبُ.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جس نے اپنے غلام کو آزاد کیا یا اپنا کچھ مال اسے بطور صدقہ دیا اور اس کے آقا کو اس کا علم نہ ہو یہاں تک کہ مکاتب آزاد ہو جائے۔

قَالَ مَالِكٌ يَنْفُذُ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمُكَاتَبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ، فَإِنْ عَلِمَ سَيِّدُ الْمُكَاتَبِ قَبْلَ أَنْ يَعْتِقَ الْمُكَاتَبُ فَرَدَّ ذَلِكَ وَلَمْ يُجِزْهُ، فَإِنَّهُ إِنْ عَتَقَ الْمُكَاتَبُ وَذَلِكَ فِي يَدِهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ ذَلِكَ الْعَبْدَ، وَلَا أَنْ يُخْرِجَ تِلْكَ الصَّدَقَةَ إِلَّا أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ طَائِعًا مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات برقرار رہے گی اور مکاتب کو اس سے پھرنے کا حق نہیں۔ اگر مکاتب کو آزاد کرنے سے پہلے مکاتب کے آقا کو اس بات کا علم ہو جائے اور وہ اسے منظور نہ کرے تو لغو ہو جائے گی کیونکہ اگر مکاتب آزاد ہو جائے تو یہ بات اس کے ہاتھ ہوگی ورنہ اسے حق نہیں کہ اس غلام کو آزاد کرے اور نہ صدقہ دینے کا حق مگر جو اپنی خوشی سے کرے۔

۱۳- بَابُ الْوَصِيَّةِ فِي الْمُكَاتَبِ

مکاتب کے متعلق وصیت کرنے کا بیان

قَالَ مَالِكٌ إِنَّ أَحْسَنَ مَا سَمِعْتُ فِي الْمُكَاتَبِ يُعْتِقُهُ سَيِّدُهُ عِنْدَ الْمَوْتِ أَنَّ الْمُكَاتَبَ يُقَامُ عَلَى هَيْئَتِهِ تِلْكَ الَّتِي لَوْ بِيعَ كَانَ ذَلِكَ الثَّمَنَ الَّذِي يَبْلُغُ، فَإِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ أَقَلَّ مِمَّا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ وُضِعَ ذَلِكَ فِي ثُلُثِ الْمَيِّتِ، وَلَمْ يُنْظَرْ إِلَى عَدَدِ الدَّرَاهِمِ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَوْ قُتِلَ لَمْ يَغْرَمْ قَاتِلُهُ إِلَّا قِيمَتَهُ يَوْمَ قَتْلِهِ، وَلَوْ جُرِحَ لَمْ يَغْرَمْ جَارِحُهُ إِلَّا دِيَةَ جُرْحِهِ يَوْمَ جَرَحَهُ، وَلَا يُنْظَرُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَى مَا كُوتِبَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ لِأَنَّهُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْءٌ، وَإِنْ كَانَ الَّذِي بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ أَقَلَّ مِنْ قِيمَتِهِ لَمْ يُحْسَبْ فِي ثُلُثِ الْمَيِّتِ إِلَّا مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا تَرَكَ الْمَيِّتُ لَهُ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ، فَصَارَتْ وَصِيَّةً أَوْصَى بِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کو اس کا آقا موت کے وقت آزاد کرے تو اس سلسلے میں یہ بات میں نے خوب سنی کہ مکاتب کی قیمت لگائیں گے وہ کہاں پہنچتی ہے۔ اگر اس کی قیمت بقیہ کتابت سے کم ہے تو وہ میت کے تہائی مال سے وضع کر لی جائے گی اور ان درہموں کو نہیں دیکھا جائے گا جو اس پر باقی ہیں اور یہ اس لئے کہ اگر وہ قتل کر دیا جاتا تو قاتل پر اس روز کی قیمت ہی لازم آتی اور اگر زخمی کر دیا جاتا تو زخمی کرنے والے پر اس روز کی دیت ہی لازم آتی لہٰذا اس مرحلے پر کتابت کے درہم و دینار کی گنتی کو نہیں دیکھیں گے کیونکہ کتابت سے جب تک کچھ باقی ہو وہ غلام ہوتا ہے اور جس پر بدل کتابت اس کی قیمت سے کم ہو تو وہ میت کے تہائی مال میں محسوب نہیں ہوگی مگر وہی جو کتابت سے باقی رہ گیا ہے اور یہ اس لئے کہ میت نے اس کے لئے باقی بدل کتابت کے برابر مال چھوڑا ہے جس کی کہ وصیت کی۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَتْ قِيمَةُ الْمُكَاتَبِ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ كِتَابَتِهِ إِلَّا مِائَةُ دِرْهَمٍ،

امام مالک نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر مکاتب کی قیمت ایک ہزار درہم ہو اور اس کے بدل کتابت سے سو درہم باقی رہ گئے

Presented by www.ziaraat.com

فَاَوْصٰى سَيِّدُهٗ لَهٗ بِالْمِائَةِ دِرْهَمٍ الَّتِيْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ

ہوں۔ پھر اس کا آقا اس کے لئے ان باقی سو درہم کی وصیت کر

قَالَ مَالِكٌ فِيْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ اِنَّهٗ يَقُوْمُ عَبْدًا فَاِنْ كَانَ فِيْ ثُلُثِهٖ سَعْيُهٗ بِثَمَنِ الْعَبْدِ جَازَ لَهٗ ذٰلِكَ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی موت کے وقت اپنے غلام کو مکاتب کیا تو غلام کی قیمت لگائیں گے اگر تہائی مال میں غلام کی قیمت کی گنجائش ہوتی تو یہ اس کے لئے جائز ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ قِيْمَةُ الْعَبْدِ اَلْفَ دِيْنَارٍ، فَيُكَاتِبُهٗ سَيِّدُهٗ عَلٰى مِائَتَيْ دِيْنَارٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ، فَيَكُوْنُ ثُلُثُ مَالِ سَيِّدِهٖ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَهٗ. وَاِنَّمَا هِيَ وَصِيَّةٌ اَوْصٰى لَهٗ بِهَا فِيْ ثُلُثِهٖ، فَاِنْ كَانَ السَّيِّدُ قَدْ اَوْصٰى لِقَوْمٍ بِوَصَايَا وَلَيْسَ فِي الثُّلُثِ فَضْلٌ عَنْ قِيْمَةِ الْمُكَاتَبِ بُدِئَ بِالْمُكَاتَبِ، لِاَنَّ الْكِتَابَةَ عَتَاقَةٌ، وَالْعَتَاقَةُ تُبْدَاُ عَلَى الْوَصَايَا.

امام مالک نے فرمایا: تفسیر اس کی یہ ہے کہ غلام کی قیمت اگر ایک ہزار دینار ہو اور اس کا آقا مرتے وقت اسے دو ہزار دینار میں مکاتب کرے تو آقا کا تہائی مال اگر ایک ہزار دینار ہو تو کتابت جائز ہوگی کیونکہ آقا کی وصیت تہائی مال کے اندر ہے۔ اگر آقا نے دیگر لوگوں کے حق میں بھی وصیتیں کی ہوں اور تہائی مال مکاتب کی قیمت سے زیادہ نہیں تو پہلے کتابت کی وصیت پوری کی جائے گی کیونکہ کتابت کا نتیجہ آزادی ہے اور آزادی دیگر وصیتوں پر مقدم ہے۔

ثُمَّ تُجْعَلُ تِلْكَ الْوَصَايَا فِيْ كِتَابَةِ الْمُكَاتَبِ يَتْبَعُوْنَهٗ بِهَا، وَيُخَيَّرُ وَرَثَةُ الْمُوْصِيْ، فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ يُعْطُوْا اَهْلَ الْوَصَايَا وَصَايَاهُمْ كَامِلَةً وَتَكُوْنُ كِتَابَةُ الْمُكَاتَبِ لَهُمْ فَذٰلِكَ لَهُمْ، وَاِنْ اَبَوْا وَاَسْلَمُوا الْمُكَاتَبَ وَمَا عَلَيْهِ اِلٰى اَهْلِ الْوَصَايَا فَذٰلِكَ لَهُمْ لِاَنَّ الثُّلُثَ صَارَ فِي الْمُكَاتَبِ، وَلِاَنَّ كُلَّ وَصِيَّةٍ اَوْصٰى بِهَا اَحَدٌ، فَقَالَ الْوَرَثَةُ الَّذِيْ اَوْصٰى بِهٖ صَاحِبُنَا اَكْثَرَ مِنْ ثُلُثِهٖ وَقَدْ اَخَذَ مَا لَيْسَ لَهٗ، قَالَ فَاِنَّ وَرَثَتَهٗ يُخَيَّرُوْنَ. فَيُقَالُ لَهُمْ قَدْ اَوْصٰى صَاحِبُكُمْ بِمَا قَدْ عَلِمْتُمْ، فَاِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ تُنَفِّذُوْا ذٰلِكَ لِاَهْلِهٖ عَلٰى مَا اَوْصٰى بِهِ الْمَيِّتُ، وَاِلَّا فَاَسْلِمُوْا اَهْلَ الْوَصَايَا ثُلُثَ مَالِ الْمَيِّتِ كُلِّهٖ.

اور پھر دیگر لوگوں سے جن کے لئے وصیتیں کی گئیں کہا جائے گا کہ مکاتب کا پیچھا کریں اور وصیت کرنے والے کے وارثوں کو اختیار ہوگا کہ وہ اگر چاہیں تو باقی وصیتیں خود پوری کر دیں اور مکاتب کی کتابت لے لیں اور اگر چاہیں تو مکاتب اور بدل کتابت کو ان کے حوالے کر دیں کیونکہ تہائی مال مکاتب ہی میں رہ گیا ہے اس لئے جس وصیت کے متعلق اس کے وارث کہیں کہ یہ تہائی مال سے زیادہ ہے اور اس نے اپنے حق سے تجاوز کیا ہے تو وارثوں کو اختیار ہوگا کہ چاہیں تو وصیت والوں کے سپرد وصیتیں کر دیں۔ اگر اسے قبول کریں تو میت کی وصیت کے مطابق اتنا مال وصیت والوں کے حوالے کر دیں اور چاہیں تو میت کے مال کا تہائی اہل وصیت کے سپرد کر دیں۔

قَالَ فَاِنْ اَسْلَمَ الْوَرَثَةُ الْمُكَاتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْوَصَايَا كَانَ لِاَهْلِ الْوَصَايَا مَا عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ، فَاِنْ اَدَّى الْمُكَاتَبُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْكِتَابَةِ اَخَذُوْا ذٰلِكَ فِيْ

فرمایا کہ اگر وارث مکاتب کو وصیت والوں کے سپرد کر دیں تو بدل کتابت وصیت والوں کا ہو جائے گا۔ اگر مکاتب نے بدل کتابت ادا کر دیا تو وصیت والے اپنے حصوں کے مطابق تقسیم کر

Presented by www.ziaraat.com

وَصَايَاهُمْ عَلٰى قَدْرِ حِصَصِهِمْ ' وَاِنْ عَجَزَ الْمُكَاتَبُ [illegible] لِاَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ حُسْنَ حَيْرٍ اِلَّا اَهْلَ الْوَصَايَا حِيْنَ اَسْلَمَ اِلَيْهِمْ صِيْنَوَهُ ' فَلَوْ مَاتَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَلَى الْوَرَثَةِ شَيْءٌ ' وَاِنْ مَاتَ الْمُكَاتَبُ قَبْلَ اَنْ يُؤَدِّيَ كِتَابَتَهُ ' وَتَرَكَ مَالًا هُوَ اَكْثَرُ مِمَّا عَلَيْهِ فَمَالُهُ لِاَهْلِ الْوَصَايَا ' وَاِنْ اَدَّى الْمُكَاتَبُ مَا عَلَيْهِ عَتَقَ وَرَجَعَ وَلَاؤُهُ اِلٰى عَصَبَةِ الَّذِيْ عَقَدَ كِتَابَتَهُ.

لیں گے اور اگر مکاتب عاجز ہو گیا تو وصیت والوں کا غلام ہو [illegible] لئے۔ اگر وہ مر گیا تو اس پر کوئی شے نہیں ہوگا اور اگر مکاتب کتابت ادا کرنے سے پہلے مر جائے اور وہ مال چھوڑے جو اس کے بدل کتابت سے زیادہ ہو تو اس کا مال وصیت والوں کے لئے ہے اور مکاتب اگر کتابت ادا کر دے تو وہ آزاد ہو گیا اور اس کی ولاء کتابت کرنے والے عصبہ کی جانب لوٹ جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُكَاتَبِ يَكُوْنُ لِسَيِّدِهِ عَلَيْهِ عَشَرَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ فَيَضَعُ عَنْهُ عِنْدَ مَوْتِهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جس پر اس کے آقا کے دس ہزار درہم ہیں۔ پھر اس کا آقا مرتے وقت ایک ہزار درہم کم کر دیتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ يُقَوَّمُ الْمُكَاتَبُ فَيُنْظَرُ كَمْ قِيْمَتُهُ؟ فَاِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَالَّذِيْ وُضِعَ عَنْهُ عُشْرُ الْكِتَابَةِ ' وَذٰلِكَ فِي الْقِيْمَةِ مِائَةُ دِرْهَمٍ ' وَهُوَ عُشْرُ الْقِيْمَةِ فَيُوْضَعُ عَنْهُ عُشْرُ الْكِتَابَةِ ' فَيَصِيْرُ ذٰلِكَ اِلٰى عُشْرِ الْقِيْمَةِ نَقْدًا ' وَاِنَّمَا ذَالِكَ كَهَيْئَتِهِ لَوْ وُضِعَ عَنْهُ جَمِيْعُ مَا عَلَيْهِ ' وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يُحْسَبْ فِيْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ اِلَّا قِيْمَةُ الْمُكَاتَبِ اَلْفَ دِرْهَمٍ ' وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ وُضِعَ عَنْهُ نِصْفُ الْكِتَابَةِ حُسِبَ فِيْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ نِصْفُ الْقِيْمَةِ ' وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ ' اَوْ اَكْثَرَ فَهُوَ عَلٰى هٰذَا الْحِسَابِ.

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب کی قیمت لگا کر دیکھا جائے گا کہ اگر قیمت ہزار درہم ہے پس اس کے اوپر سے کتابت کے دسویں حصے کا بوجھ اتر گیا کیونکہ اس کی قیمت ہزار درہم ہے جو قیمت کا دسواں حصہ ہے۔ پس اس سے کتابت کا دسواں حصہ اتر گیا اور یہ کتابت کا دسواں حصہ نقد شمار ہوگا اور یہ اس کی طرح ہے جس کے سر سے سارا بوجھ اتر گیا ہو اور اگر ایسا کیا تو میت کے تہائی مال میں محسوب نہیں ہوگا مگر وہی ایک ہزار روپیہ جو مکاتب کی قیمت ہے۔ اگر اس سے نصف کتابت ادا ہو سکے تو میت کے مال سے تہائی کتابت ادا کی جائے گی یعنی آدھی کتابت اور اس کے کم وبیش ہو تب بھی اسی حساب سے۔

قَالَ مَالِكٌ اِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ عَنْ مُكَاتَبِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ مِنْ عَشَرَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ ' وَلَمْ يُسَمِّ اَنَّهَا مِنْ اَوَّلِ كِتَابَتِهِ ' اَوْ مِنْ اٰخِرِهَا وُضِعَ عَنْهُ مِنْ كُلِّ نَجْمٍ عُشْرُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی مرتے وقت اپنے مکاتب سے دس ہزار درہم سے ایک ہزار درہم وضع کر دے اور یہ نہ بتائے کہ یہ اس کی کتابت کے اول سے ہے یا آخر سے تو ہر قسط سے دسواں حصہ وضع کیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ عَنْ مُكَاتَبِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ اَلْفَ دِرْهَمٍ مِنْ اَوَّلِ كِتَابَتِهِ ' اَوْ مِنْ اٰخِرِهَا ' وَكَانَ اَصْلُ الْكِتَابَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ قُوِّمَ الْمُكَاتَبُ قِيْمَةَ النَّقْدِ ' ثُمَّ قُسِمَتْ تِلْكَ الْقِيْمَةُ فَجُعِلَ لِتِلْكَ الْاَلْفِ الَّتِيْ مِنْ اَوَّلِ الْكِتَابَةِ حِصَّتُهَا مِنْ تِلْكَ الْقِيْمَةِ

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی آدمی نے مرتے وقت اپنے مکاتب سے ایک ہزار درہم گھٹا دیئے اس کی کتابت کے اول یا آخر سے اور اصل کتابت تین ہزار درہم ہے۔ مکاتب کی اصل قیمت لگائی جائے گی۔ پھر اس قیمت کو تقسیم کیا جائے گا۔ پس ان ایک ہزار کے جو اول کتابت سے ہیں اس قیمت سے حصے

Presented by www.ziaraat.com

بِقَدْرِ قُرْبِهَا مِنَ الْاَجَلِ وَفَضْلِهَا ' ثُمَّ الْاَلْفُ الَّتِیْ تَلِی

[illegible] فَضْلِهَا اَیْضًا حَتّٰی یُوْتٰی عَلٰی اٰخِرِهَا تَفْضُلُ شَیْءٌ

اَلْفٍ بِقَدْرِ مَوْضِعِهَا فِی تَعْجِیْلِ الْاَجَلِ وَتَاْخِیْرِهٖ وَاِنَّ مَا

اسْتَاْخَرَ مِنْ ذٰلِکَ کَانَ اَقَلَّ فِی الْقِیْمَةِ ثُمَّ یُوْضَعُ فِیْ

ثُلُثِ الْمَیِّتِ قَدْرُ مَا اَصَابَ ذٰلِکَ الْاَلْفَ مِنَ الْقِیْمَةِ

عَلٰی تَفَاضُلِ ذٰلِکَ اِنْ قَلَّ ' اَوْ کَثُرَ فَهُوَ عَلٰی هٰذَا

الْحِسَابِ.

بنائے جائیں گے مدت کے قرب و بعد کے حساب سے۔ پھر

[illegible] ہزار ایک مقام کے حساب سے ہوگی تو سب سے آخری

ہوگا اس کی قیمت سب سے کم ہوگی۔ پھر یہ قیمت کے تہائی مال

سے وضع کیا جائے گا جو اس ہزار کی قیمت ہوگی۔ ان کی کمی یا بیشی

اسی حساب سے ہوگی۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْ رَجُلٍ اَوْصٰی لِرَجُلٍ بِرُبُعِ مُکَاتَبٍ وَاَعْتَقَ رُبُعَهٗ ' فَهَلَکَ الرَّجُلُ ثُمَّ هَلَکَ الْمُکَاتَبُ ' وَتَرَکَ مَالًا کَثِیْرًا اَکْثَرَ مِمَّا بَقِیَ عَلَیْهِ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے مکاتب کے چوتھائی کی وصیت کی یا اس کا چوتھائی حصہ آزاد کر دیا' پھر وہ فوت ہوگیا' پھر مکاتب فوت ہوگیا اور بہت سا مال چھوڑا جو اس باقی کتابت سے زیادہ ہے۔

قَالَ مَالِکٌ یُعْطٰی وَرَثَةُ السَّیِّدِ وَالَّذِیْ اَوْصٰی لَهٗ بِرُبُعِ الْمُکَاتَبِ مَا بَقِیَ لَهُمْ عَلَی الْمُکَاتَبِ ' ثُمَّ یَقْتَسِمُوْنَ مَا فَضَلَ فَیَکُوْنُ لِلْمُوْصٰی لَهٗ بِرُبُعِ الْمُکَاتَبِ ثُلُثُ مَا فَضَلَ بَعْدَ اَدَاءِ الْکِتَابَةِ وَلِوَرَثَةِ سَیِّدِهِ الثُّلُثَانِ ' وَذٰلِکَ اَنَّ الْمُکَاتَبَ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْهِ مِنْ کِتَابَتِهٖ شَیْءٌ فَاِنَّمَا یُوْرَثُ بِالرِّقِّ.

امام مالک نے فرمایا: آقا کے وارثوں اور موصی لہٗ کو مکاتب کا چوتھائی دیا جائے گا۔ ان کا مکاتب پر کچھ باقی نہ رہا۔ اب باقی حصص کو تقسیم کریں گے۔ تو موصی لہٗ کے لئے مکاتب کا چوتھائی یعنی کتابت ادا کرنے کے بعد باقی کا ایک تہائی اور آقا کے وارثوں کے لئے دو تہائی اور یہ مکاتب اب ایسا غلام ہے جس پر کتابت کا کچھ باقی نہ رہا اور وہ غلامی کی وجہ سے میراث دیا گیا ہے۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْ مُکَاتَبٍ اَعْتَقَهٗ سَیِّدُهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنْ لَمْ یَحْمِلْهُ ثُلُثُ الْمَیِّتِ عُتِقَ مِنْهُ قَدْرُ مَا حَمَلَ الثُّلُثُ وَیُوْضَعُ عَنْهُ مِنَ الْکِتَابَةِ قَدْرُ ذٰلِکَ اِنْ کَانَ عَلَی الْمُکَاتَبِ خَمْسَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَکَانَتْ قِیْمَتُهُ اَلْفَیْ دِرْهَمٍ نَقْدًا ' وَیَکُوْنُ ثُلُثُ الْمَیِّتِ اَلْفَ دِرْهَمٍ عَتَقَ نِصْفُ وَیُوْضَعُ عَنْهُ شَطْرُ الْکِتَابَةِ.

امام مالک نے اس مکاتب کے متعلق فرمایا جس کو اس کے آقا نے مرتے وقت آزاد کیا۔ فرمایا کہ اگر وہ تہائی مال میں آزاد نہ ہو سکے تو تہائی مال کے برابر ہی آزاد ہوگا اور اس کی کتابت سے اتنا وضع کر دیا جائے گا۔ اگر مکاتب پر پانچ ہزار درہم تھے جب کہ اس کی نقد قیمت دو ہزار درہم ہے [illegible] ت کے مال کا تہائی ایک ہزار ہے تو اس کا نصف حصہ آزاد ہو جائے گا اور آدھی کتابت اس سے ساقط ہو جائے گی۔

قَالَ مَالِکٌ فِیْ رَجُلٍ قَالَ فِیْ وَصِیَّتِهٖ غُلَامِیْ فُلَانٌ حُرٌّ ' وَکَاتِبُوْا فُلَانًا تُبْدَاُ الْعَتَاقَةُ عَلَی الْکِتَابَةِ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا' جس نے اپنی وصیت میں کہا کہ میرا فلاں غلام آزاد ہے اور فلاں سے کتابت کر لینا تو آزادی کو کتابت پر ترجیح دی جائے گا۔ ف

ف: قبل ازیں موطا امام مالک کا اردو ترجمہ مولوی وحید الزمان خان صاحب حیدر آبادی نے تقریباً ایک سو سال پہلے کیا تھا'

Presented by www.ziaraat.com

موصوف نے اس سلسلے میں بڑا کام کیا۔ وہ ترجمہ ایک مدت سے کراچی اور لاہور سے شائع ہو رہا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس

اپنی جانب سے پیوند لگا دینا تو پوری کتاب میں معمول رہا ہے۔ یہ بھی ہوا کہ مثلاً عبارت عربی دس سطروں میں ہے اور ترجمے کے نام سے پانچ سطروں میں مفہوم بیان کر دیا کہیں مفہوم اصل سے مطابقت رکھتا ہے اور کہیں سرے سے مطابقت بھی ندارد۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

کوئی فاضل مترجم کو موردِ الزام ٹھہرائے یا ناشرین کو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں اور نہ ہمیں کسی کے کام میں کیڑے نکالنے کی چنداں ضرورت۔ ہاں موطا امام مالک اور حدیث کی دوسری کتابوں پر بعض حضرات کے کام کو دیکھ کر یہ ضرور واضح ہو گیا کہ جو حضرات اہل حق کے بزرگوں سے متفق ہی نہیں وہ ان کے علمی ذخیروں پر کس نیت سے کام کرتے رہے ہیں؟ آخر ان کام کرنے والوں کی اگر نیت واقعی نیک تھی تو اپنے مسلمہ بزرگوں کے علمی ذخیروں پر کیوں کام نہ کیا اور اکابر اہل سنت و جماعت کی تصانیف پر کیوں تابڑ توڑ کام کرنا شروع کیا؟ یہ سوال سب کے لیے غور طلب اور لمحۂ فکریہ ہے۔

دوسری جانب یہ ناچیز علمائے اہل سنت کی مقدس بارگاہوں میں بڑے ادب و احترام کے ساتھ یہ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہے کہ حضور والا! آپ کا نائب انبیاء ہونا ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ یقیناً آپ انبیائے کرام کے وارث ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کی علمی میراث آپ کی الماریوں میں محفوظ ہے۔ کون نہیں جانتا کہ آج آپ ہی کشتیٔ امت کے ناخدا اور سرمایۂ ملت کے نگہبان ہیں۔ جہاں بوقت گفتار آپ کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں وہاں آپ کے کردار کو دیکھ کر لوگ اپنی بے راہ روی کو چھوڑنے پر مجبور ہوتے رہتے ہیں اور باطل کی ظلمتوں کو تو آپ کے باعث کہیں منہ چھپانے کے لیے بھی جگہ نہیں ملتی' کیونکہ حق کے علمبرداروں کی یہی شان اور غلامان مصطفیٰ کی یہی پہچان ہوتی ہے۔

حضور والا! اگر طبع نازک پر گراں نہ گزرے تو عرض پرداز ہوں کہ نصف صدی سے سرمایۂ ملت کو دن دہاڑے لوٹا جا رہا ہے' راتوں کو نقب زنی ہو رہی ہے اور دن کے اجالے میں ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں' آپ کے سرمائے کا اکثر حصہ لٹیروں کے گھروں میں جا پہنچا اور وہ اسے اپنا مال بتا رہے ہیں۔ باقی جو رہ گیا ہے اس پر بھی نگاہیں جمائی ہوئی ہیں۔ بلکہ خاکم بدہن اب تو وہ الٹا آپ حضرات کو چور بتا رہے ہیں۔ بھلا آپ کے عفو و درگزر پر قربان ہونے کو کس کا جی نہیں چاہے گا جب کہ سرمایۂ ملت کی بربادی کو آپ بہ چشم خود ملاحظہ فرما رہے ہیں اور اس کے باوجود ''جل تو جلال تو' صاحب کمال تو' آئی بلا کو ٹال تو'' کا وظیفہ پڑھ کر روحانی منزلیں طے فرمانے میں مشغول ہیں۔ خدا کرے کہ کبھی تو آپ کو ایسے ورد و وظائف سے تھوڑی بہت فرصت میسر آ جائے جس کے باعث آپ کے دل و دماغ کے کسی گوشے میں ہم غربائے اہل سنت کے دین و ایمان کو بچانے کی فکر بھی سما جائے اور کچھ بھی نہ سہی تو کم از کم ملت اسلامیہ کی حالتِ زار پر آپ کو کبھی دو آنسو بہانے کی توفیق ہی مل جائے وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٤٠- كِتَابُ الْمُدَبَّرِ

مدبر کا بیان

١- بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ

مدبر کی اولاد کا بیان

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ اَنَّهٗ قَالَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنْ دَبَّرَ جَارِيَةً لَهٗ فَوَلَدَتْ اَوْلَادًا بَعْدَ تَدْبِيْرِهٖ اِيَّاهَا ' ثُمَّ مَاتَتِ

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جس نے اپنی لونڈی کو مدبر کیا اور مدبر ہونے کے بعد اس سے اولاد ہوئی'

Presented by www.ziaraat.com

الْجَارِيَةُ قَبْلَ الَّذِي دَبَّرَهَا اَنَّ وَلَدَهَا بِمَنْزِلَتِهَا قَدْ ثَبَتَ [illegible] وَلَا يَضُرُّهُمْ هَلَاكُ اُمِّهِمْ فَاِذَا مَاتَ الَّذِي كَانَ دَبَّرَهَا فَقَدْ عُتِقُوا اِنْ وَسِعَهُمُ الثُّلُثُ.

پھر مدبر کرنے والے سے پہلے لونڈی فوت ہوگئی تو اولاد لونڈی کی [illegible] گئی اور مدبر کرنے والے کا انتقال ہوا تو اس نفسان میں نہ آئے گا اگر مدبر کرنے والا سر جائے تو وہ آزاد ہو جائیں گے بسبب کہ تہائی مال میں گنجائش ہو۔

وَقَالَ مَالِكٌ كُلُّ ذَاتِ رَحِمٍ فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا اِنْ كَانَتْ حُرَّةً فَوَلَدَتْ بَعْدَ عِتْقِهَا فَوَلَدُهَا اَحْرَارٌ، وَاِنْ كَانَتْ مُدَبَّرَةً، اَوْ مُكَاتَبَةً، اَوْ مُعْتَقَةً اِلٰى سِنِيْنَ، اَوْ مُخْدَمَةً، اَوْ بَعْضُهَا حُرًّا، اَوْ مَرْهُوْنَةً، اَوْ اُمَّ وَلَدٍ فَوَلَدُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَلٰى مِثَالِ حَالِ اُمِّهٖ، يُعْتَقُوْنَ بِعِتْقِهَا وَيَرِقُّوْنَ بِرِقِّهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہر اولاد اپنی والدہ کی مثل ہوگی۔ اگر ان کی ماں آزاد ہے اور آزاد ہونے کے بعد اس نے بچے جنے تو اس کے بچے آزاد ہوں گے۔ اگر وہ مدبر یا مکاتبہ یا چند سالوں تک معتقہ یا مخدمہ یا بعض حصہ آزاد اور بعض مرہونہ یا ام ولد رہی تو اولاد کی بھی وہی حالت شمار ہوگی جو ان کی والدہ کی ہے' اس کی آزادی کے ساتھ آزاد ہوں گے اور اس کی غلامی کے ساتھ وہ بھی میراث بنیں گے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ مُدَبَّرَةٍ دُبِّرَتْ وَهِيَ حَامِلٌ، اِنَّ وَلَدَهَا بِمَنْزِلَتِهَا، وَاِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ اَعْتَقَ جَارِيَةً لَهٗ وَهِيَ حَامِلٌ، وَلَمْ يَعْلَمْ بِحَمْلِهَا.

امام مالک نے اس مدبرہ کے بارے میں فرمایا جو حاملہ تھی کہ اس کا بچہ بھی اسی کی جگہ ہے اور یہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا جو حاملہ تھی اور اسے حمل کا علم بھی نہ تھا۔

قَالَ مَالِكٌ فَالسُّنَّةُ فِيْهَا اَنَّ وَلَدَهَا يَتْبَعُهَا وَيَعْتِقُ بِعِتْقِهَا.

امام مالک نے فرمایا: اس میں سنت یہی ہے کہ بیٹا اس کے پیچھے ہے اور اس کے ساتھ آزاد ہو جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ فَالْوَلِيْدَةُ وَمَا فِيْ بَطْنِهَا لِمَنِ ابْتَاعَهَا اشْتَرَطَ ذٰلِكَ الْمُبْتَاعُ، اَوْ لَمْ يَشْتَرِطْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح ایک آدمی نے لونڈی خریدی اور وہ حاملہ ہے۔ تو لونڈی اور جو اس کے پیٹ میں ہے' خریدنے والے کے ہیں خواہ خریدار نے شرط کی یا نہ کی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا يَحِلُّ لِلْبَائِعِ اَنْ يَسْتَثْنِيَ مَا فِيْ بَطْنِهَا لِاَنَّ ذٰلِكَ غَرَرٌ يَضَعُ مِنْ ثَمَنِهَا، وَلَا يَدْرِيْ اَيَصِلُ ذٰلِكَ اِلَيْهِ اَمْ لَا، وَاِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ مَا لَوْ بَاعَ جَنِيْنًا فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ، وَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَهٗ لِاَنَّهٗ غَرَرٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ فروخت کرنے والے کے لیے جائز نہیں ہے کہ پیٹ کے بچے کو مستثنیٰ کرے' کیونکہ یہ دھوکا ہے وہ اس کی قیمت وضع کر دیتا ہے لیکن کیا معلوم کہ اسے ملے گا یا نہیں اور یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی پیٹ کے بچے کو خریدے اور وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہو۔ یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِيْ مُدَبَّرٍ، اَوْ مُكَاتَبٍ ابْتَاعَ اَحَدُهُمَا جَارِيَةً فَوَطِئَهَا فَحَمَلَتْ مِنْهُ وَوَلَدَتْ قَالَ وَلَدُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ جَارِيَتِهٖ بِمَنْزِلَتِهٖ يَعْتِقُوْنَ بِعِتْقِهٖ وَيَرِقُّوْنَ بِرِقِّهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ مکاتب یا مدبر سے اگر کوئی لونڈی خریدے' وہ اس سے حاملہ ہو کر بچے جنے۔ فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کی اولاد اس کے باپ کے حکم سے ہے۔ اس کی آزادی کے ساتھ آزاد ہوں گے اور اس کی غلامی سے غلام رہیں گے۔

قَالَ مَالِكٌ فَاِذَا اَعْتَقَ هُوَ فَاِنَّمَا اُمُّ وَلَدِهٖ مَالٌ مِنْ

امام مالک نے فرمایا کہ اسے جب آزاد کیا جائے گا تو ام

Presented by www.ziaraat.com

مَالِهِ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ إِذَا أُعْتِقَ

والد بھی اس کا ایک مال ہوگا اور آزاد کرتے وقت اس کے سپرد کر

٢- بَابُ جَامِعٍ مَا جَاءَ فِي التَّدْبِيرِ

مدبر کے احکام

قَالَ مَالِكٌ فِي مُدَبَّرٍ قَالَ لِسَيِّدِهِ عَجِّلْ لِي الْعِتْقَ وَأُعْطِيكَ خَمْسِينَ مِنْهَا مُنَجَّمَةً عَلَيَّ. فَقَالَ سَيِّدُهُ نَعَمْ، أَنْتَ حُرٌّ وَعَلَيْكَ خَمْسُونَ دِينَارًا تُؤَدِّي إِلَيَّ كُلَّ عَامٍ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ، فَرَضِيَ بِذَلِكَ الْعَبْدُ، ثُمَّ هَلَكَ السَّيِّدُ بَعْدَ ذَلِكَ بِيَوْمٍ، أَوْ يَوْمَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَةٍ.

امام مالک نے فرمایا: مدبر نے اپنے آقا سے کہا کہ مجھے جلدی آزاد کر دیجئے۔ میں قسط وار آپ کو پچاس دینار ادا کر دوں گا۔ آقا نے کہا کہ اچھا تم آزاد ہو اور تمہارے اوپر پچاس دینار ہیں۔ تم مجھے ہر سال دس دینار دے دیا کرنا۔ وہ غلام بھی رضامند ہو گیا۔ پھر اس کے ایک دو روز بعد آقا فوت ہو گیا۔

قَالَ مَالِكٌ يَثْبُتُ لَهُ الْعِتْقُ وَصَارَتِ الْخَمْسُونَ دِينَارًا دَيْنًا عَلَيْهِ، وَجَازَتْ شَهَادَتُهُ، وَثَبَتَتْ حُرْمَتُهُ، وَمِيرَاثُهُ، وَحُدُودُهُ، وَلَا يَضَعُ عَنْهُ مَوْتُ سَيِّدِهِ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ الدَّيْنِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی آزادی ثابت ہو گئی اور پچاس دینار اس پر قرضہ ہو گا۔ اس کی شہادت جائز ہو گئی، حرمت ثابت ہو گئی نیز میراث و حدود لیکن آقا کی وفات سے اس قرض میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ دَبَّرَ عَبْدًا لَهُ فَمَاتَ السَّيِّدُ، وَلَهُ مَالٌ حَاضِرٌ، وَمَالٌ غَائِبٌ فَلَمْ يَكُنْ فِي مَالِهِ الْحَاضِرِ مَا يَخْرُجُ فِيهِ الْمُدَبَّرُ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کو مدبر کیا۔ پس آقا فوت ہو گیا اور اس کا حاضر و غائب مال ہے اس کا حاضر مال اتنا ہو کہ اس کے ذریعے مدبر نہ نکل سکے۔

قَالَ يُوقَفُ الْمُدَبَّرُ بِمَالِهِ، وَيُجْمَعُ خَرَاجُهُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ مِنَ الْمَالِ الْغَائِبِ، فَإِنْ كَانَ فِيمَا تَرَكَ سَيِّدُهُ مِمَّا يَحْمِلُهُ الثُّلُثُ عُتِقَ بِمَالِهِ وَبِمَا جُمِعَ مِنْ خَرَاجِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيمَا تَرَكَ سَيِّدُهُ مَا يَحْمِلُهُ عُتِقَ مِنْهُ قَدْرُ الثُّلُثِ وَتُرِكَ مَالُهُ فِي يَدَيْهِ.

فرمایا کہ مدبر کو اس کے مال کے ساتھ روک لیں گے یہاں تک کہ جو اس کا غائب مال ہے وہ بھی آ جائے۔ اگر آقا کے کل مال کی تہائی سے وہ آزاد ہو سکے نیز اس کی کمائی جو جمع کی گئی تو اس مال سے آزاد ہو جائے گا۔ اگر آقا کا ترکہ اس کا متحمل نہ ہو تو تہائی مال کے برابر وہ آزاد ہو جائے گا اور اس کا مال اسی کے پاس رہنے دیا جائے گا۔

٣- بَابُ الْوَصِيَّةِ فِي التَّدْبِيرِ

مدبر کرنے کی وصیت کرنا

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّ كُلَّ عَتَاقَةٍ أَعْتَقَهَا رَجُلٌ فِي وَصِيَّةٍ أَوْصَى بِهَا فِي صِحَّةٍ، أَوْ مَرَضٍ، أَنَّهُ يَرُدُّهَا مَتَى شَاءَ وَيُغَيِّرُهَا مَتَى شَاءَ مَا لَمْ يَكُنْ تَدْبِيرًا، فَإِذَا دَبَّرَ فَلَا سَبِيلَ لَهُ إِلَى رَدِّ مَا دَبَّرَ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ آزادی کی تمام وصیتیں خواہ تندرستی میں کی ہوں یا بیماری میں، وہ آدمی جب چاہے ان میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے لیکن جب مدبر کر دیا تو اب اسے رد کرنے کا کوئی راستہ نہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَكُلُّ وَلَدٍ وَلَدَتْهُ أَمَةٌ أَوْصَى بِعِتْقِهَا

امام مالک نے فرمایا کہ جس بچے کو اس کی والدہ نے جنا،

Presented by www.ziaraat.com

وَلَمْ تُدَبِّرْ فَإِنَّ وَلَدَهَا لَا يُعْتَقُونَ مَعَهَا إِذَا عُتِقَتْ، وَلَمْ تُشْتَرَطْ لَهَا عَتَاقَةُ، وَإِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ مَا لَمْ يَقُلْ لَهَا ذَلِكَ. وَقَالَ لِجَارِيَتِهِ إِنْ بَقِيتِ عِنْدِي فُلَانَةُ حَتَّى أَمُوتَ فَهِيَ حُرَّةٌ.

جس کو آزاد کرنے کی وصیت کی اور مدبر نہ کیا تو لونڈی کو جب [illegible] جب چاہے اسے رد کر دے۔ اور لونڈی نے کسی ارادہ ثابت نہیں ہوئی اور نہ اس کی طرح ہے جیسے کسی نے اپنے لونڈی سے کہا کہ اگر میری موت تک فلاں میرے پاس رہی تو وہ آزاد ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَإِنْ أَدْرَكَتْ ذَلِكَ كَانَ لَهَا ذَلِكَ، وَإِنْ شَاءَ قَبْلَ ذَلِكَ بَاعَهَا وَوَلَدَهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُدْخِلْ وَلَدَهَا فِي شَيْءٍ مِمَّا جَعَلَ لَهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو جائے تب بھی اسے اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اسے اور اس کی اولاد کو مرنے سے پہلے فروخت کر دے کیونکہ اس کی اولاد اس کے ساتھ شامل نہیں ہے۔

قَالَ وَالْوَصِيَّةُ فِي الْعَتَاقَةِ مُخَالِفَةٌ لِلتَّدْبِيرِ فَرْقَ بَيْنَ ذَلِكَ مَا مَضَى مِنَ السُّنَّةِ. قَالَ وَلَوْ كَانَتِ الْوَصِيَّةُ بِمَنْزِلَةِ التَّدْبِيرِ كَانَ كُلُّ مُوصٍ لَا يَقْدِرُ عَلَى تَغْيِيرِ وَصِيَّتِهِ، وَمَا ذُكِرَ فِيهَا مِنَ الْعَتَاقَةِ، وَكَانَ قَدْ حَبَسَ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهِ مَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ.

فرمایا کہ آزاد کرنے اور مدبر کرنے کی وصیت مختلف ہیں۔ سنت کی رو سے ان کے درمیان فرق ہے۔ فرمایا کہ اگر وصیت بھی مدبر کرنے کی طرح ہوتی تو کوئی وصیت کرنے والا وصیت میں تغیر وتبدل کا مجاز نہ ہوتا۔ اور اس میں جو آزادی کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس کا مال روکا گیا ہے جس سے فائدہ حاصل کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ دَبَّرَ رَقِيقًا لَهُ جَمِيعًا فِي صِحَّتِهِ، وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ إِنْ كَانَ دَبَّرَ بَعْضَهُمْ قَبْلَ بَعْضٍ بُدِئَ بِالْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ حَتَّى يَبْلُغَ الثُّلُثَ، وَإِنْ كَانَ دَبَّرَهُمْ جَمِيعًا فِي مَرَضِهِ فَقَالَ فُلَانٌ حُرٌّ، وَفُلَانٌ حُرٌّ، وَفُلَانٌ حُرٌّ فِي كَلَامٍ وَاحِدٍ إِنْ حَدَثَ بِي فِي مَرَضِي هَذَا حَدَثُ مَوْتٍ، أَوْ دَبَّرَهُمْ جَمِيعًا فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ تَحَاصُّوا فِي الثُّلُثِ، وَلَمْ يُبْدَأْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَبْلَ صَاحِبِهِ، وَإِنَّمَا هِيَ وَصِيَّةٌ، وَإِنَّمَا لَهُمُ الثُّلُثُ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ، ثُمَّ يُعْتَقُ مِنْهُمُ الثُّلُثُ بَالِغًا مَا بَلَغَ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے کئی غلام بہ حالت صحت مدبر کئے اور ان کے سوا اس کے پاس اور مال نہ ہو۔ اگر اس نے یکے بعد دیگرے مدبر کئے ہوں تو اول کو اولیت حاصل ہوگی یہاں تک کہ تہائی مال کو پہنچ جائیں۔ اگر ان سب کو اپنے مرض میں ایک ہی دفعہ مدبر کیا ہو اور کہا کہ فلاں آزاد، فلاں آزاد اور فلاں آزاد ایک ہی سلسلۂ کلام میں کہا اور جب کہ اس کی موت اسی مرض میں واقع ہو جائے یا ان سب کو ایک ہی کلمے سے مدبر کیا ہو تو وہ تہائی مال میں مستحق ہوں گے لیکن ایک دوسرے سے پہلے نہیں ہوگا بلکہ اس وصیت میں تہائی کے اندر سب شامل ہوں گے۔ ان کے درمیان حصے بانٹے جائیں گے، پھر جس آدمی تک شمار پہنچ سکے اس کا تہائی حصہ آزاد ہوگا۔

قَالَ وَلَا يُبْدَأُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِذَا كَانَ ذَلِكَ كُلُّهُ فِي مَرَضِهِ.

فرمایا کہ ان میں کسی ایک سے ابتداء نہیں کی جائے گی جب کہ سب کو اسی مرض میں کیا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَهَلَكَ

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے

Presented by www.ziaraat.com

السَّيِّدُ ' وَلَا مَالَ لَهُ إِلَّا الْعَبْدُ الْمُدَبَّرُ وَلِلْعَبْدِ مَالٌ. قَالَ

اپنے غلام کو مدبر کیا۔ پھر آقا فوت ہو گیا اور اس مدبر غلام کے سوا

قَالَ مَالِكٌ فِي مُدَبِّرٍ كَاتَبَهُ سَيِّدُهُ ' فَمَاتَ السَّيِّدُ ' وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ

امام مالک نے اس مدبر کے متعلق فرمایا جس کو اس کے آقا نے مدبر کیا پھر آقا فوت ہو گیا اور اس کے سوا اور اس نے مال نہ چھوڑا ہو۔

قَالَ مَالِكٌ يُعْتَقُ مِنْهُ ثُلُثُهُ وَيُوْضَعُ عَنْهُ ثُلُثُ كِتَابَتِهِ وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ ثُلُثَاهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ وہ تہائی آزاد ہو جائے گا اور تہائی کتابت کا بوجھ اس کے سر سے اتر جائے گا اور دو تہائی کتابت اس پر رہے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي رَجُلٍ اَعْتَقَ نِصْفَ عَبْدٍ لَهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ قَبْلَ عِتْقِ نِصْفِهِ ' اَوْ بَتَّ عِتْقَهُ كُلَّهُ ' وَقَدْ كَانَ دَبَّرَ عَبْدًا لَهُ اٰخَرَ قَبْلَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے حالت مرض میں اپنے غلام کا نصف آزاد کر دیا۔ پھر اس کا نصف یا مکمل قطعی طور پر آزاد کر دیا اور اس سے پہلے اس نے ایک اور غلام کو مدبر کیا تھا۔

قَالَ يُبْدَأُ بِالْمُدَبَّرِ قَبْلَ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ ' وَهُوَ مَرِيْضٌ ' وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ اَنْ يَرُدَّ مَا دَبَّرَ ' وَلَا اَنْ يَتَعَقَّبَهُ بِاَمْرٍ يَرُدُّهُ بِهِ ' فَاِذَا اَعْتَقَ الْمُدَبَّرَ فَلْيَكُنْ مَا بَقِيَ مِنَ الثُّلُثِ فِي الَّذِيْ اَعْتَقَ شَطْرَهُ حَتّٰى يَسْتَتِمَّ عِتْقُهُ كُلَّهُ فِيْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ ' فَاِنْ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ فَضْلَ الثُّلُثِ عُتِقَ مِنْهُ مَا بَلَغَ فَضْلَ الثُّلُثِ بَعْدَ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ الْاَوَّلِ.

فرمایا کہ اس مدبر سے ابتداء کرے جس کو بیماری کی حالت میں آزاد کیا اور یہ اس لئے کہ مدبر کرنے کے بعد کسی کو پھرنے کا حق نہیں ہے تو تہائی میں سے جتنا وہ غلام آزاد ہو اس کا اتنا ہو جائے گا۔ اگر تہائی مال سے وہ پورا آزاد نہ ہو سکے تو پہلے مدبر کو آزاد کرنے کے بعد باقی مال سے جتنا آزاد ہو سکے اتنا آزاد ہو جائے گا۔

٤- بَابُ مَسِّ الرَّجُلِ وَلِيْدَتَهُ إِذَا دَبَّرَهَا

لونڈی کو مدبر کرنے کے بعد صحبت کرنے کا بیان

[٨٤١] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ دَبَّرَ جَارِيَتَيْنِ لَهُ فَكَانَ يَطَؤُهُمَا وَهُمَا مُدَبَّرَتَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی دو لونڈیوں کو مدبر کیا اور وہ ان دونوں سے صحبت کیا کرتے تھے جب کہ وہ مدبرہ تھیں۔

[٨٤٢] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَبَّرَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ فَاِنَّ لَهُ اَنْ يَطَاَهَا ' وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَبِيْعَهَا ' وَلَا يَهَبَهَا وَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

سعید بن مسیّب فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی اپنی لونڈی کو مدبر کرے تو اس کے ساتھ صحبت کرنے کا حق ہے لیکن اسے یہ حق نہیں کہ اسے بیچے یا ہبہ کرے اور اس کی اولاد بھی اسی کی طرح ہے۔

٥- بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبّر کو فروخت کرنے کا بیان

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي الْمُدَبَّرِ اَنَّ صَاحِبَهُ لَا يَبِيْعُهُ ' وَلَا يُحَوِّلُهُ عَنْ مَوْضِعِهِ

امام مالک نے فرمایا کہ مدبر کے بارے میں یہ بات ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ آقا نہ اسے فروخت کرے اور نہ

Presented by www.ziaraat.com

الَّذِیْ وَضَعَهُ فِیْهِ ' وَاَنَّهُ اِنْ رَهِقَ سَیِّدَهُ دَیْنٌ ' فَاِنَّ [illegible] عَلَیْهِ عَبْدُهُ مَا عَاشَ ' فَلَیْسَ لَهُ اَنْ یَخْدُمَهُ حَیَاتَهُ ' ثُمَّ یُعْتِقُهُ عَلَی وَرَثَتِهِ اِذَا مَاتَ مِنْ رَاْسِ مَالِهِ ' وَاِنْ مَاتَ سَیِّدُ الْمُدَبَّرِ ' وَلَا مَالَ لَهُ غَیْرُهُ عَتَقَ ثُلُثُهُ ' وَکَانَ ثُلُثَاهُ لِوَرَثَتِهِ فَاِنْ مَاتَ سَیِّدُ الْمُدَبَّرِ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ مُحِیْطٌ بِالْمُدَبَّرِ بِیْعَ فِیْ دَیْنِهِ لِاَنَّهُ اِنَّمَا یُعْتَقُ فِی الثُّلُثِ.

تبدیل کرے اور آقا اگر مقروض ہو جائے تو قرض خواہ اسے [illegible] آقا اگر [illegible] قرض [illegible] تہائی مال میں آزاد ہو جائے گا بشرطیکہ ورثہ اس کی خدمت کرتا رہا تو ورثہ کی بجائے خدمت لینے کے باعث اپنی میراث سے اسے آزاد کر دیا جائے مرتے وقت ذاتی مال سے اور اگر مدبر کا آقا مرے اور اس کے سوا اور مال نہ چھوڑا تو وہ تہائی آزاد ہوگا اور اس کا دو تہائی حصہ وارثوں کا ہوگا۔ اگر مدبر کا آقا مر گیا اور اس پر مدبر کی قیمت کے برابر قرض ہو تو اسے قرضے کی وجہ سے بیچیں گے کیونکہ وہ تہائی مال میں آزاد ہوتا ہے۔

قَالَ فَاِنْ کَانَ الدَّیْنُ لَا یُحِیْطُ اِلَّا بِنِصْفِ الْعَبْدِ بِیْعَ نِصْفُهُ لِلدَّیْنِ ' ثُمَّ عُتِقَ ثُلُثُ مَا بَقِیَ بَعْدَ الدَّیْنِ.

فرمایا کہ اگر قرض مدبر کی نصف قیمت کے برابر ہو تو اس کا نصف قرض کے لیے بیچ دیں گے اور قرض کے بعد باقی تہائی آزاد ہو جائے گا۔

قَالَ مَالِک لَا یَجُوْزُ بَیْعُ الْمُدَبَّرِ وَلَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یَشْتَرِیَهُ اِلَّا اَنْ یَشْتَرِیَ الْمُدَبَّرُ نَفْسَهُ مِنْ سَیِّدِهِ ' فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ جَائِزًا لَهُ ' اَوْ یُعْطِیَ اَحَدٌ سَیِّدَ الْمُدَبَّرِ مَالًا ' وَیُعْتِقُهُ سَیِّدُهُ الَّذِیْ دَبَّرَهُ فَذٰلِکَ یَجُوْزُ لَهُ اَیْضًا.

امام مالک نے فرمایا کہ مدبر کا فروخت کرنا درست نہیں ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اسے خریدے مگر مدبر خود کو اپنے آقا سے خرید سکتا ہے اور اس کے لیے یہ جائز ہے یا کوئی مدبر کے آقا کو مال دے اور مدبر کرنے والا اس کا آقا آزاد کر دے تو یہ بھی اس کے لئے جائز ہے۔

قَالَ مَالِکٌ وَوَلَاؤُهُ لِسَیِّدِهِ الَّذِیْ دَبَّرَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس کی ولاء اس کے مدبر کرنے والے آقا کے لیے ہے۔

قَالَ مَالِکٌ لَا یَجُوْزُ بَیْعُ خِدْمَةِ الْمُدَبَّرِ لِاَنَّهُ غَرَرٌ اِذْ لَا یُدْرٰی کَمْ یَعِیْشُ سَیِّدُهُ ' فَذٰلِکَ غَرَرٌ لَا یَصْلُحُ.

امام مالک نے فرمایا کہ مدبر کی خدمت کو فروخت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ دھوکا ہے جب کہ یہ معلوم ہی نہیں کہ اس کا آقا کب تک جیئے گا۔ لہٰذا یہ دھوکا ہے جو درست نہیں۔

وَقَالَ مَالِکٌ فِی الْعَبْدِ یَکُوْنُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ فَیُدَبِّرُ اَحَدُهُمَا حِصَّتَهُ اِنَّهُمَا یَتَقَاوَمَانِهِ فَاِنِ اشْتَرَاهُ الَّذِیْ دَبَّرَهُ کَانَ مُدَبَّرًا کُلَّهُ ' وَاِنْ لَمْ یَشْتَرِهِ انْتَقَصَ تَدْبِیْرُهُ اِلَّا اَنْ یَشَاءَ الَّذِیْ بَقِیَ لَهُ فِیْهِ الرِّقُّ اَنْ یُعْطِیَهُ شَرِیْکَهُ الَّذِیْ دَبَّرَهُ بِقِیْمَتِهِ ' فَاِنْ اَعْطَاهُ اِیَّاهُ بِقِیْمَتِهِ لَزِمَهُ ذٰلِکَ وَکَانَ مُدَبَّرًا کُلَّهُ.

امام مالک نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جو دو آدمیوں کا مشترکہ ہو۔ پس ایک ان میں سے اپنا حصہ مدبر کر دے تو اس کی قیمت لگائی جائے گی اگر مدبر کرنے والا اس کا حصہ خرید لے تو وہ سارا ہی مدبر ہو جائے گا اور اگر وہ نہ خریدے تو اس کا مدبر کرنا بھی باطل ہو جائے گا مگر جب کہ وہ شخص چاہے جس کا اس کی غلامی میں حصہ ہے کہ مدبر کرنے والے اپنے ساتھی کو اپنے حصے کی قیمت دے۔ اگر وہ قیمت ادا کر دے جو اس پر لازم آتی ہے تو وہ پورا

Presented by www.ziaraat.com

مدبر ہو جائے گا۔

[illegible]

قَالَ مَالِكٌ يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَبْدِ وَيُخَارَجُ عَلَى سَيِّدِهِ النَّصْرَانِيِّ وَلَا يُبَاعُ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَبَيَّنَ أَمْرُهُ فَإِنْ هَلَكَ النَّصْرَانِيُّ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قُضِيَ دَيْنُهُ مِنْ ثَمَنِ الْمُدَبَّرِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي مَالِهِ مَا يَحْمِلُ الدَّيْنَ فَيَعْتِقُ الْمُدَبَّرُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا اور آقا کی علانی سے اسے نکال دیا جائے گا اور اسے بیچا نہیں جائے گا یہاں تک کہ اس کا معاملہ واضح ہو جائے۔ اگر نصرانی ہلاک ہو گیا اور اس پر قرض ہے تو اس کا قرض مدبر کی قیمت سے ادا کیا جائے گا مگر جب کہ اس کے مال میں قرض کی گنجائش ہو تو مدبر آزاد ہو جائے گا۔

٦- بَابُ جِرَاحِ الْمُدَبَّرِ

مدبر کسی کو اگر آزاد کر دے

[٨٤٣] **اثر** حَدَّثَنِي مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى فِي الْمُدَبَّرِ إِذَا جَرَحَ أَنَّ لِسَيِّدِهِ أَنْ يُسَلِّمَ مَا يَمْلِكُ مِنْهُ إِلَى الْمَجْرُوحِ فَيَخْتَدِمُهُ الْمَجْرُوحُ وَيُقَاصُّهُ بِجِرَاحِهِ مِنْ دِيَةِ جَرْحِهِ، فَإِنْ أَدَّى قَبْلَ أَنْ يَهْلِكَ سَيِّدُهُ رَجَعَ إِلَى سَيِّدِهِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فیصلہ فرمایا کہ مدبر جب کسی کو زخمی کرے تو آقا اسے مجروح کے سپرد کر دے تاکہ مجروح اس سے اپنے زخم کی دیت میں خدمت لے۔ اگر آقا کے فوت ہونے سے پہلے دیت ادا ہو جائے تو وہ اپنے آقا کی طرف لوٹ جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْمُدَبَّرِ إِذَا جَرَحَ، ثُمَّ هَلَكَ سَيِّدُهُ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، أَنَّهُ يُعْتَقُ ثُلُثُهُ، ثُمَّ يُقْسَمُ عَقْلُ الْجَرْحِ أَثْلَاثًا، فَيَكُونُ ثُلُثُ الْعَقْلِ عَلَى الثُّلُثِ الَّذِي عَتَقَ مِنْهُ، وَيَكُونُ ثُلُثَاهُ عَلَى الثُّلُثَيْنِ لِلَّذِينَ بِأَيْدِي الْوَرَثَةِ إِنْ شَاؤُوا أَسْلَمُوا الَّذِي لَهُمْ مِنْهُ إِلَى صَاحِبِ الْجَرْحِ، وَإِنْ شَاؤُوا أَعْطَوْهُ ثُلُثَيِ الْعَقْلِ، وَأَمْسَكُوا نَصِيبَهُمْ مِنَ الْعَبْدِ، وَذَلِكَ أَنَّ عَقْلَ ذَلِكَ الْجَرْحِ إِنَّمَا كَانَتْ جِنَايَتُهُ مِنَ الْعَبْدِ، وَلَمْ تَكُنْ دَيْنًا عَلَى السَّيِّدِ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الَّذِي أَحْدَثَ الْعَبْدُ بِالَّذِي يُبْطِلُ مَا صَنَعَ السَّيِّدُ مِنْ عِتْقِهِ وَتَدْبِيرِهِ، فَإِنْ كَانَ عَلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ دَيْنٌ لِلنَّاسِ مَعَ جِنَايَةِ الْعَبْدِ بِيعَ مِنَ الْمُدَبَّرِ بِقَدْرِ عَقْلِ الْجَرْحِ وَقَدْرِ الدَّيْنِ، ثُمَّ يُبْدَأُ بِالْعَقْلِ الَّذِي كَانَ فِي جِنَايَةِ الْعَبْدِ فَيُقْضَى مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ، ثُمَّ يُقْضَى دَيْنُ سَيِّدِهِ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى مَا بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْعَبْدِ فَيُعْتَقُ ثُلُثُهُ وَيَبْقَى ثُلُثَاهُ لِلْوَرَثَةِ،

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک مدبر کے بارے میں یہ حکم ہے کہ جب وہ کسی کو زخمی کرے۔ پھر اس کا آقا فوت ہو جائے اور اس کے سوا اس کا اور مال نہ ہو تو اس کا تہائی حصہ آزاد ہو جائے گا۔ پھر زخم کی دیت کو تین حصوں میں تقسیم کریں گے۔ ان میں سے ایک تہائی تو مدبر پر پڑے گا جس کا تہائی حصہ آزاد ہوا ہے۔ اور دو تہائی وارثوں پر پڑیں گے۔ ورثاء اگر چاہیں تو یہ دو تہائی بھی مدبر کے مجروح کے حوالے کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت کی دو تہائی ادا کر دیں اور مدبر کی دو تہائی رکھ چھوڑیں کیونکہ اس زخم کی دیت غلام کی جنایت کے باعث ہے اور آقا پر یہ قرض نہیں تھا۔ تو غلام کی غلطی سے آقا پر جو بوجھ پڑا اس سے اس کی آزادی اور مدبر ہونا باطل نہیں ہوگا۔ اگر آقا اس صورت میں قرض دار بھی ہو تو مدبر میں سے دیت اور قرضہ کے مطابق بیچ کر پہلے دیت ادا کریں گے، پھر قرض ادا کیا جائے گا اور اس کے بعد غلام کا جتنا حصہ بچ رہے گا اس کا ایک تہائی آزاد ہو جائے گا اور اس کے دو تہائی وارثوں کو ملیں گے کیونکہ غلام کی جنایت کا تاوان آقا کے

Presented by www.ziaraat.com

وَذٰلِكَ اَنَّ جِنَايَةَ الْعَبْدِ هِيَ اَوْلٰى مِنْ دَيْنِ سَيِّدِهٖ ، [illegible] وَجَلَا حَرَّا وَهُوَ صَحِيحَةٌ عَقْلُهَا خَمْسُونَ دِينَارًا وَكَانَ عَلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ مِنَ الدَّيْنِ خَمْسُونَ دِينَارًا.

قرض پر مقدم ہے اور یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی آدمی فوت ہو [illegible] دینار ہے اور غلام نے اس پر قرض سے پچاس دینار ہیں

قَالَ مَالِكٌ فَاِنَّهٗ يُبْدَءُ بِالْخَمْسِيْنَ دِينَارًا الَّتِيْ فِيْ عَقْلِ الشَّجَّةِ فَتُقْضٰى مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ ، ثُمَّ يُقْضٰى دَيْنُ سَيِّدِهٖ ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ فَيُعْتَقُ ثُلُثُهٗ وَيُبْقٰى ثُلُثَاهُ لِلْوَرَثَةِ فَالْعَقْلُ اَوْجَبُ فِيْ رَقَبَتِهٖ مِنْ دَيْنِ سَيِّدِهٖ ، وَدَيْنُ سَيِّدِهٖ اَوْجَبُ مِنَ التَّدْبِيْرِ الَّذِيْ اِنَّمَا هُوَ وَصِيَّةٌ فِيْ ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ ، فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَجُوْزَ شَيْءٌ مِنَ التَّدْبِيْرِ وَعَلٰى سَيِّدِ الْمُدَبَّرِ دَيْنٌ لَمْ يُقْضَ وَاِنَّمَا هُوَ وَصِيَّةٌ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ ﴿مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء:۱۲).

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کی قیمت میں سے پہلے دیت کے پچاس دینار ادا کریں گے۔ پھر قرض کے پچاس دینار ادا کئے جائیں گے۔ اب جو باقی بچا اس کا ایک تہائی آزاد ہو جائے گا اور دو تہائی حصہ وارثوں کو ملے گا' کیونکہ دیت قرض سے مقدم ہے اور قرض تدبیر سے مقدم ہے۔ چونکہ وصیت تو مرنے والا تہائی مال میں کرتا ہے۔ لہٰذا تدبیر وغیرہ کسی چیز کو تہائی سے آگے بڑھانا مناسب نہیں اور آقا پر قرض ہے جو ادا نہیں ہوا۔ اور یہ تو وصیت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''کی گئی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد''۔

قَالَ مَالِكٌ فَاِنْ كَانَ فِيْ ثُلُثِ الْمَيِّتِ مَا يُعْتِقُ فِيْهِ الْمُدَبَّرُ كُلُّهٗ عَتَقَ ، وَكَانَ عَقْلُ جِنَايَتِهٖ دَيْنًا عَلَيْهِ يُتْبَعُ بِهٖ بَعْدَ عِتْقِهٖ ، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْعَقْلُ الدِّيَةَ كَامِلَةً ، وَذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى سَيِّدِهٖ دَيْنٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر میت کے تہائی مال سے مدبر آزاد ہو سکتا ہو تو آزاد ہو جائے اور زخم کی دیت اس پر قرض ہوگا اگرچہ پوری دیت ہو۔ آزادی کے بعد اس پر مواخذہ کیا جائے گا جب کہ اس کے آقا پر قرض نہ ہو۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الْمُدَبَّرِ اِذَا جَرَحَ رَجُلًا فَاَسْلَمَهٗ سَيِّدُهٗ اِلَى الْمَجْرُوْحِ ، ثُمَّ هَلَكَ سَيِّدُهٗ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهٗ فَقَالَ الْوَرَثَةُ نَحْنُ نُسَلِّمُهٗ اِلٰى صَاحِبِ الْجُرْحِ ، وَقَالَ صَاحِبُ الدَّيْنِ اَنَا اَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ اِنَّهٗ اِذَا زَادَ الْغَرِيْمُ شَيْئًا فَهُوَ اَوْلٰى بِهٖ وَيُحَطُّ عَنِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ قَدْرُ مَا زَادَ الْغَرِيْمُ عَلٰى دِيَةِ الْجُرْحِ ، فَاِنْ لَمْ يَزِدْ شَيْئًا لَمْ يَاْخُذِ الْعَبْدَ.

امام مالک نے فرمایا کہ مدبر جب کسی کو زخمی کرے اور اس کے پاس مال ہو اور اس کا آقا دیت دینے سے انکار کرے تو مجروح اس مدبر کا مال اپنی دیت میں وصول کر لے گا۔ اگر دیت

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الْمُدَبَّرِ اِذَا جَرَحَ وَلَهٗ مَالٌ فَاَبٰى سَيِّدُهٗ اَنْ يَفْتَدِيَهٗ ، فَاِنَّ الْمَجْرُوْحَ يَاْخُذُ مَالَ الْمُدَبَّرِ فِيْ دِيَةِ جُرْحِهٖ ، فَاِنْ كَانَ فِيْهِ وَفَاءٌ اسْتَوْفَى

Presented by www.ziaraat.com

الْمَجْرُوْحُ دِيَةَ جُرْحِهِ وَرَدَّ الْمُدَبَّرَ اِلٰى سَيِّدِهٖ ' وَاِنْ لَمْ [illegible]

[illegible] دِيَةَ جُرْحِهِ

٧- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ جِرَاحِ اُمِّ الْوَلَدِ

قَالَ مَالِكٌ فِيْ اُمِّ الْوَلَدِ تَجْرَحُ اَنَّ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجُرْحِ ضَامِنٌ عَلٰى سَيِّدِهَا فِيْ مَالِهٖ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَقْلُ ذٰلِكَ الْجُرْحِ اَكْثَرَ مِنْ قِيْمَةِ اُمِّ الْوَلَدِ ' فَلَيْسَ عَلٰى سَيِّدِهَا اَنْ يُخْرِجَ اَكْثَرَ مِنْ قِيْمَتِهَا ' وَذٰلِكَ اَنَّ رَبَّ الْعَبْدِ اَوِ الْوَلِيْدَةِ ' اِذَا اَسْلَمَ غُلَامَهٗ اَوْ وَلِيْدَتَهٗ ' بِجُرْحٍ اَصَابَهٗ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ' وَاِنْ كَثُرَ الْعَقْلُ ' فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ سَيِّدُ اُمِّ الْوَلَدِ اَنْ يُسَلِّمَهَا لِمَا مَضٰى فِيْ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَّةِ فَاِنَّهٗ اِذَا اَخْرَجَ قِيْمَتَهَا فَكَاَنَّهٗ اَسْلَمَهَا ' فَلَيْسَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ.

وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ ' وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَحْمِلَ مِنْ جِنَايَتِهَا اَكْثَرَ مِنْ قِيْمَتِهَا.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤١- كِتَابُ الْحُدُوْدِ

١- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ

٦٣٥- **حَدَّثَنَا** مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ قَالَ جَاءَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ ' وَيُجْلَدُوْنَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا اٰيَةَ الرَّجْمِ ' فَاْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ ' ثُمَّ قَرَاَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا. فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ ' فَرَفَعَ يَدَهٗ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ ' فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَا. صحیح البخاری (٦٨٤١) صحیح مسلم (٤٤١٢)

اسی مال میں پوری ہوگئی تو مدبر کو اس کے آقا کی طرف لوٹا دے گا

[illegible]

ام ولد اگر کسی کو زخمی کر دے

امام مالک نے ام الولد کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ کسی کو زخمی کرے تو اس زخم کی دیت کا ضامن اس کا آقا ہے اسی کے مال سے مگر یہ کہ اس زخم کی دیت ام ولد کی قیمت سے زیادہ ہو تو آقا کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ ام ولد کی قیمت سے زیادہ ادا کرے۔ اسی لئے لونڈی یا غلام اگر جنایت کرے تو آقا پر اس سے زیادہ لازم نہیں خواہ اس غلام یا لونڈی کی قیمت سے کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ لیکن ام ولد کا آقا یہ نہیں کر سکتا کہ اسے صاحب جنایت کے حوالے کرے کیونکہ یہ خلاف سنت ہے اور جب اس کی قیمت ادا کر دی تو گویا وہ سپرد ہی کر دی اور آقا پر اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔

اور یہ میں نے خوب سنا اور اس پر قیمت سے زیادہ جنایت میں دینا ضروری نہیں۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

حدود کا بیان

سنگسار کرنے کے متعلق روایات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ رجم کے متعلق تورات میں تم کیا پاتے ہو؟ بعض نے کہا: ہم انہیں رسوا کرتے اور کوڑے مارتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو' اس میں رجم ہے۔ پس تورات لا کر کھولی گئی تو ایک نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور سیاق وسباق سے پڑھ دیا۔ عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیت رجم تھی' انہوں نے کہا: اے محمد! آپ نے سچ فرمایا' اس میں آیت رجم ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

Presented by www.ziaraat.com

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي

حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے اس آدمی

قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي يَحْنِي يُكِبُّ عَلَيْهَا حَتّٰى تَقَعَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ عورت پر جھک جاتا کہ پھر اس آدمی کو پتھریں۔

٦٣٦- حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ الْاٰخَرَ زَنٰى، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ ذَكَرْتَ هٰذَا لِاَحَدٍ غَيْرِيْ؟ فَقَالَ لَا. فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَتُبْ اِلَى اللّٰهِ وَاسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ. فَلَمْ تُقِرَّهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمْ تُقِرَّهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهٗ اِنَّ الْاٰخَرَ زَنٰى، فَقَالَ سَعِيْدٌ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا اَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِهٖ فَقَالَ اَيَشْتَكِيْ اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَحِيْحٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ؟ فَقَالُوْا بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَ.

صحيح البخاري (٦٨١٥) صحيح مسلم (٤٣٩٦)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس نالائق نے زنا کیا ہے' حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ تم نے کیا میرے سوا کسی سے ذکر کیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ حضرت ابوبکر نے اس سے فرمایا کہ اللہ سے توبہ کرو اور اللہ کے پردے میں چھپے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے' اس کی دلی تسلی نہ ہوئی اور حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے وہی کہا جو حضرت ابوبکر سے کہا تھا۔ حضرت عمر نے اس سے وہی فرمایا جو حضرت ابوبکر نے فرمایا تھا' لیکن اس کی دلی تسلی نہ ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس نالائق نے زنا کیا ہے۔ سعید کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ تین مرتبہ کہا اور ہر مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے منہ پھیر لیا۔ جب اس نے بس نہ کی تو رسول اللہ ﷺ کا شانۂ اقدس کی طرف جانے لگے اور فرمایا: تم بیمار ہو کہ پاگل؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم! یہ تندرست ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کنوارے ہو یا شادی شدہ؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! شادی شدہ۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ ف

ف: نبی کریم ﷺ کی نگاہِ کیمیا اثر کی کیا ہی بات ہے کہ جن حضرات نے اس بارگاہ سے خاص تربیت حاصل نہیں کی اور زیادہ عرصہ حضور کی خدمت میں رہ کر کسبِ فیض کا موقع نہیں ملا وہ بھی آخرت کی کامیابی کے کس درجہ متوالے تھے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ اخروی زندگی سنوارنے کے لیے کس طرح بارگاہ صدیقی' بارگاہ فاروقی اور بارگاہ رسالت میں دیوانہ وار حاضر ہو رہے تھے۔ پتھروں کی بوچھاڑ میں خود موت کو دعوت دیتے رہے۔ جگہ جگہ تلاش کرتے پھر رہے ہیں تاکہ اخروی مواخذے سے اپنے آپ کو اسی دنیا میں پاک کر لیں۔ ایسے ایک ہی بزرگ کا ورع و تقویٰ اگر لاکھوں آدمیوں میں تقسیم کر دیا جائے تو ان میں سے ہر ایک آج کے بزرگوں میں تقویٰ و طہارت میں بڑھ کر ہوگا۔ دریں حالات جید صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ورع و تقویٰ کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے؟ اس نگاہِ کیمیا اثر کے لیے اسی لیے تو کہا گیا ہے:

Presented by www.ziaraat.com

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے

۶۳۷ حَدَّثَنِي [illegible] سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ هَزَّالٌ يَا هَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِرِدَائِكَ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ الْأَسْلَمِيُّ فَقَالَ يَزِيدُ هَزَّالٌ جَدِّي، وَهَذَا الْحَدِيثُ حَقٌّ. سنن ابوداؤد (۴۳۷۷)

رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ہزال نامی شخص سے فرمایا کہ اگر تم اسے چادر میں چھپا لیتے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے ایک مجلس میں بیان کی جس میں یزید بن نعیم بن ہزال اسلمی بھی تھے۔ یزید نے کہا کہ ہزال میرے جدامجد تھے اور یہ حدیث درست ہے۔

۶۳۸- حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی نے چار مرتبہ اپنے زنا کا اعتراف کیا تو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِ عَلَى نَفْسِهِ. صحیح البخاری (۶۸۱۵) صحیح مسلم (۴۳۹۶)

ابن شہاب نے فرمایا کہ آدمی کے اعتراف کر لینے سے مواخذہ ہوتا ہے۔

۶۳۹- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا زَنَتْ، وَهِيَ حَامِلٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبِي حَتَّى تَضَعِي. فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَتْهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبِي حَتَّى تُرْضِعِيهِ، فَلَمَّا أَرْضَعَتْهُ جَاءَتْهُ فَقَالَ اذْهَبِي فَاسْتَوْدِعِيهِ قَالَ فَاسْتَوْدَعَتْهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ.

صحیح مسلم (۴۴۰۷)

عبدالرحمٰن بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتایا کہ اس نے زنا کیا ہے اور وہ حاملہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ چلی جاؤ یہاں تک کہ بچہ جن لو۔ جب وہ جن چکی تو حاضر ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چلی جاؤ یہاں تک کہ دودھ چھڑا لو۔ دودھ چھڑانے کے بعد وہ پھر حاضر ہوئی۔ فرمایا: جاؤ بچہ کسی کے سپرد کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ بچہ سپرد کر کے حاضر ہو گئی۔ پس آپ کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔

۶۴۰- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَائْذَنْ لِي

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور دوسرے نے کہا جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا۔ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے اور مجھے عرض

Presented by www.ziaraat.com

فِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ. قَالَ تَكَلَّمْ. قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ وَاِنِّيْ اَخْبَرْتُ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ مَا عَلٰى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَجَلَدَ ابْنَهٗ مِائَةً وَغَرَّبَهٗ عَامًا، وَاَمَرَ اُنَيْسًا الْاَسْلَمِيَّ اَنْ يَاْتِيَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. صحیح البخاری(٦٦٣٣) صحیح مسلم(٤٤١٠)

کرنے کی اجازت دیجئے۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ عرض گزار ہوا کہ [illegible] مجھے بتایا گیا کہ تمہارے [illegible] سنگسار کیا جائے گا میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ میں دیں۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور مجھے بتایا کہ عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور لونڈی تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور حضرت انیس اسلمی کو حکم فرمایا کہ کل اس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيْفُ الْاَجِيْرُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ''العسیف'' سے مزدور مراد ہے۔

٦٤١- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّيْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِيْ رَجُلًا اَاُمْهِلُهٗ حَتّٰى اٰتِيَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ. صحیح مسلم(٣٧٤١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی کو پاؤں تو اسے مہلت دوں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

[٨٤٤] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ الرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى مِنَ الرِّجَالِ، وَالنِّسَاءِ اِذَا اُحْصِنَ، اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، اَوْ كَانَ الْحَبَلُ، اَوِ الْاِعْتِرَافُ.

صحیح البخاری(٦٨٣٠) صحیح مسلم(٤٣٩٤)

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی کتاب میں زنا کرنے والے مرد اور عورت کے لیے سنگسار کرنے کا حکم بالکل درست ہے جب کہ وہ شادی شدہ ہوں اور جب شہادتیں قائم ہو جائیں یا حمل سے معلوم ہو یا اعتراف کر لے۔

[٨٤٥] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ، فَذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ وَجَدَ

سلیمان بن یسار نے ابو واقد لیثی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر کی خدمت میں ایک آدمی آیا جب کہ وہ شام میں تھے اور ذکر کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پایا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا ' فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَبَا وَاقِدٍ [illegible] الْخَطَّابِ ' وَاَخْبَرَهَا اَنَّهَا لَا تُؤَاخَذُ بِقَوْلِهٖ وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا اَشْبَاهَ ذٰلِكَ لِتَنْزِعَ فَاَبَتْ اَنْ تَنْزِعَ ' وَتَمَتْ عَلَى الْاِعْتِرَافِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ.

حضرت عمر نے اس عورت کے پاس ابو واقد لیثی کو بھیجا تا کہ اس [illegible] تھی اور اسے بتایا کہ خاوند کے کہنے پر اس کا مواخذہ نہیں ہو گا اور اسے ایسی باتیں سکھانے لگے کہ وہ اقرار نہ کرے۔ لیکن عورت نے اعتراف کیا اور حضرت عمر کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔ ف

ف: قربان جائیں اس محترمہ کی عظمت پر کہ آخرت پر ایمان کتنا پختہ ہے کہ اس کی کامیابی کے راستے میں دنیاوی زندگی کو ذرا بھی حائل نہیں ہونے دیا۔ لغزش کا اقرار کر کے رجم ہونا' پتھروں کی بارش کے اندر دائمی اجل کو لبیک کہنا قبول کر لیا لیکن آخرت کا ذرا سا خطرہ بھی باقی نہیں رہنے دیا۔ اسی لیے تو ابوالاثر جناب حفیظ جالندھری نے کہا ہے:

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا ہے
اسی غیرت سے انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا ہے

[٨٤٦] **اَثَرٌ - حَدَّثَنِیْ** مَالِكٌ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مِنًى اَنَاخَ بِالْاَبْطَحِ ' ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً بَطْحَاءَ ' ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهَا رِدَاءَهٗ وَاسْتَلْقٰى ' ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَبِرَتْ سِنِّیْ ' وَضَعُفَتْ قُوَّتِیْ ' وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِیْ فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ ' وَلَا مُفَرِّطٍ ' ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ سُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ ' وَفُرِضَتْ لَكُمُ الْفَرَائِضُ ' وَتُرِكْتُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ اِلَّا اَنْ تَضِلُّوْا بِالنَّاسِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ' وَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ' ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُمْ اَنْ تَهْلِكُوْا عَنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ ' اَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا ' وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ لَا اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَكَتَبْتُهَا (اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوْهُمَا اَلْبَتَّةَ) فَاِنَّا قَدْ قَرَاْنَاهَا.

سعید بن مسیب نے حضرت عمر کو کہتے ہوئے سنا جب کہ وہ منیٰ سے لوٹے اور ابطح میں اپنے اونٹ کو بٹھا رہے تھے تو کنکریوں کا ایک ڈھیر لگا کر اپنی چادر اس پر بچھا دی اور چت لیٹ گئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر عرض گزار ہوئے: اے اللہ! میری عمر زیادہ ہو گئی' میری قوت گھٹ گئی' میری رعیت بہت پھیل گئی' لہٰذا مجھے اپنی بارگاہ میں بلا لے کہ نہ تیرے احکام کو ضائع کرنے والا بنوں اور نہ افراط کرنے والا۔ پھر جب مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! راستہ تمہارے لیے صاف ہو گیا اور فرائض تمہارے لیے مقرر ہو گئے اور تم واضح راستے پر ڈال دیئے گئے مگر یہ کہ تم لوگوں کے ساتھ دائیں بائیں کو بہک جاؤ۔ پھر ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر فرمایا کہ ایسا نہ ہو تم آیت رجم کو بھلا دو اور کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اس کی حد یں اللہ کی کتاب میں نہیں پاتے تو رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا' ہم نے رجم کیا' قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' اگر لوگوں کے کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو ضرور میں'' **الشیخ والشیخة فارجموھما البتة** '' کو لکھ دیتا کیونکہ ہم نے اسے پڑھا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ' قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا انْسَلَخَ ذُو الْحِجَّةِ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرُ رَحِمَهُ

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ ذوالحجہ کا مہینہ گزرا نہ تھا کہ حضرت عمر کو قتل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰهُ

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ السُّنَّةُ بِالشَّجَّةِ بَعْدَ الشَّجَّةِ وَالسِّنَّةِ قَبْلَ حُلْوِهِمَا الدِّيَةُ

[٨٤٧] **اَثَرٌ** وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اُتِيَ بِامْرَاَةٍ قَدْ وَلَدَتْ فِيْ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُرْجَمَ فَقَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ. لَيْسَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ (الاحقاف:١٥) وَقَالَ ﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ (البقرہ:٢٣٣) فَالْحَمْلُ يَكُوْنُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَا رَجْمَ عَلَيْهَا ' فَبَعَثَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِيْ اَثَرِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ رُجِمَتْ.

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الَّذِيْ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَلَيْهِ الرَّجْمُ اَحْصَنَ ' اَوْ لَمْ يُحْصِنْ.

پر رحم فرمائے۔

یحییٰ نے امام مالک سے سنا [illegible] الشجہ'' سے شادی شدہ اور شادی شدہ عورت مراد ہے کہ ان کو پتھر مار مار کر ہلاک کیا جائے۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عثمان کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے چھ مہینے میں بچہ جنا تھا۔ آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی نے ان سے کہا کہ اس کی یہ سزا نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''اور اسے اٹھائے پھرنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے'' نیز فرماتا ہے: ''اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس۔ اس لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی ہے'' پس حمل چھ ماہ کا ہوسکتا ہے تو وہ رجم نہ کی جائے۔ حضرت عثمان نے اس کے پیچھے آدمی بھیجا تو اسے رجم کر دیا گیا تھا۔

ابن شہاب سے قوم لوط کے عمل کے متعلق پوچھا گیا۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ اسے سنگسار کیا جائے خواہ شادی شدہ ہو یا شادی شدہ نہ ہو۔

٢- بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنِ اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا

جوخود زنا کا اقرار کرے

٦٤٢- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' اَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوْطٍ فَاُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُوْرٍ فَقَالَ فَوْقَ هٰذَا فَاُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ فَقَالَ دُوْنَ هٰذَا. فَاُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ رُكِبَ بِهٖ وَلَانَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجُلِدَ ' ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَنْتَهُوْا عَنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ' مَنْ اَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَنْ يُّبْدِيْ لَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنے متعلق زنا کا اعتراف کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے کوڑا منگایا۔ آپ کی خدمت میں ٹوٹا ہوا کوڑا لایا گیا۔ فرمایا کہ اچھا لاؤ تو ایک نیا کوڑا لایا گیا جس کا سرا ابھی کاٹا بھی نہیں گیا تھا۔ فرمایا کہ اس سے کم تر لاؤ۔ پس آپ کی خدمت میں استعمال شدہ لایا گیا جو نرم ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کوڑے کے ساتھ مارنے کا حکم فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا کہ اے لوگو! وقت آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حدوں سے بچو۔ اگر کوئی کسی برائی میں ملوث ہو جائے تو اللہ کے پردے میں چھپا رہے' جو ہمارے سامنے اپنا پردہ فاش کر دے گا تو ہم اس پر اللہ کی کتاب کے مطابق حد قائم کریں گے۔

[٨٤٨] **اَثَرٌ**- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ صَفِيَّةَ

نافع کو صفیہ بنت ابوعبید نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق کی

Presented by www.ziaraat.com

بِنْتَ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ اُتِیَ بِرَجُلٍ [illegible] فَاَمَرَ بِهِ اَبُوْ بَکْرٍ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ نُفِیَ اِلٰی فَدَکَ.

خدمت میں ایک آدمی کو لایا گیا جس نے ایک کنواری لونڈی سے [illegible] متعلق زنا کا اعتراف کر لیا۔ حضرت ابوبکر نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور پھر اسے فدک کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الَّذِیْ یَعْتَرِفُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالزِّنَا ثُمَّ یَرْجِعُ عَنْ ذٰلِکَ وَیَقُوْلُ لَمْ اَفْعَلْ وَاِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ مِنِّیْ عَلٰی وَجْهِ کَذَا وَکَذَا لِشَیْءٍ یَذْکُرُهٗ اَنَّ ذٰلِکَ یُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا یُقَامُ عَلَیْهِ الْحَدُّ وَذٰلِکَ اَنَّ الْحَدَّ الَّذِیْ هُوَ لِلّٰهِ لَا یُؤْخَذُ اِلَّا بِاَحَدِ وَجْهَیْنِ اِمَّا بِبَیِّنَةٍ عَادِلَةٍ تَثْبُتُ عَلٰی صَاحِبِهَا وَاِمَّا بِاعْتِرَافٍ یُقِیْمُ عَلَیْهِ حَتّٰی یُقَامَ عَلَیْهِ الْحَدُّ فَاِنْ اَقَامَ عَلٰی اعْتِرَافِهٖ اُقِیْمَ عَلَیْهِ الْحَدُّ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنے متعلق زنا کا اعتراف کرے پھر اس بات سے پھر جائے اور کہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے جو کچھ کیا اسے زنا فلاں وجہ سے کہا ہے اور وہ بات بیان کرے تو اسے قبول کیا جائے گا اور اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔ حد تو اللہ کے لیے قائم کی جاتی ہے اور دو میں سے ایک وجہ ضرور ہوتی ہے خواہ عادل گواہیاں قائم ہو جائیں یا اعتراف کرے اور قائم رہے تو اس پر حد قائم کی جائے گی اگر وہ اپنے اعتراف پر قائم رہے تو اس پر حد جاری ہوگی۔

قَالَ مَالِکٌ اَلَّذِیْ اَدْرَکْتُ عَلَیْهِ اَهْلَ الْعِلْمِ اَنَّهٗ لَا نَفْیَ عَلَی الْعَبِیْدِ اِذَا زَنَوْا.

امام مالک نے فرمایا کہ اہل علم کو میں نے اسی بات پر پایا ہے کہ زنا کرنے والے غلام کو جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

۳- بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِیْ حَدِّ الزِّنَا

حدِ زنا کے متعلق دیگر روایات

۶۴۳- **حَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ فَقَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِیْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ. صحیح البخاری (۲۱۵۳) صحیح مسلم (۴۴۲۰)

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِیْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ.

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لونڈی کے متعلق پوچھا گیا جو زنا کرے اور محصنہ نہ ہو۔ فرمایا کہ وہ زنا کرے تو کوڑے مارو، پھر زنا کرے تو کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور اسے بیچ دو خواہ ایک رسی کے بدلے۔

ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ایسا تیسری دفعہ کے بعد فرمایا یا چوتھی دفعہ کے۔

قَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ وَالضَّفِیْرُ الْحَبْلُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''الضفیر'' رسی کو کہتے ہیں۔

[۸۴۹] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدًا کَانَ یَقُوْمُ عَلٰی رَقِیْقِ الْخُمْسِ، وَاَنَّهٗ اسْتَکْرَهَ جَارِیَةً مِنْ ذٰلِکَ الرَّقِیْقِ، فَوَقَعَ بِهَا فَجَلَدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَفَاهُ، وَلَمْ یَجْلِدِ الْوَلِیْدَةَ لِاَنَّهٗ اسْتَکْرَهَهَا.

نافع سے روایت ہے کہ ایک غلام جو خمس کے لونڈی غلاموں پر مقرر تھا اس نے ان میں سے ایک لونڈی کے ساتھ زبردستی زنا کیا۔ حضرت عمر نے اسے کوڑے مارے اور نکال دیا اور لونڈی کو کوڑے نہ مارے کیونکہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

[۸۵۰] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ،

عبداللہ بن عباس بن ابو ربیعہ مخزومی سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ [illegible]

[illegible]

خَمْسِيْنَ خَمْسِيْنَ فِي الزِّنَا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اور قریش کے چند جوانوں کو [illegible]

[illegible]

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعْتَصَبَةِ

عورت کو غصب کر لینے والے کا بیان

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْمَرْاَةِ تُوْجَدُ حَامِلًا وَلَا زَوْجَ لَهَا فَتَقُوْلُ قَدِ اسْتُكْرِهْتُ، اَوْ تَقُوْلُ تَزَوَّجْتُ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا. وَاِنَّهَا يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهَا عَلٰى مَا ادَّعَتْ مِنَ النِّكَاحِ بَيِّنَةٌ، اَوْ عَلٰى اَنَّهَا اسْتُكْرِهَتْ، اَوْ جَاءَتْ تَدْمٰى اِنْ كَانَتْ بِكْرًا، اَوِ اسْتَغَاثَتْ حَتّٰى اُتِيَتْ، وَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَالِ، اَوْ مَا اَشْبَهَ هٰذَا مِنَ الْاَمْرِ الَّذِيْ تَبْلُغُ فِيْهِ فَضِيْحَةُ نَفْسِهَا قَالَ فَاِنْ لَمْ تَاْتِ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا اُقِيْمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ، وَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهَا مَا ادَّعَتْ مِنْ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو عورت حاملہ پائی جائے اور اس کا خاوند نہ ہو اس کے بارے میں ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جب کہ کہے کہ میرے ساتھ زبردستی ہوئی ہے یا کہے کہ میں نے شادی کر لی ہے تو اس کی بات قبول نہ کی جائے اور اس پر حد جاری کی جائے مگر جب کہ اس کے پاس نکاح کے گواہ ہوں یا اس بات کے کہ واقعی اس کے ساتھ زبردستی ہوئی تھی یا بلانے پر چلی آئے جب کہ کنواری ہو یا اسی حال میں فریاد کرتی ہوئی چلی آئے یا ایسی ہی کوئی بات جس سے دلی ناراضگی کا ثبوت ملے۔ فرمایا کہ اگر ان میں سے کوئی بات نہ ہوئی تو اس پر حد قائم ہوگی اور اس کا دعویٰ قبول نہیں ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْمُعْتَصَبَةُ لَا تَنْكِحُ حَتّٰى تَسْتَبْرِئَ نَفْسَهَا بِثَلَاثِ حَيْضٍ.

قَالَ فَاِنِ ارْتَابَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا، فَلَا تَنْكِحُ حَتّٰى تَسْتَبْرِئَ نَفْسَهَا مِنْ تِلْكَ الرِّيْبَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس کے ساتھ زیادتی ہوئی وہ نکاح نہ کرے جب تک تین حیضوں سے پاک نہ ہو جائے۔

فرمایا کہ اگر اسے حیض کا شک ہو تو نکاح نہ کرے کہ جب تک یہ شک دور نہ ہو جائے۔

٥- بَابُ الْحَدِّ فِي الْقَذْفِ وَالنَّفْيِ وَالتَّعْرِيْضِ

حدِ قذف، نفی نسب اور اشارتاً گالی دینا

[٨٥١] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، اَنَّهُ قَالَ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَبْدًا فِيْ فِرْيَةٍ ثَمَانِيْنَ.

قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ اَدْرَكْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ جَرًّا فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا جَلَدَ عَبْدًا فِيْ فِرْيَةٍ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ.

ابو الزناد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے حدِ قذف میں ایک غلام کو اسی کوڑے مارے۔

ابو الزناد کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ حضرت عثمان اور ان کے خلفاء کو دیکھا کہ حدِ قذف میں کسی نے غلام کو چالیس سے زیادہ کوڑے نہیں مارے۔

[٨٥٢] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ زُرَيْقِ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَيْلِيِّ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ مِصْبَاحٌ اِسْتَعَانَ ابْنًا لَهُ، فَكَاَنَّهُ اسْتَبْطَاَهُ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ لَهُ يَا زَانِيْ قَالَ زُرَيْقٌ

زریق بن حکیم ایلی سے روایت ہے کہ مصباح نامی ایک شخص نے کسی کام کے لیے اپنے بیٹے کو بلایا۔ اس نے دیر کر دی۔ جب وہ حاضر ہوا تو باپ نے کہا: اے زانی! لڑکے نے مجھ سے

Presented by www.ziaraat.com

فَاسْتَعْدَانِيْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَجْلِدَهُ قَالَ ابْنُهُ وَاللّٰهِ [illegible] ذٰلِكَ اَشْكَلَ عَلَيَّ اَمْرُهُ، فَكَتَبْتُ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ الْوَالِيْ يَوْمَئِذٍ اَذْكُرُ لَهُ ذٰلِكَ، فَكَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ اَنْ اَجِزْ عَفْوَهُ.

فریاد کی۔ میں نے باپ کو کوڑے مارنے چاہے تو اس کے بیٹے [illegible] ہو گیا۔ پس میں نے عمر بن عبدالعزیز کے لیے لکھا جو والی تھے اور انہیں یہ بات بتائی۔ حضرت عمر نے مجھے لکھا کہ اس کے معاف کرنے کو جائز سمجھو۔

قَالَ زُرَيْقٌ وَكَتَبْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَيْضًا اَرَاَيْتَ رَجُلًا افْتُرِيَ عَلَيْهِ، اَوْ عَلٰى اَبَوَيْهِ، وَقَدْ هَلَكَا اَوْ اَحَدُهُمَا؟ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ عُمَرُ اِنْ عَفَا فَاَجِزْ عَفْوَهُ فِيْ نَفْسِهِ، وَاِنِ افْتُرِيَ عَلٰى اَبَوَيْهِ وَقَدْ هَلَكَا، اَوْ اَحَدُهُمَا فَخُذْ لَهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ سِتْرًا.

زریق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے لیے یہ بھی لکھا کہ اگر کسی پر تہمت لگائی جائے یا اس کے والدین پر اور وہ دونوں فوت ہو گئے یا ان میں سے ایک۔ ان کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے مجھے لکھا کہ اگر وہ معاف کر دے تو اس کا معاف کرنا درست ہے اور اگر اس کے والدین پر تہمت لگائی تھی جو دونوں فوت ہو چکے یا ان میں سے ایک، تو اسے اللہ کی کتاب کے مطابق پکڑ لو مگر یہ کہ وہ پردہ چاہے۔

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ وَذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ الْمُفْتَرٰى عَلَيْهِ يَخَافُ اِنْ كُشِفَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَنْ تَقُوْمَ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ، فَاِذَا كَانَ عَلٰى مَا وَصَفْتُ فَعَفَا جَازَ عَفْوُهُ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ تہمت لگانے والا اگر ڈرے کہ اگر اس نے یہ راز فاش کیا تو اس کے کہنے کے مطابق اس پر گواہیاں قائم ہو جائیں گی۔ لہٰذا وہ معاف کر دیتا ہے تو یہ معاف کرنا جائز ہے۔

[٨٥٣] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ فِيْ رَجُلٍ قَذَفَ قَوْمًا جَمَاعَةً اَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ.**

عروہ بن زبیر نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ایک جماعت پر تہمت لگائی کہ اس پر نہیں ہے مگر ایک حد۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِنْ تَفَرَّقُوْا فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا حَدٌّ وَاحِدٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر وہ جدا جدا ہو جائیں تب بھی اس پر ایک حد ہے۔

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيِّ، ثُمَّ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلَيْنِ اسْتَبَّا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ وَاللّٰهِ مَا اَبِيْ بِزَانٍ وَلَا اُمِّيْ بِزَانِيَةٍ، فَاسْتَشَارَ فِيْ ذٰلِكَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ قَدْ كَانَ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ مَدْحٌ غَيْرُ هٰذَا نَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دو آدمی آپس میں جھگڑے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ خدا کی قسم! میرے ماں باپ زانی نہ تھے۔ حضرت عمر نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ ایک نے کہا کہ اس نے اپنے ماں باپ کی تعریف کی ہے۔ دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس کے سوا اس کے ماں باپ کی کوئی تعریف نہ تھی، لہٰذا ہمارے خیال میں اس پر حد جاری ہو۔ پس حضرت عمر نے اسے اسی کوڑے لگائے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ لَا حَدَّ عِنْدَنَا إِلَّا فِي نَفْيٍ، أَوْ قَذْفٍ، فَإِنَّ فِي فِعْلِهِ ثَمَّ قَالَ ذَلِكَ الْحَدُّ تَامًّا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حد نہیں ہے مگر نفی [illegible] میں قائل کی مراد [illegible]

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّهُ إِذَا نَفَى رَجُلٌ رَجُلًا مِنْ أَبِيهِ، فَإِنَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّ الَّذِي نُفِيَ مَمْلُوكَةً فَإِنَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی کی اس کے باپ سے نفی کرے تو اس پر حد جاری ہوگی اگرچہ اس کی والدہ لونڈی ہو تب بھی حد جاری ہوگی۔

٦- بَابُ مَا لَا حَدَّ فِيهِ

جن باتوں پر حد نہیں

قَالَ مَالِكٌ إِنَّ أَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي الْأَمَةِ يَقَعُ بِهَا الرَّجُلُ وَلَهُ فِيهَا شِرْكٌ أَنَّهُ لَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ، وَأَنَّهُ يُلْحَقُ بِهِ الْوَلَدُ وَتَقُومُ عَلَيْهِ الْجَارِيَةُ حِينَ حَمَلَتْ، فَيُعْطِي شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ مِنَ الثَّمَنِ، وَتَكُونُ الْجَارِيَةُ لَهُ. وَعَلَى هٰذَا الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ خوب سنا کہ اگر کوئی لونڈی سے زنا کرے اور اس میں اس کا حصہ ہو تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی، بچے کا نسب اس سے ملایا جائے گا اور لونڈی اس وقت کی لگائی جائے گی جب کہ وہ حاملہ ہوئی۔ پس قیمت سے دوسرے شرکاء کو ان کا حصہ دیا جائے گا اور لونڈی کو یہ شخص لے گا۔ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ لِلرَّجُلِ جَارِيَتَهُ إِنَّهُ إِنْ أَصَابَهَا الَّذِي أُحِلَّتْ لَهُ قُوِّمَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ أَصَابَهَا حَمَلَتْ، أَوْ لَمْ تَحْمِلْ، وَدُرِئَ عَنْهُ الْحَدُّ بِذٰلِكَ، فَإِنْ حَمَلَتْ أُلْحِقَ بِهِ الْوَلَدُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر ایک آدمی اپنی لونڈی دوسرے کے لیے حلال کر دے تو جس کے لیے حلال کی اگر وہ اس کے ساتھ صحبت کرے تو صحبت کرنے کے روز کی قیمت ڈالی جائے گی، خواہ حاملہ ہو یا نہ ہو، اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور بچے کا نسب اس آدمی کے ساتھ ملایا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ ابْنِهِ أَوِ ابْنَتِهِ أَنَّهُ يُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ، وَتُقَامُ عَلَيْهِ الْجَارِيَةُ حَمَلَتْ، أَوْ لَمْ تَحْمِلْ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے بیٹے یا بیٹی کی لونڈی سے صحبت کی تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور اس سے لونڈی کی قیمت لی جائے گی خواہ وہ حاملہ ہوئی یا نہ ہوئی۔

[٨٥٤] **أَثَرٌ- حَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ خَرَجَ بِجَارِيَةٍ لِامْرَأَتِهِ مَعَهُ فِي سَفَرٍ، فَأَصَابَهَا فَغَارَتِ امْرَأَتُهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَهَبَتْهَا لِي، فَقَالَ عُمَرُ لَتَأْتِيَنِّي بِالْبَيِّنَةِ، أَوْ لَأَرْمِيَنَّكَ بِالْحِجَارَةِ. قَالَ فَاعْتَرَفَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهَا وَهَبَتْهَا لَهُ.

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے کہا جو اپنی بیوی کی لونڈی کو سفر میں ساتھ لے گیا، پھر اس سے صحبت کی، اس کی بیوی کو غیرت آئی اور حضرت عمر سے اس بات کا ذکر کر دیا تو آپ نے اس سے پوچھا۔ اس نے کہا: بیوی نے مجھے ہبہ کر دی تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں رجم کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان کی بیوی نے اعتراف کر لیا کہ اس نے انہیں ہبہ کر دی تھی۔

٧- بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ

جس چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا

Presented by www.ziaraat.com

٦٤٤- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

٦٤٥- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ ' أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ ' وَلَا فِي حَرِيسَةِ جَبَلٍ ' فَإِذَا آوَاهُ الْمُرَاحُ ' أَوِ الْجَرِينُ فَالْقَطْعُ فِيمَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ. سنن نسائی (٤٩٧٢)

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو حسین مکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لٹکے ہوئے پھلوں اور پہاڑ پر چرتی ہوئی بکری کے بدلے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر بکری گھر آ گئی اور پھل توڑ لیے گئے تھے تو کاٹا جائے گا جب کہ یہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔

[٨٥٥] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ' عَنْ أَبِيهِ ' عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ أُتْرُجَّةً فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ أَنْ تُقَوَّمَ ' فَقُوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ مِنْ صَرْفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا بِدِينَارٍ فَقَطَعَ عُثْمَانُ يَدَهُ.

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے زمانے میں کسی چور نے سنگترے چرائے تو حضرت عثمان نے قیمت لگانے کا حکم فرمایا۔ قیمت تین درہم لگائی گئی جب کہ ایک دینار کے بدلے بارہ درہم آتے ہوں' حضرت عثمان نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

[٨٥٦] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' أَنَّهَا قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَمَا نَسِيتُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

صحیح البخاری (٦٧٩١) صحیح مسلم (٤٣٧٤)

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زیادہ زمانہ نہیں گزرا اور نہ میں بھولی کہ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جاتا تھا۔

[٨٥٧] **أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ ' عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ ' إِلَى مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ لَهَا ' وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ' فَبَعَثَتْ مَعَ الْمَوْلَاتَيْنِ بِبُرْدٍ مُرَجَّلٍ قَدْ خِيطَ عَلَيْهِ خِرْقَةُ خَضْرَاءُ. قَالَتْ فَأَخَذَ الْغُلَامُ الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَاسْتَخْرَجَهُ ' وَجَعَلَ مَكَانَهُ لِبْدًا ' أَوْ فَرْوَةً وَخَاطَ عَلَيْهِ ' فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَوْلَاتَانِ دَفَعَتَا ذٰلِكَ إِلَى أَهْلِهِ ' فَلَمَّا فَتَقُوا عَنْهُ وَجَدُوا فِيهِ اللِّبْدَ ' وَلَمْ يَجِدُوا الْبُرْدَ ' فَكَلَّمُوا الْمَرْأَتَيْنِ فَكَلَّمَتَا عَائِشَةَ ' زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ' أَوْ كَتَبَتَا إِلَيْهَا وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدَ فَسُئِلَ الْعَبْدُ عَنْ ذٰلِكَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ ' زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ

عمرہ بنت عبدالرحمن نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ کی طرف نکلیں اور ان کے ساتھ دو ان کی لونڈیاں آزاد کردہ اور ایک عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کے بیٹے کا غلام تھا۔ انہوں نے ان لونڈیوں کے ہاتھ ایک منقش چادر بھیجی' اسے ایک سبز کپڑے میں لپیٹ کر سی دیا۔ غلام نے وہ چادر تو نکال لی اور اس کی جگہ کوئی نمدہ یا پوستین رکھ کر اسی طرح سلائی کر دی' جب لونڈیاں مدینہ منورہ میں پہنچیں تو اسے گھر والوں کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے اسے ادھیڑا تو نمدہ پایا اور چادر نہ ملی۔ لونڈیوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے حضرت عائشہ کے لیے لکھ بھیجا اور دونوں نے غلام پر الزام لگایا۔ غلام سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا۔ حضرت عائشہ نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار یا اس

Presented by www.ziaraat.com

فَقُطِعَتْ يَدُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

سے زیادہ پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

وَقَالَ مَالِكٌ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ فِيهِ الْقَطْعُ الَّذِي ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَإِنِ ارْتَفَعَ الصَّرْفُ أَوِ اتَّضَعَ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَأَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَطَعَ فِي أُتْرُجَّةٍ قُوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَهَذَا أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ.

امام مالک نے کہا مجھے یہ پسند ہے کہ چور کا ہاتھ بدلے ہاتھ کاٹنا واجب ہے خواہ اٹھالے جائے یا ضائع کردے اور یہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جو تین درہم کی تھی اور حضرت عثمان نے ٹوکریوں پر ہاتھ کاٹا۔

٨- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَطْعِ الْآبِقِ وَالسَّارِقِ

اس غلام کا ہاتھ کاٹنا جو بھاگا اور چوری کی

[٨٥٨] أثر- حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ آبِقٌ، فَأَرْسَلَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ لِيَقْطَعَ يَدَهُ فَأَبَى سَعِيدٌ أَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ وَقَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ الْآبِقِ السَّارِقِ إِذَا سَرَقَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ كِتَابِ اللَّهِ وَجَدْتَ هَذَا؟ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ.

نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کے بھاگے ہوئے غلام نے چوری کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اسے مدینہ منورہ کے امیر حضرت سعید بن العاص کے پاس بھیج دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں۔ حضرت سعید نے اس کا ہاتھ کاٹنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ بھاگا ہوا غلام اگر چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے ان سے فرمایا کہ یہ بات آپ کو اللہ کی کون سی کتاب میں ملی ہے؟ پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

[٨٥٩] أثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زُرَيْقِ بْنِ حَكِيمٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ أَخَذَ عَبْدًا آبِقًا قَدْ سَرَقَ. قَالَ فَأَشْكَلَ عَلَيَّ أَمْرُهُ. قَالَ فَكَتَبْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ، وَهُوَ الْوَالِي يَوْمَئِذٍ. قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّ الْعَبْدَ الْآبِقَ إِذَا سَرَقَ، وَهُوَ آبِقٌ لَمْ تُقْطَعْ يَدُهُ. قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَقِيضَ كِتَابِي يَقُولُ كَتَبْتَ إِلَيَّ أَنَّكَ كُنْتَ تَسْمَعُ أَنَّ الْعَبْدَ الْآبِقَ إِذَا سَرَقَ لَمْ تُقْطَعْ يَدُهُ، وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (المائدہ:٣٨) فَإِنْ بَلَغَتْ سَرِقَتُهُ رُبُعَ دِينَارٍ فَصَاعِدًا فَاقْطَعْ يَدَهُ.

زریق بن حکیم کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک بھاگا ہوا غلام پکڑا جس نے چوری کی تھی۔ مجھے اس میں الجھن پیش آئی۔ میں نے یہ بات پوچھتے ہوئے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے لیے لکھا جو ان دنوں والی تھے۔ اور میں نے انہیں یہ بھی بتایا کہ میں سنتا ہوں کہ جو بھاگا ہوا غلام چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ عمر بن عبدالعزیز نے میرے خط کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ تم نے لکھا ہے کہ بھاگا ہوا غلام جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ''اور جو مرد یا عورت چور ہو اس کا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے'' اگر چوری چوتھائی دینار کو پہنچ جائے یا اس سے زیادہ تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ اور

Presented by www.ziaraat.com

مُحَمَّدٍ ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ [illegible] عَلٰى مَالِكٍ وَذٰلِكَ [illegible] عِنْدَنَا اَنَّ الْعَبْدَ الْاٰبِقَ اِذَا سَرَقَ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ قُطِعَ.

عروہ بن زبیر کہا کرتے تھے کہ بھاگا ہوا غلام جب اتنی مالیت کی [illegible] اختلاف نہیں ہے کہ بھاگا ہوا غلام جب اتنی چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹا واجب ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

٩- بَابُ تَرْكِ الشَّفَاعَةِ لِلسَّارِقِ اِذَا بَلَغَ السُّلْطَانَ

چور حاکم تک پہنچ جائے تو سفارش نہ کی جائے

٦٤٦- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ ، فَقَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ الْمَدِيْنَةَ ، فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهٗ ، فَجَاءَ سَارِقٌ فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ ، فَاَخَذَ صَفْوَانُ السَّارِقَ فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسَرَقْتَ رِدَاءَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ ، فَقَالَ لَهٗ صَفْوَانُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ؟ سنن نسائی (٤٨٩٣) سنن ابن ماجہ (٢٥٩٥)

صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ سے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ جب صفوان بن امیہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو اپنی چادر نیچے رکھ کر سو رہے۔ ایک چور نے آ کر ان کی چادر لے لی۔ صفوان نے چور کو پکڑ لیا اور اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ صفوان عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرا یہ ارادہ نہیں۔ یہ اس پر صدقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کام میرے پاس آنے سے پہلے کرنا تھا۔

[٨٦٠] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لَقِيَ رَجُلًا قَدْ اَخَذَ سَارِقًا ، وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِهٖ اِلَى السُّلْطَانِ ، فَشَفَعَ لَهُ الزُّبَيْرُ لِيُرْسِلَهٗ ، فَقَالَ لَا حَتّٰى اَبْلُغَ بِهٖ السُّلْطَانَ ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ اِذَا بَلَغْتَ بِهِ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ.

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن العوام کو ایک آدمی ملا جس نے چور پکڑا ہوا تھا اور وہ اسے حاکم کے پاس لے جانا چاہتا تھا۔ حضرت زبیر نے سفارش کی کہ اسے چھوڑ دے۔ اس نے کہا: نہیں، اسے حاکم کے پاس ہی لے جاؤں گا۔ حضرت زبیر نے کہا کہ جب حاکم کے پاس پہنچ جائے تو سفارش کرنے والے اور سفارش ماننے والے پر لعنت ہوتی ہے۔

١٠- بَابُ جَامِعِ الْقَطْعِ

ہاتھ کاٹنے کے متعلق دیگر روایات

[٨٦١] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَقْطَعَ الْيَدِ ، وَالرِّجْلِ قَدِمَ ، فَنَزَلَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ، فَشَكَا اِلَيْهِ اَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ قَدْ ظَلَمَهٗ ، فَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَبِيْكَ مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ ، ثُمَّ اِنَّهُمْ فَقَدُوْا عِقْدًا لِاَسْمَاءَ بِنْتِ

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ یمن کا رہنے والا ایک آدمی جس کے ہاتھ اور پیر کٹے ہوئے تھے۔ آیا اور حضرت ابو بکر صدیق کے پاس ٹھہرا۔ پس اس نے شکایت کی کہ یمن کے حاکم نے اس پر ظلم کیا ہے حالانکہ وہ رات کو نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا: تمہارے باپ کی قسم! پھر تو تم راتوں کو چوری نہیں کرتے ہو گے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق کی زوجۂ محترمہ حضرت اسماء بنت

Presented by www.ziaraat.com

عُمَيْسٍ أَمْرَأَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطُوفُ [illegible] فَوَجَدَ الْحُمَيْرَ عِنْدَ صَاحِبِهِ زَعَمَ أَنَّ الْأَفْطَسَ جَاءَهُ بِهِ فَاعْتَرَفَ بِهِ الْأَفْطَسُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ بِهِ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَدُعَاؤُهُ عَلَى نَفْسِهِ أَشَدُّ عِنْدِي عَلَيْهِ مِنْ سَرِقَتِهِ.

عمیس کا ہار گم ہو گیا' وہ آدمی بھی تلاش کرنے والوں کے ساتھ [illegible] والوں کی چوری کی ہے۔ چنانچہ ان کے پاس سے مل گیا جس نے بتایا کہ اسے اچھے نے دیا ہے۔ پھر اچھے نے اعتراف کر لیا یا اس پر گواہی پیش کیں۔ پس حضرت ابو بکر صدیق نے حکم دیا اور اس کا بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اس کی چوری سے اس کا اپنے لیے بد دعا کرنا مجھ پر زیادہ شاق گزرا۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الَّذِي يَسْرِقُ مِرَارًا ' ثُمَّ يُسْتَعْدٰى عَلَيْهِ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا اَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ لِجَمِيعِ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ' فَإِنْ كَانَ قَدْ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ قَبْلَ ذٰلِكَ ' ثُمَّ سَرَقَ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ قُطِعَ اَيْضًا.

یحییٰ' امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جو بار بار چوری کرے اور پھر گرفتار ہو تو اس کا ایک ہاتھ ہی کاٹا جائے گا تمام چوریوں کے بدلے جب کہ اس پر حد قائم نہ ہوئی ہو۔ اگر اس سے پہلے اس پر حد قائم ہو چکی ہو' پھر چوری کی جس پر ہاتھ کاٹنا واجب ہوتا ہے تو اب پھر کاٹنے کی سزا دی جائے گی۔ ف

ف: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک دس درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا اور یہ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے ڈھال کی قیمت پر ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوتی تھی (ابن ابی شیبہ)۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چوتھائی دینار یا تین درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور ان کے موقف کی تائید میں مختلف احادیث موجود ہیں۔ اصل یہاں ڈھال کی قیمت ہے جو بعض حضرات کے نزدیک تین درہم اور بعض کے نزدیک دس درہم ہے۔

امام شافعی کے نزدیک پہلی دفعہ کی چوری پر دایاں ہاتھ' دوسری پر بایاں پیر' تیسری پر بایاں ہاتھ اور چوتھی پر دایاں پیر کاٹا جاتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک تیسری چوری پر ہاتھ یا پیر کچھ بھی نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ توبہ کرے یا عمر بھر قید میں پڑا رہے۔ امام اعظم کی دلیل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد ہے کہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ اس کے بندے کا ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں جس سے وہ کھا سکے اور استنجاء کر سکے نیز ایک پیر بھی نہ چھوڑوں کہ وہ تھوڑا بہت چل پھر سکے۔ چنانچہ ان کی اس دلیل پر صحابہ کا اجماع منعقد ہوا اور یہی فقہائے احناف شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کا مذہب ہے۔ (اشعۃ اللمعات' ج ۳) واللہ تعالیٰ اعلم

[٨٦٢] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّ اَبَا الزِّنَادِ اَخْبَرَهُ ' اَنَّ عَامِلًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخَذَ نَاسًا فِي حِرَابَةٍ ' وَلَمْ يَقْتُلُوا اَحَدًا ' فَاَرَادَ اَنْ يَقْطَعَ اَيْدِيَهُمْ ' اَوْ يَقْتُلَ ' فَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي ذٰلِكَ ' فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَوْ اَخَذْتَ بِاَيْسَرِ ذٰلِكَ.

ابو الزناد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ایک عامل نے بعض ڈاکوؤں کو گرفتار کیا جنہوں نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا تو ارادہ کیا کہ ان کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں یا انہیں قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ عمر بن عبدالعزیز کے لیے اس بارے میں لکھا تو عمر بن عبدالعزیز نے اس کے لیے تحریر کیا کہ تم آسان بات کو اختیار کرو۔

قَالَ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگوں کی

Presented by www.ziaraat.com

فِي الَّذِي يَسْرِقُ أَمْتِعَةَ النَّاسِ الَّتِي تَكُونُ مَوْضُوعَةً [illegible] وَصَمَّمُوا تَعْصِيبَ الَّتِي [illegible] شَيْئًا مِنْ حِرْزِهِ فَبَلَغَ قِيمَتَهُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ ' فَإِنَّ عَلَيْهِ الْقَطْعَ كَانَ صَاحِبُ الْمَتَاعِ عِنْدَ مَتَاعِهِ ' أَوْ لَمْ يَكُنْ لَيْلًا ذَلِكَ ' أَوْ نَهَارًا.

چیز یں چرائے اس کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر [illegible] اتنی ہوئی جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا خواہ مالک اپنی چیز کے پاس تھا یا نہ تھا دن کا واقعہ ہو یا رات کا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يَسْرِقُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ الْقَطْعُ ' ثُمَّ يُوجَدُ مَعَهُ مَا سَرَقَ ' فَيُرَدُّ إِلَى صَاحِبِهِ إِنَّهُ تُقْطَعُ يَدُهُ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے اتنی مالیت کی چوری کی جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ پھر اس سے مسروقہ مال برآمد ہو جائے اور وہ مالک کو لوٹا دے تب بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ كَيْفَ تُقْطَعُ يَدُهُ وَقَدْ أُخِذَ الْمَتَاعُ مِنْهُ وَدُفِعَ إِلَى صَاحِبِهِ؟ فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الشَّارِبِ يُوجَدُ مِنْهُ رِيحُ الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ ' وَلَيْسَ بِهِ سُكْرٌ فَيُجْلَدُ الْحَدَّ.

امام مالک نے فرمایا: اگر کوئی کہے کہ مال لے کر مالک کو دے دینے کے بعد ہاتھ کیوں کاٹا جائے گا؟ اس کی مثال شرابی جیسی ہے جس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہو اور وہ نشے میں نہ ہو تب بھی اس پر حد جاری ہوگی۔

قَالَ وَإِنَّمَا يُجْلَدُ الْحَدَّ فِي الْمُسْكِرِ إِذَا شَرِبَهُ ' وَإِنْ لَمْ يُسْكِرْهُ ' وَذَلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا شَرِبَهُ لِيُسْكِرَهُ ' فَكَذَلِكَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي السَّرِقَةِ الَّتِي أُخِذَتْ مِنْهُ ' وَلَوْ لَمْ يَنْتَفِعْ بِهَا وَرَجَعَتْ إِلَى صَاحِبِهَا ' وَإِنَّمَا سَرَقَهَا حِينَ سَرَقَهَا لِيَذْهَبَ بِهَا.

فرمایا کہ جب نشہ آور چیز پی تو حد جاری کی جائے گی اگرچہ نشہ نہ ہو۔ کیونکہ اس نے نشے کے لیے ہی پی ہے' اسی طرح اس چور کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا جس سے مال واپس لے لیا جائے کہ اگرچہ وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا اور مالک کو لوٹا دیا لیکن اس نے لے جانے کے لیے چرایا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْقَوْمِ يَأْتُونَ إِلَى الْبَيْتِ فَيَسْرِقُونَ مِنْهُ جَمِيعًا ' فَيُخْرِجُونَ بِالْعِدْلِ يَحْمِلُونَهُ جَمِيعًا ' أَوِ الصُّنْدُوقِ ' أَوِ الْخَشَبَةِ ' أَوْ بِالْمِكْتَلِ ' أَوْ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ مِمَّا يَحْمِلُهُ الْقَوْمُ جَمِيعًا أَنَّهُمْ إِذَا أَخْرَجُوا ذَلِكَ مِنْ حِرْزِهِ وَهُمْ يَحْمِلُونَهُ جَمِيعًا فَبَلَغَ ثَمَنُ مَا خَرَجُوا بِهِ مِنْ ذَلِكَ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ وَذَلِكَ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا فَعَلَيْهِمُ الْقَطْعُ جَمِيعًا.

امام مالک نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو مل جل کر ایک گھر سے چوری کرتے ہیں۔ وہاں سے سامان مشترکہ اٹھاتے ہیں یعنی صندوق' لکڑی یا زنبیل وغیرہ جسے وہ اٹھا کر لے گئے۔ جب اس گھر سے نکلے تو اکٹھے لے جا رہے تھے۔ اگر اس چیز کی قیمت اتنی ہوئی جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے یعنی تین درہم یا اس سے زیادہ تو ان سب کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

قَالَ وَإِنْ خَرَجَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِمَتَاعٍ عَلَى حِدَّتِهِ ' فَمَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ بِمَا تَبْلُغُ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ ' وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُمْ بِمَا تَبْلُغُ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ.

فرمایا کہ اگر ان میں سے ہر ایک نے مال لے کر اپنا راستہ لیا تو جس کے مال کی قیمت تین درہم یا اس سے زیادہ ہوئی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جس کے مال مسروقہ کی قیمت تین درہم نہ نکلی اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهٗ اِذَا [illegible] لَا تُقْطَعُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ بِهٖ مِنَ الدَّارِ كُلِّهَا ' وَذٰلِكَ اَنَّ الدَّارَ كُلَّهَا هِيَ حِرْزُهٗ فَاِنْ كَانَ مَعَهٗ فِي الدَّارِ سَارِقٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ يُغْلِقُ عَلَيْهِ بَابَهٗ ' وَكَانَتْ حِرْزًا لَهُمْ جَمِيْعًا ' فَمَنْ سَرَقَ مِنْ بُيُوْتِ تِلْكَ الدَّارِ شَيْئًا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ ' فَخَرَجَ بِهٖ اِلَى الدَّارِ فَقَدْ اَخْرَجَهٗ مِنْ حِرْزِهٖ اِلٰى غَيْرِ حِرْزِهٖ ' وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ الْقَطْعُ.

یحییٰ' امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ [illegible] ے ایک گھر سے چوری کی اس کا ہاتھ اس کا جائے گا جب تک سارے گھروں سے باہر نہ لے جائے۔ کیونکہ سارا گھر ایک ہی پناہ گاہ ہے۔ اگر اس کے ساتھ دوسرے گھر میں کوئی اور رہائش پذیر ہو اور ہر ایک کا اپنا دروازہ ہو تو ایک کی اپنی پناہ گاہ ہو گی تو جو ایک گھر سے چیز چرائے گا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا خواہ ایک کمرے سے دوسرے میں لے گیا۔ کیونکہ ایک پناہ گاہ سے دوسری میں لے گیا۔ اور اس پر اس کا ہاتھ کاٹنا واجب ہو گیا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَبْدِ يَسْرِقُ مِنْ مَتَاعِ سَيِّدِهٖ اَنَّهٗ اِنْ كَانَ لَيْسَ مِنْ خِدَمِهٖ وَلَا مِمَّنْ يَاْمَنُ عَلٰى بَيْتِهٖ ثُمَّ دَخَلَ سِرًّا فَسَرَقَ مِنْ مَتَاعِ سَيِّدِهٖ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ ' وَكَذٰلِكَ الْاَمَةُ اِذَا سَرَقَتْ مِنْ مَتَاعِ سَيِّدِهَا لَا قَطْعَ عَلَيْهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کے بارے میں ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جب کہ وہ اپنے آقا کے مال سے چرائے تو اگر وہ خدام اور گھر میں آنے جانے والوں سے نہیں ہے' پھر وہ چوری چھپے اپنے آقا کے گھر میں داخل ہوا اور اتنا مال چرایا جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اسی طرح لونڈی جب اپنے آقا کے مال سے چرائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

وَقَالَ فِي الْعَبْدِ لَا يَكُوْنُ مِنْ خِدَمِهٖ وَلَا مِمَّنْ يَاْمَنُ عَلٰى بَيْتِهٖ فَدَخَلَ سِرًّا فَسَرَقَ مِنْ مَتَاعِ اِمْرَاَةِ سَيِّدِهٖ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ اَنَّهٗ تُقْطَعُ يَدُهٗ.

اور اس غلام کے متعلق فرمایا جو آقا کے خادموں اور گھر میں آنے جانے والوں سے نہ ہو' پھر چوری چھپے اندر داخل ہو کر آقا کی بیوی کا اتنا مال چرائے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

قَالَ وَكَذٰلِكَ اَمَةُ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ لَيْسَتْ بِخَادِمٍ لَهَا ' وَلَا لِزَوْجِهَا ' وَلَا مِمَّنْ تَاْمَنُ عَلٰى بَيْتِهَا ' فَدَخَلَتْ سِرًّا فَسَرَقَتْ مِنْ مَتَاعِ سَيِّدَتِهَا مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهَا.

فرمایا اور بیوی کی لونڈی جو اس کی یا اس کے خاوند کی خادمہ اور گھر میں آنے جانے والی نہ ہو' لہٰذا خفیہ اندر داخل ہو اور اپنی مالکن کے مال سے اتنا چرائے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ اَمَةُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا تَكُوْنُ مِنْ خَدَمِهَا ' وَلَا مِمَّنْ تَاْمَنُ عَلٰى بَيْتِهَا فَدَخَلَتْ سِرًّا ' فَسَرَقَتْ مِنْ مَتَاعِ زَوْجِ سَيِّدَتِهَا مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ اَنَّهَا تُقْطَعُ يَدُهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح بیوی کی لونڈی جو اس کی خادمہ یا گھر میں آنے جانے والی نہ ہو اور خفیہ اندر داخل ہو اور اپنی مالکن کے آقا کا اتنا مال چرائے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَكَذٰلِكَ الرَّجُلُ يَسْرِقُ مِنْ مَتَاعِ اِمْرَاَتِهٖ ' اَوِ الْمَرْاَةُ تَسْرِقُ مِنْ مَتَاعِ زَوْجِهَا مَا يَجِبُ فِيْهِ

امام مالک نے فرمایا کہ آدمی بیوی کے مال سے یا بیوی اپنے خاوند کے مال سے اتنا چرائے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو ان

Presented by www.ziaraat.com

الْقَطْعُ ' اِنْ كَانَ الَّذِيْ سَرَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ مَتَاعِ [illegible] سَرَقَ مِنْهُمَا مِنْ مَتَاعِ صَاحِبِهِ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ فِيْهِ

میں سے کسی بھی چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر [illegible] نے دوسرے کا اتنا مال چرایا ہے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الصَّبِيِّ الصَّغِيْرِ ' وَالْاَعْجَمِيِّ الَّذِيْ لَا يُفْصِحُ اَنَّهُمَا اِذَا سَرَقَا مِنْ حِرْزِهِمَا اَوْ غَلْقِهِمَا فَعَلَى مَنْ سَرَقَهُمَا الْقَطْعُ ' وَاِنْ خَرَجَا مِنْ حِرْزِهِمَا ' وَغَلْقِهِمَا ' فَلَيْسَ عَلَى مَنْ سَرَقَهُمَا قَطْعٌ. قَالَ وَاِنَّمَا هُمَا بِمَنْزِلَةِ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ ' وَالثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ.

امام مالک نے بچے اور غیر ملکی کے بارے میں فرمایا جو بات نہیں سمجھتا کہ اگر وہ گھر میں سے چوری کریں تو ان میں سے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور اگر وہ چیز ان کے گھر سے باہر تھی تو اس چوری پر ان کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ فرمایا کہ ان کا حکم پہاڑ پر پھرتی ہوئی بکری اور درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْمَنْ يَنْبِشُ الْقُبُوْرَ ' اَنَّهُ اِذَا بَلَغَ مَا اَخْرَجَ مِنَ الْقُبُوْرِ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ فَعَلَيْهِ فِيْهِ الْقَطْعُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک کفن چور کا یہ حکم ہے کہ جب وہ قبر سے اتنی مالیت کا کفن نکالے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس پر اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

وَقَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَنَّ الْقَبْرَ حِرْزٌ لِمَا فِيْهِ كَمَا اَنَّ الْبُيُوْتَ حِرْزٌ لِمَا فِيْهَا.

اور امام مالک نے فرمایا کہ قبر مردے کی پناہ گاہ ہے جیسے زندہ لوگوں کے لیے ان کا گھر۔

قَالَ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَطْعُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ الْقَبْرِ.

فرمایا اور اس کا ہاتھ کاٹنا واجب نہیں جب تک قبر سے نکال نہ لے۔

١١- بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيْهِ

جن صورتوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا

٦٤٧- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ' اَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ ' فَغَرَسَهُ فِيْ حَائِطِ سَيِّدِهِ ' فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ ' فَاسْتَعْدٰى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ ' فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ ' وَاَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ ' فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ' فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ ' وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ ' فَقَالَ الرَّجُلُ فَاِنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخَذَ غُلَامًا لِيْ وَهُوَ يُرِيْدُ قَطْعَهُ ' وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ تَمْشِيَ مَعِيْ اِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ' فَمَشٰى مَعَهُ رَافِعٌ اِلٰى

محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ کسی غلام نے ایک باغ سے پودا چرا کر اپنے آقا کے باغ میں لا لگایا۔ پودے والا ڈھونڈتا پھرا اور اسے پالیا۔ اس نے مروان بن حکم کے ہاں غلام کی رپورٹ کر دی۔ مروان نے غلام کو قید کر دیا اور غلام کا ہاتھ کاٹنا چاہا۔ غلام کا آقا حضرت رافع بن خدیج کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بارے میں ان سے پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھل اور پودے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا' یہ معاف ہیں۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ میرے غلام کو مروان بن حکم نے پکڑا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے' میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ان کے پاس تشریف لے چلیں۔ اور جو حدیث آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے وہ

Presented by www.ziaraat.com

مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ اَخَذْتَ غُلَامًا لِهٰذَا؟ فَقَالَ نَعَمْ [illegible] كثير فامر مروان بالعبد فارسل. سنن ابوداؤد (٤٣٨٨) سنن ترمذی (١٤٤٩) سنن نسائی (٤٩٧٥) سنن ابن ماجہ (٢٥٩٣)

انہیں بتائیں حضرت رافع ان کے ساتھ مروان بن حکم کے پاس [illegible] ہوں۔ حضرت رافع نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھل اور پودے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ چنانچہ مروان نے حکم دیا کہ غلام کو چھوڑ دو۔

[٨٦٣] اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ جَاءَ بِغُلَامٍ لَهٗ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' فَقَالَ لَهٗ اقْطَعْ يَدَ غُلَامِيْ هٰذَا ' فَاِنَّهٗ سَرَقَ. فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَاذَا سَرَقَ؟ فَقَالَ سَرَقَ مِرْاٰةً لِامْرَاَتِيْ ثَمَنُهَا سِتُّوْنَ دِرْهَمًا. فَقَالَ عُمَرُ اَرْسِلْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ.

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن الحضرمی اپنے ایک غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گئے اور کہا کہ میرے اس غلام کا ہاتھ کاٹ دیجئے کیونکہ اس نے چوری کی ہے۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ چرایا کیا ہے؟ کہا کہ میری بیوی کا آئینہ چرایا ہے جس کی قیمت ساٹھ درہم ہے' حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو' اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ تمہارے ہی خادم نے تمہارا مال چرایا ہے۔

[٨٦٤] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اُتِيَ بِاِنْسَانٍ قَدِ اخْتَلَسَ مَتَاعًا ' فَاَرَادَ قَطْعَ يَدِهٖ ' فَاَرْسَلَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لَيْسَ فِي الْخُلْسَةِ قَطْعٌ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ مروان بن حکم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کسی کا مال اچک لیا تھا۔ لہٰذا اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا' پھر حضرت زید بن ثابت سے اس کا حکم پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اچکے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

[٨٦٥] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ' اَنَّهٗ اَخَذَ نَبَطِيًّا قَدْ سَرَقَ خَوَاتِمَ مِنْ حَدِيْدٍ ' فَحَبَسَهٗ لِيَقْطَعَ يَدَهٗ ' فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَاةً لَهَا يُقَالُ لَهَا اُمَيَّةُ. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ تْنِيْ وَاَنَا بَيْنَ ظُهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَتْ تَقُوْلُ لَكَ خَالَتُكَ عَمْرَةُ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اَخَذْتَ نَبَطِيًّا فِيْ شَيْءٍ يَسِيْرٍ ذُكِرَ لِيْ فَاَرَدْتُ قَطْعَ يَدِهٖ؟ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَتْ فَاِنَّ عَمْرَةَ تَقُوْلُ لَكَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَرْسَلْتُ النَّبَطِيَّ.

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ایک نبطی کو پکڑا جس نے لوہے کی انگوٹھیاں چرائی تھیں۔ اسے قید کر کے چاہا کہ اس کا ہاتھ کاٹیں۔ چنانچہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کے پاس اپنی مولاۃ کو بھیجا جس کو امیہ کہا جاتا تھا۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ وہ میرے پاس آئی جب کہ میں لوگوں میں بیٹھا تھا۔ اور کہا کہ آپ کی خالہ عمرہ نے فرمایا ہے کہ اے میرے بھانجے! تم نے جو کسی نبطی کو معمولی سی چیز کے بدلے پکڑا ہے تو تم اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا کہ حضرت عمرہ نے آپ کے لیے فرمایا ہے کہ ہاتھ نہیں کاٹا جاتا مگر چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں۔ ابوبکر کا بیان ہے کہ پھر میں نے نبطی کو چھوڑ دیا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِيْ اِعْتِرَافِ الْعَبْدِ اَنَّهٗ مَنِ اعْتَرَفَ مِنْهُمْ عَلٰى نَفْسِهٖ بِشَيْءٍ

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کے اعتراف کی صورت میں یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ ان میں سے جو بھی ایسے جرم کا

Presented by www.ziaraat.com

تَقَعُ الْحَدُّ فِيهِ ' أَوِ الْعُقُوبَةُ فِيهِ فِي جَسَدِهِ ' فَإِنَّ اعْتِرَافَهُ جَائِزٌ عَلَيْهِ ' وَلَا يُتْهَمُ عَلَى أَنْ يُوقِعَ عَلَى نَفْسِهِ هَذَا.

اعتراف کرے جس کی حد یا سزا اس کے جسم پر واقع ہوگی تو اس اعتراف کو درست مانا جائے گا اور یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے اپنے آپ پر الزام لگایا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِنْ سَمَّى الْمُعْتَرِفُ بِشَيْءٍ يَكُونُ غُرْمًا عَلَى سَيِّدِهِ ' فَإِنَّ اعْتِرَافَهُ غَيْرُ جَائِزٍ عَلَى سَيِّدِهِ

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کا اعتراف کر لے جس کا تاوان اس کے آقا پر آئے تو یہ اعتراف اس کے آقا پر درست نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ عَلَى الْأَجِيرِ وَلَا عَلَى الرَّجُلِ يَكُونَانِ مَعَ الْقَوْمِ يَخْدُمَانِهِمْ إِنْ سَرَقَاهُمْ قُطِعَ لِأَنَّ حَالَهُمَا لَيْسَتْ بِحَالِ السَّارِقِ ' وَإِنَّمَا حَالُهُمَا حَالُ الْخَائِنِ ' وَلَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ مزدور یا وہ آدمی چوری کرے جو خدام سے ہو تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ وہ چور کی طرح نہیں ہے۔ اس کا حال خائن جیسا ہے اور خائن کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يَسْتَعِيرُ الْعَارِيَةَ فَيَجْحَدُهَا إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ ' وَإِنَّمَا مَثَلُ ذَالِكَ مَثَلُ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ فَجَحَدَهُ ذَلِكَ ' فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيمَا جَحَدَهُ قَطْعٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو کوئی چیز عاریتاً لے کر انکار کر دے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا دوسرے پر قرض ہو۔ پھر مقروض اس بات کا انکار کر دے تو اس انکار کی وجہ سے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا فِي السَّارِقِ يُوجَدُ فِي الْبَيْتِ قَدْ جَمَعَ الْمَتَاعَ ' وَلَمْ يَخْرُجْ بِهِ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ ' وَإِنَّمَا مَثَلُ ذَالِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ وَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ خَمْرًا لِيَشْرَبَهَا ' فَلَمْ يَفْعَلْ ' فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ' وَمِثْلُ ذَلِكَ رَجُلٌ جَلَسَ مِنِ امْرَأَةٍ مَجْلِسًا ' وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُصِيبَهَا حَرَامًا ' فَلَمْ يَفْعَلْ ' وَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ مِنْهَا ' فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَيْضًا فِي ذَلِكَ حَدٌّ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ چور گھر میں پایا گیا' اس نے سامان اکٹھا کیا لیکن گھر سے باہر نہیں نکلا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے پینے کے لیے شراب کا پیالہ سامنے رکھا لیکن پیا نہیں' لہٰذا اس پر حد نہیں ہے یا اس کی مثال یہ بھی ہے کہ ایک آدمی کسی عورت کے پاس بیٹھا تا کہ اس سے حرام فعل کرے لیکن کیا نہیں اور وہاں تک نوبت نہیں پہنچی تو اس میں بھی اس پر حد نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخِلْسَةِ قَطْعٌ بَلَغَ ثَمَنُهَا مَا يُقْطَعُ فِيهِ ' أَوْ لَمْ يَبْلُغْ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ اچک لینے کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں خواہ اس کی قیمت اتنی ہو جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے یا اتنی نہ ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٤٢- كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

مشروب کا بیان

١- بَابُ الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ

خمر کی حد کا بیان

٦٤٨- **حَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ' أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ' أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ' فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيحَ شَرَابٍ '

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے فلاں سے شراب کی بدبو آتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ شراب طلاً ہے۔ میں پوچھتا

Presented by www.ziaraat.com

فَزَعَمَ اَنَّهٗ شَرَابُ الطِّلَاءِ ' وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهٗ ' فَجَلَدَهٗ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا.

ہوں کہ اس کے پینے سے اگر نشہ ہوتا ہو تو اس پر حد جاری کروں۔ [illegible] حد [illegible] جاری کی۔

[۸۶۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِی الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ ' فَقَالَ لَهٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ نَرٰی اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ ' فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ ' وَاِذَا سَكِرَ هَذٰی ' وَاِذَا هَذٰی افْتَرٰی ' اَوْ كَمَا قَالَ. فَجَلَدَ عُمَرُ فِی الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ.

[illegible] کے بارے میں مشورہ کیا [illegible] لوگ پیتے تھے۔ حضرت علی نے ان سے کہا کہ میرے نزدیک اسی کوڑے مارنے مناسب ہیں۔ کیونکہ جب شراب پئے گا تو مست ہو جائے گا۔ مست ہو گا بے ہودہ باتیں کرے گا اور بے ہودہ باتیں کرے گا تو بہتان باندھے گا' یا جو کچھ فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر نے خمر میں اسی کوڑے مقرر کئے۔ف

ف: شرابی کو اسی درے مارنے کی سزا حضرت عمر نے صحابۂ کرام کے مشورے سے مقرر فرمائی جس پر ان تمام حضرات کا اجماع منعقد ہوا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ چونکہ ان بزرگوں کا اجماع سب کے نزدیک حجت ہے لہٰذا تمام فقہاء کا اسی پر اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۸۶۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِی الْخَمْرِ فَقَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِی الْخَمْرِ ' وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ' وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ' وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ' قَدْ جَلَدُوْا عَبِيْدًا لَهُمْ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِی الْخَمْرِ.

ابن شہاب سے خمر میں غلام کی حد کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آزاد کی نسبت خمر میں غلام پر آدھی حد ہے اور حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت عبداللہ بن عمر اپنے غلاموں کو شراب کی حد میں نصف کوڑے مارتے تھے۔

[۸۶۸] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ مَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اللّٰهُ يُحِبُّ اَنْ يُعْفٰی عَنْهُ مَا لَمْ يَكُنْ حَدًّا.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حد کے سوا ہر گناہ کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ معاف کر دیا جائے۔

قَالَ يَحْيٰی قَالَ مَالِكٌ وَالسُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنَّ كُلَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا مُسْكِرًا ' فَسَكِرَ اَوْ لَمْ يَسْكَرْ ' فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

یحییٰ' امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ سنت ہے کہ جس نے نشہ آور شراب پی۔ اب خواہ اسے نشہ ہو یا نہ ہو اس پر حد جاری کرنا واجب ہو گیا۔

۲- بَابُ مَا يُنْهٰی اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِ

جن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے

۶۴۹- وَحَدَّثَنِیْ يَحْيٰی ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهٗ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهٗ ' فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ؟ فَقِيْلَ لِیْ نَهٰی اَنْ يُنْبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. صحیح مسلم (۵۱۵۷)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں آپ کی جانب بڑھا تو میرے پہنچنے سے پہلے آپ فارغ ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ مجھے بتایا گیا کہ آپ نے توبنے اور مرتبان میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۰- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

عبدالرحمٰن بن یعقوب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

Presented by www.ziaraat.com

الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ

عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تونبے اور مرتبان

صحیح مسلم (۵۱۳۶)

۳- باب مَا يُكْرَهُ اَنْ يُنْبَذَ جَمِيعًا

جن دو چیزوں کو ملا کر نبیذ نہ بنائی جائے

۶۵۱- **وَحَدَّثَنِي** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ ، وَالرُّطَبُ جَمِيعًا ، وَالتَّمْرُ ، وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا. صحیح البخاری (۵۶۰۱) صحیح مسلم (۵۱۲۵ تا ۵۱۳۰)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گدر اور پکی کھجوروں کو ملا کر یا کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۲- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحُبَابِ الْاَنْصَارِيِّ ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُشْرَبَ التَّمْرُ ، وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَالزَّهْوُ ، وَالرُّطَبُ جَمِيعًا. سابقہ حوالہ (۶۵۱)

عبدالرحمٰن بن حباب انصاری نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور کشمش کے مشترکہ شیرہ سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح گدر اور پکی کھجوروں کو ملا کر بنانے سے۔

قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ الْاَمْرُ الَّذِي لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ اَهْلُ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا اَنَّهُ يُكْرَهُ ذٰلِكَ لِنَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے شہر کے اہل علم کا ہمیشہ سے اسی پر عمل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔

۴- بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

شراب کا حرام ہونا

۶۵۳- **حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ.

صحیح البخاری (۵۵۸۵) صحیح مسلم (۵۱۷۹)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے تبع نامی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ہر وہ شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

۶۵۴- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ ، فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيهَا ، وَنَهٰى عَنْهَا.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ''غبیرہ'' نامی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اس سے منع فرمایا۔

قَالَ مَالِكٌ فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ مَا الْغُبَيْرَاءُ؟ فَقَالَ هِيَ الْاُسْكُرْكَةُ.

امام مالک کا بیان ہے کہ میں نے زید بن اسلم سے پوچھا کہ ''غبیرہ'' کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک نشہ آور مشروب ہے۔

۶۵۵- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی تو آخرت میں شراب اس پر حرام ہوگی۔

Presented by www.ziaraat.com

صحیح البخاری (۵۵۷۵) صحیح مسلم (۵۱۹۰)

۵- باب جامع تحريم الخمر

[۸۶۹] **اثر**- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ،عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ، اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، وَاَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ ، وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ. قَالَ فَجَاءَهُمْ اٰتٍ ، فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجِرَارِ فَاكْسِرْهَا قَالَ فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهِ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ. صحیح البخاری (۵۵۸۲) صحیح مسلم (۵۱۰۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت ابوطلحہ انصاری اور حضرت ابی بن کعب کو گدر اور خشک کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا کہ ایک آدمی آنے والے نے آ کر کہا کہ شراب حرام ہوگئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے انس! کھڑے ہو کر اس گھڑے کو پھوڑ دو۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں موسل کی طرف گیا اور وہ گھڑے کے پیٹ پر مارا کہ وہ پھوٹ گیا۔

[۸۷۰] **اثر**- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ شَكَا اِلَيْهِ اَهْلُ الشَّامِ وَبَاءَ الْاَرْضِ وَثِقَلَهَا ، وَقَالُوْا لَا يُصْلِحُنَا اِلَّا هٰذَا الشَّرَابُ ، فَقَالَ عُمَرُ اشْرَبُوْا هٰذَا الْعَسَلَ قَالُوْا لَا يُصْلِحُنَا الْعَسَلُ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ هَلْ لَكَ اَنْ نَجْعَلَ لَكَ مِنْ هٰذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لَا يُسْكِرُ؟ قَالَ نَعَمْ. فَطَبَخُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ مِنْهُ الثُّلُثَانِ وَبَقِيَ الثُّلُثُ ، فَاَتَوْا بِهٖ عُمَرَ

محمود بن لبید انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام تشریف لے گئے تو اہل شام نے علاقائی وباء اور آب و ہوا کے بھاری ہونے کی شکایت کی۔ اور کہا کہ صرف اس شراب سے ہم تندرست رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ شہد پیا کرو۔ عرض کی کہ شہد ہمارے موافق نہیں آتا۔ اسی علاقے کے ایک آدمی نے کہا کہ ہم آپ کے لیے ایسی شراب بنا کر لائیں جو نشہ آور نہ ہو؟ فرمایا: ہاں۔ پس انہوں نے شیرہ پکایا، یہاں تک کہ دو تہائی جل گیا اور ایک تہائی باقی رہ گیا۔ حضرت عمر نے اس میں انگلی داخل کر کے ہاتھ اوپر اٹھایا تو اس کا تار بندھ گیا۔ فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

فَاَدْخَلَ فِيْهِ عُمَرُ اِصْبَعَهٗ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهٗ فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ ، فَقَالَ هٰذَا الظِّلَاءُ هٰذَا مِثْلُ ظِلَاءِ الْاِبِلِ ، فَاَمَرَهُمْ عُمَرُ اَنْ يَسْتَرْبِثُوْهُ ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشَّرِيْدِ اَتَدْرِيْ مَا اَرَادَ بِهٰذَا ؟ قَالَ لَا ، قَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمْتَهٗ عَلَيْهِمْ ، وَلَا اُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا اَحْلَلْتَهٗ لَهُمْ.

کہ یہ گاڑھا تو اونٹ کے گاڑھے کی طرح ہے۔ پس حضرت عمر [illegible] کی قسم! ایسا نہیں ہے اے اللہ! میں کسی چیز کو حلال نہیں کرتا جس کو تو نے لوگوں پر حرام کیا اور ان پر کسی چیز کو حرام نہیں کرتا جس کو تو نے ان کے لیے حلال فرمایا ہے۔

[۸۷۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالُوْا لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نَبْتَاعُ مِنْ تَمْرِ النَّخْلِ ، وَالْعِنَبِ ، فَنَعْصِرُهٗ خَمْرًا ، فَنَبِيْعُهَا ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِنِّيْ اُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتَهٗ وَمَنْ سَمِعَ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ، اَنِّيْ لَا اٰمُرُكُمْ اَنْ تَبِيْعُوْهَا وَلَا تَبْتَاعُوْهَا ، وَلَا تَعْصِرُوْهَا وَلَا تَشْرَبُوْهَا وَلَا تَسْقُوْهَا ، فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عراق کے کچھ لوگوں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہم کھجوریں اور انگور خریدتے ہیں اور ان سے شراب نچوڑ کر بیچتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر اللہ کو اس کے فرشتوں کو اور جتنے جن وانس سن رہے ہیں ان سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں تمہیں اس کے بیچنے' خریدنے' نچوڑنے' پینے اور پلانے کا حکم نہیں دیتا کیونکہ یہ ناپاک ہے اور شیطانی عمل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۴۳- كِتَابُ الْعُقُوْلِ

دیتوں کا بیان

۱- بَابُ ذِكْرِ الْعُقُوْلِ

دیتوں کا بیان

۶۵۷- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُوْلِ اِنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ ، وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِيَ جَدْعًا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ ، وَفِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا ، وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ ، وَفِيْ كُلِّ اُصْبُعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ ، وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ.

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ دیتوں کے بارے میں جو گرامی نامہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم کے لیے لکھا تھا' اس میں تھا کہ جان کے بدلے سو اونٹ اور ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو سو اونٹ اور مامومہ و جائفہ میں تہائی دیت۔ آنکھ' ہاتھ اور ٹانگ ہر ایک کے بدلے پچاس اونٹ' ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ' دانت کے بدلے پانچ اونٹ اور جس زخم سے ہڈی نظر آ جائے اس کے بدلے پانچ اونٹ۔ ف

ف: مامومہ سر کے اس زخم کو کہتے ہیں جو بھیجے تک پہنچ جائے۔ جائفہ وہ زخم کہلاتا ہے جو پیٹ کے اندر پہنچ جائے خواہ ضرب شکم کی جانب سے لگائی ہو یا پیچھے یا دائیں بائیں جانب سے اور موضحہ اس زخم کو کہتے ہیں جس سے ہڈی کھل جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲- بَابُ الْعَمَلِ فِي الدِّيَةِ

دیت کے وصول کرنے کا طریقہ

Presented by www.ziaraat.com

[۸۷۲] اثر- حَدَّثَنِی مَالِکٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ

الْفَ دِرْهَمٍ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے گاؤں والوں

قَالَ مَالِکٌ فَاَهْلُ الذَّهَبِ اَهْلُ الشَّامِ وَاَهْلُ مِصْرَ وَاَهْلُ الْوَرِقِ اَهْلُ الْعِرَاقِ.

امام مالک نے فرمایا کہ سونے والے شامی اور مصری ہیں اور چاندی والے عراقی ہیں۔

وَحَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَّ الدِّیَةَ تُقْطَعُ فِیْ ثَلَاثِ سِنِیْنَ اَوْ اَرْبَعِ سِنِیْنَ قَالَ مَالِکٌ وَالثَّلَاثُ اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ فِیْ ذٰلِکَ.

امام مالک نے سنا کہ دیت تین یا چار سال میں پوری ادا کر دی جائے۔ امام مالک نے فرمایا کہ جو میں نے اس بارے میں سنا' وہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَیْهِ عِنْدَنَا اَنَّهٗ لَا یُقْبَلُ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فِی الدِّیَةِ الْاِبِلُ وَلَا مِنْ اَهْلِ الْعَمُوْدِ الذَّهَبُ وَلَا الْوَرِقُ وَلَا مِنْ اَهْلِ الذَّهَبِ الْوَرِقُ وَلَا مِنْ اَهْلِ الْوَرِقِ الذَّهَبُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ گاؤں والوں سے دیت میں اونٹ نہ لئے جائیں اور شہریوں سے سونا چاندی نہ لیا جائے نیز سونے والوں سے چاندی اور چاندی والوں سے سونا قبول نہ کیا جائے۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ دِیَةِ الْعَمْدِ اِذَا قُبِلَتْ وَجِنَایَةِ الْمَجْنُوْنِ

قتلِ عمد کی دیت پر رضامندی اور مجنون کی جنایت

حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دِیَةِ الْعَمْدِ اِذَا قُبِلَتْ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جَذَعَةً.

ابن شہاب قتل عمد کی دیت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ پچیس ایک سال کی اونٹنیاں' پچیس دو سال کی اونٹنیاں' پچیس تین سال کی اونٹنیاں اور پچیس چار سال کی اونٹنیاں دی جائیں گی۔ف

ف: عمر کے لحاظ سے اونٹنیوں کے مذکورہ نام کتاب الزکوٰۃ میں گزشتہ صفحات کے اندر گزر چکے ہیں اور وہاں ان ناموں کی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ قارئین کو تلاش کرنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے اس لیے یہاں دوبارہ ان کے معانی بیان کر دیئے جاتے ہیں۔

بنت مخاض: ایک سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

بنت لبون: دو سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

حقہ: تین سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

جذعہ: چار سال کی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

[۸۷۳] اثر- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ کَتَبَ اِلٰی مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّهٗ اُتِیَ بِمَجْنُوْنٍ قَتَلَ رَجُلًا فَکَتَبَ اِلَیْهِ مُعَاوِیَةُ اَنِ اعْقِلْهُ وَلَا تُقِدْ مِنْهُ. فَاِنَّهٗ لَیْسَ عَلٰی مَجْنُوْنٍ قَوَدٌ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے حضرت معاویہ کے لئے لکھا کہ میرے پاس ایک مجنون لایا گیا ہے جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت معاویہ نے ان کے لیے لکھا کہ اسے قید کر لو اور اس سے قصاص نہ لو کیونکہ جنون والے پر قصاص نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ فِي الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ إِذَا قَتَلَا رَجُلًا جَمِيعًا عَمْدًا إِنَّ عَلَى الْكَبِيرِ أَنْ يُقْتَلَ وَعَلَى الصَّغِيرِ نِصْفَ الدِّيَةِ

قَالَ مَالِكٌ وَكَذَلِكَ الْحُرُّ وَالْعَبْدُ يَقْتُلَانِ الْعَبْدَ فَيُقْتَلُ الْعَبْدُ وَيَكُونُ عَلَى الْحُرِّ نِصْفُ قِيمَتِهِ

امام مالک نے فرمایا کہ ایک بالغ اور ایک نابالغ نے مل کر جس کو عمداً قتل کیا تو بالغ سے قصاص لیا جائے گا اور نابالغ سے نصف دیت وصول کی جائے گی۔

امام مالک نے فرمایا کہ اسی طرح آزاد اور غلام نے ایک غلام کو قتل کر دیا تو غلام سے قصاص لیا جائے گا اور آزاد پر اس کی نصف قیمت واجب آئے گی۔

٤- بَابُ دِيَةِ الْخَطَإِ فِي الْقَتْلِ

قتل خطا کی دیت کا بیان

[٨٧٤] أثر- حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ أَجْرَى فَرَسًا عَلَى إِصْبَعِ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَنُزِيَ مِنْهَا فَمَاتَ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلَّذِي ادُّعِيَ عَلَيْهِمْ أَتَحْلِفُونَ بِاللَّهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا مَاتَ مِنْهَا؟ فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا. وَقَالَ لِلْآخَرِينَ أَتَحْلِفُونَ أَنْتُمْ؟ فَأَبَوْا. فَقَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِشَطْرِ الدِّيَةِ عَلَى السَّعْدِيِّينَ.

[۸۷۴] اثر- حدثنی یحییٰ، عن مالک، عن ابن شہاب، عن عراک بن مالک، وسلیمان بن یسار، ان رجلا من بنی سعد بن لیث اجری فرسا علی اصبع رجل من جہینۃ فنزی منہا فمات. فقال عمر بن الخطاب للذی ادعی علیہم اتحلفون باللہ خمسین یمینا ما مات منہا؟ فابوا وتحرجوا. وقال للاخرین اتحلفون انتم؟ فابوا. فقضی عمر بن الخطاب بشطر الدیۃ علی السعدیین.

عراک بن مالک اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ بنی سعد بن لیث کے ایک آدمی نے گھوڑا دوڑایا اور جہینہ کے ایک آدمی کی انگلی کچل دی جس سے اتنا خون بہا کہ وہ مر گیا' حضرت عمر نے مدّ عا علیہم سے فرمایا کہ کیا تم پچاس مرتبہ اللہ کی قسم کھاتے ہو کہ وہ انگلی کے باعث نہیں مرا؟ انہوں نے انکار کیا اور قسم کھانے سے رکے رہے۔ پھر دوسرے لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم قسم کھاتے ہو؟ انہوں نے بھی انکار کیا۔ حضرت عمر نے فیصلہ فرمایا کہ بنی سعد والے نصف دیت دیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَيْسَ الْعَمَلُ وَعَلَى هَذَا.

امام مالک نے فرمایا اور نہیں عمل اوپر اس کے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، وَرَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانُوا يَقُولُونَ دِيَةُ الْخَطَإِ عِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ ابْنَ لَبُونٍ ذَكَرًا، وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً.

ابن شہاب' سلیمان بن یسار اور ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن فرمایا کرتے تھے کہ قتل خطا کی دیت میں بیس ایک سالہ اونٹنیاں' بیس دو سالہ اونٹنیاں' بیس دو سالہ اونٹ' بیس تین سالہ اور بیس چار سالہ دیئے جاتے ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَا قَوَدَ بَيْنَ الصِّبْيَانِ، وَإِنَّ عَمْدَهُمْ خَطَأٌ مَا لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِمُ الْحُدُودُ وَيَبْلُغُوا الْحُلُمَ، وَإِنْ قَتَلَ الصَّبِيُّ لَا يَكُونُ إِلَّا خَطَأً وَذَلِكَ لَوْ أَنَّ صَبِيًّا، وَكَبِيرًا قَتَلَا رَجُلًا حُرًّا خَطَأً، كَانَ عَلَى عَاقِلَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ بچوں سے قصاص نہیں لیا جائے گا اگرچہ عمداً غلطی کی ہو جب تک ان پر حدود واجب نہ ہوں اور بالغ نہ ہو جائیں۔ اگر لڑکا نابالغ کسی کو قتل کر دے تو اسے قتل خطا شمار کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر ایک نابالغ لڑکا اور ایک بڑا آدمی مل کر کسی آزاد آدمی کو غلطی سے قتل کر دیں تو دونوں میں سے ہر ایک پر نصف دیت لازم آئے گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ قَتَلَ خَطَأً فَإِنَّمَا عَقْلُهُ مَالٌ لَا قَوَدَ فِيهِ، وَإِنَّمَا هُوَ كَغَيْرِهِ مِنْ مَالِهِ يُقْضَى بِهِ دَيْنُهُ، وَتَجُوزُ فِيهِ وَصِيَّتُهُ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ تَكُونُ الدِّيَةُ قَدْرَ

امام مالک نے فرمایا کہ جو غلطی سے قتل کر دیا جائے تو اس کی دیت مثل اس کے مال کے ہوگی اور اسی سے اس کا قرض ادا کیا جائے گا اور اسی سے اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔ اگر اس

Presented by www.ziaraat.com

ثُلُثِهٖ، ثُمَّ عَفَا عَنْ دِيَتِهٖ فَذٰلِكَ جَائِزٌ لَهٗ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُ ذٰلِكَ كَانَ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ اِذَا عُفِيَ عَنْهُ وَاُوْصِيَ بِهٖ

کے پاس اتنا مال ہو کہ دیت اس کا تہائی حصہ بنے، پھر اس کی دیت معاف کر دی جائے تو جائز ہے اور اگر دیت کے سوا اس کے پاس اور مال نہ ہو تو اس میں سے اس کے لیے تہائی جائز ہے جب کہ معاف کر دیا جائے اور اس کی وصیت کی ہو۔

۵- بَابُ عَقْلِ الْجِرَاحِ فِي الْخَطَإِ

غلطی سے کی زخمی کر دینے کی دیت

حَدَّثَنِي مَالِكٌ، اَنَّ الْاَمْرَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ عِنْدَهُمْ فِي الْخَطَإِ اَنَّهٗ لَا يُعْقَلُ حَتّٰى يَبْرَاَ الْمَجْرُوْحُ وَيَصِحَّ، وَاَنَّهٗ اِنْ كُسِرَ عَظْمٌ مِنَ الْاِنْسَانِ يَدٌ، اَوْ رِجْلٌ، اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْجَسَدِ خَطَاً فَبَرَاَ وَصَحَّ وَعَادَ لِهَيْئَتِهٖ فَلَيْسَ فِيْهِ عَقْلٌ، فَاِنْ نَقَصَ، اَوْ كَانَ فِيْهِ عَثَلٌ فَفِيْهِ مِنْ عَقْلِهٖ بِحِسَابِ مَا نَقَصَ مِنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلطی سے زخمی کرنے میں یہ بات لوگوں کے نزدیک متفقہ ہے کہ جب تک زخمی اچھا اور تندرست نہ ہو جائے دیت کا حکم نہیں ہوگا۔ اگر غلطی سے کسی انسان کی ہڈی ٹوٹ جائے یا ہاتھ پاؤں وغیرہ جسم کا کوئی حصہ۔ پھر وہ پہلے کی طرح درست ہو جائے تو اس کی دیت نہیں۔ اگر کوئی نقص رہ گیا تو نقص کے مطابق دیت ادا کی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْعَظْمُ مِمَّا جَاءَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَقْلٌ مُسَمًّى فَبِحِسَابِ مَا فَرَضَ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا كَانَ مِمَّا لَمْ يَاْتِ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَقْلٌ مُسَمًّى، وَلَمْ تَمْضِ فِيْهِ سُنَّةٌ، وَلَا عَقْلٌ مُسَمًّى، فَاِنَّهٗ يُجْتَهَدُ فِيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر ایسی ہڈی کی بات ہو جس کی نبی کریم ﷺ نے دیت دلائی ہو تو اس کی اسی حساب سے دلائی جائے جو نبی کریم ﷺ نے دلائی اور جو دیت سنت سے ثابت نہ ہو تو وہ اجتہاد سے دلائی جائے گی۔

فَقَالَ مَالِكٌ وَلَيْسَ فِي الْجِرَاحِ فِي الْجَسَدِ اِذَا كَانَتْ خَطَاً عَقْلٌ اِذَا بَرِئَ الْجُرْحُ وَعَادَ لِهَيْئَتِهٖ، فَاِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ عَثَلٌ، اَوْ شَيْنٌ، فَاِنَّهٗ يُجْتَهَدُ فِيْهِ اِلَّا الْجَائِفَةَ فَاِنَّ فِيْهَا ثُلُثَ دِيَةِ النَّفْسِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جسم کے اس زخم کی دیت نہیں ہے جو مندمل ہو کر پہلی حالت پر آ جائے۔ اگر کوئی دھبہ یا عیب باقی رہ جائے تو اس کے مطابق اجتہاد سے دیت دلائی جائے گی ماسوائے جائفہ کے کہ اس میں جان کی تہائی دیت ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَيْسَ فِيْ مُنْقِلَةِ الْجَسَدِ عَقْلٌ وَهِيَ مِثْلُ مُوْضِحَةِ الْجَسَدِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جس زخم میں ہڈی اپنے مقام سے ہٹ جائے اس میں موضحہ جسد کی طرح دیت نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الطَّبِيْبَ اِذَا خَتَنَ فَقَطَعَ الْحَشَفَةَ اَنَّ عَلَيْهِ الْعَقْلَ، وَاَنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْخَطَإِ الَّذِيْ تَحْمِلُهُ الْعَاقِلَةُ، وَاَنَّ كُلَّ مَا اَخْطَاَ بِهِ الطَّبِيْبُ، اَوْ تَعَدّٰى اِذَا لَمْ يَتَعَمَّدْ ذٰلِكَ فَفِيْهِ الْعَقْلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ طبیب جب ختنہ کرے اور حشفہ کاٹ دے تو اس پر دیت ہے اور یہ غلطی عاقلہ کی حاملہ ہے اور طبیب سے جو غلطی یا زیادتی ہو جائے جب کہ وہ عمداً نہ ہو تو اس میں دیت ہے۔

۶- بَابُ عَقْلِ الْمَرْاَةِ

عورت کی دیت کا بیان

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ تُعَاقِلُ الْمَرْاَةُ الرَّجُلَ اِلٰى ثُلُثِ الدِّيَةِ اُصْبُعُهَا كَاُصْبُعِهٖ، وَسِنُّهَا

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے: عورت اور مرد کا معاملہ تہائی دیت تک ایک جیسا ہے۔ عورت کی انگلی مرد کی انگلی کی طرح۔ دانت دانت کی طرح۔

Presented by www.ziaraat.com

كَسِنِّهِ ' وَمُوْضِحَتُهَا كَمُوْضِحَتِهِ ' وَمُنَقِّلَتُهَا كَمُنَقِّلَتِهِ.

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمَرْأَةِ إِنَّهَا تُعَاقِلُ الرَّجُلَ إِلَى ثُلُثِ دِيَةِ الرَّجُلِ فَإِذَا بَلَغَتْ ثُلُثَ دِيَةِ الرَّجُلِ كَانَتْ إِلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ.

موضحہ موضحے کی طرح اور منقلہ منقلے کی طرح۔

[illegible] عورت کی دیت [illegible] مرد کی دیت کا نصف رہے گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ أَنَّهَا تُعَاقِلُهُ فِي الْمُوْضِحَةِ وَالْمُنَقِّلَةِ وَمَا دُوْنَ الْمَأْمُوْمَةِ ' وَالْجَائِفَةِ ' وَأَشْبَاهِهِمَا مِمَّا يَكُوْنُ فِيْهِ ثُلُثُ الدِّيَةِ فَصَاعِدًا ' فَإِذَا بَلَغَتْ ذٰلِكَ كَانَ عَقْلُهَا فِي ذٰلِكَ عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ.

امام مالک نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ موضحہ اور منقلہ میں دونوں کی دیت برابر رہے گی اور اس کے علاوہ مامومہ اور جائفہ وغیرہ جن میں تہائی دیت ہوتی ہے' جب یہاں تک بات پہنچے گی تو عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہوگی۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَصَابَ امْرَأَتَهُ بِجُرْحٍ أَنَّ عَلَيْهِ عَقْلَ ذٰلِكَ الْجُرْحِ وَلَا يُقَادُ مِنْهُ.

امام مالک نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد جب عورت کو زخمی کرے تو اس سے زخم کی دیت لی جائے گی اور قصاص نہیں لیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْخَطَإِ أَنْ يَضْرِبَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَيُصِيْبَهَا مِنْ ضَرْبِهِ مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ كَمَا يَضْرِبُهَا بِسَوْطٍ فَيَفْقَأَ عَيْنَهَا. وَنَحْوَ ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ غیر ارادی کے بارے میں ہے کہ مرد نے کسی عورت کو بغیر ارادے کے مارا کہ اس نے کوڑا مارا اور اس کی آنکھ میں جا لگا' وغیرہ۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْمَرْأَةِ يَكُوْنُ لَهَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ مِنْ غَيْرِ عَصَبَتِهَا وَلَا قَوْمِهَا ' فَلَيْسَ عَلَى زَوْجِهَا إِذَا كَانَ مِنْ قَبِيْلَةٍ أُخْرَى مِنْ عَقْلِ جِنَايَتِهَا شَيْءٌ ' وَلَا عَلَى وَلَدِهَا إِذَا كَانُوْا مِنْ غَيْرِ قَوْمِهَا ' وَلَا عَلَى إِخْوَتِهَا مِنْ أُمِّهَا إِذَا كَانُوْا مِنْ غَيْرِ عَصَبَتِهَا ' وَلَا قَوْمِهَا فَهٰؤُلَاءِ أَحَقُّ بِمِيْرَاثِهَا ' وَالْعَصَبَةُ عَلَيْهِمُ الْعَقْلُ مُنْذُ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَوْمِ ' وَكَذٰلِكَ مَوَالِي الْمَرْأَةِ مِيْرَاثُهُمْ لِوَلَدِ الْمَرْأَةِ ' وَإِنْ كَانُوْا مِنْ غَيْرِ قَبِيْلَتِهَا ' وَعَقْلُ جِنَايَةِ الْمَوَالِي عَلَى قَبِيْلَتِهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند یا لڑکا اس کی قوم سے نہ ہو' بلکہ دوسرے قبیلے سے ہو تو خیانت کی دیت میں خاوند یا لڑکے پر کچھ نہیں آئے گا اور نہ اخیافی بھائی پر جب کہ وہ دوسری قوم سے ہو حالانکہ وہ اس کی میراث کے حق دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس سے آج تک دیت عصبہ پر رہی ہے اور اسی طرح عورت کے موالی پر۔ ان کی میراث عورت کے لڑکے کی ہو گی خواہ وہ عورت کے قبیلے سے دوسرے کا ہو اور جنایت کی دیت اس کے قبیلے کے موالی پر ہوگی۔

۷- بَابُ عَقْلِ الْجَنِيْنِ

پیٹ کے بچے کی دیت

۶۵۸- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ' أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری کو پتھر مارے تو ایک کا حمل گر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے

Presented by www.ziaraat.com

الْأُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا ' فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ. صحیح البخاری (۵۷۵۹) صحیح مسلم (۴۳۶۵)

دیت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا۔

۶۵۹- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ ' فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَا لَا شَرِبَ ' وَلَا اَكَلَ ' وَلَا نَطَقَ ' وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ.

صحیح البخاری (۵۷۵۸) صحیح مسلم (۴۳۶۵)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بچے کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس کو قتل کر دیا گیا ہو' دیت میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا کہ میں تاوان کس طرح دوں جبکہ بچے نے کھایا نہ پیا اور وہ بولا نہ رویا۔ اور ایسی ہی بے کار بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الْغُرَّةُ تُقَوَّمُ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا ' اَوْ سِتِّمِائَةِ دِرْهَمٍ ' وَدِيَةُ الْمَرْاَةِ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ ' اَوْ سِتَّةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ.

ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن فرمایا کرتے کہ غلام یا لونڈی کی قیمت پچاس دینار یا چھ سو درہم ہو اور آزاد مسلمان عورت کی دیت پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم ہو (یہ اس وقت کے حساب سے اجتہادی فتویٰ ہے)۔

قَالَ مَالِكٌ فَدِيَةُ جَنِيْنِ الْحُرَّةِ عُشْرُ دِيَتِهَا ' وَالْعُشْرُ خَمْسُوْنَ دِيْنَارًا ' اَوْ سِتِّمِائَةِ دِرْهَمٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ پیٹ کے بچے کا فدیہ آزاد عورت کی دیت کا دسواں حصہ ہے یعنی پچاس دینار یا چھ سو درہم۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يُخَالِفُ فِيْهِ اَنَّ الْجَنِيْنَ لَا تَكُوْنُ فِيْهِ الْغُرَّةُ حَتّٰى يُزَايِلَ بَطْنَ اُمِّهٖ وَيَسْقُطَ مِنْ بَطْنِهَا مَيِّتًا.

امام مالک نے فرمایا کہ پیٹ کے بچے کے متعلق میں نے کسی کو اختلاف کرتے ہوئے نہیں سنا کہ اس کا تاوان نہ ہو جب کہ وہ والدہ کے پیٹ میں مر جائے اور پیٹ سے مرا ہوا ساقط ہو۔

قَالَ مَالِكٌ وَسَمِعْتُ اَنَّهٗ اِذَا خَرَجَ الْجَنِيْنُ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ حَيًّا ' ثُمَّ مَاتَ اَنَّ فِيْهِ الدِّيَةَ كَامِلَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ میں نے یہ سنا ہے کہ جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے زندہ پیدا ہو کر مرے تو اس کی پوری دیت لازم آئے گی۔

قَالَ مَالِكٌ وَلَا حَيَاةَ لِلْجَنِيْنِ اِلَّا بِالْاِسْتِهْلَالِ ' فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ ' فَاسْتَهَلَّ ' ثُمَّ مَاتَ فَفِيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ' وَنَرٰى اَنَّ فِيْ جَنِيْنِ الْاَمَةِ عُشْرَ ثَمَنِ اُمِّهٖ.

امام مالک نے فرمایا کہ بچے کی زندگی کا اس کے رونے سے پتہ لگے گا۔ جب اپنی ماں کے پیٹ سے خارج ہو کر روئے' پھر مر جائے تو اس کی دیت پوری ہے اور لونڈی کے بچے کی دیت اس کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاِذَا قَتَلَتِ الْمَرْاَةُ رَجُلًا ' اَوِ امْرَاَةً عَمَدًا وَالَّتِيْ قَتَلَتْ حَامِلٌ لَمْ يُقْتَدْ مِنْهَا حَتّٰى تَضَعَ حَمْلَهَا ' وَاِنْ قُتِلَتِ الْمَرْاَةُ وَهِيَ حَامِلٌ عَمَدًا اَوْ خَطَاً ' فَلَيْسَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهَا فِيْ جَنِيْنِهَا شَيْءٌ ' فَاِنْ قُتِلَتْ

امام مالک نے فرمایا کہ جب کوئی عورت کسی مرد یا عورت کو دانستہ قتل کر دے اور جس نے قتل کیا وہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ اگر حاملہ عورت کو کسی نے دانستہ یا نادانستہ قتل کر دیا تو قاتل پر بچے کی کوئی دیت نہیں ہے' اگر اسے

Presented by www.ziaraat.com

عَمَدًا قُتِلَ الَّذِیْ قَتَلَهَا ' وَلَیْسَ فِیْ جَنِیْنِهَا دِیَةٌ وَاِنْ قُتِلَتْ خَطَأً فَعَلَی عَاقِلَةِ قَاتِلِهَا دِیَتُهَا ' وَلَیْسَ فِیْ جَنِیْنِهَا دِیَةٌ.

دانستہ قتل کیا ہے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور بچے کی دیت نہیں ہو گی اور اگر اس نے قتل کیا ہے تو قاتل کے عاقلہ پر اس کی دیت ہو گی اور بچے کی دیت نہیں ہو گی۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ یَحْیٰی اَنَّهٗ سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ جَنِیْنِ الْیَهُوْدِیَّةِ ' وَالنَّصْرَانِیَّةِ یَطْرَحُ فَقَالَ اُرٰی اَنَّ فِیْهِ عُشْرَ دِیَةِ اُمِّهٖ.

امام مالک سے یحییٰ نے روایت کی کہ ان سے یہودیہ اور نصرانیہ کے بچے کے متعلق پوچھا گیا جس کو مار کر نکال دیا گیا تو فرمایا اس میں والدہ کی دیت کا دسواں حصہ ہے۔

۸- بَابُ مَا فِیْهِ الدِّیَةُ كَامِلَةً

جس پر پوری دیت لازم آتی ہے

حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ' اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ فِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَةُ كَامِلَةً ' فَاِذَا قُطِعَتِ السُّفْلٰی فَفِیْهَا ثُلُثَا الدِّیَةِ.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیّب فرمایا کرتے: دونوں ہونٹوں میں پوری دیت ہے اور جب نیچے کا ہونٹ کاٹ دیا جائے تو دیت کا تہائی ہے۔

حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ الْاَعْوَرِ یُفْقَاُ عَیْنَ الصَّحِیْحِ ' فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ اِنْ اَحَبَّ الصَّحِیْحُ اَنْ یَسْتَقِیْدَ مِنْهُ فَلَهُ الْقَوَدُ ' وَاِنْ اَحَبَّ فَلَهُ الدِّیَةُ اَلْفُ دِیْنَارٍ ' اَوِ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ.

ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ کانا اگر صحیح سالم آدمی کی آنکھ پھوڑ دے؟ ابن شہاب نے فرمایا کہ صحیح آدمی اگر قصاص چاہے تو اس کی آنکھ پھوڑ دے اور چاہے تو دیت کے ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم وصول کرے۔

وَحَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ فِیْ كُلِّ زَوْجٍ مِنَ الْاِنْسَانِ الدِّیَةَ كَامِلَةً ' وَاِنَّ فِی اللِّسَانِ الدِّیَةَ كَامِلَةً ' وَاَنَّ فِی الْاُذُنَیْنِ اِذَا ذَهَبَ سَمْعُهُمَا الدِّیَةَ كَامِلَةً اَصْطُلِمَتَا ' اَوْ لَمْ تُصْطَلَمَا ' وَفِیْ ذَكَرِ الرَّجُلِ الدِّیَةُ كَامِلَةً ' وَفِی الْاُنْثَیَیْنِ الدِّیَةُ كَامِلَةً.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ جسم انسانی کی ڈبل چیزوں میں پوری دیت ہے' زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں کانوں میں پوری دیت ہے جب کہ دونوں کی سماعت جاتی رہے خواہ کانوں کو کاٹے یا نہ کاٹے عضو مخصوص کی پوری دیت ہے اور دونوں خصیوں کی پوری دیت ہے۔

وَحَدَّثَنِیْ یَحْیٰی ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ فِیْ ثَدْیَیِ الْمَرْاَةِ الدِّیَةَ كَامِلَةً.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عورت کے دونوں پستانوں کی پوری دیت ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَاَخَفُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ الْحَاجِبَانِ ' وَثَدْیَا الرَّجُلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ میرے نزدیک دونوں ابروؤں اور مرد کے پستانوں میں تخفیف ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اُصِیْبَ مِنْ اَطْرَافِهٖ اَكْثَرُ مِنْ دِیَتِهٖ فَذٰلِكَ لَهٗ اِذَا اُصِیْبَتْ یَدَاهُ ' وَرِجْلَاهُ ' وَعَیْنَاهُ ' فَلَهٗ ثَلَاثُ دِیَاتٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ آدمی کو جب مختلف تکلیفیں پہنچائی گئیں تو دیت میں اضافہ ہو گا مثلاً دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹے گئے اور دونوں آنکھیں نکالی گئیں تو اس کی تین دیت ہوں گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِیْ عَیْنِ الْاَعْوَرِ الصَّحِیْحَةِ اِذَا فُقِئَتْ خَطَأً اِنَّ فِیْهَا الدِّیَةَ كَامِلَةً.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی نے دانستہ کانے کی صحیح آنکھ پھوڑ ڈالی تو اس کی پوری دیت ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

۹- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَقْلِ الْعَيْنِ

اس آنکھ کی دیت جو قائم رہی مگر

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ اِذَا طُفِئَتْ مِائَةُ دِيْنَارٍ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ جب آنکھ قائم رہے اور بینائی جاتی رہے تو سو دینار دینے ہوں گے۔

قَالَ يَحْيٰى وَسُئِلَ مَالِكٌ عَنْ شَتْرِ الْعَيْنِ وَحِجَاجِ الْعَيْنِ فَقَالَ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا الْاِجْتِهَادُ اِلَّا اَنْ يَنْقُصَ بَصَرُ الْعَيْنِ، فَيَكُوْنُ لَهٗ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ.

امام مالک سے آنکھ کے پپوٹے اور آنکھ کے گرد والی ہڈی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس میں اجتہاد ہی کیا جائے گا مگر جب کہ آنکھ کی بینائی گھٹ جائے تو جتنی بینائی گھٹی ہے اس کے لحاظ سے تاوان ہوگا۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ الْعَوْرَاءِ اِذَا طَفِئَتْ، وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا قُطِعَتْ اِنَّهٗ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا الْاِجْتِهَادُ، وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ عَقْلٌ مُسَمًّى.

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک حکم ہے کہ کانی آنکھ پھوڑ دی یا شل ہاتھ کو کاٹ دیا تو ان کے بارے میں اجتہاد ہی کیا جائے گا کیونکہ ان کی مقررہ دیت نہیں ہے۔

۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَقْلِ الشِّجَاجِ

زخموں کی دیت کا بیان

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرُ اَنَّ الْمُوْضِحَةَ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوْضِحَةِ فِي الرَّاْسِ اِلَّا اَنْ تَعِيْبَ الْوَجْهَ فَيُزَادُ فِيْ عَقْلِهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَقْلِ نِصْفِ الْمُوْضِحَةِ فِي الرَّاْسِ فَيَكُوْنُ فِيْهَا خَمْسَةٌ وَسَبْعُوْنَ دِيْنَارًا.

یحییٰ بن سعید نے سلیمان بن یسار کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ چہرے کا موضحہ سر کے موضحہ کی طرح ہے مگر جب چہرے میں عیب پیدا ہو جائے تو دیت بڑھا دی جائے گی یعنی اس کے اور سر کے موضحہ کے درمیان نصف دیت گویا پچھتر دینار۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ فِي الْمُنْقِلَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ فَرِيْضَةً.

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ منقلہ میں پندرہ اونٹ ہیں۔

قَالَ وَالْمُنْقِلَةُ الَّتِيْ يَطِيْرُ فِرَاشُهَا مِنَ الْعَظْمِ، وَلَا تَخْرِقُ اِلَى الدِّمَاغِ، وَهِيَ تَكُوْنُ فِي الرَّاْسِ وَفِي الْوَجْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ منقلہ اس چوٹ کو کہتے ہیں جس میں ہڈی اپنے مقام سے ہٹ جائے لیکن دماغ تک نہ پہنچے اور یہ چوٹ سر اور چہرے میں ہوتی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ الْمَاْمُوْمَةَ وَالْجَائِفَةَ لَيْسَ فِيْهِمَا قَوَدٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ حکم ہمارے نزدیک متفق ہے کہ مامومہ اور جائفہ میں قصاص نہیں ہے۔

وَقَدْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَيْسَ فِي الْمَاْمُوْمَةِ قَوَدٌ.

اسی طرح ابن شہاب نے فرمایا ہے کہ مامومہ میں قصاص نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْمَاْمُوْمَةُ مَا خَرَقَ الْعَظْمَ اِلَى

امام مالک نے فرمایا: مامومہ وہ چوٹ ہے جو ہڈی کو توڑ کر

Presented by www.ziaraat.com

الدِّمَاغ ' وَلَا تَكُوْنُ الْمَأْمُوْمَةُ اِلَّا فِي الرَّأْسِ. وَمَا يَصِلُ [illegible]

[illegible]

قَالَ مَالِكٌ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهُ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ مِنَ الشِّجَاجِ عَقْلٌ حَتّٰى تَبْلُغَ الْمُوْضِحَةُ ' وَاِنَّمَا الْعَقْلُ فِي الْمُوْضِحَةِ فَمَا فَوْقَهَا وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْتَهٰى اِلَى الْمُوْضِحَةِ فِي كِتَابِهِ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ' فَجَعَلَ فِيْهَا خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ ' وَلَمْ تَقْضِ الْاَئِمَّةُ فِي الْقَدِيْمِ ' وَلَا فِي الْحَدِيْثِ فِيْمَا دُوْنَ الْمُوْضِحَةِ بِعَقْلٍ.

دماغ تک پہنچ جائے۔ مامومہ چوٹ صرف سر میں ہوتی ہے اور [illegible] پہنچتی [illegible]

امام مالک نے فرمایا [illegible] کہ موضحہ سے کم زخم میں دیت نہیں ہے جب تک وہ موضحہ کو نہ پہنچ جائے۔ دیت موضحہ میں ہے یا اس سے اوپر جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے موضحہ کو اپنے اس گرامی نامہ میں حد قرار دیا جو حضرت عمرو بن حزم کے لئے لکھا تھا اور اس میں پانچ اونٹ مقرر فرمائے تھے کسی گزشتہ یا موجودہ امام نے بھی موضحہ سے کم میں دیت کا فیصلہ نہیں کیا۔

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' اَنَّهُ قَالَ كُلُّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ فَفِيْهَا ثُلُثُ عَقْلِ ذٰلِكَ الْعُضْوِ. حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ كَانَ ابْنُ شِهَابٍ لَا يَرٰى ذٰلِكَ ' وَاَنَا لَا اَرٰى فِيْ نَافِذَةٍ فِيْ عُضْوٍ مِّنَ الْاَعْضَاءِ فِي الْجَسَدِ اَمْرًا مُجْتَمَعًا عَلَيْهِ ' وَلٰكِنِّيْ اَرٰى فِيْهَا الْاِجْتِهَادَ يَجْتَهِدُ الْاِمَامُ فِيْ ذٰلِكَ ' وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ اَمْرٌ مُجْتَمَعٌ عَلَيْهِ عِنْدَنَا.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ ہر وہ زخم جو کسی عضو میں پار ہو جائے تو اس کی دیت اس عضو کی تہائی ہوگی۔ ابن شہاب کی یہ رائے نہیں ہے اور میرے خیال میں جسم کے کسی عضو میں پار ہونے والے زخم کی کوئی متفقہ دیت نہیں ہے بلکہ اجتہاد کیا جائے گا یعنی امام اس میں اجتہاد کرے گا اور ہمارے نزدیک اس بارے میں کوئی متفقہ حکم نہیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ الْمَأْمُوْمَةَ ' وَالْمُنَقِّلَةَ ' وَالْمُوْضِحَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ ' فَمَا كَانَ فِي الْجَسَدِ مِنْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْهِ اِلَّا الْاِجْتِهَادُ.

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ مامومہ ' منقلہ اور موضحہ صرف چہرے اور سر میں ہوتا ہے۔ اگر ان میں کوئی زخم جسم میں ہو تو اس کے متعلق اجتہاد ہی کیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فَلَا اَرَى اللَّحْيَ الْاَسْفَلَ ' وَالْاَنْفَ مِنَ الرَّأْسِ فِيْ جِرَاحِهِمَا لِاَنَّهُمَا عَظْمَانِ مُنْفَرِدَانِ ' وَالرَّأْسُ بَعْدُهُمَا عَظْمٌ وَاحِدٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ زخموں کے سلسلے میں نیچے کا جبڑا اور ناک سر میں شامل نہیں ہیں۔ یہ دونوں علیحدہ ہڈیاں ہیں اور سر ان سے علیحدہ ایک ہڈی ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَقَادَ مِنَ الْمُنَقِّلَةِ.

ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے منقلہ میں قصاص لیا۔

۱۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَقْلِ الْاَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ كَمْ فِيْ اِصْبَعِ الْمَرْاَةِ؟ فَقَالَ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ. فَقُلْتُ كَمْ فِيْ اِصْبَعَيْنِ؟ قَالَ عِشْرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ ' فَقُلْتُ كَمْ فِيْ ثَلَاثٍ؟ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ. فَقُلْتُ كَمْ فِيْ اَرْبَعٍ؟

ربیعہ ابو بن عبدالرحمٰن نے سعید بن مسیّب سے پوچھا کہ عورت کی انگلی میں کتنی دیت ہے؟ فرمایا کہ دس اونٹ۔ میں نے پوچھا کہ دو انگلیوں میں؟ فرمایا کہ بیس اونٹ۔ میں نے پوچھا کہ تین میں؟ فرمایا کہ تیس اونٹ۔ میں نے کہا کہ چار میں؟ فرمایا کہ بیس اونٹ۔ میں عرض گزار ہوا کہ جب زخم بڑھا' تکلیف میں

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ عِشْرُوْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَقُلْتُ حِيْنَ عَظُمَ جُرْحُهَا اضافہ ہوا تو دیت گھٹ گئی؟ سعید نے فرمایا کہ کیا تم عراقی ہو؟
[illegible]
[illegible]
سَعِيْدٌ هِيَ السُّنَّةُ يَا ابْنَ اَخِي

ف۔ حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کا حضرت سعید بن مسیب سے پوچھنا اور ان کا بتانا کہ دو انگلیوں کی دیت تیس اونٹ، تین کی تیس اور چار کی بیس اونٹ ہیں۔ اس پر حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کا تعجب کرنا اصول درایت کے عین مطابق ہے کیونکہ صورتِ حال اگر یہی ہو تو چار انگلیوں کی صورت میں مدعی چار انگلیاں بتا کر کیوں بیس اونٹ لے؟

وہ کیوں نہ تین انگلیوں کا مقدمہ دائر کرے کہ کم از کم تیس اونٹوں کا حق دار تو بنے گا۔ نیز اس سے اسلام کے اصول انصاف پر حرف آتا ہے کہ نقصان زیادہ ہوا تو دیت کس وجہ سے گھٹ گئی؟ اس کا یقیناً کوئی معقول جواب نہیں دیا جا سکتا ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے تو فرمایا ہے: ''وفی کل اصبع من اصابع الید والرجل عشر من الابل'' (نسائی، دارمی) یعنی ہاتھ اور پیر کی ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔ نیز فرمایا ہے کہ'' اصابع الیدین والرجلین سواء'' (ترمذی، ابوداؤد) ——— یعنی دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کی انگلیاں (دیت میں) ایک جیسی ہیں۔ حضرت سعید بن مسیب کے بموجب چار میں سے باقی دو انگلیاں اچھی برابر ہوئیں کہ ان کی دیت ندارد ہوگئی۔ حضرت سعید بن مسیب کو ایسی کوئی روایت پہنچی ہوگی جس کے مطابق انہوں نے سائل کو جواب دیا لیکن یہ فیصلہ صرف عقلی لحاظ ہی سے نہیں بلکہ قرآن وحدیث کی تعلیمات اور اسلام کے اصول انصاف کے مطابق نظر نہیں آتا تھا۔ اسی لیے حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن اس پر چونکے اور اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے برملا عرض گزار ہوئے کہ جب نقصان بڑھ گیا تو دیت کس وجہ سے گھٹ گئی؟

یقیناً شریعت مطہرہ کے اندر ایسی کوئی نظیر نہیں ہوگی کہ نقصان بڑھنے پر دیت گھٹ جائے۔ یہ اصول درایت کے مطابق اظہار حیرت ہے حدیث پر عقلی اعتراض نہیں۔ ان کی حیرت اس بات پر ہے کہ اسلام کا اصول انصاف یہ نہیں ہے جو بتایا جا رہا ہے۔ اس بحث سے ہر صاحب علم ودانش کے سامنے دو نظریے اور انداز فکر آتے ہیں جو ذرا تفصیل طلب ہیں۔

پہلا نظریہ یہ ہے کہ ہر حدیث پر عمل کیا جائے اور حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ قطعاً ناممکن ہے کیونکہ بعض ایسے بھی موضوعات ہیں جن کے متعلق متضاد اور مختلف روایات موجود ہیں جیسے مس ذکر اور آگ پر پکائی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ دوسرا نظریہ یہ سامنے آیا کہ کسی ایک موضوع سے متعلق جملہ روایات کو سامنے رکھ کر انہیں قرآن کریم پر پیش کیا جائے اور انہیں قرآن مجید سے مطابقت، راویوں کی جلالت، روایات کی کثرت، اسناد کی صحت اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ امور کے لحاظ سے دیکھیں کہ کس روایت پر عمل کیا جائے اور کس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ فقہ اسی کو کہتے ہیں اور اسی دوسرے نظریہ کی تعریف کرتے ہوئے حبیب پروردگار نے فرمایا ہے:

ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین. اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے فقہ (دین کی سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔

اگر پروردگار عالم کی عطا فرمائی ہوئی یہ بھلائی کسی کو مذموم اور قبیح نظر آتی ہے اور مبتدعین زمانہ ایسے حضرات کو دائرہ ایمان سے خارج بتانے پر مصر ہیں تو انہیں کسی روحانی ڈاکٹر سے اپنا معائنہ کروانا چاہیے کہ وہ عقل کے دشمن ہونے کے ساتھ کہیں اسلام دشمنی کے مرض میں تو مبتلا نہیں؟

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِيْ اَصَابِعِ الْكَفِّ اِذَا [illegible] فَعَلَيْهِ [illegible] مِنْ عُقُوْلِ الْكَفِّ، خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ وَ كُلُّ اُصْبَعٍ عَشَرَةٌ مِنَ الْاِبِلِ.

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک حکم ہے کہ ہتھیلی کی تمام [illegible] اگر کسی نے [illegible] یا ہاتھ [illegible] کاٹ دیا تو اس پر ہتھیلی کی دیت کے برابر ہے یعنی پچاس اونٹ ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ۔

قَالَ مَالِكٌ وَحِسَابُ الْاَصَابِعِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا، وَثُلُثُ دِيْنَارٍ فِيْ كُلِّ اَنْمُلَةٍ، وَهِيَ مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُ فَرَائِضَ، وَثُلُثُ فَرِيْضَةٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ انگلی کا حساب تینتیس اور ایک تہائی دینار ہے ہر پورے کے بدلے میں اور یہ اونٹوں کے حساب سے تین اور ایک تہائی اونٹ ہیں۔

۱۲- بَابُ جَامِعِ عَقْلِ الْاَسْنَانِ

دانتوں کی دیت

[۸۷۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِي الضِّرْسِ بِجَمَلٍ، وَفِي التَّرْقُوَةِ بِجَمَلٍ، وَفِي الضِّلْعِ بِجَمَلٍ.

اسلم مولیٰ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے داڑھ میں ایک اونٹ کا فیصلہ کیا اور ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ کا اور پہلو کی ہڈی میں ایک اونٹ کا۔

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْاَضْرَاسِ بِبَعِيْرٍ بَعِيْرٍ، وَقَضٰى مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ فِي الْاَضْرَاسِ بِخَمْسَةِ اَبْعِرَةٍ خَمْسَةِ اَبْعِرَةٍ.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر نے داڑھوں میں ایک ایک اونٹ کا فیصلہ کیا اور حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے داڑھوں میں پانچ پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَالدِّيَةُ تَنْقُصُ فِيْ قَضَاءِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَتَزِيْدُ فِيْ قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ، فَلَوْ كُنْتُ اَنَا لَجَعَلْتُ فِي الْاَضْرَاسِ بَعِيْرَيْنِ بَعِيْرَيْنِ. فَتِلْكَ الدِّيَةُ سَوَاءٌ وَكُلُّ مُجْتَهِدٍ مَاْجُوْرٌ.

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے میں دیت گھٹ گئی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلے میں بڑھ گئی۔ اگر میں ہوتا تو داڑھوں میں دو دو اونٹ دلاتا کہ دیت برابر ہو جاتی اور اجر ہر مجتہد کو ملتا ہے۔

وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اُصِيْبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَفِيْهَا عَقْلُهَا تَامًّا، فَاِنْ طُرِحَتْ بَعْدَ اَنْ تَسْوَدَّ فَفِيْهَا عَقْلُهَا اَيْضًا تَامًّا.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب دانت کو زخم پہنچے اور وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت پوری ہے اور کالا ہو کر گر جائے تب بھی دیت پوری لازم آئے گی۔

۱۳- بَابُ الْعَمَلِ فِيْ عَقْلِ الْاَسْنَانِ

دانتوں کی دیت کا طریقہ

[۸۷۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ ابْنِ طَرِيْفٍ الْمُرِّيِّ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بَعَثَهٗ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

ابوغطفان بن طریف مری کو مروان بن حکم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں داڑھ کی دیت پوچھنے کے لیے بھیجا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ اس

Presented by www.ziaraat.com

عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا فِي الضِّرْسِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ [illegible] فَقَالَ اجْعَلْ مُقَدَّمَ الْفَمِ مِثْلَ الْأَضْرَاسِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ لَوْ لَمْ تَعْتَبِرْ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْأَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ.

میں پانچ اونٹ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مروان نے مجھے پھر [illegible] عباس سے فرمایا کہ تم نے اسے انگلیوں پر قیاس کیوں نہ کیا ان کی دیت برابر ہے۔

وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الْأَسْنَانِ فِي الْعَقْلِ، وَلَا يُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر دیت میں دانتوں کو برابر رکھتے تھے اور ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیا کرتے تھے۔

٦٦٠- قَالَ مَالِكٌ وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ مُقَدَّمَ الْفَمِ وَالْأَضْرَاسِ وَالْأَنْيَابِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَالضِّرْسُ سِنٌّ مِنَ الْأَسْنَانِ لَا يُفَضَّلُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ.

سنن نسائی (٤٨٥٦) سنن ابن ماجہ (٢٦٥١)

امام مالک نے فرمایا کہ سامنے کے دانت، داڑھیں اور کیلے دیت میں سب برابر ہیں اور یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور داڑھ بھی دانتوں میں شمار ہے۔ لہٰذا ایک کو دوسرے پر برتری نہیں ہوگی۔ ف

ف: انسان کے سارے دانتوں کا دیت کے لحاظ سے ایک جیسا حکم ہے۔ حدیث پاک ہے "وفی السن خمس من الابل" (نسائی، دارمی) اور ہر دانت کی دیت کے پانچ اونٹ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے: "الاصابع سواء والاسنان سواء الثنية والضراس سواء" (ابوداؤد) یعنی سب انگلیاں برابر ہیں، سب دانت برابر ہیں اور دیت میں سامنے والے دانتوں اور داڑھوں کا ایک جیسا حکم ہے لہٰذا کوئی دانت توڑے یا داڑھ، ہر صورت میں پانچ اونٹ لازم آتے ہیں اور زیادہ دانت توڑے تو پانچ اونٹ فی دانت کے حساب سے ادا کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

١٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ جِرَاحِ الْعَبْدِ

غلام کے زخموں کی دیت کا بیان

وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَا يَقُولَانِ فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار دونوں فرمایا کرتے کہ غلام کے موضحہ میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَانَ يَقْضِي فِي الْعَبْدِ يُصَابُ بِالْجِرَاحِ أَنَّ عَلٰى مَنْ جَرَحَهُ قَدْرَ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ مروان بن حکم فیصلہ کیا کرتے کہ اس کو زخمی کرنے کے باعث غلام کی قیمت میں جو کمی آئی اس کے برابر دیت ادا کی جائے۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ نِصْفَ عُشْرِ ثَمَنِهِ، وَفِي مُنَقِّلَتِهِ الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ مِنْ ثَمَنِهِ، وَفِي مَأْمُومَتِهِ وَجَائِفَتِهِ، فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثُلُثُ ثَمَنِهِ، وَفِيمَا سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ الْأَرْبَعِ مِمَّا يُصَابُ بِهِ الْعَبْدُ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهِ، يُنْظَرُ فِي ذٰلِكَ

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ غلام کا موضحہ اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے اور منقلہ میں دسواں اور بیسواں حصہ اس کی قیمت کا اور مامومہ اور جائفہ ہر ایک میں اس کی تہائی قیمت اور ان چاروں کے سوا اگر غلام کو کسی اور قسم کی ضرب لگائی تو قیمت کی کمی کے مطابق یعنی تندرست ہونے کے

Presented by www.ziaraat.com

بَعْدَ مَا يَصِحُّ الْعَبْدُ وَيَبْرَأُ ' كَمْ بَيْنَ قِيمَةِ الْعَبْدِ بَعْدَ أَنْ
[illegible]

قَالَ مَالِكٌ فِي الْعَبْدِ إِذَا كُسِرَتْ يَدُهُ ' أَوْ رِجْلُهُ ' ثُمَّ صَحَّ كَسْرُهُ ' فَلَيْسَ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ ' فَإِنْ أَصَابَ كَسْرَهُ ذٰلِكَ نَقْصٌ ' أَوْ عَثَلٌ كَانَ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ قَدْرُ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ.

بعد دیکھا جائے گا کہ زخم کے باعث غلام کی قیمت میں کتنی کمی [illegible]

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کسی نے غلام کا ہاتھ یا پاؤں توڑ دیا پھر وہ درست ہو گیا تو زخمی کرنے والے پر کوئی تاوان نہیں۔ اگر کسی قدر نقص آ گیا یا عیب رہ گیا تو جتنی غلام کی قیمت گھٹی اس کے مطابق تاوان دینا ہوگا۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْقِصَاصِ بَيْنَ الْمَمَالِيكِ كَهَيْئَةِ قِصَاصِ الْاَحْرَارِ نَفْسُ الْاَمَةِ بِنَفْسِ الْعَبْدِ ' وَجُرْحُهَا بِجُرْحِهِ ' فَإِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ عَبْدًا عَمَدًا خُيِّرَ سَيِّدُ الْعَبْدِ الْمَقْتُولِ ' فَإِنْ شَاءَ قَتَلَ ' وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الْعَقْلَ ' فَإِنْ أَخَذَ الْعَقْلَ أَخَذَ قِيمَةَ عَبْدِهِ ' وَإِنْ شَاءَ رَبُّ الْعَبْدِ الْقَاتِلِ أَنْ يُعْطِيَ ثَمَنَ الْعَبْدِ الْمَقْتُولِ فَعَلَ ' وَإِنْ شَاءَ أَسْلَمَ عَبْدَهُ ' فَإِذَا أَسْلَمَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ ' وَلَيْسَ لِرَبِّ الْعَبْدِ الْمَقْتُولِ إِذَا أَخَذَ الْعَبْدَ الْقَاتِلَ وَرَضِيَ بِهِ أَنْ يَقْتُلَهُ ' وَذٰلِكَ فِي الْقِصَاصِ كُلِّهِ بَيْنَ الْعَبِيدِ فِي قَطْعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَتِهِ فِي الْقَتْلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ لونڈی غلاموں کے قصاص کا حکم ہمارے نزدیک آزاد آدمیوں کے قصاص کی طرح ہے اور ان کا زخم ان کے زخم کی طرح۔ اگر ایک غلام دوسرے غلام کو دانستہ قتل کر دے تو مقتول غلام کے آقا کو اختیار ہے کہ چاہے تو اسے قتل کرے اور چاہے دیت لے یعنی غلام کی قیمت لے۔ اگر قاتل غلام کا آقا چاہے تو مقتول غلام کی قیمت ادا کر دے اور چاہے اپنا غلام اس کے سپرد کر دے۔ جب اس نے غلام کو اس کے سپرد کر دیا تو مزید اس پر کچھ نہیں اور مقتول غلام کے آقا کو یہ حق نہیں کہ جب رضا مندی سے وہ غلام لے لیا تو اب اسے قتل کرے۔ غلاموں کے قصاص میں یہی قاعدہ ہے اور ہاتھ پیر وغیرہ کاٹ دینے میں بھی کیونکہ یہ بھی قتل کی جگہ ہیں۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ يَجْرَحُ الْيَهُودِيَّ ' أَوِ النَّصْرَانِيَّ إِنَّ سَيِّدَ الْعَبْدِ إِنْ شَاءَ أَنْ يَعْقِلَ عَنْهُ مَا قَدْ أَصَابَ فَعَلَ ' أَوْ أَسْلَمَهُ ' فَيُبَاعُ ' فَيُعْطِي الْيَهُودِيَّ ' أَوِ النَّصْرَانِيَّ مِنْ ثَمَنِ الْعَبْدِ ' دِيَةَ جُرْحِهِ ' أَوْ ثَمَنَهُ كُلَّهُ إِنْ أَحَاطَ بِثَمَنِهِ ' وَلَا يُعْطِي الْيَهُودِيَّ ' وَلَا النَّصْرَانِيَّ عَبْدًا مُسْلِمًا.

امام مالک نے فرمایا کہ مسلمان غلام کے بارے میں فرمایا جس نے یہودی یا نصرانی کو زخمی کیا کہ غلام کا آقا اگر چاہے تو اس کی دیت ادا کر دے یا اسے سپرد کر دے کہ فروخت کر کے اس غلام کی قیمت یہودی یا نصرانی کو دے دی جائے' زخم کے مطابق یا ساری قیمت' لیکن مسلمان غلام کسی یہودی یا نصرانی کو مطلقاً نہیں دیا جائے گا۔

۱۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمّی کافر کی دیت کا بیان

وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' أَنَّهُ بَلَغَهُ ' أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضٰى أَنَّ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ ' أَوِ النَّصْرَانِيِّ إِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا مِثْلُ نِصْفِ دِيَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فیصلہ فرمایا کہ جب یہودی یا نصرانی کو قتل کر دیا جائے تو ان کی دیت آزاد مسلمان سے نصف ہوگی۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا أَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ إِلَّا أَنْ يَقْتُلَهُ مُسْلِمٌ قَتْلَ غِيلَةٍ فَيُقْتَلُ بِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ کافر کے بدلے مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا مگر جب کہ مسلمان نے دھوکے

Presented by www.ziaraat.com

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كَانَ يَقُولُ دِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ.

یحییٰ نے مجھ سے روایت کی کہ سلیمان بن یسار فرمایا کرتے تھے کہ مجوس کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَجِرَاحُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ فِي دِيَاتِهِمْ عَلَى حِسَابِ جِرَاحِ الْمُسْلِمِينَ فِي دِيَاتِهِمُ الْمُوضِحَةِ نِصْفُ عُشْرِ دِيَتِهِ، وَالْمَأْمُومَةُ ثُلُثُ دِيَتِهِ، وَالْجَائِفَةُ ثُلُثُ دِيَتِهِ، فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ جِرَاحَاتُهُمْ كُلُّهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ یہودی، نصرانی اور مجوسی کی زخموں میں دیت اسی طرح ہے جیسے مسلمانوں کی زخموں میں ہے۔ موضحہ میں بیسواں حصہ اور مامومہ و جائفہ میں دیت کا تہائی، پس ان کے تمام زخموں میں اسی حساب سے ہے۔

١٦- بَابُ مَا يُوجِبُ الْعَقْلَ عَلَى الرَّجُلِ فِي خَاصَّةِ مَالِهِ

جن جنایات کی دیت قاتل کو اپنے مال سے ادا کرنا ہوتی ہے

حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْعَاقِلَةِ عَقْلٌ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ إِنَّمَا عَلَيْهِمْ عَقْلُ قَتْلِ الْخَطَإِ.

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ عروہ بن زبیر فرمایا کرتے: دانستہ قتل میں عاقلہ پر دیت نہیں ہے ان پر دیت قتل خطا میں ہے۔

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ إِلَّا أَنْ يَشَاؤُوا ذَلِكَ.

ابن شہاب نے فرمایا کہ قتل عمد میں عاقلہ پر دیت کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا مگر جب کہ وہ خود چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، مِثْلَ ذَلِكَ.

امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے اسی طرح روایت کی ہے۔

قَالَ مَالِكٌ إِنَّ ابْنَ شِهَابٍ قَالَ مَضَتِ السُّنَّةُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ حِينَ يَعْفُو أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ أَنَّ الدِّيَةَ تَكُونُ عَلَى الْقَاتِلِ فِي مَالِهِ خَاصَّةً إِلَّا أَنْ تَعِينَهُ الْعَاقِلَةُ عَنْ طِيبِ أَنْفُسٍ مِنْهَا.

امام مالک کا بیان ہے کہ ابن شہاب نے فرمایا کہ قتل عمد میں یہ جاری سنت ہے جب کہ مقتول کے اولیاء معاف کر دیں کیونکہ دیت قاتل کے ذاتی مال سے دی جاتی ہے مگر جب کہ عاقلہ دل کی خوشی سے اس کی مدد کرنا چاہیں۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ الدِّيَةَ لَا تَجِبُ عَلَى الْعَاقِلَةِ حَتَّى تَبْلُغَ الثُّلُثَ فَصَاعِدًا، فَمَا بَلَغَ الثُّلُثَ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ، وَمَا كَانَ دُونَ الثُّلُثِ فَهُوَ فِي مَالِ الْجَارِحِ خَاصَّةً.

امام مالک نے فرمایا: ہمارے نزدیک حکم ہے کہ دیت عاقلہ پر واجب نہیں ہوتی یہاں تک کہ تہائی یا اس سے زیادہ ہو جائے، تہائی کو پہنچ جائے تو وہ عاقلہ پر ہے اور تہائی سے کم ہو تو وہ زخمی کرنے والے کے اپنے مال سے دی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا فِيمَنْ قُبِلَتْ مِنْهُ الدِّيَةُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ، أَوْ فِي شَيْءٍ مِنَ

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب قتل عمد میں دیت قبول کر لی جائے یا ان

Presented by www.ziaraat.com

الْجِرَاحِ الَّتِیْ فِیْهَا الْقِصَاصُ اَنَّ عَقْلَ ذٰلِکَ لَا یَکُوْنُ حَتّٰی یَعْفُوَ اِلَّا اَنْ یَشَاؤُوْا وَاِنَّمَا عَلَی الْعَاقِلَةِ فِی الْجِرَاحِ الَّتِیْ فِیْهَا الْقِصَاصُ اَنْ لَوْ وُجِدَ لَهٗ مَالٌ کَانَ دَیْنًا عَلَیْهِ وَلَیْسَ عَلَی الْعَاقِلَةِ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یَشَاؤُوْا

زخموں میں جن پر قصاص ہے تو ان کی دیت عاقلہ پر نہیں ہوگی مگر

[illegible]

ہو بلکہ اس پر فرض ہو تب بھی عاقلہ پر کچھ نہیں ہے مگر جب کہ وہ خود چاہیں

قَالَ مَالِکٌ وَلَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ اَحَدًا اَصَابَ نَفْسَهٗ عَمْدًا ' اَوْ خَطَاً بِشَیْءٍ ' وَعَلٰی ذٰلِکَ رَاْیُ اَهْلِ الْفِقْهِ عِنْدَنَا ' وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّ اَحَدًا ضَمَّنَ الْعَاقِلَةَ مِنْ دِیَةِ الْعَمْدِ شَیْئًا وَمِمَّا یُعْرَفُ بِهٖ ذٰلِکَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی قَالَ فِیْ کِتَابِهٖ ﴿فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ﴾ (البقرہ:۱۷۸) فَتَفْسِیْرُ ذٰلِکَ فِیْمَا نَرٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ مَنْ اُعْطِیَ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ مِنَ الْعَقْلِ فَلْیَتْبَعْهُ بِالْمَعْرُوْفِ. وَلْیُؤَدِّ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنے آپ کو دانستہ یا نادانستہ زخمی کرے تو کسی عاقلہ پر دیت نہیں ہے اور ہمارے نزدیک اہلِ فقہ کی یہی رائے ہے اور میں نے کسی ایک کو نہیں سنا جس نے قتلِ عمد میں عاقلہ کو ذمہ دار ٹھہرایا ہو اور یہی کچھ سمجھا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا'' اس کی تفسیر یہ ہے کہ بھائی کو جو دیت دینی ہے تو بھلائی کے ساتھ تقاضا کرے اور اچھے طریقے سے ادائیگی ہو۔

قَالَ مَالِکٌ فِی الصَّبِیِّ الَّذِیْ لَا مَالَ لَهٗ ' وَالْمَرْاَةُ الَّتِیْ لَا مَالَ لَهَا اِذَا جَنٰی اَحَدُهُمَا جِنَایَةً دُوْنَ الثُّلُثِ اِنَّهٗ ضَامِنٌ عَلَی الصَّبِیِّ ' وَالْمَرْاَةُ فِیْ مَالِهَا خَاصَّةً اِنْ کَانَ لَهُمَا مَالٌ اُخِذَ مِنْهُ ' وَاِلَّا فَجِنَایَةُ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دَیْنٌ عَلَیْهِ لَیْسَ عَلَی الْعَاقِلَةِ مِنْهُ شَیْءٌ ' وَلَا یُؤْخَذُ اَبُو الصَّبِیِّ بِعَقْلِ جِنَایَةِ الصَّبِیِّ ' وَلَیْسَ ذٰلِکَ عَلَیْهِ.

امام مالک نے اس بچے کے متعلق فرمایا جس کے پاس مال نہ ہو اور اس عورت کے متعلق جس کے پاس مال نہ ہو' جب ان میں سے کوئی جنایت کرے جس میں تہائی سے کم دیت لازم آئے تو دیت ان کے اپنے مال سے ہی دی جائے گی۔ اگر ان کے پاس مال ہو تو اسی سے لی جائے گی اور نہ ہو تو ہر ایک کی جنایت اس پر قرض ہوگی اور عاقلہ پر کچھ نہیں ہوگا۔ اور بچے کی جنایت کا اس کے باپ سے کچھ نہیں لیا جائے گا۔

قَالَ مَالِکٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا الَّذِیْ لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قُتِلَ کَانَتْ فِیْهِ الْقِیْمَةُ یَوْمَ یُقْتَلُ ' وَلَا تَحْمِلُ عَاقِلَةُ قَاتِلِهٖ مِنْ قِیْمَةِ الْعَبْدِ شَیْئًا ' قَلَّ اَوْ کَثُرَ ' وَاِنَّمَا ذٰلِکَ عَلَی الَّذِیْ اَصَابَهٗ فِیْ مَالِهٖ خَاصَّةً بَالِغًا مَا بَلَغَ ' وَاِنْ کَانَتْ قِیْمَةُ الْعَبْدِ الدِّیَةَ ' اَوْ اَکْثَرَ فَذٰلِکَ عَلَیْهِ فِیْ مَالِهٖ ' وَذٰلِکَ لِاَنَّ الْعَبْدَ سِلْعَةٌ مِنَ السِّلَعِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ غلام کو اگر قتل کر دیا جائے تو اس کی وہ قیمت لازم آئے گی جو قتل کے روز تھی اور قاتل کے عاقلہ پر غلام کی قیمت سے کچھ نہیں ڈالا جائے گا خواہ وہ کم ہو یا زیادہ اور یہ اس کے ذاتی مال سے لی جائے گی خواہ کہیں تک پہنچے۔ اگر غلام کی قیمت دیت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تب بھی اس پر ہے اور اسی کے مال سے اور یہ اس لئے کہ غلام بھی ایک مال ہے۔

۱۷- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَقْلِ وَالتَّغْلِیْظِ فِیْهِ

دیت میں میراث کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

[۸۷۷] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنِ ابْنِ [illegible] نُ سُفْیَانَ الْکِلَابِیُّ فَقَالَ کَتَبَ اِلَیَّ اَسْمُ بْنُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ اُوَرِّثَ امْرَاَۃَ اَشْیَمَ الضِّبَابِیِّ مِنْ دِیَۃِ زَوْجِھَا، فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ادْخُلِ الْحِبَاءَ حَتّٰی اٰتِیَکَ، فَلَمَّا نَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخْبَرَہُ الضَّحَّاکُ، فَقَضٰی بِذٰلِکَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَکَانَ قَتْلُ اَشْیَمَ خَطَاً.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ منیٰ میں حضرت عمر نے [illegible] اللہ ﷺ نے میرے لیے لکھا تھا کہ اشیم ضابی کی دیت سے اس کی بیوی کو میراث دلاؤں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جیسے میں چاہوں یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آؤں۔ جب حضرت عمر آئے تو حضرت ضحاک نے وہی بات بتائی۔ چنانچہ حضرت عمر نے یہی فیصلہ فرمایا۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ اشیم کو غلطی سے قتل کیا گیا تھا۔

۶۶۱- **وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ مُدْلِجٍ یُقَالُ لَہٗ قَتَادَۃُ حَذَفَ ابْنَہٗ بِالسَّیْفِ، فَاَصَابَ سَاقَہٗ فَنُزِیَ فِیْ جَرْحِہٖ فَمَاتَ، فَقَدِمَ سُرَاقَۃُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ. فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَعْدُدْ عَلٰی مَاءِ قُدَیْدٍ عِشْرِیْنَ وَمِائَۃَ بَعِیْرٍ حَتّٰی اَقْدَمَ عَلَیْکَ، فَلَمَّا قَدِمَ اِلَیْہِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَخَذَ مِنْ تِلْکَ الْاِبِلِ ثَلَاثِیْنَ حِقَّۃً، وَثَلَاثِیْنَ جَذَعَۃً، وَاَرْبَعِیْنَ خَلِفَۃً، ثُمَّ قَالَ اَیْنَ اَخُو الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ ھَاَنَذَا. قَالَ خُذْھَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَیْسَ لِقَاتِلٍ شَیْءٌ.

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ بنی مدلج کے قتادہ نامی شخص نے اپنے بیٹے کو تلوار ماری جو اس کی پنڈلی پر لگی۔ خون اتنا جاری ہوا کہ وہ مر گیا۔ چنانچہ سراقہ بن جعشم حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا ان سے ذکر کیا۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ قدید کے مقام پر ایک سو بیس اونٹ تیار رکھو یہاں تک کہ میں آؤں۔ جب حضرت عمر ان کے پاس پہنچے تو اونٹوں سے تیس تین سالہ اونٹنیاں[1] تیس چار سالہ اونٹنیاں اور چالیس حاملہ اونٹنیاں لے کر فرمایا کہ مقتول کا بھائی کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں موجود ہوں۔ فرمایا: انہیں لے لو کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قاتل کے لیے کچھ نہیں ہے۔

وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ، اَنَّہٗ بَلَغَہٗ، اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ، وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ سُئِلَا اَتُغَلَّظُ الدِّیَۃُ فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ؟ فَقَالَا لَا وَلٰکِنْ یُزَادُ فِیْھَا لِلْحُرْمَۃِ. فَقِیْلَ لِسَعِیْدٍ ھَلْ یَزَادُ فِی الْجِرَاحِ کَمَا یُزَادُ فِی النَّفْسِ؟ فَقَالَ نَعَمْ.

قَالَ مَالِکٌ اَرَاھُمَا اَرَادَا مِثْلَ الَّذِیْ صَنَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ عَقْلِ الْمُدْلِجِیِّ حِیْنَ اَصَابَ ابْنَہٗ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار سے پوچھا گیا کہ حرمت والے مہینوں میں دیت کی سختی کی جائے گی؟ دونوں نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ حرمت کے باعث دن بڑھا دیں گے۔ سعید سے پوچھا گیا کہ جان کی طرح کیا زخم میں بھی دن بڑھائیں گے؟ فرمایا: ہاں۔

امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں دونوں حضرات کی مراد وہی ہے جو حضرت عمر نے مدلجی کی دیت میں کیا جب کہ اس نے اپنے بیٹے کو قتل کیا تھا۔

[۸۷۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ اُحَیْحَۃُ بْنُ الْجُلَاحِ کَانَ لَہٗ عَمٌّ صَغِیْرٌ ھُوَ

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری جس کو احیحہ بن جلاح کہا جاتا تھا اور جس کا ایک کم سن چچا تھا جو احیحہ سے چھوٹا تھا۔ چنانچہ احیحہ نے پکڑ کر اسے قتل کر دیا۔ اس کی ننہال والوں نے

Presented by www.ziaraat.com

اَصْغَرُ مِنْ اُحَيْحَةَ ' وَكَانَ عِنْدَ اَخْوَالِهِ ' فَاَخَذَهُ اُحَيْحَةُ فَضَمَّهُ فَقَالَ اَخْوَالُهُ كُنَّا اَهْلَ ثِقَةٍ وَرِيبَةٍ حَتّٰى رَاَوْا اسْتَوٰى عَلٰى حُمَيْرِهِ طَلَبُوا حَقَّ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّاسٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ فَلِذٰلِكَ لَا يَرِثُ قَاتِلُ مَنْ قَتَلَ

کہا کہ ہم نے اس کی پرورش کی یہاں تک کہ جوان ہو گیا اور چھین لیتے اس کا مال اور بچا کر لاتا تھا

محمد نے فرمایا کہ اسی لیے قاتل مقتول کی میراث نہیں پاتا۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الَّذِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ عِنْدَنَا اَنَّ قَاتِلَ الْعَمَدِ لَا يَرِثُ مِنْ دِيَةِ مَنْ قَتَلَ شَيْئًا ' وَلَا مِنْ مَالِهِ ' وَلَا يَحْجُبُ اَحَدًا وَقَعَ لَهُ مِيْرَاثٌ ' وَاَنَّ الَّذِيْ يَقْتُلُ خَطَأً لَا يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا ' وَقَدْ اخْتُلِفَ فِيْ اَنْ يَرِثَ مِنْ مَالِهِ لِاَنَّهُ لَا يُتَّهَمُ عَلٰى اَنَّهُ قَتَلَهُ لِيَرِثَهُ ' وَلْيَاْخُذْ مَالَهُ فَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَرِثَ مِنْ مَالِهِ ' وَلَا يَرِثُ مِنْ دِيَتِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ دانستہ قتل کرنے والا مقتول کی میراث سے کچھ نہیں پاتا اور نہ اس کے مال سے اور جس کا میراث میں حق بنتا ہو اس کے لیے رکاوٹ نہیں ہو سکتا اور جو نادانستہ قتل کرے وہ دیت سے میراث نہیں پاتا اور اس میں اختلاف ہے کہ اس کے مال سے میراث پائے گا یا نہیں اور اس پر یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ اس نے میراث کے لیے قتل کیا تا کہ مال حاصل کرے تو میں یہی پسند کرتا ہوں کہ مال سے اسے میراث دی جائے اور دیت سے اسے میراث نہ دی جائے۔

۱۸- بَابُ جَامِعِ الْعَقْلِ

دیت کے دیگر متعلقات

۶۶۲- **حَدَّثَنَا** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ ' وَالْبِئْرُ جُبَارٌ ' وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ' وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. صحیح البخاری(۱۴۹۹) صحیح مسلم(۴۴۴۰)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانور کے زخمی کرنے پر بدلہ نہیں' کنوئیں میں گرنے کا بدلہ نہیں' کان میں مرنے کا بدلہ نہیں اور دفینہ میں پانچواں حصہ ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَتَفْسِيْرُ الْجُبَارِ اَنَّهُ لَا دِيَةَ فِيْهِ.

امام مالک نے فرمایا ''الجبار'' کی تفسیر یہ ہے کہ اس میں دیت نہیں۔

وَقَالَ مَالِكٌ اَلْقَائِدُ ' وَالسَّائِقُ ' وَالرَّاكِبُ كُلُّهُمْ ضَامِنُوْنَ لِمَا اَصَابَتِ الدَّابَّةُ اِلَّا اَنْ تَرْمَحَ الدَّابَّةُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُفْعَلَ بِهَا شَيْءٌ تَرْمَحُ لَهُ ' وَقَدْ قَضٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الَّذِيْ اَجْرٰى فَرَسَهُ بِالْعَقْلِ.

امام مالک نے فرمایا کہ جانور کو آگے بڑھانے والا' پیچھے دھکیلنے والا اور سوار سارے ضامن ہیں جب کہ جانور کو زخمی کرے مگر جب کہ جانور کسی کو اچانک لات مار دے اور حضرت عمر نے اس شخص سے دیت دلائی جس نے گھوڑے کو دوڑا کر ایک آدمی کو کچل دیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ فَالْقَائِدُ ' وَالرَّاكِبُ ' وَالسَّائِقُ اَحْرٰى اَنْ يَغْرَمُوْا مِنَ الَّذِيْ اَجْرٰى فَرَسَهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹانے والا تاوان دینے کے گھوڑا دوڑانے والے کی نسبت زیادہ مستحق ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا فِي الَّذِي يَحْفِرُ الْبِئْرَ عَلَى الطَّرِيقِ أَوْ يَرْبِطُ الدَّابَّةَ أَوْ يَضَعُ أَسْبَابَهَا عَلَى طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ أَنَّ مَا صَنَعَ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا لَا يَسْتَطِيعُ النَّاسُ أَنْ يَسْتَغْنُوا عَنْهُ لِلطَّرِيقِ أَوْ لِمَنْ يَنْزِلُ فِي الطَّرِيقِ فَإِنَّهُ ضَامِنٌ لِمَا أُصِيبَ فِي ذَلِكَ مِنْ جَرْحٍ أَوْ غَيْرِهِ فَمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ عَقْلُهُ دُونَ ثُلُثِ الدِّيَةِ فَهُوَ مِنْ مَالِهِ خَاصَّةً وَمَا بَلَغَ الثُّلُثَ فَصَاعِدًا فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَمَا صَنَعَ مِنْ ذَلِكَ مِمَّا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَصْنَعَهُ عَلَى طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وَلَا غُرْمَ وَمِنْ ذَلِكَ الْبِئْرُ يَحْفِرُهَا الرَّجُلُ لِلْمَطَرِ وَالدَّابَّةِ يَنْزِلُ عَنْهَا الرَّجُلُ لِلْحَاجَةِ فَيَقِفُهَا عَلَى الطَّرِيقِ فَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي هٰذَا غُرْمٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے راستے میں کنواں کھودنے اس [illegible] دوسرا کام لوگوں کے راستے میں کرنے [illegible] میں ایسا کام کرنا جائز نہیں ہے اور اس کے باعث اگر کسی کو زخم وغیرہ پہنچے گا تو وہ ضامن ہوگا اور اس کا تاوان تہائی دیت سے کم نہیں ہے اور وہ اس کے ذاتی مال سے دیا جائے گا اور تہائی سے جتنا زیادہ ہوگا وہ عاقلہ سے لیا جائے گا۔ جس نے مسلمانوں کے راستے میں کوئی ایسا کام کیا جو اس کے لیے جائز تھا تو اس کا وہ ضامن نہیں ہوگا اور نہ تاوان دے گا جیسے بارش کے لیے گڑھا کھودا یا کسی ضرورت کے تحت سواری سے اترا اور اسے راستے میں کھڑا کر دیا' تو ان میں سے کسی کے باعث تاوان نہیں دے گا۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَنْزِلُ فِي الْبِئْرِ فَيُدْرِكُهُ رَجُلٌ آخَرُ فِي أَثَرِهِ فَيَجْبِذُ الْأَسْفَلُ الْأَعْلَى فَيَخِرَّانِ فِي الْبِئْرِ فَيَهْلِكَانِ جَمِيعًا أَنَّ عَلَى عَاقِلَةِ الَّذِي جَبَذَهُ الدِّيَةَ.

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو کنوئیں میں اترا اور دوسرا شخص اس کے پیچھے اترے۔ پھر نیچے والا اوپر والے کو کھینچے اور دونوں کنوئیں میں گر پڑیں اور مر جائیں تو دیت اس کھینچنے والے کے عاقلہ پر لازم آئے گی۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الصَّبِيِّ يَأْمُرُهُ الرَّجُلُ يَنْزِلُ فِي الْبِئْرِ أَوْ يَرْقَى فِي النَّخْلَةِ فَيَهْلِكُ فِي ذَلِكَ إِنَّ الَّذِي أَمَرَهُ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَهُ مِنْ هَلَاكٍ أَوْ غَيْرِهِ.

امام مالک نے اس بچے کے بارے میں فرمایا جو کنوئیں میں کسی کے کہنے پر اترے یا درخت پر چڑھے اور مر جائے تو ہلاک ہونے کا ضامن وہ شخص ہوگا جس نے اسے حکم دیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ عَقْلٌ يَجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْقِلُوهُ مَعَ الْعَاقِلَةِ فِيمَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ مِنَ الدِّيَاتِ وَإِنَّمَا يَجِبُ الْعَقْلُ عَلَى مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ مِنَ الرِّجَالِ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ عورتوں اور بچوں پر دیت واجب نہیں ہے کہ وہ بھی عاقلہ کے ساتھ ادا کریں جو دیات عاقلہ کو ادا کرنی پڑتی ہوں۔ دیت ان پر ہے جو بالغ ہو چکے ہوں۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي عَقْلِ الْمَوَالِي تَلْزَمُهُ الْعَاقِلَةُ إِنْ شَاؤُوا وَإِنْ أَبَوْا كَانُوا أَهْلَ دِيوَانٍ أَوْ مُقْطَعِينَ وَقَدْ تَعَاقَلَ النَّاسُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. وَفِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ دِيوَانٌ وَإِنَّمَا كَانَ الدِّيوَانُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَعْقِلَ عَنْهُ غَيْرُ قَوْمِهِ وَمَوَالِيهِ لِأَنَّ الْوَلَاءَ لَا يَنْتَقِلُ وَلِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

امام مالک نے موالی کی دیت کے بارے میں فرمایا کہ عاقلہ پر لازم آئے گی اگر وہ چاہیں' اگرچہ وہ سرکاری ملازم ہی کیوں نہ ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق کے زمانے میں ہوتا رہا دفاتر قائم ہونے سے پہلے۔ دفتری نظام حضرت عمر کے زمانے میں قائم ہوا۔ دوسری قوم اور موالی پر اس کی دیت نہیں ہے کیونکہ ولاء انہیں نہیں ملے گی اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ وَالْأَمْرُ عِنْدَنَا فِيمَا أُصِيبَ مِنَ الْبَهَائِمِ أَوْ عَلَى مَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا قَدْرُ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ نسب کے لیے والا ثابت ہے۔

امام مالک نے فرمایا اور ہمارے نزدیک جانوروں کو نقصان پہنچانے والا جانور یا جانور کی قیمت میں جتنا نقصان ہوگا اتنا ہی

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الْقَتْلُ فَيُصِيبُ حَدًّا مِنَ الْحُدُودِ أَنَّهُ لَا يُؤْخَذُ بِهِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْقَتْلَ يَأْتِي عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ إِلَّا الْفِرْيَةَ، فَإِنَّهَا تَثْبُتُ عَلَى مَنْ قِيلَتْ لَهُ، يُقَالُ لَهُ مَا لَكَ لَمْ تَجْلِدْ مَنِ افْتَرَى عَلَيْكَ؟ فَأَرَى أَنْ يَجْلِدَ الْمَقْتُولُ الْحَدَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْتَلَ، ثُمَّ يُقْتَلَ، وَلَا أَرَى أَنْ يُقَادَ مِنْهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْجِرَاحِ إِلَّا الْقَتْلَ لِأَنَّ الْقَتْلَ يَأْتِي عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے قتل کیا اور پھر اس نے ایسا کام کیا جس پر حد لازم آئے تو اس سے کچھ نہیں لیا جائے گا ماسوائے قتل کرنے کے، مگر حدِ قذف قائم ہو گی جس نے ایسی بات کہی وہ افتراء شمار کی جائے گی اور قتل کرنے سے پہلے اس پر حد جاری کی جائے گی، پھر قتل کیا جائے گا۔ اس سے قتل کے سوا کسی زخم کی دیت نہیں لی جائے گی کیونکہ قتل میں سب کچھ آ جائے گا۔

وَقَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ عِنْدَنَا أَنَّ الْقَتِيلَ إِذَا وُجِدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ قَوْمٍ فِي قَرْيَةٍ، أَوْ غَيْرِهَا لَمْ يُؤْخَذْ بِهِ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ دَارًا وَلَا مَكَانًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ يُقْتَلُ الْقَتِيلُ، ثُمَّ يُلْقَى عَلَى بَابِ قَوْمٍ لِيُلَطَّخُوا بِهِ، فَلَيْسَ يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ کسی مقتول کی لاش جب کسی بستی یا محلے میں ملے تو جن لوگوں کے گھر قریب ہو انہیں پکڑنا ضروری نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات قتل کرنے والے دوسرے کے دروازے پر ڈال جاتے ہیں تاکہ وہ پکڑے جائیں لہٰذا کسی کو اس بناء پر نہیں پکڑا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ اقْتَتَلُوا فَانْكَشَفُوا وَبَيْنَهُمْ قَتِيلٌ، أَوْ جَرِيحٌ لَا يُدْرَى مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ بِهِ إِنَّ أَحْسَنَ مَا سُمِعَ فِي ذَلِكَ أَنَّ عَلَيْهِمُ الْعَقْلَ، وَأَنَّ عَقْلَهُ عَلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ نَازَعُوهُ، وَإِنْ كَانَ الْجَرِيحُ، أَوِ الْقَتِيلُ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيقَيْنِ فَعَقْلُهُ عَلَى الْفَرِيقَيْنِ جَمِيعًا.

امام مالک نے فرمایا کہ چند لوگ لڑے۔ معلوم ہوا کہ ایک آدمی قتل یا زخمی ہو گیا اور یہ معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ ایسا کس نے کیا۔ یہ میں نے خوب سنا کہ اس کی دیت سارے مدِ مقابل فریق پر ہو گی۔ اگر وہ دونوں فریقوں سے نہ ہو تو ہر دو فریق پر اس کی دیت لازم آئے گی۔

۱۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيلَةِ وَالسِّحْرِ

جو مکر و فریب یا جادو سے مارا گیا

[۸۷۹] أثر- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً، أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ. وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا.

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص کے بدلے پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا، جس کو دھوکے سے قتل کیا گیا تھا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر صنعاء والے سارے اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

[۸۸۰] أثر- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ،

محمد بن عبد الرحمٰن بن سعد بن زرارہ کو یہ بات پہنچی کہ ام المؤمنین حضرت حفصہ نے اپنی لونڈی کو قتل کر دیا تھا جس نے ان

Presented by www.ziaraat.com

اَنَّ حَفْصَةَ ' زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ' قَتَلَتْ جَارِيَةً لَهَا سَحَرَتْهَا ' وَقَدْ كَانَتْ دَبَّرَتْهَا ' فَاَمَرَتْ بِهَا فَقُتِلَتْ.

پر جادو کیا تھا۔ انہوں نے اسے مدبّر کر رکھا تھا' پھر حکم فرمایا تو اسے قتل کر دیا گیا۔

قَالَ مَالِكٌ السَّاحِرُ الَّذِي يَعْمَلُ السِّحْرَ وَلَمْ يَعْمَلْ ذٰلِكَ لَا خَيْرَ لَهُ فِي ذٰلِكَ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي كِتَابِهِ ﴿وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ (البقرہ ۱۰۲) فَارٰى اَنْ يُقْتَلَ ذٰلِكَ اِذَا عَمِلَ ذٰلِكَ هُوَ نَفْسُهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو جادو کرے اور دوسرا اس کے لیے جادو کرے اور دوسرا اس کے لیے جادو کرے تو اس کی طرح ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا اور انہوں نے جان لیا کہ جو اسے خریدے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے' میرے خیال میں جب وہ کسی جان پر جادو کرے تو قتل کر دیا جائے۔

۲۰- بَابُ مَا يَجِبُ فِي الْعَمَدِ

قتلِ عمد میں کیا واجب ہے؟

[۸۸۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ مَوْلٰى عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ ' اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ اَقَادَ وَلِيَّ رَجُلٍ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ بِعَصًا فَقَتَلَهُ وَلِيُّهُ بِعَصًا.

عمر بن حسین مولی عائشہ بنت قدامہ سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان نے ایک قاتل کو مقتول کے ولی کے حوالے کیا تاکہ اسے لاٹھی سے قتل کر دے۔ پس ولی نے اسے لاٹھی سے قتل کر دیا۔

قَالَ مَالِكٌ وَالْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا ' اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا ضَرَبَ الرَّجُلَ بِعَصًا ' اَوْ رَمَاهُ بِحَجَرٍ ' اَوْ ضَرَبَهُ عَمَدًا فَمَاتَ مِنْ ذٰلِكَ ' فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْعَمْدُ وَفِيهِ الْقِصَاصُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب ایک آدمی دوسرے کو لاٹھی مارے یا پتھر یا دانستہ اور کوئی ضرب اور وہ اس سے مر جائے تو یہی قتلِ عمد ہے اور اس کا قصاص لیا جاتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فَقَتْلُ الْعَمْدِ عِنْدَنَا اَنْ يَعْمِدَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فَيَضْرِبَهُ حَتّٰى تَفِيضَ نَفْسُهُ ' وَمِنَ الْعَمْدِ اَيْضًا اَنْ يَضْرِبَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي الثَّائِرَةِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا ' ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهُ وَهُوَ حَيٌّ فَيُنْزٰى فِي ضَرْبِهِ فَيَمُوتُ فَتَكُونُ فِي ذٰلِكَ الْقَسَامَةُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک قتلِ عمد یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو چوٹ مارے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ یہ بھی قتلِ عمد ہے کہ لڑائی جھگڑے میں ایک آدمی نے دوسرے کو چوٹ ماری۔ پھر وہ اسے زندہ چھوڑ کر چلا گیا۔ چوٹ سے خون بہا اور وہ مر گیا۔ اس میں قسامت لازم آئے گی۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّهُ يُقْتَلُ فِي الْعَمْدِ الرِّجَالُ الْاَحْرَارُ بِالرَّجُلِ الْحُرِّ الْوَاحِدِ ' وَالنِّسَاءُ بِالْمَرْاَةِ كَذٰلِكَ ' وَالْعَبِيدُ بِالْعَبْدِ كَذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حکم ہے کہ قتلِ عمد میں ایک آزاد آدمی کے بدلے آزاد آدمیوں کو' عورت کے بدلے عورت کو اور غلام کے بدلے غلام کو قتل کیا جائے گا۔

۲۱- بَابُ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ

قتل کا قصاص

[۸۸۲] **اَثَرٌ- حَدَّثَنِي** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهُ بَلَغَهُ ' اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ يَذْكُرُ اَنَّهُ اُتِيَ بِسَكْرَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا ' فَكَتَبَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ اَنِ اقْتُلْهُ بِهِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ مروان بن حکم نے حضرت معاویہ کے لیے لکھا کہ ان کے پاس مدہوش کو لایا گیا ہے جس نے دوسرے کو قتل کیا ہے۔ حضرت معاویہ نے ان کے لیے لکھا کہ اسے قتل کر دو۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي

یحییٰ' امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات میں نے خوب سنی اس

Presented by www.ziaraat.com

تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿اَلْحُرُّ
[illegible]
﴿بِالْاُنْثٰى﴾ [illegible] اَنَّ الْقِصَاصَ يَكُوْنُ
بَيْنَ الْاِنَاثِ كَمَا يَكُوْنُ بَيْنَ الذُّكُوْرِ وَالْمَرْاَةُ الْحُرَّةُ
تُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ الْحُرَّةِ كَمَا يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْاَمَةُ
تُقْتَلُ بِالْاَمَةِ كَمَا يُقْتَلُ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْقِصَاصُ يَكُوْنُ
بَيْنَ النِّسَاءِ كَمَا يَكُوْنُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالْقِصَاصُ اَيْضًا
يَكُوْنُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ' وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ
بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ
وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ﴾ (المائدہ:۴۵) فَذَكَرَ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ (المائدہ:۴۵)
فَنَفْسُ الْمَرْاَةِ الْحُرَّةِ بِنَفْسِ الرَّجُلِ الْحُرِّ ' وَجُرْحُهَا
بِجُرْحِهٖ.

ارشاد باری تعالیٰ کی تاویل میں کہ آزاد کے بدلے آزاد اور
[illegible]
کے بدلے عو[illegible] بھی طرح قصاص لیا جاتا
ہے جیسے مردوں سے اور آزاد عورت کو آزاد عورت کے بدلے قتل
کیا جائے گا جیسے آزاد مرد کے بدلے آزاد مرد اور لونڈی لونڈی
کے بدلے قتل کیا جائے گا جیسے غلام کو غلام کے بدلے قتل کیا جاتا
ہے۔ قصاص عورتوں میں بھی اسی طرح ہے جیسے مردوں میں اور
قصاص مردوں اور عورتوں کے درمیان بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ''اور ہم نے ان کے لیے لکھ دیا ہے
کہ جان کے بدلے جان' آنکھ کے بدلے آنکھ' ناک کے بدلے
ناک' کان کے بدلے کان' دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا
قصاص ہے'' یہاں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ جان کے بدلے
جان تو آزاد عورت آزاد مرد جیسی اور عورت کا زخم مرد کے زخم جیسا
ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُمْسِكُ الرَّجُلَ لِلرَّجُلِ
فَيَضْرِبُهٗ فَيَمُوْتُ مَكَانَهٗ اِنَّهٗ اِنْ اَمْسَكَهٗ وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ
يُرِيْدُ قَتْلَهٗ قُتِلَا بِهٖ جَمِيْعًا ' وَاِنْ اَمْسَكَهٗ ' وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ
اِنَّمَا يُرِيْدُ الضَّرْبَ بِمَا يَضْرِبُ بِهِ النَّاسُ لَا يَرٰى اَنَّهٗ
عَمَدَ لِقَتْلِهٖ ' فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ الْقَاتِلُ وَيُعَاقَبُ الْمُمْسِكُ اَشَدَّ
الْعُقُوْبَةِ وَيُسْجَنُ سَنَةً لِاَنَّهٗ اَمْسَكَهٗ ' وَلَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ
الْقَتْلُ.

امام مالک نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس نے دوسرے
کو تیسرے کے لیے پکڑا۔ تیسرے نے آ کر دوسرے کو مارا اور وہ
اسی جگہ مر گیا۔ اگر اس نے یہ جانتے ہوئے پکڑا کہ وہ اسے قتل کرنا
چاہتا ہے تو پہلا بھی تیسرے کے ساتھ قتل کیا جائے گا اور اگر اس
نے یہ جانتے ہوئے روکا کہ وہ اسے پیٹے گا جیسا کہ لوگ پٹائی کر
دیتے ہیں اور اس کا یہ خیال ہو کہ وہ اسے قتل نہیں کرے گا تو روکنے
کے باعث روکنے والے کو سخت سزا دے کر ایک سال کے لیے قید
کیا جائے اور اسے قتل نہیں کریں گے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ عَمْدًا ' اَوْ
يَفْقَاُ عَيْنَهٗ عَمْدًا فَيُقْتَلُ الْقَاتِلُ ' اَوْ تُفْقَاُ عَيْنُ الْفَاقِئِ
قَبْلَ اَنْ يُقْتَصَّ مِنْهُ اَنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ دِيَةٌ وَلَا قِصَاصٌ '
وَاِنَّمَا كَانَ حَقُّ الَّذِيْ قُتِلَ ' اَوْ فُقِئَتْ عَيْنُهٗ فِي الشَّيْءِ
بِالَّذِيْ ذَهَبَ ' وَاِنَّمَا ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ
الرَّجُلَ عَمْدًا ' ثُمَّ يَمُوْتُ الْقَاتِلُ فَلَا يَكُوْنُ لِصَاحِبِ
الدَّمِ اِذَا مَاتَ الْقَاتِلُ شَيْءٌ دِيَةٌ وَلَا غَيْرُهَا ' وَذٰلِكَ
لِقَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ

امام مالک نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس نے دانستہ
دوسرے کو قتل کر دیا یا دانستہ اس کی آنکھ پھوڑی۔ تیسرے نے
قاتل کو قتل کر دیا یا جارح کی آنکھ پھوڑ دی بدلہ لینے سے پہلے تو
اب اس پر کوئی دیت یا قصاص نہیں ہے کیونکہ اس کا حق یہی تھا کہ
اسے قتل کر دیا جائے یا اس کی آنکھ پھوڑی جائے اور یہ بات ہو
چکی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو دانستہ قتل
کیا۔ پھر قاتل فوت ہو گیا تو قاتل کے مر جانے پر خون والوں
کے لیے دیت وغیرہ کچھ نہیں اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾ ... ۱۷۸ ...

ہے: ''اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام۔''

قَالَ مَالِكٌ فِيمَا يَكُونُ فِيهِ الْقِصَاصُ كُلُّ صَاحِبِ الَّذِي قَتَلَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَاتِلُهُ الَّذِي قَتَلَهُ فَلَيْسَ لَهُ قِصَاصٌ وَلَا دِيَةٌ

امام مالک نے فرمایا کہ قصاص کا حکم ہر اس صورت میں جاری ہے جس میں قاتل کی موت ہو جائے تو اب قصاص یا دیت کی پرتیں ہے۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قَوَدٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْجِرَاحِ، وَالْعَبْدُ يُقْتَلُ بِالْحُرِّ إِذَا قَتَلَهُ عَمْدًا، وَلَا يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ، وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا، وَهُوَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

امام مالک نے فرمایا کہ آزاد پر غلام کو زخمی کرنے کا تاوان نہیں اور غلام اگر آزاد آدمی کو دانستہ قتل کرے تو اسے قتل کیا جائے گا لیکن اگر آزاد آدمی دانستہ غلام کو قتل کرے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور یہ میں نے اچھی بات سنی۔

۲۲- بَابُ الْعَفْوِ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ

قتلِ عمد میں معاف کر دینا

حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ أَدْرَكَ مَنْ يَرْضَى مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَوْصَى أَنْ يُعْفَى عَنْ قَاتِلِهِ إِذَا قَتَلَ عَمْدًا إِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ لَهُ، وَأَنَّهُ أَوْلَى بِدَمِهِ مِنْ غَيْرِهِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

امام مالک کو یہ بات کتنے ہی اہل علم سے پہنچی کہ جب آدمی اپنے قاتل کو معاف کرنے کی وصیت کرے جس نے دانستہ قتل کیا ہو تو یہ جائز ہے کیونکہ اپنے خون کا وہ اپنے اولیاء وغیرہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يَعْفُو عَنْ قَتْلِ الْعَمْدِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَحِقَّهُ وَيَجِبُ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْقَاتِلِ عَقْلٌ يَلْزَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الَّذِي عَفَا عَنْهُ اشْتَرَطَ ذَلِكَ عِنْدَ الْعَفْوِ عَنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جو حق حاصل ہونے اور اس کے لیے واجب ہونے کے بعد قاتل کو معاف کر دے تو قاتل پر دیت لازم نہیں آئے گی، مگر یہ کہ معاف کرنے والے نے اس کی شرط کر لی ہو۔

قَالَ مَالِكٌ فِي الْقَاتِلِ عَمْدًا إِذَا عُفِيَ عَنْهُ أَنَّهُ يُجْلَدُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَيُسْجَنُ سَنَةً.

امام مالک نے قاتل کے بارے میں فرمایا جس کو معاف کر دیا گیا ہو کہ اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال قید رکھا جائے۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ عَمْدًا وَقَامَتْ عَلَى ذَلِكَ الْبَيِّنَةُ، وَلِلْمَقْتُولِ بَنُونَ وَبَنَاتٌ، فَعَفَا الْبَنُونَ وَأَبَى الْبَنَاتُ أَنْ يَعْفُونَ فَعَفْوُ الْبَنِينَ جَائِزٌ عَلَى الْبَنَاتِ، وَلَا أَمْرَ لِلْبَنَاتِ مَعَ الْبَنِينَ فِي الْقِيَامِ بِالدَّمِ، وَالْعَفْوِ عَنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب کسی کو دانستہ قتل کیا گیا اور اس پر شہادتیں قائم ہو گئیں اور مقتول کے بیٹے اور بیٹیاں ہوں تو بیٹے معاف کر دیں اور بیٹیاں معاف کرنے سے انکار کر دیں تو بیٹیوں کے برخلاف بیٹوں کا معاف کرنا جائز ہے اور واقع ہو گا اور بیٹیوں کا دعویٰ خون یا معاف کرنا بیٹوں کے ساتھ مؤثر ہوتا ہے۔

۲۳- بَابُ الْقِصَاصِ فِي الْجِرَاحِ

زخموں کا قصاص

قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا أَنَّ مَنْ كَسَرَ يَدًا، أَوْ رِجْلًا عَمْدًا أَنَّهُ يُقَادُ مِنْهُ،

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے کہ جس نے دانستہ ہاتھ یا پاؤں توڑا تو اس سے قصاص لیا جائے گا

Presented by www.ziaraat.com

وَلَا يَعْقِلُ

دیت وصول نہیں کی جائے گی۔

قَالَ مَالِكٌ : لَا تُقَادُ [illegible] صَاحِبِهِ فَقَادَهُ فَإِنْ جَاءَ الْمُسْتَقَادُ مِنْهُ مِثْلَ جُرْحِ الْأَوَّلِ حَيْثُ يَسْتَوِي الْجُرْحَانِ [illegible] الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ أَوْ مَاتَ ، فَلَيْسَ عَلَى الْمَجْرُوحِ الْأَوَّلِ الْمُسْتَقِيدِ شَيْءٌ . وَإِنْ بَرَأَ جُرْحُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ وَشَانَ الْمَجْرُوحَ الْأَوَّلَ ، أَوْ بَرَأَتْ جِرَاحُهُ وَبِهَا عَيْبٌ ، أَوْ نَقْصٌ ، أَوْ عَقْلٌ ، فَإِنَّ الْمُسْتَقَادَ مِنْهُ لَا يَكْسِرُ الثَّانِيَةَ ، وَلَا يَقَادُ بِجُرْحِهِ.

[illegible] ہے۔ [illegible] ہو جائے [illegible] ہو جائے گی [illegible] ہو جائے یا اچھا ہونے پر کوئی عیب اور نقص رہ جائے تو جارح سے دوبارہ قصاص نہیں لیا جائے گا اور اب اس زخم کا قصاص نہیں ہے۔

قَالَ وَلَكِنَّهُ يُعْقَلُ لَهُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْ يَدِ الْأَوَّلِ ، أَوْ فَسَدَ مِنْهَا ، وَالْجِرَاحُ فِي الْجَسَدِ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ.

فرمایا کہ نقص رہنے اور فساد آنے کے مطابق تاوان دلایا جائے گا اور جسم کے زخم کی بھی یہی بات ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِذَا عَمَدَ الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ ، فَفَقَأَ عَيْنَهَا ، أَوْ كَسَرَ يَدَهَا ، أَوْ قَطَعَ إِصْبَعَهَا ، أَوْ شِبْهَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا لِذٰلِكَ فَإِنَّهَا تُقَادُ مِنْهُ ، وَأَمَّا الرَّجُلُ يَضْرِبُ امْرَأَتَهُ بِالْحَبْلِ ، أَوْ بِالسَّوْطِ فَيُصِيبُهَا مِنْ ضَرْبِهِ مَا لَمْ يُرِدْ ، وَلَمْ يَتَعَمَّدْ ، فَإِنَّهُ يَعْقِلُ مَا أَصَابَ مِنْهَا عَلَى هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا يُقَادُ مِنْهُ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب آدمی نے دانستہ اپنی بیوی کی آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ توڑ دیا یا انگلی کاٹ دی تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور جو اپنی بیوی کو رسّی یا کوڑے سے مارے اور غیر ارادی طور پر دانستہ اسے چوٹ آ جائے تو اس زخم کی دیت لازم آئے گی قصاص نہیں لیا جائے گا۔

وَحَدَّثَنِي يَحْيَى ، عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَقَادَ مِنْ كَسْرِ الْفَخِذِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ران توڑ دینے کا قصاص لیا۔

۲۴- بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ السَّائِبَةِ وَجِنَايَتِهِ

سائبہ کی دیت و جنایت

[۸۸۳] **أثر** - **حَدَّثَنِي** يَحْيَى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ سَائِبَةً أَعْتَقَهُ بَعْضُ الْحُجَّاجِ ، فَقَتَلَ ابْنَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَائِذٍ ، فَجَاءَ الْعَائِذِيُّ أَبُو الْمَقْتُولِ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ يَطْلُبُ دِيَةَ ابْنِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا دِيَةَ لَهُ ، فَقَالَ الْعَائِذِيُّ أَرَأَيْتَ لَوْ قَتَلَهُ ابْنِي؟ فَقَالَ عُمَرُ إِذًا تُخْرِجُونَ دِيَتَهُ ، فَقَالَ هُوَ إِذًا كَالْأَرْقَمِ إِنْ يُتْرَكْ يَلْقَمْ ، وَإِنْ يُقْتَلْ يَنْقَمْ.

ابوالزناد نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ ایک سائبہ غلام جس کو کسی حاجی نے آزاد کیا تھا اس نے بنی عائذ کے کسی آدمی کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ مقتول کا عائذی باپ اپنے بیٹے کی دیت طلب کرنے حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی دیت نہیں ہے۔ عائذی نے کہا کہ اگر میرا بیٹا اسے قتل کر دیتا تو آپ کیا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس وقت تم دیت ادا کرتے۔ کہا: پھر تو وہ چتلا سانپ ہوا کہ چھوڑو تو ڈسے اور مارو تو بدلہ لے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو آزاد کرتے وقت مولیٰ نے یہ کہہ دیا ہو کہ میں تیرا وارث نہیں ہوں گا' لہٰذا تیری ولاء میرا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٤٤- كِتَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

١- بَابُ تَبْدِئَةِ اَهْلِ الدَّمِ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت میں پہلے وارثوں سے قسم لینا

٦٦٣- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ، فَاُتِيَ مُحَيِّصَةُ، فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ بِئْرٍ، اَوْ عَيْنٍ، فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ. فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ، فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ، وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ، وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ. يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ، وَاِمَّا اَنْ يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ. فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟ فَقَالُوْا لَا، قَالَ اَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ؟ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ. فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

صحيح البخاري (٧١٩٢) صحيح مسلم (٤٣٢٥)

سہل بن ابوحثمہ کو ان کی قوم کے چند معزز لوگوں نے بتایا کہ معاشی تنگی کے باعث عبداللہ بن سہل اور محیصہ خیبر کی طرف گئے۔ محیصہ کے پاس کسی نے آ کر بتایا کہ عبداللہ بن سہل کو کسی نے قتل کر کے کنوئیں یا چشمے میں پھینک دیا ہے۔ وہ یہودیوں کے پاس جا کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم! تم نے اسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ پھر وہ' ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن حاضر بارگاہ ہوئے۔ محیصہ عرض کرنے لگے کیونکہ خیبر وہی گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑا بڑا ہوتا ہے۔ پس حویصہ نے بات کی' پھر محیصہ نے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہودی تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں یا لڑنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے یہ بات لکھی تو انہوں نے لکھا کہ خدا کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حویصہ' محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کہ کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے حق دار بنتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ اگر یہودی قسم کھا جائیں؟ عرض گزار ہوئے کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا کر دی اور سو اونٹ ان کے گھر میں داخل کر دیئے۔ سہل کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْفَقِيْرُ هُوَ الْبِئْرُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ''الفقیر'' سے مراد کنواں ہے۔ ف

ف: قسامت دورِ جاہلیت میں قسم کے ذریعے قاتل کو معلوم کرنے کی ایک رسم تھی۔ نبی کریم ﷺ نے بھی اسے برقرار رکھا۔ جب خیبر کے یہودیوں نے ایک انصاری حضرت عبداللہ بن سہل کو شہید کر دیا تو آپ نے مقتول کے وارثوں اور یہود کے درمیان

Presented by www.ziaraat.com

قسامت کے ذریعے ہی فیصلہ کرنا چاہا تھا اور بالآخر اپنے پاس سے دیت ادا فرما دی تھی۔

تعالیٰ عنہ کی روایت کے پیش نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قسم صرف ان لوگوں سے لی جائے گی جن پر قتل کا شبہ ہے۔ یہی فیصلہ احادیث کی روشنی میں زیادہ مناسب نظر آتا ہے کیونکہ "البينة على المدعي واليمين على من انكر" مشہور حدیث ہے۔ قضاء کا یہی اصول ذہن نشین کروایا گیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ دعویٰ خواہ قتل عمد کا کیا ہو یا قتل خطا کا لیکن قسامت کے ذریعے فیصلہ ہونے پر دیت ادا کی جائے گی قصاص لازم نہیں آئے گا۔ امام مالک کے نزدیک اگر قتل کا دعویٰ کیا ہو تو قصاص لازم آئے گا اور امام شافعی کا قدیم قول بھی یہی ہے۔ (اشعۃ اللمعات) واللہ تعالیٰ اعلم

٦٦٤- **قَالَ يَحْيَى** ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ الْاَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ ' فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا ' فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ ' وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهٖ مِنْ اَخِيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ ' فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرَا شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ نَشْهَدْ ' وَلَمْ نَحْضُرْ ' فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ.

صحیح البخاری (٦٨٩٨) صحیح مسلم (٤٣١٨ تا ٤٣٢٥)

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود خیبر کی طرف گئے۔ اپنی ضرورتوں کے تحت جدا ہو گئے تو عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا۔ محیصہ آئے تو وہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل تینوں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ عبدالرحمٰن اپنے بھائی کی جگہ بات کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑا بڑا ہے۔ چنانچہ حویصہ اور محیصہ نے عبدالرحمٰن بن سہل کا واقعہ عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھاتے اور قاتل پر اپنے بھائی کے خون کے مستحق بنتے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کیسے گواہی دیں جب کہ حاضر نہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہود پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! قوم کفار کی قسموں کا ہم کیسے اعتبار کریں؟

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فَزَعَمَ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهٖ.

یحییٰ بن سعید نے بشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا وَالَّذِيْ سَمِعْتُ مِمَّنْ اَرْضٰى فِي الْقَسَامَةِ وَالَّذِيْ اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ الْاَئِمَّةُ فِي الْقَدِيْمِ ' وَالْحَدِيْثِ اَنْ يَبْدَاَ بِالْاَيْمَانِ الْمُدَّعُوْنَ فِي الْقَسَامَةِ ' فَيَحْلِفُوْنَ ' وَاَنَّ الْقَسَامَةَ لَا تَجِبُ اِلَّا بِاَحَدِ اَمْرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَقُوْلَ الْمَقْتُوْلُ دَمِيْ عِنْدَ فُلَانٍ ' اَوْ يَاْتِيَ وَلَاثَةُ الدَّمِ بِلَوْثٍ مِنْ بَيِّنَةٍ ' وَاِنْ لَمْ تَكُنْ

امام مالک نے فرمایا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک متفقہ ہے اور اچھے لوگوں سے سنا جس پر پہلے اور موجودہ آئمہ کا اتفاق ہے کہ قسامت میں پہلے دعویٰ کرنے والوں سے قسم لی جائے گی اور قسامت دو میں سے کسی ایک بات پر لازم آتی ہے۔ اولاً مقتول کی کہ مجھے فلاں نے مارا ہے یا مقتول کے وارث گواہی کی جگہ شبہ ظاہر کریں۔ اگر مدعی کے پاس خون کا کوئی قطعی ثبوت نہ ہو تو

Presented by www.ziaraat.com

قَاطِعَةٌ عَلَى الَّذِيْ يُدَّعٰى عَلَيْهِ الدَّمَ فَهٰذَا يُوْجِبُ الْقَسَامَةَ لِلْمُدَّعِيْ الدَّمَ عَلٰى مَنِ ادَّعَوْهُ عَلَيْهِ، وَلَا تجب القسامة عندنا إلا باحد هذين الوجهين.

قسامت واجب ہو جاتی ہے۔ ان پر جو خون کا دعویٰ کر رہے ہیں اور ہمارے نزدیک قسامت واجب نہیں ہوتی مگر ان دو وجہوں سے۔

قَالَ مَالِكٌ: تِلْكَ السُّنَّةُ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا عِنْدَنَا وَالَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُقْضٰى بِالْقَسَامَةِ أَهْلُ الدَّمِ وَالَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَهُ فِي الْعَمْدِ وَالْخَطَإِ

ہمارے نزدیک یہ وہ سنت ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں اور جو کچھ میں نے اہل علم سے سنا ہے اس کا فیصلہ یہ ہے کہ قسامت میں مقتول کے ورثاء جو خون کے مدعی ہیں خواہ قتل عمد کا دعویٰ کریں یا قتل خطا کا۔

قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ بَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَارِثِيِّيْنَ فِيْ قَتْلِ صَاحِبِهِمُ الَّذِيْ قُتِلَ بِخَيْبَرَ.

امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی حارث سے ابتداء فرمائی جن کے آدمی کو خیبر میں قتل کیا گیا تھا۔

قَالَ مَالِكٌ فَإِنْ حَلَفَ الْمُدَّعُوْنَ اسْتَحَقُّوْا دَمَ صَاحِبِهِمْ، وَقَتَلُوْا مَنْ حَلَفُوْا عَلَيْهِ، وَلَا يُقْتَلُ فِي الْقَسَامَةِ إِلَّا وَاحِدٌ لَا يُقْتَلُ فِيْهَا اثْنَانِ يَحْلِفُ مِنْ وُلَاةِ الدَّمِ خَمْسُوْنَ رَجُلًا خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا، فَإِنْ قَلَّ عَدَدُهُمْ، أَوْ نَكَلَ بَعْضُهُمْ رُدَّتِ الْأَيْمَانُ عَلَيْهِمْ إِلَّا أَنْ يَنْكُلَ أَحَدٌ مِنْ وُلَاةِ الْمَقْتُوْلِ وُلَاةِ الدَّمِ الَّذِيْنَ يَجُوْزُ لَهُمُ الْعَفْوُ عَنْهُ، فَإِنْ نَكَلَ أَحَدٌ مِنْ أُولٰئِكَ فَلَا سَبِيْلَ إِلَى الدَّمِ إِذَا نَكَلَ أَحَدٌ مِنْهُمْ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر دعویٰ کرنے والے قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کا حق ثابت کر دیں اور اسے قتل کر دیں جس کے خلاف قسم کھائی تو قسامت میں قتل نہیں کیا جاتا مگر ایک آدمی۔ اس میں دو آدمی قتل نہیں کئے جاتے۔ خون کے پچاس مدعیوں سے پچاس قسمیں لی جائیں گی۔ اگر وہ پچاس سے کم ہوں یا بعض قسم کھانے سے انکار کریں تو بعض سے زیادہ قسمیں لی جائیں گی۔ اگر مقتول کے وارثوں سے ایک بھی قسم کھانے سے انکار کرے جسے معاف کرنے کا اختیار ہو تو ایسے ایک شخص کے انکار کر دینے کے بعد خون کے دعویٰ کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی خواہ ایک نے ہی انکار کیا ہو۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا تُرَدُّ الْأَيْمَانُ عَلٰى مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ إِذَا نَكَلَ أَحَدٌ مِمَّنْ لَا يَجُوْزُ لَهُمْ عَفْوٌ، فَإِنْ نَكَلَ أَحَدٌ مِنْ وُلَاةِ الدَّمِ الَّذِيْنَ يَجُوْزُ لَهُمُ الْعَفْوُ عَنِ الدَّمِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا، فَإِنَّ الْأَيْمَانَ لَا تُرَدُّ عَلٰى مَنْ بَقِيَ مِنْ وُلَاةِ الدَّمِ إِذَا نَكَلَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنِ الْأَيْمَانِ، وَلٰكِنَّ الْأَيْمَانُ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ تُرَدُّ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ، فَيَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسُوْنَ رَجُلًا خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا، فَإِنْ لَمْ يَبْلُغُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا رُدَّتِ الْأَيْمَانُ عَلٰى مَنْ حَلَفَ مِنْهُمْ، فَإِنْ لَمْ يُوْجَدْ أَحَدٌ إِلَّا الَّذِيْ ادُّعِيَ عَلَيْهِ حَلَفَ هُوَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَبَرِيءَ.

امام مالک نے فرمایا کہ بار بار قسمیں ان لوگوں سے لی جائیں گی جو باقی ہیں اور ایسا شخص انکار کرے جو معاف نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا شخص انکار کرے جو خون کا وارث ہو اور خون معاف کر سکتا ہو تو خواہ وہ ایک ہو تو خون کا دعویٰ کرنے والے باقی لوگوں سے زائد قسم نہیں لی جائے گی جب کہ وارثوں میں سے ایک بھی قسم سے انکار کر دے۔ اس صورت میں قسم مدعا علیہم سے لی جائے گی کہ ان کے پچاس آدمی پچاس قسمیں کھائیں۔ اگر پچاس آدمی پورے نہ ہوں تو ان میں سے دوسرے آدمیوں سے زائد قسمیں لی جائیں گی۔ اگر مدعا علیہ ایک ہو تو وہ پچاس قسمیں کھا کر بری ہو سکتا ہے۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ وَإِنَّمَا فُرِّقَ بَيْنَ الْقَسَامَةِ فِي الدَّمِ وَالْأَيْمَانِ فِي الْحُقُوْقِ، أَنَّ الرَّجُلَ

یحییٰ نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ قسامت کے خون اور دوسرے دعووں کی قسم میں فرق ہے کہ اس میں قسم کھا کر اپنا حق

Presented by www.ziaraat.com

إِذَا دَايَنَ الرَّجُلَ اسْتَثْبَتَ عَلَيْهِ فِي حَقِّهِ، وَأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَرَادَ قَتْلَ الرَّجُلِ لَمْ يَقْتُلْهُ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ وَإِنَّمَا يَقْتُلُهُ الْخَلْوَةَ. قَالَ فَلَوْ لَمْ تَكُنِ الْقَسَامَةُ إِلَّا فِي هٰذَا الْأَمْرِ [illegible] وَإِنْ عَمِلَ فِيهَا كَانَ عَمَلُهُ فِي الْحُتُوفِ فِي مَكَبِّ الدِّمَاءِ وَاخْتَرَمَ النَّاسُ عِنْدَهَا إِذَا عَرَفُوا الْقِصَاصَ فِيهَا. وَلٰكِنْ إِنَّمَا جُعِلَتِ الْقَسَامَةُ إِلَى وَلَاةِ الْمَقْتُولِ يُبَدَّؤُونَ بِهَا فِيهَا لِيَكُفَّ النَّاسُ عَنِ الدَّمِ، وَلْيَحْذَرَ الْقَاتِلُ أَنْ يُؤْخَذَ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ بِقَوْلِ الْمَقْتُولِ.

ثابت کیا جاتا ہے اور اس میں جب ایک آدمی دوسرے کو قتل کرتا [illegible] کرتا ہے۔ فرمایا کہ قسامت [illegible] کے لیے۔ اگر اس [illegible] جاتے اور [illegible] ہے کہ مقتول کے وارثوں سے پہلے قسم لی جاتی ہے تاکہ لوگ خون کرنے سے باز رہیں اور مقتول کی بات قابل قبول ہونے کے باعث قاتل ایسا کرنے سے بچے۔

قَالَ يَحْيٰى وَقَدْ قَالَ مَالِكٌ فِي الْقَوْمِ يَكُونُ لَهُمُ الْعَدَدُ يُتَّهَمُونَ بِالدَّمِ فَيَرُدُّ وَلَاةُ الْمَقْتُولِ الْأَيْمَانَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ نَفَرٌ لَهُمْ عَدَدٌ أَنْ يَحْلِفَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ عَلٰى نَفْسِهِ خَمْسِينَ يَمِينًا، وَلَا تُقْطَعُ الْأَيْمَانُ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ عَدَدِهِمْ، وَلَا يَبْرَؤُونَ دُونَ أَنْ يَحْلِفَ كُلُّ إِنْسَانٍ عَنْ نَفْسِهِ خَمْسِينَ يَمِينًا.

امام مالک نے فرمایا کہ کتنے ہی لوگوں پر خون کی تہمت لگائی گئی۔ مقتول کے وارث ان سے قسم لینا چاہیں اور وہ چند آدمی ہوں تو ہر ایک ان میں سے پچاس قسمیں کھائے گا اور یہ نہیں ہوگا کہ ان کی تعداد کے مطابق قسمیں کھائی جائیں بلکہ وہ اس وقت تک بری الذمہ نہیں ہوں گے جب تک ہر ایک ان میں سے پچاس قسمیں نہ کھائے۔

قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس سلسلے میں یہ بات میں نے خوب سنی۔

قَالَ وَالْقَسَامَةُ تَصِيرُ إِلَى عَصَبَةِ الْمَقْتُولِ، وَهُمْ وَلَاةُ الدَّمِ الَّذِينَ يَقْسِمُونَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يُقْتَلُ بِقَسَامَتِهِمْ.

فرمایا کہ قسامت مقتول کے عصبہ کی طرف لوٹتی ہے اور یہی خون کے وارث ہیں جن سے قسم لی جاتی اور قسامت کی وجہ سے قتل کیے جاتے ہیں۔

٢- بَابُ مَنْ تَجُوزُ قَسَامَتُهُ فِي الْعَمَدِ مِنْ وُلَاةِ الدَّمِ

خون کے وارثوں میں سے کن سے قسم لی جائے گی؟

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ الْأَمْرُ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ فِيهِ عِنْدَنَا، أَنَّهُ لَا يَحْلِفُ فِي الْقَسَامَةِ فِي الْعَمَدِ أَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْمَقْتُولِ وُلَاةٌ إِلَّا النِّسَاءُ، فَلَيْسَ لِلنِّسَاءِ فِي قَتْلِ الْعَمَدِ قَسَامَةٌ وَلَا عَفْوٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ اس حکم میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قتل عمد کی قسامت میں عورتوں سے قسم نہیں لی جائے گی۔ اگر مقتول کے وارث صرف عورتیں ہوں تو عورتوں کو قتل عمد کی قسامت میں معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ عَمْدًا إِنَّهُ، إِذَا قَامَ عَصَبَةُ الْمَقْتُولِ، أَوْ مَوَالِيهِ، فَقَالُوا نَحْنُ نَحْلِفُ، وَنَسْتَحِقُّ دَمَ صَاحِبِنَا فَذٰلِكَ لَهُمْ.

امام مالک نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس کو دانستہ قتل کیا گیا تو جب مقتول کے عصبہ یا وارث کھڑے ہو جائیں اور کہیں کہ ہم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بنتے ہیں تو انہیں یہ حق ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ مَالِكٌ فَإِنْ أَرَادَ النِّسَاءُ أَنْ يَعْفُونَ عَنْهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لَهُنَّ الْعَصَبَةُ وَالْمَوَالِيْ أَوْلٰى بِذٰلِكَ مِنْهُنَّ لِأَنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ اسْتَحَقُّوا الدَّمَ وَحَلَفُوْا عَلَيْهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ عورتیں اگر معاف کرنا چاہیں تو [illegible] یہ حق نہیں کیونکہ ان سے عصبہ اور وارث زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ [illegible]

قَالَ مَالِكٌ وَإِنْ عَفَتِ الْعَصَبَةُ أَوِ الْمَوَالِيْ بَعْدَ أَنْ يَسْتَحِقُّوا الدَّمَ وَأَبَى النِّسَاءُ وَقُلْنَ لَا نَدَعُ قَاتِلَ صَاحِبِنَا فَهُنَّ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِذٰلِكَ لِأَنَّ مَنْ أَخَذَ الْقَوَدَ أَحَقُّ مِمَّنْ تَرَكَهُ مِنَ النِّسَاءِ ، وَالْعَصَبَةِ إِذَا ثَبَتَ الدَّمُ وَوَجَبَ الْقَتْلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ اگر عصبہ اور وارث [illegible] معاف کر دیں اس کے بعد کہ خون کے مستحق ثابت ہو گئے اور عورتیں اس بات سے انکار کریں اور کہیں کہ ہم اپنے ساتھی کے قاتل کو نہیں چھوڑتے تو یہ عورتیں اس بات کا ان سے زیادہ حق رکھتی ہیں' کیونکہ عورتوں کے چھوڑنے کی نسبت قصاص لینے کے عصبہ زیادہ مستحق ہیں جب کہ خون ثابت اور قتل واجب ہو گیا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا يُقْسَمُ فِيْ قَتْلِ الْعَمْدِ مِنَ الْمُدَّعِيْنَ إِلَّا اثْنَانِ فَصَاعِدًا ، تُرَدَّدُ الْأَيْمَانُ عَلَيْهِمَا حَتّٰى يَحْلِفَا خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا ، ثُمَّ قَدِ اسْتَحَقَّا الدَّمَ وَذٰلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا.

امام مالک نے فرمایا کہ قتل عمد میں کم از کم دو دعویٰ کرنے والوں سے قسم لی جائے گی۔ ان میں ہر ایک سے پچاس قسمیں لی جائیں گی' پھر وہ قتل کے مستحق ثابت ہوں گے۔ ہمارے نزدیک یہی حکم ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَإِذَا ضَرَبَ النَّفَرُ الرَّجُلَ حَتّٰى يَمُوْتَ تَحْتَ أَيْدِيْهِمْ ، قُتِلُوْا بِهِ جَمِيْعًا ، فَإِنْ هُوَ مَاتَ بَعْدَ ضَرْبِهِمْ كَانَتِ الْقَسَامَةُ ، وَإِنْ كَانَتِ الْقَسَامَةُ لَمْ تَكُنْ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ ، وَلَمْ يُقْتَلْ غَيْرُهُ ، وَلَمْ نَعْلَمْ قَسَامَةً كَانَتْ قَطُّ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ.

امام مالک نے فرمایا کہ جب کئی آدمی ایک شخص کو ماریں اور وہ ان کے ہاتھوں مر جائے تو وہ سارے قتل کئے جائیں گے۔ اگر وہ ان کی ضربوں کے بعد مرے تو قسامت ہو گی اور جب قسامت ہو گی تو ایک ہی آدمی پر ہو گی اور اس کے سوا دوسرے کو قتل نہیں کیا جائے گا اور قسامت تو ہوتی ہی ایک آدمی پر ہے۔

٣- بَابُ الْقَسَامَةِ فِيْ قَتْلِ الْخَطَإِ

قتلِ خطا میں قسامت

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ الْقَسَامَةُ فِيْ قَتْلِ الْخَطَإِ يُقْسِمُ الَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ الدَّمَ ، وَيَسْتَحِقُّوْنَهُ بِقَسَامَتِهِمْ يَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا تَكُوْنُ عَلٰى قَسْمِ مَوَارِيْثِهِمْ مِنَ الدِّيَةِ ، فَإِنْ كَانَ فِي الْأَيْمَانِ كُسُوْرٌ إِذَا قُسِمَتْ بَيْنَهُمْ نُظِرَ إِلَى الَّذِيْ يَكُوْنُ عَلَيْهِ أَكْثَرُ تِلْكَ الْأَيْمَانِ. إِذَا قُسِمَتْ فَتُجْبَرُ عَلَيْهِ تِلْكَ الْيَمِيْنُ.

امام مالک نے فرمایا کہ قتلِ خطا کی قسامت میں بھی خون کا دعویٰ کرنے والے قسم کھا کر قسامت کے ذریعے مستحق بنیں گے۔ وہ پچاس قسمیں کھائیں گے اور قسم دیت کے وارثوں پر ہو گی۔ اگر قسم میں کسریں آئیں جب کہ ان پر بانٹی جائیں تو جس پر بڑی کسر آئے گی اس سے پوری قسم لی جائے گی اور قسم میں اسے مجبور کیا جائے گا۔

قَالَ مَالِكٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْمَقْتُوْلِ وَرَثَةٌ إِلَّا النِّسَاءُ فَإِنَّهُنَّ يَحْلِفْنَ ، وَيَأْخُذْنَ الدِّيَةَ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ حَلَفَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَأَخَذَ الدِّيَةَ ، وَإِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ قَتْلِ الْخَطَإِ ، وَلَا يَكُوْنُ فِيْ قَتْلِ الْعَمْدِ.

امام مالک نے فرمایا کہ مقتول کے وارث اگر صرف عورتیں ہوں تو وہی قسم کھا کر دیت لیں گی۔ اگر اس کا وارث صرف ایک آدمی ہو تو وہ پچاس قسمیں کھا کر دیت لے گا۔ ایسا قتلِ خطا میں ہو گا قتلِ عمد میں ایسا نہیں کیا جائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

٤ بَابُ الْمِيرَاثِ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت میں میراث

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اِذَا قَبِلَ وَلِيُّ الدَّمِ الدِّيَةَ فَهِيَ مَوْرُوثَةٌ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ يَرِثُهَا بَنَاتُ الْمَيِّتِ وَاَخَوَاتُهُ وَمَنْ يَرِثُهُ مِنَ النِّسَاءِ فَاِنْ لَمْ يَخْرُجِ النِّسَاءُ مِيْرَاثَهُ كَانَ مَا بَقِيَ مِنْ دِيَتِهِ لِاَوْلَى النَّاسِ بِمِيْرَاثِهِ مَعَ النِّسَاءِ.

امام مالک نے فرمایا کہ قسامت میں عورتوں کے وارث جب دیت قبول کر لیں تو اللہ کی کتاب کے مطابق اسے تقسیم کریں اور دیت کی بیٹیوں اور بہنوں کو بھی ترکہ دیں اور دوسرے وارثوں کو بھی۔ اگر عورتوں میں تقسیم کرنے کے بعد کچھ دیت بچ رہے تو ان لوگوں کو دی جائے جو اس کی میراث میں عورتوں کے ساتھ زیادہ نزدیک ہوں۔

قَالَ مَالِكٌ اِذَا قَامَ بَعْضُ وَرَثَةِ الْمَقْتُوْلِ الَّذِيْ يُقْتَلُ خَطَاً يُرِيْدُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الدِّيَةِ بِقَدْرِ حَقِّهٖ مِنْهَا وَاَصْحَابُهُ غَيَّبٌ لَمْ يَاْخُذْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَسْتَحِقَّ مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا قَلَّ وَلَا كَثُرَ دُوْنَ اَنْ يَّسْتَكْمِلَ الْقَسَامَةَ يَحْلِفُ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَاِنْ حَلَفَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اسْتَحَقَّ حِصَّتَهٗ مِنَ الدِّيَةِ وَذٰلِكَ اَنَّ الدَّمَ لَا يَثْبُتُ اِلَّا بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَلَا تَثْبُتُ الدِّيَةُ حَتّٰى يَثْبُتَ الدَّمُ فَاِنْ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْوَرَثَةِ اَحَدٌ حَلَفَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا بِقَدْرِ مِيْرَاثِهٖ مِنْهَا وَاَخَذَ حَقَّهٗ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ الْوَرَثَةُ حُقُوْقَهُمْ اِنْ جَاءَ اَخٌ لِاُمٍّ فَلَهُ السُّدُسُ وَعَلَيْهِ مِنَ الْخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَلسُّدُسُ فَمَنْ حَلَفَ اسْتَحَقَّ مِنَ الدِّيَةِ وَمَنْ نَكَلَ بَطَلَ حَقُّهٗ وَاِنْ كَانَ بَعْضُ الْوَرَثَةِ غَائِبًا اَوْ صَبِيًّا لَمْ يَبْلُغْ حَلَفَ الَّذِيْنَ حَضَرُوْا خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَاِنْ جَاءَ الْغَائِبُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَوْ بَلَغَ الصَّبِيُّ الْحُلُمَ حَلَفَ كُلُّ مِنْهُمَا يَحْلِفُوْنَ عَلٰى قَدْرِ حُقُوْقِهِمْ مِنَ الدِّيَةِ وَعَلٰى قَدْرِ مَوَارِيْثِهِمْ مِنْهَا.

امام مالک نے فرمایا کہ جب قتلِ خطا کے مقتول کے بعض وارث دیت لینے کھڑے ہوں اور بعض غائب ہوں تو اس طرح وہ دیت کے مستحق نہیں ہوں گے خواہ تھوڑے ہوں یا زیادہ جب تک کہ قسامت پوری نہ ہو کہ پچاس قسمیں کھائیں۔ اگر وہ پچاس قسمیں کھالیں تو دیت میں اپنے حصے کے حق دار ہو گئے اور یہ اس لیے ہے کہ دیت ثابت نہیں ہوتی مگر پچاس قسموں سے اور دیت اس وقت تک ثابت نہیں ہوتی جب تک خون ثابت نہ ہو جائے۔ اگر اس کے بعد وارثوں میں سے ایک بھی آئے تو میراث سے اپنا حصہ لینے کے لیے پچاس قسمیں کھائے اور اپنا حصہ وصول کرے یہاں تک کہ تمام وارثوں کے حصے پورے ہو جائیں۔ اگر اخیافی بھائی آئے تو اس کے لیے چھٹا حصہ ہے اور حصے کے باعث اس پر پچاس قسمیں ہیں۔ جو قسم کھا جائے وہ دیت میں حق دار ہو جائے گا اور جو انکار کرے اس کا حصہ باطل ہوا۔ اگر بعض وارث غائب یا نابالغ ہوں تو حاضر وارث ان کی جگہ پچاس قسمیں کھائیں۔ اگر اس کے بعد غائب آ جائے یا نابالغ بالغ ہو جائے تو ان سے بھی قسم لی جائے گی۔ وہ دیت سے اپنے حصوں کے مطابق قسم کھائیں گے اور اس سے جو انہیں اپنے حصے کی میراث ملے گی۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات میں نے خوب سنی۔

٥- بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْعَبِيْدِ

غلام میں قسامت

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ اَلْاَمْرُ عِنْدَنَا فِي الْعَبِيْدِ اَنَّهٗ اِذَا اُصِيْبَ الْعَبْدُ عَمَدًا اَوْ خَطَاً ثُمَّ جَاءَ سَيِّدُهٗ بِشَاهِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهٖ يَمِيْنًا وَاحِدَةً ثُمَّ كَانَ لَهٗ

امام مالک نے فرمایا کہ غلام کے متعلق ہمارے نزدیک یہ حکم ہے کہ جب غلام دانستہ یا نادانستہ مارا جائے۔ پھر اس کا آقا گواہ لے آئے تو گواہ کے ساتھ وہ ایک قسم کھائے گا۔ اس کے بعد

Presented by www.ziaraat.com

قِيمَةُ عَبْدِهِ ' وَلَيْسَ فِي الْعَبِيدِ قَسَامَةٌ فِي عَمَدٍ وَلَا خَطَإٍ '

غلام کی قیمت کا حق دار ہوگا۔ غلام خواہ دانستہ مارا جائے یا نادانستہ

قَالَ مَالِكٌ فَإِنْ قُتِلَ الْعَبْدُ عَمْدًا أَوْ خَطَأً ' لَمْ يَكُنْ عَلَى سَيِّدِ الْعَبْدِ الْمَقْتُولِ قَسَامَةٌ وَلَا يَمِينٌ ' وَلَا يَسْتَحِقُّ سَيِّدُهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ عَادِلَةٍ ' أَوْ بِشَاهِدٍ فَيَحْلِفُ مَعَ شَاهِدِهِ.

امام مالک نے فرمایا کہ غلام دانستہ یا نادانستہ قتل کر دیا جائے تو اس کے آقا پر قسامت یا قسم نہیں ہے اور آقا اس وقت تک حق نہیں ہوتا جب تک دو گواہ نہ لائے یا ایک گواہ ہو اور اس کے ساتھ خود قسم کھائے۔

قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ.

یحییٰ' امام مالک نے فرمایا کہ یہ بات میں نے خوب سنی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٤٥- كِتَابُ الْجَامِعِ

فضائل کا بیان

١- بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَدِينَةِ وَأَهْلِهَا

مدینہ اور اہل مدینہ کے حق میں دعا

٦٦٥- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى ' قَالَ:

یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا:

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ ' عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ ' وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ. يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت دے یعنی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو۔

صحیح البخاری (۲۱۳۰) صحیح مسلم (۳۳۱۲)

٦٦٦- وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ' عَنْ أَبِيهِ ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ' أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاؤُوا بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ' فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا ' وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا ' وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا ' وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا ' اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ ' وَخَلِيلُكَ ' وَنَبِيُّكَ ' وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ ' وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ' ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ ' فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ. صحیح مسلم (۳۳۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔ رسول اللہ ﷺ اسے لے کر یوں دعا کرتے: اے اللہ! ہمیں ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے اور ہمیں ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمیں ہمارے مد میں برکت دے۔ اے اللہ! بے شک ابراہیم تیرے بندے' تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے۔ اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ منورہ کے لیے دعا کرتا ہوں جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے تجھ سے دعا کی نیز اتنی ہی مزید۔ پھر کسی چھوٹے بچے کو دیکھ کر بلاتے اور وہ پھل اسے مرحمت فرما دیتے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: یہ نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے والہانہ لگاؤ کا زندہ ثبوت ہے کہ نئے پھل کو پہلے بارگاہ رسالت میں پیش کرتے تھے حالانکہ پروردگار عالم کے لیے کیا کمی تھی وہ تو [illegible] رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہو گیا اس شیخ نے یہ [illegible] رسول اللہ ﷺ کی رضا مصطفیٰ اور حلم خدا ہے۔

رسول اللہ ﷺ وہ پھل بچوں اور لڑکوں کو عنایت فرما دیتے تھے کیونکہ بچوں کو ہر نئی چیز کی زیادہ تمنا ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ نذرانے جمع کرنے کے لیے نہیں ہوتے بلکہ ضرورت مندوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی مدد کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ بزرگان دین کا لنگر جاری کرنا اسی وجہ سے ہوا کرتا تھا۔ اگر کوئی اسے ذخیرہ کرے اور اپنے آرام و راحت کا ذریعہ بنائے تو دنیا کی دولت اور آرام و راحت سے ایسا لگاؤ رکھنے والا بزرگ حقیقت میں بزرگ نہیں اور نہ اسے نذرانے دینے کی وہ افادیت ہے جو حقیقت میں نذرانوں سے مقصود ہے۔

نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جب نیا پھل پیش کیا جاتا تو بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کو اس پر عمل کرنا چاہیے کہ ایسے مواقع پر پیش کرنے والے اور دوسرے لوگوں کے لیے خدائے ذوالمنن سے خیر و برکت طلب کرے۔ ساتھ ہی ''ومثلہ معہ'' سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ پروردگار عالم نے یقیناً مدینہ منورہ کے اندر مکہ مکرمہ سے دو چند خیر و برکت رکھی ہو گی کیونکہ حبیب خدا ﷺ کی دعا خدا نے ضرور قبول فرمائی ہو گی جب کہ اس دعا کی کیفیت یہ ہوتی تھی۔

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا

مدینہ منورہ میں رہنے اور اس سے نکلنے کا بیان

۶۶۷- حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ الْاَجْدَعِ، اَنَّ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ، فَاَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اقْعُدِيْ لُكَعُ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا، اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

یحنس مولیٰ زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس زمانۂ فتنہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی مولاۃ آئی اور انہیں سلام کر کے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! میں یہاں سے نکلنا چاہتی ہوں کیونکہ لوگ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اس سے فرمایا کہ لگی بیٹھی رہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہیں صبر کرے گا کوئی اس کی مصیبتوں اور سختیوں پر مگر میں اس کی شفاعت کروں گا یا قیامت کے روز اس کی گواہی دوں گا۔ ف

صحیح مسلم (۳۳۳۲)

ف: مدینہ منورہ کی محبت ہر صاحب ایمان کے دل میں موجزن رہتی ہے۔ حبیب خدا اور محبوب کائنات جب تک مکہ مکرمہ میں جلوہ افروز رہے تو کائنات ارضی و سماوی کا ہر فرد ادھر متوجہ رہا بلکہ خود خالق کائنات بھی اسی جانب توجہ فرماتا رہا اور جب اس رحمتِ دو عالم نے مدینہ منورہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا تو سب کی نگاہوں کا مرکز مدینہ منورہ ہو گیا کیونکہ کونین کی ساری بہار اسی محبوب

Presented by www.ziaraat.com

پروردگار کے دم قدم سے وابستہ ہے۔ وہ جہاں بھی جلوہ افروز ہوں وہی مقام مدینہ منورہ ہے اور اسی کی جانب سب کی نگاہیں سمٹ سمٹا

[illegible]

کا تیرہویں چودھویں صدی میں سرمایہ ملت کا عدیم المثال نگہبان نبی امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) وہ نور بارگاہ خداوندی میں عرض گزار ہوئے:

سایہ دیوار و خاک در ہو یارب اور رضا
خواہش دیہیم قیصر شوق تخت جم نہیں

مولانا کرامت علی شہیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی منہ مانگی مراد پائی۔ ان کی دعا بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل کر گئی جنہوں نے بارگاہِ رسالت میں اپنی خواہش کا یوں اظہار کیا تھا:

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۹ھ) جیسے قافلہ سالارِ عاشقان رسول نے جب فریضۂ حج ادا کر لیا تو پھر نفلی حج کرنے کبھی نہ گئے کہ مبادا راستے میں یا مکہ مکرمہ کے اندر آخری وقت آ جائے۔ وہ ساری عمر پھر مدینہ منورہ سے دور نہیں گئے کہ جب بھی موت آئے تو مدینہ منورہ میں آئے اور حضور کے قدموں میں دفن ہونا نصیب ہو۔ زیرِ نظر روایت کو دیکھیے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۱۰۱ھ) مدینہ منورہ سے جاتے ہوئے اشک بار ہو کر اس کی طرف دیکھتے اور ساتھی سے فرماتے ہیں کہ ہمارا شمار ان لوگوں میں نہ ہو جائے جنہیں مدینہ منورہ اپنے اندر رہنے نہیں دیتا بلکہ نکال دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کیا کرتے تھے" اللھم ارزقنی وفاۃ وشھادۃ فی بلد رسولک "یعنی اے اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں وفات اور شہادت نصیب فرما۔ اسی لیے اسے سراپا معصیت اور ذرہ ناچیز نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا ہے:

مدینے میں دو گز زمیں مجھ کو دے دو
نہ دو حور و غلماں مدینے کے والی

۶۶۸- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا.

صحیح البخاری (۷۲۱۱) صحیح مسلم (۳۳۴۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میری بیعت توڑ دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا۔ دوبارہ آ کر کہا کہ میری بیعت توڑ دیجئے تو آپ نے انکار فرمایا۔ سہ بارہ آ کر کہا کہ میری بیعت توڑ دیجئے تو آپ نے انکار فرمایا۔ پس اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کو نکال پھینکتی اور زرِ خالص کو رکھتی ہے۔

۶۶۹- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ [illegible] سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ [illegible] هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.

صحیح البخاری (۱۸۷۱) صحیح مسلم (۳۳٤۰)

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے ایسی بستی میں [illegible] دستی ہے جسے ٹھن لوہے کے میل نکالتی ہے۔

٦٧٠- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ.

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی مدینہ منورہ سے منہ پھیر کر نہیں نکلتا تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر عطا فرما دیتا ہے۔

٦٧١- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ، فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ، وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ، وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبِسُّوْنَ، فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ، وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ.

صحیح البخاری (۱۸۷۵) صحیح مسلم (۳۳۵۱-۳۳۵۲)

حضرت سفیان بن ابو زہیر کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح ہوگا، پس کچھ لوگ ٹہلتے ہوئے آئیں گے تو اپنے گھر والوں اور حلقۂ اثر کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ شام فتح ہوگا، پس کچھ لوگ ٹہلتے ہوئے آئیں گے تو اپنے گھر والوں اور حلقۂ اثر کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔ عراق فتح ہوگا، پس کچھ لوگ ٹہلتے ہوئے آئیں گے تو اپنے گھر والوں اور حلقۂ اثر کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

٦٧٢- **وَحَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ حِمَاسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَتُتْرَكَنَّ الْمَدِيْنَةُ عَلٰى اَحْسَنِ مَا كَانَتْ حَتّٰى يَدْخُلَ الْكَلْبُ، اَوِ الذِّئْبُ، فَيُغَذِّيَ عَلٰى بَعْضِ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، اَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلِمَنْ تَكُوْنُ الثِّمَارُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ لِلْعَوَافِي الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ.

صحیح البخاری (۱۸۷٤) صحیح مسلم (۳۳۵۳-۳۳۵٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مدینہ کو ضرور اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے یہاں تک کہ کتا یا بھیڑیا داخل ہو کر مسجد کے کسی ستون کے پاس یا منبر پر پیشاب کرے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس زمانے میں پھل کس کے لیے ہوں گے؟ فرمایا کہ بھوکے پرندوں اور درندوں کے لیے۔

[۸۸٤] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَبَكٰى، ثُمَّ قَالَ يَا مُزَاحِمُ اَتَخْشٰى اَنْ نَكُوْنَ مِمَّنْ نَفَتِ الْمَدِيْنَةُ؟

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جب مدینہ منورہ سے نکلے تو اس کی طرف دیکھ کر روئے پھر کہا: اے مزاحم! کیا تم ڈرتے ہو کہ ہم ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کو مدینہ منورہ نے نکال دیا ہو؟

Presented by www.ziaraat.com

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ طیبہ کی حرمت کا بیان

[illegible]

رَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ مِنْ بَغَلَاتِ [illegible] رَكِبَ [illegible] فَرَكِبَ [illegible] فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

صحیح البخاری (۳۳۶۷) صحیح مسلم (۳۳۰۸)

رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔ ف

ف: اس حدیث میں حرم بنانے کی زبان رسالت سے نسبت قابل غور ہے۔ نبی کریم ﷺ بارگاہ خداوندی میں عرض کر رہے ہیں کہ مکہ مکرمہ کو میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم بنایا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ یہ اعزازی اختیارات ہیں جو پروردگار عالم اپنے مقبول بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اسی اعزازی اختیار کی بناء پر مجازاً ان کی طرف بھی ایسے امور کی نسبت کر دی جاتی ہے جس کی قرآن وحدیث میں اتنی مثالیں موجود ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

مبتدعین زمانہ سے بعض لوگ مقربین بارگاہِ الٰہیہ کے علوم واختیارات کے نام سے ہی جل بھن جاتے ہیں اور ایڑی سے چوٹی بلکہ اپنے مہاتما گاندھی کی لنگوٹی تک کا زور اس بات پر لگا دیتے ہیں کہ کسی بڑی سے بڑی ہستی کو ایک عام انسان سے ذرا بھی کسی بات میں مختلف نہ سمجھا جائے اور اگر فرق بھی کیا جائے تو صرف اتنا ہی جتنا کہ چھوٹے بڑے بھائی میں ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک نبی اس ہستی کا نام ہے جس نے دینی مسائل کسی کتاب یا استاد سے نہیں سیکھے بلکہ اسے وحی کے ذریعے بتا دیئے گئے اور ان کی تبلیغ پر مامور فرما دیا گیا۔ گویا ان کی اصطلاح کے مطابق ایک نبی اور کسی مسجد کے ملاں جی میں وحی کے سوا اور کوئی بنیادی فرق نہیں ہے۔

اگرچہ قرآن وحدیث کے واضح نصوص ان حضرات کے اس غیر اسلامی نظریہ کی قطعاً تائید نہیں کرتے بلکہ صاف صریح طور پر اسے کلمۂ طیبہ سے انحراف اور عقیدۂ رسالت کا انکار قرار دیا ہے کیونکہ انبیائے کرام ہرگز خدا نہیں لیکن یقیناً خدا نما ہیں۔ یہ حضرات مظہر خدا ہوتے ہیں جن کے کمالات سے خدا کی ذات وصفات کا تصور انسانوں کے ذہن میں سماتا تھا۔ ان اعزازی علوم واختیارات کو شرک قرار دینا حقیقت میں اسلام سے مذاق، عقیدہ رسالت کے خلاف انتہائی شرارت اور عقیدہ توحید کو مسلمانوں کے دلوں اور دماغوں سے نکالنے کی خاطر پراسرار شیطانی سازش کے شوگر کوٹڈ کیپسول ہیں جن کو استعمال کرنے سے اسلامی عقیدۂ توحید وعقیدۂ رسالت کو آدمی اپنے ہاتھ سے دے بیٹھتا ہے۔ غرضیکہ یوں دین کے نام پر آدمی ایمان جیسی متاعِ عزیز کو ضائع کر کے اپنے آپ کو مکمل بے دین بنا لیتا ہے اور یہ سوچنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتا کہ یہ تو وہ مرض ہے جو شیطان کو لاحق ہوا تھا اور کہیں وہ دینداری کے پردے میں مجھے اپنے جیسا بنانے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔ توحید کی نام نہاد علمبرداری نے اسے منصب نبوت کو نہ سمجھنے دیا اور گلے میں لعنت کا طوق پڑا۔ شیطان کے اسی نقش قدم پر چلنا حقیقت میں شیطان کے انجام کو اپنا مقدر بنانا نہیں تو اور کیا ہے؟

مقربین بارگاہ الٰہیہ کے عطائی واعزازی اختیارات ایک ایسی مسلمہ حقیقت ہیں جس کے انکار کی اسلام کے اندر قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ خود قرآن کریم کے اندر ایسی درجنوں آیات موجود ہیں جن کے اندر غیر خدا کی طرف ایسے اختیارات کی نسبت کی گئی ہے۔ یہاں ایسی تمام آیات کو نقل کرنے کی گنجائش نہیں بلکہ خاص اسی تحریم وتحلیل کے سلسلے میں دو آیتیں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک مقام پر پروردگار عالم نے اپنے حبیب سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سے یوں فرمایا ہے:

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول، غیب کی خبریں دینے والے بے پڑھے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت

Presented by www.ziaraat.com

وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ [illegible] عَلَيْهِمْ [illegible]

انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے [illegible] چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے بوجھ اور [illegible] جو ان پر تھے اتارے گا۔

اس آیت میں حلال وحرام کرنے کی نسبت خود پروردگار عالم نے اپنے حبیب کی طرف فرمائی اور بتایا کہ میرا محبوب لوگوں کے سروں سے بوجھ اور گلوں سے پھندے اتار کر ان کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے جو فرمایا تھا دوسرے مقام پر قرآن کریم نے ان کے ارشادات کو یوں نقل فرمایا ہے:

اَنِّیْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ. (آل عمران:۴۹-۵۰)

میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی سی مورت بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بے شک ان باتوں سے تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلے کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کر دوں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

ان دونوں آیتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے جن عطائی واعزازی اختیارات کو بیان فرمایا اور قرآن مجید نے انہیں نقل کیا، وہ چشم بصیرت سے دیکھنے والے ہیں کہ اللہ کے ایک نبی جلیل القدر پیغمبر اور اولوالعزم رسول نے کیا فرمایا جب کہ وہ حضرات توحید کا علم بلند کرنے اور کفر وشرک کی جڑیں اکھاڑ پھینکنے کے لیے اس دنیا میں تشریف لاتے رہے۔ اگر ان عطائی واعزازی نسبتوں میں کفر وشرک کا ذرا بھی شائبہ ہوتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسی باتوں کی ہرگز اپنی جانب نسبت نہ کرتے اور نہ قرآن کریم میں ایسی نسبتوں کو برقرار رکھا جاتا جب کہ انہوں نے بنی اسرائیل سے فرمایا:

(۱) میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی مورت تخلیق کر کے اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔
(۲) میں مادرزاد اندھے کو بینائی عطا کر دیتا ہوں۔
(۳) میں کوڑھی کو شفا بخش دیتا ہوں۔
(۴) میں خدا کے حکم سے مردے کو زندہ کر دیتا ہوں۔
(۵) میں تمہیں بتا دیتا ہوں جو تم کھاتے ہو۔
(۶) میں تمہیں بتا دیتا ہوں جو تم گھروں میں جمع کر کے رکھتے ہو۔
(۷) میں تمہارے لیے بعض چیزوں کو حلال کرنے آیا ہوں جو پہلے تم پر حرام تھیں۔

ان نسبتوں کی حقیقت چشم بینا کو بھی ایمان کی روشنی میں ہی نظر آ سکتی ہے کیونکہ حضرات انبیائے کرام کی شان کو وہی لوگ علیٰ قدر مراتب دیکھ سکتے ہیں جو منصب نبوت کے قائل ہوں، ورنہ جو سرے سے منصب نبوت ورسالت کے قائل نہیں اور جنہیں ایک عام

Presented by www.ziaraat.com

آدمی اور نبی کے اندر کوئی خاص فرق نظر ہی نہیں آتا وہ تو یہی سمجھیں گے کہ جس طرح سے ہمیں خدا کی طرف سے کوئی خاص علم واختیار نہیں ملا ہے اسی طرح [illegible] کو بھی کچھ نہیں ملا ہوگا [illegible] قرآن کریم کے بارے فرمانے [illegible] حدیث مطہرہ کے سینکڑوں [illegible] دیکھنے والے کی آنکھوں کو [illegible] ان نعمتوں کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو ایسی باتوں کو دیکھنے والی آنکھوں سے محروم کر لیا ہوا ہے لہٰذا وہ ان باتوں کی نہ تو مالی اور روزگار کا دلیلیں کریں گے [illegible] اپنے مالی مفاد کی [illegible] بہت دھریں کے اور کسی طرح بھی تسلیم کرنے کی جانب رخ [illegible] کریں گے یونہی

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدہ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

چونکہ بات زیر بحث یہ ہے کہ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنانے کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف فرمائی اور مدینہ منورہ کو حرم بنانے کی نسبت اپنی جانب۔ لہٰذا مناسب نظر آتا ہے کہ مدینہ طیبہ کو حرم بنانے کی چند دیگر حدیثیں اور پیش کر دی جائیں جن سے اہل ایمان کی آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور ملے۔ ان کی کشت دین لہلہائے اور گلشن ایمان بہاروں سے ہمکنار ہو جائے۔ اقول بعون الله تعالى

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے: ''اللهم ان ابراهيم حرم مكة وانى احرم ما بين لابتيها'' (بخاری، مسلم، احمد، طحاوی) اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں (مدینہ طیبہ کے) ان دونوں سنگستانوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

(۲) حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان ابراهيم حرم مكة ودعا لاهلها وانى حرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكة وانى دعوت فى صاعها و مدها بمثلى ما دعا به ابراهيم لاهل مكة'' (بخاری و مسلم) بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنا دیا اور اس کے باشندوں کے لیے دعا فرمائی اور بے شک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکہ مکرمہ کو حرم کیا اور میں نے اس کے پیمانوں میں اس سے دوگنی برکت کی دعا کی جو انہوں نے اہل مکہ کے لیے کی تھی۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عرض کی: الٰہی! بے شک حضرت ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے ان کی زبان پر مکہ معظمہ کو حرم کیا ''اللهم انا عبدك و نبيك وانى احرم ما بين لابتيها'' (بخاری و مسلم) الٰہی! اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ میں مدینہ طیبہ کی ان دونوں حدوں کے درمیان والی ساری جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

(۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انى احرم ما بين لابتى المدينة ان يقطع عضاهها او يقتل صيدها'' (بخاری، مسلم، احمد، طحاوی) بے شک میں حرم بناتا ہوں مدینہ طیبہ کے دونوں سنگستانوں کی درمیانی جگہ کو اس کے کیکر کے درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کا شکار نہ مارا جائے۔

(۵) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان ابراهيم حرم مكة وانى احرم ما بين لابتيها'' (مسلم، طحاوی) بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ کی درمیانی جگہ کو حرم کرتا ہوں۔

(۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرض گزار ہوئے: ''اللهم ان ابراهيم حرم مكة فجعلها حرما وانى حرمت المدينة حراما مازميها ان لا يهرق فيها دم ولا يحمل سلاح لقتال ولا يحبط فيها

Presented by www.ziaraat.com

شجرة الا لعلف ''(صحیح مسلم) الٰہی! بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کر کے حرم بنا دیا اور بے شک میں نے مدینہ

(۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے: اللھم انی قد حرمت ما بین لا بتیھا کما حرمت علی لسان ابراھیم الحرم (صحیح مسلم، مسند احمد) الٰہی! بے شک میں نے سارے مدینہ منورہ کو حرم کر دیا جیسے تو نے (مکہ مکرمہ) کو زبان ابراہیم پر حرم محترم بنایا۔

(۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان ابراھیم حرم بیت اللہ و امنه وانی حرمت المدینة ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھا ولا یصاد صیادھا'' (صحیح مسلم، طحاوی) بے شک حضرت ابراہیم نے بیت اللہ کو حرم بنا دیا اور امن والا کر دیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے کانٹے دار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور نہ اس کے وحشی جانور شکار کیے جائیں۔

(۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''حرم رسول اللہ ﷺ ما بین لابتی المدینة وجعل اثنی عشر میلا حول المدینة حمی'' (بخاری، مسلم، مسند احمد) مدینہ طیبہ کی دونوں سنگستانوں کے درمیان والی ساری جگہ کو رسول اللہ ﷺ نے حرم کر دیا اور اس کے گرداگرد بارہ بارہ میل تک کے سبزہ درختوں کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

(۱۰) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''ان رسول اللہ حرم ما بین لا بتی المدینة'' (صحیح مسلم، طحاوی شریف) بے شک رسول اللہ ﷺ نے سارے مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا۔

(۱۱) عاصم احول سے روایت ہے قلت لانس بن مالک احرم رسول اللہ ﷺ المدینة قال نعم کہ انہوں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ (صحیح مسلم، طحاوی شریف)

(۱۲) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''ان رسول اللہ ﷺ حرم ھذا الحرم'' (سنن ابوداؤد) بے شک رسول اللہ ﷺ نے (مدینہ منورہ کے) اس حرم محترم کو حرم بنا دیا۔

(۱۳) سرحبیل کہتے ہیں کہ ہم مدینہ طیبہ میں چند جال لگا رہے تھے۔ حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے، جال پھینک دیئے اور فرمایا ''الم تعلموا ان رسول اللہ ﷺ حرم صیدھا'' (طحاوی شریف) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام فرمایا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا: ''ان النبی ﷺ حرم ما بین لابتیھا'' (ابن ابی شیبہ) بے شک نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم کر دیا ہے۔

(۱۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ان رسول اللہ ﷺ حرم ما بین لابتی المدینة ان یعضد شجرھا او یحبط'' (طحاوی شریف) بے شک رسول اللہ ﷺ نے سارے مدینہ منورہ کو حرم بنا دیا ہے کہ اس کے درخت نہ کاٹیں اور نہ پتے جھاڑیں۔

(۱۵) ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے ایک چڑیا پکڑ لی تھی، اسے لیے ہوئے باہر گیا تو والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے۔ انہوں نے شدت سے میرا کان ملا، چڑیا کو لے کر چھوڑ دیا اور فرمایا: ''حرم رسول اللہ ﷺ صید ما بین لا بتیھا'' (طحاوی) رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کا شکار حرام فرما دیا ہے۔

(۱۶) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ان رسول اللہ ﷺ حرم البقیع وقال لاحمی الا للہ و

Presented by www.ziaraat.com

لرسوله" (طحاوی شریف) بے شک رسول اللہ ﷺ نے بقیع کو حرم بنا دیا اور فرمایا کہ چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا

[illegible] ﷺ [illegible] (المعجم الصغیر)

یہ احادیث تو کہہ رہی ہیں یعنی آٹھ میں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا۔ پچھلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے حرم کر دینے سے مدینہ منورہ حرم ہو گیا۔ پہلی آٹھ حدیثوں میں سے پانچ کے اندر اپنے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی جانب کسی نہیں نسبت ارشاد فرمائی کہ ملہ معظمہ کو انہوں نے حرم کرایا یعنی بنا دیا۔ یہ سب اسی عطائی اور اعزازی اختیارات کے جلوے ہیں جس کے باعث قرآن و حدیث میں ایسی باتوں کی نسبت مقربین بارگاہِ الٰہیہ کی جانب فرمائی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اختیارات دیئے اور اپنے مقبول بندوں کی جانب خود ان کی نسبت فرمائی۔ مقربین بارگاہِ الٰہیہ جنہیں یہ اختیار ملا انہوں نے خود اپنی جانب ایسے امور کی نسبت کی اور صاحب اختیار دوسرے بزرگوں کی جانب بھی نسبت کرتے رہے۔ ان عطائی اور اعزازی اختیارات سے پروردگار عالم کے حقیقی و ذاتی اختیار پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ ایسا اختیار مرحمت فرما دینے کے باوجود صاحب اختیار اپنے تمام اختیارات سمیت پروردگار عالم کے اختیار سے ایک بال برابر علیحدہ یا باہر نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود شرک کا خطرہ سوجھنا دین سے بے خبر ہونے کے ساتھ عقل سلیم سے بھی محروم ہونے کا ثبوت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٦٧٤- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ.

صحیح البخاری (۱۸۷۳) صحیح مسلم (۳۳۱۹)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے کہ اگر میں مدینہ منورہ میں ہرنوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں نہیں چھیڑوں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ان دونوں کناروں کی درمیان جگہ حرم ہے۔

[۸۸۵] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ ، اَنَّهٗ وَجَدَ غِلْمَانًا قَدْ اَلْجَؤُوْا ثَعْلَبًا اِلٰى زَاوِيَةٍ فَطَرَدَهُمْ عَنْهُ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند لڑکوں کو دیکھا کہ انہوں نے لومڑی کو ایک کونے میں گھیر رکھا تھا۔ انہوں نے اسے چھڑا دیا۔

قَالَ مَالِكٌ لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اَفِيْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُصْنَعُ هٰذَا؟

امام مالک نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہ اس نے کہا: کیا حرم رسول میں یہ بھی بنایا گیا ہے؟

[۸۸٦] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَاَنَا بِالْاَسْوَافِ قَدِ اصْطَدْتُ نُهَسًا ، فَاَخَذَهٗ مِنْ يَدِيْ ، فَاَرْسَلَهٗ.

ایک آدمی کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت میرے پاس اسواف میں تشریف لائے۔ میں نے چڑیا شکار کی تو انہوں نے میرے ہاتھ سے لے کر اسے چھوڑ دیا۔ ف

ف: حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ چڑیا اسی لیے ان کے ہاتھ سے لے کر چھوڑی کہ وہ مدینہ منورہ کی حدود کے اندر پکڑی تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا تھا۔ مدینہ طیبہ کے دونوں سنگستانوں کی درمیانی جگہ یا اردگرد بارہ بارہ میل تک کی جگہ میں شکار کرنا، وہاں کا درخت کاٹنا ان امور سے نبی کریم ﷺ نے منع فرما دیا تھا۔ اسی مضمون پر دلالت کرنے والی تین حدیثیں اس باب میں گزر چکی ہیں۔ اگر مزید حدیثیں دیکھنے کا شوق ہو تو بخاری، مسلم، طحاوی، مسند احمد، مسند عبد الرزاق اور مسند الفردوس میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

Presented by www.ziaraat.com

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي وَبَاءِ الْمَدِينَةِ

مدینہ منورہ کی وبا کا بیان

٦٧٥- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ فَيَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ؟
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ؟

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ، أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ.

صحیح البخاری (۳۹۲٦) صحیح مسلم (۳۳۲۹)

[۸۸۷] **أثر**- قَالَ مَالِكٌ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ وَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَقُولُ:

قَدْ رَأَيْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهِ
إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ

٦٧٦- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ، وَلَا الدَّجَّالُ. صحیح البخاری (۱۸۸۰) صحیح مسلم (۳۳۳۷)

ابو بکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں ان کے پاس جاتی اور کہتی۔ ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ (بلال!) آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے:

ہر صبح تو مسرور ہے اہل و عیال سے
نزدیک تری موت ہے تیرے نعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے کہتے:

کاش! میں پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
گرد میرے وہ نباتاتِ جلیل اذخر ہوں سب
کاش! میں پانی مجنہ کا کبھی پھر پی سکوں
اور طفیل و شامہ کو جانے خدا دیکھوں گا کب؟

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمیں مکہ مکرمہ جیسی مدینہ منورہ کی محبت عطا فرما بلکہ زیادہ اور اسے ہمارے لیے صحت بخش بنا، ہمیں اس کے صاع اور مد میں برکت دے اور اس بخار کو جحفہ بھیج دے۔

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ عامر بن فہیرہ کہتا ہے:

مرنے سے پہلے موت کو میں دیکھ چکا ہوں
گو بزدلوں پہ آتی ہے وہ آسمان سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے، اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتے۔

٥- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْمَدِينَةِ

مدینہ منورہ سے یہودیوں کو نکالنے کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

٦٧٧- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ "لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ" لَمْ يُبْقِيَنَّ دِينَانِ بِأَرْضِ الْعَرَبِ.

صحيح البخاري (١٣٣٠) صحيح مسلم (١١٨٤)

اسمٰعیل بن حکیم بن عمر بن عبدالعزیز کو فرماتے ہوئے سنا کہ [illegible] نے آخری کلام یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو ہلاک کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ سرزمین عرب میں دو دین نہ رہیں گے۔

ف: نبی کریم ﷺ نے یہود و نصاریٰ کی ہلاکت کے لیے دعا فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجد بنا لیا تھا۔ مسجدیں بنانے سے غالباً یہی مراد ہوگی کہ انہیں مسجود الیہ قرار دے کر قبور انبیاء کی طرف سجدے کرتے ہوں گے۔ کسی کو مسجود الیہ قرار دینا تو یقیناً کفر ہے اور قبلے کے علاوہ کسی کو مسجود الیہ بنانے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ رہا تعظیمی سجدہ تو اب اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے بت پرستی کے لیے دروازہ کھل جاتا ہے۔ اس کی آڑ لے کر مبتدعین زمانہ نے، بعض بت پرستوں کے پجاریوں نے قبور انبیاء کی زیارت کے لیے جانا، وہاں خدا سے دعا کرنا، ایسے مقامات پر روشنی کا اہتمام کرنا اور ان کی زیارت کے لیے دور دراز سے سفر کر کے آنا وغیرہ امور کو بھی خلاف شرع، بدعت اور شرک تک بتانے کا دل آزار چکر چلایا ہوا ہے۔ حتیٰ کہ ابن تیمیہ حرانی اور ذوالخویصرہ کی وہ معنوی ذریت رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اطہر کے بارے میں بھی اسی خیال کا اظہار کر کے راسخ العقیدہ مسلمانوں کے قلب و جگر پر نشتر زنی کرتی رہتی ہے۔ حالانکہ روضۂ انور کی زیارت کے لیے تو روزانہ صبح و شام ستر ہزار فرشتے آتے اور جاتے رہتے ہیں اور ہمہ وقت اس بارگاہِ عرش آستاں میں صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔ سبحان اللہ! پروردگار عالم کی طرف سے نوروں کا یہ ایمان افروز اہتمام ہے اور شمع رسالت کو پھونکوں سے بجھانے والوں کو صرف مسلمانوں کی دل آزاری سے کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مدعیٔ اسلام کو سچی ہدایت اور ایمان کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ آمین یا الٰہ العلمین

٦٧٨- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لاَ يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ. صحيح البخاري (٣١٦٨) صحيح مسلم (٤٢٠٨)

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرۂ عرب میں دو دین جمع نہ ہوں۔

قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَفَحَصَ عَنْ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى أَتَاهُ الثَّلَجُ، وَالْيَقِينُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لاَ يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، فَأَجْلَى يَهُودَ خَيْبَرَ.

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اس حدیث کی چھان بین فرمائی اور جب انہیں اطمینان و یقین ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جزیرۂ عرب میں دو دین جمع نہ ہوں تو انہوں نے خیبر کے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا۔

[٨٨٨] أثر- قَالَ مَالِكٌ وَقَدْ أَجْلَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَهُودَ نَجْرَانَ وَفَدَكَ، فَأَمَّا يَهُودُ خَيْبَرَ، فَخَرَجُوا مِنْهَا لَيْسَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ، وَلاَ مِنَ الأَرْضِ شَىْءٌ، وَأَمَّا يَهُودُ فَدَكَ فَكَانَ لَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ وَنِصْفُ الأَرْضِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ صَالَحَهُمْ عَلَى نِصْفِ الثَّمَرِ وَنِصْفِ الأَرْضِ، فَأَقَامَ لَهُمْ عُمَرُ

امام مالک نے فرمایا کہ حضرت عمر نے نجران اور فدک کے یہودیوں کو بھی نکالا۔ جب خیبر کے یہودیوں کو نکالا تو نہ ان کے پھل تھے اور نہ کوئی زمین۔ ہاں فدک کے یہودیوں کا آدھا پھل تھا اور آدھی زمین، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نصف پھل اور نصف زمین پر صلح کی تھی۔ حضرت عمر نے ان کے نصف پھلوں اور نصف زمین کی قیمت نیز سونے، چاندی، اونٹ، رسیوں اور

Presented by www.ziaraat.com

نِصْفُ الثَّمَرِ ' وَنِصْفَ الْاَرْضِ قِيْمَةً مِنْ ذَهَبٍ ' وَوَرِقٍ ' آدھا پھلوں تک کی قیمت دے کر انہیں وہاں سے جلاوطن کر دیا۔

٦- بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِيْ اَمْرِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ منورہ کے دیگر فضائل

٦٧٩- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ.

۶۷۹- ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ف

ف: نبی کریم ﷺ کا احد پہاڑ یا کسی بھی چیز سے محبت رکھنا ایک ایسی بات ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں آ سکتی ہے لیکن کسی پہاڑ کا محبت کرنا ایک ایسا معاملہ ہے جو آسانی سے ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ چونکہ پہاڑ یا پتھر عقل وشعور سے محروم ہیں لہٰذا ان کا کسی سے دوستی و دشمنی اور محبت ونفرت کا علاقہ نہیں ہوتا' لیکن نبی کریم ﷺ چونکہ ساری کائنات کے نبی بنائے گئے لہٰذا کافر جنوں اور کافر انسانوں کے سوائے کائنات کے ہر فرد کو علیٰ قدر مراتب ان کی معرفت عطا فرمائی گئی' جس کے باعث دنیا کی ہر چیز ان سے محبت رکھتی اور ان کے حکم کی تعمیل کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے بے شمار معجزات اس بات پر شاہد ہیں کہ بے جان چیزوں نے بھی ان کے احکامات کی تعمیل شعور والوں کی طرح کی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[٨٨٩] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ' اَنَّ اَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ زَارَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشٍ الْمَخْزُوْمِيَّ ' فَرَاٰى عِنْدَهٗ نَبِيْذًا ' وَهُوَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ ' فَقَالَ لَهٗ اَسْلَمُ اِنَّ هٰذَا الشَّرَابَ يُحِبُّهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ' فَحَمَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ قَدَحًا عَظِيْمًا فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ' فَوَضَعَهٗ فِيْ يَدَيْهِ ' فَقَرَّبَهٗ عُمَرُ اِلٰى فِيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ' فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذَا لَشَرَابٌ طَيِّبٌ ' فَشَرِبَ مِنْهُ ' ثُمَّ نَاوَلَهٗ رَجُلًا عَنْ يَمِيْنِهٖ ' فَلَمَّا اَدْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ نَادَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَنْتَ الْقَائِلُ لَمَكَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللّٰهِ وَاَمْنُهٗ ' وَفِيْهَا بَيْتُهٗ ' فَقَالَ عُمَرُ لَا اَقُوْلُ فِيْ بَيْتِ اللّٰهِ ' وَلَا فِيْ حَرَمِهٖ شَيْئًا ' ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَاَنْتَ الْقَائِلُ لِمَكَّةَ خَيْرٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ فَقُلْتُ هِيَ حَرَمُ اللّٰهِ وَاَمْنُهٗ ' وَفِيْهَا بَيْتُهٗ. فَقَالَ عُمَرُ لَا اَقُوْلُ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ ' وَلَا فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا ' ثُمَّ انْصَرَفَ.

اسلم مولیٰ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عیاش مخزومی سے ملاقات کی تو ان کے پاس نبیذ رکھا تھا جب کہ ہم مکہ مکرمہ کے راستے میں تھے۔ اسلم نے ان سے کہا کہ اس مشروب کو حضرت عمر بہت پسند کرتے ہیں۔ پس عبد اللہ بن عیاش نے ایک بڑا سا پیالہ بھرا' اسے لے کر حضرت عمر کے پاس آئے اور ان کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت عمر نے اپنے منہ کے نزدیک کیا اور پھر سر اٹھا لیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھا مشروب ہے اور اس میں سے پیا' پھر اس شخص کو دے دیا جو ان کے دائیں جانب تھا۔ جب عبد اللہ جانے لگے تو حضرت عمر نے بلا کر فرمایا: کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے بہتر ہے' عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا: وہ اللہ کا حرم اور اس کا امن ہے اور اس کا گھر اسی میں ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں بیت اللہ اور اس کے حرم ہونے کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے بہتر ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا: وہ اللہ کا گھر اس کا امن ہے اور اسی میں اس کا گھر ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اللہ کے حرم اور اس کے گھر کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔ پھر وہ چلے

Presented by www.ziaraat.com

گئے۔ف

پیش نظر مدینہ منورہ کا جواب نہیں۔ ایک ہی جلوے کا ادھر جلال ہے اور ادھر جمال ادھر محبت کی جلی گاہ ہے اور ادھر محبوب جلوہ افروز ادھر فرشتے طواف کر رہے ہیں اور ادھر عرش ادھر مقام عبادت ہے اور ادھر مقام عقیدت ادھر قبلۂ احسام ہے اور ادھر قبلۂ ایمان ادھر حکم ہے اور ادھر کشش ادھر عقل ہے اور ادھر عشق ادھر خلیل اللہ کا حرم ہے اور ادھر حبیب اللہ کا۔ غرضیکہ ایمان اور عقیدت کی نگاہوں سے دیکھیں تو دونوں کی مخصوص بہاریں جوبن پر ہیں اور دونوں ہی اپنا جواب آپ ہیں۔ ماضی قریب کے ایک عاشق صادق نے ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے:

طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد!
ہم عشق کے بندے ہیں کیونکہ بات بڑھائی ہے

عارفِ کامل مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی میں ایک حکایت لکھی کہ کسی معشوق نے اپنے عاشقِ صادق سے کہا کہ تو نے سیر و سیاحت کرتے ہوئے دنیا کے بے شمار شہر دیکھے ہوں گے جو رونق اور خوبصورتی کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے تو ایک بات بتا:

پس کدامی شہر آنہا خوشتر است!
گفت آں شہرے کہ دروے دلبر است

٧- بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّاعُونِ

طاعون کا بیان

٦٨٠- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَا قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ، فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَا قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ، وَلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ، وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ عُمَرُ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ، ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر شام کی طرف نکلے۔ جب وہ سرغ کے مقام پر تھے تو ان سے فوج کے بڑے بڑے افسر یعنی ابوعبیدہ بن جراح اور ان کے ساتھی ملے اور انہیں بتایا کہ شام کی زمین میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: اوّلین مہاجرین کو میرے پاس بلا کر لاؤ، انہیں بلا کر مشورہ کیا گیا کہ شام کی زمین میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ آپ جس کام کے لیے نکلے ہیں اسے کیے بغیر واپس لوٹنا مناسب نہیں۔ بعض نے کہا کہ آپ کے ساتھ نادر روزگار حضرات اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہیں اور وبا کی جگہ انہیں لے جانا مناسب نہیں ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ تشریف لے جائیے۔ پھر فرمایا کہ انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کر مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور ان کی طرح ہی اختلاف کیا۔ فرمایا کہ آپ بھی تشریف لے جائیں۔ پھر فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

الْمُهَاجِرِيْنَ وَ اخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ' [illegible] فَقَالُوْا اَنَرْجِعُ بِالنَّاسِ ' وَلَا تُقْدِمُهُمْ عَلَى هٰذَا الْوَبَاءِ ' فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ ' فَاصْبَحُوْا عَلَيْهِ ' فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ ' نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ ' اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا مُخْصِبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ' وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ غَائِبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ ' فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ ' فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ ' وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ ' قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ' ثُمَّ انْصَرَفَ. صحیح البخاری (۵۷۲۹) صحیح مسلم (۵۷۴۵)

کہ میرے پاس قریش کے ان عمر رسیدہ لوگوں کو بلا کر لاؤ جنہوں [illegible] حاضر ہوں لوگوں کو اس وبا میں نہ لے جائیں۔ حضرت عمر نے لوگوں میں منادی کروا دی کہ صبح کو میں روانہ ہو جاؤں گا۔ تم بھی تیاری کر لو۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ کیا تقدیر الٰہی سے فرار کرتے ہوئے؟ حضرت عمر نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! ایسا کہنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔ ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ بتایئے اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور ایسی وادی میں چلے جائیں جس کے دو کنارے ہوں۔ ایک کنارا سرسبز و شاداب اور دوسرا خشک ہو۔ اگر آپ نے سرسبز و شاداب کنارے میں چرایا تو اللہ کی تقدیر سے اور اپنے اونٹوں کو خشک زمین پر چرایا تب بھی اللہ کی تقدیر سے۔ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کا علم ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی زمین کے متعلق یہ خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ وبا پھوٹ نکلے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔ حضرت عمر نے اللہ کا شکر ادا کیا اور واپس لوٹ آئے۔

٦٨١- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ' وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ' عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّاعُوْنِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ' اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ' فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ ' فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ ' وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا ' فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ. صحیح البخاری (۳٤۷۳) صحیح مسلم (۵۷۳۳)

حضرت سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا یا تم سے پہلے لوگوں پر۔ جب تم کسی جگہ کے متعلق اس کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس زمین میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو اس سے فرار کر کے نہ نکلو۔

قَالَ مَالِكٌ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِنْهُ.

امام مالک کا بیان ہے کہ ابو النضر نے فرمایا: وہاں سے نکلنا ہی فرار ہے۔

٦٨٢- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر

Presented by www.ziaraat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ ' فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ ' فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ ' فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ ' وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا ' فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف گئے۔ جب سرغ کے مقام پر تھے [illegible] کہ شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے اور عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ پھوٹ پڑے جہاں تم رہتے ہو تو اس سے فرار کرتے ہوئے نہ نکلو۔

فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ.

پس حضرت عمر مقام سرغ ہی سے لوٹ آئے۔

صحیح البخاری (۵۷۳۰) صحیح مسلم (۵۷٤۸)

[۸۹۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّمَا رَجَعَ بِالنَّاسِ مَنْ سَرْغَ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے ساتھ سرغ ہی سے لوٹ آئے جب کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے حدیث سن لی۔

[۸۹۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَبَيْتٌ بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ عَشَرَةِ اَبْيَاتٍ بِالشَّامِ.

قَالَ مَالِكٌ يُرِيْدُ لِطُوْلِ الْاَعْمَارِ وَالْبَقَاءِ وَلِشِدَّةِ الْوَبَاءِ بِالشَّامِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رکبہ کا ایک گھر مجھے شام کے دس گھروں سے زیادہ پسند ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ مراد لمبی عمریں ہیں کیونکہ شام میں سخت وبا پھیلی ہوئی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٤٦- كِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر کا بیان

١- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَوْلِ بِالْقَدَرِ

تقدیر کے بارے میں قیل وقال کی ممانعت

٦٨٣- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى ' فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى قَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ ' فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ نَعَمْ ' قَالَ اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مباحثہ ہوا تو حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب آئے' حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم ہیں جنہوں نے لوگوں کو مصیبت میں ڈالا اور انہیں جنت سے نکلوایا؟ حضرت آدم نے ان سے فرمایا کہ آپ وہی موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا اور اپنی رسالت کے ساتھ تمام لوگوں سے برگزیدہ کیا؟ کہا: ہاں۔ فرمایا تو مجھے اس بات پر کیوں ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے مقرر فرما دیا گیا تھا۔ ف

صحیح مسلم (٦٦٨٥)

ف: حضرت آدم علیہ السلام کا فرمانا کہ ''مجھے اس بات پر کیوں ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرا مقدر کر

Presented by www.ziaraat.com

دی گئی تھی'' ۔اس جواب کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد کہ ''بحث میں حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب رہے'' ۔مسئلہ تقدیر کو سمجھنے کے لیے اس اشارہ کافی ہے اور اس سے زیادہ بحث کرنے سے نبی کریم ﷺ نے [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس پر بحث کرنے سے روک دیا تھا اور دوسرے کئی لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

ہماری رائے یہ ہے کہ ہر نبی کا ادب ملحوظ رکھنا چاہیے اور ان حضرات کے ایسے واقعات جنہیں پروردگار عالم نے لغزش قرار دیا ہے ان کے بارے میں ہمیں زبان کھولنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ ان حضرات کی تعظیم و توقیر ہمارے ایمان کی جان اور ان کی ذرا سی بے ادبی بھی ہلاکت دین و ایمان ہے۔شیطان علیہ اللعنۃ اسی بات پر مارا گیا تھا۔ہمیں چاہیے کہ ان کا ذکر ہمیشہ ادب و احترام سے کریں اور ان حضرات کے کسی فعل کو غلطی نہ کہیں کیونکہ وہ معصوم ہستیاں ہیں' گناہ کا صدور ان سے متصور نہیں۔پروردگار عالم نے ان کے لیے کچھ فرمایا تو وہ ان کا بھی خالق و مالک ہے جو چاہے فرما سکتا ہے لیکن ہم تو ان کے نیاز مند غلام اور ان حضرات کی بارگاہوں کے بندۂ بے دام ہیں۔ان حضرات کے ایسے افعال جنہیں بظاہر لغزش قرار دیا گیا ہماری نیکیوں سے لاکھوں گنا افضل ہیں کیونکہ وہ باتیں خدائی راز ہیں جن کی حقیقت کو کما حقہٗ خدا ہی جانتا ہے' حضرت آدم علیہ السلام کے مذکورہ فعل ہی کو دیکھیے کہ انسانوں کو خدا نے ہر صورت زمین پر بھیجنا تھا۔تخلیق آدم سے پہلے فرشتوں میں اعلان فرما دیا گیا تھا کہ زمین پر رہنے کے لیے خلیفہ تخلیق فرمایا جائے گا۔اس کے باوجود فرمایا گیا کہ آدم نے شجر ممنوعہ کا پھل کھالیا جس کے باعث زمین پر جا پڑا۔حالانکہ انسانیت کا سنگ بنیاد ہی زمین پر بھیجنے کے لیے رکھا گیا تھا مگر کچھ عرصہ جنت میں روک کر الزام حضرت آدم علیہ السلام پر لگا دیا گیا۔ایسا کیوں کیا؟ اس راز کو وہ علیم و خبیر خود جانے۔بہر حال ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہر نبی کا ذکر پورے ادب و احترام سے کریں اور ہرگز ایسی بات زبان پر نہ لائیں جس سے ان بزرگوں کی خفیف سی توہین کا شائبہ بھی نکلتا ہو۔ایمان کی سلامتی اسی میں ہے۔رہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہنا تو یہ ہمارے لیے ایسا کہنے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ حضرت موسیٰ نے کہا تو وہ جلیل القدر نبی' اولوالعزم پیغمبر اور کلیم اللہ تھے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے بھی افضل ہیں۔لیکن ہم کیا ہیں؟ کس کھیت کی مولی ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی گھسیٹا تھا۔حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بھی تھپڑ رسید کر دیا تھا۔کیا کوئی دوسرا ایسا کرنے کا مجاز ہے؟ ہماری سرفرازی کا راز تو ان حضرات کی نیاز مندی اور غلامی میں مضمر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

٦٨٤- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ﴾ (الاعراف:۱۷۲) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ خَلَقَ آدَمَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ حَتَّىٰ اسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ

مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا: ''اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کہ میں تمہارا رب نہیں؟ سب بولے کیوں نہیں۔ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی'' حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اس بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا' پھر اپنا دست قدرت ان کی پیٹھ پر پھیرا اور اس سے ان کی اولاد کو نکالا۔ پھر فرمایا: انہیں میں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے کہ یہ اہل جنت کے عمل کریں۔دوبارہ ان کی پیٹھ پر پھیرا اور ان کی اولاد کو نکال کر

Presented by www.ziaraat.com

اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ' ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ [illegible] يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ ' وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ النَّارَ.

سنن ابوداؤد (٤٧٠٣) سنن الترمذی (٣٠٧٥)

فرمایا: انہیں میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے کہ جہنمیوں کے عمل [illegible] عمل کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو جنت کے لیے پیدا فرمایا ہے وہ اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے اور اہل جنت کے اعمال سے کسی عمل کو کرتا ہوا فوت ہوتا اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جس بندے کو جہنم کے لیے پیدا کیا جاتا ہے تو وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جہنمیوں کا کوئی عمل کرتا ہوا فوت ہوتا اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔

٦٨٥- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ ' وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

٦٨٦- **وَحَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ' عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ ' اَنَّهٗ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ.

عمرو بن مسلم سے روایت ہے کہ طاؤس یمانی نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے کئی حضرات یہ فرماتے ہوئے ملے کہ ہر چیز قسمت سے ہے۔

قَالَ طَاوُسٌ. وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ ' اَوِ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ. صحیح مسلم (٦٦٩٣)

طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ مجبوری اور دانائی یا دانائی اور مجبوری۔

[٨٩٢] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ' اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْهَادِيْ وَالْفَاتِنُ.

عمرو بن دینار نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دورانِ خطبہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا اور آزمائش کرنے والا ہے۔

[٨٩٣] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ. فَقَالَ مَا رَاْيُكَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْقَدَرِيَّةِ؟ فَقُلْتُ رَاْيِيْ اَنْ تَسْتَتِيْبَهُمْ ' فَاِنْ تَابُوْا ' وَاِلَّا عَرَضْتَهُمْ عَلَى السَّيْفِ ' فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَذٰلِكَ رَاْيِيْ.

ابوسہیل بن مالک کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ٹہل رہا تھا تو فرمایا کہ قدریہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: میری رائے تو یہ ہے کہ ان سے توبہ لی جائے۔ اگر توبہ کر لیں تو بہتر ورنہ قتل کر دیے جائیں۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: میری بھی یہی رائے ہے۔

قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ رَاْيِيْ.

امام مالک نے فرمایا کہ یہی میری رائے ہے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: حضرت ابو سہیل بن مالک اور حضرت عمر بن عبد العزیز کے نزدیک قدریہ فرقے کے لوگ اسلام سے خارج ہیں تو یہ نہ [illegible] عقیدہ کفریہ اسلامی ہے۔ معلوم ہوا کہ جو بھی کفریہ اور غیر اسلامی عقیدہ اختیار کرے وہ مسلمان نہیں رہتا اس کا ایمان تو ختم ہی ہو جاتا ہے اسلامی عقائد و نظریات اختیار کرنے سے ایک غیر مسلم بھی دائرہ اسلام میں آ جاتا ہے اور اسے ایمان کی دولت مل جاتی ہے۔ مسلمان ہوتے ہوئے اور سارے اسلامی کام کرتے ہوئے بھی آدمی اسلام کے دائرے سے نکل جاتا اور ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع کر بیٹھتا ہے جب کہ ایک بھی کفریہ اور غیر اسلام عقیدہ اختیار کر لیا ہو۔ اب اس کے ظاہری اعمال کا قطعاً اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

اسلام کے دو جزو ہیں۔ ایک ایمان اور دوسرا اعمال صالحہ۔ ایمان اصل ہے اور اعمال صالحہ اس کی فرع' ایمان روح ہے اور اعمال صالحہ جسم' ایمان شجر اسلام کی جڑ ہے اور اعمال صالحہ اس مقدس درخت کے باقی حصے۔ جس طرح اصل کے نہ ہونے سے فرع بے کار' روح کے نہ ہونے سے جسم بے کار اور جڑ کے نہ ہونے سے درخت بے کار ہو جاتا ہے' اسی طرح ایمان کے نہ رہنے سے ایک بھی کفریہ اور غیر اسلامی عقیدہ اختیار کر لینے سے مسلمان بنے رہنا بے کار اور لایعنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ خواہ وہ پیش خویش مولوی' مفتی' علامہ اور شیخ طریقت ہی کیوں نہ بنا پھرے۔ اس حالت میں وہ ''عاملة ناصبة تصلى نارا حامية'' کی منہ بولتی تصویر بن جاتا ہے۔

اعمال صالحہ میں فرائض' واجبات' سنتیں اور مستحبات ہیں۔ مستحبات سنتوں کی تکمیل کے لیے ہیں' سنتیں واجبات و فرائض کی تکمیل کے لیے اور واجبات و فرائض ایمان کی تقویت کے لیے' جب ایمان ہی نہ رہا تو جملہ اعمال صالحہ کس کو تقویت پہنچائیں گے؟ ان کی بہار اور ان کا اعتبار ایمان کے ساتھ ہے۔ ایمان کے ضائع ہوتے ہی ان کی افادیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ بارگاہ خداوندی سے ان پر کوئی اجر و ثواب مرتب نہیں ہوتا۔ عقائد میں جتنی احتیاط کی ضرورت تھی اس سے بھی زیادہ برٹش گورنمنٹ کے عہد سے آج تک علمائے سوء نے اس میدان میں دھاندلی کی ہوئی ہے۔ ایسے کتنے ہی حضرات مسلمانوں کے پیشوا اور رہنما بن کر قوم کے سامنے آئے۔ وہ گندم نما جو فروش اپنے ایمان کی دولت تو ضائع کر ہی چکے تھے اپنے پیچھے لگا کر اور لاکھوں مسلمانوں کو بھی لے ڈوبے اور انہیں بھی ایمان جیسی متاع عزیز سے محروم کر کے اپنے ساتھ جہنم کا ایندھن بنا لیا۔ کتنے ہی مسلمان ان کے جبہ و دستار کو دیکھ کر اور عالم و پیر ہونے پر فریفتہ ہو کر ان کے پیچھے لگ گئے اور اپنا سرمایۂ حیات گنوا بیٹھے۔

برٹش گورنمنٹ کو تو مسلمانوں کے اندر اس چکر کے چلانے کی ضرورت تھی۔ وہ اپنی حکومت کے استحکام و دوام کی خاطر ایسا کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کی مجموعی طاقت منتشر ہو جائے اور اس طرح ان کی حکومت کو ہلانے کے قابل نہ رہیں۔ آزاد ہونے کے بعد دین و ملت کے بہی خواہ سربراہوں کو یہ چکر بازی ختم کروانی چاہیے تھی لیکن افسوس! اس اہم ذمہ داری اور خیر خواہی کا کسی سربراہ کو خیال تک نہیں آیا۔ ہاں یہ ضرور ہوا کہ بعض حضرات نے انگریزوں کی طرح اسے اپنی ضرورت سمجھتے ہوئے فتنہ پردازی کی اس آگ کو جتنا ضروری نظر آیا اس کے مطابق بھڑکانے کی کوشش ضرور کی۔ حالانکہ اس فتنہ بازی کو ختم کرنے کی ضرورت کا پہلی فرصت میں احساس ہونا چاہیے تھا کیونکہ:

ایسا نہ ہو یہ درد سے دل لا دوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

صرف مسلمانی کا دعویٰ کرنے سے آدمی مسلمان نہیں ہو جاتا کیونکہ منافقین مدینہ بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے۔ عالم اور علامہ ہو جانا مسلمانی کی سند نہیں کیونکہ شیطان بھی بہت بڑا عالم اور معلم الملکوت تھا۔ مسلمان وہ جس کے عقائد و نظریات اسلامی ہوں

Presented by www.ziaraat.com

[illegible] جس کا ایک عقیدہ بھی کفر یہ اور غیر اسلامی ہے وہ یقیناً اسلام کے دائرے سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہے خواہ وہ علم

[illegible] اللهم صلوة [illegible] وسلم وبارك عليه وعلى آله وصحبه وسلم وارحمنا وإياهم آمين يا رب العالمين ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب.

٢ - بَابُ جَامِعِ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ

تقدیر کے متعلق دیگر روایات

٦٨٧- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا، وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا. صحیح البخاری (٦٦٠١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ چاہے تاکہ اس کا پیالہ اس کے لیے خالی ہو جائے بلکہ نکاح کرے اور جو اس کے مقدر کا ہے وہ اسے مل جائے گا۔

[٨٩٤]**أثر**- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللَّهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ، مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى هَذِهِ الْأَعْوَادِ.

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ جو دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو چیز اللہ نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور اس کے مقابلے پر کسی کی طاقت چل نہیں سکتی اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے فقہ (دین کی سمجھ) عطا فرماتا ہے۔ پھر حضرت معاویہ نے فرمایا کہ اس منبر پر میں نے یہ کلمات رسول اللہ ﷺ سے سنے تھے۔ ف

ف: نبی کریم ﷺ نے تو فرمایا ہے: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ بوجھ یعنی فقہ عطا فرماتا ہے' اس کے باوجود بعض لوگ فقہ سے چڑتے' اسے رائے کہتے اور تفقہ کو قیاس آرائی قرار دیتے ہیں' یہ دینی سمجھ بوجھ سے عاری ہونے کی دلیل ہے۔ جس کے باوجود ایسے حضرات فقہاء' آئمہ مجتہدین پر اعتراضات کرنا' ان کے اجتہادی مسائل کو کمزور بتانا اور خصوصاً امام الائمہ' امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر وا ہی تباہی اعتراضات جڑتے رہنا ان حضرات نے اپنا محبوب مشغلہ بنایا ہوا ہے۔ حالانکہ اکثر فقہاء و محدثین نے امام ابوحنیفہ کی علمی جلالت کو تسلیم کر کے ان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے اور کوئی بڑے سے بڑا صاحب علم و دانش اور مدعی علم و عرفاں ان کے کسی اجتہادی مسئلے کو آج تک قرآن و حدیث کے خلاف ثابت نہیں کر سکا ہے بلکہ ہر انصاف پسند صاحب علم کو یہی کہنا پڑا کہ حضرت امام اعظم اپنے اجتہادی مسائل میں دیگر تمام مجتہدین سے قرآن و حدیث کے نزدیک تر ہیں۔ حنفی مذہب پر اعتراض کرنا امام اعظم کی رفعت شان اور علمی وسعت تک رسائی نہ ہونے کے باعث ہے اور فقہ کو رائے یا قیاس قرار دے کر مسترد کرنا دین کی سمجھ بوجھ سے کورے ہونے کی دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[٨٩٥]**أثر**- **حَدَّثَنِي** يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ كَمَا يَنْبَغِي، الَّذِي لَا يَعْجَلُ شَيْءٌ أَنَاهُ وَقَدَرَهُ، حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللَّهِ مَرْمًى.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ اسلاف یوں کہا کرتے تھے: سب خوبیاں خدا کے لیے ہیں جس نے ہر چیز کو پیدا کیا جیسی ہونی چاہیے تھی۔ کوئی چیز اپنے مقررہ وقت سے پہلے ہو نہیں سکتی۔ میرے لیے اللہ کافی ہے اور کفایت کرنے والا۔ اللہ نے سن لیا

Presented by www.ziaraat.com

جس نے دعا کی۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جس سے دعا کی جائے۔

۶۸۸- وحدثني عن مالك انه بلغه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان احدكم لن يستكمل رزقه
حتى تأتيه موته وهو في اقصى اجل من ربه (۲۱۷۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۷- کتاب حسن الخلق

۱- باب ما جاء في حسن الخلق

۶۸۹- وحدثني عن مالك ، انه بلغه ان معاذ بن جبل قال اخر ما اوصاني به رسول الله ﷺ حين وضعت رجلي في الغرز ان قال احسن خلقك للناس يا معاذ بن جبل. (رسالہ وصل البلاغات الاربع لابن الصلاح ج ۱ ص ۲۲)

خوش خلقی کا بیان

خوش خلقی کے متعلق روایات

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ جب میں رکاب میں پاؤں رکھنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے آخری وصیت یہ فرمائی: اے معاذ بن جبل! لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا۔ ف

ف: اچھا اخلاق ایسی نعمتِ عظمیٰ ہے جسے اسلام کی تبلیغ اور نشر واشاعت میں بڑا دخل ہے۔ تاریخ عالم شاہد ہے کہ بزرگان دین کے حسن خلق کو دیکھ کر کتنے ہی غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوتے رہے۔ اچھے اخلاق کے ذریعے وہی منظر سامنے آتا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا: ''ادفع بالتی هی احسن فاذا الذی بینک و بینه عداوة کانه ولی حمیم'' (۴۱:۳۴) یعنی برائی کو اگر بھلائی کے ساتھ ٹالو گے تو جو تمہارا دشمن اور خون کا پیاسا ہے وہ تمہاری خاطر اپنا خون بہانے کے لیے تیار ہو جائے گا' دشمن دوست اور خونخوار جاں نثار ہو جائے گا۔ کبھی ہمارے اخلاق عالیہ کو دیکھ کر دشمن بھی دوست بن جاتے تھے لیکن آج جو دوست بھی ہمارے اخلاق کو دیکھتا ہے تو دشمن ہو جاتا ہے۔ افسوس! ہم نے اپنی عادتوں سے یگانوں کو بیگانے اور دوستوں کو دشمن بنا رکھا ہے۔ کبھی مسلمان اپنے اخلاقِ حسنہ کے باعث دیگر اقوام میں ممتاز نظر آتے تھے' فوراً پہچان لیے جاتے تھے کہ یہ مسلمان ہوگا اور آج ہم اخلاقی لحاظ سے اس درجہ پستی میں چلے گئے کہ دیگر اقوام عالم کے سامنے بداخلاقی میں اپنی نظیر خود آپ ہیں۔ کل جو قومیں اخلاقی لحاظ سے ہمارے سامنے شرمسار ہوتی تھیں ان سے اخلاقی میدان میں آج ہم آنکھیں نہیں ملا سکتے۔ یہ ہمارے ناخلف اور بدنام کنندگان نکونام ہونے کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ ہائے ہم کیسی سعادت سے محروم ہو گئے جب کہ اخلاق ہی انسان کا سب سے خوش نما زیور ہے اور اسی سے یہ دنیا جنت نظیر بنتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۹۰- وحدثني عن مالك ، عن ابن شهاب ، عن عروة بن الزبير ، عن عائشة ، زوج النبي ﷺ ، انها قالت ما خير رسول الله ﷺ في امرين قط الا اخذ ايسرهما ما لم يكن اثما ، فان كان اثما كان ابعد الناس منه ، وما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه الا ان تنتهك حرمة الله فينتقم لله بها.

صحیح البخاری (۳۵۶۰) صحیح مسلم (۵۹۹۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کا اختیار ملا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار فرمایا جب کہ اس میں گناہ نہ ہوتا۔ گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ دور رہتے۔ رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کا انتقام نہیں لیا مگر جب اللہ کی حرمت میں کمی کی گئی تو اللہ کے لیے اس کا بدلہ لیا۔

Presented by www.ziaraat.com

٦٩١- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ [illegible]

[illegible] (٢٣١٧) [illegible] (٣٩٧٦)

علی بن حسین بن علی بن ابو طالب سے روایت ہے کہ رسول [illegible]

٦٩٢- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا مَعَهُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ سَمِعْتُ ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ فِيهِ مَا قُلْتَ، ثُمَّ لَمْ تَنْشَبْ أَنْ ضَحِكْتَ مَعَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنِ اتَّقَاهُ النَّاسُ لِشَرِّهِ. صحیح البخاری (٦٠٥٤) صحیح مسلم (٦٥٣٩)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی اور میں آپ کے ساتھ گھر میں تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ برا آدمی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر بعد میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ ہنس رہے تھے۔ جب وہ نکل گیا تو میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! آپ نے تو یہ فرمایا تھا اور اتنی سی دیر میں آپ اس کے ساتھ ہنسنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے برا وہ ہے جس سے لوگ اس کی برائی کے باعث بچیں۔

[٨٩٦] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَعْلَمُوا مَا لِلْعَبْدِ عِنْدَ رَبِّهِ، فَانْظُرُوا مَاذَا يَتْبَعُهُ مِنْ حُسْنِ الثَّنَاءِ.

حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ جب تم یہ معلوم کرنا چاہو کہ فلاں بندے کے لیے اس کے رب کے پاس کیا ہے تو دیکھو کہ پیٹھ پیچھے لوگ اس کی کیا تعریفیں کرتے ہیں۔

٦٩٣- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ الْمَرْءَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ الظَّامِئِ بِالْهَوَاجِرِ. سنن ابوداؤد (٤٧٩٨)

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آدمی خوش خلقی کے باعث رات بھر قیام کرنے اور دن بھر بھوکا رہنے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

[٨٩٧] **أثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الصَّلَاةِ، وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغْضَةَ فَإِنَّهَا هِيَ الْحَالِقَةُ.

یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس میں نماز اور صدقہ سے بھی زیادہ بھلائی ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا کہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کروانا اور بغض سے بچتے رہنا کیونکہ یہ مونڈنے والے خصائص سے ہے۔

٦٩٤- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس لیے مبعوث فرمایا گیا ہوں کہ اچھی عادتوں کی تکمیل کر دوں۔ ف

ف: نبی کریم ﷺ کی مقدس زندگی کے شب و روز، اعلان نبوت سے پہلے اور بعد کے حالات، خلوتوں اور جلوتوں کے مشاغل،

Presented by www.ziaraat.com

دوستوں اور دشمنوں سے سلوک' جاں نثاروں اور آستین کے ماروں سے برتاؤ' یگانوں اور بیگانوں میں زندگی گزرنا' حالت رزم و رزم [illegible] صداقت و امانت کی ایک اجتماعی تصویر ہے۔ اپنوں اور بیگانوں' دوستوں اور دشمنوں' سب کو اس زندہ حقیقت کا اقرار ہے۔ ہر مذہب و ملت کے علماء نے آپ کی بارگاہ عرش آستاں میں خراج عقیدت پیش کیا اور آپ کے اخلاق حسنہ کو عدیم المثال قرار دیا ہے۔ غرضیکہ بیگانے بھی آپ کے متعلق یوں کہتے ہوئے نظر آتے ہیں:

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر ہو گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

شرم وحیاء کا بیان

۶۹۵- **حَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ الزُّرَقِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ.

زید بن طلحہ بن رکانہ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق شرم و حیاء ہے۔

۶۹۶- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ.

صحیح البخاری (۲۴) صحیح مسلم (۱۵۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کی نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَضَبِ

غصے کا بیان

۶۹۷- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَعِيشُ بِهِنَّ، وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ فَأَنْسَى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَغْضَبْ. صحیح البخاری (۶۱۱۶)

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی باتیں بتایئے جن سے میں فائدہ حاصل کروں اور اتنی نہ بتانا کہ میں بھول جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غصے میں نہ آیا کرو۔

۶۹۸- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

صحیح البخاری (۶۱۱۴) صحیح مسلم (۶۵۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو پچھاڑے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: کشتی میں جب ایک پہلوان دوسرے کو پچھاڑ دے تو یہ اس کے طاقتور اور صاحب فن ہونے کا ثبوت ہوتا ہے جس کے

[illegible]

پہلوان کی اس سے بڑھ کر دلھا سکتے ہیں لیکن مزہ تو اس میں ہے کہ انسانیت نے میدان میں شہ زوری دکھائے' عصے کے وقت شیطان انسانی بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور شیطنت اس کی انسانیت پر غالب آنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہے۔ انسانیت اور شیطنت کی اس جنگ میں جو غصے پر قابو پاتے ہوئے شیطنت کو مغلوب اور انسانیت کو غالب کر دکھائے' حقیقت میں پہلوان وہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُهَاجَرَةِ

ترکِ ملاقات کے احکام

٦٩٩- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُهَاجِرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ. يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

صحیح البخاری (٦٠٧٧) صحیح مسلم (٦٤٧٨)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے' جب دونوں ملیں تو کبھی یہ منہ پھیر لے اور کبھی وہ اور دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

٧٠٠- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُهَاجِرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ.

صحیح البخاری (٦٠٧٦) صحیح مسلم (٦٤٧٣)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔

قَالَ مَالِكٌ لَا أَحْسَبُ التَّدَابُرَ إِلَّا الْإِعْرَاضَ عَنْ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ، فَتُدْبِرَ عَنْهُ بِوَجْهِكَ.

امام مالک نے فرمایا: ''التدابر'' سے مراد مسلمان بھائی سے منہ پھیرنا ہے۔ منہ پھیرا تو پیٹھ بھی پھر گئی۔

٧٠١- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا. صحیح البخاری (٦٠٦٦) صحیح مسلم (٦٤٨٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کا کھوج نہ لگاؤ' برائیاں تلاش نہ کرو' دنیا کی حرص نہ کرو' حسد نہ کرو' بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔ ف

ف: فرمانِ رسالت ہے کہ ''اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ'' اگر مسلمان اپنے آقا و مولیٰ کے اس ارشاد پر عمل کریں تو اکثر معاشرتی خرابیوں کا سدباب ہو جائے۔ افسوس! ہمارا عمل آج اس کے برعکس ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی بدخواہی ہمارا شعار ہو کر رہ گئی ہے۔ کہاں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا وہ ایثار اور قربانی اور کہاں آج ہمارا اپنے دینی و ایمانی بھائیوں کے گلے پر دن

Presented by www.ziaraat.com

ہاڑے چھری پھیرنا۔ ہم دوسروں کا گھر برباد کر کے اپنا آباد کر رہے ہیں' دوسروں کو رلا کر خود ہنس رہے ہیں' دوسروں کے گھروں میں

کر کیا اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں؟ کیا ہمارے لئے معلق قرآن کریم نے فرمایا ہے؟ ''انما المومنون اخوۃ (۴۹:۱۰) بے شک مومن سب بھائی بھائی ہیں۔ اہل ایمان واقعی بھائی بھائی ہوتے ہیں لیکن ہم ایک دوسرے کے مدعی ہیں۔ ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھنا چاہیے کہ کہیں ہمارے ایمان تو مشکوک نہیں ہیں؟ آخر کوئی وجہ تو ہوگی جس کے باعث ہم مسلمان کہلاتے ہوئے ایک دوسرے کو بھائی نہیں سمجھتے بلکہ بدخواہی میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں ہیں؟ کاش! ہم اس خرابی کو محسوس کر کے اس کے سدِ باب کی جانب مؤثر قدم اٹھا سکیں۔

۷۰۲- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَافَحُوْا یَذْهَبُ الْغِلُّ، وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا، وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ.

عطاء بن ابو مسلم عبداللہ خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصافحہ کیا کرو کہ کینہ نکل جائے گا اور ہدیہ دیا کرو کہ محبت بڑھے گی اور دشمنی جاتی رہے گی۔

۷۰۳- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ، وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ، فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلًا کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ، فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا، اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا. صحیح مسلم (٦٤٩٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے روز کھولے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو ماسوائے اس آدمی کے کہ جس کی اپنے بھائی سے عداوت ہو۔ کہا جاتا ہے کہ دونوں کو دیکھو یہاں تک کہ مل جائیں' ابھی دونوں کو دیکھو یہاں تک کہ مل جائیں۔

۷۰۴- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ کُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ، وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ، فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ، فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا، اُتْرُکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا. صحیح مسلم (٦٤٩٢)

ابو صالح سمان سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو دفعہ پیش کیے جاتے ہیں یعنی پیر اور جمعرات کے روز۔ ہر مومن بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے مگر اس بندے کی جس کی اپنے بھائی سے دشمنی ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ مل جائیں یا ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ مل بیٹھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۴۸- کِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ لُبْسِ الثِّیَابِ لِلْجَمَالِ بِهَا

زیب وزینت کے لیے لباس پہننا

۷۰۵- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ،

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

Presented by www.ziaraat.com

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ ، اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ بَنِيْ اَنْمَارٍ قَالَ جَابِرٌ فَسِرْتُ [illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هَلُمَّ اِلَى الظِّلِّ. قَالَ فَمَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ اِلٰى عِرَارَةٍ لَنَا فَالْتَمَسْتُ فِيْهَا شَيْئًا ، فَوَجَدْتُ فِيْهَا جَرْوَ قِثَّاءٍ فَكَسَرْتُهٗ ، ثُمَّ قَرَنْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟ قَالَ فَقُلْتُ خَرَجْنَا بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ. قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَنَا صَاحِبٌ لَنَا نُجَهِّزُهٗ يَذْهَبُ يَرْعٰى ظَهْرَنَا. قَالَ فَجَهَّزْتُهٗ ، ثُمَّ اَدْبَرَ يَذْهَبُ فِي الظَّهْرِ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ لَهٗ قَدْ خَلَقَا. قَالَ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْهِ فَقَالَ اَمَا لَهٗ ثَوْبَانِ غَيْرُ هٰذَيْنِ؟ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، لَهٗ ثَوْبَانِ فِي الْعَيْبَةِ كَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا قَالَ فَادْعُهٗ فَمُرْهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا. قَالَ فَدَعَوْتُهٗ فَلَبِسَهُمَا ، ثُمَّ وَلّٰى يَذْهَبُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَهٗ ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَهٗ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا لَهٗ؟ قَالَ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. قَالَ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بنی انمار کے لیے [illegible] میں تشریف لے آئے۔ پس رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہو گئے۔ میں اپنی زنبیل کی طرف اٹھا کہ اس میں کچھ تلاش کروں تو مجھے ایک ککڑی مل گئی۔ میں اسے توڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ فرمایا کہ یہ تم نے کہاں سے لی؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اسے مدینہ منورہ سے لے آیا تھا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جس کا سامان سفر ہم نے فراہم کیا تھا اور وہ ہمارے جانوروں کو چراتا تھا۔ جب وہ جانوروں کو چرانے کے لیے پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور اس کے اوپر دو پھٹی ہوئی چادریں تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: کیا ان دو کے سوا اس کے پاس اور کپڑے نہیں؟ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں اس کے کپڑے گٹھڑی میں ہیں اور یہ پہن رکھے ہیں۔ فرمایا کہ اسے بلا کر کہو کہ دوسرے کپڑے پہن لے۔ پس میں نے اسے بلایا اور اس نے کپڑے پہن لیے۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے کیا ہو گیا ہے' اللہ اس کی گردن مارے' کیا یہ کپڑے اس کے لیے بہتر نہیں؟ وہ آدمی یہ بات سن کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا راہِ خدا میں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ راہِ خدا میں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ راہِ خدا میں شہید ہوا۔

[۸۹۸] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّ اَنْ اَنْظُرَ اِلَى الْقَارِىءِ اَبْيَضَ الثِّيَابِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ جس عالمِ قرآن کی طرف دیکھوں اس کا لباس اجلا ہو۔

۷۰۶- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ، فَاَوْسِعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ. صحیح البخاری (۳۶۵)

ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت دے تو تم اپنی جانوں پر وسعت کر لیا کرو اور اپنے لیے کپڑے بنا لیا کرو۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ وَالذَّهَبِ

رنگین کپڑے پہننا اور سونے کا استعمال

Presented by www.ziaraat.com

[۸۹۹]**اثر** **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ [illegible] وَالثَّوْبَ الْمَصْبُوغَ بِالزَّعْفَرَانِ

۷۰۷- قَالَ يَحْيَى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ وَلَا أَكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْغُلَامُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ ، لِأَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ ، فَلِذَلِكَ أَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ الْكِبَارِ مِنْهُمْ وَالصِّغَارِ.

قَالَ يَحْيَى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ فِي الْمَلَاحِفِ الْمُعَصْفَرَةِ فِي الْبُيُوتِ لِلرِّجَالِ ، وَفِي الْأَفْنِيَةِ قَالَ لَا أَعْلَمُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا حَرَامًا وَغَيْرُ ذَلِكَ مِنَ اللِّبَاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ. صحیح البخاری (۵۸۶۴) صحیح مسلم (۵۴۳۷_۵۴۳۸)

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَزِّ

[۹۰۰]**اثر** **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهَا كَسَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ مِطْرَفَ خَزٍّ كَانَتْ عَائِشَةُ تَلْبَسُهُ.

۴- بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ لُبْسُهُ مِنَ الثِّيَابِ

[۹۰۱]**اثر** **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَعَلَى حَفْصَةَ خِمَارٌ رَقِيقٌ ، فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا.

۷۰۸- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا ، وَرِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ. صحیح مسلم (۵۵۴۷_۷۱۲۳)

[illegible] روایت ہے [illegible] عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ [illegible] میں نے [illegible] بیان کیا [illegible] ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے میں بڑے اور چھوٹے سب آدمیوں کے لیے ناپسند کرتا ہوں۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ کم سے رنگی ہوئی چادریں مردوں کے لیے گھروں اور ان کے صحنوں میں۔ فرمایا کہ میں ان میں سے کسی بات کو حرام نہیں جانتا لیکن اس کے سوا دوسرا لباس ہو تو مجھے زیادہ پسند ہے۔

اونی اور ریشمی کپڑے پہننے کا حکم

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ریشم ملا ہوا اونی کپڑا پہنایا اور حضرت عائشہ خود وہ کپڑا پہنا کرتی تھیں۔

جن کپڑوں کا پہننا عورتوں کے لیے مکروہ ہے

عاتکہ بن ابوعاتکہ کی والدہ محترمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حفصہ بنت عبدالرحمٰن حاضر ہوئیں۔ حفصہ کے سر پر باریک دوپٹہ تھا۔ حضرت عائشہ نے اسے پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹہ اڑھا دیا۔

ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بعض عورتیں کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوتی ہیں، خود راستے سے بھٹکی ہوئی ہیں اور دوسروں کو بھی بے راہ رو کرتی ہیں۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی بلکہ اس کی خوشبو تک نہ پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔ ف

ف: کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہوئے عورت کا ننگی شمار ہونا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کپڑے باریک ہوں اور بدن نظر آئے یا کپڑے ایسے تنگ ہوں کہ جسم کی ہیئت کا پتہ لگتا ہو یا جسم کے وہ مخفی حصے نمایاں ہوں جن سے حسن و جمال چھن کر سامنے آجائے۔ ایسی تمام

Presented by www.ziaraat.com

سورتوں میں اسلامی غیرت کا یہ تحفظ دستیاب نہیں بلکہ عریاں شمار ہوتا ہے۔ یہ تقویٰ شکن صورت حال خرمن عفت و غیرت میں آگ

۷۰۹- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ فَقَالَ مَاذَا فُتِحَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا وَقَعَ مِنَ الْفِتَنِ؟ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ.

صحيح البخاري (١١٥)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی رات میں کھڑے ہوئے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا: اس رات کتنے خزانے کھولے گئے اور کتنے فتنے واقع ہوئے ہیں؟ کتنی ہی لباس پہننے والی عورتیں قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔ ان حجرے والی عورتوں کو جگاؤ۔

۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ

کپڑا لٹکائے رکھنے کا بیان

۷۱۰- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۱۱- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا. صحيح البخاري (٥٧٨٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تکبر کی وجہ سے اپنی چادر کو لٹکائے۔

۷۱۲- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ يَجُرُّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ.

صحيح البخاري (٥٧٨٣) صحيح مسلم (٥٤٢٠)

نافع، عبداللہ بن دینار اور زید بن اسلم تینوں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو لٹکائے۔

۷۱۳- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ فَقَالَ أَنَا أُخْبِرُكَ بِعِلْمٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي

علاء بن عبدالرحمٰن کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یقینی بات بتاتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن کی ازار اس کی نصف پنڈلیوں تک ہوتی ہے اور ٹخنوں تک رکھنے میں کوئی قباحت نہیں لیکن جو اس سے

Presented by www.ziaraat.com

النَّارِ ' مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ ' لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ

نیچے ہو وہ جہنم میں ہے' جو اس سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔ اللہ

٦- بَابُ مَا جَاءَ فِي اِسْبَالِ الْمَرْاَةِ ثَوْبَهَا

اگر عورت کپڑا لٹکائے تو کیا حکم ہے؟

٧١٤- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ ' عَنْ اَبِيْهِ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ' عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ ' اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' اَنَّهَا قَالَتْ حِيْنَ ذُكِرَ الْاِزَارُ فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ تُرْخِيْهِ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا. قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ. سنن ابوداؤد (٤١١٧)

صفیہ بنت ابوعبید کو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ جب ازار کا ذکر ہوا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! عورت کیا کرے؟ فرمایا کہ ایک بالشت نیچی رکھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ اگر بے پردہ ہونے کا ڈر ہو؟ فرمایا تو ایک زراع لیکن اس سے زیادہ نہ ہو۔

٧- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِعَالِ

جوتے پہننے کا بیان

٧١٥- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا. صحیح البخاری (٥٨٥٥) صحیح مسلم (٥٤٦٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ چاہیے کہ دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

٧١٦- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِي الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ ' فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ ' وَاِذَا نَزَعَ ' فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ ' وَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ. صحیح البخاری (٥٨٥٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو داہنی جانب سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو پہلے بایاں جوتا اتارے پہنتے ہوئے دایاں جوتا پہلے رہے اور اتارتے ہوئے آخر میں۔

[٩٠٢] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَمِّهِ اَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّ رَجُلًا نَزَعَ نَعْلَيْهِ فَقَالَ لِمَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ ؟ لَعَلَّكَ تَاَوَّلْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴾ (طٰہٰ: ١٢) قَالَ ثُمَّ قَالَ كَعْبٌ لِلرَّجُلِ اَتَدْرِيْ مَا كَانَتْ نَعْلَا مُوْسٰى ؟ قَالَ مَالِكٌ لَا اَدْرِيْ مَا اَجَابَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ كَعْبٌ كَانَتَا مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ.

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جوتے اتارے تو انہوں نے فرمایا: تم نے جوتے کیوں اتارے؟ شاید تم نے اس آیت کی تاویل کی ہے: ''اپنے جوتے اتار دو کیونکہ تم وادیٔ طویٰ میں ہو'' پھر جب کعب نے اس آدمی سے فرمایا: حضرت موسیٰ کے جوتے کس چیز کے تھے؟ امام مالک نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں اس آدمی نے کیا جواب دیا۔ حضرت کعب نے فرمایا کہ وہ گدھے کی کھال کے تھے۔ ف

ف: جوتے' قمیص اور شلوار وغیرہ پہننے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ ابتداء دائیں جانب سے کی جائے اور اتارتے وقت ابتداء بائیں جانب سے ہو۔ جوتے آخر دونوں ہی پیروں میں پہنے جائیں گے خواہ ابتداء کسی جانب سے کی جائے لیکن پہلے دائیں پیر میں جوتا پہنا تو یہ اسلامی طریقہ ہو گیا اور ثواب ملے گا۔ اگر پہلے بائیں پیر میں پہنا تو یہ غیر اسلامی طریقہ ہوا اور مفت میں ثواب ضائع کر دیا۔ اسی

Presented by www.ziaraat.com

طرح اتارتے وقت اگر پہلے بائیں پیر کا جوتا اتارا تو ثواب مل گیا اور دائیں پیر کا پہلے اتارا تو ثواب سے محروم ہو رہا۔ مسلمانوں کو

[illegible]

حدیثوں کی بنا پر مائل ہوئے ہیں۔

۸- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الثِّيَابِ

کپڑے پہننے کا بیان

۷۱۷- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ، وَعَنْ اَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ، وَعَنْ اَنْ يَشْتَمِلَ الرَّجُلُ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ عَلٰى اَحَدِ شِقَّيْهِ. صحیح البخاری (۵۸۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے لباس اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے یعنی ملامسہ اور منابذہ بیع سے اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹ لے کہ اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ رہے اور ایک ہی کپڑے کو آدمی اس طرح سارے بدن پر لپیٹے کہ ایک کنارا باہر رہے۔

۷۱۸- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ الْحُلَّةَ، فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ، فَاَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْسُوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.
صحیح البخاری (۸۸۶، ۲۶۱۲) صحیح مسلم (۵۳۶۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشمی حلّہ بکتا ہوا دیکھا، عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش! آپ اس حلّے کو خرید لیں اور جمعہ کے روز پہنا کریں نیز جب وفود آپ کی خدمت میں آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے لباس وہ پہنا کرتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ان میں سے حلّے آئے تو آپ نے حضرت عمر کو ان میں سے ایک حلّہ دیا۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہنا رہے ہیں اور عطارد کے حلّے کے متعلق آپ نے کچھ اور ہی فرمایا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا تھا۔ پس حضرت عمر نے وہ اپنے مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ مکرمہ میں تھا۔

[۹۰۳] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ رَقَعَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِرُقَعٍ ثَلَاثٍ لَبَّدَ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جب کہ وہ مدینہ منورہ کے امیر تھے کہ ان کے کندھوں کے درمیان کرتے میں تین پیوند لگے ہوئے تھے اور جو تقریباً ایک دوسرے کے اوپر تھے۔ ف

ف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سربراہِ مملکت اور امیر المؤمنین ہیں لیکن قمیص پر اوپر نیچے تین پیوند لگے ہوئے ہیں۔ یہ کیفیت اس سربراہ مملکت کی ہے جو بلحاظ فاتح تاریخ عالم میں اپنی مثال آپ ہے اور جس کی ہیبت سے دنیا کی عظیم طاقتیں یعنی قیصر و کسریٰ بھی لرزہ براندام ہیں۔ ان کی دنیا سے یہ بے رغبتی کیوں نہ ہوتی جب کہ بارگاہِ رسالت کے تربیت یافتہ تھے۔ اس مثالی انسان کو تو رحمت دو عالم

Presented by www.ziaraat.com

نے آپ پروردگار سے مانگ کر لیا تھا۔ سرور کون و مکاں ﷺ نے جہان بانی و جہان داری کا راز بتایا تھا کہ سربراہ اگر عیش و عشرت اور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۴۹- كِتَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کا حلیہ مبارک

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

حضور کے حلیہ مبارک کا بیان

۷۱۹- حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ، وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ، وَلَا بِالْاٰدَمِ، وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً، وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ ﷺ.

صحیح البخاری (۳۵۴۷) صحیح مسلم (۶۰۴۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد، رنگ نہ بالکل سفید تھا نہ گندمی، بال نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، چالیس سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ پھر دس سال مکہ مکرمہ میں رونق افروز رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں جلوہ گری رہی۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے خاص قرب میں بلا لیا۔ سر اقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوں گے۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالدَّجَّالِ

حضرت عیسیٰ بن مریم اور دجال کا بیان

۷۲۰- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلٰى رَجُلَيْنِ، اَوْ عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قِيْلَ هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ.

صحیح البخاری (۵۹۰۲) صحیح مسلم (۴۲۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کعبہ کے پاس ہوں۔ پس میں نے گندمی رنگ کا ایک آدمی دیکھا جو گندمی رنگ کے سب آدمیوں سے خوبصورت تھا۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اس نے دو آدمیوں سے ٹیک لگائی ہوئی تھی یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیا ہوا تھا۔ اور کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ عیسیٰ بن مریم ہیں۔ پھر اچانک میں نے گھنگریالے بالوں والا ایک شخص دیکھا جو داہنی آنکھ سے کانا تھا۔ گویا وہ پکے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ دجال ہے۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّنَّةِ فِي الْفِطْرَةِ

فطری سنتوں کا بیان

Presented by www.ziaraat.com

۷۲۱- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ [illegible] الْاَبْطِ ' وَحَلْقُ الْعَانَةِ ' وَالْاِخْتِتَانُ.

صحیح البخاری (۵۸۸۹) صحیح مسلم (۵۹۶)

ابو سعید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ [illegible]

[illegible]

[۹۰۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ' اَنَّهٗ قَالَ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ اَوَّلَ النَّاسِ ضَیَّفَ الضَّیْفَ ' وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ ' وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ الشَّارِبَ ' وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَی الشَّیْبَ ' فَقَالَ یَا رَبِّ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَقَارٌ یَا اِبْرَاهِیْمُ ' فَقَالَ یَا رَبِّ زِدْنِیْ وَقَارًا.

سعید بن مسیب نے فرمایا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی' سب سے پہلے ختنہ کیا' سب سے پہلے مونچھیں پست کیں اور سب سے پہلے ہیں جنہوں نے سفید بال دیکھ کر کہا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابراہیم! یہ عزو وقار ہے۔ عرض گزار ہوئے: اے رب! میرے وقار کو بڑھا۔

قَالَ یَحْیٰی وَسَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ یُؤْخَذُ مِنَ الشَّارِبِ حَتّٰی یَبْدُوَ طَرَفُ الشَّفَةِ ' وَهُوَ الْاِطَارُ وَلَا یَجُزُّهٗ فَیُمَثِّلُ بِنَفْسِهٖ.

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ مونچھوں کو اتنی کاٹے کہ ہونٹ کا کنارا نظر آنے لگے اور ایسا نہ کرے کہ بالکل مونڈ دے۔

۴- بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاَکْلِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت

۷۲۲- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِیِّ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ ' اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ' وَاَنْ یَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ ' وَاَنْ یَحْتَبِیَ فِیْ اَزْبٍ وَاحِدٍ کَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ. صحیح مسلم (۵۴۶۶)

جابر بن عبداللہ سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے یا کپڑے سے اشتمال صماء کرے یا ایک ہی کپڑے سے احتباء کرے کہ شرمگاہ کھلی رہے۔

۷۲۳- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِهٖ ' وَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِهٖ ' فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ ' وَیَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ. صحیح مسلم (۵۲۳۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے اور دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

۵- بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمَسَاکِیْنِ

مساکین کا بیان

۷۲۴- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ ' وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ' قَالُوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں کہ لوگوں کے پاس گھر گھر پھیرے لگاتا پھرے اور کسی سے اسے ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں مل جائیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! پھر

Presented by www.ziaraat.com

فَمَا الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يَفْطُنُ النَّاسُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ. صحیح البخاری (۱۴۷۹) صحیح مسلم (۲۳۹۰)

مسکین کون ہے؟ فرمایا کہ جس کے پاس ضرورت پوری کرنے کے لیے مال نہ ہو اور وہ لوگوں کو اپنے حال سے باخبر نہ کرے تاکہ لوگ اس پر صدقہ کریں اور نہ وہ خود اٹھ کر لوگوں سے مانگے۔

ف: جو غریب لوگ مانگتے پھرتے ہیں جگہ جگہ اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتے ہیں مسکین نہیں بلکہ محروم ہیں مسکین وہ ہیں جو تنگ دست تو ہوں مفلسی بڑی تنگی سے گزر رہا ہو لیکن دوسرے لوگوں پر اپنی حالت ظاہر نہیں ہونے دیتے اور نہ کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرتے ہیں۔ یہ نہایت ہی قابل تعریف اور حقیقت میں امداد کے مستحق ہیں۔ ان کی اعانت میں کوشاں رہنا بہت بڑی خوبی اور سعادت مندی ہے۔ قرآن کریم نے ان کی علامت یہ بتائی ہے: ''لا یسئلون الناس الحافا'' (البقرہ:۲۷۳) وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے۔

۷۲۵- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، ثُمَّ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رُدُّوا الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ. سنن نسائی (۲۵٦٤)

ابن بجید انصاری نے اپنی دادی صاحبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین کو کچھ دیا کرو خواہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

٦- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَعَى الْكَافِرِ

کافر کی آنتوں کا بیان

۷۲٦- حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. صحیح البخاری (٥٣٩٦) صحیح مسلم (٥٣٤٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ ف

ف: یہاں آنتوں کی گنتی مراد نہیں ہے کیونکہ خواہ کوئی مسلمان ہو یا کافر سب کے پیٹ میں آنتیں تو ایک جیسی ہوتی ہیں۔ مراد یہی ہے کہ کافر زیادہ کھاتا ہے اور مسلمان کم۔ زیادہ کھانا کافروں کی علامت ہے اور کم کھانا مسلمانوں کی' کیونکہ کافر کھانے کے لیے زندہ ہے اور مسلمان زندہ رہنے کے لیے کھاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۷۲۷- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ ، فَحُلِبَتْ ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا ، ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ ، ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ ، حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ ، فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِأُخْرٰى ، فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. صحیح مسلم (٥٣٤٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کافر مہمان آ کر ٹھہرا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا تو وہ سارا دودھ پی گیا۔ پھر دوسری کا پی لیا' پھر تیسری کا پی لیا' یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کا دودھ نکالنے کا حکم فرمایا تو اس نے وہ دودھ پی لیا۔ پھر اس کے لیے دوسری کا حکم دیا مگر اسے ضرورت نہ رہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

٧- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشَّرَابِ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالنَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

چاندی کے برتن سے پینے اور پانی میں پھونک مارنے کی ممانعت

۷۲۸- حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ، اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ.

صحیح البخاری (٥٦٣٤) صحیح مسلم (٥٣٥٣ تا ٥٣٥٥)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

۷۲۹- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ حَبِيْبٍ مَوْلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى الْجُهَنِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ اَسَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ؟ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ سَعِيْدٍ نَعَمْ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ، ثُمَّ تَنَفَّسْ.

فَقَالَ فَاِنِّيْ اَرَى الْقَذَاةَ فِيْهِ قَالَ فَاهْرِقْهَا.

سنن ترمذی (١٨٨٧)

ابوالمثنی جہنی کا بیان ہے کہ میں مروان بن حکم کے پاس تھا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ مروان بن حکم نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ انہوں نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہو؟ حضرت ابوسعید نے ان سے فرمایا: ہاں۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ پیالے کو اپنے منہ سے ہٹا کر سانس لے لیا کرو۔

عرض گزار ہوا کہ اگر میں اس کے اندر تنکا وغیرہ دیکھوں؟ فرمایا کہ اسے بہا دیا کرو۔

٨- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شُرْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَائِمٌ

کھڑے ہوکر پانی پینے کا حکم

[٩٠٥] اَثَرٌ- حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ قِيَامًا.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھڑے ہوکر پانی پیا کرتے تھے۔

[٩٠٦] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَسَعْدَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَا لَا يَرَيَانِ بِشُرْبِ الْاِنْسَانِ وَهُوَ قَائِمٌ بَاْسًا.

امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کھڑے ہوکر پانی پینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کیا کرتے تھے۔

[٩٠٧] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْقَارِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

ابوجعفر قاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو کھڑے ہوکر پانی پیتے دیکھا۔

[٩٠٨] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ کھڑے ہوکر پانی پی لیا کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

۹- بَابُ السُّنَّةِ فِي الشُّرْبِ

کھانا پانا دائیں جانب سے

۷۳۰- حَدَّثَنِي [illegible] عَنْ [illegible] بِسَقَاءٍ مِنَ اللَّبَنِ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ. صحیح البخاری (۵۶۱۹) صحیح مسلم (۵۲۵۷)

[illegible] میں کا پانی [illegible] آپ نے دائیں جانب [illegible] بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ آپ نے [illegible] اعرابی کو دے دیا اور فرمایا کہ داہنی جانب والا زیادہ حق دار ہے۔

۷۳۱- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدِهِ. صحیح البخاری (۵۹۲۰) صحیح مسلم (۵۲۶۰)

حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں طرف بزرگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں انہیں دے دوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم! نہیں۔ میں آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ ف

ف: اسلامی ادب ہے کہ جب کوئی بزرگ اہل مجلس کو کھانے پینے کی کوئی چیز یا پس خوردہ عنایت فرمائے تو داہنی جانب والے کو دے اور جب کوئی چیز بہت سے آدمیوں میں بانٹی جائے تو ابتداء دائیں جانب والوں سے کی جائے۔ اگر کسی بزرگ کے بائیں جانب نسبتاً زیادہ قابل احترام ہستیاں ہوں تو دائیں جانب والے کی اجازت سے انہیں وہ چیز دی جاسکتی ہے۔ مذکورہ موقع پر رسول اللہ ﷺ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب اکابر صحابہ بیٹھے تھے۔ آپ نے اس لڑکے سے اجازت لی کہ کیا یہ بچا ہوا مشروب ان لوگوں کو دے دوں؟ عقل کا تقاضا تو یہی ہے کہ لڑکا اس بات کی اجازت دے دیتا لیکن جذبۂ عشق و محبت سے بھرپور نوعمر صحابی نے وہ عقیدت سے لبریز جواب دیا کہ عقل بھی اپنے آپ کو بے عقل سمجھنے پر مجبور ہوگئی ہوگی۔ عشق رسول کی اس ننھی منی تصویر نے جواب دیا ''یا رسول اللہ! آپ سے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو میں اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا'' عقل خواہ اسے دیوانہ کہے یا بے ادب، لیکن عشق رسول کا وہ نوعمر مجسمہ ضرور زبان حال سے یہی کہتا ہوگا:

مجھ کو دیوانہ بنانے ہو میں وہ ہشیار رہوں
پاؤں جب طوفِ حرم میں تھک گئے سر پھر گیا

۱۰- بَابٌ جَامِعُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

کھانے پینے کے متعلق دیگر روایات

۷۳۲- حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ [illegible] اَخَذْتُ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ ' فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ؟ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ ' قَالَ لِلطَّعَامِ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهٗ قُوْمُوْا. قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ ' فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ ' وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ ' فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ' فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ' وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ ' مَا عِنْدَكِ؟ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاٰدَمَتْهُ ' ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ' ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ بِالدُّخُوْلِ ' فَاَذِنَ لَهُمْ ' فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ' ثُمَّ خَرَجُوْا ' ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ' فَاَذِنَ لَهُمْ ' فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ' ثُمَّ خَرَجُوْا ' ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ' فَاَذِنَ لَهُمْ ' فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ' ثُمَّ خَرَجُوْا ' ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ ' فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ' ثُمَّ خَرَجُوْا ' ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا ' وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا ' اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا. صحیح البخاری (۵۳۸۱) صحیح مسلم (۵۲۸۴)

[illegible] دعوت دی ہے جس سے میں نے بھوک محسوس کی ہے تو کیا تمہارے [illegible] میں دعا کر دی دو تین [illegible] اور مجھے رسول اللہ ﷺ [illegible] جانے [illegible] میں انہیں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حاضرین سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے چل دیا' یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلحہ کی خدمت میں جا پہنچا اور انہیں بتایا۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر آ گئے اور ہمارے پاس کھانا نہیں کہ انہیں کھلائیں۔ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول جانے۔ پس حضرت ابوطلحہ چل دیئے کہ رسول اللہ ﷺ تک جا پہنچے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوطلحہ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! جو تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا مالیدہ بنانے کا حکم دیا اور حضرت ام سلیم نے اس پر اپنی کپی نچوڑ دی اور سب کو ملا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کہا جو اللہ نے چاہا' پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ انہیں اجازت دی گئی اور انہوں نے کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ مزید دس آدمیوں کو اجازت دے دو۔ پس انہیں اجازت دی گئی تو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ تیسری مرتبہ فرمایا کہ دس آدمیوں کو مزید اجازت دے دو۔ انہیں اجازت دی گئی اور انہوں نے کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ دس کو مزید اجازت دو۔ یہاں تک کہ تمام لوگ کھا کر شکم سیر ہو گئے۔ کھانے والے ستر یا اسی افراد تھے۔ ف

ف: نبی کریم ﷺ نے چند روٹیوں کے ملیدے سے ستر اسی حضرات کو شکم سیر کر دیا۔ یہ تکثیر طعام کے معجزات میں سے آپ کا ایک معجزہ ہے جو خدا کے رازق ہونے کا تصور انسان کے ذہن میں بٹھاتا ہے۔ تمام معجزات کی حالت یہی ہے کہ ان سے ایک تو صاحب

Presented by www.ziaraat.com

معجزہ کے نبی ہونے کا پتہ لگتا ہے اور دوسری جانب معجزہ خدا کی اس صفت کا تصور انسان کے ذہن نشین کرتا ہے۔ نبی کے معجزہ کا علم خدا کے علم پر موقوف ہونے اور نبی کے معجزہ سے صفات خدا کی قدرت پر دلالت کرنے میں کسی کلام کے قائل سے مدعا کی طرح تین وہ کام کر دکھانے والا کبھی نہیں کہا جا سکتا کہ میں خدا نہیں ہوں بلکہ خدا وہ ہے جس نے مجھے یہ کمال عطا فرمایا ہے اور تیسرا جس کا ایک بندہ دوسرے بندے سے غور کرایا کہ میرا یہ کام کتنا کمال ہے کہ تو بھی ایسا کر سکتا ہے؟ غرضیکہ انبیاء کرام کے معجزات سے ایک جانب توحید کی بڑ مضبوط ہوتی ہے کہ جن ہستیوں کو خدا مانا جا رہا ہے وہ ایک بندے کے برابر بھی کمال نہیں دکھا سکتے تو خدا کہاں سے ہوئے حالانکہ خدا کو تو بندے سے بڑھ کر کمال دکھانا چاہیے۔ لہٰذا اس کائنات ارضی و سماوی میں ایسی کوئی ہستی نہیں ہے جس کو خدا کہا جائے جس کو معبود مانا جائے یا جس کو سچے خدا کی خدائی میں شریک ٹھہرایا جائے۔ دوسری جانب نبی کے معجزات خدا کی صفات پر دلالت کرتے ہیں۔ لہٰذا نبی خدا نہیں ہوتا اور نہ خدا کی ذات و صفات میں شریک ہوتا ہے بلکہ وہ خدا نما ہوتا ہے۔ عام انسانوں کے ذہن میں چونکہ خدا کی صفات کا تصور نہیں سما تا بایں وجہ بندوں کی مجبوری کے باعث اللہ تعالیٰ نبی کو اپنی صفات کا مظہر بنا کر بھیجتا ہے تا کہ اس کے کمالات کو دیکھ کر وہ خدا آشنا ہو جائیں اور اس واحد و یکتا معبود کے سوا اور کسی کی پرستش نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۷۳۳- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ کَافِی الْاَرْبَعَةِ. صحیح البخاری (۳۵۹۲) صحیح مسلم (۵۳۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

۷۳۴- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَکِّیِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَغْلِقُوا الْبَابَ، وَاَوْکُوا السِّقَاءَ، وَاَکْفِئُوا الْاِنَاءَ، اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ، وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ غَلَقًا، وَلَا یَحِلُّ وِکَاءً، وَلَا یَکْشِفُ اِنَاءً، وَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَی النَّاسِ بَیْتَهُمْ. صحیح مسلم (۵۲۱۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دروازے بند کر دیا کرو مشک کا منہ باندھ دیا کرو برتن کو ڈھک دیا کرو اور چراغ کو بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازے، مشک اور برتن کو نہیں کھولتا اور چوہا لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔

۷۳۵- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْیَقُلْ خَیْرًا، اَوْ لِیَصْمُتْ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْیُکْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهُ جَائِزَتُهُ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ، وَضِیَافَتُهُ ثَلَاثَةُ اَیَّامٍ، فَمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا یَحِلُّ لَهُ اَنْ یَثْوِیَ عِنْدَهُ حَتّٰی یُحْرِجَهُ. صحیح البخاری (۶۰۱۹) صحیح مسلم (۴۴۸۸-۱۷۴)

ابو شریح کعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے۔ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تواضع کرے۔ ایک دن رات میزبانی ہے، تین رات دن ضیافت اور اس سے اوپر صدقہ اور یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس اتنا ٹھہرے کہ میزبان ہی نکلنے لگے۔

۷۳۶- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ فِي كُلِّ ذِي كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.

صحیح البخاری (۲۳۶۳) صحیح مسلم (۵۸۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کسی راستے میں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے کنواں دیکھا تو اس میں اترا اور پانی پی کر باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ کسی کو بھی پیاس سے اتنی تکلیف پہنچ رہی ہوگی جو مجھے پہنچی تھی۔ وہ کنوئیں میں اترا، اپنے موزے میں پانی بھرا، اسے اپنے منہ سے پکڑ کر باہر نکلا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہو گیا اور اسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے کا ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار کے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

[۹۰۹] **أثر** - وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ. قَالَ وَأَنَا فِيهِمْ. قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الْجَيْشِ، فَجُمِعَ ذَلِكَ كُلُّهُ، فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ. قَالَ فَكَانَ يَقُوتُنَاهُ كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ، وَلَمْ تُصِبْنَا مِنْهُ إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ. قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ، فَأَكَلَ مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ، فَنُصِبَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا، وَلَمْ تُصِبْهُمَا.

صحیح البخاری (۲۴۸۳) صحیح مسلم (۴۹۷۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحلِ سمندر کی جانب ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو اس پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ تین سو تھے اور میں بھی ان میں تھا۔ ہم چلے گئے یہاں تک کہ ایک راستے میں تھے کہ زادِ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ نے زادِ راہ جمع کروانے کا حکم دیا تو جمع کر دیا گیا جس سے صرف دو برتن بھرے۔ لہٰذا وہ روزانہ ہمیں تھوڑی تھوڑی خوراک دیا کرتے۔ وہ ختم ہو گئی یہاں تک کہ ہمیں ایک ایک کھجور ملنے لگی۔ وہب بن کیسان نے کہا کہ ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت ہوئی جب وہ بھی ختم ہو گئیں۔ جب ہم سمندر کے کنارے پہنچے تو ایک پہاڑ جیسی مچھلی دیکھی تو اٹھارہ دن تک سارا لشکر اس میں سے کھاتا رہا۔ پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی دو پسلیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک سوار سے گزرنے کے لیے فرمایا تو وہ گزر گیا بغیر چھوئے۔

قَالَ مَالِكٌ الظَّرِبُ الْجُبَيْلُ.

امام مالک نے فرمایا کہ ''الظرب'' اور ''الجبیل'' ہم معنی ہیں۔

۷۳۷- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقًا. صحیح البخاری (۷۰۱۷) صحیح مسلم (۳۷۷۶)

عمرو بن سعید بن معاذ نے اپنی دادی جان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان والی عورتو! تم میں سے کوئی اپنی ہمسائی کی تذلیل نہ کرے خواہ اس نے بکری کا جلا ہوا گھر ہی بھیجا ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

۷۳۸- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اُحِلَّتْ لَهُمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَکَلُوْا اَثْمَانَهَا

صحیح البخاری (۲۲۲۶) صحیح مسلم (۲۹۸۱)

عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ یہود کو ہلاک کرے انہیں چربی کھانے سے منع فرمایا گیا تھا تو وہ چربی بیچ کر اس کی قیمت کھانے لگے تھے۔

[۹۱۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ کَانَ یَقُوْلُ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلَیْکُمْ بِالْمَاءِ الْقَرَاحِ، وَالْبَقْلِ الْبَرِّیِّ، وَخُبْزِ الشَّعِیْرِ، وَاِیَّاکُمْ وَخُبْزَ الْبُرِّ، فَاِنَّکُمْ لَنْ تَقُوْمُوْا بِشُکْرِهٖ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل! پانی، ساگ، سبزی اور جو کی روٹی سے گزر اوقات کرو۔ گندم کی روٹی نہ کھانا کہ اس کا شکر ادا نہ کر سکو گے۔

۷۳۹- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدَ فِیْهِ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ، وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَسَاَلَهُمَا فَقَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَخْرَجَنِی الْجُوْعُ فَذَهَبُوْا اِلٰی اَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ التَّیِّهَانِ الْاَنْصَارِیِّ فَاَمَرَ لَهُمْ بِشَعِیْرٍ عِنْدَهٗ یُعْمَلُ، وَقَامَ یَذْبَحُ لَهُمْ شَاةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَکِّبْ عَنْ ذَاتِ الدَّرِّ، فَذَبَحَ لَهُمْ شَاةً، وَاسْتَعْذَبَ لَهُمْ مَاءً، فَعُلِّقَ فِیْ نَخْلَةٍ، ثُمَّ اُتُوْا بِذٰلِکَ الطَّعَامِ، فَاَکَلُوْا مِنْهُ وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ نَعِیْمِ هٰذَا الْیَوْمِ. صحیح مسلم (۵۲۸۱)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو پایا۔ پوچھا تو دونوں عرض گزار ہوئے: ہمیں بھوک نے نکالا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی بھوک کی وجہ سے نکلا ہوں۔ پس یہ ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے ان حضرات کے لیے جو کی روٹیاں پکانے کا حکم دیا اور خود بکری ذبح کرنے کھڑے ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دودھ والی چھوڑ دینا۔ ان کے لیے بکری ذبح کی، میٹھے پانی سے مشک بھر کر درخت سے لٹکا دی، پھر کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور اس پانی سے پیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں ایسی ہی نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

[۹۱۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَاْکُلُ خُبْزًا بِسَمْنٍ، فَدَعَا رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ، فَجَعَلَ یَاْکُلُ وَیَتْبَعُ بِاللُّقْمَةِ، وَضَرَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ کَاَنَّکَ مُقْفِرٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَکَلْتُ سَمْنًا، وَلَا رَاَیْتُ اَکْلًا بِهٖ مُنْذُ کَذَا وَکَذَا، فَقَالَ عُمَرُ لَا اَکُلُ السَّمْنَ حَتّٰی یَحْیَا النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا یَحْیَوْنَ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھی سے روٹی کھا رہے تھے۔ آپ نے ایک بدو کو بھی بلا لیا۔ وہ کھانے لگا اور لقمے کے ساتھ گھی کی تلچھٹ بھی لگا لیتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم ندیدے معلوم ہوتے ہو۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں نے اتنے عرصے سے گھی دیکھا نہ کھایا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس وقت تک گھی نہیں کھاؤں گا، جب تک لوگوں کو پہلے جیسی آرام کی زندگی نہ مل جائے۔

[۹۱۲] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ، اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ یَوْمَئِذٍ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یُطْرَحُ لَهٗ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ فَیَاْکُلُهٗ حَتّٰی یَاْکُلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جب کہ وہ امیر المومنین تھے کہ ان کے سامنے ایک صاع کھجوریں رکھی جاتیں تو ان میں سے سوکھی سڑی کھجوریں بھی کھا لیا کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

حَشَفَهَا.

[۹۱۳] **اثر** **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ ' عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خُثَيْمٍ ' اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِاَرْضِهِ بِالْعَقِيْقِ ' فَاَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى دَوَابَّ ' فَنَزَلُوْا عِنْدَهُ. قَالَ حُمَيْدٌ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذْهَبْ اِلٰى اُمِّيْ ' فَقُلْ اِنَّ ابْنَكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اَطْعِمِيْنَا شَيْئًا. قَالَ فَوَضَعَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ اَقْرَاصٍ فِيْ صَحْفَةٍ وَشَيْئًا مِنْ زَيْتٍ ' وَمِلْحٍ ' ثُمَّ وَضَعَتْهَا عَلٰى رَاْسِيْ وَحَمَلْتُهَا اِلَيْهِمْ ' فَلَمَّا وَضَعْتُهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ كَبَّرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ اَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَا اِلَّا الْاَسْوَدَيْنِ الْمَاءَ وَالتَّمْرَ ' فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمُ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَحْسِنْ اِلٰى غَنَمِكَ ' وَامْسَحِ الرُّغَامَ عَنْهَا ' وَاَطِبْ مُرَاحَهَا ' وَصَلِّ فِيْ نَاحِيَتِهَا ' فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ ' وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَيُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ الثُّلَّةُ مِنَ الْغَنَمِ اَحَبَّ اِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ دَارِ مَرْوَانَ.

۷۴۰- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ' قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيْبُهُ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ. صحیح البخاری (۵۳۷۸)

[۹۱۴] **اثر** **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ' فَقَالَ لَهُ اِنَّ لِيْ يَتِيْمًا وَلَهُ اِبِلٌ اَفَاَشْرَبُ مِنْ لَبَنِ اِبِلِهِ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتَ تَبْغِيْ ضَالَّةَ اِبِلِهِ وَتَهْنَاُ جَرْبَاهَا وَتَلُطُّ حَوْضَهَا وَتَسْقِيْهَا

حمید بن مالک بن خثیم کا بیان ہے کہ میں عقیق کے مقام پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ مدینہ منورہ کے کچھ سوار ان کے پاس آ اترے۔ حمید کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میری والدۂ محترمہ کے پاس جاؤ' ان کے حضور میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ ہمیں کھانا کھلایئے۔ انہوں نے تین روٹیاں' روغن زیتون اور نمک لیا' پھر یہ چیزیں میرے سر پر رکھ دیں اور میں ان کے پاس لے آیا۔ جب ان کے سامنے رکھا تو حضرت ابو ہریرہ نے تکبیر کہی اور کہنے لگے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں پیٹ بھر روٹی دے رکھی ہے حالانکہ دو سیاہ چیزیں ہماری خوراک تھیں: پانی اور کھجوریں۔ کھانا ان لوگوں سے ذرا بھی نہ بچا۔ جب وہ چلے گئے تو فرمایا: اے بھتیجے! اپنی بکریوں کی خوب دیکھ بھال کرو' انہیں صاف ستھری رکھو' ان کے ریوڑے کی صفائی کیا کرو اور ان کے نزدیک ہی نماز پڑھ لیا کرو کیوں کہ یہ جنت کے جانوروں سے ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے عنقریب لوگوں پر وہ وقت آئے گا کہ اسے چند بکریاں مروان کے گھر سے زیادہ پسند ہوں گی۔

ابو نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور آپ کے پاس آپ کے پروردہ عمر بن ابو سلمہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بسم اللہ کہو اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے کہا: میرے پاس ایک یتیم ہے جس کے پاس اونٹ ہے' کیا میں اس کے دودھ میں سے پی لیا کروں؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تم اپنے گمشدہ اونٹ کو تلاش کرتے ہو' خارشی اونٹ کو مالش

Presented by www.ziaraat.com

يَوْمَ وَرْدِهَا ' فَاشْرَبْ غَيْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ ' وَلَا نَاهِكٍ فِي [illegible]

کرتے ہو' ان کے حوض کو درست کرتے ہو اور باری کے روز انہیں [illegible]

[۶۱۵] **اثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ لَا يُؤْتَى بِدَوَاءٍ فَيَطْعَمُهُ أَوْ يَشْرَبُهُ إِلَّا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا ' وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ' وَنَعَّمَنَا ' اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ أَلْفَتَا نِعْمَتُكَ بِكُلِّ شَرٍّ فَأَصْبَحْنَا مِنْهَا ' وَأَمْسَيْنَا بِكُلِّ خَيْرٍ ' نَسْأَلُكَ تَمَامَهَا وَشُكْرَهَا ' لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ ' وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ إِلَهَ الصَّالِحِينَ وَرَبَّ الْعَالَمِينَ ' الْحَمْدُ لِلَّهِ ' وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ' مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ' وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

مروہ بن زبیر کے سامنے جب کوئی کھانے پینے کی چیز پیش کی جاتی' یہاں تک کہ دوائی بھی تو کھاتے پیتے وقت یہی کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں ہدایت دی اور کھلایا پلایا اور ہم پر انعام فرمایا۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری نعمت اس وقت آئی جب ہم ہر برائی میں ملوث تھے۔ اب ہم بھلائی کے ساتھ صبح وشام کرتے ہیں۔ ہم پوری نعمت مانگتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرنے کی توفیق۔ بھلائی نہیں مگر تیری طرف سے اور نیک لوگوں کے معبود تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو جہانوں کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جو اللہ نے چاہا اور نہیں ہے قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ اے اللہ! ہماری روزی میں برکت دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

[۹۱۶] **اثر- قَالَ يَحْيَى** سُئِلَ مَالِكٌ ' هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ ' أَوْ مَعَ غُلَامِهَا؟ فَقَالَ مَالِكٌ لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسٌ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عَلَى وَجْهِ مَا يُعْرَفُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْكُلَ مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ.

امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا عورت اس شخص کے ساتھ کھا سکتی ہے جو غیر محرم ہو یا اس کے غلام کے ساتھ؟ امام مالک نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ رواج کے مطابق ہو اور اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی کھا رہے ہوں۔

قَالَ وَقَدْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا ' أَوْ مَعَ غَيْرِهِ مِمَّنْ يُؤَاكِلُهُ ' أَوْ مَعَ أَخِيهَا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ ' وَيُكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَخْلُوَ مَعَ الرَّجُلِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا حُرْمَةٌ.

فرمایا کہ عورت کبھی اپنے خاوند کے ساتھ کھاتی ہے اور کبھی دوسرے کے ساتھ جس کو وہ کھلاتے ہیں یا اپنے بھائی وغیرہ کے ساتھ اور عورت کا ایسے مرد کے ساتھ خلوت میں ہونا مکروہ ہے جو اس کا محرم نہ ہو۔

۱۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ اللَّحْمِ

گوشت کھانے کا بیان

[۹۱۷] **اثر- وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ ' فَإِنَّ لَهُ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: زیادہ گوشت کھانے سے بچتے رہنا کیونکہ شراب کی طرح اس کا چسکا لگ جاتا ہے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ' أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَمَعَهُ حِمَالُ لَحْمٍ فَقَالَ مَا هَذَا؟ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَرِمْنَا إِلَى اللَّحْمِ فَاشْتَرَيْتُ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا ' فَقَالَ عُمَرُ أَمَا

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو حضرت جابر بن عبداللہ ملے جن کے پاس کافی گوشت تھا۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی: اے امیر المؤمنین! ہمیں گوشت کھانے کی تمنا ہوئی تو میں نے پورے ایک درہم کا گوشت خرید لیا۔ حضرت عمر نے فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

يُرِيْدُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَطْوِيَ بَطْنَهٗ عَنْ جَارِهٖ ' اَوِ ابْنِ عَمِّهٖ اَنْ تَذْهَبَ عَنْكُمْ هٰذِهِ الْاٰلَةُ ۚ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ (الاحقاف ۲۰)

کہ آپ حضرات یہ کیوں نہیں چاہتے کہ اپنے ہمسائے کا پیٹ بھریں یا اپنے چچازاد بھائی کا؟ آپ اس آیت کو کیسے پڑھتے ہیں "تم اپنے حصے کی پاک چیزیں اپنی دنیاوی زندگی میں فنا کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے"۔

۱۲- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْخَاتِمِ

انگوٹھی پہننے کا بیان

۷۴۱- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ ' ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَبَذَهٗ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا قَالَ فَنَبَذَ النَّاسُ بِخَوَاتِيْمِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اسے پھینک دیا۔ اور فرمایا کہ اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

[۹۱۸] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ' اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ لُبْسِ الْخَاتِمِ قَالَ اِلْبَسْهُ وَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنِّيْ اَفْتَيْتُكَ بِذٰلِكَ. صحیح البخاری (۵۸۶۷)

صدقہ بن یسار نے سعید بن مسیب سے انگوٹھی پہننے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ پہن لو اور لوگوں کو بتا دو کہ اس کا میں نے تمہیں فتویٰ دیا ہے۔

۱۳- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَزْعِ الْمَعَالِيْقِ وَالْجَرْسِ مِنَ الْعُنُقِ

جانوروں کے گلے سے پٹہ اور گھنٹی کھول لینا

۷۴۲- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ ' عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ' اَنَّ اَبَا بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِيْ مَقِيْلِهِمْ لَا تُبْقِيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ.

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ اَرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ. صحیح البخاری (۳۰۰۵) صحیح مسلم (۵۵۱۵)

عباد بن تمیم کو حضرت ابو بشر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیجا۔ عبداللہ بن ابو بکر کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا جب کہ لوگ سو رہے تھے کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا یا کسی طرح کا گنڈا ہو تو اسے کاٹ دیا جائے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے خیال میں نظر کے گنڈے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵۰- كِتَابُ الْعَيْنِ

نظر کا بیان

۱- بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْعَيْنِ

نظر لگنے پر وضو کروانا

۷۴۳- **حَدَّثَنِيْ** يَحْيٰى ' عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ' اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد حضرت سہل بن حنیف نے خرار کے مقام پر غسل کیا اور اپنا جبہ

Presented by www.ziaraat.com

اغْتَسَلَ ابْنِی سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ بِالْخَرَّارِ ' فَنَزَعَ جُبَّةً [illegible] جِلْدَ الْمَاشِیَةِ ' حَسَنَ الْجِلْدِ ' قَالَ فَقَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِیعَةَ مَا رَأَیْتُ كَالْیَوْمِ وَلَا جِلْدَ عَذْرَاءَ ' قَالَ فَوُعِكَ سَهْلٌ مَكَانَهُ وَاشْتَدَّ وَعْكُهُ ' فَأُتِیَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأُخْبِرَ أَنَّ سَهْلًا وُعِكَ وَأَنَّهُ غَیْرُ رَائِحٍ مَعَكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ' فَأَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ سَهْلٌ بِالَّذِی كَانَ مِنْ شَأْنِ عَامِرٍ ' فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَامَ یَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بَرَّكْتَ؟ إِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ تَوَضَّأْ لَهُ ' فَتَوَضَّأَ لَهُ عَامِرٌ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ بِهِ بَأْسٌ.

صحیح البخاری (۵۷۴۰) صحیح مسلم (۵۶۶۵)

اتار دیا۔ عامر بن ربیعہ انہیں دیکھ رہے تھے۔ حضرت سہل سفید [illegible] جلد کی سواری کرنی کی ہے۔ پس حضرت سہل کو بخار آ گیا اور شدت اختیار کر گیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی نے حاضر ہو کر آپ کو بتایا کہ سہل کو بخار آتا ہے۔ اور یا رسول اللہ! وہ آپ کے ساتھ نہیں جا سکیں گے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت سہل کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حضرت عامر کے الفاظ بتائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں تم اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو؟ برکت کی دعا کیوں نہ کی؟۔ نظر کا لگنا حق ہے۔ ان کے لیے وضو کرو۔ حضرت عامر نے ان کے لیے وضو کیا۔ پس حضرت سہل صحت یاب ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

۷۴۴- وَحَدَّثَنِی مَالِكٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ أَبِی أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ ' أَنَّهُ قَالَ رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِیعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَیْفٍ یَغْتَسِلُ. فَقَالَ مَا رَأَیْتُ كَالْیَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ ' فَلُبِطَ سَهْلٌ ' فَأُتِیَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقِیلَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِی سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ؟ وَاللّٰهِ مَا یَرْفَعُ رَأْسَهُ ' فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهُ أَحَدًا؟ قَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِیعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامِرًا ' فَتَغَیَّظَ عَلَیْهِ. وَقَالَ عَلَامَ یَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بَرَّكْتَ؟ اغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ عَامِرٌ وَجْهَهُ ' وَیَدَیْهِ ' وَمِرْفَقَیْهِ ' وَرُكْبَتَیْهِ ' وَأَطْرَافَ رِجْلَیْهِ ' وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِی قَدَحٍ ' ثُمَّ صُبَّ عَلَیْهِ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ النَّاسِ لَیْسَ بِهِ بَأْسٌ. سنن ابن ماجہ (۳۵۰۶)

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ نے حضرت سہل بن حنیف کو نہاتے دیکھ کر کہا کہ میں نے آج تک ایسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ کوئی پردہ نشین عورت۔ پس حضرت سہل بیمار پڑ گئے۔ کوئی رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ! سہل بن حنیف کی خبر لیجیے۔ خدا کی قسم! وہ تو سر بھی نہیں اٹھاتے۔ فرمایا: کیا تمہارا کسی پر شبہ ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارا عامر بن ربیعہ پر شبہ ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت عامر کو بلایا اور ان پر ناراض ہوئے۔ فرمایا کہ کوئی تم میں سے کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟ برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ ان کے لیے وضو کرو۔ پس حضرت عامر نے ایک برتن میں اپنا منہ' دونوں ہاتھ' دونوں کہنیاں' دونوں گھٹنے' پیروں کے کنارے اور تہمد کے نیچے والا جسم دھویا اور وہ پانی ان پر چھڑکا گیا تو حضرت سہل لوگوں کے ساتھ روانہ ہو گئے اور انہیں کوئی تکلیف نہ رہی۔

۲- بَابُ الرُّقْیَةِ مِنَ الْعَیْنِ

نظر والے پر دم کرنا

۷۴۵- حَدَّثَنِی عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ حُمَیْدِ بْنِ قَیْسٍ الْمَكِّیِّ ' أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِابْنَیْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِی طَالِبٍ ' فَقَالَ لِحَاضِنَتِهِمَا مَا لِی أَرَاهُمَا

حمید بن قیس مکی سے روایت ہے کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو صاحبزادے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی دایہ سے فرمایا کہ یہ لڑکے دبلے

Presented by www.ziaraat.com

صَارِعِيْنَ؟ فَقَالَتْ حَاضِنَتُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ تَسْرَعُ [illegible] لَيْسَ [illegible] اِلَّا اَنْ [illegible] مَا تَرَى مَا تَوَافِقُكَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَرْقُوْا لَهُمَا، فَاِنَّهُ لَوْ سَبَقَ شَيْءٌ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ.

(ترمذی (۲۰۵۹) سنن ابن ماجہ (۳۵۱۰)

پتلے کیوں ہیں؟ ان کی دایہ عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ! انہیں [illegible] جلدی جلدی نظر لگ جاتی ہے [illegible] نہیں کہ [illegible] معلوم آپ کا ارشاد گرامی اس سلسلے میں کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ [illegible] کوئی چیز [illegible] سبقت کرتی تو وہ نظر ہوتی۔

۷۴۶- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ بَيْتَ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ يَبْكِيْ، فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ بِهِ الْعَيْنَ قَالَ عُرْوَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَسْتَرْقُوْنَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ. صحیح البخاری (۵۷۳۹) صحیح مسلم (۵۶۸۹)

سلیمان بن یسار نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درِدولت میں داخل ہوئے اور گھر کے اندر ایک بچہ رو رہا تھا۔ آپ سے ذکر کیا گیا کہ اسے نظر لگ گئی ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم نظر کا دم کیوں نہیں کرواتے۔ ف

ف: ان دونوں روایتوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ نظر کا لگنا حقیقت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نظر جس کو لگ گئی ہو اس پر دم کرنا چاہیے۔ معلوم ہوا کہ دم کرنا اور تعویذ دینا ہرگز خلافِ شرع نہیں ہے جب کہ حدودِ شرعیہ کے اندر ہو اور قرآن کریم کے شفا و رحمت ہونے میں کس مسلمان کو شک ہو سکتا ہے جب کہ پروردگار عالم نے خود فرمایا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا. (۱۷:۸۳)

اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

قرآن کریم یقیناً اہل ایمان کے لیے شفا ہے۔ یہ ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کو دور کر دیتا ہے کیونکہ ایمان والوں کے لیے یہ رحمت ہی ہے۔ ہاں ظالموں کو اس سے نقصان ہی پہنچتا ہے کیونکہ یہ ان پر حجت تمام کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَجْرِ الْمَرِيْضِ

بیمار کے ثواب کا بیان

۷۴۷- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَقَالَ انْظُرْ مَاذَا يَقُوْلُ لِعُوَّادِهِ، فَاِنْ هُوَ اِذَا جَاؤُوْهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ رَفَعَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُ لِعَبْدِيْ عَلَيَّ اِنْ تَوَفَّيْتُهُ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَاِنْ اَنَا شَفَيْتُهُ اَنْ اُبْدِلَ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ، وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ، وَاَنْ اُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ.

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیج کر کہتا ہے کہ دیکھو وہ تیمارداروں سے کیا کہتا ہے؟ جب وہ اس کے پاس آتے ہیں تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے تو دونوں بارگاہ خداوندی کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔ سب کچھ جانتے ہوئے وہ کہتا ہے کہ میرے بندے کا یہ مجھ پر حق ہے کہ اگر اسے وفات دوں تو جنت میں داخل کر دوں۔ اور اگر اسے شفا دوں تو اسے پہلے سے بہتر گوشت اور خون عطا کر دوں اور اس کے گناہوں کو معاف کر دوں۔

۷۴۸- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ،

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Presented by www.ziaraat.com

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ [illegible] الْمُؤْمِنِ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى الشَّوْكَةُ إِلَّا قُصَّ بِهَا أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ وَلَا يَدْرِي يُرِيدُ أَيُّهُمَا قَالَ عُرْوَةُ.

کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کو کوئی [illegible] فرما دیتے ہیں یہ کہ وہ کانٹا ہی ہو یا نہیں جانتا کہ کہنے والے ان میں سے کون سا لفظ فرمایا۔

صحیح مسلم (۶۵۱۱)

۷۴۹- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ.

ابوالحباب سعید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

صحیح البخاری (۵۶۴۵)

۷۵۰- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئًا لَهٗ مَاتَ ، وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيْحَكَ وَمَا يُدْرِيكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ يُكَفِّرُ بِهٖ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهٖ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کا آخری وقت آ گیا تو ایک آدمی نے کہا کہ یہ کیسا اچھا رہا کہ مر گیا اور کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے، تجھے کیا معلوم اگر اللہ تعالیٰ اس کو مرض میں مبتلا کرتا تو اس کے باعث اس کے گناہ معاف ہو جاتے۔ ف

ف: صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن بیماری اور مصائب بھی اہل ایمان کے لیے پروردگار عالم کے تحفے ہیں اور اپنی افادیت کے لحاظ سے خدائے ذوالمنن کا وہ انعام ہیں جو اس نے اپنے خاص بندوں کے لیے مخصوص کر دیئے تھے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سارے نبیوں سے زیادہ اذیتیں مجھے پہنچائی گئیں۔ نیز ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کوئی مصیبت آئے تو میرے مصائب کو یاد کر لیا کرنا۔ حضرات انبیائے کرام اور اولیائے عظام کو علی قدر مراتب اتنے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا کہ دوسرے لوگوں میں ان کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

اگر بندۂ مومن کے پیر میں کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس پر اسے اجر دیا جاتا ہے۔ مومن کو ایک دن بخار آئے تو سارے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو جب کہ وہ یہ تصور کر کے صبر کرتا ہے کہ یہ میرے خالق و مالک کی طرف سے ہے کیونکہ تندرستی کی حالت میں بندے کو شکر گزاری اور مصائب و آلام کی حالت میں صبر کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ شکر کرنے والوں کی شکر گزاری کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا اور ان کے اجر کو ضائع نہیں کرتا جب کہ صبر کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرہ:۱۵۳) بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جن حضرات کا ایمان کامل ہوتا ہے وہ ایک لمحہ کے لیے اس معیت سے محروم ہونا پسند نہیں کرتے کیونکہ جسے خدا کی معیت حاصل ہو جائے اسے اور کیا چاہیے۔ عام لوگ اس بات پر نازاں و فرحاں ہوتے ہیں کہ انہیں فلاں تھانیدار کمشنر یا وزیر کی حمایت حاصل ہو گئی، لہٰذا حکومت کے گھر میں اس کی خوب سنی جائے گی لیکن اللہ والے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ انہیں خدا کی حمایت حاصل رہے۔ دنیاوی افسروں کا اقتدار چند روزہ ہے اور پھر خدا کے مقابلے پر ہیں کیا چیز؟ لہٰذا حقیقت میں قابل تحسین تو وہی ہستیاں ہیں جنہیں اپنے پروردگار کی حمایت حاصل ہے اور یہ چیز حاصل ہوتی ہے احکام خداوندی کی پابندی کرنے اور مصائب و آلام کو اس کے تحفے سمجھ کر صبر

Presented by www.ziaraat.com

کرنے سے۔ جس خوش نصیب کو یہ سعادت میسر آ جاتی ہے وہ دوسرے کسی بڑے سے بڑے کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا خواہ

واللہ تعالیٰ اعلم

۴- بَابُ التَّعَوُّذِ وَالرُّقْيَةِ مِنَ الْمَرَضِ

بیمارکے لیے تعویذ اور دم کرنا

۷۵۱- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيَّ اَخْبَرَهُ ' اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ ' اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُثْمَانُ وَبِيْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِيْ. قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ امْسَحْهُ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ ' وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ. قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ ' فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِهَا اَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ.

سنن ابوداؤد (۳۸۹۱) سنن ترمذی (۲۰۸۰)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے اتنا درد تھا کہ میں ہلاکت کے قریب ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سات مرتبہ اپنا دایاں ہاتھ درد کے مقام پر پھیرو اور کہو: پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت کے ساتھ اس چیز کی برائی سے جو مجھے پہنچی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کہا اور اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور فرما دی۔ پس میں اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو ہمیشہ اس کا حکم کیا کرتا۔

۷۵۲- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَاُ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ ' قَالَتْ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اَنَا اَقْرَاُ عَلَيْهِ ' وَاَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَمِيْنِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا. صحیح البخاری (۵۰۱۶) صحیح مسلم (۵۶۷۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اوپر پھونک مارتے۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں یہی پڑھ کر آپ کا دایاں دستِ مبارک پھیرا کرتی برکت کی امید لے کر۔

[۹۱۹] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ ' وَهِيَ تَشْتَكِيْ وَيَهُوْدِيَّةٌ تَرْقِيْهَا ' فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ارْقِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ.

عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ جب بیمار تھیں تو حضرت ابوبکر صدیق ان کے پاس تشریف لائے اور ایک یہودیہ دم کر رہی تھی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ قرآن مجید سے دم کرو۔ ف

ف: معلوم ہوا کہ قرآن کریم سے پڑھ کر دم کرنا سب سے افضل ہے یا جو رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہو۔ اس کے بعد وہ اعمال ہیں جو بزرگان دین نے بتائے ہوں۔ غرضیکہ عملیات اور جھاڑ پھونک میں وہی باتیں ہوں جو باعث خیر و برکت اور ذریعۂ شفاء ہیں اور ایسی کوئی بات نہ ہو جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہو کہ دین ایمان ضائع کر کے اگر شفاء مل بھی گئی تو کس کام کی۔ زندگی کی کشتی تو آخر ایک روز یقیناً ڈوب جانی ہے۔ پھر اس زندگی یا صحت کے پیچھے اگر آج ایمان جیسی متاع عزیز کو ضائع کر دیا تو جب اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف روانہ ہوں گے تو ساتھ کیا لے کر جائیں گے؟ یہ تجارت تو سراسر خسارے کی ہے۔ نفع بخش سودا تو یہ ہے کہ ایمان کو بچا لیا جائے خواہ اس کی خاطر دنیا کی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنی پڑ جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۵- بَابُ تَعَالِجِ الْمَرِيْضِ

بیمار کے علاج کا بیان

۷۵۳- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' اَنَّ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے

Presented by www.ziaraat.com

رُحْلًا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَصَابَهُ جُرْحٌ فَاحْتَقَنَ الدَّمُ وَاِنَّ الرَّجُلَيْنِ دَعَوَا رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي [illegible] فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَرَعَمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ [illegible] اَطُبٌّ؟ فَقَالَا اَوَ فِي الطِّبِّ خَيْرٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَزَعَمَ زَيْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَنْزَلَ الدَّوَاءَ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْاَدْوَاءَ صحیح البخاری (۵۶۷۸) صحیح مسلم (۵۷۰۵)

میں ایک آدمی کو زخم ہوا اور زخم کی جگہ خون جمع ہو گیا۔ اس نے بنی [illegible] کے دو آدمیوں کو بلایا [illegible] نے ان سے فرمایا تم میں سے کون ماہر طب ہے؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا طب میں کوئی بھلائی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل کی اس کی دوا بھی نازل فرمائی ہے۔

[۹۲۰] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ اكْتُوِيَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الذُّبْحَةِ فَمَاتَ. سنن ابن ماجہ (۳۴۹۲)

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت سعد بن زرارہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ اقدس میں خناق کی تکلیف کے باعث داغ لگوایا تو وفات پا گئے۔

[۹۲۱] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ، وَرُقِيَ مِنَ الْعَقْرَبِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے لقوہ کے باعث داغ لگوایا اور بچھو کے کاٹے پر دم کیا۔

٦- بَابُ الْغُسْلِ بِالْمَاءِ مِنَ الْحُمّٰى

بخار کی وجہ سے غسل کرنا

۷۵۴- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِالْمَرْاَةِ، وَقَدْ حُمَّتْ تَدْعُوْ لَهَا اَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُبْرِدَهَا بِالْمَاءِ.

صحیح البخاری (۵۷۲۴) صحیح مسلم (۵۷۲۱)

فاطمہ بن منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر کے پاس جب کوئی عورت آتی جس کو بخار آتا ہو تو اس کے لیے پانی منگوایا جاتا اور اس کے گریبان پر چھڑک دیتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے کہ اسے ہم پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۷۵۵- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ.

صحیح البخاری (۵۷۲۵) صحیح مسلم (۵۷۱۹)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے تو اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

۷۵۶- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ. صحیح البخاری (۵۷۲۳) صحیح مسلم (۵۷۱۸)

حضرت ابن عمر سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کے جوش سے ہے تو اسے پانی سے بجھایا کرو۔

٧- بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَالطِّيَرَةِ

مریض کی عیادت اور فال لینا

۷۵۷- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا عَادَ الرَّجُلُ الْمَرِيْضَ خَاضَ الرَّحْمَةَ حَتّٰى اِذَا قَعَدَ عِنْدَهُ قَرَّتْ فِيْهِ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو رحمت میں داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ جب بیمار کے پاس بیٹھتا

Presented by www.ziaraat.com

اَوْ نَحْوَ هٰذَا

ہے تو رحمت اس کے اندر داخل ہو جاتی ہے یا کچھ ایسا ہی فرمایا۔

٧٥٨- وَحَدَّثَنِي [illegible] بُكَيْرِ بْنِ [illegible] ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى ، وَلَا هَامَ ، وَلَا صَفَرَ ، وَلَا نَحَاءَ ، الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ ، وَلْيَحْلُلِ الْمُصِحُّ حَيْثُ شَاءَ ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ أَذًى. سنن ابن ماجہ (٣٥٤٠ـ٣٥٤١)

[illegible] اونٹوں میں نہ ٹھہراؤ اور تندرست اونٹ کو جہاں چاہے رکھو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک بیماری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵١- كِتَابُ الشَّعْرِ

بالوں کا بیان

١- بَابُ السُّنَّةِ فِي الشَّعْرِ

بالوں کے متعلق سنت

٧٥٩- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ ، وَإِعْفَاءِ اللِّحٰى.
صحیح مسلم (٦٠٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھوں کو پست کرنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا ہے۔

٧٦٠- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ. صحیح البخاری (٣٤٦٨) صحیح مسلم (۵۵٤٣)

حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا حج کے سال جب کہ وہ منبر پر تھے اور انہوں نے بالوں کا ایک گچھا لیا ہوا تھا جو ان کے خادم کے ہاتھ میں تھا' فرما رہے تھے: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرماتے کہ بے شک بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب کہ ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔

٧٦١- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ.
صحیح البخاری (۵٩١٧) صحیح مسلم (٦٠١٦)

زیاد بن سعد نے ابن شہاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشانی کے بالوں کو لٹکائے رکھا جب تک اللہ نے چاہا' پھر مانگ نکالنے لگے۔

قَالَ مَالِكٌ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلٰى شَعْرِ امْرَأَةِ ابْنِهِ ، أَوْ شَعْرِ أُمِّ امْرَأَتِهِ بَأْسٌ.

امام مالک نے فرمایا کہ اپنی بہو یا ساس کے بال کے دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

[٩٢٢] أَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْإِخْصَاءَ وَيَقُولُ فِيهِ تَمَامُ الْخَلْقِ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر خصی کرنے کو ناپسند کرتے اور فرماتے کہ اس (خصی نہ کرنے) میں تخلیق کا پورا رکھنا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

۷۶۲- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ لَهٗ اَوْ لِغَیْرِهٖ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَا، وَاَشَارَ بِاُصْبُعَیْهِ الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ. صحیح مسلم (۷۶۲۹) صحیح ابن حبان (۵۱۴)

صفوان بن سلیم کو یہ بات پہنچی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی حفاظت کرنے والا خواہ وہ اس کا اپنا ہو یا غیر جنت میں ایسے ہوں گے یہ کہہ کر بیچ کی اور اس کے ساتھ والی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

ف: یتیم سے بڑھ کر بے سہارا کون ہوگا کہ ننھی سی عمر سے کمانے سے مجبور دنیا کے آرام و راحت سے دور باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اس کا اس زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے کوئی پرسانِ حال نہیں۔ اس بے بسی میں جو اسے سہارا دے اس پر خدا کو کتنا پیار آئے گا۔ یقیناً وہ جنت میں اعلیٰ مقام پائے گا۔ جو بے بسی میں یتیم کی مدد کرے گا جب وہ قبر و حشر میں بے بس ہوگا تو پروردگار عالم اس کی مدد فرمائے گا اور جو یتیم کا اس لیے سہارا بنے گا کہ میرے اور ساری کائنات کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ بھی درِ یتیم تھے تو ''المرء مع من احب'' کے تحت وہ جنت میں حضور کے قرب سے نوازا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲- بَابُ اِصْلَاحِ الشَّعَرِ

بالوں میں کنگھی کرنا

۷۶۳- **حَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِیْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَکْرِمْهَا، فَکَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِی الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ لِمَا قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَکْرِمْهَا.

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میرے کندھوں تک بال ہیں کیا ان میں کنگھی کر لیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور ان کی عزت کرو۔ پس حضرت ابوقتادہ کسی روز تو دو دفعہ تیل لگاتے کیونکہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان کی عزت کرو۔

۷۶۴- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ وَاللِّحْیَةِ، فَاَشَارَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِهٖ اَنِ اخْرُجْ کَاَنَّهٗ یَعْنِیْ اِصْلَاحَ شَعَرِ رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ، فَفَعَلَ الرَّجُلُ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَیْسَ هٰذَا خَیْرًا مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدُکُمْ ثَائِرَ الرَّاْسِ کَاَنَّهٗ شَیْطَانٌ؟

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے تو ایک آدمی اندر آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف باہر جانے کا اشارہ کیا کہ پہلے سر اور داڑھی کے بالوں کو درست کرے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور پھر واپس لوٹا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ آدمی بال بکھیر کر آئے جیسے وہ شیطان ہو۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صَبْغِ الشَّعَرِ

بالوں کو رنگنے کا بیان

[۹۲۳] اَثَرٌ- **حَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ یَغُوْثَ قَالَ وَکَانَ جَلِیْسًا لَهُمْ وَکَانَ اَبْیَضَ اللِّحْیَةِ وَالرَّاْسِ. قَالَ فَغَدَا عَلَیْهِمْ ذَاتَ یَوْمٍ وَقَدْ خَمَّرَهُمَا. قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هٰذَا اَحْسَنُ. فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ، اَرْسَلَتْ اِلَیَّ الْبَارِحَةَ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث ان کے پاس بیٹھنے والوں میں تھے۔ جن کے داڑھی اور سر کے بال سفید تھے۔ ایک روز وہ صبح کے وقت آئے تو سرخ خضاب کیا ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ خضاب کتنا اچھا ہے۔ کہا کہ مجھے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ نے اپنی نخیلہ نامی لونڈی کے ہاتھ قسم دے کر پیغام بھیجا تھا کہ خضاب کروں اور مجھے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق بھی خضاب کیا کرتے تھے۔

Presented by www.ziaraat.com

جَارِيَتِهَا نُخَيْلَةَ فَاَقْسَمَتْ عَلَيَّ لَاَصْبُغَنَّ ' وَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ [illegible]

قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِيْ حَدِيْثِ الشَّعْرِ بِالسَّوَادِ لَمْ اَسْمَعْ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا مَعْلُوْمًا وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّبْغِ اَحَبُّ اِلَيَّ.

قَالَ وَتَرْكُ الصَّبْغِ كُلِّهِ وَاسِعٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى النَّاسِ فِيْهِ ضِيْقٌ.

قَالَ وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَصْبُغْ ' وَلَوْ صَبَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَرْسَلَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةُ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ.

٤- بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهٖ مِنَ التَّعَوُّذِ

۷۶۵- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اُرَوَّعُ فِيْ مَنَامِيْ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ ' وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ ' وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ.

۷۶۶- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' اَنَّهٗ قَالَ اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰى عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ يَطْلُبُهٗ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ كُلَّمَا الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهُنَّ اِذَا قُلْتَهُنَّ طُفِئَتْ شُعْلَتُهٗ وَخَرَّ لِفِيْهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلٰى ' فَقَالَ جِبْرِيْلُ فَقُلْ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّاتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ ' مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ' وَشَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ' وَشَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ ' وَشَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ' وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ' وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ' اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ.

[illegible] ہوئے سنا کہ [illegible] نے اس کے متعلق یہ کہتے سنا اور سیاہ کے سوا مجھے دوسرے خضاب پسند ہیں۔

فرمایا کہ خضاب نہ کرنے میں بھی وسعت ہے اگر اللہ نے چاہا۔ لوگوں پر اس میں تنگی نہیں ہے۔

یحییٰ نے امام مالک کو اس حدیث کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں کیا۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا ہوتا تو حضرت عائشہ نے عبدالرحمٰن بن اسود کے لیے ضرور اس کا پیغام بھیجا ہوتا۔

تعوذ کے متعلق حکم

یحییٰ بن سعید کو یہ بات پہنچی کہ حضرت خالد بن ولید نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں گزارش کی کہ میں سوتے ہوئے ڈر جاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ کہہ لیا کرو: میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس کے غضب' اس کی ناراضگی' بندوں کے شر' شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ نے ایک شرارتی جن دیکھا۔ جب رسول اللہ ﷺ ادھر متوجہ ہوئے اور اسے دیکھا تو حضرت جبرئیل عرض گزار ہوئے: کیا میں آپ کو ایسے کلمے نہ سکھاؤں کہ ان کے کہنے سے شعلہ بجھ جائے اور جو منہ میں ہے گر جائے۔ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ کیوں نہیں۔ حضرت جبرئیل عرض پرداز ہوئے کہ یوں کہا کرو: پناہ چاہتا ہوں میں خدا کی ذاتِ کریم کی' ساتھ اللہ کے مکمل کلمات کے' جن سے کوئی نیک یا بدتجاوز نہیں کرسکتا' اس برائی سے جو آسمان سے نازل ہو یا اس کی طرف اٹھے اور ان چیزوں کی برائی سے جو زمین میں پیدا کی گئیں اور جو اس سے نکلتی ہیں نیز رات اور دن کے فتنوں اور شب و روز کی آفتوں سے مگر اے رحمٰن! جو حادثہ خیر لیے ہوئے ہو۔

Presented by www.ziaraat.com

۷۶۷- **وَحَدَّثَنِی** مَالِکٌ، عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ اَسْلَمَ قَالَ مَا نَزَلْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَعَوَّذْتَ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ، فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّکَ. صحیح مسلم (۶۸۱۷-۶۸۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کے ایک آدمی نے کہا کہ میں رات میں نہیں سویا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم نے کس چیز سے پناہ مانگی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کہا ہوتا "پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی برائی سے" تو کوئی چیز تمہیں نقصان نہ پہنچاتی۔

[۹۲۴] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِی** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ، اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ لَا کَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا، فَقِیْلَ لَهٗ وَمَا هُنَّ؟ فَقَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ، وَبِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ، وَلَا فَاجِرٌ، وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی کُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا، وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَبَرَاَ وَذَرَاَ.

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں چند کلمے نہ کہا کرتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔ ان سے کہا گیا کہ وہ کون سے ہیں؟ فرمایا: میں پناہ چاہتا ہوں عظمت والے خدا کی ذات کی جس سے بڑی کوئی چیز نہیں۔ اور اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیک یا بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کے تمام اچھے ناموں کے ساتھ جنہیں میں جانتا ہوں یا نہیں جانتا' ہر مخلوق کی برائی سے جس کو پیدا کیا اور پھیلایا گیا ہے۔

۵- بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُتَحَابِّیْنَ فِی اللّٰهِ

خدا کے لیے محبت کرنا

۷۶۸- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی الْحُبَابِ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ لِجَلَالِیْ الْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ. صحیح مسلم (۶۴۹۴)

سعید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے۔ آج میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا جب کہ میرے سائے کے سوا آج کوئی سایہ نہیں ہے۔

۷۶۹- **وَحَدَّثَنِیْ** عَنْ مَالِکٍ، عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، اَوْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ، وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ حَسَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ،

حضرت ابوسعید خدری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا' جس روز اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ۱۔ انصاف کرنے والا حاکم' ۲۔ اللہ کی عبادت کرنے والا نوجوان' ۳۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لٹکا رہتا ہے نکلنے اور واپس آنے تک بھی' ۴۔ وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت رکھیں' اسی پر جمع ہوں اور اسی پر جدا ہوں۔ جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی دونوں آنکھیں اشک بار ہوئیں' ۵۔ وہ آدمی جس کو خاندانی اور حسن و جمال والی عورت

Presented by www.ziaraat.com

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا

[illegible]

بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں ۶۔ اور وہ آدمی جو اس [illegible] کرتا ہے کہ اس کا بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

۷۷۰- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ. وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ الْعَبْدَ. قَالَ مَالِكٌ لَا اَحْسِبُهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِي الْبُغْضِ مِثْلَ ذٰلِكَ. صحیح البخاری (۷۴۸۵) صحیح مسلم (۶۶۴۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل سے فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت رکھتا ہوں' پس حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کرتے ہیں' پھر آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں اور زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میرے خیال میں ناراضگی کے متعلق بھی حسب سابق فرمایا ہوگا۔

۷۷۱- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًى شَابٌّ بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَسْنَدُوْا اِلَيْهِ وَصَدَرُوْا عَنْ قَوْلِهِ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ قَالَ فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ فَقَالَ اٰللّٰهِ؟ فَقُلْتُ اٰللّٰهِ. فَقَالَ اٰللّٰهِ. فَقُلْتُ اٰللّٰهِ. فَقَالَ اٰللّٰهِ؟ فَقُلْتُ اٰللّٰهِ. قَالَ فَاَخَذَ بِحَبْوَةِ رِدَائِيْ فَجَبَذَنِيْ اِلَيْهِ وَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ.

ابوادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو ایک چمکدار دانتوں والے جوان کو دیکھا کہ اس کے ساتھ والے لوگ جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو اس کی سند پکڑتے اور اس کی بات پر رک جاتے ہیں۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ اگلے روز میں علی الصبح گیا تو وہ مجھ سے پہلے نماز پڑھنے میں مشغول تھے۔ میں نے انتظار کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے نماز پڑھ لی۔ پھر میں سامنے سے ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم! میں خدا کے لیے آپ سے محبت رکھتا ہوں' فرمایا: کیا اللہ کے لیے؟ میں نے کہا: اللہ کے لیے' فرمایا: کیا اللہ کے لیے؟ میں نے کہا: اللہ کے لیے۔ فرمایا: کیا اللہ کے لیے؟ میں نے کہا: اللہ کے لیے۔ انہوں نے میری چادر کا ایک کونا پکڑ کر مجھے نزدیک کیا اور فرمایا کہ خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان دونوں کے لیے واجب ہوگئی جو میرے لیے محبت کرتے' میرے لیے اکٹھے بیٹھتے' میرے لیے جان و مال کی بازی لگاتے اور میرے لیے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

[۹۲۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' عَنْ [illegible] الْنُّبُوَّةِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا [illegible] ایک جزء ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵۲- کِتَابُ الرُّؤْیَا

خواب کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّؤْیَا

خواب کے متعلق روایات

۷۷۲- حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ ' عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الرُّؤْیَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِکَ. صحیح البخاری (۶۹۸۳)

امام مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی کے مطابق روایت کی ہے۔ف

ف: نبوت خدا سے براہِ راست علم پانے کا اعلیٰ ترین اور واحد ذریعہ ہے۔ نیک آدمی کا خواب گویا اس کا چھیالیسواں حصہ ہے اور یہ بھی ایک شرف ہے لیکن ایسے خواب دیکھنے والے کو نبی سمجھنا قطعاً غلط ہے اور نہ اس شرف کو اجزائے نبوت کی دلیل بنایا جا سکتا ہے کیونکہ نبوت ختم ہو چکی۔ نبی کریم ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین سے ہے اور اس کا انکار کرنے والا یا اس کے معانی میں تاویل کرنے والا اسلام کے دائرے سے نکل جاتا ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور انہیں مسلمان جاننے والے سب اسلام کے دائرے سے باہر ہیں۔ یہی مصنف تحذیر الناس کا حال ہے جنہوں نے خاتمیت زمانی کو عوام کا خیال اور فضیلت سے خالی بتاتے ہوئے صاف کہہ دیا کہ اگر بالفرض حضور کے بعد ہزاروں نبی اور پیدا ہو جائیں تب بھی خاتمیت محمدی برقرار رہتی ہے۔ یہ سراسر غیر اسلامی' خلاف قرآن و حدیث اور ساری امت محمدیہ کے خلاف انہوں نے اس لیے عقیدہ بیان کیا کہ دعویٰ نبوت کے راستے میں ختم نبوت کا عقیدہ حائل تھا لہٰذا اس عقیدے کے انکار کی ٹھہرائی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا' یہ عقیدہ تو عوام کالانعام کا ہے' اہل فہم کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور کے بعد نبی ہو سکتا ہے ایک نہیں ہزاروں نبی ہو سکتے ہیں کیونکہ حضور زمانے کے لحاظ سے نہیں بلکہ مرتبے کے لحاظ سے خاتم ہیں اور اپنی اس گھڑی ہوئی خاتمیت کا نام خاتمیتِ مرتبی رکھ کر اسے حضور کے شایانِ شان بتا دیا اور خاتمیت زمانہ کو مٹانے کی غرض سے صاف کہہ دیا کہ ''شایان شان محمدی خاتمیت مرتبی ہے نہ کہ زمانی'' حالانکہ مسلمانوں نے تیرہ سو سال کے اندر خاتمیت مرتبہ کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ موصوف نے کاریگری یہ دکھائی کہ خاتمیت کو پرے پھینک دیا اور فضیلت کو اس جگہ پر رکھتے ہوئے اسے خاتمیت بتانے اور اہل اسلام کو بہکانے اور جہنم کا ایندھن بنانے لگے۔ پروردگارِ عالم ہر مسلمان کو گندم نما جو فروش قسم کے رہنما بننے والوں کے شر سے محفوظ و مامون رکھے امین یاالٰہ العلمین بحق خاتم الانبیاء و المرسلین۔

۷۷۳- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ ' عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ ' عَنْ اَبِیْهِ ' [illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ صَلّٰی الصُّبْحَ وَقَدْ [illegible] یَقُوْلُ هَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِنْکُمُ اللَّیْلَةَ رُؤْیَا ؟ وَیَقُوْلُ لَیْسَ یَبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ.

رسول اللہ ﷺ جب نمازِ فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے کیا آج [illegible] سے کسی نے کوئی اچھا خواب دیکھا ہے کہا جائے اچھے خوابوں کے۔

۷۷۴ وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ ' عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنْ یَبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ ' فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ ' اَوْ تُرٰی لَهٗ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. صحیح البخاری (۶۹۹۰)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا ماسوائے مبشرات کے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا کہ وہ اچھے خواب جنہیں نیک آدمی دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔ یہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔ ف

ف: نبوت "نبأ" یعنی "خبر" سے مشتق ہے۔ سچی خبر وہی ہے جو نبی دے۔ نبی کی دی ہوئی خبر صداقت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوتی ہے کیونکہ وہ وحی پر موقوف ہوتی ہے جس کی مختلف شکلیں ہیں یعنی نبی کو فرشتے' الہام' کشف اور خواب کے ذریعے جو بھی خبر دی جاتی ہے وہ وحی شمار ہوتی ہے اور اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کو دخل نہیں ہوتا۔ ولایت نبوت کا اور ولی نبی کا سایہ عکس ہوتا ہے۔ چونکہ ولایت نبوت تو نہیں ہوتی لیکن نبوت کا سایہ اور عکس ضرور ہوتی ہے۔ اسی طرح ولی کی خبر کا درجہ نبی کی خبر جیسا نہیں ہوتا لیکن یقین کے لحاظ سے ولی کی خبر کو صداقت سے خالی بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ نبی کی خبر کا چھیالیسواں حصہ اس میں صداقت موجود ہوتی ہے۔ چھیالیسواں حصہ یقین کے لحاظ سے ہے کہ انبیائے کرام کی خبر کے مقابلے میں ان پر اتنا یقین رکھا جائے گا کہ مقابلتاً اس درجہ یقین کیا جائے گا لیکن بالکل ناقابل یقین بھی نہیں کہا جائے گا کیونکہ نبی کی خبر کے لحاظ سے یہ بھی چھیالیسواں حصہ صداقت سے بھرپور اور قابل یقین ہے جب کہ حضرات اولیاء کی خبر غیر ولی کی خبر سے ہزاروں گنا صداقت سے بھرپور ہوتی ہے کیونکہ امت کے اندر یہی حضرات حق وصداقت کے نشان اور صراطِ مستقیم کے سنگ میل ہوتے ہیں۔ جس راستے پر یہ ہوں صراطِ مستقیم وہی ہے' حقیقی اسلام وہی راستہ ہے۔ اگر یہ حضرات صراطِ مستقیم پر نہ ہوتے تو مقام ولایت کیسے پاتے؟ قرب ومقبولیت خداوندی سے کیوں نوازے جاتے؟

غور سے دیکھا جائے تو اولیاء اللہ کا وجود صرف اور صرف اہل سنت وجماعت میں نظر آئے گا۔ باقی کسی بھی جماعت میں نہ آج تک کوئی ولی ہوا ہے اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے کیونکہ دوسری تمام جماعتوں نے خواہ کوئی نئی ہو یا پرانی سب نے حق وصداقت یعنی اصل اسلام میں ملاوٹ کر رکھی ہے' حق کے اندر باطل کو ملا کر معجون مرکب بنائی ہوئی ہے۔ مقدس اسلام کے اندر جمع وتفریق کر کے اپنی اپنی مرضی کے اسلام بنائے ہوئے ہیں جو ملاوٹ کے باعث خالص اسلام نہیں ہیں اور غیر اسلامی عقائد ونظریات کی مضرت کے باعث مسلمانوں کے لیے قابل احتراز واجتناب ہیں کیونکہ انہیں اختیار کرنے' ان کی ہمنوائی کا دم بھرنے کے باعث ایمان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اگر بالفرض کسی نے عقائد ونظریات میں ردوبدل نہیں کیا تو دیگر اسلامی افعال ومسائل میں من مانی رنگ آمیزی کر دی ہے جس کے باعث گمراہی اور بے دینی کی منہ بولتی تصویر بن گئی ہیں۔ دین میں من مانی ردوبدل کرنا یہود ونصاریٰ کا طرۂ امتیاز تھا لیکن بعض مسلمان کہلانے والے ان پر بھی سبقت لے جانے میں کوشاں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

Presented by www.ziaraat.com

دین کا ماخذ واقعی قرآن وحدیث ہیں لیکن آیات واحادیث کا جو مفہوم کسی کی سمجھ میں آئے اس کی صحت کا کیا ثبوت ہے؟ دریں [illegible] اس کی بات نا قابل یقین اور رد کر دینے کے لائق ہوگی۔ لہٰذا صراطِ مستقیم پر چلنے اور حق وصداقت سے وابستہ رہنے کی خاطر ضروری ہے کہ حضرات اولیاء اللہ کی دین فہمی کو اپنے لئے مشعل راہ بنایا جائے اور ان بزرگوں کی دین فہمی کا نام مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔ اصول وفروع میں یہی مذہب مہذب قرآن وحدیث کی تعلیمات کا حامل اور مقدس اسلام کی منہ بولتی تصویر ہے جب کہ باقی سارے اسلام جو مختلف فرقوں نے اپنے اپنے لیے بنا رکھے ہیں وہ ہرگز اصل اسلام نہیں بلکہ اسلام کو اپنے نام نہاد اجتہاد کی مشین میں ڈال کر مرضی کے مطابق بنائے ہوئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۷۷۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الشَّيْءَ يَكْرَهُهٗ، فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِذَا اسْتَيْقَظَ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا هِيَ اَثْقَلُ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَمَا كُنْتُ اُبَالِيْهَا.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو چاہیے کہ بائیں جانب تین دفعہ تھکارے جب کہ بیدار ہو اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہے تو اللہ نے چاہا تو وہ اسے نقصان نہ دے گا۔ ابوسلمہ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا خواب دیکھوں جو مجھ پر پہاڑ سے بھی گراں ہو تب بھی یہ حدیث سننے کے بعد مجھے کوئی پروا نہیں رہی۔

صحیح البخاری (۵۷۴۷) صحیح مسلم (۵۸۵۷ تا ۵۸۶۳)

[۹۲۶] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (یونس:٦٤) قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ، اَوْ تُرٰى لَهٗ.

عروہ بن زبیر اس آیت: ''انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں'' کے بارے میں فرمایا کرتے کہ یہ اچھا خواب ہے جو نیک آدمی دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دیکھے۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّرْدِ

چوسر یا شطرنج کے متعلق روایات

۷۷۶- حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. سنن ابوداؤد (٤٩٣٨)

سعید بن ابو ہند نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چوسر یا شطرنج کھیلے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

[۹۲۷] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهٖ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ ان کے کاشانۂ اقدس میں جو لوگ رہائش پذیر تھے ان کے پاس

Presented by www.ziaraat.com

بَلَغَهَا اَنَّ اَهْلَ بَيْتٍ فِيْ دَارِهَا كَانُوْا سُكَّانًا فِيْهَا

[۹۲۸] اثر- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَجَدَ اَحَدًا مِنْ اَهْلِهٖ يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ ضَرَبَهٗ وَكَسَّرَهَا.

قَالَ يَحْيٰى وَسَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ لَا خَيْرَ فِي الشَّطْرَنْجِ وَكَرِهَهَا.

وَسَمِعْتُهٗ يَكْرَهُ اللَّعِبَ بِهَا وَبِغَيْرِهَا مِنَ الْبَاطِلِ ' وَيَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ﴾ (یونس:۳۲).

شطرنج تھی۔ انہوں نے ان کے لیے پیغام بھیجا کہ اسے نکال دو

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب اپنے کسی گھر والے کو شطرنج یا چوسر کھیلتا ہوا دیکھتے تو مارتے اور اسے توڑ دیتے۔

یحییٰ نے امام مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ شطرنج میں کوئی بھلائی نہیں اور اسے ناپسند فرمایا۔

اور میں نے ان سے سنا کہ وہ اس کے ساتھ کھیلنا اور دوسرے فضول کھیلوں کو ناپسند فرماتے اور یہ آیت پڑھا کرتے: ''پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی''۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵۳- كِتَابُ السَّلَامِ

سلام کرنے کا بیان

۱- بَابُ الْعَمَلِ فِي السَّلَامِ

سلام کرنے کا طریقہ

۷۷۷- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ ' وَاِذَا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ وَاحِدٌ اَجْزَاَ عَنْهُمْ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے اور جب کافی لوگوں میں سے ایک نے سلام کیا تو سب کی طرف سے ہو گیا۔

[۹۲۹] اثر- **وَحَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ' اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ' فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ ' فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ' وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ' ثُمَّ زَادَ شَيْئًا مَعَ ذٰلِكَ اَيْضًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ' وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ مِنْ هٰذَا؟ قَالُوْا هٰذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِيْ يَغْشَاكَ فَعَرَّفُوْهُ اِيَّاهُ. قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ السَّلَامَ اِنْتَهٰى اِلَى الْبَرَكَةِ.

محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کی خدمت میں ایک یمنی نے حاضر ہو کر کہا: ''السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ'' اور اس پر بھی کچھ اضافہ کیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا اور ان دنوں ان کی بینائی چلی گئی تھی کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: وہی یمانی ہے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا ہے۔ تو اسے پہچان کر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سلام تو ''وبرکاتہ'' پر ختم ہو جاتا ہے۔

قَالَ يَحْيٰى سُئِلَ مَالِكٌ هَلْ يُسَلَّمُ عَلَى الْمَرْاَةِ؟ فَقَالَ اَمَّا الْمُتَجَالَّةُ فَلَا اَكْرَهُ ذٰلِكَ ' وَاَمَّا الشَّابَّةُ فَلَا اُحِبُّ ذٰلِكَ.

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا' کیا عورت کو سلام کیا جائے؟ فرمایا: بوڑھی ہو تو میں اسے ناپسند نہیں کرتا اور جوان ہو تو یہ مجھے پسند نہیں۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى

یہودی اور نصرانی کو سلام کرنے

Presented by www.ziaraat.com

الْيَهُوْدِيّ وَ النَّصْرَانِيّ

۷۷۸ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدًا مِنْهُمْ فِي طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ. قَالَ يَحْيٰى وَسُئِلَ مَالِكٌ عَمَّنْ سَلَّمَ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ، اَوِ النَّصْرَانِيِّ هَلْ يَسْتَقِيْلُهُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَا. يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ.

صحیح البخاری (۶۲۵۷) صحیح مسلم (۵۶۱۹)

کا طریقہ

[illegible] عبد اللہ بن [illegible] اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] روایت [illegible] اللہ ﷺ [illegible] فرمایا [illegible] سے [illegible] کرو [illegible] ان [illegible] علیک [illegible] کرتے [illegible]

یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ جو یہودی یا نصرانی کو سلام کر بیٹھے تو کیا اپنے الفاظ واپس لے؟ فرمایا: نہیں۔

۳- بَابُ جَامِعِ السَّلَامِ

سلام کے متعلق دیگر روایات

۷۷۹- حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ، فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى مَجْلِسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَلَّمَا. فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ. صحیح البخاری (۶۶) صحیح مسلم (۵۶۴۵)

حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ تین آدمی آئے۔ دو رسول اللہ ﷺ کی جانب بڑھے اور ایک چلا گیا۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس کے قریب آئے تو سلام کیا، ان میں سے ایک تو جگہ دیکھ کر حلقے میں آ بیٹھا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا رہا۔ جب کہ تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا ہی گیا تھا۔ جب فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں آدمیوں کا حال نہ بتاؤں؟ ایک ان میں سے اللہ کی طرف آیا اور اللہ نے اسے جگہ دی۔ دوسرے نے حیا محسوس کی اور اللہ نے اس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے اس سے منہ پھیر لیا۔

[۹۳۰] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، ثُمَّ سَاَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ كَيْفَ اَنْتَ؟ فَقَالَ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ، فَقَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الَّذِي اَرَدْتُ مِنْكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر سے سنا کہ کسی نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر حضرت عمر نے اس آدمی سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تم سے یہی معلوم کرنا چاہتا تھا۔

[۹۳۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْتِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهُ اِلَى السُّوْقِ قَالَ فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ

طفیل بن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر جس گری پڑی چیز اٹھانے والے دکاندار اور مسکین وغیرہ کے پاس سے گزرتے اسے سلام کرتے۔ طفیل کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور انہوں نے مجھے

Presented by www.ziaraat.com

اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سُقَاطٍ وَّلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَّلَا [illegible] عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهٗ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ؟ قَالَ وَاَقُوْلُ اجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثْ قَالَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَا اَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَا.

بازار لے جانا چاہا تو میں نے ان سے کہا کہ آپ بازار میں کیا [illegible] ہیں کہ [illegible] ہیں [illegible] پر [illegible] ہیں کہ کسی چیز کا سوال کرتے ہیں اور نہ بازار والوں کی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور کہا کہ یہاں بیٹھ کر ہم باتیں کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا: اے ابوبطن! کیونکہ حضرت طفیل کا پیٹ بڑا تھا۔ ہم تو وہاں سلام کرنے جاتے ہیں جو ہمیں ملتا ہے ہم اسے سلام کرتے ہیں۔ (یعنی ہم سلام کریں گے تو نیکیاں ملیں گی جواب دینے والے کو بھی)۔ف

ف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زیادہ سے زیادہ سلام کرنے کی اس لیے کوشش فرمایا کرتے تھے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحببتم افشوا السلام بینکم**'' (صحیح مسلم) کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے۔ وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ دوسری وجہ یہ تحریص تھی۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ''**ای السلام خیر قال تطعم الطعام وتقری السلام عرفت ومن لم تعرف**'' (متفق علیہ) کون سا سلام بہتر ہے؟ فرمایا کہ تو کھانے کھلائے اور سلام کہے خواہ اسے جانتا ہو یا نہ جانے۔

(۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**ان اولی الناس باللہ بدا بالاسلام**'' (احمد ترمذی، ابوداؤد) لوگوں سے اللہ کے قریب تر وہ شخص ہے جو سلام کی ابتداء کرتا ہے۔

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''**البادی بالسلام بریء من الکبر**'' (بیہقی فی شعب الایمان) سلام میں ابتداء کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

تیسری وجہ یہ تھی کہ السلام علیکم کہنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اگر ''**ورحمۃ اللہ**'' بھی کہے تو بیس ''**وبرکاتہ**'' کا اضافہ بھی کرے تو تیس اور اگر ''**السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ**'' کہے تو چالیس نیکیاں ملتی ہیں (ابوداؤد) لہٰذا وہ نیکیاں جمع کرنے کی غرض سے بازار میں چلے جاتے تھے کہ جب کوئی کام سامنے نہ ہو تو اتنی سی محنت سے کیوں نہ ہزاروں نیکیاں جمع کر لی جائیں۔

سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا فرض۔ سلام کرنے کے کچھ اسلامی آداب ہیں کہ چھوٹا بڑے کو، سوار پیدل کو، تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو اور آنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔ ایک کا سلام کرنا سارے ساتھیوں کی جانب سے ہو گیا اور اہل مجلس سے ایک کا جواب سب کی طرف سے کافی ہے۔ عورتیں بھی آپس میں ایک دوسری کو سلام کریں۔ مرد کا غیر محرم جوان عورت کو اور اسی طرح عورت کا غیر محرم مرد کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ بوڑھی عورت کے لیے سلام کرنے میں مضائقہ نہیں خواہ غیر محرم ہو۔ خالی گھر میں جاتے وقت ''**السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین**'' کہنا چاہیے۔ غیر مسلموں کو سلام کرنا جائز نہیں کہ ان کے لیے سلامتی چاہنا اسلام کی بدخواہی ہے۔ ہاں ان کے حق میں ہدایت کی دعا ضرور کرنی چاہیے۔ اگر کوئی غیر مسلم سلام کرے تو اس کے جواب میں صرف ''**وعلیک**'' کہہ دینا کافی ہے خط و کتابت کے وقت سلام لکھنا بالمشافہ سلام کرنے کی طرح ہے۔

بخاری و مسلم اور ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طویل روایت مذکور ہوئی ہے جس کے اندر ہے کہ سلام کی

Presented by www.ziaraat.com

ابتداء حضرت آدم علیہ السلام ہی سے ہوئی۔ انہیں پیدا کرتے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتوں کی فلاں جماعت کو سلام کرو اور ان کا جواب سنو۔ انہوں نے جواب دیا [illegible]

[۲۹۳۲] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَالْغَادِيَاتُ وَالرَّائِحَاتُ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَلَيْكَ أَلْفًا ثُمَّ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ.

یحییٰ بن سعید [illegible] نے حضرت عبداللہ بن عمر کو سلام کرتے ہوئے کہا: ''السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ والغادیات والرائحات'' حضرت عبداللہ بن عمر نے اسے جواب دیا: ''اور تمہارے اوپر ہزار بار''۔ گویا اسے ناپسند فرمایا۔ ف

ف: احادیث کے اندر سلام کے الفاظ یہاں تک آئے ہیں: ''السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ'' اور ایک روایت کے اندر ''ومغفرتہ'' کا اضافہ بھی ہے۔ السلام علیکم پر ان سے زیادہ اور کوئی اضافہ ثابت نہیں۔ اس لیے سلام کرنے والے نے جب ''والغادیات الرائحات'' کا اضافہ کیا تو یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پسند نہ آئی اور انہوں نے ''وعلیک الف'' سے جواب دیا کہ تجھ پر ہزار معلوم ہوا کہ سنت کی صورت کو بدلنا اور اس میں اپنی جانب سے اضافہ کرنا ناپسندیدہ ہے کیونکہ سنت کی نورانیت کسی اضافے کی محتاج نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۹۳۳] اثر- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ غَيْرَ الْمَسْكُونِ يُقَالُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ جب ایسے گھر میں داخل ہو جس میں سکونت نہیں تو کہے: ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ ف

ف: اس روایت سے معلوم ہوا کہ خالی گھر میں آتے وقت یوں سلام کرنا چاہیے۔ ''السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین''۔ بیہقی نے بھی شعب الایمان میں اسے روایت کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حسب مواقع اللہ والوں کے لیے سلام کرنا چاہیے کیونکہ اولیاء اللہ کو یاد رکھنے اور ان حضرات کے کارنامے بیان کرنے سے اللہ والوں کی محبت وعقیدت مستحکم ہوتی اور ان حضرات کی پیروی کرنے کی جانب ترغیب ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ سے دلی وابستہ ہو کر ان کے پیچھے چلنے کا ثمرہ کوئی اصحاب کہف کے کتے سے پوچھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٥٤- كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

۵۴- کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لینے کا بیان

١- بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

۱- کسی کے گھر میں جاتے وقت اجازت لینا

۷۸۰- حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَأْذِنْ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت لیا کروں؟ فرمایا: ہاں۔ اس آدمی نے کہا کہ میں تو گھر میں ان کے ساتھ رہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

Presented by www.ziaraat.com

عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ ائْتِ خَادِمَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اجازت لیا کرو۔ اس آدمی نے کہا کہ میں تو ان کا خدمت گزار

۷۸۱- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اللَّفْهِ عَبْدَهُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ. صحیح البخاری (۲۰۶۲) صحیح مسلم (۵۵۹۱ تا ۵۵۹۶)

حضرت ابو سعید خدری نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اجازت لینا تین دفعہ ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جاؤ ورنہ واپس لوٹ آؤ۔

۷۸۲- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاسْتَاْذَنَ ثَلَاثًا ثُمَّ رَجَعَ فَاَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ اَثَرِهٖ فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَدْخُلْ؟ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ. فَقَالَ عُمَرُ وَمَنْ يَعْلَمُ هٰذَا لَئِنْ لَمْ تَاْتِنِيْ بِمَنْ يَعْلَمُ ذٰلِكَ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا وَكَذَا. فَخَرَجَ اَبُوْ مُوْسٰى حَتّٰى جَاءَ مَجْلِسًا فِي الْمَسْجِدِ يُقَالُ لَهُ مَجْلِسُ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنِّيْ اَخْبَرْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَقَالَ لَئِنْ لَمْ تَاْتِنِيْ بِمَنْ يَعْلَمُ هٰذَا لَاَفْعَلَنَّ بِكَ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كَانَ سَمِعَ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِنْكُمْ فَلْيَقُمْ مَعِيْ فَقَالُوْا لِاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قُمْ مَعَهُ وَكَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَصْغَرَهُمْ فَقَامَ مَعَهُ فَاَخْبَرَ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ مُوْسٰى اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَتَّهِمْكَ وَلٰكِنْ خَشِيْتُ اَنْ يَتَقَوَّلَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

صحیح البخاری (۲۰۶۲) صحیح مسلم (۵۵۹۱ تا ۵۵۹۶)

ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن نے کتنے ہی علمائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر سے اجازت مانگی۔ تین دفعہ اجازت مانگ کر لوٹ آئے۔ حضرت عمر نے ان کے پیچھے آدمی بھیجا اور کہا: آپ اندر داخل کیوں نہ ہوئے؟ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اجازت مانگنا تین دفعہ ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جاؤ ورنہ واپس لوٹ آؤ۔ حضرت عمر نے کہا: اس کا علم اور کس کو ہے؟ کہ آپ اس کے جاننے والے کو نہیں لائیں گے تو میں آپ کو سزا دوں گا۔ حضرت ابو موسیٰ نکل آئے اور مسجد میں مجلس کے اندر چلے گئے جس کو مجلسِ انصار کہا جاتا ہے۔ کہا کہ میں نے حضرت عمر کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجازت تین دفعہ مانگو اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جاؤ ورنہ لوٹ آؤ۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر تم میرے پاس اس شخص کو نہ لائے جسے اس کا علم ہو تو میں تمہیں سزا دوں گا۔ اگر آپ سے کسی نے یہ حدیث سنی ہو تو میرے ساتھ چلے۔ لوگوں نے حضرت ابو سعید خدری سے کہا کہ ان کے ساتھ جاؤ اور حضرت ابو سعید ان میں سب سے کم عمر تھے وہ ساتھ چلے گئے اور حضرت عمر کو یہ بات بتائی۔ حضرت عمر نے حضرت ابو موسیٰ سے کہا کہ میں آپ پر تہمت نہیں لگاتا بلکہ مجھے ڈر ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف باتیں منسوب کرنے میں جری نہ ہو جائیں۔ ف

ف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سختی کرنا ان کی تحقیر یا عدم اعتماد کی بنا پر نہیں جس پر خود حضرت عمر کے یہ الفاظ "اما انی لم اتهمک" شاہد ہیں بلکہ ان کا یہ طرزِ عمل حقیقت میں فن اصول حدیث کی بڑی مہتمم بالشان شق

Presented by www.ziaraat.com

ہے کہ خبر واحد کا راوی خواہ کتنا ہی جلیل القدر اور صداقت و دیانت کا مجسمہ کیوں نہ ہو لیکن وہی روایت اگر متعدد طرق سے مروی ہو تو

شامل کرنا شروع کر دیں گے تو ایسی معلل روایتیں خبر واحد ہونے کے باعث ہی پیچانی جائیں گی کیونکہ ثقات میں سے کسی نے اس کے مطابق روایت نہیں کی ہوگی۔ ہماری اس دوسری توجیہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد "ولکن حسبنا ان یقول الناس علی رسول اللہ ﷺ" شاہد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٢- بَابُ التَّشْمِيتِ فِي الْعَطَاسِ

چھینک کے جواب کا بیان

٧٨٣- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ، ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ، ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتْهُ، ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَقُلْ إِنَّكَ مَصْنُوكٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ، أَوِ الرَّابِعَةِ. سنن ابوداؤد (٥٠٣٤)

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی چھینکے تو جواب دو۔ دوبارہ چھینکے تو جواب دو۔ سہ بارہ چھینکے تو جواب دو اور چوتھی بار چھینکے تو کہہ دو کہ تمہیں زکام ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تیسری دفعہ ایسا کہے یا چوتھی دفعہ۔

[٩٣٤] **أثر**- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا عَطَسَ، فَقِيلَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ يَرْحَمُنَا اللَّهُ، وَإِيَّاكُمْ وَيَغْفِرُ لَنَا، وَلَكُمْ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کو جب چھینک آتی اور ان سے "یرحمک اللہ" کہا جاتا تو کہتے: اللہ ہم پر اور تم پر رحم کرے نیز ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

٣- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوَرِ وَالتَّمَاثِيلِ

تصویروں اور مورتیوں کا بیان

٧٨٤- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ مَوْلَى الشِّفَاءِ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ، فَقَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ، أَوْ تَصَاوِيرُ، شَكَّ إِسْحَاقُ لَا يَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ.

رافع بن اسحاق مولیٰ شفاء کا بیان ہے کہ میں اور عبداللہ بن طلحہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ حضرت ابوسعید نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مورتیاں یا تصویریں ہوں۔ اسحاق کو شک ہے کہ دونوں میں سے حضرت ابوسعید نے کون سا لفظ فرمایا۔

٧٨٥- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ قَالَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا فَنَزَعَ نَمَطًا مِنْ تَحْتِهِ فَقَالَ لَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ لِمَ تَنْزِعُهُ؟ قَالَ لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ وَقَدْ قَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَقَالَ سَهْلٌ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوطلحہ انصاری کی عیادت کے لیے اندر داخل ہوئے اور ان کے پاس سہل بن حنیف کو پایا۔ حضرت ابوطلحہ نے ایک آدمی کو بلایا کہ میرے نیچے سے گدے کو نکال لو۔ سہل بن حنیف نے کہا کہ اسے کیوں نکلواتے ہیں؟ فرمایا: اس میں تصویریں ہیں اور ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے۔ سہل نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ

Presented by www.ziaraat.com

فِيْ ثَوْبٍ؟ قَالَ بَلٰى، وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ.

ماسوائے اس کے جو کپڑے میں نقش ہو؟ فرمایا: کیوں نہیں، لیکن

۷۸۶- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ، فَمَاذَا اَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ قَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ.

صحیح البخاری (۲۱۰۵) صحیح مسلم (۵۴۹۹۔۵۵۰۰)

تو ہم سے بیان کیا مالک نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے محمد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ ایک گدا انہوں نے خریدا جس پر تصویریں بنی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ انہوں نے چہرۂ مبارک پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس گدے کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ اسے میں نے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویر والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائیں ان میں جان ڈالو۔ پھر فرمایا کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ف

ف: تصویر بنانے والوں سے جب قیامت کے روز فرمایا جائے گا کہ جو تم نے تصویریں بنائی تھیں ان کے اندر جان ڈالو وہ تو کیا سارا جہان بھی مل کر کسی تصویر میں جان نہیں ڈال سکتا لہٰذا انہیں عذاب دیا جائے گا۔ خدا اگر عقل دے تو ایسے کام کے نزدیک بھی نہیں پھٹکنا چاہیے جس کے باعث جہنم میں جانا پڑے۔ آج کل تصویریں اور فوٹو کھینچنے، چھاپنے اور رکھنے کی بیماری اس زوروں پر ہے کہ شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو۔ پھر اس بیماری کے ساتھ ذہنی آوارگی اور نفسانی روگ بھی شامل ہو گیا۔ اخبارات و رسائل میں عورتوں کی تصاویر دوائی کی کتنی ہی شیشیوں اور استعمال کی کتنی ہی چیزوں پر عورتوں کی تصاویر۔ گھروں میں آرائش کے لیے تصویریں آویزاں اور اکثر عورتوں کی۔ غرضیکہ ایک بھوت ہے جو دماغوں پر سوار ہوا پڑا ہے۔ نہیں سوچتے کہ گھر کی اکثر چیزوں پر تصاویر، چارٹوں پر تصویریں، فریم کے اندر گھر کے افراد کے الگ الگ اور اجتماعی فوٹو بنا سنوار کر رکھے ہوئے ہیں۔ جس گھر میں ایک بھی تصویر ہو اس کے اندر رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے تو اس اتنے بڑے بت خانے میں کیوں آنے لگے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ اس ذہنی آوارگی کا احساس تک نہیں، اس محرومی کا ذرا دکھ نہیں بلکہ مزید تصویریں جمع کرنے اور لٹکانے دیکھنے کا ذوق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانے کا بیان

۷۸۷- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهٗ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَاِذَا ضِبَابٌ فِيْهَا بَيْضٌ وَمَعَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَقَالَ مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟

سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ بنت حارث کے پاس تشریف لائے تو وہاں سفید گوہ تھی اور آپ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت خالد بن ولید تھے۔ فرمایا کہ یہ تمہارے لیے کہاں سے آئی؟ عرض گزار ہوئیں کہ میری بہن ہزیلہ بنت حارث نے ہدیہ بھیجا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

فَقَالَتْ اَهْدَتْهُ لِيْ اُخْتِيْ هُزَيْلَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ ' فَقَالَ [illegible] حَاصَّةً فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ اَتَسْقِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ لَبَنٍ عِنْدَنَا؟ فَقَالَ نَعَمْ فَاَتَاهَا بِشَيْءٍ قَالَ مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟ فَقَالَتْ اَهْدَتْهُ لِيْ اُخْتِيْ هُزَيْلَةُ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتِكِ جَارِيَتَكِ الَّتِيْ كُنْتِ اسْتَأْمَرْتِيْنِيْ فِيْ عِتْقِهَا اَعْطِيْهَا اُخْتَكِ ' وَصِلِيْ بِهَا رَحِمَكِ تَرْعٰى عَلَيْهَا فَاِنَّهُ خَيْرٌ لَكِ.

آپ نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت خالد بن ولید سے [illegible] پیش کی گئی۔ حضرت میمونہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کو دودھ پلائیں؟ فرمایا: ہاں! پینے کے بعد فرمایا کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ عرض کی کہ میری بہن ہزیلہ نے ہدیہ بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری وہ لونڈی جس کو آزاد کرنے کے متعلق تم نے مجھ سے مشورہ کیا تھا۔ اگر صلہ رحمی کے طور پر اسے اپنی بہن کو دے دو تا کہ اس کی بکریاں چرایا کرے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

۷۸۸- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ ' زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ' فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ ' فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ ' فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ الّٰلَاتِيْ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يُرِيْدُ اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ فَقِيْلَ هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' فَرَفَعَ يَدَهٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَا ' وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ ' فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ. قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ.

صحیح البخاری (۵۵۳۷) صحیح مسلم (۵۰۰۸)

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے تو بھنی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تو ایک عورت نے کہا جو حضرت میمونہ کے گھر میں تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو بتا دیجئے کہ آپ کیا کھانا چاہتی ہیں؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے۔ آپ نے ہاتھ ہٹا لیا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں' لیکن یہ میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی' اس لیے مجھے گھن آتی ہے۔ حضرت خالد نے فرمایا کہ میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور کھا لیا جب کہ رسول اللہ ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۷۸۹- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَجُلًا نَادٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي الضَّبِّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ ' وَلَا بِمُحَرِّمِهٖ.

سنن ترمذی (۱۷۹۰)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو پکارا اور کہا: یا رسول اللہ! گوہ کے بارے میں آپ کا ارشاد کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔ ف

ف: نبی کریم ﷺ نے طبعی نفرت کے باعث نہیں کھائی اور نہ اس کا کھانا حرام قرار دیا۔ بعض کے نزدیک گوہ کا کھانا حلال ہے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ اس کے کھانے میں پاکی نہیں ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک گوہ کا کھانا حلال نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گوہ کے کھانے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عبد الرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ''نهى النبى ﷺ عن اكل لحم الضب'' (ترمذی)

Presented by www.ziaraat.com

ابوداؤد) نبی کریم ﷺ نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا

[illegible]

نے فرمایا: چوں اختلاف است در اخبار احتیاط در ترک آنست و تواند بود کہ ناسخ باشد (اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۲۶۹) لہٰذا اس کے متعلق حدیثوں میں اختلاف ہے تو احتیاط اس کے ترک کرنے میں ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہی ناسخ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٥- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَمْرِ الْكِلَابِ

کتوں کے متعلق روایات

۷۹۰- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِيْ زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَاسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا، وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ اَجْرِ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ. قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ اِيْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ.

صحیح البخاری (۲۳۲۳) صحیح مسلم (۴۰۱۲۔۴۰۱۳)

سائب بن یزید نے حضرت سفیان بن ابوزہیر سے سنا جو قبیلہ ازدشنوءہ کے ایک فرد اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے انہوں نے لوگوں سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کتا پالے اور کھیتوں یا بکریوں کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط ثواب کم ہو جائے گا۔ سائب نے کہا: آپ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ فرمایا: ہاں اس مسجد کے رب کی قسم۔

۷۹۱- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا، اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ. صحیح البخاری (۵۴۸۲) صحیح مسلم (۳۹۹۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کتا پالے اور وہ شکار یا کھیت کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہے گا۔

۷۹۲- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

صحیح البخاری (۳۳۲۳) صحیح مسلم (۳۹۹۲۔۳۹۹۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو جان سے مار دینے کا حکم دیا ہے۔

٦- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَمْرِ الْغَنَمِ

بکریاں رکھنے والوں کا بیان

۷۹۳- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَاْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ، وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ، وَالْاِبِلِ، وَالْفَدَادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ. صحیح البخاری (۳۳۰۱) صحیح مسلم (۱۸۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفر کا سر مشرق میں ہے، فخر و غرور گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں جو چلاتے اور جنگلوں میں رہتے ہیں۔ اور عجز و نیاز بکری والوں میں ہے۔

۷۹۴- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب مسلمان کا بہترین مال اس

Presented by www.ziaraat.com

اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ' اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

[illegible]

لَعَفَ الْجِبَالِ ' وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ.

صحیح البخاری (۳۳۰۰)

کی بکریاں ہوں گی' جنہیں وہ کسی پہاڑ کی چوٹی یا وادی کے اندر

ف: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی سے یہی مراد ہو سکتی ہے کہ فتنوں کے زمانے میں جو آدمی معمولی سا ذریعہ معاش بنا کر لوگوں سے کنارا کش اور گوشہ نشین ہو جائے گا وہ بڑی حد تک فتنوں سے محفوظ رہ سکے گا۔ ورنہ ایام کچھ ایسے ہی حالات ہیں کہ قدم قدم پر توبہ شکن اور تقویٰ شکن آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غریبوں کو زندگی کے دن پورے کرنے کے لیے کیسے کیسے دشوار گزار مراحل سے گزرنا پڑتا ہے یہ وہی لوگ بخوبی جانتے ہیں جو بے زر اور بے پر ہیں۔ غرضیکہ دولت سے محروم لوگوں پر اللہ کی ایسی وسیع زمین بھی تنگ ہوئی پڑی ہے۔ ان حالات میں اگر کسی ایسے خوش نصیب کو کہیں گوشۂ عافیت میسر آ جائے تو زہے نصیب ورنہ وہ یہی کہتا ہوا اس دنیا کو خیر باد کہے گا۔

خداوندے یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

۷۹۵- وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ ' اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ ' فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ ' فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ؟ وَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْتَلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. صحیح البخاری (۲۴۳۵) صحیح مسلم (٤٤٨٦)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی کسی کے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر دودھ نہ نکالے' کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کے گھر میں کوئی آ گھسے اور خزانے کو توڑ کر اس کا اناج لے جائے؟ ان کے جانوروں کے تھن ان کی روزی کے گودام ہیں' لہٰذا کوئی کسی کے جانور کا اس کی اجازت کے بغیر دودھ نہ نکالے۔

۷۹٦- وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ رَعٰى غَنَمًا قِيْلَ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَاَنَا. صحیح البخاری (۲۲٦۲)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! آپ نے بھی؟ فرمایا اور میں نے بھی۔

۷- بَابُ مَا جَاءَ فِی الْفَارَةِ تَقَعُ فِی السَّمْنِ وَالْبَدَءِ بِالْاَكْلِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

چوہا گھی میں گر جائے اور نماز کے وقت کھانا

[۹۳۵] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَرَّبُ اِلَيْهِ عَشَاؤُهٗ ' فَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ ' وَهُوَ فِیْ بَيْتِهٖ فَلَا يَعْجَلُ عَنْ طَعَامِهٖ حَتّٰى يَقْضِیَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر کے سامنے جب شام کا کھانا رکھا جاتا تو وہ امام کی قرأت اپنے گھر میں سنتے رہتے اور کھانے میں جلدی نہ کرتے یہاں تک کہ اپنی حاجت پوری کر لیتے۔

۷۹۷- وَحَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ' عَنْ مَيْمُوْنَةَ ' زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ ' اَنَّ

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر چوہا گھی میں گر جائے؟ فرمایا کہ اسے نکال دو اور اردگرد کا گھی

Presented by www.ziaraat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ فَقَالَ

پھینک دو۔

٨- بَابُ مَا يُتَّقَى مِنَ الشُّؤْمِ

جس کی نحوست سے بچنا چاہیے

۷۹۸- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ، يَعْنِي الشُّؤْمَ. صحيح البخاري (٢٨٥٩) صحيح مسلم (٥٧٧١)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نحوست اگر ہے تو گھوڑے عورت اور گھر میں ہے۔

۷۹۹- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ، وَسَالِمِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ. صحيح البخاري (٥٠٩٣) صحيح مسلم (٥٧٦٥)

حمزہ و سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔

۸۰۰- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَارٌ سَكَنَّاهَا وَالْعَدَدُ كَثِيرٌ، وَالْمَالُ وَافِرٌ، فَقَلَّ الْعَدَدُ وَذَهَبَ الْمَالُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوهَا ذَمِيمَةً. سنن ابوداؤد (٣٩٢٤)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اس گھر میں جب ہم نے رہائش کی تو افراد زیادہ اور مال بھی زیادہ تھا۔ پھر افراد گھٹ گئے اور مال جاتا رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے برا جان کر چھوڑ دو۔

٩- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

برے ناموں کا بیان

۸۰۱- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلَّقْحَةٍ تُحْلَبُ مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ مُرَّةُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْلِسْ، ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ حَرْبٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْلِسْ، ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْلُبُ هٰذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ يَعِيشُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ احْلُبْ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دودھ دینے والی اونٹنی کو دوہنے کے لیے فرمایا کہ اسے کون دوہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ مرّہ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا: کون دوہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے۔ اس سے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ عرض کی: حرب۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا کہ اسے کون دوہے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ عرض کی: یعیش۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے دوہنے کے لیے فرمایا۔

۸۰۲- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِرَجُلٍ مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ جَمْرَةُ فَقَالَ ابْنُ مَنْ؟ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ. قَالَ مِمَّنْ؟ قَالَ مِنَ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک آدمی سے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ کہا: جمرہ۔ فرمایا کہ کس کے بیٹے ہو؟ کہا کہ ابن شہاب۔ فرمایا کہ کس قبیلے سے ہو؟ کہا: الحرقۃ سے۔

Presented by www.ziaraat.com

الْحُرْقَةِ. قَالَ اَيْنَ مَسْكَنُكَ؟ قَالَ بِحَرَّةِ النَّارِ. قَالَ [illegible] اللّٰهِ عَنْهُ.

فرمایا کہ تمہاری رہائش کہاں ہے؟ کہا کہ حرۃ النار میں۔ فرمایا کہ یہ [illegible] لہ وہی ہوا۔ جو حضرت عمر نے فرمایا۔

١٠ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجَّامَةِ وَاُجْرَةِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگوانا اور ان کی مزدوری

٨٠٣- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَجَمَهُ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَاَمَرَ اَهْلَهُ اَنْ يُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ.

صحیح البخاری (۲۱۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو طیبہ کے ہاتھ سے پچھنے لگوائے اور رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے ایک صاع کھجوریں دی جائیں اور اس کے مالکوں کو حکم دیا کہ اس کے خراج میں کمی کر دیں۔

٨٠٤- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ دَوَاءٌ يَبْلُغُ الدَّاءَ، فَاِنَّ الْحِجَامَةَ تَبْلُغُهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی دوائی بیماری تک پہنچتی تو وہ پچھنے ہوتے۔

٨٠٥- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَحَدِ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ، فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَزَلْ يَسْاَلُهُ وَيَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَضَّاحَكَ يَعْنِيْ رَقِيْقَكَ. سنن ترمذی (۱۲۷۷) سنن ابن ماجہ (۲۱۶۶)

حضرت ابن محیصہ انصاری حارثی نے رسول اللہ ﷺ سے حجام کی مزدوری کے اپنے خرچ میں لانے کے متعلق پوچھا تو آپ نے منع فرما دیا۔ وہ برابر پوچھتے اور اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرما دیا: آپ غلاموں کی خوراک پر خرچ کر لیا کرو۔

١١ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْرِقِ

مشرق کا بیان

٨٠٦- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ وَيَقُوْلُ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا، اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

صحیح البخاری (۳۲۷۹) صحیح مسلم (۷۲۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہوئے دیکھا کہ فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ ف

ف: اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لیکن صحیح بخاری میں قرن الشیاطین کے طلوع ہونے کا ذکر اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شام اور یمن کے لیے ایک موقع پر دعائے برکت فرمائی۔ صحابۂ کرام عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نجد کے لیے بھی دعا فرمایئے۔ حضور نے پھر شام و یمن کے لیے دعا کی اور صحابۂ کرام کی التماس منظور خاطر نہ ہوئی۔ وہ حضرات پھر عرض گزار ہوئے کہ نجد کے لیے بھی دعا فرمائی جائے۔ نبی کریم ﷺ نے نجد کے لیے دعا نہ کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا: ''هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان'' وہاں زلزلے آئیں گے، فتنے اٹھیں گے اور قرن الشیاطین

Presented by www.ziaraat.com

یعنی شیطان کی سنگت یا شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔

[illegible] یا [illegible] اپنے بیٹے بیٹیاں اور بھائی بہنوں کی جیبیں چھوڑ دیا۔ حرمین شریفین کی دل جوئی کرنے حرمین کی اور مقامات مقدسہ کو اپنی خانہ ساز توحید کی آڑ میں آلودہ کرکے اہل اسلام کے قتل و تکفیر کی بنا یقتلون اهل الاسلام و يدعون اهل الاوثان کی مصداق ثابت ہوئے۔ ملت اسلامیہ کے زوال میں ان کے وجود کو بڑا دخل ہے۔ ہر اسلامی ملک کے اندر توحید کی علمبرداری کے نام پر اس فتنے کی چنگاریاں مسلمانوں کے خرمن اتحاد میں آگ لگا رہی ہیں۔ ان حضرات نے توحید کی علمبرداری اور اتباع سنت کے نام پر ملت اسلامیہ کے اندر اختلاف کی وہ آندھی چلائی ہے جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ راسخ العقیدہ مسلمان ان حضرات کی فتنہ بازی اور فتنہ پروری سے مثل سیماب مضطرب ہیں کیونکہ ان مہربانوں کی نوازشوں سے صرف کمیونزم ہی کو فائدہ پہنچ رہا ہے جب کہ دینی و دنیاوی لحاظ سے کسی خطے یا ملک میں اضطراب پیدا کرنا گویا کمیونزم کے لیے زمین ہموار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنوں سے بچا کر اتفاق و اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

اسلامی ممالک کے سربراہ اگر ملک و ملت کی خیر خواہی کے زاویہ نظر سے دیکھیں تو سب سے پہلے انہیں مذہبی اختلافات کو دور کروانا چاہیے۔ ایک اسلام کے اتنے اسلام بن جانے پر سب کو برابری کا درجہ دینا اور حق و باطل کی تمیز کو نظر انداز کر دینا مقدس اسلام سے مذاق اور اس کی بدخواہی تو ہو سکتا ہے لیکن اسے وفاداری نہیں کہا جا سکتا کہ صحابۂ کرام کے پیروکاروں اور منافقین مدینہ کے جانشینوں کو ایک ہی درجہ دیا جائے۔ بلکہ نئے نئے اسلام بنانے والوں کی دل کھول کر حوصلہ افزائی کی جائے۔ یہ کسی کے لیے بھی مفید نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۹۳٦]اثر- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ ، فَقَالَ لَهُ كَعْبُ الْأَحْبَارِ لَا تَخْرُجْ إِلَيْهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّ بِهَا تِسْعَةَ أَعْشَارِ السِّحْرِ ، وَبِهَا فَسَقَةُ الْجِنِّ ، وَبِهَا الدَّاءُ الْعُضَالُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر نے عراق کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو حضرت کعب احبار نے ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ادھر نہ جائیے کیونکہ جادو کے دس حصوں میں سے نو وہاں ہیں۔ شرارتی جن وہیں ہیں اور وہاں ایک لا علاج بیماری ہے۔

۱۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَمَا يُقَالُ فِي ذَلِكَ

سانپوں کو مارنے کا حکم اور ان کا بیان

حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي لُبَابَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ.

حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حیات سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔

۸۰۷- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَالِمَةَ مَوْلَاةٍ لِعَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ إِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ ، وَالْأَبْتَرَ ، فَإِنَّهُمَا يَخْطَفَانِ الْبَصَرَ ، وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ

سالمہ مولاۃ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دو دھاریوں والے اور دم کٹے سانپوں کو کیونکہ ان کے کاٹنے سے عورتوں کا حمل گر جاتا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

النِّسَاءِ صحیح البخاری (۳۳۱۰) صحیح مسلم (۵۷۸۶ تا ۵۷۹۵)

۸۰۸- **وحدثني** [illegible] عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَحَدَّثَهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا تَحْتَ سَرِيرٍ فِي بَيْتِهِ، فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ لِأَقْتُلَهَا، فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ أَنِ اجْلِسْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ، قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيهِ فَتًى حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، فَخَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَبَيْنَا هُوَ بِهِ إِذْ أَتَاهُ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي أُحْدِثُ بِأَهْلِي عَهْدًا؟ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ، فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَانْطَلَقَ الْفَتَى إِلَى أَهْلِهِ، فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً بَيْنَ الْبَابَيْنِ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا وَأَدْرَكَتْهُ غَيْرَةٌ، فَقَالَتْ لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَدْخُلَ، وَتَنْظُرَ مَا فِي بَيْتِكَ، فَدَخَلَ فَإِذَا هُوَ بِحَيَّةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى فِرَاشِهِ، فَرَكَزَ فِيهَا رُمْحَهُ، ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فَنَصَبَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتِ الْحَيَّةُ فِي رَأْسِ الرُّمْحِ، وَخَرَّ الْفَتَى مَيِّتًا، فَمَا يُدْرَى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْفَتَى أَمِ الْحَيَّةُ؟ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

صحیح مسلم (۵۸۰۰، ۵۸۰۱، ۵۸۰۲)

[illegible] نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں انتظار میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ میں نے ان کے عبادت خانے میں کھجور کے نیچے سرسراہٹ سنی۔ دیکھا تو سانپ تھا۔ میں اسے مارنے کے لیے کھڑا ہوا تو حضرت ابوسعید نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب فارغ ہوئے تو گھر کی ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس گھر کو دیکھتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اس میں ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ خندق کے لیے نکلا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نوجوان اجازت مانگنے آیا اور کہا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کیونکہ میں نے ابھی شادی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا کہ مسلح ہو کر جانا۔ کیونکہ مجھے بنو قریظہ کا خطرہ ہے۔ وہ نوجوان اپنے گھر گیا تو اپنی بیوی کو پایا کہ دروازے پر کھڑی ہے۔ وہ غیرت کے مارے اسے نیزہ مارنے لگا۔ عورت نے کہا کہ جلدی نہ کیجئے اور گھر میں داخل ہو کر صورت حال دیکھیے۔ وہ اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ سانپ اس کے بستر پر کنڈلی مارے پڑا ہے۔ اس نے برچھی ماری اور اسے گھر میں نصب کر دیا۔ سانپ برچھی کی نوک پر تڑپتا رہا اور نوجوان بھی آخری سانس لے کر گر پڑا۔ یہ معلوم نہیں کہ دونوں میں سے پہلے کون مرا، نوجوان یا سانپ۔ جب اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ مدینہ منورہ کے جن مسلمان ہو چکے ہیں جب تم انہیں دیکھو تو تین دن کی مہلت دو۔ اگر اس کے بعد نظر آئے تو مار دو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۱۳- بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْكَلَامِ فِي السَّفَرِ

سفر کے وقت دعا کرنا

۸۰۹- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ يَقُولُ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ،

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ کے لیے سفر کا ارادہ فرماتے تو رکاب میں پاؤں رکھتے وقت کہتے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور میرے

Presented by www.ziaraat.com

وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ ' اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ ' وَهَوِّنْ [illegible] وَالْأَهْلِ. صحیح مسلم (۳۲۶۲)

گھر والوں کا محافظ ہے۔ اے اللہ! اس زمین کو ہمارے لئے [illegible] سے مال و جان میں۔

۸۱۰- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ' عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ ' عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ' عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ' عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ' عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ ' أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ ' أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ' فَإِنَّهُ لَنْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ. صحیح مسلم (٦٨١٧-٦٨١٨)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی منزل پر اترے تو یہ کہنا چاہیے: ''میں اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں ہر مخلوق کی برائی سے'' تو کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

١٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَحْدَةِ فِي السَّفَرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

جس سفر کی مرد اور عورت کے لیے ممانعت ہے

۸۱۱- حَدَّثَنِي مَالِكٌ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ' عَنْ أَبِيهِ ' عَنْ جَدِّهِ ' أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ ' وَالرَّاكِبَانِ ' شَيْطَانَانِ ' وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ.

سنن ابوداؤد (۲٦۰۷) سنن ترمذی (١٦٧٤)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکیلا سفر کرنے والا شیطان' دو ہوں تو دو شیطان اور تین ہوں تو یہ جماعت ہے۔

۸۱۲- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ' عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ' أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشَّيْطَانُ يَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ ' فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً لَمْ يَهُمَّ بِهِمْ.

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک اور دو آدمیوں کی طرف شیطان قصد کرتا ہے اور جب تین ہو جائیں تو ان کا قصد نہیں کرتا۔

۸۱۳- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ' عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ' وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا.

صحیح البخاری (۱۰۸۸) صحیح مسلم (۳۲۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے مگر اپنے ذی محرم کے ساتھ۔

١٥- بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ الْعَمَلِ فِي السَّفَرِ

سفر کے احکام

۸۱۴- حَدَّثَنِي مَالِكٌ ' عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ' عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ يَرْفَعُهُ

حضرت خالد بن معدان سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرتا اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے اور

Presented by www.ziaraat.com

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ' وَيَرْضٰى بِهٖ ' وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ ' لَا يُعِيْنُ عَلَى الْعُنْفِ [illegible] الثَّوَابِ الَّتِيْ [illegible] حَلْبَةً ' فَانْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا وَعَلَيْكُمْ بِسَيْرِ اللَّيْلِ ' فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ مَا لَا تُطْوٰى بِالنَّهَارِ ' وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيْسَ عَلَى الطَّرِيْقِ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْحَيَّاتِ. صحیح مسلم (٤٩٣٦-٤٩٣٧)

اس پر مدد کرتا ہے اور سختی پر مدد نہیں کرتا۔ جب تم بے زبان جانوروں پر [illegible] سفر کیا کرو تو [illegible] ہوتا۔ راستے میں اترنے سے احتراز کرتے رہنا کیونکہ وہ درندوں کے راستے اور سانپوں کے مسکن ہوتے ہیں۔

٨١٥- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ' عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ ' عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ ' فَإِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ. صحیح البخاری (١٨٠٤) صحیح مسلم (٤٩٣٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک حصہ ہے جو تمہیں سونے اور کھانے پینے سے روک دیتا ہے جب تم وہ کام کر لو جس کے لیے سفر کیا تھا تو گھر والوں کی طرف جلدی کرو۔

١٦- بَابُ الْاَمْرِ بِالرِّفْقِ بِالْمَمْلُوْكِ

لونڈی غلام کے ساتھ نرمی سے سلوک کرنا

٨١٦- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ ' وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ. صحیح مسلم (٤٢٩٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی غلام کے لیے دستور کے مطابق کھانا پہننا ہے اور اس سے اتنا ہی کام لیا جائے جو اس کی طاقت کے مطابق ہو۔

[٩٣٧] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَذْهَبُ اِلَى الْعَوَالِيْ كُلَّ يَوْمِ سَبْتٍ ' فَإِذَا وَجَدَ عَبْدًا فِيْ عَمَلٍ لَا يُطِيْقُهٗ وَضَعَ عَنْهُ مِنْهُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عمر ہفتے میں ایک روز اردگرد کے دیہات میں جاتے اور کسی غلام کو اگر اس کی طاقت سے زیادہ کام کرتا دیکھتے تو کم کر دیا کرتے تھے۔

[٩٣٨] **اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا تُكَلِّفُوا الْاَمَةَ غَيْرَ ذَاتِ الصَّنْعَةِ الْكَسْبَ ' فَإِنَّكُمْ مَتٰى كَلَّفْتُمُوْهَا ذٰلِكَ كَسَبَتْ بِفَرْجِهَا ' وَلَا تُكَلِّفُوا الصَّغِيْرَ الْكَسْبَ ' فَإِنَّهٗ إِذَا لَمْ يَجِدْ سَرَقَ ' وَعِفُّوْا إِذْ اَعَفَّكُمُ اللّٰهُ وَعَلَيْكُمْ مِنَ الْمَطَاعِمِ بِمَا طَابَ مِنْهَا.

امام مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان کو خطبے میں فرماتے ہوئے سنا: لونڈی جس کام کو نہیں جانتی اسے ایسے کام پر مجبور نہ کرو کیونکہ جب تم اسے مجبور کرو گے تو وہ تمہیں شرمگاہ کے ذریعے کما کر دے گی اور چھوٹے بچے کو کام پر مجبور نہ کرو کیونکہ جب وہ نہیں پائے گا تو چوری کرے گا اور تم ان کی محنت معاف کر دو جیسے اللہ نے تمہاری کی ہے اور اپنے لیے پاکیزہ روزی لازم کر لو۔

١٧- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَمْلُوْكِ وَهِبَتِهٖ

لونڈی غلام کی تربیت کرنا

٨١٧- **حَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام جب اپنے آقا کا خیر خواہ رہے اور

Presented by www.ziaraat.com

وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ.

اللہ تعالیٰ کی احسن طریقے سے عبادت کرے تو اس کے لیے دوگنا

[۹۳۹] اثر وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَمَةً كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ تَهَيَّاَتْ بِهَيْئَةِ الْحَرَائِرِ فَدَخَلَ عَلٰى اِبْنِهٖ حَفْصَةَ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ جَارِيَةَ اَخِيْكَ تَجُوْسُ النَّاسَ وَقَدْ تَهَيَّاَتْ بِهَيْئَةِ الْحَرَائِرِ؟ وَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کی ایک لونڈی کو حضرت عمر نے دیکھا کہ وہ آزاد عورتوں جیسی وضع اختیار کیے ہوئی ہے۔ وہ آپ کی حضرت حفصہ کے پاس گئے اور فرمایا کیا میں نے تمہارے بھائی کی لونڈی کو نہیں دیکھا جو آزاد عورتوں کی وضع اختیار کر کے لوگوں میں پھرتی ہے؟ اور حضرت عمر نے اس بات کو ناپسند فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵۵- كِتَابُ الْبَيْعَةِ

بیعت کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيْعَةِ

بیعت کا بیان

۸۱۸- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ. صحيح البخاري (۷۲۰۲) صحيح مسلم (٤٨١٤)

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ سے جب سننے اور ماننے کی بیعت کرتے تو رسول اللہ ﷺ ہم سے فرماتے: جو تمہاری بساط کے اندر ہو۔ ف

ف: صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے دست حق پرست پر پیروی کرنے کی بیعت کی اور مشائخ عظام سے بھی اسی مقصد کے لیے بیعت کی جاتی ہے کہ جو دین کا عالم و عامل اور سنتِ رسول کا پیکر ہو دوسرے اس لیے اس کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں تاکہ وہ ماہر راہ پیما کی طرح اپنے مریدین کو صراطِ مستقیم پر چلائے اور نائب رسول بن کر قدم قدم پر ان کی رہنمائی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۱۹- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ بَايَعْنَهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا، وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ. قَالَتْ فَقُلْنَ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا. هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ، اَوْ مِثْلَ قَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ. سنن ترمذي (۱۵۹۷)

امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چند عورتیں اسلام پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! ہم آپ سے بیعت کرتی ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں، اپنے پاس سے گھڑ کر کسی پر بہتان نہ لگائیں اور اچھے کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کی تمہیں استطاعت اور طاقت ہو۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ اللہ اور اس کا رسول ہم پر ہماری جانوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ یا رسول اللہ! آیئے ہم آپ سے بیعت کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ میرا سو عورتوں سے کہہ دینا ایک عورت سے کہنے کی طرح ہے۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: رسول اللہ ﷺ عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے بلکہ انہیں زبانی کلامی بیعت فرمالیا کرتے تھے۔ بخاری شریف میں [illegible] سے یہ وہ نہیں کہ کسی اجنبی کے ہاتھ سے ہاتھ لگا ہو [illegible] کو ہیں۔ وہ خود تو ڈوبے ہوئے ہیں اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ڈبونے میں کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔ طریق بیعت وہی ہے جو اوپر ثابت ہوا کہ رسول کے ہاتھ میں جائے جو عالم و عامل سنت رسول کا پیرو اور صاحب نسبت ہو جو ایسا نہ ہو اس کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[۹٤۰] **اثر**- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهٗ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ لِعَبْدِ اللّٰهِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، وَاُقِرُّ لَكَ بِالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ

عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے عبدالملک بن مروان کے لیے ان کی بیعت کرتے ہوئے لکھا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان! آپ پر سلام ہو۔ میں حمد بیان کرتا ہوں اللہ کی، نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ۔ میں آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے طریقے اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق بساط بھر آپ کی بات سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ ف

ف: قرونِ اولیٰ میں امیر یا سلطان کے ہاتھ پر بیعت کی جاتی تھی۔ آج کل ووٹ ڈالے جاتے ہیں، جن کے ذریعے بالآخر سربراہ مملکت کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ بعض ممالک میں یوں بھی ہوتا ہے کہ فوج حکومت وقت سے باغی ہو کر ملک پر قابض ہو جاتی ہے اور موجودہ حکمرانوں کو معزول کر کے خود ملک کا نظم و نسق سنبھال لیتی ہے جیسا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے اندر ہوا۔ حکمرانوں کی اطاعت عوام پر اسی حد تک لازم ہے جب کہ وہ اللہ اور رسول کے قوانین کے مطابق حکم کریں۔ اگر وہ شریعت مطہرہ کے خلاف قوانین نافذ کریں تو شرعاً ان امور میں حاکم وقت کی اطاعت واجب نہیں ہے اور اس طرح جو منوایا اور مانا جائے گا وہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٥٦- كِتَابُ الْكَلَامِ

گفتگو کا بیان

١- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ

کیسی گفتگو مکروہ ہے؟

۸۲۰- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا. صحیح البخاری (٦١٠٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے بھائی سے کہے: اے کافر! تو اس کے باعث ان میں سے ایک کافر ہو گیا۔

۸۲۱- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی آدمی کو یہ کہتا ہوا سنو کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو سب سے زیادہ ہلاک وہی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

صحیح مسلم(٦٦٢٦)

٨٢٢ وَحَدَّثَنِي [illegible] عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کوئی زمانے کو برا نہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

صحیح البخاری (٦١٨٢) صحیح مسلم (٦٠٥٨)

[٩٤١] **اثر** وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَقِيَ خِنْزِيرًا بِالطَّرِيقِ فَقَالَ لَهُ انْفُذْ بِسَلَامٍ فَقِيلَ لَهُ تَقُولُ هٰذَا لِخِنْزِيرٍ؟ فَقَالَ عِيسَى إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُعَوِّدَ لِسَانِي النُّطْقَ بِالسُّوءِ.

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو راستے میں خنزیر ملا تو اس سے فرمایا کہ سلامتی کے ساتھ چلا جا۔ ان سے کہا گیا کہ آپ خنزیر سے ایسا فرماتے ہیں؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہیں مجھے بد زبانی کی عادت نہ پڑ جائے۔ف

ف: زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ اکثر مصیبتوں کا سبب زبان ہی بنتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں (بخاری شریف) بولنے سے پہلے خوب سوچ لینا چاہیے کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ اسی لیے داناؤں کا قول ہے کہ پہلے تولو پھر بولو۔ حتی الامکان کم بولنے میں عافیت ہے اور بزرگوں نے کم گوئی کو دانائی کی علامت قرار دیا ہے اور بسیار گوئی ہر ایک کے نزدیک معیوب ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

زباں اپنی حد میں ہے بے شک زبان
بڑھے ایک نقطہ تو یہ ہے زیاں!

دوسرے ایک شاعر نے کم گوئی کی یوں نصیحت کی ہے:

کہے ایک جب سن لے انسان دو — زباں حق نے اک دی ہے اور کان دو

٢- بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنَ التَّحَفُّظِ فِي الْكَلَامِ

گفتگو سوچ سمجھ کر کی جائے

٨٢٣- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ.

حضرت بلال بن حارث مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی رضائے الٰہی کے لیے ایک بات کہتا ہے۔ اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے اور دوسرا آدمی اللہ کی ناراضگی کی بات کہتا ہے اور اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔

صحیح البخاری (٦٤٧٧) صحیح مسلم (٧٤٠٦_٧٤٠٧)

٨٢٤- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ

ابو صالح سمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک آدمی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس

Presented by www.ziaraat.com

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا

میں مضائقہ نہیں سمجھتا لیکن وہ اسے جہنم میں لے جاتی ہے اور

ف انسان کے منہ سے بعض اوقات ایسے بیہودہ الفاظ نکل جاتے ہیں کہ [illegible] بعض اوقات ایسے الفاظ صادر ہو جاتے ہیں جن کے باعث کسی کا خاندان کا خاندان برباد ہو جاتا ہے۔ چند لفظوں کے ذریعے دوسرے کی زندگی کو آباد یا برباد کرنے والا اپنے لیے جنت یا جہنم میں گھر کا بنا لیتا ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ دوسروں کا بھلا کرنے اور آرام پہنچانے میں کوشاں رہے تاکہ اگلے جہان میں اس کا بھلا ہو اور پروردگار عالم اسے آرام پہنچائے ورنہ ''لا یرحم لا یرحم'' جو خدا کے بندوں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

٣- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ

ذکر الٰہی کو چھوڑ کر عبث قیل وقال مکروہ ہے

٨٢٥- حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا، اَوْ قَالَ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ.

صحیح البخاری (٥٧٦٧)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مشرق سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطبہ دیا تو لوگ ان کے بیانات سے بہت خوش ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض بیانوں میں جادو ہوتا ہے یا فرمایا کہ بعض بیانات جادو ہوتے ہیں۔

٨٢٦- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ، فَاِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ لَا تَعْلَمُوْنَ، وَلَا تَنْظُرُوْا فِيْ ذُنُوْبِ النَّاسِ كَاَنَّكُمْ اَرْبَابٌ، وَانْظُرُوْا فِيْ ذُنُوْبِكُمْ كَاَنَّكُمْ عَبِيْدٌ، فَاِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلًى وَمُعَافًى، فَارْحَمُوْا اَهْلَ الْبَلَاءِ، وَاحْمَدُوا اللّٰهَ عَلَى الْعَافِيَةِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے: اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ بات نہ کیا کرو کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں۔ کیونکہ سخت دل اللہ سے دور ہوتے ہیں اور اس بات کا تمہیں علم نہیں اور لوگوں کے گناہوں کو مت دیکھا کرو جیسے تم خود ہی رب ہو بلکہ اپنے گناہوں کو دیکھا کرو۔ خود کو بندہ سمجھتے ہوئے بعض لوگ بیمار اور بعض تندرست ہوتے ہیں۔ بیماروں پر رحم کرو اور تندرستی پر اللہ کا شکر کرو۔ ف

ف: حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ ارشادات گویا تصوف کا نصاب اور طریقت کی مکمل کتاب ہیں جن کے اندر دارین کی بھلائی اور آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ بظاہر یہ تین باتیں ہیں لیکن حقیقت میں کامیابی کے تین اصول ہیں۔

(۱) بسیار گوئی سے اجتناب کیا جائے اور اپنا زیادہ وقت ذکر الٰہی میں صرف کرنا چاہیے۔ خدا کے ذکر میں دلوں کا چین ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ''الا بذکر اللہ تطمئن القلوب'' (الرعد: ۲۸) جب ذکر الٰہی سے دلوں کو نور اور سرور ملتا ہے تو اس دولت سے کیوں محروم رہا جائے جب کہ بسیار گوئی اور زیادہ باتیں بنانے سے دل سخت ہو جاتے ہیں اور جن کے دل سخت ہوں وہ خدا کے قرب سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا کیوں نہ زیادہ تر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں صرف کیا جائے اور جب ابنائے زمانہ سے مخاطب ہونا ضروری نظر آئے تو:

جو بات کسی سے کہو اچھی ہو بھلی ہو کڑوی نہ ہو کھٹی نہ ہو مصری کی ڈلی ہو

Presented by www.ziaraat.com

(۲) ۔۔۔ الاصول ۔ بیان فرمایا کہ دوسروں کے عیب تلاش کرتے نہ پھرو کیونکہ تم رب نہیں ہو اور نہ رب کی طرف سے تم ان پر حاکم اور

کرے اور ہر وقت اپنے احوال کی اصلاح میں کوشاں رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے "حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا" اپنا احتساب خود کرو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں حساب سے پہلے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ قرآن کریم میں ہے ولتنظر نفس ما قدمت لغد (۵۹ ۱۸) اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا۔ پس اپنی ہی خیر خواہی میں:

کام وہ کرلے تو پیارے جس کے باعث گور میں　　باغِ رضوان سے کھلے کھڑکی ہوا کے واسطے

(۳) لوگوں میں جہاں اکثر تندرست ہیں وہاں بعض بیمار بھی ہوتے ہیں ۔ جہاں صاحب استطاعت ہیں ۔ وہاں نادار بھی ہیں۔ دریں حالات ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنے تندرست اور صاحبِ استطاعت ہونے پر خدا کا شکر ادا کرے۔ شکر ادا کرنے کے لیے صرف اتنا کہہ دینا کافی نہیں کہ یا اللہ! تیرا شکر ہے بلکہ سب سے پہلے خدا کے احکام کی پابندی کرے اور اس کی نافرمانی سے باز آجائے کہ اصل شکر ادا کرنا یہی ہے اور اگر ایسا نہ کیا تو ذرا بھی شکر ادا نہ کیا۔ پروردگار عالم نے فرمایا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ. (ابراہیم:۷)　　اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

دوسرے جب کسی بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھے تو کہے" الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاک به وفضلنی علی کثیرا ممن خلق تفضیلا" نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو ایسا کہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری اور مصیبت سے دور رکھے گا۔

تیسرے بیماروں اور مصیبت زدہ لوگوں کے کام آنے میں کوشاں رہے اور بے بسی میں حتی الامکان ان کا سہارا بنے کیونکہ "لا یرحم الله من لا یرحم الناس" جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں فرماتا۔ لہٰذا جو چاہتا ہے کہ قبر اور حشر کی بے کسی اور بے بسی میں اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے میرا بیڑہ پار کرے تو اسے چاہیے کہ آج اس کے بے کس اور بے بس بندوں کی مدد کرتا رہے اور ان ڈوبتے ہوئے لوگوں کے بیڑے پار لگانے میں کوشاں رہے۔

جس کو غم جہاں میں بھی یاد رہے غمِ بیکساں　　میری طرف سے ہم نشیں جا کر اسے سلام دے

[۹۴۲]اثر- وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ، كَانَتْ تُرْسِلُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِهَا بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَتَقُولُ أَلَا تُرِيحُونَ الْكَتَّابَ؟

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بعض گھر والوں کے لیے نماز عشاء کے بعد پیغام بھیج کر کہتیں: لکھنے والے فرشتوں کو آرام کیوں نہیں کرنے دیتے؟

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ

غیبت کا بیان

۸۲۷- حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيَّادٍ ، أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبَ الْمَخْزُومِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا الْغِيبَةُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَذْكُرَ مِنَ الْمَرْءِ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَسْمَعَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، وَإِنْ كَانَ حَقًّا؟

مطلب بن عبداللہ بن حنطب مخزومی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ غیبت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کا ایسا ذکر کیا جائے کہ وہ سن کر ناپسند کرے ۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ بات سچی ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جھوٹی بات کہو گے تو وہ بہتان

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ بَاطِلًا فَذٰلِكَ ہے۔

٥- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ

۸۲۸- حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تُخْبِرُنَا؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُوْلٰى، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ لَا تُخْبِرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا، فَقَالَ الرَّجُلُ لَا تُخْبِرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا، ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُوْلٰى فَأَسْكَتَهُ رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ. صحيح البخاري (٦٤٧٤)

۵- زبان کے گناہوں کا بیان

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کی برائی سے بچا لیا وہ جنت میں چلا گیا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! ہمیں نہیں بتاتے؟ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر دوبارہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے کی طرح فرمایا۔ اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں نہیں بتاتے؟ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر سہ بارہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے کی طرح فرمایا۔ اس آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں نہیں بتاتے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے چوتھی بار حسب سابق فرمایا۔ پھر وہی آدمی پہلے کی طرح کہتا جاتا تھا کہ ساتھ والے نے خاموش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کی برائی سے بچا لیا وہ جنت میں چلا گیا جو دونوں جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے۔ جو دونوں جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے۔ و دونوں جبڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے در میان ہے۔ف

ف: تمام بھلائیوں اور برائیوں کا سرچشمہ دل ہے۔ اکثر بھلائیاں اور برائیاں زبان اور شرمگاہ کے راستے منظر عام پر آتی ہیں۔ جس نے ان دونوں کو بے لگام چھوڑا وہ تباہ و برباد ہو گیا اور جس نے ان دونوں کو شریعتِ مطہرہ کے تابع کر دیا وہ جنتی ہو گیا اور دنیائے فانی کے بہت سے مصائب سے بھی اس نے یقیناً اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی کا بننا اور بگڑنا بڑی حد تک ان دونوں کے بننے اور بگڑنے کے تابع ہے۔ جہاں ان دونوں کے قابو میں رکھنے سے یہ دنیا جنت نظیر بن جاتی ہے وہاں ان دونوں کا مطلق العنان ہونا اس عالمِ آب وگل کو جہنم کدہ بھی بنا دیتا ہے۔ پورے معاشرے کو تباہ و برباد کر کے اس کے امن وسکون اور اخلاق و انسانیت کا جنازہ نکال دیتا ہے۔ حقیقت میں مرد دانا وہی ہے جس نے ان دونوں کو سنبھال کر رکھا کہ انفرادی زندگی کو تباہ ہونے سے بچا لیا اور حقیقت میں ملک وملت کی خیر خواہ وہی حکومت ہوتی ہے جو ملک گیر سطح پر ان دونوں چیزوں کے سنبھالنے کا اہتمام کر دکھائے۔ جس حکومت نے ایسا نہ کیا تو حقیقت میں اس نے ملک وملت کی خیر خواہی میں کچھ بھی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کے سربراہوں کو ملک وملت کی خیر خواہی کے جذبے سے نوازے تاکہ پھر ملتِ اسلامیہ اپنی عظمتِ رفتہ کو حاصل کر سکے اور ان عادتوں سے پیچھے چھڑا سکے جن کے باعث وہ دیگر اقوامِ عالم کی نگاہوں میں سامانِ تضحیک اور لائق تحقیر ہو کر رہ گئی ہے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

[۹۴۳] أثر- وَحَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَخَلَ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس گئے تو وہ اپنی زبان کھینچ

Presented by www.ziaraat.com

الصِّدِّيقِ ' وَهُوَ يَحْبِسُ لِسَانَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ

رہے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو معاف

٦- بَابُ مَا جَاءَ فِي مُنَاجَاةِ اثْنَيْنِ دُوْنَ وَاحِدٍ

دو میں سے ایک کو چھوڑ کر سرگوشی کرنا

۸۲۹- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِي بِالسُّوْقِ فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ وَلَيْسَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِي ' وَغَيْرُ الرَّجُلِ الَّذِي يُرِيْدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ ' فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا اٰخَرَ حَتّٰى كُنَّا اَرْبَعَةً ' فَقَالَ لِي وَلِلرَّجُلِ الَّذِي دَعَاهُ اسْتَاْخِرَا شَيْئًا ' فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں اور حضرت عبداللہ بن عمر دونوں خالد بن عقبہ کے گھر کے پاس تھے جو بازار میں تھا۔ ایک آدمی آیا جو ان سے سرگوشی کرنا چاہتا تھا جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ میرے سوا کوئی اور نہ تھا اور تیسرا آدمی ان سے سرگوشی کرنے کا متمنی تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے ایک اور آدمی بلایا کہ ہم چار ہو گئے' پھر مجھ سے اور جو بلایا تھا اس سے فرمایا کہ ذرا پرے ہو جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو میں سے ایک کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کی جائے۔

۸۳۰- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ. صحیح البخاری (۲۶۸۸) صحیح مسلم (۵۶۵۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تین ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو سرگوشی نہ کریں۔

۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ

سچ اور جھوٹ کے متعلق روایات

۸۳۱- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ' اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكْذِبُ امْرَاَتِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا خَيْرَ فِي الْكَذِبِ ' فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعِدُهَا وَاَقُوْلُ لَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ.

صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ میں بھلائی نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس سے وعدہ کروں اور کچھ کہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں تمہارے اوپر گناہ نہیں ہے۔

۸۳۲- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ ' اَنَّهُ بَلَغَهُ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ' فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ ' وَالْبِرُّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ ' وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُوْرِ ' وَالْفُجُوْرُ يَهْدِي اِلَى النَّارِ ' اَلَا تَرٰى اَنَّهُ يُقَالُ صَدَقَ ' وَبَرَّ ' وَكَذَبَ ' وَفَجَرَ؟

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے کہ تمہارے لیے سچ بولنا ضروری ہے کیونکہ سچ بھلائی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور بھلائی جنت کی طرف ہدایت کرتی ہے اور تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہیے کیونکہ جھوٹ برے کاموں کی طرف لے جاتا ہے اور برے کام دوزخ میں لے جاتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کہا جاتا ہے: جس نے سچ کہا وہ نیک ہوا اور جس نے جھوٹ بولا وہ بد ہے۔

صحیح البخاری (۶۰۹۴) صحیح مسلم (۶۵۸۰۔ ۶۵۸۱)

Presented by www.ziaraat.com

[۹۴۴] اثر- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّهٗ قِیْلَ

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت لقمان سے کہا گیا کہ

تعنته

[۹۴۵] اثر- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَتُكْتَبُ فِیْ قَلْبِهٖ كُتْبَةٌ سَوْدَاءُ حَتّٰى يَسْوَدَّ قَلْبُهٗ كُلُّهٗ ' فَيُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے کہ بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے کہ پہلے اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ سارا قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور اللہ کے نزدیک وہ جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

۸۳۳- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهٗ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ فَقَالَ نَعَمْ ' فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا؟ فَقَالَ نَعَمْ ' فَقِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ فَقَالَ لَا

صفوان بن سلیم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ ف

ف: جھوٹ ایک ایسی اخلاقی بیماری ہے جو بزدلی اور کنجوسی سے بھی مضرت میں بدرجہا آگے ہے۔ یہ ایک ایسا عیب ہے جو مسلمان کہلانے والے کے ہرگز شایانِ شان نہیں کیونکہ جھوٹ کافروں کا شیوہ اور منافقوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ بھلا ایسا عیب مسلمانوں کو کہاں زیب دے سکتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ. (اٰل عمران ۶۱) پس جھوٹ بولنے والوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے یعنی وہ رحمتِ الٰہیہ سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں۔ مسلمان بھلا کب پسند کرے گا کہ وہ اپنے ہاتھوں خدا کی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈالے اور وہ اپنی ذات کو خدا کی رحمت سے محروم کر لے۔ لہٰذا جھوٹ بولنا ایک بندۂ مومن کا کام نہیں ہوسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَذِی الْوَجْهَيْنِ

اسراف اور دوغلے پن کا بیان

۸۳۴- حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا ' وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا يَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ ' وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ' وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا ' وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ ' وَيَسْخَطُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ ' وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ' وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ. صحیح مسلم (۴۴۵۶-۴۴۵۷ تا ۴۴۶۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین باتوں سے راضی اور تین باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔ جن باتوں سے راضی ہوتا ہے وہ یہ ہیں: اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں' اللہ کی رسی کو مل جل کر تھام لیں' اور اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں کو جس کے سپرد کرے اس کے خیرخواہ رہیں۔ ناراضگی کی باتیں یہ ہیں۔ بے کار گفتگو' مال ضائع کرنا' اور مانگنے کی عادت۔

۸۳۵- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ ' عَنْ اَبِی الزِّنَادِ ' عَنِ الْاَعْرَجِ ' عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برے آدمیوں میں سے دوغلہ آدمی ہے

Presented by www.ziaraat.com

شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْعَامَّةِ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ

۸۳۶- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ. صحیح البخاری (۳۳۴۶) صحیح مسلم (۷۱۶۴ تا ۷۱۶۷)

[۹۴۶]- **وَحَدَّثَنِي** مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ كَانَ يُقَالُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذَنْبِ الْخَاصَّةِ، وَلَكِنْ إِذَا عُمِلَ الْمُنْكَرُ جِهَارًا اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَةَ كُلُّهُمْ.

۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي التُّقَى

[۹۴۷] **أَثَرٌ**- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ جِدَارٌ وَهُوَ فِي جَوْفِ الْحَائِطِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَخٍ بَخٍ وَاللَّهِ لَتَتَّقِيَنَّ اللَّهَ أَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ.

[۹۴۸]- **قَالَ مَالِكٌ** وَبَلَغَنِي أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقُولُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا يَعْجَبُونَ بِالْقَوْلِ. قَالَ مَالِكٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ الْعَمَلَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى عَمَلِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ.

۱۱- بَابُ الْقَوْلِ إِذَا سُمِعَتِ الرَّعْدُ

[۹۴۹]- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ، ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ هَذَا لَوَعِيدٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ شَدِيدٌ.

جو ایک کے پاس جائے تو اس کی سی کہے اور دوسرے کے پاس [illegible]

بعض افراد کے گناہوں کی وجہ سے [illegible]

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک افراد بھی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب کہ گناہوں کی کثرت ہو جائے۔

اسماعیل بن حکیم نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب نہیں دیتا لیکن جب برے کام ڈنکے کی چوٹ کیے جائیں تو سب عذاب کے مستحق شمار ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا بیان

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ باہر نکلا یہاں تک کہ وہ ایک باغ میں داخل ہوئے تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا جب کہ میرے اور ان کے درمیان دیوار تھی اور وہ باغ کے وسط میں تھے۔ اے خطاب کے بیٹے عمر امیر المومنین! اچھی اچھی۔ خدا کی قسم! اللہ سے ڈرنا چاہیے ورنہ وہ ضرور تجھے عذاب دے گا۔

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ قاسم بن محمد فرمایا کرتے: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ باتوں پر فریفتہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ امام مالک نے فرمایا کہ اس سے عمل مراد ہے کہ وہ عمل کو دیکھتے اور بات کو نہیں دیکھتے تھے۔

بادل گرجتے وقت کیا کہنا چاہیے؟

عامر بن عبد اللہ بن زبیر جب گرج کی آواز سنتے تو بات کرنا ترک کر دیتے اور کہتے: پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرتا ہے رعد جس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے جس کے ڈر سے پھر فرماتے کہ یہ زمین والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۲ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرِكَةِ النَّبِيِّ ﷺ

۸۳۷- **حَدَّثَنِي** مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَيَسْأَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ؟

صحیح البخاری (۶۷۳۰) صحیح مسلم (۴۵۵۴)

حضور کے ترکہ کا بیان

[illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی ازواج مطہرات نے [illegible] کہ حضرت عثمان کو حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بھیجیں تا کہ رسول اللہ ﷺ کی میراث سے اپنے حصے کا سوال کریں تو ان سے حضرت عائشہ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۸۳۸- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِيْ دَنَانِيْرَ مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

صحیح البخاری (۶۷۲۹) صحیح مسلم (۴۵۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ترکہ میں دینار تقسیم نہیں ہوں گے بلکہ جو میں چھوڑوں وہ میری بیویوں کے خرچ اور میرے عامل کی مزدوری کے بعد صدقہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵۷- كِتَابُ جَهَنَّمَ

جہنم کا بیان

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ جَهَنَّمَ

جہنم کا بیان

۸۳۹- **حَدَّثَنَا** مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَارُ بَنِيْ آدَمَ الَّتِيْ يُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ إِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا. صحیح البخاری (۳۲۶۵) صحیح مسلم (۷۰۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی آگ جس کو وہ جلاتے ہیں یہ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کی تپش بھی کافی ہے۔ فرمایا کہ وہ اس سے انہتر حصے زیادہ گرم ہے۔

[۹۵۰]- **وَحَدَّثَنِيْ** مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَرَوْنَهَا حَمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهِ؟ لَهِيَ أَسْوَدُ مِنَ الْقَارِ وَالْقَارُ الزِّفْتُ.

ابو سہیل بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا اپنی آگ کی طرح تم اسے سرخ سمجھتے ہو؟ وہ قار سے زیادہ سیاہ ہے اور قار تارکول کو کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵۸- كِتَابُ الصَّدَقَةِ

صدقہ کا بیان

۱ - بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقے کی فضیلت

Presented by www.ziaraat.com

۸۴۰- **حَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ' عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ' عَنْ

[illegible]

طَیِّبًا ' کَانَ اِنَّمَا یَضَعُهَا فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ یُرَبِّیْهَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّهُ ' اَوْ فَصِیْلَهُ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ. صحیح البخاری (۷۴۳۰) صحیح مسلم (۲۳۳۹)

ابو الحباب سعید بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ

[illegible]

قدرت پرورش کرتا ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔

۸۴۱- **وَحَدَّثَنِیْ** مَالِکٌ ' عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ ' اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَکْثَرَ اَنْصَارِیٍّ بِالْمَدِیْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ ' وَکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَیْهِ بَیْرُحَاءَ ' وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدْخُلُهَا ' وَیَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:۹۲) قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یَقُوْلُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:۹۲) وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْا بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ ' فَضَعْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَیْثُ شِئْتَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ ' ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ ' وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِیْهِ ' وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهٗ فِی الْاَقْرَبِیْنَ ' فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ.

صحیح البخاری (۱۴۶۱) صحیح مسلم (۲۳۱۲)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ باغات والے تھے اور انہیں اپنے باغوں میں بیرحاء سب سے زیادہ پسند تھا جو مسجد کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف فرما ہوتے اور اس کا شیریں پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیز راہ خدا میں خرچ نہ کرو'' تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس وقت تک بھلائی کو نہیں پاؤ گے جب تک اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے باغات میں بیرحاء سب سے پیارا ہے' لہٰذا یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے' میں اس کے ذریعے بھلائی اور اللہ کے پاس ذخیرے کی امید رکھتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! اسے خرچ فرمایئے جیسے حضور کی مرضی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاباش! یہ سودا تو بڑا نفع بخش ہے یہ مال تو بہت مفید رہا۔ میں نے تمہاری بات سن لی تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! بسر و چشم۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اسے اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ ف

ف: انصار میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک متمول شخص تھے اور بیرحاء ان کا سب سے قیمتی اور نفع بخش باغ تھا جو انہیں بہت ہی عزیز تھا۔ جب قرآن کریم کی آیت ''لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون'' (النساء:۹۲) نازل ہوئی کہ تم اس وقت تک بھلائی کو نہ پا سکو گے جب تک اپنی پسندیدہ چیزوں سے خرچ نہ کرو گے۔ حضرت ابوطلحہ کے دل پر اس آیت کریمہ نے ایسا اثر کیا کہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا بیرحاء باغ راہ خدا میں دے دیا تا کہ بھلائی کے مستحق ہو جائیں۔ جنہیں خیر و برکت اور اپنی بہتری منظور تھی وہ اس کو حاصل کرنے کی خاطر دنیا کی اپنی عزیز سے عزیز چیز بھی قربان کرنے کے لیے تیار رہتے تھے اور آج جب کہ ہم اپنی اصلی اور دائمی زندگی کی بہتری کو فراموش کر بیٹھے تو اپنے چند روزہ آرام و راحت کی خاطر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے گلے پر

Presented by www.ziaraat.com

چھری پھیرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ وہ آخرت پر ایمان رکھنے کا تقاضا تھا اور یہ آخرت کو بھلانے کا نتیجہ ہے۔ چند

آج ہمارے سامنے اس کی ظاہری مٹھاس ہے اور کل جب زہر اپنا اثر دکھائے گا تو کف افسوس ملنا پڑے گا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں اپنی ابدی و دائمی زندگی کو برباد کیا اور چند روزہ آرام کے بدلے ہمیشہ کا عذاب خرید لایا۔ اس وقت کف افسوس ملنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا بلکہ موقع تو آج ہے کہ اپنی روش پر نظر ثانی کی جائے اپنے زاویہ نظر کو درست کیا جائے اور دنیا کی حقیقت کو سمجھ کر اپنی عاقبت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔

آج جو کرنا ہے کرلو ورنہ کل روزِ قیام
سامنے حق کے تمہیں ہوگی خجالت لاکلام

۸۴۲- وَحَدَّثَنِیْ مَالِکٌ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَعْطُوا السَّائِلَ، وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ.

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سائل کو کچھ دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

۸۴۳- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْاَشْهَلِیِّ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ اِحْدَاکُنَّ اَنْ تُهْدِیَ لِجَارَتِهَا وَلَوْ کُرَاعَ شَاةٍ مُحْرَقًا. صحیح البخاری (۲۵۶۶) صحیح مسلم (۲۳۷۶)

عمرو بن معاذ اشہلی انصاری نے اپنی دادی جان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ایمان والی عورتو! تم میں سے کوئی اپنی ہمسائی کو ذلیل نہ کرے خواہ اس نے بکری کا جلا ہوا کھر ہی ہدیہ کیوں نہ بھیجا ہو۔

[۹۵۱] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّ مِسْکِیْنًا سَاَلَهَا وَهِیَ صَائِمَةٌ، وَلَیْسَ فِیْ بَیْتِهَا اِلَّا رَغِیْفٌ فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ لَهَا اَعْطِیْهِ اِیَّاهُ، فَقَالَتْ لَیْسَ لَکِ مَا تُفْطِرِیْنَ عَلَیْهِ، فَقَالَتْ اَعْطِیْهِ اِیَّاهُ. قَالَتْ فَفَعَلْتُ. قَالَتْ فَلَمَّا اَمْسَیْنَا اَهْدٰی لَنَا اَهْلُ بَیْتٍ، اَوْ اِنْسَانٌ مَا کَانَ یُهْدِیْ لَنَا شَاةً وَکَفَنَهَا فَدَعَتْنِیْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ، فَقَالَتْ کُلِیْ مِنْ هٰذَا هٰذَا خَیْرٌ مِنْ قُرْصِکِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک سائل آیا اور وہ روزہ دار تھیں اور گھر میں ایک روٹی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی لونڈی سے فرمایا کہ یہ اسے دے دو۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ آپ کی افطاری کے لیے اور کچھ نہیں ہے۔ فرمایا کہ یہ اسے دے دو۔ لونڈی کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب شام ہوئی تو ایک گھر سے ہمارے لیے بکری کے پکے ہوئے گوشت سے حصہ آیا۔ پس ام المؤمنین حضرت عائشہ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ اس میں سے کھالو یہ تمہاری روٹی سے بہتر ہے۔

[۹۵۲] اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ مِسْکِیْنًا اسْتَطْعَمَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَبَیْنَ یَدَیْهَا عِنَبٌ فَقَالَتْ لِاِنْسَانٍ خُذْ حَبَّةً فَاَعْطِهِ اِیَّاهَا فَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَیَعْجَبُ فَقَالَ عَائِشَةُ اَتَعْجَبُ کَمْ تَرٰی فِیْ هٰذِهِ الْحَبَّةِ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ؟

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک مسکین نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کھانا مانگا اور ان کے سامنے انگور رکھے ہوئے تھے آپ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ ایک دانہ لے کر اسے دے دو۔ وہ تعجب سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم تعجب کرتے ہو حالانکہ اس دانے میں تو کتنے ہی "مثقال ذرة"

Presented by www.ziaraat.com

ہوں گے۔

۱- باب ما جاء في التعفف عن المسألة

۱- باب سوال سے بچنے کا بیان

۸۴۴- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ [illegible] عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، ثُمَّ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ، فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ. صحیح البخاری (۱۴۶۹) صحیح مسلم (۲۴۲۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض انصار نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا۔ دوبارہ سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا یہاں تک کہ جو آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے تم سے بچا کر ذخیرہ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اسے بچائے گا اور جو تونگری ظاہر کرے اللہ اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کرے تو اللہ اسے صبر کی توفیق دے گا اور تم میں سے کسی کو جو میں نے دیا وہ صبر سے بہتر اور زیادہ وسعت والا ہے۔

۸۴۵- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ، وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ. صحیح البخاری (۱۴۲۷) صحیح مسلم (۲۳۸۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ آپ منبر پر صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے کیونکہ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا۔ف

ف: اوپر والا سخی کا اور نیچے والا بھکاری کا ہاتھ ہے۔ حالات اور کردار کا انقلاب دیکھیے کہ آج لکھ پتی اور کروڑ پتی حضرات بھی بھکاریوں میں شامل ہیں۔ اختیارات کے بل بوتے پر دوسروں کی مجبوری کا مذاق اڑاتے ہوئے چند سکوں کی خاطر اپنے غریب بھائیوں کے آگے ہاتھ پھیلانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ رشوت کی وہ گرم بازاری ہے کہ صاحب استطاعت اور بااختیار حضرات کی اکثریت بھکاری ہے۔ عوام رہے کہ ایک جانب خود حکمرانوں کو یہی بیماری ہے۔ کھلے کافروں' اسلام و مسلمین کے بدخواہوں اور اللہ و رسول کے دشمنوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے' ان سے قرضے مانگنے اور انہیں اپنا حاجت روا و مشکل کشا بنانے میں قطعاً کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی۔ ملی غیرت کا یوں جنازہ نکال دینا تاریخ اسلام کا بہت بڑا المیہ ہے جس پر ہمارے سربراہوں اور اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے۔ خدا نے تو مسلمانوں کو بھکاری کے ہاتھ نہیں دیئے بلکہ ہمیں اس حرکت بد سے منع فرمایا ہے' پھر ہم نے بھکاری بننا کیوں پسند کیا؟ بھکاری بھی بنے تو دشمنانِ خدا کے در پر۔ یہ مجبوری کیوں لاحق ہوئی؟ اس کا کھوج لگانا ہوگا اور مسلمانوں کو اس قعرِ ذلت سے نکالنے کے لیے مل بیٹھ کر سوچنا اور کام کرنا ہوگا کیونکہ:

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی — مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

۸۴۶- وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعَطَاءٍ فَرَدَّهُ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کے لیے عطیہ بھیجا۔ حضرت عمر نے اسے واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے واپس کیوں کیا؟ عرض

Presented by www.ziaraat.com

رَدَدْتَهُ؟ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ خَيْرًا [illegible] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ [illegible] وَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَنِ الْمَسْاَلَةِ فَاَمَّا مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ [illegible] وَاِذَا [illegible] فَقَالَ عُمَرُ [illegible] وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَاْتِيْنِيْ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ شَيْءٌ اِلَّا اَخَذْتُهُ.

گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس بات کا تو اُن مانگنے سے ہے اور جو بغیر مانگے ملے [illegible] حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا اور جو بغیر مانگے ملے اسے لے لوں گا۔ف

صحیح البخاری (۷۱۶۳) صحیح مسلم (۲۴۰۲ تا ۲۴۰۶)

ف: کسی سے دس بیس روپے یا کم وبیش مانگے' اس نے دیئے اور اس نے لیے۔ دوسری صورت یہ کہ بغیر مانگے کسی نے دیئے اور اس نے لے لیے۔ یہ دونوں صورتوں میں واضح فرق ہے کہ پہلی صورت میں لینے والے نے سوال کیا اور دوسری صورت میں سوال نہیں کیا تھا۔ پہلی صورت میں مال لینے کی ممانعت ہے اور دوسری صورت میں اجازت۔ پہلی صورت میں لیا ہوا مال بھیک ہے اور دوسری صورت میں ملنے والا نذرانہ ہے' مال وہی ہے لیکن سوال کرنے کے باعث اس کا حکم بدل سکتا ہے۔

دینی کاموں پر خدمت وصول کرنے کو متقدمین نے ناجائز قرار دیا تھا لیکن جب خدمت دین کے جذبات میں پہلے جیسی حرارت نہ رہی تو متاخرین نے جواز کا فتویٰ دے دیا۔ مساجد میں' مؤذن' خادم' امام' خطیب اور مدرس وغیرہ رکھے جاتے تھے۔ لوگ چندہ جمع کر کے ان کی خدمت کرتے ہیں۔ یہاں خدمت اور تنخواہ کا فرق ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ خدمت وہ ہوتی ہے جس میں مخدوم کی مرضی کا کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ خدمت کرنے والے اپنی مرضی سے جو چاہیں پیش کر دیتے ہیں۔ جس خدمت میں لینے والے کی تجویز اور مرضی بھی شامل ہو یا مخدوم کی جانب سے جس کا مطالبہ ہو اسے خدمت کہنا خوش فہمی ہے۔ وہ خدمت نہیں بلکہ تنخواہ اور معاوضہ ہے اور لینے والے کو دیکھنا چاہیے کہ اس کی خدمت کی جارہی ہے یا وہ تنخواہ وصول کر رہا ہے کیونکہ ایسے کاموں پر خدمت کا درجہ کچھ اور ہے اور تنخواہ کا معاملہ کچھ اور:

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

۸۴۷- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لِاَنْ يَاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ، فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَاْتِيَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ، فَيَسْاَلُهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی رسی سے باندھ کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس آدمی کے پاس جائے جس کو اللہ نے مال دیا ہے اور اس سے سوال کرے کہ چاہے وہ دے یا نہ دے۔ف

صحیح البخاری (۱۴۷۱) صحیح مسلم (۲۳۹۷)

ف: جنگل سے لکڑیاں اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لانا اور انہیں بیچ کر گزر اوقات کرنا در در کی گدائی کرنے اور امیروں کے آگے دست سوال دراز کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ مزدوری کر کے کھا لینے میں کوئی بے عزتی نہیں لیکن گداگری کرنا سراسر رسوائی ہے۔ گداگروں کا وجود ملک وملت کے چہرے کا بدنما داغ ہوتا ہے جس کو مٹانا ہر حکومت کا قومی واخلاقی فریضہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۸۴۸- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ، اَنَّهٗ قَالَ

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ بنی اسد کے ایک آدمی نے کہا کہ میں اور میری بیوی ہم بقیع غرقد میں اترے۔ میری بیوی

Presented by www.ziaraat.com

نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي اذْهَبْ
[illegible]
وَجَدْتَ عِنْدَهُ حَلَالًا فَسَأَلْهُ أَنْ يُعْطِيَنَا فَقَدْ لَا
أَسْأَلُهُ يُعْطِيكَ، فَسَأَلَنِي الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ
وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَيُغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ
مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ، أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا.
قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلَقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ.

قَالَ مَالِكٌ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقُدِّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ بِشَعِيرٍ وَزَبِيبٍ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. سنن نسائی (۲۵۹۵)

نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جائیے اور ان
[illegible]
کہا کہ ایک آدمی آپ سے سوال کر رہا ہے اور آپ اس سے فرما
رہے ہیں "میرے پاس جو نہیں ہے کہ تمہیں دوں" وہ شخص
ناراض ہو کر واپس چل دیا اور وہ کہہ رہا تھا کہ میری عمر کی قسم! آپ
جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: یہ مجھ سے ناراض ہو رہا ہے کیونکہ اسے دینے کے لیے
میرے پاس کچھ نہیں، جو تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس
ایک اوقیہ یا اس کے برابر مالیت کی چیز ہو تو اس نے لپٹ کر مانگا۔
اسدی نے کہا کہ اوقیہ سے ایک اونٹ بہتر ہے۔

امام مالک نے فرمایا کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

اسدی کا بیان ہے کہ میں واپس لوٹ آیا اور سوال نہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو اور کشمش آئیں تو آپ نے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غنی فرما دیا۔

۸۴۹- وَعَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ عَبْدٌ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ. قَالَ مَالِكٌ لَا أَدْرِي أَيَرْفَعُ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَمْ لَا؟ صحیح مسلم (۶۵۳۵)

علاء بن عبدالرحمٰن کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ خیرات سے مال کم نہیں ہوتا اور معاف کر دینے سے آدمی کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے اور جو آدمی تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلند کر دیتا ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم یہ حدیث حضور تک مرفوع ہے یا نہیں۔

۳- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّدَقَةِ

صدقہ وخیرات میں جو بات مکروہ ہے

۸۵۰- **حَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ. صحیح مسلم (۲۴۷۸-۲۴۷۹)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آلِ محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔

۸۵۱- **وَحَدَّثَنِي** عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا، مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ سَأَلَهُ إِبِلًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، وَكَانَ مِمَّا يُعْرَفُ بِهِ الْغَضَبُ فِي

عبداللہ بن ابوبکر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عبدالاشہل کے ایک آدمی کو صدقے کا عامل مقرر کیا۔ جب وہ واپس آیا تو صدقہ سے اس نے ایک اونٹ مانگا۔ رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے یہاں تک کہ ناراضگی کے اثرات چہرۂ انور سے پہچانے جاتے تھے اور غصے کے وقت یہ آپ

Presented by www.ziaraat.com

وَجْهِهٖ اَنْ تَحْمَرَّ عَيْنَاهُ ' ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْاَلُنِيْ مَا لَا يَصْلُحُ لِيْ وَلَا لَهٗ فَاِنْ مَنَعْتُهٗ اِيَّاهُ اَشْفَقْتُ اَنْ لَّا يَصْلُحَ لِيْ وَلَهٗ ' فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْاَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا اَبَدًا.

کی پہچان تھی کہ چشمان مبارک سرخ ہو جاتی تھیں۔ پھر فرمایا کہ [illegible] اس کے لیے [illegible] اس نے عرض کیا یا رسول اللہ [illegible] میں کبھی آپ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔

[۹۵۳]اَثَرٌ- وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّهٗ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ اَدُلُّكَ عَلٰى بَعِيْرٍ مِنَ الْمَطَايَا اَسْتَحْمِلُ عَلَيْهِ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ' فَقُلْتُ نَعَمْ ' جَمَلًا مِنَ الصَّدَقَةِ ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ اَتُحِبُّ اَنَّ رَجُلًا بَادِنًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ لَكَ مَا تَحْتَ اِزَارِهٖ وَرُفْغَيْهِ ثُمَّ اَعْطَاكَهٗ فَشَرِبْتَهٗ؟ قَالَ فَغَضِبْتُ ' وَقُلْتُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَتَقُوْلُ لِيْ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ ' اَوْسَاخُ النَّاسِ يَغْسِلُوْنَهَا عَنْهُمْ.

زید بن اسلم نے عبد اللہ بن ارقم سے کہا کہ مجھے سواری کا ایک اونٹ بتایئے تا کہ میں امیر المؤمنین سے سواری کے لیے مانگ لوں۔ میں نے کہا: ہاں۔ صدقے کا اونٹ۔ پس عبداللہ بن ارقم نے کہا کہ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ ایک موٹا آدمی گرمی کے دنوں میں اپنے تہمد کے نیچے کی جگہ اور اپنی شرمگاہ دھو کر تمہیں دے تو کیا تم وہ پانی پی لو گے؟ میں ناراض ہوا اور کہا کہ اللہ تمہیں معاف فرمائے، مجھ سے کتنی نامناسب بات کہہ رہے ہو؟ عبداللہ بن ارقم نے کہا کہ صدقہ لوگوں کا میل ہے جس سے وہ اپنے آپ کو دھوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۵۹- كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ

علم حاصل کرنے کی فضیلت

[۹۵۴]اَثَرٌ- حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ ' اَنَّهٗ بَلَغَهٗ ' اَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيْمَ اَوْصٰى ابْنَهٗ فَقَالَ يَا بُنَيَّ جَالِسِ الْعُلَمَاءَ ' وَزَاحِمْهُمْ بِرُكْبَتَيْكَ ' فَاِنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْقُلُوْبَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي اللّٰهُ الْاَرْضَ الْمَيْتَةَ بِوَابِلِ السَّمَاءِ.

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے! علماء کی خدمت میں بیٹھا کرنا اور ان سے اپنے گھٹنے ملا دینا کیونکہ حکمت کے نور سے اللہ تعالیٰ دلوں کو زندہ فرماتا ہے جیسے مردہ زمین کو آسمان کی بارش سے زندہ کرتا ہے۔ ف

ف: علمائے دین کی صحبت اختیار کرنا اور ان کے ارشادات سننا ہر مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ پروردگار عالم نے اپنے کلام معجز نظام میں علمائے کرام کے بارے میں یوں شہادت دی ہے:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا. (۳۵:۲۸) اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

علمائے کرام کی صحبت میں بیٹھنے والوں کے دل زندہ اور نور حکمت سے معمور ہو جاتے ہیں۔ دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا شعور آتا ہے۔ ایمان تازہ ہوتا اور دماغ جلا پاتا ہے۔ اسی لیے حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کو علماء کی صحبت اختیار کرنے اور ان کے سامنے زانوئے ادب طے کرنے کی وصیت فرمائی۔ یاد رہے کہ دین فہمی کے لحاظ سے تمام علمائے دین بظاہر ایک جیسے نظر آتے ہیں لیکن اپنے اپنے اعمال اور زاویۂ نظر کے باعث ان حضرات کی دو مشہور قسمیں ہیں۔ ایک وہ جنہیں علمائے حق کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو حقیقت میں علمائے سوء ہوتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

علمائے حق وہ حضرات ہیں جن کی ساری بھاگ دوڑ کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اپنی اور دوسرے انسانوں کی عاقبت سنواری جائے۔

[illegible] جھگڑا چلتا ہو [illegible] فوجی سلام کرنے والوں کا ہجوم ہو یا قلعۂ گوالیار کی قید و بند' غرضکہ حالات مساعد ہوں یا نامساعد انہیں اپنے کام سے کام ہوتا ہے۔ عقیدت مندوں کا سمجھانا یا مخالف کی تندی انہیں اپنے فرض سے غافل نہیں کرتی نہ وہ اس پر تاراں نہ اس سے ترساں بلکہ حصولِ مقصد کی جانب ہر وقت رواں دواں رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنا فرض پورا کر کے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

دوسرے حضرات یعنی علمائے سوء وہ ہیں جو علم میں بظاہر علمائے حق سے کم نہیں ہوتے لیکن ان مہربانوں کا مقصد دولت کمانا اور دنیاوی زندگی سجانا ہوتا ہے۔ کبھی سرکار و دربار تک رسائی کے لیے کوشاں ہیں تو کبھی امیروں وزیروں سے شناسائی کے خواہاں۔ کوئی ملت اسلامیہ سے علیحدہ ہی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ضرار بنا رہا ہے اور کوئی اپنے تازہ فرقے کی بنیادیں اٹھا رہا ہے' کسی نے مسلمانوں کے خرمنِ اتحاد میں اختلاف کی چنگاری ڈال دی ہے اور کوئی اسے پھونکیں مار کر سلگا رہا ہے۔ ایسے حضرات کی ساری تگ و دو جلبِ زر کے لیے ہوتی ہے تاکہ یہ چند روزہ زندگی آرام و راحت سے گزر جائے۔

علماء کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) جیسے دانائے راز اور صاحبِ نظر نے یوں فرمایا ہے:

''جس طرح لوگوں کی نجات علماء کے وجود سے وابستہ ہے اسی طرح ان کی بربادی کا سبب بھی یہی علماء ہیں' علماء ہی بہترین مخلوق اور علماء ہی بدترین مخلوق ہیں۔ لوگوں کا ہدایت یا گمراہی کی طرف گامزن ہونا بھی علماء ہی کے وجود سے وابستہ ہے۔ کسی بزرگ نے ابلیس لعین کو اضلال و تضلیل کے کام سے فارغ ہو کر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فراغت کی وجہ پوچھی' ابلیس نے جواب دیا کہ میری جگہ اس وقت کے علماء کام کر رہے ہیں جو گمراہ کرنے کے لیے خود ہی کافی ہیں''۔ (مکتوبات امام ربانی دفتر اوّل' مکتوب ۵۳)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب حاجی محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے علمائے سوء کی حقیقت و مضرت کو خوب تفصیل سے بیان فرمایا۔ انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیے کہ اس سرمایہ ملت کے نگہبان اور حقیقت نفس الامری کے رازداں نے کیا فرمایا ہے:

''علماء سوء پارس کے پتھر کی طرح ہیں جو لوہے اور تانبے کے ساتھ گھلنے سے انہیں تو سونا بنا دیتا ہے لیکن خود پتھر ہی رہتا ہے۔ اسی طرح اس آگ کا معاملہ ہے جو بانسوں اور پتھروں میں پوشیدہ ہوتی ہے کہ اہل جہان اس سے مستفید ہوتے رہتے ہیں لیکن اپنی ہی آگ سے پتھر اور بانس کوئی نفع حاصل نہیں کرتے۔ میں کہتا ہوں کہ ایسے حضرات کا علم ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگا کیونکہ علم نے ان پر حجت تمام کر دی۔ فرمانِ رسالت ہے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم سے اللہ تعالیٰ نے اسے نفع نہ دیا۔ ان کا علم کیوں ان کے لیے مضر نہ ہو جب کہ علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعث عزت اور جملہ موجودات میں اشرف ہے لیکن انہوں نے علم کو کمینی دنیا کمانے' مال و زر اور سرداری حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا ذلیل و خوار اور ساری مخلوق سے بدتر ہے۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والی ہے اسے ذلیل کرنا اور جو ذلیل ہے اس کی عزت کرنا حد درجہ دلیری کی بات اور قبیح ہے' حقیقت میں یہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ مقابلہ ہے۔ درس و تدریس اور فتویٰ نویسی وغیرہ اسی وقت سودمند ہیں جب کہ یہ کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے جائیں اور جاہ و منصب' حصول زر اور دنیاوی درجات کی ترقی وغیرہ خواہشات سے پاک ہوں۔ دنیاوی چیزوں میں زہد اختیار کرنا اور دنیا و مافیہا سے رغبت نہ رکھنا اس کی علامت ہے۔ جو علماء اس مصیبت میں مبتلا اور کمینی دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں وہ دنیا دار علماء ہیں۔ یہی علماء سوء ہیں جو سب لوگوں سے برے اور دین کے چور ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

پیش خویش وہ دینی مقتدا اور بہترین مخلوق بنتے پھرتے ہیں"۔ (مکتوبات امام ربانی' دفتر اول' مکتوب ۳۳)

[illegible]

وہ علم وزہد اور تقویٰ کو قطعاً کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ ان کا طرۂ امتیاز افتخار دنیاوی معاملات میں وہ حضرات ہیں جو وقت کے پیغمبر اور آخرت کی بھلائی کے حد درجہ حریص ہوتے ہیں' وہ دنیا اور آخرت کی حقیقت کے راز دان' سرمایۂ ملت کے پاسبان' امراء اپنے قافلے کے میر کارواں ہوتے ہیں جب کہ علمائے سوء رخصتوں پر عامل غافلوں میں شامل اور دنیا کی محبت میں کامل ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت اکسیر اعظم و ذریعۂ نجات ہے تو ان سے میل جول زہر ہلاہل' عاقبت کی بربادی اور اندھیری رات ہے' وہ انسانوں میں سب سے بہت بہتر اور یہ سب سے بدتر ہیں' انہیں سب سے زیادہ اجر وثواب ملے گا اور انہیں سب سے زیادہ ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔ علمائے حق کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ یوں رقمطراز ہیں۔

''جو علماء دنیا سے منہ پھیرے ہوئے ہیں' جاہ ومنصب اور مال کی محبت سے آزاد ہیں وہ حضرات علمائے آخرت اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے وارث ہیں۔ یہی حضرات بہترین مخلوق ہیں۔ کل قیامت کے روز ان کی سیاہی کو جام شہادت نوش کرنے والوں کے خون سے وزن کیا جائے گا تو ان کی سیاہی کا پلہ بھاری ہوگا۔ یہ فرمانِ رسالت ان کی شان میں ہی وارد ہوا ہے کہ علماء کا سونا عبادت ہے۔ یہی تو وہ علماء ہیں جنہیں آخرت کا حسن و جمال پسند آیا اور دنیا کی قباحت اور برائی کا انہیں مشاہدہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے آخرت کو بقا کی نظر سے دیکھا ہے اور دنیا کو فنا اور زوال کے داغ سے داغدار پایا ہے۔ اسی لیے انہوں نے اپنی ذات کو باقی رہنے والی آخرت کے سپرد کر دیا اور فنا ہونے والی دنیا سے کنارا کش ہو گئے۔ عظمتِ آخرت کا مشاہدہ خدائے لم یزل ولایزال کی عظمت کے مشاہدے کا ثمرہ ہے اور دنیا و مافیہا کو ذلیل وخوار جاننا مشاہدۂ آخرت کے لوازمات سے ہے''۔ (مکتوبات امام ربانی' دفتر اول' مکتوب ۳۳)

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کو ایسے ہی علماء کی صحبت اختیار کرنے کی وصیت فرمائی تھی جو علمائے آخرت ہوں کیونکہ علمائے حق یہی ہیں اور علمائے سوء سے تو اس طرح بھاگنا چاہیے جیسے آدمی شیر سے بھاگتا اور پناہ گاہ تلاش کرتا ہے کیونکہ ایسے علماء کا شر متعدی ہے۔ ایک اسلام کے درجنوں اسلام بنا کر کھڑے کر دینا یہ ان حضرات ہی کا کارنامہ ہے۔ ہر بھلائی اور برائی کا سرچشمہ حکومت اور علماء ہوتے ہیں' حکمران اپنے غلط کاموں پر ان حضرات سے شریعت کی مہر تصدیق ثبت کروا لیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٦٠- كِتَابُ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

مظلوم کی بددعا کا بیان

١- بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

مظلوم کی بددعا سے بچنا چاہیے

٨٥٢- **حَدَّثَنِيْ** عَنْ مَالِكٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهٗ يُدْعٰى هُنَيًّا عَلَى الْحِمٰى ' فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَلَى النَّاسِ ' وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ' فَاِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ ' وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَاِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ ' وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ . فَاِنَّهُمَا اِنْ

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے مولیٰ ہنی کو حمیٰ پر عامل مقرر کیا۔ فرمایا: اے ہنی! لوگوں سے اپنا ہاتھ روک کر رکھنا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور تمیں اونٹ یا چالیس بکریاں چرانے والے کو نہ روکنا لیکن عبدالرحمٰن بن عوف اور عثمان بن عفان کے جانوروں کو نہ آنے دینا کیونکہ ان کے جانور اگر

Presented by www.ziaraat.com

تَهْلِكَ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ ' وَإِنَّ رَبَّ [illegible] نَسَبِهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ' يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ' أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ ' فَالْمَاءُ وَالطِّينُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ ' وَايْمُ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ ' وَمِيَاهُهُمْ قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ' وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ ' وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا.

صحیح البخاری (۳۰۵۹)

ہلاک ہو گئے تو یہ اپنے کھجور کے باغات اور کھیتی میں چلے جائیں گے تو اپنے بیٹوں کو لے کر میرے پاس آجائیں گے اور کہیں گے اے امیر المؤمنین! کیا میں انہیں چھوڑ دوں؟ میرا باپ تو مر رہا ہے۔ پانی اور گھاس کا دینا کھانے سونا چاندی دینے سے آسان ہے۔ خدا کی قسم! وہ تو یہ سمجھتے ہیں کہ میں نے ان پر ظلم کیا حالانکہ یہ انہیں کی زمین ہے اور انہیں کا پانی ہے جس پر وہ زمانۂ جاہلیت میں لڑے تھے اور دورِ اسلام میں اسی پر مسلمان ہوئے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر یہ مال نہ ہوتا جس پر اللہ کی راہ میں لوگوں کو سوار کرتا ہوں تو میں ان کی زمین سے ایک بالشت بھی نہ لیتا۔ ف

ف: اسلامی حکومت کا حقیقی زاویۂ نظر یہی ہے جس کا مظاہرہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دولت مندوں کو محروم کر کے تنگی کے وقت میں ساری رعایت غریبوں کے لیے مخصوص فرما دی۔ امیروں کو بھی ایسے حالات میں حکومت سے کوئی شکایت نہیں ہوتی کیونکہ تنگی کے باوجود ان کے مسائل وسیع ہوتے ہیں اور ایسے مواقع پر حکومت کی امداد و اعانت کے مستحق صرف غریب لوگ ہوتے ہیں' موجودہ دور میں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ ہر حکومت سرمایہ دار کی سرپرست بن کر ہر جائز و ناجائز رعایت ان کے لیے مخصوص رکھتی ہے اور غریبوں کے ساتھ ہمدردی کے زبانی کلامی وعدے ہی کافی سمجھے جاتے ہیں اور ان کی فلاح و بہبود اور خیر خواہی کے بلند بانگ دعاوی کر دیئے جاتے ہیں جبکہ انہیں مصائب کی چکی میں پیسنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جاتا اور ان بیچاریوں کی چیخ و پکار کا وہی حشر ہوتا جو نقار خانے میں طوطی کی آواز کا' کوئی کان ایسا ڈھونڈے سے نہیں ملتا جس پر ان کے چیخنے چلانے سے جوں بھی چلے۔ سربراہوں کا سرمایہ داروں کی محبت میں ایسے حالات پیدا کرنا اور اپنے غریب عوام کو مصائب و آلام میں مبتلا رکھنا لاشعوری طور پر کمیونزم کی لعنت کے لیے زمین ہموار کرنا ہے۔ خدائے ذوالمنن ہر غیر اسلامی ازم اور نظریہ سے مسلمانان عالم کو محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٦١- كِتَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

حضور ﷺ کے اسماء طیبہ کا بیان

١- بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

حضور کے اسماء طیبہ کا بیان

٨٥٣- حَدَّثَنِي مَالِكٌ ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ' أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ ' وَأَنَا أَحْمَدُ ' وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ ' وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي ' وَأَنَا الْعَاقِبُ.

محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا اور میں عاقب ہوں۔ ف

Presented by www.ziaraat.com

ف: اس روایت میں نبی کریم ﷺ کے پانچ اسمائے طیبہ کا ذکر آنا بطور حصر نہیں ہے کیونکہ آپ کے درجنوں نام قرآن کریم میں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... میں آپ کے ... کرام ...

محمد لفظ کا معنی ہے بہت ہی زیادہ تعریف کیا گیا اور احمد کا معنی ہے خدا کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا۔ واقعی پروردگار عالم نے جس کو سب سے زیادہ قابل تعریف بنایا اور جس کی سب سے زیادہ تعریف فرمائی ... وہ اسی شہکار اور اسی معمار پروردگار کا نام نامی واسم گرامی محمد ﷺ ہے اسی وجہ سے تو کہا گیا ہے:

خدادرانتظارِحمدنانیست محمد چشم بر راہِ ثنا نیست

محمد حامد حمدِ خدا بس خدامدح آفرین مصطفیٰ بس

تیسرا اسم گرامی آپ کا الماحی مذکور ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کفر کو حضور کے ذریعے مٹایا کہ معبودِ برحق کی توحید کا علم بلند کر دیا اور جھوٹے خداؤں کا بطلان ہر صاحب عقل و دانش پر واضح کر دکھایا۔ چوتھا اسم گرامی الحاشر ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کا حشر حضور کے قدموں پر فرمائے گا یعنی اس روز سب حضور کے قدموں سے وابستہ ہوں گے۔ کسی دوسرے کے ذریعے بات نہیں بنے گی' جس کی قسمت کھلی تو ان کے ذریعے کھلے گی۔ حشر کا سارا اہتمام' سارے انسانوں کا ایک دفعہ قیام محض اسی لیے رکھا گیا کہ اوّلین و آخرین سب کو بارگاہِ خداوندی میں ان کا مقام و منصب دکھا دیا جائے' اسی لیے تو کہا گیا ہے:

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر میں کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

پانچواں اسم گرامی العاقب بیان ہوا ہے جس کا مطلب ہے آخری' سب کے بعد آنے والا یعنی آپ کی تشریف آوری اس دنیا میں سارے انبیائے کرام علیہ وعلیہم السلام کے بعد ہوئی۔ صحیحین میں العاقب کا ذکر یوں ہے۔ ''وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی'' میں وہ پچھلا نبی ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ قصرِ نبوت کی آخری اینٹ ہیں اور آپ پر ہر قسم کی نبوت و رسالت کا سلسلہ بالکل ختم ہو گیا۔ نہ آپ کے زمانے میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہو گا۔

ختم نبوت کا یہ عقیدہ پوری امت محمدیہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور بلحاظ زمانہ سب سے آخری نبی ہیں۔ قرآن و حدیث سے یہی معنی ثابت ہے' حضور نے خاتمیت کا یہی مطلب بتایا' صحابہ کرام نے یہی مفہوم سمجھا اور تابعین کو سمجھایا۔ ہمیشہ امت محمدیہ کا اسی پر اجماع رہا اور سب بالاتفاق کہتے رہے کہ جو خاتمیت کا اس کے علاوہ کوئی معنی بیان کرے اسلام کے دائرے سے خارج اور واجب القتل ہے۔ تقریباً تیرہ صدیاں گزر چلی تھیں کہ مسلمانوں نے اپنے اس متفقہ عقیدے کے خلاف پہلی دفعہ یہ آواز سنی کہ حضور کی خاتمیت زمانی نہیں بلکہ مرتبی ہے یعنی حضور زمانے کے لحاظ سے آخری نبی نہیں بلکہ مرتبے کے لحاظ سے آخری ہیں یعنی آپ کا رتبہ سب سے بلند ہے' لہٰذا آپ کے بعد اگر آپ سے کم رتبے والے ہزاروں نبی اور پیدا ہو جائیں تب بھی آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ مسلمانوں میں یہ بھیانک آواز سن کر زبردست اضطراب پیدا ہوا اور کھلبلی مچ گئی۔ علمائے اسلام رد و تردید کے لیے تقریر و تحریر کے میدان میں اترے ہی تھے کہ مصنفِ صاحب اپنے فتنے کو کتابی شکل میں چھوڑ کر اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف رخصت ہو گئے۔

موصوف کے نقوشِ قدم پر چلتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے خاتمیت کے مسلمہ مفہوم کا مزید اپریشن کیا اور بالآخر ۱۹۰۱ء میں اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۱۹۷۶ء میں یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے اور جو اسے مسلمان بھی جانیں وہ قطعاً مسلمان نہیں بلکہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں' یہ فیصلہ بالکل اسلامی تھا اور صحیح فیصلہ تھا۔ یہی بات تو

Presented by www.ziaraat.com

چودھویں صدی کے مجدد برحق نے ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں المعتمد المستند کے اندر فرمائی تھی اور ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں علمائے حرمین شریفین [illegible] کے ساتھ ہی ان چار حضرات نے عقیدہ توحید و رسالت پر اصابری کی اگر ان کا فیصلہ بھی پاکستان آسمبلی کر دیتی تو مسلمانوں پر اس لحاظ سے بڑا احسان ہوتا کہ برٹش گورنمنٹ کی اسلام دشمنی پوری طرح بے نقاب ہو جاتی جس کے باعث مدتیاں اسلام کے خرمن اتحاد میں آگ لگی ہوئی ہے۔ انصاف کا یہاں تک سر بازار خون ہو رہا ہے کہ ان چاروں میں سے کسی صاحب کی اسلام دشمنی اور مقدس شجرہ اسلام میں غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگانے کا ذکر زبان یا نوک قلم پر نہ آئے تو اسے فتنہ پرداز کہا جائے گا اس کی آواز کو روکا جائے گا یعنی کفریات بکنے اللہ اور رسول کو گالیاں دینے اور چھاپنے کی اجازت ہے جو قطعاً قابل اعتراض نہیں بلکہ ایسا کرنے والے بزرگ تھے ان کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ ضرور کہنا اور لکھنا چاہیے۔ کاش! مسلمانوں کی خیر خواہی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی حکومت اس اختلاف کو ختم کروائے اور فریقین کے چند سر کردہ علماء کو ایک جگہ بٹھا کر یہ فیصلہ کروائے کہ اسلام کی رو سے وہ چاروں حضرات کیا قرار پاتے ہیں؟ دلائل کی روشنی میں جو کچھ قرار پائیں دوسرے فریق سے بھی وہی بات منوائی جائے۔ اگر مرزا صاحب کا فیصلہ ہو سکتا تھا تو ان چاروں حضرات کا فیصلہ بھی دلائل کی روشنی میں ہو سکتا ہے جب کہ کوئی حکومت اس اختلاف کو مٹانے کی ضرورت محسوس کرے اللہ تعالیٰ وہ دن لائے۔ آمین

یہ ناچیز موطا امام مالک کے ترجمے سے ۹۱ روز میں بفضلہ تعالیٰ فارغ ہوا جب کہ یہی عدد میں کمال' کامل' اکمل' تام اور ان کی ایک روز میں جدول بنائی اور یوں دنوں کی تعداد ۹۲ ہو گئی اور یہی عدد ہیں حبیب پروردگا کے نام نامی و اسم گرامی محمد کے (جل جلالہ و ﷺ) بتیس روز میں حواشی لکھے اور یوں دنوں کا شمار ۱۲۴ ہو گیا جب کہ یہی تعداد ہے مکتوبات امام ربانی' دفتر سوم کا الحاقی سمیت جملہ مکتوبات کی۔ والحمد لله علی ذلک

اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ احقر کو غلطیوں اور فروگزاشتوں سے ناشر کی معرفت مطلع فرمائیں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے عصیاں شعار اور نا قابل ذکر بندے کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ ناشر اور اس ناچیز کے لیے اس مقدس مجموعے کو توشۂ آخرت' کفارۂ سیئات اور ذریعہ نجات بنائے امین یا الہ العلمین بحرمة سید المرسلین وصلی الله تعالی علی حبیبه سیدنا و مولانا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین۔

خاکپائے اکابر: محمد عبدالحکیم خاں اختر
مجددی' مظہری' شاہجہاں پوری
لاہور چھاؤنی
۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ/ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء

Presented by www.ziaraat.com

ضروری التماس

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم .امابعد! اردوزبان جب سے متحدہ ہندوستان کے اندر معرضِ وجود میں آئی تو دیگر علوم وفنون کی طرح دینی کتابوں کے بھی اس زبان میں انبار لگتے چلے گئے ۔معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آرہی ہیں ۔کیوں نہ ہو کہ یہ بھی دین سے وابستگی کا ایک ثبوت اور علوم دینیہ کی نشر واشاعت کا بہت بڑا ذریعہ ہے ۔

یہ کسے معلوم نہیں کہ پورے دین کی عمارت اللہ تعالیٰ کے آخری کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور پھر سنتِ رسول عربی پر وہ متن ہے اور یہ حاشیہ ۔دریں حالات کتاب وسنت کی ترجمانی پر سب سے زیادہ کام ہونا چاہیے تھا اور شایانِ شان طریقے سے ہونا چاہیے تھا ۔اسے حالات کی ستم ظریفی کے سوا اور کیا کہا جائے کہ اگر ہم قرآن کریم ہی کے اردو تراجم کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اس کا دماغ چکرا جائے اور وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ جب شانِ خداوندی اور منصبِ نبوت ہی پر متفق نہیں تو ان کا دین ہے کس چیز کا نام؟

آج اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہونا چاہے تو ان میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کسے جھوٹا قرار دے؟ جبکہ ہر عقیدے کے علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کا پورا لشکر موجود ہے ۔کیا وہ ان میں سے کسی اسلام کے نزدیک آنے کی جرأت کرے گا جن کے علمبردار ابھی یہ فیصلہ کرنے میں مصروف ہیں کہ خدا کی شان کیا ہے اور رسول کا مقام کیا ۔

ترجمۂ احادیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کارفرما ہے ۔یہ غیر مسلموں اور اسلام کے بدخواہوں کی وہ سازش ہے جس کا ہم شکار ہو کر رہے کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے ایک ہی نبی کے امتی کہلانے والے اکیلے قرآن کریم کو اپنا ضابطہ حیات قرار دینے والے اور ایک قبلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے والے بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں ۔ہر ایک کی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ ہے یوں ایک اسلام کے درجنوں اسلام اور ایک امت مرحومہ کی کتنی ہی جماعتیں اور فرقے بنا دیئے جن کے علمبردار شب وروز تقریر وتحریر کے ہر میدان میں ایک دوسرے سے دست وگریباں ہیں ۔غیر مسلم ہمیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں کہ انہوں نے کیسی چابک دستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا رُخ اُدھر سے اِدھر پھیر دیا ۔کبھی ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے میں لایا کرتے تھے لیکن اب ہر ایک کوشاں ہے کہ دوسرے فرقے والوں کو کس طرح اپنے فرقے میں شامل کرے اور اپنے فرقے کی تعداد بڑھائے ۔

جب ایسے حالات کے اندر کتب احادیث کے ترجمے ہوئے تو ظاہر ہے کہ ان کے اندر بھی اس ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہوگا ۔بہر حال کتب احادیث کے اردو ترجمے ہوئے اور میرے خیال میں اسی کام کی دو لہریں آئی ہیں ۔دوسری لہر آئے ابھی قریباً تین سال ہوئے ہیں اور پہلی لہر اس سے ایک صدی پہلے آئی تھی ۔

پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی تھی جس کا واقعہ یوں ہے کہ تیرہویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں حیدر آبادی (المتوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء) متحدہ ہندوستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ چلے گئے تھے ۔نواب صدیق حسن خان قنوجی بھوپالی (المتوفی ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) نے موصوف سے کتب احادیث اور خصوصاً صحاح ستہ کا اردو ترجمہ کرنے کی فرمائش کی اور پچاس

Presented by www.ziaraat.com

روپیہ ماہانہ ان کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی دو اڑھائی من گندم اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل

ترجمہ کس طرح کیا اور کیسا بھی کیا لیکن اس میدان میں انہوں نے کافی کام کیا جس کے باعث اردو زبان کا دامن اتنی احادیث سے تو مالا مال ہو گیا۔ موصوف نے اپنے ہجرت کرنے کی وجہ اور مدورہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے خود یوں تصریح فرمائی ہے:

''بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزمان عفا عنہ اُمنان خدمت میں برادران دین اور متبعان شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۴ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب وسنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل وعیال کے شہر حیدر آباد دکن سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا۔ جس وقت شہر پونا میں وارد ہوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دارالاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض مآب' قامع بدعت' محی سنت' نواب والاجاۃ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں بہادر دام اقبالہ ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزراوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبر فرحت اثر کے سنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا''۔ (وحید الزمان خان علامہ دیباچہ موطاامام مالک' ج اوّل' مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۱۷)

مولوی وحید الزمان خاں صاحب اگرچہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملت اسلامیہ کے سوادِ اعظم کو خیر باد کہہ کر ایک نومولود فرقے میں شامل ہو گئے تھے جو ان دنوں کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا لیکن امام موصوف سے داد پانے کی پوری امید رکھتے تھے۔ علامہ حیدر آبادی کو اپنے ترجموں کی صحت ومقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر الہام کی مُہر لگا کر یہاں تک لکھ گئے:

''کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہلِ ہند کی معمول بہ کسی زمانہ میں یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانۂ مہدی علیہ السلام میں جواب بلحاظ کیفیت اور حالت اعمال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر جھکا کر عالمِ خلوت میں تصور ذات الٰہی میں مصروف تھا' دفعتاً الہام ہوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہو گا اور اہلِ اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور نہایت پسند کریں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں انشاء اللہ تعالیٰ مطبوع طبع ہوں گے اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف مترجم اور باعثِ ترجمہ کو محروم نہ فرماویں گے''۔

(وحید الزمان خاں علامہ دیباچہ سنن ابوداؤد جلد اوّل' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۲۱)

علامہ حیدر آبادی کے بعد ترجمۂ احادیث کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہ ہوا بلکہ جس سے ہو سکا اس نے کسی ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا ترجمہ دیوبندی حضرات کی جانب سے بھی ہو گیا۔ ترجمان السنۃ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے چار جلدوں میں فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلِ سنت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہٗ فیوض الباری کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے جو تیس پاروں میں مکمل ہوتی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ دس گیارہ پاروں کے بعد علامہ صاحب شاید تھک گئے۔ تفہیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہٗ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں جس کی غالباً پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ قبلہ مفتی احمد یار خاں

Presented by www.ziaraat.com

مدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) نے ذوالمرآت کے تاریخی نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو روح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ بہر حال باقی ماندہ اہل سنت نے اس میدان میں آگے خاطر خواہ کام نہیں کیا اور اس ذمہ داری کو فراموش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگوں کی حسنات پر عامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے نبی ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑوں کو چاروں طرف سے بھیڑیوں نے گھیر رکھا ہے۔ ملت اسلامیہ کی کشتی تلاطم خیز طوفانوں میں گر کر بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہے۔ ان حالات میں کشتی ملت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خواب خرگوش کے مزے لینا کہاں زیب دیتا ہے؟ چاہیے تھا کہ منظم طریقے پر گلشن اسلام کی اپنے خون پسینے سے آبیاری کر کے اسے بہاروں سے ہمکنار کرتے۔ حق وصداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کو دبانے میں کوشاں رہ کر ملت اسلامیہ کی خیر خواہی کرتے نیز اپنے جبوں اور عماموں کی لاج رکھتے۔

موجودہ علمائے کرام نے اہل سنت و جماعت کے عوام کو نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی سے مایوسی کے عمیق غار میں دھکیل دیا تھا لیکن اہل حق کی اس بے کسی اور بے بسی پر خدائے ذوالمنن کو ترس آ گیا جس کے باعث اہل سنت و جماعت کے اندر چند سالوں سے بیداری کی لہر سی آئی ہوئی ہے اور ہر میدان میں کام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ترجمۂ احادیث کے میدان میں بھی لاہور کے دو سید برادران ایسا عزم بالجزم لے کر کود ہے ہیں کہ اپنا سارا اثاثہ داؤ پر لگا دیا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب دنیا سے جانے کے لیے چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ رہا تھا اور اس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر تول رہا تھا۔

فرید بک سٹال لاہور والے سید اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اردو ترجمے کروانے شروع کر دیئے تا کہ انہیں شایان شان طریقے سے منظر عام پر لایا جائے۔ چار پانچ کتابیں شائع ہو چکیں اور پانچ چھ کتابیں تیاری کے سارے مرحلے طے کر کے پریس میں جانے کے لیے تیار بیٹھی ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ کام بھی حوصلہ افزاء طریقے پر چل پڑا ہے۔ میرے جیسا ناکارہ انسان دعائے خیر کے سوا اس مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے؟ پروردگار عالم انہیں مزید ہمت واستقامت و وسائل دے اور اس میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ آمین

آج سے تقریباً سو سال پہلے حدیث کی چھ سات کتابوں کے اردو ترجمے علامہ وحید الزمان خاں صاحب کی معرفت منظر عام پر آئے۔ کتنی ہی کتابوں کے ترجمے ان سو سالوں میں شائع ہوئے اور کتنے ہی ترجمے اب منظر عام پر آنے شروع ہوئے ہیں۔ احقر نے اختلاف مسالک ونظریات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ان ترجموں کے اندر بعض ایسی غلطیاں محسوس کی ہیں جو مترجمین سے نادانستہ طور پر سرزد ہو گئی ہیں۔ اسلام و مسلمین کی خیر خواہی میں ان فروگزاشتوں کی جانب اشارے کر دینا ضروری نظر آیا تا کہ جب ممکن ہو تو متعلقہ حضرات ان کی اصلاح کر سکیں۔

خدائے علیم وخبیر شاہد ہے کہ میرا مقصد نہ کسی کی پگڑی اچھالنا ہے اور نہ اختلافات کی آگ کو ہوا دینا۔ مقصد احادیث مطہرہ کے تقدس کو یاد دلانا اور خیر خواہی کا فریضہ ادا کرنا ہے تا کہ ایک دوسرے کے آئینے میں ہمیں اپنی اپنی صورت نظر آتی رہے' اگر کسی جگہ کوئی دھبہ ہے تو کیوں نہ اسے مٹا دیا جائے۔ اگر دانستہ یا نادانستہ طور پر کوئی لغزش واقع ہو گئی ہے تو کیوں نہ اس کی اصلاح کر کے خوب سے خوب تر کی جانب گامزن ہونے کی کوشش کی جائے۔ بس یہی مقصود ہے اور یہی مراد یعنی **ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔**

Presented by www.ziaraat.com

عظمتِ انسانیت

پروردگار عالم ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ انبیائے کرام واولیائے عظام بھی اسی کے بندے ہیں اور فضل وکمال کے باوجود بندگی کے دائرے سے باہر نہیں ہوئے بلکہ وہ حضرات علی قدرِ مراتب بارگاہ خداوندی کے دوسرے لوگوں سے زیادہ مؤدب تھے اور نبی کریم ﷺ تو ہر لحاظ سے ساری کائنات میں ممتاز ہیں اور ذات وصفاتِ باری تعالیٰ کے سب سے بڑے عارف ہیں۔ اب چند عبارتوں کے آئینے میں قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ احادیث مطہرہ کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجمین حضرات نے کہاں تک اس حقیقت کو مدِ نظر رکھا ہے:

(۱) رسول اللہ ﷺ جب دعا مانگتے پانی برسنے کے واسطے تو فرماتے: یا اللہ! پانی پلا اپنے بندوں کو۔

(وحید الزمان خاں' علامہ موطا امام مالک' جلد اوّل' مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۲۶)

(۲) رسول اللہ ﷺ دعا مانگتے تھے' پس فرماتے تھے: اے اللہ! پیدا کرنے والے صبح کے اور رات کے۔

(وحید الزمان خاں' علامہ موطا امام مالک' جلد اوّل' مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۴۸)

(۳) آنحضرت ﷺ جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے: ''غفرانک'' یعنی چاہتا ہوں بخشش تیری۔

(وحید الزمان خاں' علامہ سنن ابوداؤد' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۵۰)

(٤) حضور ﷺ فرماتے: یا اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھوڈال۔

(دوست محمد شاکر اور عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۱۰۴)

(۵) حضور سرورِ کونین ﷺ جب رکوع فرماتے تو فرماتے: ''اللھم لک رکعت وبک امنت''۔

(دوست محمد شاکر اور عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۳۲۴)

(٦) پھر میں نے تلاش کیا تو حضور سرورِ دو عالم ﷺ سجدے میں ملے اور آپ فرما رہے تھے: اے میرے پروردگار! میرے چھپے اور کھلے گناہوں کو بخش دے۔ (دوست محمد شاکر اور عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۳۴۵)

(۷) آنحضرت ﷺ اپنی بعض بیویوں کے تکلیف کی جگہ ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما اور شفا دے۔ (محمد عادل اور محمد فاضل' مولوی صاحبان صحیح بخاری' جلد سوم' شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور ص ۲۸۹)

(۸) ایک ران پر مجھے (حضرت اسامہ کو) اور دوسری پر حسن کو بٹھلاتے تھے۔ پھر دونوں کو ملاتے اور فرماتے: اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرما۔ (محمد عادل اور محمد فاضل' مولوی صاحبان صحیح بخاری' جلد سوم' شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور ص ۳۶۲)

(۹) پھر فرمایا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ یہ دو تین بار آپ نے فرمایا۔

(محمد عادل اور محمد فاضل' مولوی صاحبان صحیح بخاری' جلد سوم' شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور ص ۳۹۰)

(۱۰) آنحضرت ﷺ نے ان (صحابۂ کرام) کی تکلیف اور بھوک دیکھ کر ارشاد فرمایا: اے اللہ! عیش تو آخرت ہی کا بہتر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

(محمد عادل اور محمد فاضل' مولوی صاحبان صحیح بخاری' جلد ۲' طبع کراچی' قدیمی پبلشرز لاہور' ص ۱۱۲۹)

[illegible] اسے فرمانا کہا جاتا ہے۔ بھلا خدا سے بڑا کوئی ہے جو اس سے فرما سکے؟ ہم کہتے ہیں

(۱۱) اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کی استطاعت نہیں رکھتی۔

(دوست محمد شاکر اور عبدالتواب' مولوی صاحبان' سنن نسائی' جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور' ص ۱۳۰)

یہاں یہ بتایا جارہا ہے کہ معراج کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو مشورہ دیا کہ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں حالانکہ جب کوئی اپنے سے بڑے کے پاس جائے تو اسے حاضر ہونا کہتے ہیں اور جب کوئی اپنے سے چھوٹے کے پاس آئے تو اسے تشریف لانا کہا جاتا ہے کیونکہ آنے والے سے میزبان کو شرف ملے گا۔ غور تو فرمایئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے بارگاہ خداوندی کے ادب شناس کیا بھول کر بھی نبی کریم ﷺ سے یہ کہہ سکتے تھے کہ اپنے رب کے حضور تشریف لے جائیں؟ حضور والا! اس بارگاہ میں تو فخر دو عالم ﷺ حاضر ہوئے تھے۔

من آنچہ شرط بلاغ ست باتو می گویم
تو از سخنم خواہ پند گیر و خواہ ملال

مقام مصطفیٰ

بعض مترجمین حضرات نے اس میدان میں بھی دانستہ طور پر ٹھوکریں کھائی ہیں۔ ہم ان کی ایسی بے شمار عبارات میں سے یہاں نمونے کے طور پر چند عبارتیں پیش کر دیتے ہیں۔

(۱) پھر جناب جبرائیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو دو طرح پڑھا کرے۔ (دوست محمد' عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۲۹۷)

(۲) پھر جناب جبرائیل تیسری دفعہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ جل جلالہٗ حکم فرماتا ہے کہ آپ کی امت قرآن حکیم کو تین طرح پڑھا کرے۔ (دوست محمد' عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۲۹۷)

(۳) پھر چوتھی دفعہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور فرمانے لگے: اللہ جل جلالہٗ کا حکم ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح پر پڑھا کرے۔ (دوست محمد' عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۲۹۷)

(٤) پھر سیدنا بلال تشریف لائے اور آپ کو نماز کے لیے جگایا۔

(دوست محمد' عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۳۴۳)

کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آنا تشریف لانا تھا یا حاضر ہونا؟ نیز تینوں عبارتوں میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ: ''تشریف لائے اور فرمانے لگے''۔ جناب والا! بھلا پروردگار عالم کے سوا اس پوری کائنات میں ایک فرد بھی ایسا ہے جو نبی کریم ﷺ سے کچھ فرما سکے؟ جان برادر! اس بارگاہ میں تو ہر کوئی عرض گزار ہوتا تھا اور ہوگا۔ ان سے فرمانے کا پوری کائنات میں کوئی مجاز نہیں ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

(۵) جس دن میں نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں۔ اب انہیں آپ (ﷺ)
[illegible]
امت پر ادھر ارشاد ہوتا ہے "آپ اور آپ کی امت" سبحان اللہ! کیا پروردگار عالم کو اپنا محبوب کتنا منظور ہے؟ پہلے الفاظ میں تقریر اور پچھلے لفظوں میں اقرار ہے۔ کاش! اکثر الایمان سے مخاطب ہو جانے کے ایمان افروز طریقے سیکھ لیے جاتے تو پاؤں یوں نہ ڈگمگاتے۔

(۶) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی ابھی حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور آپ نے فرمایا: یارسول اللہ! آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کی امت سے جو شخص ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس پر دس دفعہ رحمت بھیجوں گا اور تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں گا۔

(دوست محمد شاکر اور عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی' جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۳۹۸)

گزشتہ حدیث میں اللہ تعالیٰ سے صعودی دوڑ لگوائی کہ تیری امت کہنے کے بعد آپ کی اُمت کہلوایا اور یہاں نزولی دوڑ ہوئی کہ آپ کی امت کہنے کے بعد تیری امت کہا۔ بہر حال: ع

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

لیکن قابلِ غور تو یہ ادا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کہلوایا جا رہا ہے کہ حضرت جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ فرمایا۔ جب خدا کے سوا سرورِ کون و مکاں ﷺ سے فرمانے کا کوئی مجاز ہی نہیں تو فخر دو عالم ﷺ کیسے فرما سکتے ہیں کہ حضرت جبرائیل نے مجھ سے یہ فرمایا؟

(۷) پھر ارشاد فرمایا: تو نے تو نماز نہیں پڑھی۔ دوبارہ نماز پڑھیے۔ اس نے دوسری بار عرض کیا: اس ذات گرامی کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا' میں تھک گیا ہوں۔ آپ مجھے سکھلائیں اور بتائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھنا چاہو تو اچھی طرح وضو کرو' پھر کھڑے ہو قبلہ رُخ اور تکبیر کہیے' پھر قرآن مجید کی تلاوت کیجئے' پھر اچھی طرح اطمینان سے رکوع کیجئے' بعد ازاں سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جایئے اور پھر اچھی طرح اطمینان سے سجدہ کیجئے' پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جایئے' بعد ازاں تسلی سے سجدہ کرو۔ جب آپ ہر رکعت میں ایسا کریں گے تو نماز کو ادا کریں گے اور جتنی اس میں کمی کی تو اپنی نماز میں کمی کرو گے۔

(دوست محمد شاکر اور عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی' جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۳۲۵)

قارئین کرام! مندرجہ بالا الفاظ ایک مرتبہ پھر بغور ملاحظہ فرمالیجئے۔ اگر نبی کریم ﷺ اردو میں گفتگو کرتے تو کیا اسی طرح الٹ پلٹ کلام فرماتے جو اس معلّم کائنات کی ترجمانی کرتے ہوئے پیش کیا جا رہا ہے؟

(۸) جب میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا: تو نے کیا کیا؟ میں نے بیان کیا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو درست کرنے کی بڑی کوشش کی اور تمہاری امت اس قدر نمازیں ادا نہیں کر سکے گی تو آپ دوبارہ پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔

(دوست محمد شاکر اور عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی' جلد اوّل' مطبوعہ کمبائن پرنٹرز لاہور ص ۱۳۶)

اللہ اللہ! کیا مقامِ مصطفےٰ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے رازدان حبیبِ پروردگار سے کبھی یہ کہہ سکتے تھے کہ تو نے کیا کیا؟ جس مہر درخشاں سے اس ماہ تاباں نے اکتسابِ نور کر کے ایک عالم کو منور فرمایا ہو اسی رحمت دو عالم کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے الفاظ

Presented by www.ziaraat.com

کب زبان پر لانے لگے تھے دو ترجمانی کرتے ہوئے بتائے گئے ہیں کہ لفظ تو کے ساتھ مخاطب کیا۔ طرفہ تماشا کہ ترجمانی کے آئینے میں نبی کریم ﷺ نے ان کا ذکر فرمایا تو پہلی دفعہ موسیٰ علیہ السلام اور دوسری مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہا۔ دوسری جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چار دفعہ آپ کو مخاطب کیا۔ ذرا مخاطبے کے رنگ بر نگے شوخ ملاحظہ ہوں۔

(۱) تو نے کہا (۲) تم نے دیا (۳) تو ہمارا (۴) آپ دیا (۵) آپ ہمارا

(۹) حضور نے اسے اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا۔

(دوست محمد شاکر' عبدالستار' مولوی صاحبان سنن نسائی' جلد سوم' مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور ص ۲۶۹)

حضور والا! اگر سوال کیا جائے کہ حضور نے کس کے خاوند کی طرف سے اختیار دیا تو عبارت کے آئینے میں اس کا جواب کیا ہوگا؟ حبیب پروردگار ﷺ کے معاملے میں بے توجہی بعض اوقات دین وایمان کی تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ اسی لیے تو بزرگوں نے از راہ خیر خواہی ہر مسلمان کو فہمائش کی ہے۔ ع

باخدا دیوانہ وباش مصطفےٰ ہشیار باش

(۱۰) آنحضرت نے ابوبکر سے عائشہ کی درخواست کی۔

(محمد عادل' محمد فاضل' مولوی صاحبان صحیح بخاری' جلد سوم' شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور ص ۲۷)

جس طرح تینوں حضرات کے نام لیے ہیں یہ کچھ کم تعجب خیز نہیں جب کہ ایک مسلمان کہلانے والا ایسی ہستیوں کے نام اس طرح لے۔ علاوہ بریں درخواست کرنا اسے کہتے ہیں جب کہ مطالبہ کرنے والا ایسی ہستی سے کچھ مانگے جو اس کی نسبت بڑی یا عظیم ہو۔ کیا پروردگار عالم کے سوا اس کائنات میں کوئی ایک ہستی بھی ایسی ہے جس سے نبی کریم ﷺ درخواست کرتے؟

(۱۱) نبی ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور اپنا منہ بنالیا' پھر دوزخ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور اپنا منہ بنالیا' پھر دوزخ کا تذکرہ کیا اور اپنا منہ بنالیا۔ (محمد عادل' محمد فاضل مولوی صاحبان' صحیح بخاری' جلد سوم' شائع کردہ قمر سعید پبلشرز لاہور ص ۳۶۷)

فخر دو عالم ﷺ کے متعلق لکھنا کہ ''اپنا منہ بنالیا'' یہ قرینہ ادب نہیں۔ غور نہیں کیا کہ یہ الفاظ کس کے محبوب کی شان میں لکھے جا رہے ہیں۔ حالانکہ بزرگوں نے کائناتِ ارضی وسماوی کی اس سب سے عظیم الشان بارگاہ کی رفعت یوں بیان کی ہے:

ادب گاہیست زیرِ آسمان از عرش نازک تر نفس گم کردی می آید جنید و بایزید ایں جا

(۱۲) حضرت موسیٰ نے کہا: آپ وہ آدم ہیں جسے اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور تجھے جنت میں سکونت عطا کی' پھر تو اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتار لایا۔

(سعید احمد نقشبندی' مولانا اشعۃ اللمعات' جلد اوّل' مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور ص ۳۲۴)

حضرت آدم علیہ السلام تمام انسانوں کے باپ ہیں اور حضرات انبیائے کرام علیہم السلام انسانیت کے سب سے بڑے معلّم ہوتے تھے۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اردو میں کلام فرماتے تو کیا اپنے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام سے یوں کلام کرتے: تجھ میں اپنی روح پھونکی۔ اپنے فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا۔ تجھے جنت میں سکونت عطا کی۔ پھر تو اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتار لایا۔

غور فرمایئے کہ اگر کوئی غیر مسلم ایسی تحریروں کو دیکھے تو کیا وہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوگا کہ جن حضرات کو انسانیت کا معلّم بتایا جاتا ہے ان کی تہذیب وشرافت کا یہ عالم ہے کہ اپنے خاندانی بزرگوں سے اس طرح گفتگو کرتے تھے تو ان کے دین ومذہب کا تہذیب اور شائستگی سے کتنا واسطہ ہوگا۔ دریں حالات ترجمہ کرتے وقت ہمیں یہ مدِ نظر رکھنا چاہیے کہ ہم کس کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ جن کی ترجمانی کرنے لگے ہیں ان کی گفتگو کا معیار اور انداز کیا تھا۔ خاص طور پر حضرات انبیائے کرام کا معاملہ ایسا نازک ہے جیسے پُل صراط پر چلنا۔

Presented by www.ziaraat.com

(۱۳) حضرت آدم نے فرمایا: تو وہ موسیٰ ہے جسے اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے برگزیدہ کیا اور تجھے تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور تجھے مناجات اور اپنی رازداری کے ساتھ اپنا قرب عطا کیا۔

(سعید احمد نقشبندی، مولانا، اشعۃ اللمعات جلد اول، مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور ص ۳۵۲)

یہ ترجمہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کے طرز کلام کا جو پیش کیا ہے۔

(۱۴) اسی طرح اللہ ﷻ نے فرمایا اس شرح آدم موسیٰ میں موسیٰ علیہ السلام پر چھا گئے۔

(سعید احمد نقشبندی، مولانا، اشعۃ اللمعات جلد اول، مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور ص ۳۵۲)

مترجم نے یہ اس بستی کی گفتگو کا نمونہ پیش کیا ہے جنہیں پروردگارِ عالم نے اخلاقِ عالیہ کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا تھا۔ گویا وہ معلم کائنات اگر اردو میں کلام فرماتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام یوں لیتے اور حضرت آدم علیہ السلام کا نام لیتے وقت یہ بات بالکل نظر انداز فرما دیتے کہ وہ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔

(۱۵) حضرت عمر نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ سے آیت کے بارے میں سوال کیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ نے آدم کو پیدا کیا' پھر اس کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا۔ (سعید احمد نقشبندی' مولانا' اشعۃ اللمعات جلد اول' مطبوعہ جنرل پرنٹرز لاہور ص ۳۵۲)

اگر رسول اللہ ﷺ اردو میں کلام فرماتے تو اخلاق عالیہ کی تکمیل فرمانے والے اس ہادیٔ اعظم کی زبان مبارک پر حضرت ابوالبشر کے متعلق ''اس کی پشت پر''۔ کے الفاظ آ جاتے؟ غور فرمایئے!

دیکھو تو دلفریبی اندازِ نقشِ پا — موجِ خرامِ یار بھی کیا گل کتر گئی

(۱۶) لہٰذا مجھ (حضور) کو ان (والدہ ماجدہ) پر شفقت کی وجہ سے رونا آ گیا اور مسلمان آپ پر شفقت کرتے ہوئے رو پڑے۔

(سعید حسن' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۱۹۹)

جب کوئی اپنے سے چھوٹے سے اظہار محبت کرے تو اسے شفقت کرنا کہتے ہیں۔ معلوم نہیں مترجم کے نزدیک مسلمانوں نے نبی کریم ﷺ سے جو محبت اور تعلق خاطر کا اظہار کیا' اسے شفقت کس حیثیت سے نام دیا ہے؟

منصبِ صحابیت

نبوت کے بعد صحابیت سب سے بلند ترین مرتبہ ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ساری امت محمدیہ کے سردار اور سب بزرگوں کے بزرگ ہیں۔ مصنفین حضرات جب اپنے فرقہ وارانہ بزرگوں کا نام لکھنے پہ آتے ہیں تو اتنے القاب کے ساتھ کہ اکیلا نام تین سطروں میں مشکل سے سماتا ہے۔ اس کے برعکس یہ ستم ظریفی ملاحظہ فرمائی جائے کہ صحابۂ کرام کا نام لکھتے ہوئے بعض مترجمین کے قلم کی سیاہی کس طرح خشک ہوتی رہی اور عقیدت کا رشتہ کتنا ڈھیلا ہوتا رہا۔

(۱) عبداللہ بن عمر نے کہا کہ روزہ کسی شخص کا درست نہیں ہوتا جب تک نیت نہ کرے قبل صبح صادق کے۔

(وحید الزمان خاں' علامہ' موطا امام مالک' جلد اول' مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۸۲)

(۲) حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا، رسول اللہ ﷺ سے میں روزہ رکھا کرتا ہوں تو کیا روزہ رکھوں سفر میں۔

(وحید الزمان خاں' علامہ' موطا امام مالک' جلد اول' مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۹۰)

Presented by www.ziaraat.com

(۳) ابو ہریرہ نے کہا: جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(۴) ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ (وحید الزمان خاں علامہ موطا امام مالک جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۲۲۳)

(۵) سفیان بن عبداللہ کو عمر بن خطاب نے مصدق کر کے بھیجا۔

(وحید الزمان خاں علامہ موطا امام مالک جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۲۲۳)

(۶) ابو الزبیر جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں (وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۵۲)

(۷) عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب جماعت جنوں کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔

(وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۵۲)

(۸) انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باغ میں گئے۔

(وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۵۵)

(۹) زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے۔

(وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۵۵)

(۱۰) عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پیدائشی سنتوں سے کلی کرنا ہے۔

(وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۵۷)

(۱۱) حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے۔

(وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۵۸)

(۱۲) ثوبان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ (وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۶۹)

(۱۳) انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے وضو کرتے تھے۔

(وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۷۰)

(۱۴) مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ راستہ چھوڑ کر۔

(وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۸۹)

(۱۵) علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۱۱۶)

(۱۶) عائشہ سے روایت ہے کہ ام سلیم جو ماں ہیں انس بن مالک کی کہا رسول اللہ ﷺ سے بے شک اللہ جل جلالہ نہیں شرم کرتا حق سے۔ (وحید الزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلد اول مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۱۲۰)

(۱۷) عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس ایک جوان سفید پوش انسان کی شکل میں آئے۔ (دوست محمد شاکر، مولوی، مسند امام اعظم، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۵)

(۱۸) عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(دوست محمد شاکر، مولوی، مسند امام اعظم، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۲۳)

(۱۹) جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ (دوست محمد شاکر، مولوی، مسند امام اعظم، مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور، ص ۲۴)

Presented by www.ziaraat.com

(۲۰) طحاوی اور دار قطنی نے عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(۲۱) [illegible]

(۲۲) حضرت شریح نے عائشہ سے پوچھا۔ (دوست محمد شاکر' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور' ص ۵۵)

(۲۳) معمر بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں نکلا۔

(دوست محمد شاکر' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور' ص ۵۷)

(۲۴) ابن عمر نے کہا کہ میں غزوۂ جلولا میں شمولیت کی غرض سے عراق پہنچا۔

(دوست محمد شاکر' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور' ص ۶۰)

(۲۵) خزیمہ بن ثابت کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے مسح خفین کی مدت۔

(دوست محمد شاکر' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور' ص ۶۳)

(۲۶) عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چٹائی یا بوریا طلب فرمایا۔

(دوست محمد شاکر' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور' ص ۶۶)

(۲۷) ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (دوست محمد شاکر' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور' ص ۶۹)

(۲۸) عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(دوست محمد شاکر' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور' ص ۷۱)

(۲۹) ام ہانی سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے۔ (سعد حسن' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۶۹)

(۳۰) حضرت شریح نے عائشہ سے پوچھا۔ (سعد حسن' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۸۶)

(۳۱) مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

(سعد حسن' مولوی' مسند امام اعظم' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۹۰)

(۳۲) ابوسعید خدری نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (محمد صغیر الدین' مولوی' کتاب الآثار' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۳۴)

(۳۳) جن نے جریر بن عبداللہ کو ایک دن وضو کرتے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

(محمد صغیر الدین' مولوی' کتاب الآثار' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۳۷)

(۳۴) ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص ایک شخص کے پاس سے گزرے۔

(محمد صغیر الدین' مولوی' کتاب الآثار' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۴۲)

(۳۵) ابن عمر نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا۔ (محمد صغیر الدین' مولوی' کتاب الآثار' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۱۲۳)

(۳۶) عمرو بن میمون' عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ (محمد صغیر الدین' مولوی' کتاب الآثار' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۱۳۵)

(۳۷) مسروق' عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ (محمد صغیر الدین' مولوی' کتاب الآثار' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۱۳۵)

(۳۸) انس بن مالک نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے۔

(عبدالوحید' خواجہ' موطاامام محمد' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۱۹)

(۳۹) ابوہریرہ نے کہا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے۔ (عبدالوحید' خواجہ' موطاامام محمد' مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۲۰)

Presented by www.ziaraat.com

(۴۰) عبداللہ بن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا گوشت کھا کر نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

(۴۲) عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے نماز [illegible] کا وقت پوچھا گیا

(وحید الزمان خاں' علامہ' صحیح مسلم' جلد دوم' مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی ص ۱۵۱)

(۴۳) بریدہ نے کہا کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے نماز کا وقت دیکھا۔

(وحید الزمان خاں' علامہ' صحیح مسلم' جلد دوم' مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی ص ۱۵۱)

(۴۴) ابوامامہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ظہر پڑھی۔ پھر انس بن مالک کے پاس گئے تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (وحید الزمان خاں' علامہ' صحیح مسلم' جلد دوم' مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی ص ۱۵۷)

(۴۵) طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔

(وحید الزمان خاں' علامہ' صحیح مسلم' جلد اول' مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی ص ۸۳)

(۴۶) سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال بانٹا۔

(وحید الزمان خاں' علامہ' صحیح مسلم' جلد اول' مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی ص ۲۵۲)

(۴۷) آنحضرت ﷺ نے ابوطلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے محتاج عزیزوں کو دے ڈال انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا۔

(وحید الزمان خاں' علامہ' تیسیر الباری' جلد سوم' مطبوعہ المکہ پریس لاہور ص ۴۴)

(۴۸) انہوں نے عطاء بن یسار سے' انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ آنحضرت ﷺ منبر پر (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے۔

(وحید الزمان خاں' علامہ' تیسیر الباری' جلد سوم' مطبوعہ المکہ پریس لاہور ص ۹۱)

(۴۹) ابوحازم سلمہ بن دینار سے' انہوں نے سہل بن سعد سے سنا' ان سے کسی نے آنحضرت ﷺ کے زخمی ہونے کا حال پوچھا۔

(وحید الزمان خاں' علامہ' تیسیر الباری' جلد چہارم' مطبوعہ المکہ پریس لاہور ص ۱۰۹)

(۵۰) ابوموسیٰ نے اس کو بھی کھانے کے لیے بلایا۔ وہ کہنے لگا: میں مرغی نہیں کھاتا' میں نے دیکھا وہ نجاست کھاتی ہے تو مجھ کو اس سے کراہت آتی ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا: ارے آ بھی کھا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔ وہ کہنے لگا: میں نے تو قسم کھالی ہے مرغی کبھی نہیں کھاؤں گا۔ ابوموسیٰ نے کہا: ادھر آ میں قسم کا علاج بھی بتاتا ہوں۔

(وحید الزمان خاں' علامہ' موطاامام مالک' جلد اول' مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۶۵)

سینکڑوں میں سے نمونے کے طور پر صرف پچاس عبارتیں ایسی پیش کی ہیں کہ مترجمین حضرات نے صحابہ کرام کے اسمائے گرامی عامیانہ طریقے پر لکھے اور ان کے ساتھ کسی تعظیمی لفظ کے اضافے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ ان حضرات نے اپنی تصانیت میں کہیں یوں لکھا ہو: نذیر حسین کہتے ہیں۔ احمد رضا کہتے ہیں۔ اشرف علی کہتے ہیں۔ بلکہ جب اپنے جماعت وار بزرگوں کا نام لکھنے پر آتے ہیں تو القاب و آداب کی اتنی فوج ساتھ ہوتی ہے کہ تین تین سطروں میں اکیلا نام ہی نہیں سماتا۔ معلوم نہیں صحابہ کرام کے اسمائے گرامی لکھتے وقت قلموں کی سیاہی کیوں خشک ہو جاتی ہے کہ بسا اوقات کوئی تعظیمی لفظ ساتھ نہیں لکھا جاتا' حالانکہ یہ حضرات تو بالاتفاق تمام بزرگوں کے بزرگ' قصرِ ملتِ اسلامیہ کی بنیاد اور ساری امتِ محمدیہ کے سرتاج ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

Presented by www.ziaraat.com

تابعین پر اثرات

مؤطا میں حضرات نے جہاں تابعین کی تشہیر لفظ سے صحابہ کرام سے اسماء گرامی کے ساتھ یہ یا شہ سے کیا وہ کرشمہ بھی کی ہے لگویا تابعین حضرات بھی ان حضرات کے نام اسی طرح لیا کرتے تھے۔ ایسی چند عبارتیں ملاحظہ ہوں:

(۱) نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا۔ (وحیدالزمان خاں علامہ موطاامام مالک جلداوّل مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۶۵)

(۲) خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک روز افطار کیا رمضان میں۔

(وحیدالزمان خاں علامہ موطاامام مالک جلداوّل مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۳۰۰)

(۳) امام مالک کو پہنچا کہ انس بن مالک بوڑھے ہو گئے تھے۔ (وحیدالزمان خاں علامہ موطاامام مالک جلداوّل مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۳۰۵)

(٤) طاؤس یمانی سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے تیس گایوں میں سے ایک گائے ایک برس کی لی۔

(وحیدالزمان خاں علامہ موطاامام مالک جلداوّل مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۳۴۱)

(۵) شام کے لوگوں نے ابوعبیدہ بن الجرّاح سے کہا۔ (وحیدالزمان خاں علامہ موطاامام مالک جلداوّل مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۳۶۰)

(٦) ابن شہاب سے روایت ہے کہ پہنچا مجھے رسول اللہ ﷺ نے جزیہ لیا بحرین کے مجوس سے اور عمر بن الخطاب نے جزیہ لیا فارس کے مجوس سے اور عثمان بن عفان نے جزیہ لیا بربر سے۔ (وحیدالزمان خاں علامہ موطاامام مالک جلداوّل مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۳۶۱)

(۷) اس عددی سے روایت ہے کہ سنا میں نے عمر بن الخطاب سے کہتے تھے۔

(وحیدالزمان خاں علامہ موطاامام مالک جلداوّل مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۳۶۵)

(۸) نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر صدقہ نکالتے اپنے غلاموں کی طرف سے۔

(وحیدالزمان خاں علامہ موطاامام مالک جلداوّل مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۳۶۶)

(۹) علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا۔

(وحیدالزمان خاں علامہ سنن ابوداؤد جلداوّل مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۶۸)

(۱۰) حضرت ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے دریافت کیا۔

(دوست محمد شاکر مولانا مسند امام اعظم مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور ص ۱۱)

(۱۱) حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کی خدمت میں آیا۔

(دوست محمد شاکر مولانا مسند امام اعظم مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور ص ۱۲)

(۱۲) قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

(دوست محمد شاکر مولانا مسند امام اعظم مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور ص ۲۰)

(۱۳) ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔ (دوست محمد شاکر مولانا مسند امام اعظم مطبوعہ عالمین پبلیکیشنز پریس لاہور ص ۳۰)

(۱٤) حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا۔

(سعد حسن مولوی مسند امام اعظم مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۴۴)

Presented by www.ziaraat.com

(۱۵) ایک روایت عبد خیر سے یوں ہے کہ علی نے پانی منگایا۔ (محمد حسن مولوی، [illegible] مطبع سعیدی کراچی ص ۸۲)

(۱۶) [illegible] سے پانی پیا۔ [illegible]

(۱۷) [illegible]

(۱۸) ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اسود سلیم بنت ملحان نبی ﷺ کی خدمت میں عورت کے متعلق پوچھنے کو آئیں۔

(محمد صغیر الدین مولوی، کتاب الآثار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۵۶)

(۱۹) ابراہیم نے کہا کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھیوں علقمہ اور اسود وغیرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔

(محمد صغیر الدین مولوی، کتاب الآثار، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۱۲۵)

(۲۰) نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے بازار میں پیشاب کیا۔ (عبدالوحید خولجہ، موطاامام مالک، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی ص ۳۴)

(۲۱) دونوں نے وراد سے جو منشی تھے مغیرہ کے، سنا کہ لکھا معاویہ نے مغیرہ کو۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، صحیح مسلم، جلد دوم، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی ص ۱۳۸)

(۲۲) ابی الزبیر نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، صحیح مسلم، جلد دوم، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی ص ۱۳۹)

(۲۳) صنابحی سے روایت ہے میں عبادہ بن صامت کے پاس گیا۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، صحیح مسلم، جلد اول، مطبوعہ سپر آرٹ پریس کراچی ص ۱۱۵)

(۲۴) ثابت نے کہا: انس بن مالک (نماز میں) ایک شئی کرتے تھے۔

(غلام رسول رضوی، علامہ، تفہیم البخاری، جلد دوم، مطبوعہ الحجاز پرنٹرز لاہور ص ۵)

(۲۵) سعید بن حارث نے کہا کہ ہم کو ابوسعید نے نماز پڑھائی۔ (غلام رسول رضوی، علامہ، تفہیم البخاری، جلد دوم، مطبوعہ الحجاز پرنٹرز لاہور ص ۷)

یقین نہیں آتا کہ تابعین عظام اگر اردو میں کلام فرماتے تو حضرات صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی اس عامیانہ طریقے سے لیتے جیسے ہمارے مترجمین حضرات نے بتائے ہیں۔ حضرات تابعین تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اپنی عقیدت کا مرکز قرار دیا کرتے تھے۔ ان کی خاکِ پاک کو اپنے لیے سرمۂ بصیرت سمجھتے اور دیدہ و دل کا ان کے راستوں میں فرش بچھا دیا کرتے تھے۔ کیوں نہ ہو وہ حضرات اس احترام کے پوری طرح مستحق ہیں جب کہ ان کے نقوشِ قدم میں امتِ محمدیہ کا ضابطۂ حیات اور ان کی پیروی میں دارین کی سربلندی اور نجات ہے۔

نرالی تہذیب

اس افسوس ناک عنوان کے تحت ہم چند ایسی عبارتیں پیش کرنے لگے ہیں جن کے اندر حضرات صحابۂ کرام کی شان میں ایسے الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں جن پر شرافت اور تہذیب اپنا سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ علماء تو درکنار ایک عام مسلمان کے لیے بھی ایسے بزرگوں کی شان میں اس قسم کے الفاظ یا نوکِ قلم پر لانا زیب نہیں دیتا، چہ جائیکہ صحابۂ کرام کے لیے صاحبانِ جُبہ و دستار ایسے الفاظ استعمال کریں

Presented by www.ziaraat.com

اور وہ بھی کتب احادیث کے اندر۔

[illegible]

[illegible]

کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے اس حکم کی خلاف ورزی کی تھی؟

(۲) ان آیات سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے عتاب فرمایا اپنے رسول پر اس واسطے کہ رسول کے دل میں کسی کی طرف دیکھا کہ یہ شاید قبول کرے آیا تھا اور ہدایت کا راستہ ڈھونڈتا تھا اور متوجہ ہوا ایک دنیادار کی طرف جو دل سے طالب اور شائق ہدایت کا نہ تھا اگرچہ غرض رسول کی اس سے یہ تھی کہ اندھے کی ہدایت بعد اس کے بھی ممکن ہے اور دنیادار کو اگر ہدایت ہو جائے تو اس کے سبب سے دین کو بڑی ترقی ہوگی۔ (وحید الزمان خاں' علامہ' موطاامام مالک' جلد اوّل' مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۳۹)

ایک جلیل القدر صحابی کے لیے اندھے کا لفظ دوبارہ استعمال کرنا اور القاب و آداب تو دور رہے ان کے نام تک کو نوکِ قلم پر نہ آنے دینا معلوم نہیں یہ ذوق سلیم کا کون سا درجہ ہے؟ مسلمانوں کو شائستہ طریقہ بتایا ہے کہ حضرات صحابۂ کرام کا ذکر اس طرح کیا کریں۔ افسوس!

(۳) اس وقت حضرت عمر نے دل میں کہا: کاش تو مر گیا ہوتا' اے عمر! تین بار تو نے کڑ کڑا کر پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اور کسی بار آپ نے جواب نہ دیا۔ (وحید الزمان خاں' علامہ' موطاامام مالک' جلد اوّل' مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۴۰)

حضور والا! کیا رسول اللہ ﷺ سے کڑ کڑا کر پوچھنے کا کوئی مجاز ہے؟

(٤) سیّدنا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس بخشش کو برقرار رکھوں؟ آپ نے دریافت فرمایا: کیا آپ نے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔

(دوست محمد' عبدالستار' مولوی صاحبان' سنن نسائی' جلد سوم' مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور ص ۲)

(٥) آپ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے ان کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔

(دوست محمد' عبدالستار' مولوی صاحبان' سنن نسائی' جلد سوم' مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور ص ۳)

(٦) آپ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے اور بھی بچے ہیں' اس کے علاوہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ہاں ہیں۔

(دوست محمد' عبدالستار' مولوی صاحبان' سنن نسائی' جلد سوم' مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور ص ۵)

(۷) مجھے میرے والد حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں جو آپ نے مجھے دیا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: کیا تمہارے اس کے سوا اور بھی بیٹے ہیں یا کہ نہیں؟

(دوست محمد' عبدالستار' مولوی صاحبان' سنن نسائی' جلد سوم' مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور ص ۶)

معلوم نہیں ترجمہ کرنے والے حضرات نے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہر عبارت میں لفظ اس کے ساتھ کیوں کیا ہے؟ کیا علماء کو صحابۂ کرام کا اس طرح ذکر کرنا زیب دیتا ہے؟

تم ہی کہو یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

(۸) حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ نے نعمان کے والد کو ان کے دیئے گئے عطیہ پر فرمایا کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے۔

(دوست محمد' عبدالستار' مولوی صاحبان' سنن نسائی' جلد سوم' مطبوعہ عالمین پرنٹنگ پریس لاہور ص ۲)

کیا ارشاد خداوندی ''الرجال قوامون علی النساء'' کا یہی مفہوم ہے کہ عورتیں اپنے خاوندوں سے فرمایا کریں؟ کہیں یہ وہ معاملہ تو نہیں جو اکبر الٰہ آبادی نے یوں ظاہر کیا تھا:

Presented by www.ziaraat.com

(۸) آخری ساڑھے پانچ سطروں کا ایک سطر میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(۹) سطر ۸ سے پونے چار سطروں کا ایک سطر میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۲۵)

(۱۰) سطر ۱۵ سے آخری تینوں اقوال کا ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔ (وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۴۱)

(۱۱) پہلی سے آٹھویں سطر تک کا سوا دو سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۴۶)

(۱۲) سطر ۳ سے آٹھ سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۴۸)

(۱۳) قول ۱۱ سے پوری ساڑھے پانچ سطروں کا سوا تین سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۴۸)

(۱۴) سطر ۱۱ سے آٹھ سطروں کا پونے پانچ سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۴۹)

(۱۵) سطر ۸ سے ساڑھے دس سطروں کا ساڑھے تین سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۵۰)

(۱۶) سطر ۳ سے ساڑھے چھ سطروں کا پونے چار سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۵۱)

(۱۷) قول ۱۵ سے اٹھارہ سطروں کا بارہ سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۵۱)

(۱۸) قول ۱۶ سے تیس سطروں کا بیس سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۵۳)

(۱۹) سطر ۳ سے انیس سطروں کا دس سطروں میں ٹیڈی ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۲۹۰)

(۲۰) سطر ۱۸ سے اڑھائی سطروں کا صرف نصف سطر میں حیرت انگیز ترجمہ کیا ہے۔

(وحید الزمان خاں، علامہ، موطاامام مالک، جلد دوم، مطبوعہ جاوید پریس کراچی ص ۳۷۶)

البیلی ترجمانی

قارئین کرام یہاں صرف دو حدیثوں کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

Presented by www.ziaraat.com

(۱) ''اللھم ان ابراھیم حرم مکۃ وانی حرمت ما بین لا بتیھا'' یا اللہ! حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں مکہ کو دو

[illegible] (محمد عادل خاں' محمد فاضل' مولوی' صحیح بخاری' جلد دوم' شائع کردہ قرسعید پبلشرز لاہور ص ۱۸۹)

حضور والا! یہاں دو پتھریلے علاقوں کی درمیانی جگہ سے مکہ مکرمہ نہیں بلکہ مدینہ منورہ مراد ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے جس پر سب کا اتفاق ہے۔ ہم نے موطا امام مالک کے حواشی میں اس پر تفصیل نوٹ بھی لکھا ہے۔

(۲) ''قلت لعائشۃ نھی النبی ﷺ ان تؤکل لحوم الاضاحی فوق ثلاث [illegible] نے حضرت عمر سے دریافت کیا کیا نبی ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا ہے؟

(محمد عادل خاں' محمد فاضل' مولوی' صحیح بخاری' جلد دوم' شائع کردہ قرسعید پبلشرز لاہور ص ۱۸۸)

جناب والا! ''قلت لعائشۃ'' کا ترجمہ: ''میں نے حضرت عمر سے دریافت کیا'' کہاں سے آ گیا؟ اسے آئندہ ایڈیشن میں درست کر لیا جائے اور پہلی حدیث میں ''مکہ کو دو پتھریلے'' کی جگہ ''مدینہ کو دو پتھریلے'' کر لیا جائے۔

صلوٰۃ وسلام میں بدعت

پروردگار عالم نے فرمایا ہے: ''ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما''۔ لیکن اردو ترجمے والی اکثر کتب احادیث کو دیکھا کہ ان میں صلوٰۃ وسلام کی جگہ (ص) (ع) یا صلعم وغیرہ کی شارٹ ہینڈ سے کام چلایا جاتا ہے اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ (رض) کو کافی سمجھنے کی بیماری تو اتنی ہے کہ خدا کی پناہ۔ بھلا اس کا کتاب وسنت سے کوئی جواز ہے؟ جو حضرات بدعتوں کے خلاف جہاد کرنے کے مدعی ہیں اس مرض کا سب سے زیادہ وہی شکار ہیں۔ اس غیر شرعی ایجاد کو چھوڑنے کی سب کو کوشش کرنی چاہیے۔

بفضلہ تعالیٰ اس ناچیز کو بھی صحیح بخاری' سنن ابن ماجہ اور موطا امام مالک کے ترجمے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ جو حضرات زیور علم سے آراستہ ہیں ان سے احقر متوقع ہے کہ اختلاف مسلک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ناشر کی معرفت ہمارے ترجموں کے متعلق اپنے رائے سے مطلع فرمائیں گے۔ ممکن ہے آئندہ ایڈیشن میں وہ شامل اشاعت ہو سکیں۔ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ان حضرات کا ہوگا جو اختلافی مباحث سے قطع نظر کر کے میری غلطیوں اور فروگزاشتوں سے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ قدرت کو منظور ہو تو آئندہ ان کی اصلاح ہو سکے۔

خدائے ذوالمنن ان کتابوں کو شایان شان طریقے سے منظر عام پر لانے والے سید اعجاز احمد صاحب کو اشاعت احادیث کے لیے مستعد رکھے اور خدمتِ دین متین کی وافر سعادت ووسائل سے نوازے نیز انہیں دارین کی ہر پریشانی سے نجات بخشے۔ پروردگار عالم اپنے اس حقیر سے بندے کی اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے' اسے میرے لیے کفارۂ سیئات' توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے: ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم. وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ سیدنا ومولانا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین۔

گدائے درِ اولیاء: محمد عبدالحکیم خاں اختر
مجددی مظہری شاہجہاں پوری لاہور چھاؤنی
۲۴ جمادی الاخری ۱۴۰۳ھ/۹ اپریل ۱۹۸۳ء

Presented by www.ziaraat.com

شرح صحیح مسلم (۷ جلد) اور تفسیر تبیان القرآن (۱۲ جلد) کی عالمگیر مقبولیت اور
شاندار پذیرائی کے بعد علامہ غلام رسول سعیدی دامت فیوضہم کا ایک اور
عظیم تخلیقی شاہکار

نعمۃ الباری
فی
شرح صحیح البخاری

جس کی تصنیف پر کام کا آغاز ہو چکا ہے

چند خصوصیات

☆ نعمۃ الباری میں ہر حدیث کی مکمل تخریج کی گئی ہے،
☆ ہر حدیث کے عنوانِ باب کی سابق عنوان باب کے ساتھ مناسبت بیان کی گئی ہے،
☆ ہر حدیث کی سند کے رجال کا مکمل تعارف بیان کیا گیا ہے،
☆ ہر حدیث کے عنوان میں درج قرآن مجید کی آیات کی تفسیر کی گئی ہے،
☆ ہر حدیث کی شرح میں لغوی معنی، شرعی معنی اور حدیث پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیے گئے ہیں،
☆ ہر حدیث سے ضروری، اعتقادی اور فقہی مسائل کا استنباط کیا گیا ہے،
☆ صحیح بخاری کی حدیث کی مؤید دیگر احادیث کو بہ حوالہ بیان کیا گیا ہے،
☆ مسلک اہلسنت وجماعت کے دلائل اور مخالفین کے اعتراضات کے مسکت جوابات دیے گئے ہیں،
☆ صحیح بخاری کی دیگر قدیم وجدید شروح کا متین جائزہ لیا گیا ہے،
☆ صحیح بخاری کی جو حدیث صحیح مسلم میں درج ہے اور شرح صحیح مسلم میں جو اس کی شرح کی گئی ہے، اس کی جلد، صفحہ اور حدیث نمبر درج کیا گیا ہے اور شرح صحیح مسلم میں اس کی شرح کے جو عنوانات ہیں ان عنوانات کا ذکر کیا گیا ہے۔

پیش کش: فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون: 092-42-7312173
فیکس: 092-42-7224899

Presented by www.ziaraat.com

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ
۲] علامہ مجلسیؒ
۳] علامہ اظہر حسین
۴] علامہ سید علی نقی
۵] بیگم و سید عابد علی رضوی
۶] بیگم و سید احمد علی رضوی
۷) بیگم و سید رضا امجد
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹) بیگم و سید سبط حسن
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱) بیگم و سید بتار حسین
۱۲) بیگم و مرزا توحید علی
۱۳) سید حسین عباس فرحت
۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵) سید نظام حسین زیدی
۱۶) سیدہ ہما زہرہ
۱۷) سیدہ رضویہ خاتون
۱۸) سید نجم الحسن
۱۹) سید مبارک رضا
۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱) بیگم و مرزا محمد ہاشم
۲۲) سید باقر علی رضوی
۲۳) بیگم و سید باسط حسین
۲۴) سید عرفان حیدر رضوی
۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲۶) سید ممتاز حسین
۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۲۸) سید محمد علی
۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۳۰) سید مظفر حسنین
۳۱) سید باسط حسین نقوی
۳۲) غلام محی الدین
۳۳) سید ناصر علی زیدی
۳۴) سید وزیر حیدر زیدی
۳۵) ریاض الحق
۳۶) خورشید بیگم
۳۷) محمد علی
۳۸) غلام سجاد بخش
۳۹) بیگم و سید شمشاد حسین

Presented by www.ziaraat.com